فہرست جلد ثانی معجزات نبی الوریٰ اُردو ترجمہ خصایص کبریٰ

تمت تمام

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

معدن جواہر معجزات نبویہ عمان لآلی آیات بینات مصطفویہ براہین قواطع رسالت حجج سواطع نبوت دلائل لوامع خصایص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم آدم نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجۂ دوسرا شیر وگروہ انبیا مقدمۃ الجیش اصفیا مظہر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی صلوات اللہ علیہ وآلہ الکرام وصحبہ العظام دامت اللیالی والایام موسوم بہ

معجزات نبی انوری

اردو ترجمہ دوم جلد

خصایص کبری

جو مؤلفہ خاتم المحدثین حجۃ اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب احادیث صحیحہ ہے بعہد دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین رونق تاج و نگین کہف الامم ظل اللہ فی العرب والعجم قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع دکن خلد اللہ سلطنتہ خادم العلما خاکسار محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی منتظم محکمہ معتمدی صرف خاص و پیشی خداوندی علیحضرت ممدوح نے صاف الفاظ میں اصحاب قلوب صافیہ کے ملاحظہ کیلئے مرتب اور مدون کیا اور بتوفیق الہی باحسن وجوہ

مطبع شمس المطابع حیدرآباد دکن میں باہتمام شمس الدین خان اکبرآبادی طبع ہوا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون معجزات کا ذکر ہے جو پادشاہون کو خطوط بھیجتے وقت واقع ہوے ہین۔

شیخین نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک بادشاہ جبار کو لکہا آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے یعنی (اسلام کی دعوت دیتے تھے) اور یہ نجاشی وہ نجاشی نہین ہے جسپر جنازہ کی نماز آپنے پڑہی تہی۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین کہا ہے کہ ہمسے حاتم بن اسمعیل نے یعقوب سے اور یعقوب نے جعفر بن عمرو سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرد چار نامور بادشاہون کے پاس بہیجے ایک مرد کو کسریٰ کے پاس دوسرے کو قیصر کے پاس تیسرے کو مقوقس کے پاس بہیجا اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کے پاس بہیجا ان بہیجے ہوئے مردون مین سے ہر ایک مرد اوس قوم کی زبان مین کلام کرتا تھا جس قوم کے پاس وہ بہیجا گیا تہا۔

ابن سعد نے بریدہ اور زہری اور یزید بن رومان اور شعبیؓ سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو ایک گروہ کے پاس بہیجا اور اون لوگون کو بندگان خدا کی نصیحت کے واسطے امر فرمایا جس قوم کے پاس وہ لوگ بہیجے گئے تھے اونمین کا ہر ایک مرد اوس قوم کی زبان مین کلام کرتا تھا یہ احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا (کہ وہ بہیجے ہوئے

لوگ قوم کی زبان مین کلام کرتے تھے ا۔ آپنے فرمایا کہ عبد اللہ کے امر مین جو حق اللہ تعالی کا اون کے ذمہ واجب تھا یہ امر اوس سے اعظم ہے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو خط بھیجا تھا اوسوقت واقع ہوئی ہین

شیخین نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے اون کو یہ خبر دی ہے کہ جس مدت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کو مدت دی تھی ہرقل نے ابوسفیان کے پاس کسی کو بھیجا ابوسفیان قریش کے تاجرون کی جماعت مین شام مین تھے یہ قریشی لوگ ہرقل کے پاس آئے اوسوقت وہ لوگ ایلیا مین تھے اوس نے قریش کو اپنی مجلس مین بلایا اوسوقت ہرقل کے اطراف مین روم کے عظیم الشان لوگ تھے۔ پہر ہرقل نے قریش کو اور اپنے ترجمان کو بلایا اور اون سے پوچھا کہ تم لوگون مین کون شخص اُس مرد سے نسب مین زیادہ قریب ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے ابوسفیان نے کہا مینے کہا مین اوس مرد سے نسب مین زیادہ قریب ہون ہرقل نے اپنے آدمیون سے کہا ابوسفیان کو میرے نزدیک لاؤ اور اوس کے اصحاب کو اوس کے قریب کر دو اوس کے آدمیون نے قریشیون کو ابوسفیان کی پیٹھ کے پاس ٹھہرا دیا۔ پہر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان آدمیون سے کہدو کہ مین یہ بات اس مرد سے پوچھتا ہون اگر یہ مرد یعنی ابوسفیان مجھسے جھوٹ کہے تو تم لوگ اسکی تکذیب کیجیو ابوسفیان نے کہا واللہ اگر اس امر کی حیا نہ ہوتی کہ وہ لوگ مجھکو جھوٹا ٹھیراوینگے تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ مین جھوٹ کہتا ہرقل نے اول جو بات مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی تھی کہ تم لوگون مین اوس نبی کا نسب کیونکر ہے مینے کہا کہ وہ ہم لوگون مین صاحب نسب ہے۔ اوس نے پوچھا کیا تم لوگون مین کسی نے اوس نبی سے پہلے کبھی یہ بات کہی تھی یعنی (نبوت کا دعوی کیا تھا) مینے کہا نہین ہرقل نے پوچھا کیا اوس نبی کے باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ تھا

میںنے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا اوس نبی کا اتباع قوم کے اشراف لوگ کرتے ہین یا ضعیف
لوگ۔ مینے کہا ضعیف آدمی اوس کا اتباع کرتے ہین۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ لوگ زیادہ
ہوتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے ہین میںنے کہا زیادہ ہوتے جاتے ہین۔ ہرقل نے پوچھا
جو لوگ اوس کے دین مین داخل ہوتے ہین کیا داخل ہونے کے بعد اوس کے دین سے
ناخوش ہوکے اون مین سے کوئی پھر جاتا ہے مینے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کہ قبل دعوی
نبوت کے کیا تم لوگ اوس نبی کو کذب سے متہم کرتے تھے مین نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا
کیا وہ نبی بیوفائی کرتا ہے مینے کہا نہیں اور مینے کہا کہ ایک مدت ہوئی ہے کہ ہم اوس سے
بے خبر ہین ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ اوس مدت مین کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا
بغیر اس کلمہ کے مجھکو کوئی ایسا کلمہ ممکن نہوا مین کچھ شے داخل کرون۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم لوگون
نے اوس نبی سے جنگ کی ہے مینے کہا ہان ہمنے جنگ کی ہے۔ ہرقل نے پوچھا تمہاری
جنگ تمام اوس کے ساتھ کیونکر تھی مینے کہا کہ ہمارے اور اوس نبی کے درمیان جنگ پانی
کے ڈول کی مثل تھی کہ ایک بھرے اور اوس کے بعد دوسرا بھرے یعنی کبھی ہم اوسپر غالب
ہوتے تھے اور کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا تھا۔ ہرقل نے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم کو امر کرتا ہے
ابوسفیان نے کہا وہ نبی یہ کہتا ہے کہ ایک اللہ تعالی ہی کی عبادت کرو اور اوس کے ساتھ
کسی شے کو شریک نکرو اور تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے ہین اوسکو ترک کردو اور ہمکو نماز اور
زکوۃ اور صدق اور عفاف اور صلہ رحمی کے واسطے امر کرتا ہے۔ ہرقل نے یہ باتین سنکر
ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدو کہ مینے تجھسے اوس نبی کا نسب پوچھا تو نے کہا کہ ہم
لوگون مین وہ نبی صاحب نسب ہے حال یہ ہے کہ کل رسول ایسے ہی اپنی قوم کے نسب مین
مبعوث کئے جاتے ہین اور مینے تجھسے یہ پوچھا کیا تم لوگون مین سے کسی شخص نے یہ بات
کہی ہے کہ مین نبی ہون تو نے ذکر کیا کہ کسی نے نہین کہی مین کہتا ہون کہ اگر کسی نے اوس نبی
سے پہلے یہ بات کہی ہوتی تو مین ضرور یہ کہتا کہ وہ ایک ایسا مرد ہے جو اوس سے پہلے کسی نے

یہ دعوی کیا تھا وہ اوسکی پیروی کرتا ہے اور مینے تجھسے یہ پوچھا کیا اس نبی کے باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہین گزرا اگر اوس کے باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ ہوتا تو مین یہ کہتا کہ یہ ایک ایسا مرد ہے جو اپنے باپ دادا کا ملک چاہتا ہے اور مینے تجھسے یہ پوچھا کیا تم لوگ قبل دعوی نبوت کے جھوٹ بولنے کی تہمت اوسپر لگاتے تھے تو نے ذکر کیا کہ تمنے کبھی جھوٹ سے اوسکو متہم نہین کیا مین یہ پہچانتا ہون کہ آپ آدمیون پر جھوٹ نہین کہتے ہین اور اللہ تعالی پر جھوٹ کہین اور مینے تجھسے پوچھا کیا اوس نبی کا اتباع اشراف آدمیون نے کیا ہے یا ضعیف آدمیون نے تو نے ذکر کیا کہ ضعیفون نے اوس کا اتباع کیا ہے حال یہ ہے کہ رسولون کی پیروی کرنے والے ضعیف لوگ ہی ہوتے ہین اور مینے تجھسے پوچھا کیا وہ لوگ بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے جاتے ہین تو نے یہ ذکر کیا کہ وہ لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین حال یہ ہے ایسا ہی ایمان کا معاملہ ہے یہانتک کہ پورا ہوجاتا ہے اور مینے تجھسے یہ پوچھا جو آدمی اوس کے دین مین داخل ہوتے ہین کیا داخل ہونے کے بعد اوسکے دین سے ناخوش ہوکے پہر جاتے ہین تو نے یہ ذکر کیا کہ نہین پہرتے ایمان ایسا ہی ہے کہ جبوقت اوسکی بشاشت دلون سے مخالطت کرتی ہے تو پہر ایمان نہین جاتا اور مینے تجھسے پوچھا کیا وہ بے وفائی اور بدعہدی کرتا ہے تو نے کہا نہین۔ رسول ایسے ہی ہوتے ہین کہ کسی سے بے وفائی اور بدعہدی نہین کرتے ہین اور مینے تجھسے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم لوگون کو امر کرتا ہے تو نے ذکر کیا کہ وہ نبی یہ امر کرتا ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اوسکی عبادت کے ساتھ کسی شے کو شریک نکرو اور تم کو بتون کی عبادت سے ممانعت کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدق اور عفاف کے ساتھ امر کرتا ہے تو جو بات کہتا ہے اگر حق ہے تو میرے ان دونون قدمون کی جگہہ کا وہ مالک ہوجائیگا۔ مجھکو یہ علم تھا کہ وہ نبی ظہور کرنے والا ہے ولیکن مین یہ گمان نہین کرتا تھا کہ وہ نبی تم لوگون مین سے ہوگا اگر مجھکو یہ معلوم ہوجاوے کہ مین اوسکے پاس پہونچ جاؤنگا تو مین اوسکی ملاقات کے واسطے ضرور مشقت اوٹھاتا اور اگر مین اوس نبی کے پاس ہوتا تو اوس کے قدم

دیہوتا ہے ہرقل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط منگایا جسکے ساتھ دحیہ کو عظیم بصریٰ کے
پاس آپنے بھیجا تھا اوسنے وہ خط ہرقل کے پاس بھیجدیا تھا ہرقل نے اوس خط کو پڑہا اوس مین لکہا ایسا
یہ لکہا پایا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع
الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان
علیک اثم الیریسیین ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک
بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون -
ابوسفیان نے کہا جبکہ ہرقل نے جو کچھ کہا اور خط پڑہنے سے فارغ ہوگیا اوس کے پاس چیخون کی
کثرت ہوگئی اور آوازین بلند ہوئین یعنی لوگ شور وغل کرنے لگے اور ہم لوگ وہان سے نکالدیے
گئے جسوقت ہم نکالدے گئے مینے اپنے دوستون سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا امر بہت عظیم ہوگیا
جو بنی اصفر کا بادشاہ اوس سے خوف کرتا ہے یہ امور دیکہکر مین ہمیشہ یقین کرتا تھا کہ آپ غالب
کرینگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجہہ مین اسلام کو داخل کیا ابن ناطور صاحب ایلیا اور ہرقل
نصاری شام کے پیشوا اور بادشاہ تھے ابن ناطور یہ کہتا تہا کہ ہرقل جسوقت ایلیا مین آیا خبیث النفس
ہوگیا بعض بطریقون نے کہا کہ ہم تیری ہیئت کو منکر پاتے ہین ابن ناطور نے کہا ہرقل نجومی تہا
ستارون مین غور کیا کرتا تہا جسوقت بطریقون نے اوس سے احوال پوچہا تو اوس نے یہ کہا
کہ آجکی رات جسوقت مینے ستارون مین غور کیا تو ملک ختان کو مینے دیکہا کہ اوس نے ظہور کیا
ہے یہ بتلاؤ اس امت مین سے کون لوگ ختنہ کرتے ہین اونہون نے کہا کوئی ختنہ نہین کرتا
ہے مگر یہود لوگ یہود کی شان سے تو غمگین نہ ہو اور تو اپنے ملک کے شہرون کی طرف لکہہ
بہیج کہ یہود مین سے جو لوگ ہون اون کو تیرے ملک کے لوگ قتل کرڈالین اوس درمیان
کہ وہ لوگ اپنے امر پر تہے ہرقل کے پاس ایک مرد لایا گیا ملک غسان نے اوسکو بہیجا تہا
ملک غسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے ہرقل کو خبر دی تہی جبکہ ہرقل نے اوس
مرد سے خبر پوچھی آدمیون سے یہ کہا کہ اسکو لے جاؤ اور دیکہو کیا یہ ختنہ کیا ہوا ہے یا ختنہ کیا

[حاشیہ] بصریٰ مدینہ و دمشق کے درمیان ایک شہر ہے ۱۲

نہین۔ ہے لوگون نے اوسکو دیکہا اور ہرقل سے کہا کہ یہ مرد ختنہ کیا ہوا ہے اور اوس مرد سے عرب کا احوال پوچہا اوس نے کہا کہ عرب کے لوگ ختنہ کرتے ہین ہرقل نے سنکر کہا کہ یہ شخص اس امت کا بادشاہ ہے جو ظاہر ہوا ہے پہر ہرقل نے اپنے اوس وزیر کو لکہا جو رومیہ مین تہا اور علم مین ہرقل کا نظیر تہا اور ہرقل حمص کی طرف چلا گیا ہرقل نے حمص کا قصد نہین کیا تہا تاکہ اوس کے وزیر کا خط آگیا ہرقل کے وزیر نے اوس کی راے کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین موافقت کی اور اوس نے یہ لکہا کہ آپ نبی ہین ہرقل نے عظماے روم کو اپنے اوس قصر مین جو حمص مین تہا آنے کے واسطے حکم دیا پہر اوس نے اوس قصر کے دروازے بند کرادے پہر وہ اوس قصر پر چڑہا اور عظماے روم سے اوس نے خطاب کرکے پوچہا اے جماعت اہل روم کیا تم کو فلاح اور رشد اور اس امر مین رغبت ہے کہ تمہارا ملک قایم رہے تم اس نبی سے بیعت کرلو یہ سنکر عظماے روم اس طور سے دروازون کی طرف بہاگے جیسے جنگلی گدہے بہاگتے ہین۔ دروازون کو اونہون نے بند پایا جبکہ ہرقل نے اون لوگون کی نفرت دیکہی اور اونکے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو آدمیون سے یہ کہا کہ ان کو میرے پاس پہیر کے لاؤ جب وہ ہرقل کے پاس پلٹ کے آئے تو اون سے ہرقل نے کہا کہ مینے تم سے ابہی جو بات کہی تہی مین تمہاری آزمایش کرتا تہا کہ تم لوگ اپنے دین مین کتنے شدید ہو مینے دیکہہ لی ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسکو سجدہ کیا اور اوس سے سب راضی ہوگئے یہ واقعہ ہرقل کی آخر شان تہی۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان شام کی طرف تجارت کے واسطے گئے قیصر نے ابوسفیان کے پاس اپنا آدمی بہیجا اور ابوسفیان سے کہا کہ اس مرد نے جو تم لوگون مین خروج کیا ہے مجہکو اوسکی خبر دو کیا ہر بار وہ مرد تم لوگون پر غالب آتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ اوس مرد نے ہم لوگون پر ہرگز غلبہ نہین کیا مگر اوس وقت غلبہ کیا ہو کہ مین غائب رہا ہون۔ قیصر نے ابوسفیان سے پوچہا کیا تم اوس مرد کو صادق گمان کرتے ہو یا کاذب ابوسفیان نے کہا بلکہ وہ مرد کاذب ہے۔ ہرقل نے سنکے ابوسفیان سے کہا یہ بات نہ کہو

اس لئے کہ کذب ایسی شے ہے کہ اوس سے کوئی شخص غلبہ نہیں پاتا ہے اگر تم لوگ ان پر نبی ہے تو تم اوس کو قتل نکیجیو زیادہ ایسا فعل کرنے والے ہو لوگ ہین یعنی انبیا کو قتل کرنا یہود کا فعل ہے۔

ابونعیم نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان نے کہا ہے کہ وہ پہلا دن جسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھکو رعب ہوا البتہ وہ دن بڑا تھا اوسدن قیصر نے اپنے ملک اور اپنی سلطنت اور اپنی بارگاہ مین جو کچھہ کہا وہ کہا مین قیصر کے پاس ایسے حال مین حاضر ہوا تھا کہ اوسکی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا تھا اوسکی یہ حالت اوس صحیفہ کی وجہ سے تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو لکہا تھا قیصر کی یہ حالت دیکہکر مین ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف زدہ رہتا تھا یہانتک کہ مین مسلمان ہو گیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے زہری نے حدیث کی ہے زہری نے کہا ہے مجھسے نصاریٰ کے ایک اوس پیشوا نے جس نے اوس زمانہ کو پایا تھا جبکہ وحیہ بن خلیفہ ہرقل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لائے اوس خط مین یہ لکہا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فاسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان ابیت فان اثم الاکارین علیک۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل کے پاس پہونچگیا اور ہرقل نے اوسکو پڑہ لیا اوس نے اوسکو لیکر اپنی ران اور کمر کے درمیان رکہہ لیا پہر ہرقل نے ایک مرد کو جو اہل رومیہ مین سے تہا اور عبرانی زبان سے جو کچھہ وہ پڑہتا تہا غیر اوس کا نہین پڑہ سکتا تہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جو خط اور قاصد ہرقل کے پاس آیا تہا اوسکی حقیقت اوسکو لکہی اوس مرد نے ہرقل کو لکہا کہ یہ وہی نبی ہے جسکا انتظار کیا جاتا ہے اسمین شک نہین ہے تو اوس نبی کا اتباع کرلے ہرقل نے عظماے روم کو حکم دیا وہ اوس کے ملک کے قصر مین جمع ہوئے۔ پہر ہرقل نے حکم دیا اوسکے دروازے

بند کردئے گئے اور ہرقل اپنے بالاخانہ پر ایسے حال مین چڑہا کہ اون عظماے روم سے خائف تہا پہر اوس نے اون سے خطاب کرکے کہا اے جماعت روم میرے پاس احمد کا ایک خط آیا ہے واللہ احمد وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تھے اور اوس کا ذکر ہم اپنی کتاب مین پاتے تھے ہم اوسکی نشانیون اور اوسکے زمانہ ظہور سے پہچانتے ہین تم لوگ اسلام قبول کرلو اور اوس کا اتباع کرو تمہاری آخرت اور دنیا تمہارے لئے سلامتی ہوگی۔ اون عظمانے ہرقل کی یہ باتین سنکر انکار کیا اور نفرت اور غضب سے کلام کیا اور قصر کے دروازون کی طرف دوڑے قصر کے دروازون کو اپنے اس طرف بند پایا ہرقل نے اونسے خوف کیا اور آدمیون سے کہا کہ ان کو میرے پاس پلٹا کے لے آؤ لوگ اون عظماے روم کو ہرقل کی طرف پہیر لائے جب وہ آئے تو ہرقل نے کہا اے جماعت روم مین نے تم لوگون سے یہ باتین اس لئے کی ہین کہ ان باتون سے تمکو مین کو جچہ دیتا تہا تاکہ مین دیکہون کہ تمہاری صلابت تمہارے دین مین کیونکر ہے مینے تمہاری وہ حالت دین مین دیکہی جس نے مجہے مسرور کیا ہرقل کی یہ گفتگو سنکر وہ سب سجدہ مین گرے پہر اونکے واسطے قصر کے دروازے کہولدئے گئے اور وہ سب نکل کے چلے گئے۔

بزار اور ابونعیم نے دحیۃ الکلبی سے روایت کی ہے دحیہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو قیصر صاحب روم کے پاس خط دیکر بہیجا مین نے قیصر کے پاس داخل ہونے کے واسطے اجازت چاہی مینے قیصر کے آدمیون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کیواسطے اجازت چاہو کوئی آدمی قیصر کے پاس گیا اور اوس سے یہ کہا گیا کہ دروازہ پر ایک مرد حاضر ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ کا قاصد ہے اس بات کو سنکر سب اٹھہ گئے اور قیصر نے کہا کہ اوس قاصد کو داخل ہونے دو مین قیصر کے پاس داخل ہوا اوسوقت قیصر کے پاس قیصر کے بطریق لوگ تھے مین نے وہ خط قیصر کو دیدیا وہ خط قیصر کے سامنے پڑہا گیا یکایک اوس خط مین یہ لکہا ہوا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی قیصر

صاحب الروم قیصر کا بھتیجا جو سرخ رنگ اور کبود چشم اور فروہشتہ مو تہا اوس نے غصہ اور نفرت
سے باتین کین اور کہا کہ آج کے دن اس خط کو تو نہ پڑہ اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس خط مین اپنے نفس سے ابتدا کی ہے یعنی (اپنے آپ کو تجہسے تحریر مین
مقدم ذکر کیا ہے اور تیرا نام آخر مین لکھا ہے) اور تجہکو صاحب الروم لکھا ہے وحیہ نے کہا
قیصر نے اوس خط کو پڑہا یہان تک کہ وہ اوس سے فارغ ہوگیا پہر قیصر نے اہل مجلس کو حکم دیا
وہ لوگ اوس کے پاس سے نکل کے چلے گئے پہر قیصر نے میرے پاس آدمی بہیجا
مین اوس کے پاس داخل ہوا اوس نے مجہسے پوچہا مین نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حالات سے خبر دی قیصر نے اسقف کے پاس آدمی بہیجا وہ قیصر کے
پاس آیا اسقف اہل روم کا صاحب امر تہا اوس کے قول اور رائے سے لوگ نہین پہرتے
تہے جبکہ اوس نے وہ خط پڑہا کہا واللہ یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسی بن مریم اور موسی
علیہما السلام نے ہمکو دی ہے واللہ یہ وہی نبی ہے جسکی موسی اور عیسی علیہما السلام نے
ہمکو بشارت دی ہے یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تہے قیصر نے اسقف سے پوچہا
تو مجہکو کیا امر کرتا ہے مین کیا کرون اسقف نے کہا مجہسے جو تو پوچہتا ہے تو مین اوس نبی کی تصدیق
کرنے والا اور اوسکا اتباع کرنے والا ہون قیصر نے اسقف سے کہا کہ مین پہچانتا ہون کہ وہ
نبی ایسا ہی ہے کہ اوسکی تصدیق اور اوس کا اتباع کیا جاسے ولیکن مجہکو یہ قدرت نہین ہے
کہ مین اوس کا اتباع کرسکون اگر مین یہ فعل کرونگا تو میرا ملک جاتا رہے گا اور اہل روم مجہکو
قتل کرڈالینگے پہر قیصر نے کوئی آدمی اس لئے بہیجا کہ اہل عرب مین سے کسی مرد کو ڈہونڈہین
اوس زمانہ مین ابوسفیان روم مین تجارت کے لئے آئے تہے قیصر کا آدمی ابوسفیان کو
لایا اور قیصر کے پاس اونکو داخل کیا قیصر نے ابوسفیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حالات پوچہے اور کہا کہ وہ مرد جو تمہاری سرزمین مین پیدا ہوا ہے اوس کے احوال سے
مجہکو تم خبر دو کہ وہ کون ہے ابوسفیان نے کہا وہ ایک نوجوان مرد ہے قیصر نے پوچہا

اوس کا حسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ ہم لوگون مین صاحب حسب ہے اوسپر کسی
شخص کو فضیلت نہین دیجاتی قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچہا اوس کے
پیرو اور تابعین کون لوگ ہین ابوسفیان نے کہا نوعمر اور کم درجہ لوگ ہین قیصر نے کہا یہ نبوت
کی نشانی ہے قیصر نے پوچہا کیا تمنے دیکہا ہے کہ جو لوگ تم لوگون مین سے نکلکر اوس کے
پاس جاتے ہین وہ پہر تمہاری طرف پلٹ کے آتے ہین ابوسفیان نے کہا نہین پلٹتے ہین
قیصر نے کہا کہ یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچہا جو آدمی اوسکے اصحاب مین سے تمہارے
پاس آتا ہے کیا وہ اوس کے پاس پلٹ کے جاتا ہے ابوسفیان نے کہا ہان پلٹ کے
جاتا ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے۔ قیصر نے پوچہا جس وقت وہ اور اوس کے اصحاب
جنگ کرتے ہین کیا کبہی جنگ سے وہ پہرجاتا ہے ابوسفیان نے کہا ہان کبہی ایسا بہی ہوتا
ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے دحیہ نے کہا پہر قیصر نے مجہکو بلایا اور کہا کہ اپنے
صاحب کو یہ بات پہونچا دو کہ مین یہ جانتا ہون کہ آپ نبی ہین ولیکن مین اپنا ملک نہین چہوڑ
سکتا پہر قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط لیا اور اوسکو اپنے سر پر کہا
پہر اوسکو بوسہ دیا اور ادبیا اور حریر مین اوسکو لپیٹا اور جامہ دان مین رکہدیا اور اسقف
جو تہا اوسکی شان یہ تہی کہ یکشنبہ کے روز نصاری ہمیشہ اوس کے پاس جمع ہوا کرتے تہے
وہ نصاری کی طرف نکلکر آتا اور اونکو وعظ اور نصیحت کرتا اور اونکے سامنے قصے بیان کرتا
تہا پہر وہ اپنی جگہہ مین داخل ہوجاتا تہا اور یکشنبہ کے دن تک بیٹہا رہتا تہا دحیہ نے کہا مین
اوس کے پاس جاتا تہا اور وہ مجہسے پوچہا کرتا تہا جبکہ یوم یکشنبہ آیا نصاری نے اوسکا انتظار
کیا کہ اونکے پاس نکلکر آویگا وہ نہین نکلا اور اون سے مرض کا حیلہ کیا اور ایسا حیلا اکثر کیا
یہانتک کہ آخر اس امر کا یہ ہوا کہ نصاری لوگ حاضر ہوئے اور اوس کے پاس کسیکو بہیجکر کہلا
بہیجا کہ تجہکو ضرور نکلنا چاہیئے اگر تو نہ نکلیگا تو ہم تیرے پاس بزور داخل ہونگے اسلئے
کہ جبسے یہ مرد عربی آیا ہے ہم تیری حالت بدلی ہوئی پاتے ہین اسقف نے میرے پاس

ایک آدمی بہیجا اور یہ کہا ابہیجا کہ تم اپنے صاحب کے پاس جاؤ اور اون کو میرا سلام کہدو
اور یہ خبر کردو کہ مین یہ شہادت دیتا ہون لا الہ الا اللہ و انہ رسول اللہ پہر اسقف نصاری
کے پاس نکلکر آیا نصاری نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

ابو نعیم نے ابو سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہرقل نے بطریقون اور اشراف نصاریٰ
کو جمع اور وہ ایک ایسی بلند جاے مین بیٹہا کہ نصاری اوس پہ قدرت نہ پا سکین پہر
اوس نے کنیہ کیواسطے حکم دیا اوس کے دروازے بند کر دیے گئے پہر اوس نے نصاری
کے سامنے خطبہ پڑہا اور کہا کہ یہ وہ نبی ہے جسکی بشارت حضرت عیسی علیہ السلام نے
تمکو دی ہے تم اس نبی کا اتباع کرو اور اوس پہ ایمان لاؤ اون سبنے اسکار کے غصہ اور
انکار کیا پہر وہ کنیسہ مین دوڑنے لگے اوس کو بند پایا ہرقل تک اونکا ہاتہہ نہین پہونچا
جبکہ ہرقل نے اون کی یہ حالت دیکہی تو اون سے کہا تم سب لوگ ٹہم جاؤ مینے تمہارے
آزمائش کا ارادہ کیا تہا اور مجہکو یہ ڈر تہا کہ تم لوگون کو تمہارے دین مین کوئی فریب
دیکر پہیر دیگا تمہاری جو حالت مینے دین مین دیکہی اوس نے مجہکو مسرور کیا ہرقل کے
قاضی نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالی کا رسول ہے نصاری نے اوسکو پکڑا
اور اوسکو مارنے لگے اور دانتون سے اوسکو کاٹنے لگے یہانتک کہ نصاری نے اوسکو
مار ڈالا۔

سعید بن منصور نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صاحب روم کو لکہا من محمد رسول اللہ الی ہرقل صاحب الروم جبکہ
یہ خط ہرقل کے پاس آیا اوس نے اسکو پڑہا اوس کا بہائی کہڑا ہو گیا اور اوس نے کہا
اس خط کو نہ پڑہ تجہسے پہلے اپنی ذات سے اسمین ابتدا کی ہے (یعنی اپنا نام پہلے اور تیرا
نام اوسکے بعد لکہا ہے) اور تجہکو بادشاہ نہین لکہا تجہکو صاحب الروم گردانا ہرقل نے کہا
اگر یہ امر ہے کہ اس کے لکہنے والے نے اپنے نفس سے ابتدا کی ہے سو لکہنے والا

وہی ہے جس نے مجھے لکھا ہے اور اگر میرا نام صاحب الروم رکہا ہے تو مین صاحب الروم ہون اہل روم کا کوئی صاحب میرے سوا نہین ہے ہرقل کتاب پڑہنے لگا اور اوسکی پیشانی سے اوس خط کے کرب سے عرق ٹپک رہا تہا اوس وقت ہرقل سردی کے سخت موسم مین تہا ہرقل نے پوچہا اس مرد کو کون شخص پہچانتا ہے کسی کو ابوسفیان کے پاس بہیجا اور ابوسفیان سے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ابوسفیان نے کہا ہان مین پہچانتا ہون ہرقل نے پوچہا تم لوگون مین اوس کا نسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ نسب مین ہم لوگون مین اوسط ہے ہرقل نے پوچہا تمہارے قریہ مین اوس کا گہر کہان ہے ابوسفیان نے کہا ہمارے قریہ کے وسط مین ہے ہرقل نے کہا کہ یہ امور اوس کے آیات نبوت سے ہین اور باقی حدیث کو آگے کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسمین اسقف کے قتل کا ذکر ہے۔

سعید بن منصور نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پڑہا یہ کہا کہ یہ وہ خط ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے بعد مینے ایسا خط نہین سنا قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بلایا اور دونون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات پوچہے دونون نے قیصر کو آپکے احوال سے خبر دی قیصر نے کہا کہ میرے قدمون کے تحت مین جو ملک ہے وہ ضرور اوس کا مالک ہوگا۔

ابونعیم نے (معرفۃ) مین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ ایسا کون شخص ہے جو میرا خط طاغیہ روم کیطرف لیجاوے اوس کے واسطے جنت ہے انصار مین سے ایک مرد کہڑا ہوگیا اور جس کا نام عبید اللہ بن عبد الخالق تہا اوس نے کہا مین حاضر ہون وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکر گیا یہان تک کہ طاغی تک پہونچا اور اوس مرد انصاری نے کہا رسول رب العالمین کا مین رسول ہون طاغی روم نے اوس مرد کو اذن دیا وہ اوس کے پاس داخل ہوا طاغیۃ الروم نے پہچان لیا کہ وہ

مرد امر حق کو نبی مرسل کے پاس سے لایا ہے اوس مرد انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
خط قیصر کے سامنے پیش کیا اوس نے اہل روم کو اپنے پاس جمع کیا پھر اوس خط کو اونکے
سامنے پیش کیا جو شے وہ مرد لایا تھا اونہون نے اوس سے کراہت کی [illegible] روم مین
سے ایک مرد آپکے اوس خط پر ایمان لے آیا۔ ایمان لانے کے وقت قتل کر دیا گیا پھر وہ
انصاری مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور اوس نے قیصر اور اوس
مرد کے واقعہ سے جو قتل کیا گیا تھا آپ کو خبر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ اوس
مقتول کو اللہ تعالی امت واحدہ مبعوث کرے گا۔

ابن عساکر نے وحیۃ الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے خط کے ساتھ بادشاہ روم کے پاس مجھکو بھیجا بادشاہ روم اوسوقت دمشق مین تھا۔
مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اوسکو دے دیا اوس نے اپنی انگشتری اوتارکے جس شے
پر بیٹھا ہوا تھا اوس کے نیچے رکھدی پھر اوس نے پکارا البطارق اور اوسکی قوم کے لوگ جمع ہوگئے
بادشاہ روم کے واسطے تکیئے دوہرے کرکے رکھے گئے وہ اونپر کھڑا ہوا اہل فارس اور اہل روم
اپنے تکیون پر کھڑے ہوتے تھے اون کے منبر نہ تھے پھر اوس نے اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا
اور یہ کہا کہ یہ خط اوس نبی کا ہے جسکی بشارت ہم کو مسیح علیہ السلام نے دی ہے جو اسمعیل بن
ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہے اہل روم نے سنکر غصہ کے طور پر غفعہ کیا اور نفرت کی
بادشاہ نے اون کا یہ احوال دیکھکر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھیر جاؤ پھر اون سے کہا کہ مین
تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تمہاری نصرت نصرانیت کے واسطے کیونکر ہے وحیہ نے کہا بادشاہ
روم نے دوسرے دن کسی کو میرے پاس مخفی طور سے بھیجا اور مجھکو ایک ایسے عظیم مکان
مین داخل کیا جسمین تین سو تیرہ تصویرین تھین یکایک مینے دیکھا کہ وہ انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کی
تصویرین ہین اوس نے مجھسے پوچھا کہ ان انبیا کی تصویرون مین سے تم دیکھو تمہارا صاحب
کہاں ہے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی ایسا پایا گویا آپ باتین کر رہے ہین مینے

کہا یہ ہے اوس نے کہا تمنے سچ کہا اوس نے پوچھا آپکی دہنے طرف کس شخص کی صورت ہے مینے کہا آپکی
قوم مین سے ایک مرد ہے جسکا نام ابوبکر ہے اوس نے پوچھا آپ کے بائین طرف کون شخص ہے مین نے کہا
آپکی قوم مین سے ایک مرد ہے جسکا نام عمر ہے اوس نے کہا سنو ہم کتاب مین یہ پاتے ہین کہ آپ کے ان
دونون دوستون سے اللہ تعالی اس دین کو پورا کرے گا دحیہ نے کہا جبکہ مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا مینے آپ کو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا کہ پادشاہ روم نے سچ کہا
ابوبکر اور عمر کے سبب اللہ تعالی اس دین کو میرے بعد پورا کرے گا اور فتح دے گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابی امامۃ الباہلی سے روایت کی ہے اونہون نے ہشام بن العاص
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور ایک اور قریشی ابوبکر الصدیق کے زمانہ مین ہرقل
صاحب الروم کے پاس بھیجا گیا ہم اوس کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اپنی جگہ سے ہم نکل کے
گئے یہانتک کہ ہم غوطہ تک یعنی دمشق تک آئے اور جبلہ بن الایہم غسانی کے پاس
اوترے اور ہم اوس کے پاس داخل ہوئے یکایک ہمنے دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اوسنے
ہمارے پاس اپنے ایک قاصد کو بھیجا تاکہ ہم اوس سے کلام کرین ہمنے کہا واللہ ہم قاصد سے
کلام نہ کرین گے ہم پادشاہ کے پاس بھیجے گئے ہین اگر وہ ہم کو اذن دے گا تو ہم اوس سے
کلام کرینگے ورنہ ہم قاصد سے کلام نکرینگے وہ قاصد اوسکے پاس پلٹ کے گیا اور اوسکو ہماری
اس گفتگو سے خبر کی اوس نے ہم کو اذن دیا اوس سے ہشام نے گفتگو کی اور اوسکو اسلام کی
طرف بلایا یکایک ہمنے دیکھا کہ اس کے جسم پر سیاہ کپڑے ہین ہشام نے اوس سے پوچھا کہ
یہ سیاہ لباس تیرے جسم پر کیسا ہے اوس نے کہا کہ مینے اس لباس کو پہنا ہے اور اس کے
ساتھ ہی مینے یہ حلف کیا ہے کہ مین اس لباس کو نہ اوتارونگا یہانتک کہ تمکو شام سے
نکال دونگا ہمنے اوس سے کہا واللہ تیرے یہ بیٹھنے کی جا سیکو بے ہم اسکو ضرور تجھ سے لینگے
اور انشاء اللہ تعالی اس ملک اعظم کو لے لین گے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اسکی
خبر دی ہے اوسنے کہا کہ تم لوگ وہ نہین ہو کہ یہ ملک لوگے جو لوگ اس ملک کو لین گے وہ

وہ قوم ہے جو دن مین روزہ رکھے گی اور رات مین افطار کرے گی تمہارا روزہ کیونکر
ہوتا ہے ہمنے اوس کو خبر کی سنکر اوس کا چہرہ سیاہی سے بہر گیا اور ہمسے کہا تم اٹھہ جاؤ اور
ہمارے ساتھہ اوس نے ایک قاصد کو بادشاہ کے پاس بہیجا ہم ملک روم کے پاس ایسے
حال مین داخل ہوئے کہ اپنی سواریون پر سوار تھے اور ہم اپنی تلوارین اپنے گلے مین
ڈالے ہوئے تھے یہان تک کہ بادشاہ روم کے غرفہ تک ہم پہونچے اور ہمنے اوس
غرفہ کی جڑ مین اپنے اونٹ بٹہادئے اور وہ ہماری طرف دیکھہ رہا تھا ہمنے لا الہ الا اللہ
و اللہ اکبر کہا وہ غرفہ اس آواز سے شق ہوگیا یہانتک کہ وہ ایسا ہوگیا گویا انگور یا کہجور کے
خوشہ کی ایسی خالی شاخین ہین جن کو ہوا ہلاتی ہے (یہ صورت غرفہ کے منہدم ہونے اور
ویرانی کی حالت تشبیہاً ہے) پہر ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے کہا کہ اگر تم
لوگ اپنے آپسمین جس طور سے تحیہ کرتے ہو اگر میرے ساتھہ تحیہ کرتے تو تمہارا ضرر نہ تھا
ہمنے اوس سے السلام علیک کہا اوس نے پوچھا تم اپنے پادشاہ کو کیونکر سلام کرتے ہو ہمنے کہا اسی
کلمہ سے سلام کرتے ہین اوس نے پوچھا تمہارا پادشاہ سلام کا جواب کیونکر دیتا ہے ہمنے کہا اسی
کلمہ سے جواب دیتا ہے اوس نے پوچھا تمہارا اعظم کلام کیا ہے ہمنے کہا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر
ہے جبکہ ہمنے یہ کلمہ کہا تو غرفہ شق ہوگیا یہان تک کہ بادشاہ روم نے غرفہ کی طرف سر اوٹہا کے
دیکھا اوس نے پوچھا تمنے جو یہ کلمہ کہا غرفہ اس سے شق ہوگیا جسوقت تم لوگ اپنے گہر مین یہ کلمہ
کہتے تو کیا تمہارے مکانات تم پر گر پڑتے ہین ہمنے کہا ایسا نہین
ہوتا ہے ہمنے مکانون کو اس کلمہ سے شق ہوتے ہوئے ہرگز نہین دیکھا
مگر تیرے پاس اوس نے کہا کہ مین اس امر کو دوست رکہتا ہون کہ جسوقت تم لوگ
یہ کلمہ کہو تو ہر ایک شئے شق ہو کے تمپر گر پڑے اور مین اپنے نصف ملک سے خارج ہو جاؤن
ہمنے اوس سے پوچھا تو یہ کسواسطے چاہتا ہے اوس نے کہا یہ امر زیادہ آسان اوس کلمہ کی شان کے
واسطے اور زیادہ لائق اس لئے ہو کہ یہ کلمہ امر نبوت سے نہو اور یہ کلمہ آدمیوں کے حیلہ سے یعنی

آدمیون کے حیلہ کو مین نصف ملک چہوڑ کر فتح کرسکون گا اور اگر امر نبوت سے ایسا امر ہوگا کہ کلمۂ لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ہر چیز شق ہو جاوے گی تو مین کیا کرسکون گا) پہر اوس نے جس شے کا ارادہ کیا ہمسے پوچہا ہمنے اوسکو خبر کی پہر اوس نے پوچہا تم لوگون کی نماز اور روزہ کیونکر ہے ہمنے اوسکو خبر دی اوس نے ہمسے کہا تم لوگ اب برخاست کرو ہم اوٹہ کہڑے ہوئے اوسنے ہمارے واسطے ایک اچہی اوترنے کی جگہہ اور کثیر کہانے پینے کی اشیا جو مہمانون کو کہلائی جاوین اون کے واسطے حکم دیا ہم لوگ تین دن ٹہیرے رہے پہر اوس نے رات مین ہمارے پاس اپنا آدمی بہیجا ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے ہمسے ہمارے قول کا اعادہ چاہا ہمنے جو کچہہ اوس سے بیان کیا تہا اوس کا اعادہ کیا پہر اوس نے ایک ایسی شے منگائی کہ عظیم پٹارے یا صندوق کی ہیئت پر تہی جسپر طلائی کار تہا اور اُسمین چہوٹے چہوٹے خانے تہے اور اون خانون پر دروازے تہے اوس نے ایک گہر اور اوسکے قفل کو کہولا اور ایک سیاہ حریر نکالا اور اوسکو پہیلایا یکایک اوس حریر مین ایک سرخ تصویر دیکہی گئی اوسمین ایک ایسا مرد موجود پایا گیا جسکی دونون آنکہین بڑی بڑی تہین اور دونون کان بڑے بڑے تہے اوسکی گردن اسقدر لانبی تہی کہ مینے اوس کے طول کی مثل نہین دیکہا اور یکایک مینے دیکہا کہ اوس مرد کی ڈاڑہی نہین ہے اور یکایک اوس کے دو ضفیرے دیکہے اللہ تعالی نے جو مخلوق پیدا کی ہے اوس سے وہ احسن تہا اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین ہمنے اونکو دیکہا کہ بہ نسبت اور آدمیون کے اون کے بال اکثر تہے پہر اوس نے ہمارے واسطے دوسرا دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا یکایک ہمنے اوسمین ایک سفید تصویر موجود پائی اور ہمنے دیکہا کہ اوس کے بال گہونگر یالے ہین اور اوسکی دونون آنکہین سرخ ہین اور اوس کا سر بڑا ہے اور ڈاڑہی خوبصورت ہے اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین پہر اوس نے

دوسرا دروازہ کہولا اور اوس مین سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا یک ہمنے ایک ایسے مرد کی تصویر دیکہی جو نہایت گورا تہا اوسکی آنکہین خوبصورت کشادہ پیشانی کشیدہ رخسار سفید ڈاڑہی تہی اوس کی ایسی شان تہی گویا وہ تبسم کر رہا ہے اوسنے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر اوس نے ایک دوسرا دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا یکایک سامنے اوسمین ایک گوری صورت موجود پائی ہمنے دیکہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا بیشک ہم پہچانتے ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ کہڑے ہونے کے طور پر کہڑا ہوا پہر وہ بیٹہہ گیا اور اوس نے کہا واللہ وہ ضرور وہی ہے ہمنے کہا بیشک وہ ضرور وہی ہے وہ تہوڑی دیر ٹہیرا رہا پہر اوس نے کہا تم لوگ سنو مینے جو خانہ کہولا وہ آخر خانہ تہا لیکن مینے تمہارے لئے اوس کے کہولنے مین عجلت کی تاکہ جو شے تمہارے پاس ہے مین اوسکو دیکہون (یعنی مجہکو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تصویر تمہارے ہی نبی کی ہے یا تمہارے نبی کی صورت اس تصویر سے مغایر ہے۔)

پہر اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا یکایک اوسمین ایک ایسی صورت موجود تہی کہ گندمی رنگ اور رنگ مین سیاہی تہی اور دیکہا یک ایک ایسا مرد نظر آیا جس کے پیچیدہ گہونگروالے پہوٹے چہوٹے بال تہے اور اوسکی آنکہین بیٹہی ہوئی تہین اور تیز نظر تہا اور منہ بنائے ہوئے تہا اوس کے دانت اس طور سے تہے کہ ایک دانت دوسرے دانت پر تہا اوس کا ہونٹ سکڑا ہوا تہا گویا وہ غضبناک تہا اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اونکے پہلو مین ایک تصویر تہی جو اون کے مشابہ تہی مگر اوس صورت کی ایسی شان تہی کہ سر مین چکناپن تہا جیسے تیل ڈالا ہوا اور چوڑی پیشانی تہی اوس کی دونون آنکہون مین ایسی کجی تہی جنکی سیاہی ناک کی طرف پہیلی ہوئی تہی اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم

اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ ہارون علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر
اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا یکایک اوسمین ایک
ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گندم گون تہا اور اوس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تہے اور میانہ قد
تہا گویا وہ غضبناک تہا اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے
اسنے کہا یہ لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر اوس نے ایک اور دروازہ کہولا یکایک اوسمین
ایک ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گورا تہا اور اوسکے رنگ مین سرخی ملی ہوئی تہی اوس کی
ناک بلند تہی اوس کے دونون رخسارون پر گوشت کم تہا خوبصورت چہرہ تہا اوس نے ہمسے
پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ اسحاق علیہ الصلوۃ
والسلام ہین پہر اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا یکایک
اوسمین ایک ایسی صورت موجود دیکہی گئی جو اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہ تہی
مگر اتنا فرق تہا اوس کے ہونٹ پر ایک تل تہا اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے
ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر اوس نے
ایک اور دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا یکایک اوسمین ایک گورے
خوبصورت مرد کی صورت تہی اور اوسکی ناک بلند تہی اوسکا قد خوبصورت تہا اوس کے
چہرہ پر نور بلند ہو رہا تہا اور اوس کے چہرہ سے خشوع پہچانا جاتا تہا اور اوس کے چہرہ مین سرخی
غالب تہی اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے
کہا یہ اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام تمہارے نبی کے دادا ہین۔ پہر اوس نے ایک اور دروازہ
کہولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا یکایک اوسمین ایک روشن صورت تہی گویا وہ
آدم علیہ السلام کی صورت تہی گویا اوسکا چہرہ آفتاب تہا اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اوس مرد
کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر
اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا یکایک اوسمین ایک

ایسے مرد کی صورت موجود نظر آئی جو سرخ رنگ تہا اوسکی پنڈلیں پتلی پتلی تہین اور دونون
آنکہین چہوٹی چہوٹی تہین بڑا پیٹ تہا اور میانہ قد تہا اور اوس کے گلے مین تلوار پڑی ہوئی
تہی اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے
کہا یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہین۔ پہر اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور ایک سفید حریر
نکالا اوسمین ایک ایسے مرد کی صورت تہی جس کے چوتڑ بڑے بڑے تہے اور پاؤن لانبے لانبے
تہے اور وہ گہوڑے پر سوار تہا اوس نے پوچہا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے
اوس نے کہا یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہین پہر اوس نے ایک اور دروازہ کہولا اور
اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا یکایک اوسمین ایک گوری صورت تہی ایک ایسا مرد
جوان تہا کہ جسکی ڈاڑہی نہایت سیاہ تہی اور بال کثرت سے تہے اور چہرا خوبصورت تہا
اوس نے ہمسے پوچہا کیا تم اس کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے اوس نے کہا یہ
ابن مریم علیہ الصلوۃ والسلام ہین ہمنے اوس سے پوچہا یہ صورتین تمہارے پاس کہان سے
آئی ہین اسلئے کہ ہم جانتے ہین کہ یہ صورتین اوس حالت پر ہین جس حالت پر انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام کی صورتین بنائی گئی ہین اس لئے کہ ہمنے اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام
کی صورت آپکی مثل دیکہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی کل انبیا کی صورتین اونکی مثل
ہونگی) اوس نے کہا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ سوال کیا تہا کہ اون کی اولاد
مین سے جو انبیا ہین اونکی صورتین اون کو اللہ دکہا دے اللہ تعالے نے اون انبیا کی
صورتین آدم علیہ السلام پر نازل کی تہیں اور کل صورتین آدم علیہ السلام کے خزانہ مین
مغرب شمس کی جگہہ موجود تہین ان صورتون کو ذوالقرنین نے مغرب شمس سے
نکالا تہا اور دانیال علیہ السلام کو دے دیا تہا پہر اوس نے کہا تم سنو واللہ مین اس امر کو دوست
رکہتا ہون کہ مین اپنے ملک سے نکلجاؤن میرا نفس اس بات سے خوش ہو اور تم لوگون مین زیادہ
مملکت کے جو اشد ہے مین اوسکا غلام ہو جاؤن یہانتک کہ مین مرجاؤن پہر اوس نے ہم کو

انعام دیا اور اچھے طور سے انعام دیا اور ہمکو بھیجدیا جبکہ ہم لوگ حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے
پاس آئے جو کچھ ہمنے دیکھا تھا اور جو کچھ اوس نے ہمسے کہا تھا اوس سے ہمنے آپکو خبر
دی ان واقعات کو سنکر حضرت ابوبکر الصدیقؓ روئے اور فرمایا وہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ
اوسکے ساتھہ خیر کا ارادہ کرتا تو جو کچھ اوس نے کہا تھا وہ کرتا پہر حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ نصاری اور یہود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اپنے پاس پاتے ہین
اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے بھی کی ہے پہر اس قصہ مین غرفہ کے
شق ہونے کو کہا ہے کہ جسوقت ان لوگون نے لا الہ الا اللہ کہا غرفہ شق ہو گیا یہ امر اسبات پر دلالت نہین
کرتا ہے کہ انبیا کی موت کے بعد انبیا کے معجزات سے پایا جاوے جیسے کہ انبیا کی بعثت سے پہلے اس
معجزہ کے امثال انبیا کے قرب بعثت کے وقت از روے اعلام اور انذار پائے جاتے ہین -

ابو یعلی نے اور عبد اللہ بن احمد نے (زوائد مسند) مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے
سعید بن ابی راشد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہرقل کے رسول تنوخی سے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا گیا تہا مینے ملاقات کی مینے اوس سے کہا کہ ہرقل نے
جو تم کو قاصد بنا کے بھیجا ہے کیا اوس سے مجھکو تم خبر دوگے تنوخی نے کہا مین خبر دیتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین تشریف لائے اور آپنے دحیہ کو ہرقل کے پاس
بھیجا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل کے پاس آیا تو اوس نے روم کے
قسیسون اور بطریقون کو بلایا پہر اوس نے اپنے اوپر اور اونپر مکان کے دروازے بند
کرا دئے اور اوس نے اون سے یہ کہا کہ اس مرد نے میرے پاس اپنا قاصد بھیجا ہے اور
وہ مجھکو دین کی دعوت دیتا ہے واللہ تم جو کتابین پڑہتے ہو تمنے اونمین پڑہا ہے کہ
جو ملک میرے تحت قدم ہے وہ اوسکو ضرور لیگا تم لوگ میری طرف آؤ ہم اوس مرد کا اتباع
کرین اون قسیسون اور بطریقون نے متحد القول ہوکے غصہ کیا اور سخت باتین کین جبکہ
ہرقل کو یہ گمان ہوا کہ یہ لوگ اگر میرے پاس سے نکل کے جاوینگے تو اہل روم کو مجھسے

بگاڑدینگے اوس نے اون لوگون سے کہا کہ مینے تمسے یہ بات اسلئے کہی تہی کہ تمہارے دین
مین جو کچہہ صلابت تمہاری ہے مجھکو اوس کا علم ہوجاوے پہر ہرقل نے مجھکو بلایا اور کہا کہ
میرا یہ خط اوس مرد کے پاس لیجاؤ وہ مرد جو بات کہے اوسکو ضایع نہ کیجو اور تین خصلتین میرے
واسطے یاد رکہیو تو غور کیجو کیا وہ مرد اوس صحیفہ کا کچہہ ذکر کرتا ہے جو مجہے اوس نے لکہا ہتا
اور تو غور کیجو جسوقت وہ مرد میرا خط پڑہے کیا رات کا ذکر کرتا ہے اور تو دیکہیو کیا اوس مرد کی
پشت پر کچہہ ایسی شے ہے جو تجھکو شک مین ڈالے تنوخی نے کہا ہرقل کا خط لیکر مین
گیا یہان تک کہ مین تبوک مین آیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خط دے
دیا آپنے فرمایا اے برادر تنوخ مینے کسری کو اپنا خط لکہا اوس نے اوس خط کو ٹکڑے
کر ڈالا اللہ تعالی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کریگا اور مین اوسکا مالک ہونگا اور مینے نجاشی
کو ایک صحیفہ لکہا نجاشی نے اوس صحیفہ کو پہاڑ ڈالا اللہ تعالی اوس کو اور اوس کے ملک کو
پہاڑ ڈالنے والا ہے اور مینے تیرے صاحب کے پاس ایک صحیفہ لکہا اوس نے اوس
صحیفہ کو اپنے پاس رکہہ لیا جب تک وہ زندہ ہے آدمی ہمیشہ اوس سے خوف پاوینگے
مینے اپنے دل مین کہا کہ ہرقل نے مجہسے تین باتون کے واسطے جو وصیت کی تہی اون
تین مین سے ایک یہ بات ہے پہر آپنے ہرقل کے صحیفہ کو ایک مرد کو دیدیا جو آپکے بائین
طرف تہا اوس نے اوس صحیفہ کو پڑہا یکایک اوس صحیفہ مین یہ مضمون موجود پایا گیا آپنے
مجھکو ایسی جنت کی طرف بلایا ہے جسکا عرض آسمان اور زمین ہے دوزخ کہان ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا سبحان اللہ جسوقت دن آیا تو رات کہان پہر
آپنے مجھسے فرمایا اے برادر تنوخ آؤ آپ حبوہ باندہے ہوئے تہے اپنی پشت مبارک
سے اوسکو کہول ڈالا پہر آپنے فرمایا کہ جس چیز کے واسطے تم کو امر کیا گیا ہے یعنی ہرقل نے
تمسے کہا ہے اس جگہہ جاؤ مین آپکی پشت مبارک کے پیچہے گیا اور شانہ کے غضروف کی
جگہہ مینے خاتم نبوت دیکہی وہ ایسی تہی جیسے پچہنے لگانے کی بڑی موٹی جگہہ ہو۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو جسوقت خط بھیجا تہا او سوقت واقع ہوئی ہے

بخاریؒ نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسریٰ کے پاس بھیجا جبکہ کسریٰ نے اوسکو پڑہا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس پر یون بد دعا کی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جانے کے طور پر ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوین۔

بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے عبدالرحمن بن عبدالقاری نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسریٰ کے پاس بھیجا کسریٰ نے اوس خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسریٰ نے اپنا ملک ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

بزار اور بیہقی اور ابونعیم نے دحیہ سے یون روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط لکھا کسریٰ نے اپنے وزیر کو جو صنعا مین تہا لکھا اور اوس کو ڈرایا کہا تو ایک ایسے مرد کو میرے لئے کفایت نہین کر سکتا ہے جس نے تیری سرزمین مین ظہور کیا ہے اور وہ مجھکو اپنے دین کی طرف بلاتا ہے تجھکو چاہئے کہ اوسکو تو کفایت کرے۔ اگر ایسا نہ کریگا تو مین تجھسے برے طور پر پیش آؤنگا صاحب صنعا نے اپنے آدمی اور خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جبکہ آپنے اوسکا خط پڑہا اون لوگون کو جو صاحب صنعا کی طرف سے آئے تھے پندرہ راتون تک چھوڑ دیا اور اون سے کچھہ نفرمایا پھر اس کے بعد اون سے فرمایا تم اپنے صاحب کے پاس چلے جاؤ اور اوس سے یہ کہدو کہ میرے رب نے تیرے رب کو جو کسریٰ تہا آجکی رات قتل کر ڈالا وہ لوگ چلے گئے اور صاحب صنعا کو خبر کی دحیہ نے کہا پھر یہ خبر آئی کہ کسریٰ اوس رات مین قتل کیا گیا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم اور خرائطی نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے یہ روایت کی ہے اون کو یہ خبر پہونچی ہے کہ کسری اوس درمیان کہ اپنی مملکت کے قصر مین تھا اوس کے لئے کوئی آنے والا لایا گیا اور اوس نے اس حق کو اوس کے روبرو پیش کیا کسری کے پاس اچانک نہین آیا مگر ایک مرد جو پر رہا تھا اور اس کے ہاتھ مین عصا تھا اوس مرد نے پوچھا اے کسری کیا تجھکو اسلام مین رغبت ہے قبل اس کے کہ مین اس عصا کو توڑ ڈالون کسری نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ وہ مرد پیٹھ پھیر کے چلا گیا جبکہ وہ مرد چلا گیا تو کسری نے اپنے حاجبون کے پاس آدمی بھیجا اور اون سے پوچھا کہ کس شخص نے اس مرد کو میرے پاس آنے کیواسطے اجازت دی حاجیون نے کہا کہ تیرے پاس کوئی شخص داخل نہین ہوا کسری نے کہا تم لوگون نے جھوٹ کہا اوس نے اونپر سختی کی پھر اون کو چھوڑ دیا جبکہ آغاز سال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوس کے ساتھ عصا تھا اوس نے کسری سے پوچھا اے کسری قبل اس کے کہ مین اس عصا کو توڑ ڈالون تجھکو اسلام مین رغبت ہے اوس نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ جبکہ وہ مرد کسری کے پاس سے چلا گیا کسری نے اپنے حاجبون کو بلایا اور اون سے پوچھا کس شخص نے اس مرد کو اذن دیا حاجبون نے اس امر سے جو اوس کے پاس کوئی شخص داخل ہوا ہو انکار کیا جو سزا اور جزا کسری سے حاجبون نے اول بار دیکھی تھی وہی اس بار بھی دیکھی یہان تک کہ جبکہ آیندہ سال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوس کے ساتھ عصا تھا اوس نے پوچھا اے کسری قبل اس کے کہ مین اس عصا کو توڑ ڈالون تجھکو اسلام مین رغبت ہے کسری نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ اوس نے اوس عصا کو توڑ ڈالا اوس کے ٹوٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے کسری کو ہلاک کر دیا۔ یہ حدیث مرسل اور صحیح الاسناد ہے زہری اور عمر ابن عبد القوی نے ابو سلمہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زہری سے عقیل اور عبید اللہ بن ابی بکر اور صالح بن کیسان وغیرہم نے روایت کی ہے اور اس حدیث

کی واقدی اور ابونعیم نے ابوسلمہ سے ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے موصول طور پر روایت کی ہے
اور ابونعیم نے عکرمہ سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ اس سبب سے
ابن کسریٰ نے باذان کو لکہا اور اس امر سے باذان کو منع کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو حرکت دے اور جو کچھہ اوسنے دیکہا تہا اوس نے دیکہا تہا اوس سے اوس نے خوف کیا۔

ابونعیم اور ابن النجار نے حسن بصریؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اصحاب نے عرض کی
یارسول اللہ اللہ تعالے کی حجت کسریٰ پر آپکے معاملہ مین کیا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے
کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ کو بہیجا جس نے اپنا ہاتہہ کسریٰ کے اوس مکان کی دیوارمین
سے نکالا جسمین وہ تہا اوس ہاتہہ سے نور کی ایک بجلی چمکی جبکہ کسریٰ نے اوس ہاتہہ کو
دیکہا تو وہ ڈر گیا اوس فرشتہ نے کہا اے کسریٰ تو کسواسطے ڈرتا ہے اللہ تعالی نے ایک
رسول کو بہیجا ہے اوسپر کتاب نازل کی ہے تو اوس رسول کا اتباع کر تیری دنیا اور
آخرت سلامت رہے گی کسریٰ نے کہا مین دیکہونگا۔

بیہقی نے ابن عون کے طریق سے عمیر بن اسحاقؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیصر اور کسریٰ کی طرف لکہا قیصر نے آپکے خط کو رکہہ لیا اور کسریٰ نے آپکے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا یہ خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ مجوس لوگ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوینگے اور قیصر کی
قوم والون کو بقا ہوگی۔

ابونعیم نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہ کسریٰ کے سامنے ایک مرد دو سبز چادرونمین متمثل ہوا اوسکے
ساتہہ ایک سبز عصا تہا اوسکی پشت خمیدہ ہوگئی تہی وہ یہ کہتا تہا اے کسریٰ تو اسلام قبول کر ورنہ
مین تیرے ملک کو اسطور سے شکستہ کرڈالونگا جیسے مین اس عصا کو توڑ ڈالونگا کسریٰ نے کہا تو
عصا کو نہ توڑ پہر وہ مرد کسریٰ کے پاس سے پشت پہیر کے چلا گیا۔

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بوڑہے شخص نے
مجہسے مداین مین یہ حدیث کی ہے کہا ہے کہ کسریٰ نے خواب مین دیکہا کہ ایک سیڑہی زمین

مین آسمان تک رکھی گئی ہے اور اوسکے اطراف آدمی جمع ہوئے ہین یکایک ایک ایسا مرد
سامنے سے آیا جسکے سر پر عمامہ ہے اور جسم پر چادر اور تہمد ہے وہ اوس سیڑہی پر چڑہ گیا وہ
اوس سیڑہی کی ایک جگہ مین تہا یہ ندا کی گئی فارس کہان ہے اور فارس کے مرد اور عورتین
اور زمین اور خزانے کہان ہین آدمی آئے ان سب چیزون کو گونون مین بہر دیا پہر وہ گونین
اوس مرد کو دے دی گئین جو سیڑہی پر چڑہا تہا کسری اس خواب سے صبحکو خوف کی حالت
مین اوٹہا اور اوس نے اس واقعہ کو اپنے فوجی افسرون سے ذکر کیا وہ لوگ اس امر کو کسری پر
آسان کرنے لگے (یعنی یہ کہنے لگے کہ یہ کچہہ بات نہین ہے) وہ ہمیشہ غمگین رہتا تہا یہانتک
کہ اوس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ کسری نے خواب مین یہ دیکہا کہ ایک سیڑہی زمین پر رکہی گئی ہے اور وہ
آسمان تک ہے اس کے بعد اوپر کی مثل واقعہ کو ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ کسری نے
باذان عامل یمن کو لکہا کہ اس مرد کے پاس کسی کو بہیج اور اوس کو امر کر تا کہ وہ اپنی قوم کے
دین کی طرف رجوع کرے ورنہ یہ مرد ایک دن تجہکو ڈرائیگا تم لوگ اوس دن مقابلہ
کروگے اور اوس سے قتال کروگے باذان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
دو مرد بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کو مقام کرنے کے واسطے امر
فرمایا وہ لوگ کچہہ دنون تک ٹہیرے رہے پہر اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن صبح کے وقت کسی کو بہیجا اور فرمایا کہ تم دونون باذان کے پاس چلے جاؤ
اور اوسکو آگاہ کردو کہ میرے رب نے آج رات کسری کو قتل کر دیا وہ دونون باذان
کے پاس گئے اور اوسکو خبر کی باذان کے پاس ویسے ہی خبر آئی کہ کسری قتل کیا گیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے ابن عباسؓ سے اور مسور بن رفاعہ اور علاء
بن الحضرمی سے روایت کی ہے بعض ان راویون کی حدیث بعض کی حدیث مین
داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو

لکہا کسریٰ نے باذان کو جو اوس کا عامل یمین پر تہا لکہا کہ اپنے پاس سے دو بہادر مرد دون کو اوس مرد کے پاس بہیج جو حجاز مین ہے وہ دونون اوس مرد کو میرے پاس لیکر آوین باذان نے دو مرد بہیجے اور اون کے ساتہہ ایک خط لکہکر بہیجا جبکہ اون دونون نے باذان کا خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپنے تبسم فرمایا اور ان دونون کو اسلام کی دعوت دی اور اون دونون کا یہ حال تہا کہ اون کے شانے کانپ رہے تہے آپنے اون دونون سے فرمایا کہ آجکے دن تم دونون میرے پاس سے پلٹ کے چلے جاؤ اور کل کے دن صبحکو میرے پاس دونون آؤ جس بات کا مین ارادہ کرون گا تم کو اوس سے خبر دون گا دوسرے دن صبحکو وہ دونون آن حضرت صلعم کے پاس آئے آپنے فرمایا کہ تم دونون اپنے صاحب کو یہ خبر پہونچا دو کہ میرے رب نے باذان کے رب کسریٰ کو آجکی رات سات گہڑی گزرنے کے بعد قتل کر ڈالا اور اللہ تعالی نے اوسپر اوس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا اوس نے کسریٰ کو قتل کر ڈالا اس خبر کے ساتہہ وہ دونون باذان کے پاس پلٹ کے آئے باذان اور ابناء زمان جو یمین مین تہے مسلمان ہوگئے۔

ابو نعیم نے اور ابن سعد نے (شرف المصطفیٰ) مین ابن اسحاق کے طریق سے زہری سے زہری نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسریٰ کے پاس آیا کسریٰ نے اپنے عامل باذان کو جو یمین مین تہا یہ لکہا کہ وہ مرد جو حجاز مین ہے اوس کے پاس دو بہادر مرد اپنے پاس سے بہیج دے تاکہ وہ دونون اوسکو میرے پاس لیکر آوین باذان نے اپنے قہرمان اور ایک اور مرد کو بہیجا اور اونکے ساتہہ ایک خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا جسمین یہ لکہا کہ ان دونون کے ساتہہ کسریٰ کی طرف آپ متوجہ ہون اور باذان نے اپنے قہرمان سے کہا کہ اوس مرد کو تو غور سے دیکہیو وہ کس شان کا مرد ہے اور اوس سے گفتگو کیجیو اور اوسکی خبر میرے پاس لے کر آئیو وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو باذان اور کسریٰ کے ارادہ سے خبر کی آپنے اون دونون

سے فرمایا کہ تم دونون پلٹ کے جاؤ یہانتک کہ میرے پاس کل کے دن تم آؤ جبکہ دوسرے دن وہ دونون آپکے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یہ خبر دی کہ اللہ تعالی نے کسری کو قتل کرڈالا اور اللہ تعالی نے فلان رات اور فلان مہینہ مین چھہ رات گزرے کے بعد کسری پر اوس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کردیا دونون نے پوچھا کیا آپ جانتے ہین آپ یہ کیا کہتے ہین ہم اسکی خبر اپنے بادشاہ کو کردین آپ نے فرمایا بیشک میری طرف سے تم دونون اوسکو خبر کردو اور دونون اوس سے کہدو کہ میرا دین اور میری سلطنت جہان تک ملک کسری پہونچا ہے قریب مین پہونچینگا اور جہانتک اونٹ اور گھوڑے پہونچتے ہین وہانتک میرا دین اور سلطنت منتہی ہوگی اور تم دونون اوس سے کہدو کہ اگر تو مسلمان ہوجاے گا تو جو ملک تیرے تحت تصرف مین ہے مین تجھکو عطا کردونگا وہ دونون باذان کے پاس آئے اور اوسکو خبر کی اوس نے سنکر کہا واللہ یہ کلام بادشاہ کا کلام نہین ہے جو کچھہ آپنے فرمایا ہے ہم البتہ اوسکو دیکھینگے کہ کیونکر ہوگا باذان اچھہ دن نہین ٹہیرا کہ اوس کے پاس شیرویہ کا خط آیا اوسمین لکھا تہا امابعد مینے فارس کے سبب سے کسری کو غضب سے قتل کرڈالا اور اس سبب سے مینے قتل کرڈالا کہ فارس کے اشراف کے قتل کو وہ حلال سمجہتا تہا جو لوگ تیرے سامنے ہین میری طاعت کا اون سے عہد لے اور جس مرد کے سبب سے کسری نے تجھکو لکھا تہا اوسکو تو کچھہ برانگیختہ نکر جبکہ باذان نے شیرویہ کے خط کو پڑہا یہ کہا کہ یہ مرد ضرور نبی مرسل ہے باذان مسلمان ہوگیا اور ابناے آل فارس بہی مسلمان ہوگئے اور باذان نے اپنے قہرمان سے پوچھا وہ مرد کیسا ہے قہرمان نے کہا میرے نزدیک یہ بات ہے کہ اوس مرد سے زیادہ کسی ہیبت ناک مرد سے مینے کلام نہین کیا باذان نے پوچھا کیا اوس مرد کے ساتھہ کوئی سپاہ ہے قہرمان نے کہا نہین ہے اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور نعیم نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسریٰ کو نامہ لکھا کسریٰ نے اپنے عامل باذان نامی کو جو یمن پر تہا یہ لکھا کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ تیری سرزمین کی طرف سے ایک مرد نے ظہور کیا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے تو اس مرد سے کہدے کہ اس دعوی سے باز آئے یا مین اون لوگون کو اوسکی طرف بہیجونگا جو اوسکو اور اوسکی قوم کو قتل کر ڈالینگے باذان نے آپکے پاس ایسا قاصد بہیجا آپ سے اوس قاصد نے یہ پیام کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ امر نبوت اپنی طرف سے میرا کیا ہوا کام ہوتا تو ضرور مین اوس سے رک رہتا لیکن اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مجھکو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور آپنے باذان کے رسول کو اپنے پاس ٹہیرایا اور پہر اوس سے آپنے یہ فرمایا کہ میرے رب نے کسریٰ کو ہلاک کر دیا آج کے دن کے بعد کسریٰ نہین ہے اور قیصر بہی قتل کیا گیا اور آجکے دن کے بعد قیصر بہی نہین ہے آپکا یہ قول جس ساعت اور جس دن اور جس مہینہ مین آپنے فرمایا تہا اوسنے لکھہ لیا پہر وہ رسول باذان کی طرف پلٹ کے آیا اوس نے یکایک یہ پایا کہ کسریٰ مر گیا تہا اور قیصر بہی مر گیا تہا۔

دیلمی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ عظیم فارس کے دونون اون قاصدون سے جبکہ کسریٰ نے اون کو آپکے پاس بہیجا تہا فرمایا کہ میرے رب نے تمہارے رب کو آجکی رات قتل کر دیا کسریٰ کو کسریٰ کے بیٹے نے قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ نے اوس کے بیٹے کو اوسپر مسلط کر دیا تم دونون اپنے صاحب سے کہدو کہ اگر تو مسلمان ہو جاویگا تو جو ملک تیرے ہاتہہ کے نیچے ہے مین تجہکو بخشدونگا اور اگر تو اسلام قبول نکریگا تو اللہ تعالیٰ تجہپر اہانت کریگا۔

باب اوس شے کے بیان مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث غسانی کو جسوقت نامہ لکہا ہی ظہور مین آئی ہو

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اونہون نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شجاع بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر غسانی کے پاس بھیجا اور اون کے ساتھ ایک نامہ لکھا شجاع سے کہا مین حارث کے پاس ایسے حال مین پہونچا کہ وہ غوطہ دمشق مین تہا مین اوس کے حاجب کے پاس آیا اور بیٹھے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہون اوس نے کہا تم اوس تک نہ پہونچ سکو گے یہان تک کہ وہ فلان فلان دن سے نکلیگا حارث کا حاجب ایک رومی مرد تہا اوسکا نام مری تہا وہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پوچھنے لگا مین اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور جس شے کی طرف آپ بلاتے تھے بیان کیا کرتا تہا اوسکو رقت ہوتی تہی یہانتک کہ اوسپر رونا غالب ہوجاتا تہا وہ یہ کہتا تہا کہ مینے انجیل پڑہی ہے مین اس نبی کی صفت بعینہ پاتا ہون مین آپ پر ایمان لاتا ہون اور آپ کی تصدیق کرتا ہون اور حارث سے مین یہ خوف کرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرواے گا حارث مکان سے نکلا اور بیٹھا اور اوس نے تاج اپنے سر پر رکھا مینے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ دیدیا اوس نے اوسکو پڑہا اور پھینک دیا اور کہا کہ میرا ملک مجھسے کون شخص چہین سکتا ہے مین آپکی طرف خود جاتا ہون اور اگر آپ یمن مین بہی ہوتے تو مین آپکے پاس جاتا اوس نے حکم دیا کہ میرے پاس آدمیون کو لاؤ وہ یہ قصد ہی کرتا رہا۔ یہان تک کہ وہ کہڑا ہوگیا اور گھوڑون کی نعلبندی کیواسطے حکم دے دیا مجھسے کہا تمنے جو کچھ دیکھا ہے اپنے صاحب کو اوس سے خبر کردو اور قیصر کے پاس آپ کی خبر لکھی قیصر نے حارث کو لکھا کہ تو آپ کی طرف نجا اور آپ کے خیال سے ہٹ جا جبکہ حارث کے پاس قیصر کا نامہ آیا اوس نے مجھے بلایا اور مجھسے پوچھا تم کب جاؤ گے مینے کہا کل کے روز جاؤنگا حارث نے ایکسو مثقال طلائی کیواسطے میرے لئے حکم دیا اور کہا کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدیجیو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مینے حارث کے اور قیصر کے خط وکتابت وغیرہ امور سے آپ کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اوسکا ملک ہلاک ہوگیا حارث سال فتح مکہ مین مرگیا۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مقوقس کو نامہ لکھا اوسوقت وہ شئی واقع ہوئی

بیہقی نے حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مقوقس ملک اسکندریہ کے پاس بہیجا حاطب نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ لیکر اوس کے پاس گیا اوس نے اپنے مکان مین مجھکو اوتارا اور مین اوسکی پاس ٹہیر گیا پہر اوس نے میرے پاس کسیکو بہیجا اور اوس نے اپنے بطریقون کو جمع کیا اور مجھسے کہا کہ مین تمسے ایک کلام کے ساتھہ کلام کرون گا اور مین اس امر کو دوست رکہتا ہون کہ تم مجھسے اوس کلام کو سمجھ لو حاطب نے کہا مینے مقوقس سے کہا کہو اوس نے کہا تم اپنی صاحب کی مجھے خبر دو کیا وہ نبی نہین ہے مینے کہا بیشک وہ اللہ تعالی کا رسول ہے اوس نے کہا کہ اوس شخص کو کیا ہو گیا ہے وہ نبی تہا اوسکی قوم نے اوسکو اوس کے شہر سے غیر شہر کی طرف نکالدیا اوس نے اونپر بد دعا نہین کی حاطب نے کہا مینے کہا کہ عیسی بن مریم جو ہین کیا تم شہادت نہین دیتے ہو کہ وہ اللہ تعالی کے رسول ہین اون کو اوسوقت کیا ہو گیا تہا کہ اون کی قوم نے اونکو پکڑا اور یہ ارادہ کیا کہ اونکو سولی پر چڑہا دین اوس وقت عیسی علیہ السلام کو چاہئے تہا کہ اونپر یون بد دعا کرتے کہ اون لوگون کو اللہ تعالی عز وجل ہلاک کردے اونہون نے بد دعا نہین کی یہان تک کہ اللہ تعالی نے اونکو اپنی طرف دنیا کے آسمان پر اوٹہا لیا مقوقس نے کہا تم وہ حکیم ہو کہ ایک حکیم کے پاس سے آئے ہو۔

واقدی اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت مغیرہ بنی مالک کے ساتھہ مقوقس کی طرف گئے مقوقس نے ان لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ اپنے طایفہ سے نکلکر میرے پاس ایسے حال مین کیونکر پہونچے کہ محمد صلعم اور آپ کے اصحاب میرے اور تمہارے درمیان حائل تہے ان لوگون نے کہا کہ ہم دریا سے مل گئے اور

تیرے پاس اس آنے مین ہمنے محمد صلعم سے خوف کیا ہے اوس نے پوچھا جس شے کی طرف
محمد صلعم نے تمکو بلایا تہا تمنے اوسمین کیا تدبیر کی اونہون نے کہا ہم لوگون مین سے ایک مرد نے
بہی اونکا اتباع نہین کیا مقوقس نے پوچھا کسواسطے اتباع نہین کیا اونہون نے کہا کہ محمد صلعم ایک
ایسے نئے دین کو لائے ہین کہ نہ ہمارے باپ دادا اوس دین پر چلتے تھے اور نہ بادشاہ اوس دین پر
ہے اور ہم لوگ اوسی دین پر ہین جس دین پر ہمارے باپ دادا تھے مقوقس نے پوچھا محمد صلعم کی
قوم نے کیونکر معاملہ کیا اونہون نے کہا آپکی قوم کے کم سن آدمیون نے آپکا اتباع کیا ہے اور
آپکی قوم کے لوگون مین سے اور آپکی قوم کے سوا جو لوگ عرب مین سے ہین جنہون نے آپسے
خلاف کیا اکثر مقامات مین اونہون نے آپسے جنگ کی ہے کبہی اون کو ہزیمت سے ضرر
ہوتا ہے اور کبہی اونکو دوسرون کی ہزیمت سے نفع مقوقس نے کہا کیا مجھکو خبر ندوگے کہ محمد صلعم
کس چیز کی طرف بلاتے ہین ان لوگون نے کہا اس طرف بلاتے ہین کہ ہم اللہ تعالی کی تنہا
عبادت کرین جسکا کوئی شریک نہین ہے اور ہمارے باپ دادا جس شے کی عبادت کرتے
تھے ہم اوسکو چھوڑ دین اور محمد صلعم نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کے واسطے کہتے ہین
مقوقس نے پوچھا کیا نماز اور زکوۃ کا کوئی ایسا وقت ہے کہ پہچانا جاتا ہے اور ان دونون
کی کچھہ تعداد ہے کہ یہ ہر ایک اوس عدد کی طرف منتہی ہوتا ہے ان لوگون نے کہا وہ لوگ
رات اور دن مین پانچ نمازین پڑہتے ہین وہ کل نمازین اپنے اوقات اور شمار سے ہین
اور جو مال کہ بیس مثقال کو پہونچتا ہے اوس سے زکوۃ ادا کرتے ہین اور پانچ اونٹون مین
ایک بکری زکوۃ کی ہوتی ہے پہر اونہون نے کل اموال کے صدقہ کی خبر دی مقوقس نے
پوچھا کیا تم لوگون نے دیکھا ہے کہ جسوقت وہ صدقہ محمد صلعم نے لیا اوسکو کہان رکھا کہا
وہ صدقہ قوم کے فقیرون پر تقسیم کر دیتے ہین اور صلہ رحمی اور عہد کی وفا اور تحریم زنا اور ربا
اور خمر کیواسطے امر کرتے ہین اور جس ذبیحہ پر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جاوے اور غیر کے نام
سے ذبح کیا جاوے اوسکو نہین کہاتے مقوقس نے یہ باتین سنکر کہا کہ آپ کافۃ الناس کے

واسطے نبی مرسل ہین اور اگر قبط اور روم کو یہ دین پہونچے گا تو وہ لوگ آپکی پیروی کرینگے ان
لوگون کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ان امور کیواسطے امر کیا ہے اور یہہ امر جسکی تم صفت
آپسے کرتے ہو اس کے ساتھ انبیاعلیہم السلام پہلے مبعوث کیے گئے ہین اور آپ
کا نیک انجام ہوگا یہان تک کہ آپسے کوئی شخص منازعت نکرے گا اور آپکا دین جہانتک
اونٹ اور گہوڑے جا سکتے ہین اور جہان بحر کی انتہی ہوتی ہے وہانتک ظاہر ہوگا ان لوگون
نے کہا ہمنے مقوقس سے کہا اگر کل آدمی آپکے ساتھہ داخل ہوجاوینگے ہم داخل نہونگے مقوقس
نے اونکی گفتگو سنکر اپنا سر ہلایا۔ اور کہا تم لوگ کہیل اور بازی مین مصروف ہو پہر مقوقس نے
پوچھا محمد صلعم کا نسب اونکی قوم مین کیونکر ہے ہمنے کہا از روے نسب کے وہ اپنی قوم مین اوسط ہین
مقوقس نے کہا ایسیہی انبیا اپنی قوم کے نسب مین مبعوث ہوتے ہین مقوقس نے پوچھا
آپکی بات کی سچائی کیونکر ہے ہمنے آپکے صدق کے سبب سے کہا آپکا نام نہین لیاجاتا ہے مگر
امین مقوقس نے کہا تم اپنے امور کی طرف دیکھو کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے اور اوس
نبی کے درمیان جوامر ہے اوسین وہ سچ کہتے ہین اور اللہ تعالی پر جہوٹ کہین گے مقوقس
نے پوچھا کن لوگون نے آپکا اتباع کیا ہے اُنہون نے کہا نوعمر لوگون نے مقوقس نے کہا
کہ آپسے پہلے جو انبیا تھے اونکے تابعین نوعمر لوگ ہی تھے مقوقس نے پوچھا یہود یثرب جو
اہل تورات ہین اونہون نے کیا کیا انہون نے کہا یہود نے آپسے مخالفت کی آپ اونسے
لڑے اور اونکو قتل کیا اور اون کو بیوہ بنایا یہود ہر طرف متفرق ہوکے چلے گئے مقوقس نے
کہا یہود وہ قوم ہے جس نے آپسے حسد کیا ہے لیکن وہ آپکے امر کو اسطور پر پہچانتے ہین جیسے
ہم لوگ پہچانتے ہین مغیرہ نے کہا ہم مقوقس کے پاس سے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور ہمنے
مقوقس سے ایسا کلام سنا جس سے ہم محمد صلعم کے مطیع ہوگئے اور ہمنے خضوع کیا اور ہمنے کہا
کہ ملوک عجم جو بعید الارحام ہین آپ کی تصدیق کرتے ہین اور آپسے ڈرتے ہین اور ہم لوگ
آپکے اقربا اور آپکے ہمسایہ ہین آپکے ساتھہ ہم داخل نہین ہوتے اور ہمارے گہرون پر آپ

دعوت اسلام پہنچنے کیلئے آئے مغیرہ نے کہا مین اسکندریہ مین ٹھیر گیا مین کسی کنیسہ کو نہین چھوڑتا
مگر اوسمین داخل ہوتا تہا اور کنیسہ کے اسقف جو قبطی اور روم سے تھے اور محمد صلعم کی صفت
اپنے پاس پاتے تھے مین اون سے آپکی صفت پوچھتا تہا ایک اسقف تھا قوم قبط سے تہا جنے
اجتہاد مین اشد اوس سے کسی کو نہین دیکہا تھا اوس سے کہا مجھکو خبر دیجئے کہ انبیا مین سے کوئی
نبی باقی رہا ہے اوس نے کہا بیشک وہ آخر انبیا ہے اور اوسکے اور عیسی علیہ السلام کے درمیان
کوئی نبی نہین ہے عیسی علیہ السلام نے اوس نبی کے اتباع کے واسطے امر کیا ہے وہ نبی امی اور عربی
ہے اوسکا نام احمد ہے وہ نہ طویل القامت ہے اور نہ قصیر القامت اوسکی دونون آنکہون
مین سرخی ہے اور نہ وہ زیادہ گورا ہے اور نہ گندم گون ہے اپنے سر کے بال چہوڑے گا اور
جو لباس کہ موٹا ہوگا وہ اوسکو پہنے گا اور جو کہانا پاویگا اوسپر وہ قناعت کریگا اوسکی تلوار اوسکے
کاندہے پر رہے گی اور جو لوگ اوس سے جنگ کرینگے اون سے وہ پرواہ نکریگا اور اپنی
ذات سے قتال کی مباشرت کریگا اور اوس کے ساتہہ اوس کے ایسے اصحاب ہونگے
جو اپنے نفوس اوسپر فدا کرینگے اور اپنے باپ دادا اور اولاد سے اوسکے ساتہہ محبت مین
اشد ہونگے وہ نبی ایک حرم سے آویگا اور دوسری حرم کی طرف ایسی سرزمین مین ہجرت
کرے گا جو شورہ زار اور نخل کی ہوگی اور دین ابراہیم اوس کا دین ہوگا مغیرہ نے کہا مینے
اوس سے کہا اوس نبی کی صفت مجہسے زیادہ بیان کرو اوس نے کہا وہ اپنے وسط جسم پر
تہمد باندہیگا اور اپنے ہاتہہ پاؤن دہوئیگا اور اوس شے کے ساتہہ مخصوص ہوگا جس کے
ساتہہ انبیا اوس سے پہلے مخصوص نہ تہے ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تہا
اور وہ نبی کل مخلوق کی طرف مبعوث کیا جاویگا اور کل روے زمین اوس کے واسطے مسجد
اور طاہر کی گئی ہے جہان کہین اوسکو نماز پاوے گی یعنی نماز کا وقت آویگا وہ تیمم کرلیگا
اور نماز پڑہ لیگا اور اوس نبی سے پہلے جو لوگ تھے اونپر یہ سختی کی گئی تہی کہ وہ نماز نہین
پڑہتے تہے مگر کنیسون اور صومعون مین مغیرہ نے کہا کہ اسقف اور دوسرے نصاری نے

جو یہ باتین حسبت کبھی نہین سنے کل کو محفوظ رکھا اور مرن پلٹ کے آیا اور مسلمان ہوگیا۔
ابن سعد نے واقدی کے طریق سے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا
ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس شیخ قبط کو خط لکھا مقوقس نے آپ کو یہ لکھا کہ
مجھکو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ ایک نبی باقی رہا ہے مین یہ گمان کرتا تھا کہ وہ نبی ملک شام
مین خروج کریگا ہے آپکے قاصد کا اکرام کیا اور آپکی طرف سے ہدیہ بھیجا ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمیر کو جسوقت نامہ لکھا تھا واقع ہوئی تھی

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث
اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کو جو حمیر سے تھے نامہ لکھا اور عیاش بن ربیعہ المخزومی کے
ساتھ اوس نامہ کو بھیجا اور اون سے فرمایا کہ جسوقت تم حمیر کی سرزمین مین پہنچو تو رات مین ہرگز
ہرگز داخل نہ ہوجیو یہان تک کہ تم صبحکو اوٹھو پھر صبحکو طہارت کیجو اچھے طور سے طہارت کیجو
اور دو رکعت نماز پڑھیو اور اللہ تعالی سے حاجت روائی اور قبول چاہیو اور اللہ تعالے سے
پناہ مانگیو اور میرا نامہ اپنے دہنے ہاتھ مین لیجیو اور ان لوگون کے دہنے ہاتھ مین وہ نامہ
دیجیو وہ لوگ اوسکو قبول کرنے والے ہین اور اونکے سامنے لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب
والمشرکین والمنفکین پڑھیو جب تم اس سے فارغ ہوجاو تو آمنت بمحمد وانا اول المومنین کہیو
تمہارے سامنے کوئی حجت نہ آویگی مگر باطل ہوجاویگی اور نہ کوئی کتاب ایسی آئیگی جو آلایش
سخن سے اوسمین زینت ہو مگر اوس کا نور چلا جائیگا اور وہ لوگ تمہارے سامنے کچھ پڑھنے
والے ہین جسوقت وہ غیر زبان عربی مین تمسے کلام کرین تو تم یہ کہیو کہ تم ترجمہ کرو اور حسبی اللہ
امنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل بینکم اللہ تعالی کے قول والیہ المصیر تک
پڑھیو جسوقت وہ لوگ مسلمان ہوجاوین تو اون سے اون کی اون تین شاخون کو پوچھیو کہ جسوقت

وہ حاضر کی جاتی ہین تو وہ لوگ اونکو سجدہ کرتے ہین اور وہ شاخین جہاد کے درخت کی ہین ایک شاخ سفیدی اور زردی سے ملمع کی ہوئی ہے اور ایک شاخ ایسی ہے جسمین گرہے ہین گویا وہ شاخ خیزران ہے اور ایک شاخ نہایت سیاہ ہے گویا وہ آبنوس کی شاخ ہے پہر تم اون شاخون کو نکالیو اور اون کے بازار مین اونکو جلا دیجیو عیاش نے کہا مین اسلئے گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا ہے مین اوسکو کرون یہانتک کہ مین اہل حمیر کے پاس پہونچا تب اون لوگون سے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھہ ارشاد فرمایا تہا مینے وہ کیا اون لوگون نے میرا کہنا قبول کرلیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسے ہی ہوا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلندی کو جس وقت نامہ لکہا تہا واقع ہوئی ہے

وثیمہ نے کتاب (الردۃ) مین ابن اسحاق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو جلندی کے پاس جو عمان کا بادشاہ تہا بہیجا آپ اسکو اسلام کی طرف بلاتے تہے اوس نے کہا کہ اس نبی امی کی طرف مجھکو اس امر نے راہبری کی ہے کہ وہ کسی خیر کیواسطے امر نہین کرتا ہے مگر پہلے وہ اوسکو اختیار کرتا ہے اور وہ کسی شے سے نہی نہین کرتا ہے مگر پہلے وہ اوسکا تارک ہوتا ہے اور وہ غالب ہوتا ہے اپنے غلبہ سے نہین اتراتا اور تکبر نہین کرتا اور جب لوگ غلبہ کرتے ہین مگر اوس کے اصحاب اوسکو نہین چہوڑتے اور وہ عہد کی وفا کرتا ہے اور وعدہ پورا کرتا ہے مین یہ گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بنی حارثہ کو نامہ لکہا واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے اون شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی حارثہ بن عمرو ابن قرط کو لکھا آپ اوسکو اسلام کی طرف بلاتے تھے اونھون نے آپکے صحیفہ کو لیا اور اوسکو دھو ڈالا اور اوس سے اپنے ڈول مین پیوند لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون لوگون کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالے نے اون لوگون کی عقلون کو سلب کر دیا ہے اور فرمایا کہ وہ لوگ ڈرپوک اور اہل عجلت ہین اور اون کا کلام مختلط ہے یعنی اونکی باتین سمجھنے کے لایق نہین ہین اور وہ بے وقوف لوگ ہین۔ واقدی نے کہا مینے اون کے بعض آدمیون کو دیکھا کہ وہ کلام کرنے کی قدرت نہین رکھتا تھا اور خوبی سے کلام ظاہر نہین کر سکتا تھا

باب

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک مرد کو مشرکین کے سردارون مین سے ایک بڑے سردار کے پاس بھیجا آپ اللہ تعالی کی طرف اوسکو بلاتے تھے اوس مشرک نے پوچھا یہ الہ جسکی طرف آپ مجھے بلاتے ہین وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا پیتل کا ہے آپکا رسول اوسکی گفتگو سنکر پلٹ آیا اللہ تعالے نے آسمان سے ایک بجلی بھیجی اوس نے اوس مشرک کو جلا دیا ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد راستہ مین تھا اوسکو اسکا علم نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تیرے صاحب کو ہلاک کر دیا اور اللہ تعالی نے ویرسل الصواعق آخر آیت تک نازل فرمایا۔

یہ اون معجزون کا ذکر ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد آئے تھے اوسوقت واقع ہوئے تھے

یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو بنی ثقیف کے قاصد کے

آنے کے وقت واقع ہوئی ہے

بیہقی اور ابونعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ کے طریق سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ عروہ بن مسعود الثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
مسلمان ہوگئے پھر آپسے اذن چاہا کہ اپنی قوم کی طرف پلٹ کے چلے جاوین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مجھکو یہ خوف ہے کہ تمھاری قوم کے لوگ تم کو قتل کر ڈالینگے
اور اس حدیث مین عروہ کا یہ لفظ ہے کہ وہ لوگ تمسے جنگ کرینگے عروہ بن مسعود نے
کہا کہ اگر وہ مجھکو سوتا پاوینگے تو بیدار نہین کرینگے یعنی میری ہیبت اون کے دلون مین
اتنی ہے کہ مجھکو خواب سے بیدار نہین کر سکتے عروہ اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے اور
اونکو اسلام کی طرف بلایا اون لوگون نے اونکی نافرمانی کی اور اون کو ایذا دہ باتین سنائین جبکہ
عروہ سحر کے وقت اوٹھے اور فجر طلوع ہوئی عروہ اپنے غرفہ پر کھڑے ہوگئے اور صلوۃ کے
واسطے اذان دی اور کلمہ شہادت پڑہا ایک مرد نے جو ثقیف سے تہا اون کے تیر مارا اور اونکو
قتل کر ڈالا جسوقت عروہ کے قتل کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا کہ عروہ
کی مثل صاحب یٰسین کی مثل ہے جو اونہون نے قوم کو اللہ تعالی کی طرف بلایا قوم نے
اونکو قتل کر ڈالا عروہ کے قتل کے بعد بنی ثقیف مین سے اونیس آدمی سفارت پر آئے
جنمین کنانہ بن عبدیالیل اور عثمان بن ابی العاص تھے وہ مسلمان ہوگئے حاکم نے اس حدیث
کی روایت عروہ کے طریق سے کی ہے اور ابن سعد نے اسکی مثل واقدی کے طریق سے عبداللہ
بن یحیی سے عبداللہ نے اکثر اہل علم سے روایت کی ہے اس حدیث مین یہ ہے کہ وہ لوگ
تمسے اوسوقت قتال کرینگے اور اس روایت مین یہ ہے کہ جسوقت عروہ کے تیر لگا اونہون
نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ مجھکو آپنے خبر دی تہی کہ تم لوگ مجھکو قتل کر ڈالوگے۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے

پلٹے عروہ بن مسعود نے غیلان ابن مسلمہ سے کہا کیا تو اس امر کی طرف نہیں دیکھتا ہے کہ اس امر کا امر اللہ تعالیٰ نے قریب کر دیا ہو اور کل آدمیوں نے آپکا اتباع کرلیا ہے اب آدمیوں کی یہ حالت ہے کہ کوئی تو راغب ہے اور کوئی خائف ہے اور ہم لوگ آدمیوں کے نزدیک عرب میں زیادہ دانشمند اور سخت ترین مخلوق ہیں اور جس شئے کی طرف محمد صلعم ہمکو بلاتے ہیں مثل ہمارے اوس سے جاہل نہیں ہوسکتا اور آپ نبی ہیں اور میں تجھسے ایک ایسے امر کو ذکر کرنے والا ہوں کہ مینے دوسرے کسی سے ہرگز نہیں کیا ہے میں تجارت کی حالت میں نجران میں قبل اسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ظہور کریں گیا تھا اور نجران کا اسقف میرا سچا دوست تھا اوس نے مجھسے کہا اے ابو یعفور تمہارے نبی کا وقت آگیا ہے تمہاری حرم میں ظہور کرے گا اور وہ نبی آخر الانبیا ہے اور وہ اپنی قوم کو ضرور قوم عاد کی مثل قتل کرے گا جس وقت وہ نبی ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاوے تو تم اوس نبی کا اتباع کیجیو مینے اسقف کی ان باتوں میں سے ایک حرف کو کسی ثقفی یا غیر ثقیف سے اس گھڑی تک ذکر نہیں کیا اور میں آپکا اتباع کرنے والا ہوں عروہ مدینہ منورہ میں آئے اور مسلمان ہوگئے۔

بیہقی نے وہب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے جابر سے پوچھا کہ جسوقت ثقیف نے بیعت کی اون کی کیا شان تھی جابر نے کہا ثقیف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط کی کہ نہ وہ صدقہ دینگے اور نہ جہاد کرینگے جابر نے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ثقیف صدقہ دینگے اور جہاد کرینگے جسوقت وہ اسلام قبول کرلیں گے۔

مسلم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عرض کی یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حایل ہوگیا ہے آپنے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اوسکا نام خنزب ہے جسوقت تمکو شیطان محسوس ہو تو تم اعوذ باللہ پڑھیو اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دیجیو عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھسے دفع کردیا۔

ابونعیم نے عثمان ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طایف کی طرف بھیجا میری نماز مین کوئی شے مجھکو ظاہر ہوئی میری یہ حالت ہوگئی کہ مین یہ نہین جانتا تھا کہ مین کیا پڑھتا ہون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو مینے خبر کی آپنے فرمایا کہ وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ مین آپ کے نزدیک ہوگیا آپنے فرمایا اپنا منہ کھولو اور آپنے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا اے عدو اللہ نکل جا ایسا تین بار کیا پھر آپنے فرمایا کہ جو عمل تمہارا ہے تم ادا کرو اس کے بعد شیطان مجھپر ظاہر نہین ہوا۔

بیہقی اور ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے اپنے حافظہ کی برائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ مجھکو قرآن شریف حفظ نہین ہوتا ہے آپنے فرمایا وہ شیطان ہے اوسکا نام خنزب ہے اے عثمان میرے نزدیک آؤ مین آپکے قریب گیا پھر آپنے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا مینے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دونون شانون کے درمیان پائی اور آپنے فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا اس کے بعد مینے کوئی شے نہین سنی مگر اوسکو مینے حفظ کر لیا۔

بیہقی اور طبرانی نے دوسری وجہ سے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عرض کی یارسول اللہ قرآن شریف مجھسے فوت ہوجاتا ہے آپنے سنکر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا جس چیز کے حفظ کا مین ارادہ کرتا اس کے بعد مین اوسکو نہین بھولتا تھا۔

بیہقی نے اور ابونعیم نے (معرفت) مین عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ میرے ایسا درد تھا قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کر ڈالے آپنے فرمایا بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد سات بار پڑھو اور اپنے دہنے ہاتھ کو ساتھ بار درد کی جا پر پھیرو مینے ارشاد کے موافق کیا جو تکلیف تھی

کی مجھکو تھی اللہ تعالے نے اوسکو دفع کردیا مین ہمیشہ اپنے اہل اور غیر لوگون کو اس دغا کے واسطے امر کرتا ہون -

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی حنیفہ کی قاصدونکے آنے کے وقت واقع ہوئی ہین

شیخین نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسیلمۃ الکذاب اپنی قوم کے کثیر آدمیون مین مدینہ منورہ کو آیا اور یہ کہنے لگا کہ اگر محمد صلعم امر نبوت کو اپنے بعد میرے واسطے ٹھیرا دینگے تو مین آپکا اتباع کرون گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین اوسوقت ایک ٹکرا کہجور کی شاخ کا تہا یہانتک آپ تشریف لا کر مسیلمہ کے پاس کہڑے ہوگئے اور آپنے فرمایا کہ اگر تو مجھسے لکڑی کے اس ٹکڑے کا سوال کریگا تو مین یہ ٹکڑا بہی تجھکو نہ دون گا اور تجھہ مین اللہ تعالی کا امر ہرگز تجاوز نکریگا اور اگر تو پشت پہیر کے جاویگا تو اللہ تعالی تیری کونچین ضرور کاٹے گا جو کچھہ مینے دیکہا ہے جس حالت مین مجھے دکہایا گیا ہے مین تجھکو وہی مرد گمان کرتا ہون اور یہ ثابت بن قیس ہین میری طرف سے تجھکو جواب دین گے پہر آپ پلٹ کے تشریف لے گئے ابن عباس نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پوچہا (جو کچھہ مینے دیکہا ہے جس حالت مین مجھکو دکہایا گیا ہے مین تجھکو وہی مرد گمان کرتا ہون) اس کا کیا معنی ہے ابو ہریرہؓ نے مجھکو یہ خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ مین سو رہا تہا مجھکو خواب مین دکہلایا گیا کہ میرے ہاتھہ مین سونے کے دو کنگن ہین اون کنگنون کی شان نے مجھکو غمگین کیا خواب مین مجھکو یہ وحی بہیجی گئی کہ ان کنگنون پر پہونک مارو مینے اونپر پہونک ماری وہ دونون اوڑ گئے مینے ان دونون کی یہ تاویل کی ہے کہ میرے بعد دو کذاب ظہور کرینگے

سون دونون مین ایک عنسی صاحب صنعا ہے اور دوسرا مسیلمہ صاحب الیمامہ ہے

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ مین سورہا تہا لیا یک میرے پاس روے زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتہون مین دو کنگن طلائی پہنائے گئے وہ کنگن مجہپر بڑے شاق ہوئے اور مجہکو اونہون نے غمگین کیا مجہکو یہ وحی کی گئی کہ مین انپر پہونک مارون مینے دونون پر پہونک ماری مینے اس خواب کی یہ تاویل کی ہے کہ دو کذاب ہونگے جنکے درمیان مین ہون ایک صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔

ابن عدی نے محمد بن جعفر کے طریق سے روایت کی ہے کہا کہ مینے اپنے باپ سے سنا ہے میرے باپ میرے دادا سنان بن علق الیمانی سے ذکر کرتے تہے کہ جو سفیر بنی حنیفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مین انمین اول تہا مینے آپ کو ایسے حال مین پایا کہ آپ اپنا سر مبارک دہورہے تہے آپنے فرمایا اے یمامہ کے بہائی بیٹہ جاؤ اور اپنا سر دہو ڈالو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک دہونے کے باقی پانی وغیرہ سے مینے اپنا سر دہویا پہر مین مسلمان ہوگیا پہر آپنے میرے واسطے ایک نامہ لکہا مینے عرض کی یا رسول اللہ اپنی قمیص شریف کا ایک ٹکڑا مجہکو عطا فرمائیے تاکہ اوسکے ساتہہ مین انس پکڑون آپنے مجہکو قمیص مبارک کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا محمد بن جابر نے کہا کہ میرے باپ نے مجہسے حدیث کی ہے کہ وہ ٹکڑا اون کے پاس رہتا تہا اور مریض کے واسطے وہ دہوکے دیتے تہے اوس سے وہ شفا پاتا تہا۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے کہ عبدالقیس کے سفیر جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تہے واقع ہوئی ہین

ابویعلی اور بیہقی نے مزیدۃ العصری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم اپنے اصحاب سے باتین کر رہے تھے یکایک اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تمہارے پاس اس جگہہ سے ایک گروہ آیگا وہ لوگ خیر اہل مشرق ہین یہ بات سنکر حضرت عمرؓ کھڑے ہوگئے اور اونکی طرف چلدئے اور تیرہ شتر سوار اونکو ملے اون سے پوچھا تم کس قوم کے لوگ ہو اونہون نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم بنی عبد القیس ہین سے ہین -

ابن سعد نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کی صبحکو افق کی طرف نظر فرمائی جس رات کی صبحکو عبد القیس کے سفیر آئے آپنے فرمایا کہ شتر سوارون کی ایک جماعت مشرق کی طرف سے آرہی ہے وہ لوگ اسلام لانے پر کراہت نکرینگے اون لوگون کا یہ حال ہے کہ اونہون نے اپنی سواری کے اونٹون کو راستہ کی مشقت سے دبلا اور اپنے زاد راہ کو فنا کردیا ہے اونکے صاحب ہین ایک علامت ہے آپنے اونکے واسطے یہ دعا کی اللھم اغفر لعبد القیس اتونی لا یسالونی مالا ہم خیر اہل المشرق اے میرے اللہ تعالےٰ تو عبد القیس کی مغفرت کر وہ میرے پاس آوینگے مال مجھسے طلب نکرینگے وہ لوگ خیر اہل مشرق ہین بیس مرد آئے اون کے سردار عبد اللہ بن عوف الاشج تھے اوس وقت رسول اللہ صلعم مسجد مین تشریف فرما تھے اونہون نے آپکو سلام کیا آپنے اونکو سلام کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم لوگون مین عبد اللہ بن عوف الاشج کون صاحب ہین عبد اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین ہون اور عبد اللہ حقیر بدصورت امرد تھے اونکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ نے کہا مردونکے چمڑے مین پانی نہین بھرتے ہین مرد سے حاجت نہین ہوتی ہے مگر اوسکی چھوٹی چھوٹی دو چیزون سے ایک چیز زبان ہے اور دوسری چیز قلب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین دو خصلتین ہین جن کو اللہ دوست رکھتا ہے عبد اللہ نے آپسے پوچھا وہ دونون خصلتین کیا ہین آپ نے فرمایا ایک حلم ہے دوسرا وقار عبد اللہ نے پوچھا کیا کوئی ایسی شے ہے جو نئی پیدا

ہوگئی ہے یا جبلی خصلتین ہین آپنے فرمایا کوئی شے نئی پیدا نہین ہوئی ہے بلکہ تم اس صفت پر پیدا کئے گئے ہو (یعنی تمہاری خلقت ہی مین یہ اوصاف ہین)۔

حاکم نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ عبد القیس کے سفیر جو اہل ہجر سے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوس درمیان کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تہے آپ یکایک اون کی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے آپنے فرمایا تمہارے خرمے ہین تم اونکا ایسا نام لیتے ہو اور خرمے ہین اون کا نام تم ایسا لیتے ہو یہان تک کہ اون کے خرمون کے کل اقسام کو آپنے گن دیا اوس قوم کے ایک مرد نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ اگر آپ مقام ہجر کے درمیان پیدا ہوتے اس گہڑی جو علم آپ کو ہے اس سے زیادہ آپکو علم نہ ہوتا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین آپنے فرمایا کہ تمہارے زمین جس وقت سے تم میرے پاس بیٹھے ہو میرے واسطے بلند کی گئی ہے مینے اوسکی قریب سے بعید تک کو دیکھ لیا ہے تمہارے خرمون مین اچہا خرما قسم برنی ہے جو بیماری کو دفع کرتا ہے اور اوسمین کوئی بیماری نہین ہے۔

احمد اور طبرانی نے وازع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اشج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شتر سوارون کے ایک گروہ مین آیا اور ہمارے ساتھ ایک مرد تہا جسپر جن تہا مینے عرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ میرا ماموں ہے اوسپر جن ہے آپ اوس کے واسطے اللہ تعالی سے دعا کیجئے آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آؤ مین اوسکو آپکے پاس لایا آپنے اپنی چادر مبارک کا ایک حصہ پکڑا اور اسکو اوٹہایا یہانتک کہ مینے آپکی بغلون کی سفیدی کو دیکھا پہر اوسکی پیٹھ پر آپنے مارا اور فرمایا اے عدو اللہ نکل جا وہ سامنے آکر صحیح نظر سے دیکھنے لگا اوسکی وہ نظر اول کی نظر نہ تہی پہر آپنے اوسکو اپنے سامنے بٹہلایا اور اوس کے لئے دعا کی اور اوسکے چہرہ پر آپنے اپنا دست مبارک پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد سفیرون مین کوئی ایسا شخص نہ تہا جسکو اوسپر فضیلت دی جاتی یعنی اوسکے کل صفات صوری و معنوی سب سفیرون سے اچہے اور افضل ہوگئے تہے۔

احمد نے شہاب بن عباد سے یہ روایت کی ہے اونہون نے عبد القیس کے بعض سفیرون سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اشج نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری سرزمین ثقیل ہے یعنی آب وہوا وہانکی ہمارے موافق نہین ہے اور ہم لوگ جسوقت یہ پینے کی چیزین نہین پیتے ہین تو ہمارے رنگون کو سیجان ہوتا ہے اور ہمارے پیٹ بڑہ جاتے ہین آپ ہمکو ان مشروبات کے استعمال کے واسطے اتنی مقدار سے اجازت دیجیے اور اشج نے اپنی دونون ہتیلیون کو کہولکر مقدار بتلائی آنحضرت صلعم نے فرمایا اے اشج اگر مین تمکو اس مقدار کی مثل مین رخصت پینے کی دونگا اور آپنے دونون ہاتہون سے اشارہ فرمایا کہ ایسے تم پیوگے اس مقدار کی مثل اوسکے بعد آپنے اپنے دونون ہاتہہ کہولدیے اور اون کو پہیلایا یعنی اتنی بڑی مقدار آپنے ہاتہون سے بتلائی کہ اشج کی مقدار ہر دو کف دست سے نہایت درجہ عظیم تہی اور فرمایا کہ یہانتک تمہارے لوگون مین سے کسی نے شراب پی گا وہ اپنے ابن عم کی طرف کہڑا ہو کر اوسکی پنڈلی پر تلوار مارے گا یعنی اوسکو زخمی کرڈالیگا - قوم کے لوگ جو آئے ہوئے تہے اوسوقت اونمین ایک مرد تہا جسکا نام حارث تہا شراب نوشی مین اوسکی پنڈلی پر تلوار کا زخم ہوپنچا تہا سبب اوس کا یہ ہوا تہا کہ حارث نے اون لوگون کی عورتون مین سے ایک عورت کے ساتھہ قصیدہ کی ایک بیت مین تشبیب کیا تہا عین شراب نوشی مین ایک مرد نے اوسکی پنڈلی پر تلوار ماردی حارث نے کہا جبکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی برائی سنی مین اپنا کپڑا لٹکانے لگا اور میری پنڈلی مین تلوار کی ضرب جو تہی اوسکو مین ڈہانپنے لگا اور ایسا حال تہا کہ اللہ تعالے نے اوس ضرب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحقیق ظاہر کردیا تہا۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی عامر کے سفیرون کے آنیکے وقت واقع ہوئی ہین

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی عامر کے سفیر آئے اونمین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور خالد بن جعفر تہا یہ لوگ قوم کے رئیس

اور شیاطین تھے عامر بن الطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ اوسکا
یہ ارادہ تہا کہ آپسے بے وفائی اور دہوکہ کرے عامر نے اربد سے کہا جسوقت ہم اس مرد کے پاس
آوینگے تو مین تیری طرف سے اوسکا منہ پہیر دونگا جب مین ایسا کرون گا تو تو اوسکے تلوار ماریجیو جبکہ
وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عامر نے کہا اے محمد مجھکو چہوڑ دیجے آپنے فرمایا
نہچھوڑونگا یہانتک کہ تو اللہ تعالے واحد پر ایمان لاوے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی خواہش سے انکار کردیا تو عامر نے کہا سن لیجئے واللہ اس شہر کو سرخ رنگ گہوڑون اور
مردون سے آپ پر بہردونگا یعنی آپ پر جائے تنگ کردونگا جبکہ عامر نے پیٹھ پہیری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل جبکہ یہ لوگ نکلکر گئے عامر نے اربد سے
کہا اے اربد تیرا ابتلا ہو جس شے کے واسطے مینے تجھکو امر کیا تہا وہ کہان ہے یعنی تو نے آپ پر
وار کیون نہین کیا اربد نے کہا واللہ جس چیز کے واسطے تو نے مجھکو امر کیا تہا اوس کا قصد مینے
نہین کیا مگر میرے اور اوس مرد کے درمیان تو داخل ہوگیا کیا تلوار سے مین تجھکو مارتا پہر وہ لوگ اپنے
شہرون کی طرف پلٹتے ہوئے چلے گئے جبکہ وہ لوگ بعض راستہ مین تھے اللہ تعالی نے عامر
پر اوسکی گردن مین طاعون کو بہیجدیا اللہ تعالی نے اوسکو ایک عورت کے مکان مین جو بنی سلول
سے تہی قتل کرڈالا پہر اوسکے اصحاب بنی عامر کی سرزمین مین آئے قوم نے پوچہا اے اربد کیا خبر لایا
ہے اوس نے کہا ہمکو ایسی شے کی عبادت کی طرف بلایا ہے کہ مین اس امر کو دوست رکھتا ہون
کہ وہ شے میرے نزدیک ہوتی اور مین اپنے یہ تیر یہانتک اوسکے مارتا کہ اوسکو مارڈالتا
اربد اس گفتگو کے ایک دن یا دو دن بعد اپنے مقام سے اپنا اونٹ بیچنے کے واسطے نکلا اللہ تعالے
نے اربد اور اربد کے اونٹ پر صاعقہ کو بہیجدیا اوس نے دونون کو جلادیا - اور ابو نعیم نے اس
حدیث کی روایت عروہ بن الزبیر سے اسکی مثل کی ہے -

بیہقی نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عامر بن الطفیل پر تیس صبح تک دعا فرماتے رہے آپکی دعا یہ تہی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل

بما شئت والبعث الیہ دائً الفتیلۃ اللہ تعالیٰ نے عامر پر طاعون کو بھیجدیا اوس نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

بیہقی نے سہل بن جمیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عامر بن الطفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اوس سے فرمایا اے عامر تو مسلمان ہوجا اوس نے کہا کہ اس شرط پر مین مسلمان ہوتا ہون کہ کل اہل بوادی میرے واسطے رہین اور اہل شہر آپکے لئے رہین یعنی بادیہ پر مین حکمران رہون اور شہر پر آپ حکمران رہین آپنے اس سے انکار فرمایا عامر پیٹھ پھیر کے گیا اور یہ کہتا جاتا تھا واللہ اے محمد آپ کے شہر کو اصیل گھوڑون اور نوجوان مردون سے بھردون گا اور ہر ایک کھجور کے درخت سے ایک گھوڑے کو ضرور باندہونگا آپنے یہ دعا کی اللھم اکفنی عامرا واھد قومہ وہ چلا گیا یہانتک کہ جسوقت وہ مدینہ کے درمیان بنی سلول کی ایک عورت کے مکان مین تھا اوس کے حلق مین ایک غدود نکل آیا اوسوقت اوس نے اپنے گھوڑے پر جست کی اور اپنا نیزہ لیا اور اوسکو جولان دیتا ہوا آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ غدود اونٹ کے غدود کی مثل ہے اور میری موت سلولیہ کے گھر مین ہے اوس کا یہی حال تھا یہانتک کہ وہ اپنے گھوڑے پر سے مرا ہوا گرا اور حاکم نے مسلمہ بن الاکوع کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اربد بن قیس اور عامر بن الطفیل دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عامر نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو کیا آپ امر نبوت کو اپنے بعد میرے واسطے ٹھیرائینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر نہ تیرے واسطے ہے اور نہ تیری قوم کے واسطے عامر نے کہا واللہ مدینہ کو گھوڑون اور مردون سے بھردون گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو اس فعل سے باز رکھیگا جبکہ دونون آپکے پاس سے نکل کے گئے عامر نے کہا اے اربد مین محمد صلعم کو گفتگو کے ساتھ تجھسے غافل رکھونگا تو آپ کو تلوار سے مار دیجو اربد نے کہا تو ایسا ہی کر دونون پلٹ کے آئے عامر نے کہا اے محمد آپ میرے ساتھ کھڑے ہوجائے مین آپسے گفتگو کرونگا نبی صلعم اوس کے ساتھ

کہڑے ہو گئے اربد نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی جبکہ اوس نے اپنا ہاتھ تلوار پر رکہا اوس کا ہاتھ
قبضہ پر خشک ہو گیا وہ عامر کے پاس بہین آیا اور تلوار مارنے سے تاخیر کی پہر دونون پلٹ کے
چلے گئے جبکہ دونون مقام رقم مین جو ایک چشمہ ہے پہونچے اللہ تعالی نے اربد پر بجلی کو بہیجدیا بجلی
نے اوسکو قتل کرڈالا اور عامر پر زخم کو بہیجدیا اوس نے اوسکو لے لیا عامر مرگیا اللہ تعالی نے اپنا قول
اللہ یعلم ما تحمل کل انثی اپنے قول شدید المحال تک نازل فرمایا ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ معقبات
اللہ تعالی کے امر سے ہین وہ ہر ایک شے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو عمرو بن العاص کے اسلام اور اونکے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اسلام سے مین کنارہ کش
تہا اور مجہکو اسلام سے عداوت تہی جنگ بدر مین مشرکین کے ساتہ مین حاضر ہوا مینے نجات پائی
پہر مین جنگ احد مین حاضر ہوا مینے نجات پائی پہر مین خندق مین حاضر ہوا اور مینے نجات پائی مینے
اپنے دل مین کہا کہ مجہکو کتنی ذلت اوٹہانی ہوگی واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش پر ضرور غالب ہوجاوینگے
جبکہ مین حدیبیہ مین حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کی حالت مین واپس پہرے اور
قریش مکہ کو پلٹ کے آئے مین اپنے دل مین یہ کہتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنے اصحاب کے
ساتہ آیندہ سال مین داخل ہوجاوینگے اوسوقت نہ مکہ ٹہیرنے کی جگہہ ہے اور نہ طائف خروج سے
اچہی کوئی شے نہین ہے اور مین ابتک اسلام سے دوری چاہتا ہون مین یہ بہتر دیکہتا ہون کہ اگر
کل قریش اسلام قبول کرلینگے مین مسلمان نہ ہونگا مین مکہ مین آیا اور مینے اپنی قوم سے آدمی جمع کئے
وہ لوگ میری رائے کو وقعت سے دیکہا کرتے تہے اور میری بات سنتے تہے اور جو امر دشوار حوادث
زمانی سے اونپر آتا اوسمین وہ مجہکو مقدم کرتے تہے مینے اون لوگون سے پوچہا مین تم لوگون مین کیونکر
ہون اونہون نے کہا ہم لوگون مین تم صاحب الرائے ہو مینے اون سے کہا تم لوگ جانتے ہو

واللہ مین دیکھتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ایک ایسا عظیم امر ہے جو کل امور پر منکر طور سے علو کرنے
والا ہے تحقیق مینے ایک راے دیکھی ہے اونہون نے پوچھا وہ کیا راے ہے کہا ہم نجاشی کے پاس
چلے جاوین اور اوسکے ساتھ رہین اگر محمد صلعم غالب ہوجاوینگے تو ہم نجاشی کے پاس رہین گے اور
نجاشی کے ہاتھ کے نیچے ہم رہین گے تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ دوست ہے کہ ہم محمد صلعم کے
ہاتھ کے نیچے رہین اور اگر قریش غالب ہونگے تو ہم وہ لوگ ہونگے جو معروف ہین سب نے کہا یہ اعلی
راے ہے عمرو نے اون سے کہا کہ تم جو چیز نجاشی کو ہدیہ بھیجا کرتے ہو اوسکو جمع کرو ہمنے کثرت سے نجاشی
کو ہماری سرزمین کی جو چیزین بھیجی جاتی تہین اون مین زیادہ دوست تحفہ چمڑا تہا چمڑے جمع کیے پہر ہم اپنے
ملک سے نکلے یہانتک کہ ہم نجاشی کے پاس آئے واللہ مین نجاشی کے پاس ہی تہا یکایک اوسکے
پاس عمرو بن امیہ الضمری آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کو اپنا نامہ دیکر نجاشی کے
پاس بھیجا تہا اور نجاشی کو لکہا تہا کہ ام حبیبہ بنت ابو سفیان کا نکاح میرے ساتھ کرادے عمرو بن امیہ
نجاشی کے پاس داخل ہوا پہر اوس کے پاس سے نکل کے چلا گیا مینے اپنے اصحاب سے کہا
یہ عمرو بن امیہ ہے اگر مین نجاشی کے پاس داخل ہونگا اور نجاشی سے عمرو بن امیہ کے واسطے
سوال کرونگا اگر نجاشی نے مجھکو اوسے دیدیا تو مین عمرو بن امیہ کی گردن مارونگا جسوقت
مین یہ کام کرونگا تو مین قریش کو مسرور کردونگا اور جسوقت محمد صلعم کے قاصد کو مین قتل کرڈالونگا۔
تو قریش کی طرف سے مین کفایت کرونگا مین نجاشی کے پاس داخل ہوا جیسے مین سجدہ کیا کرتا
تہا مینے اوسکو سجدہ کیا اوس نے مجھے مرحبا کہا اور دوست صادق کہکر پوچہا کیا اپنے ملکون سے
میرے واسطے کوئی شے ہدیہ لایا ہے مینے کہا ہان اے بادشاہ مین تیرے واسطے بہت سے چمڑے
ہدیہ لایا ہون پہر مینے اون چمڑون کو اوسکے پاس پیش کیا اوس نے بہت پسند کیے اوس نے اون
چمڑون مین سے بہت سے اپنے بطریقون کو تقسیم کردیے اور باقی چمڑون کے واسطے حکم دیا
وہ ایک جگہہ مین داخل کیے گئے جبکہ مینے اس تحفہ سے نجاشی کے نفس کو خوش دیکہا مینے اوس سے
کہا اے بادشاہ مینے ایک مرد کو دیکہا ہے جو تیرے پاس سے وہ نکل کے گیا ہے وہ مرد ہمارے دشمن کا

سفیر ہے اوس دشمن نے ہمکو اکیلا کر دیا ہے اور ہمارے اشرافون اور ہمارے اچھے لوگون کو قتل کر ڈالا ہے تو اوس قاصد کو مجھے دے دے مین اوسکو قتل کر ڈالون گا نجاشی میری یہ گفتگو سنکر غضبناک ہوا اور اوس نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اور میری ناک پر نہایت زور سے مارا جس سے مینے یہ گمان کیا کہ میری ناک اوس نے توڑ ڈالی میرے نتھنون سے خون بہنے لگا مین اوس خون کو اپنے کپڑون مین لیتا تہا مجھکو اسقدر ذلت پہونچی کہ اگر زمین پہٹ جاتی تو مین اوسمین سما جاتا نتھنون سے جو بہہ رہا تہا کچھہ اوس سے ٹہیرا پہر مینے اوس نجاشی سے کہا اے بادشاہ اگر مجھکو یہ گمان ہوتا کہ جو بات مین تجھسے کہون گا تو اوسکو مکروہ جانے گا تو مین اوس کا سوال تجھسے نکرتا نجاشی نے کہا اے عمرو تو اوس شخص کے قاصد کو مجھسے مانگتا ہے کہ جس کے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آتا تہا تاکہ تو اوسکو قتل کر ڈالے عمرو نے کہا کہ جس حالت پر مین تہا اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اوس سے متغیر کر دیا اور مینے اپنے دل مین کہا کہ اس حق کو عرب اور عجم نے پہچان لیا اور تو اوس کی مخالفت کرتا ہے مینے پوچھا اے بادشاہ کیا تو اسکی شہادت دیتا ہے اوس نے کہا بیشک اللہ کے نزدیک مین اسکی شہادت دیتا ہون اے عمرو تو میری اطاعت کر اور اوس نبی کا اتباع کر واللہ ضرور وہ نبی حق پر ہے اور وہ نبی اون لوگون پر ضرور غالب ہوگا جو لوگ اوس کے مخالف ہونگے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اوسکے لشکر پر غالب ہوئے تہے مینے نجاشی سے پوچھا کیا اسلام پر اوس نبی کے واسطے تو مجھسے بیعت لیتا ہے اوس نے کہا بیشک اوس نے اپنا ہاتھ پہیلایا اور اسلام پر مجھسے بیعت لی - اور اسی حدیث کو ابن اسحاق اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

بیہقی نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ عمرو بن العاص سرزمین حبشہ سے آئے تو وہ خانہ نشین ہوگئے اور دوستون کی طرف نکل کے نہین گئے اون لوگون نے کہا عمرو کا کیا حال ہے کہ گہر سے باہر نہین نکلتے عمرو نے کہا کہ حبشی لوگ یہ زعم کرتے ہین کہ تم لوگون کا صاحب نبی ہے۔

ابن عساکر نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آجکی رات تمہارے پاس ایک مرد حکیم ہجرت کرکے آئیگا عمرو بن العاص آئے اور مسلمان ہوگئے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو دوس کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

ابن سعد نے کہا ہے ہمسے واقدیؒ نے حدیث کی ہے واقدی سے ولید بن مسلم نے مغیرہ بن عبید اللہ الدوسی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ ام شریک الدوسیہ کا شوہر جو ابو العکر تہا مسلمان ہوگیا اور اوسنے ابو ہریرہؓ اور دوس کے قبیلہ کے ساتہہ ہجرت کی جسوقت دوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ام شریک نے کہا میرے پاس ابو العکر کے قرابت دار آئے اور اونہون نے مجہہ سے پوچہا شاید تو اوس نبی کے دین پر ہے مینے کہا واللہ مین اوسی کے دین پر ہون اونہون نے سنکر کہا ہم تجہکو ضرور عذاب شدید دینگے اونہون نے میرے ساتہہ ایک ایسے اونٹ پر سوار کیا جو نہایت کم رفتار تہا جسکی رفتار سے سوار کو سخت تکلیف ہوتی تہی اور اون کے اونٹون مین بد اونٹ اور زیادہ سخت تہا مجہکو وہ شہد کے ساتہہ روٹی کہلاتے اور پانی کا ایک قطرہ نہین پلاتے تہے یہان تک کہ جسوقت دوپہر دن ہوگیا اور آفتاب گرم ہوا ہم لوگ گرمی کی شدت سے ٹہیرنے والے تہے ہمارے ساتہہ کے لوگ اوترپڑے اور اونہون نے اپنے کمل اور ڈیرے کہڑے کردئے اور مجہکو اونہون نے دہوپ مین چہوڑدیا میری یہ حالت ہوئی کہ میری عقل اور میری سماعت اور میری بصر جاتی رہی اونہون نے میرے ساتہہ یہ معاملہ تین دن تک کیا اور تیسرے دن مجہسے کہا جس دین پر تو ہے اوسکو تو ترک کردے ام شریک نے کہا کہ مین نہین سمجہہ سکی کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین مگر مینے ایک کلمہ بعد ایک کلمہ سنا اسکو ہی مین سمجہی (یعنی میرے حواس مختل ہوگئے تہے) مین آسمان کی طرف اپنی اونگلی سے توحید کا اشارا کرتی تہی

ام شریک نے کہا واللہ مین اس حالت پر تھی اور مجھکو نہایت مشقت اور تکلیف پہونچتی تھی ۔ یکایک مینے ایک ڈول کی خنکی اپنے سینہ پر پائی مینے اوس ڈول کو لے لیا اور اوسمین سے ایک سانس بھر پانی پیا پھر وہ ڈول مجھسے لے لیا گیا مین اوسکو دیکھنے لگی یکایک مینے اوسکو دیکھا کہ وہ ڈول آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے مجھکو اوسپر قدرت نہین ہوئی پھر وہ دوسری بار میری طرف ٹنکایا گیا مینے اوسمین سے ایک سانس بھر پانی پیا پھر وہ ڈول اوپر اوٹھا لیا گیا مین اوسکو دیکھتی رہی یکایک مینے دیکھا کہ وہ ڈول آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے پھر وہ ڈول تیسری بار میری طرف ٹنکایا گیا مینے اوسمین سے اتنا پانی پیا کہ مین سیراب ہو گئی اور مینے اوسکو اپنے سر اور چہرہ اور کپڑون پر ڈالدیا ام شریک نے کہا وہ لوگ اپنے اپنے ڈیرون مین سے باہر نکلے اور اونہون نے دیکھا اور مجھسے پوچھا تیرے پاس کہانسے یہ پانی آیا مینے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے مجھکو نصیب ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھکو نصیب کیا ہے وہ لوگ یہ دیکھکر اور سنکر اپنی اپنی مشکون اور ظروف کی طرف جلد دوڑے ہوئے گئے اور انہون نے اون کو سربستہ پایا اون کے منہ نہین کھلے تھے انہون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ جو تیرا رب ہے وہی ہمارا رب ہے اور اسی کیطرف سے مین جو شئے تجھکو نصیب کی ہے اوسی رب نے نصیب کی ہے اس کے بعد کہ ہمنے تیرے ساتھہ جو معاملہ کیا تھا کیا وہی رب ہے جس نے اسلام کو شروع کیا ہے وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور میری جو فضیلت اونپر تھی اور جو احسان اللہ تعالیٰ نے مجھپر کیا تھا وہ اوسکو پہچانتے تھے ام شریک وہی عورت ہے جس نے اپنا نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جس عورت نے اپنا نفس کسی مرد کو جسوقت ہبہ کر دیا اوسمین خیر نہین ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وامرأۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی جبکہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تیری ہوی مین اللہ تعالیٰ تیرے واسطے ضرور سرعت کرتا ہے ۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو عارم بن الفضل نے خبر دی ہے اون سے حماد بن زید نے

یحیی بن سعید سے حدیث کی ہے کہ ام شریک الدوسیہ نے آخر رات مین ہجرت کی لیکایک اوسکی سینہ پر ایک ڈول اور ایک توشہ دان رکہا ہوا موجود پایا گیا اوس نے پانی پیا پہر اون لوگون کو آخر شب کے اندہیرے مین کوچ کرنے کے لئے اوٹہایا ایک یہودی نے کہا مین آواز کو زیادہ سننے والا ہون ام شریک راستہ مین یہودی کے ساتھ جارہی تہین اور روزہ رکہہ لیا تہا یہودی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو اس عورت کو پانی پلاے گی تو مین تیرے ساتہہ برے طور سے پیش آونگا ام شریک بے طعام اور بے آب رہین یہود کی عورت ام شریک کو پانی پلاتی تہی ام شریک کہتی تہین واللہ انے مجہکو پانی نہین پلایا راوی نے کہا ہے ام شریک کے پاس ایک عکہ تہا جو شخص اون کے پاس آتا اوسکو وہ عاریت دے دیتی تہین ایک مرد نے اوسکی قیمت کرنی چاہی ام شریک نے کہا اسمین تلچہٹ بہی نہین ہے پہر اونہون نے اوس عکہ مین پہونک بہری اور اوسکو دہوپ مین لٹکا دیا۔ لیکایک وہ عکہ گہی سے بہرا ہوا موجود پایا گیا راوی نے کہا ہے لوگ یہ بات کہتے تہے کہ ام شریک کا عکہ اللہ تعالی کی آیات مین سے تہا اور اس حدیث کے موصولہ طرق بہی ہین کہ باب تکثیر طعام اور اوس سے جو باب ملا ہوا ہے اوسمین وہ طرق آینگے۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو بنی سلیم کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے اور اونکو بنی سلیم کے ایک مرد نے خبر دی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد جسکا نام قدر بن عمار تہا مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہوکر آیا اور وہ مسلمان ہوگیا اور اوس نے آپسے یہ عہد کیا کہ اپنے قوم کے ایک ہزار آدمی اسپ سوار آپکے پاس لاؤنگا پہر اوس مرد کی قوم کے لوگ آئے اوسکے ساتہہ نو سو آدمی نکلے اور قبیلہ مین ایک سو آدمی پیچہے رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا ایک ہزار کا تکملہ کہان ہے لوگون نے عرض کی کہ ایک سو مرد اس خوف سے کہ ہمارے اور بنی کنانہ کے

درمیان حرب تہی قبیلہ مین رہ گئے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ کیا طرف کسیکو بہیجو تمہارے اس سال مین کوئی ایسی شے جسکو تم مکروہ سمجہتے ہونہ آئیگی اون لوگون سے باتین ہوا دن ہے کے پاس کسی کو بہیجا وہ لوگ مقام ہداۃ مین آپکے پاس آئے جبکہ لوگان نے گہوڑون کی ٹاپون کی آواز سنی عرض کیا یا رسول ہمارے پاس مخالف لوگ آپہونچے آپنے فرمایا نہین بلکہ اسمین تمہارا نفع ہے تمہارا ضرر نہین ہے یہ سلیم بن منصور ہین جو آئے ہین۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو زیاد الہلالی کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو ہشام بن محمد نے خبردی ہے ہشام کو جعفر بن کلاب الجعفری نے بنی عامر کے شیوخ سے خبر دی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ زیاد بن عبداللہ بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئے آپنے اونکے واسطے دعا کی اور اپنا دست مبارک اون کے سر پر رکہا پہر آپ اپنا دست مبارک اونکی ناک کی طرف پہیرتے ہوئے لے آئے بنی ہلال یہ کہتے تہے کہ ہم ہمیشہ زیاد کے چہرہ مین برکت کو پہچانتے تہے اور ایک شاعر نے علی بن زیاد کی تعریف مین یہ اشعار کہے ہین۔

یا ابن الذی مسح الرسول براسہ ۔۔۔ ودعا لہ بالخیر عند المسجد

اے اوس مرد کے بیٹے جس کے سر پر رسول اللہ صلعم نے دست مبارک پہیرا ہے اور اوس کے لئے مسجد مین خیر کے ساتہہ دعا فرمائی ہے ۔۱۲

اعنی زیادا لا ارید سواءہ ۔۔۔ من غائر او تہم او منجد

میری مراد وہی زیاد ہے نہ دوسرا شخص جو زیاد کے سوا غور کا رہنے والا ہے یا تہامہ کا رہنے والا ہے یا نجد کا رہنے والا ہے ۔۱۲

مازال ذاک النور فی عرنینہ ۔۔۔ حتی تبوا بیتہ فی ملحد

رسول اللہ صلعم کے دست مبارک کا جو نیز تھا وہ ہمیشہ اوسکی ناک پر تھا یہانتک کہ اوسی زیادہ سنے اپنا گھر قبر مین ٹھیرایا یعنی وہ مرگیا ۱۲

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو ابو سبرہ کے آنے مین واقع ہوئی ہی

ابن سعد نے کہا ہے ہمکو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے اون سے ولید بن عبد اللہ الجعفی نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور اُن کے باپ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ ابو سبرہ یزید ابن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہوکر آئے اور اون کے ساتھ اونکے دو فرزند سبرہ اور عزیز تھے ابو سبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پشت دست مین ایک رسولی ہے جس نے میری سواری کے اونٹ کی مہار تھامنے سے مجھکو باز رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر جسمین پیکان نہ تھی مانگا اور اوسکو اوس رسولی پر مارنے لگے اور اوسپر دست مبارک پھیرتے رہے وہ رسولی چلی گئی۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو جریر کے آنے مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے جریر البجلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مینے اپنا حلہ پہنا اور مین داخل ہوا آپ اوسوقت خطبہ پڑہ رہے تھے آدمیون نے مجھکو دیکھنا شروع کیا مینے اپنے جلیس سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے امر کا کچھہ ذکر کیا ہے اوس نے کہا ہان تمکو اچھے طور سے یاد فرمایا ہے اوس درمیان کہ آپ خطبہ پڑہ رہے تھے آپ کے روبرو کوئی شخص پیش آیا آپنے فرمایا کہ اس دروازہ سے یا اس راستہ سے تم لوگون کے پاس وہ شخص داخل ہوگا جو بہتر اس یمن کا ہے اور اوس کے چہرہ مین بادشاہی کی علامت ہے۔

شیخین نے جریر سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھکو صاحب خلصہ سے راحت نہ دوگے مینے عرض کی یا رسول اللہ مین گھوڑے کی پیٹھہ پر

قایم نہین رہ سکتا ہون آپنے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللھم ثبتہ واجعلہ ہادیا مھدیا آپکی دعا کے بعد مین خلصہ کی طرف حمس کے ڈیڑھ سو سوارون مین گیا ہم سب سوار وہان آئے اور ہمنے اوسکو جلا ڈالا۔

ابو نعیم نے جریر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین گھوڑے پر قایم نہین رہ سکتا تھا مینے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اتنا تک کہ مینے آپکے دست مبارک کا اثر اپنے سینہ پر دیکھا اور آپنے میرے لیئے یہ دعا فرمائی اللھم ثبتہ واجعلہ ہادیا مھدیا اسکو بعد آپکی دعا کے اثر سے اب تک مین اپنے گھوڑے پر سے نہین گرا۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی طی کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی طی کے سفیر آئے اونمین سے زید الخیل تھے وہ لوگ مسلمان ہوگئے اور زید الخیل کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا پھر زید الخیر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید مدینہ کی تپ سے ہرگز نجات نپاوینگے جبکہ شہر نجد کے پانیون مین سے ایک پانی تک پہونچے اوسکو تپ آگئی اور وہ وہین مر گئے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابو عمیر الطائی سے اسکی مثل کی ہے اور ابن درید نے اخبار مشہورہ مین ابی مخنف سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا یکایک آپکے پاس ایک آدمی آیا اوس نے آپسے فاقہ کی شکایت کی اور دوسرا آدمی آیا اوس نے رہزنی کی شکایت کی آپنے فرمایا اے عدی بن حاتم اگر تمھاری حیات دراز ہوگی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ہودج نشین عورت حیرہ سے کوچ کرے گی یہانتک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی وہ کسی کا خوف نکرے گی مگر اللہ تعالی کا مینے اپنے اور اپنے نفس کے

درمیان یہ گفتگو کی کہ بیچ طی کے وہ راہزن کہان جاوینگے جنھون نے شہرون کو آگ لگا دی ہے
اورآپنے فرمایا اگر تمھاری حیات دراز ہوگی تو تم کسری کے خزانون کو ضرور فتح کروگے مینے عرض کی کیا
کسری بن ہرمز کے خزانے آپنے فرمایا کسری بن ہرمز کے خزانے اور آپنے فرمایا اگر تمھاری حیات دراز
ہوگی تو تم ضرور دیکھوگے کہ مرد ایسے حال مین باہر نکلیگا کہ اپنے دونون ہاتھ سونے سے یا چاندی سے
بھرے ہوگا اور وہ اوس شخص کو ڈھونڈتا ہے گا کہ جو اس سے وہ سونا یا چاندی لے وہ کسی کو نہ پائیگا
عدی نے کہا مینے ہودج نشین عورت کو دیکھا کہ وہ کوفہ سے کوچ کرتی تھی یہانتک کہ بیت اللہ
شریف کا طواف کرتی تھی وہ کسی کا خوف نہین رکھتی تھی مگر اللہ تعالی کا اور جن لوگون نے کہ کسری
کے خزانے فتح کئے تھے اون مین مین تھا عدی نے کہا اگر تم لوگون کی حیات دراز ہوگی تو تم
لوگ تیسری بات کو بھی دیکھہ لوگے کہ سونے روپے کا لینے والا کوئی نہ ملیگا۔ بیہقی نے کہا ہے
کہ تیسری بات حضرت عمر ابن عبد العزیزؓ کے زمانہ مین واقع ہوئی ہے عمر بن اسید بن عبد الرحمن بن
زید ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز اڑھائی سال تک والی رہے
واللہ عمر ابن عبد العزیز نہین مرے تھے کہ مرد ہمارے پاس عظیم مال لیکر آتا اور وہ یہ کہتا کہ جس جگہہ
تم لوگ فقرا مین مناسب دیکھو اس مال کو تقسیم کرو وہ آدمی وہ مال لیکر فقیرون کو ڈھونڈھتا اور
کسی کو نہین پاتا تھا یہانتک کہ اوسکا مال لیکر پلٹ آتا اور وہ یہ کہتا تھا کہ جن لوگون کو یہ مال
دون جنکو دیا جاتا وہ اون کو نہین پاتا تھا اصل مالک اپنا مال لیکر پلٹ جاتا تھا حضرت عمر ابن
عبد العزیز نے آدمیون کو غنی کر دیا تھا۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو طارق بن عبد اللہ کے آنے مین واقع ہوئی ہے

بیہقی نے طارق بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ مدینہ مین آئے جبکہ ہم مدینہ
کی دیوارون کے نزدیک آگئے ہم اوتر پڑے لباس بدل رہے تھے یکایک ہمنے ایک ایسے مرد کو

توجہ پایا جو دو چادرین اوسکے جسم پر تہین اوس نے سلام علیک کی اور ہمسے پوچہا کہان کا ارادہ رکہتے ہو ہمنے کہا اس مدینہ کا ارادہ رکہتے ہین اوس نے پوچہا تمہاری کیا حاجت اس مدینہ مین ہے ہمنے کہا کہ مدینہ سے خرمے اپنی قوت کیواسطے لینگے اوسوقت ہمارے ساتہہ ہماری ایک زنانی سواری تہی اور ہمارے ساتہ ایک سرخ اونٹ تہا اوسکے مہار لگی ہوئی تہی اوس مرد نے پوچہا کیا تم لوگ اپنا یہ اونٹ بیچتے ہو ہمنے کہا اتنے اتنے صاع تمر کو ہم فروخت کرینگے طارق نے کہا ہمنے اونٹ کے عوض مین جو کچہ کہا تہا اوس مرد نے اوسمین سے کچہہ کم نہین کرایا اور اونٹ کی مہار پکڑلی اور چلا گیا جبکہ ہماری آنکہون سے غائب ہوگیا ہمنے کہا ہمنے کیا کیا کہ ہمنے اپنا اونٹ اوس شخص کے ہاتہہ فروخت کیا جسکو ہم نہین پہچانتے اور نہ ہمنے اوسکی قیمت لی جو عورت ہمارے ساتہ تہی اوس نے کہا آپسمین ملامت نکرو واللہ مینے ایسے مرد کا چہرہ دیکہا ہے جو تمسے بے وفائی نکریگا مینے کوئی شبیہ چودہوین رات کے چاند کے ساتہ اشبہ اوسکے چہرہ سے نہین دیکہی تمہارے اونٹ کی قیمت کی مین ضامن ہون وہ عورت یہ کہہ رہی تہی کہ ناگاہ ایک مرد سامنے سے آیا اور اوس نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہون تمہارے خرمے یہ ہین تم کہاو اور سیر ہو جاؤ اور اونکو ناپ لو اور پورے لے لو۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو حضرموت کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہونچی مین آپکے پاس آیا آپکے اصحاب نے مجہکو یہ خبر دی کہ میرے آنے سے تین دن پہلے آپنے اپنے اصحاب کو میرے آنے کی خبر دی تہی۔

ابن سعد نے زہری اور عکرمہ اور عاصم بن عمر بن قتادہ وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ حضرموت کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان

ہو گئے مخرس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری زبان کی روکاوٹ کو دفع کر دے آپنے اونکے لئے دعا فرمائی۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہشام بن محمد نے ہمکو خبر دی ہے اونسے بنی ہاشم کے مولی نے ابی عبیدہ سے جو عمار بن یاسر کے فرزندون سے ہین حدیث کی ہے کہا ہے کہ مخرس بن معدیکرب سفارت پر اون لوگون مین جو اونکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپکے پاس سے وہ چلے گئے مخرس کو لقوہ ہو گیا اون لوگون مین سے ایک جماعت پلٹ کے آئی اور انہون نے عرض کی یا رسول اللہ عرب کے سردار کو لقوہ نے مار اہے آپ اوسکی دوا پر رہبری فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوئی لو اور اوسکو آگ مین گرم کرو پھر اوس کی آنکھ کے پپوٹے پر پھیر دو اسمین اوسکی شفا ہے اور اوسکی طرف اوس کی مصیر ہے واللہ اعلم جو وقت تم لوگ میرے پاس سے گئے تھے تمنے کیا کہا تھا جس کے سبب سے یہ حادثہ واقع ہوا جو علاج آپنے فرمایا تھا مخرس کیواسطے وہی کیا گیا مخرس کو صحت ہو گئی۔

ابن سعد نے کہا ہے ہمکو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے ہشام سے عمرو بن مہاجر الکندی نے حدیث کی ہے کہ حضرموت سے کلیب بن اسد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبوقت وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اونہون نے یہ اشعار کہے۔

من وشز برہوت تہوی بی غدافرۃ	الیک یا خیر من یحفی و ینتعل

سرزمین برہوت سے جو حضرموت کا جنگل ہے لارہی ہے مجھکو اونٹنی آپ ہی کی طرف لے اچھے اون لوگون مین سے جو برہنہ رہتے ہین اور جو جوتا پہنتے ہین ۱۲

شہرین اعملہا نصا علی وجل	ارجو بذاک ثواب اللہ یا رجل

دو مہینون سے نہایت تیز چلا رہا ہون اوسکو خوفناک راستہ مین اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ثواب کی اے مرد مین امید رکھتا ہون ۱۲

انت النبی الذی کنا نخبرہ	وبشرتنا بک التوراۃ والرسل

ہے جب وہ نبی ہین جنکی ہم آدمیون سے خبر دریافت کرتے تھے اور ہم لوگون کو توراۃ اور رسولون نے آپکی بشارت دی تھی ۱۲۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو اشعریین کے آنے کے وقت نازل ہوئی ہین

ابن سعد اور بیہقی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس وہ قوم آتی ہے جو تم لوگون سے قلوب مین زیادہ نرم ہے اس کے بعد اشعریین آئے جنمین ابوموسی اشعری تھے۔

عبدالرزاق نے کہا ہے ہمکو معمر نے خبر دی ہے کہا ہے مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین ایک دن بیٹھے ہوئے تھے آپنے یہ دعا فرمائی اللھم انج اصحاب السفینہ پھر آپ تھوڑی دیر ٹھیر گئے پھر آپنے فرمایا سفینہ گزر گیا جبکہ وہ لوگ مدینہ کے قریب آگئے آپنے فرمایا کہ وہ لوگ آگئے اون کو ایک مرد صالح لا رہا ہے راوی نے کہا وہ لوگ جو سفینہ مین تھے اشعریین تھے اور وہ مرد جو اون کو لا رہا تھا عمرو بن حمق الخزاعی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم لوگ کہان سے آئے ہو اونہون نے عرض کی ہم زبید سے آئے ہین آپنے دعا فرمائی بارک اللہ فی زبید اون لوگون نے عرض کی کہ موقع رمع کے باب مین دعا فرمائیے آپنے دوسری بار بھی یہی فرمایا بارک اللہ فی زبید اونہون نے عرض کی موقع رمع کے باب مین دعا فرمائیے آپنے تیسری بار رمع کے باب مین فرمایا وفی رمع۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے

ابن سعد نے عیاض الاشعری سے اللہ تعالی کے قول فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ مین روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم ابوموسی الاشعری کی قوم ہے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو عبدالرحمن بن عقیل کے آنے مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے عبدالرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے کہا ہے اون سفیرون مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تہے مین گیا ہم سب لوگ آپکے پاس حاضر ہوئے اور ہنے دروازے پر اپنے اونٹ بیٹھلا دئے اور ہماری اوسوقت یہ حالت تھی کہ جس مرد کے پاس ہم داخل ہوئے اوس سے ابغض ہمارے نزدیک کوئی نہ تہا اور جبکہ ہم نکلے آدمیون مین کوئی شخص اوس مرد سے ہمارے نزدیک احب الناس نہ تہا جسکے پاس ہم داخل ہوئے تہے (یعنی رسول اللہ کے پاس جب ہم گئے آپ ہمارے نزدیک ابغض الناس تہے اور جبکہ ہم آپکے پاس سے نکل کے آئے تو آپ ہمارے نزدیک احب الناس تہے) ہم لوگون مین سے ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کے ملک کی مثل ملک کیون نہین چاہتے یہ بات سنکر آپ ہنس دئے پہر آپنے فرمایا یقین ہے کہ تمہارا صاحب اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان سے افضل ہے اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر اوس کو ایک دعا عطا فرمائی ہے اون انبیا مین سے وہ ہین جنہون نے اوس دعا سے دنیا کو لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اونکو دنیا عطا فرمائی ہے اور اون انبیا مین سے وہ ہین کہ جسوقت اونکی قوم نے نا فرمانی کی اوس دعا سے اونہون نے اپنی قوم پر دعا کی ہے قوم کے لوگ اوس دعا سے ہلاک کئے گئے ہین اور اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک دعا عطا فرمائی ہے مینے اوس دعا کو اپنے رب کے پاس چہپا رکہا ہے وہ دعا قیامت کے دن میری اُمت کی شفاعت ہے۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو ماعز بن مالک کے آنے مین واقع ہوئی ہے

بیہقی نے جعد بن عبدالرحمن بن ماعز سے روایت کی ہے کہ ماعز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

آپنے ایک تحریر ماعز کو یون دی کہ ماعز قوم سے آخر مسلمان ہوا ہے ماعز کا گناہ نکریگا مگر ماعز کا ہاتھہ ماعز
نے اس شرط پر آپسے بعیت کی - ماعز کا قصہ مشہور ہے -

یہ باب اون آیتون کے بیان مین جو مزینہ کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن کے بہت طرق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مزینہ اور
جہینہ کے چار سو مردون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین آیا آپنے اپنے امر کے ساتھہ ہکو امر
فرمایا پہر آپنے فرمایا اے عمر انکو توشہ راہ دو عمرؓ نے کہا میرے پاس کچھہ نہین ہے مگر بچے ہوے کچھہ
تمر ہین آپنے پہر فرمایا انکو زاد راہ دو عمرؓ نے ہمارے واسطے ایک بالاخانہ کہولا جسمین تھوڑے خرمے
تھے اور وہ اس ہیئت پر تہے جیسے اونٹ بیٹھا ہوا ہو اون خرمون مین سے چار سو شتر سوار ونٹ
نے زاد راہ لی راوی نے کہا کہ جو لوگ کہ نکل کے گئے اونمین آخر مین تہا مین اون خرمون کی طرف
متوجہ ہوا مجھکو یہ معلوم ہوا کہ اُن خرمون مین سے ایک خرمے کی ہی جگہہ مینے مفقود نہین کی سب اپنی
جگہہ پر تہے اور گویا ہمنے ایک خرما بہی کم نہین کیا -

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے دکین بن سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم چار سو شتر سوار وت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے ہمنے کہانا مانگا آپنے فرمایا اے عمر تم انکو
لیجاؤ اور انکو طعام کہلاؤ اور انکو طعام دو عمرؓ نے عرض [illegible] کے پاس نہین ہین مگر کچھہ صاع
تمر کے جن سے میرے عیال قوت کرتی ہے ابو بکرؓ نے کہا اے عمرؓ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو عمرؓ نے کہا مین نے سننے کے طور پر سنا اور مین اطاعت کرتا ہون
عمرؓ گئے یہانتک کہ بالاخانہ تک آئے اور قوم کے لوگون سے کہا کہ بالاخانہ مین آؤ اور لو اونمین سے
ہر ایک مرد نے جس مقدار کو دوست رکہا اوتنے لئے پہر مینے خرمون کی طرف توجہ سے دیکہا اوسوقت
قوم کے لوگونمین سے مین آخر تہا مجھکو یہ معلوم ہوا گویا ہمنے ایک خرما ہی کم نہین کیا ہے -

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی سحیم کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

رشاطی نے ابو عبیدہ سے یون روایت کی ہے کہ اقصر بن سلمہ بنی سحیم کے سفیرون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو اون کی قوم کی طرف واپس کر دیا اور اون کو یون امر فرمایا کہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اون کو پانی کا ایک آفتابہ عطا فرمایا جسمین آپنے لعاب دہن مبارک کو ڈالدیا تھا یا کلی کرکے ڈالدی تہی اور آپنے فرمایا کہ بنی سحیم کی طرف پیغام لیجاؤ یہ لوگ اس آفتابہ کا پانی بنی سحیم کی مسجد مین چھڑک دین اور اپنے سر اونچے رکہین جبکہ اللہ تعالی نے انکے سر اسلام کی عزت سے اونچے کئے ہین۔ راوی نے کہا اون لوگون مین سے کسی مرد نے مسیلمہ کی پیروی نہین کی اور اونمین سے ہرگز کوئی خارجی نہین نکلا۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی شیبان کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

ابن سعد نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیبان کے سفیر کے ساتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوسوقت آپ ایسی حالت مین بیٹھے تھے کہ آپکے دونون ہاتھ آپکے پاؤن پر حلقہ کے طور پر تہے جبکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی حالت مین بیٹھے دیکھا مین خوف سے کانپنے لگی آپکے ایک جلیس نے کہا یا رسول اللہ یہ مسکینہ کانپ رہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نہین دیکھا اوسوقت مین آپکی پشت مبارک کے پاس تہی اور یہ فرمایا اے مسکینہ آرام پکڑ اور اطمینان رکھہ جبکہ آپنے اس کلمہ کو فرمایا میرے دل مین جو رعب داخل ہوا تہا اللہ تعالی اوسکو لے گیا۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو بنی عذرہ کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے (طبقات) مین اور ابو سعد نے (شرف المصطفی) مین ملیح بن مقداد بن زمل بن عمر العذری سے زمل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ زمل بن عمرو العذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئی اور اپنی قوم کے بت سے جو باتین سنی تہین آپکو اونسے خبر دی آپنے فرمایا کہ وہ مومن جن ہے سو مسلمان ہو گیا ہے

ابن عساکر نے متصل سند سے زمل بن عمرو العذری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی عذرہ کا ایک بت تہا جسکا نام حمام تہا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہم لوگون نے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تہا یا بنی ہذر بن حرام ظہر الحق واودی حمام ورفع الشرک الاسلام راوی نے کہا ہم اس سے گہبرا گئے اور اس آواز نے ہمکو خوف مین ڈالا ہم کچہہ دنون ٹہیرے رہے پہر ہمنے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تہا۔ یا طارق یا طارق لبعث النبی الصادق بوحی ناطق صدع صادع یا رض تہامہ بناصریہ السلامۃ ولخاذیہ الندامۃ وہذا لیودع منی الے یوم القیامہ پہر وہ بت اوندہا گر پڑا زمل نے کہا مینے کوچ کر دیا یہانتک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری قوم کی ایک جماعت آئی مین مسلمان ہو گیا اور ہمنے جو کچہہ سنا تہا اوس سے آپ کو خبر کی آپنے فرمایا وہ کلام جن کا کلام ہے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو بنی نجران کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

ابن اسحاق اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین کرز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نجران کے نصاری کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سات شتر سوار تہے اون مین حارثہ بن علقیہ تہا کہ نصاری کا عالم اور اونکا امام تہا اور روم کے بادشاہون نے اوسکو خلعت اور کثیر مال

وئے تھے اور اوسکی خدمت کی تھی اور اوس کے لئے بہت سے کنیسے بنائے تھے اوس کے ساتھہ اسلئے
اپنی عطائین اور بخششین وسیع کی تہین کہ دین نصاری مین جو کچھہ وہ اجتہاد کرتا تھا اور عمل اوسکا تہا
اونکو اوس کے عمل اور اجتہاد کی خبر پہنچی تہی جبکہ نصاری نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف بھیجا ابو حارثہ اپنے بغلہ پر سوار ہوا اور اوس کا بھائی کرز بن علقمہ اوسکو لئے جارہا تھا یکایک ابو حارثہ
کے بغلہ نے ٹہوکر کہائی کرز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بددعا دی کہ آپ کو ہلاکت ہو ابو حارثہ نے
سنکر اپنے بھائی سے کہا بلکہ تو ہلاک ہو کرز نے پوچھا اے بھائی مین کس لئے ہلاک ہون ابو حارثہ
نے کہا واللہ ضرور وہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تھے کرز نے اوس سے پوچھا تو اس امر کو جانتا
ہے پھر تجھکو کون چیز اسلام سے منع کرتی ہے اوسنے کہا کہ قوم نصاری اور قوم نصاری کے لوگون نے
جو احسانات ہمارے ساتھہ کئے ہین کہ ہمکو خلعت دئے ہین بزرگی دی ہے اموال دئے ہین اور ہمارا
اکرام کیا ہے یہ امور مانع ہین قوم نصاری نے آپ کی بیعت سے انکار کیا ہے اور خلاف اختیار کیا
ہے اگر مین اسلام قبول کرونگا تو جو چیزین تو دیکھتا ہے وہ کل ہمسے وہ لوگ چھین لینگے اوس کے
بھائی کرز نے ان باتون کو اپنے دلمین چھپایا یہانتک کہ اسکے بعد کرز مسلمان ہوگیا - اور ابن
سعد نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے مرسل طور پر کی ہے اور اوس حدیث مین
یہ ہے کہ کرز کے بھائی نے کہا بلکہ تجھکو ہلاکت ہو تو اوس مرد کو برا کہتا ہے جو مرسلین سے ہے وہ
نبی ضرور وہ ہے جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہے اور اوس کا ذکر توراۃ مین ہے ابو حارثہ
کے بھائی نے یہ سنکر پوچھا اوس کے دین سے تجھکو کون چیز منع کرتی ہے ابو حارثہ نے کہا کہ قوم نصاری
نے ہمکو شرف دیا ہے خلعت دئے ہین اور باقی باتین اوپر کی حدیث کی مثل وارد ہوئی ہین یہ سنکر
اوسکے بھائی نے حلف کیا کہ مین اپنے بالون کو نہین ہٹونگا یہانتک کہ مدینہ مین آؤنگا اور آپ
پر ایمان لاؤنگا - اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے بھی سعید بن عمر کے طریق سے کی ہے
سعید نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے اور یہ روایت حدیث طویل
کے درمیان ہے اور اس حدیث کی روایت ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے کی ہے

محمدؐ نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے حذیفہ بن الیمان سے یون روایت کی ہے کہ سید اور عاقب دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ملاعنت کا ارادہ کیا اون دونون مین سے ایک نے اپنے صاحب سے کہا کہ آپسے ملاعنت نکرو واللہ اگر آپ نبی ہونگے اور تو ملاعنت کریگا تو ہمکو فلاحیت نہ ہوگی اور ملاعنت کے بعد ہمارا پس ماندہ کوئی نرہیگا آپسے اون لوگون نے کہا جو چیز آپ چاہتے ہین ہم آپکو دیتے ہین۔

مسلم نے مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نجران کی طرف بھیجا اون لوگون نے کہا ہمکو خبر دو تم لوگ (یا اخت ہارون) کیا پڑھتے ہو اور جو فاصلہ زمانہ کا موسی اور عیسی علیہما السلام کے درمیان ہے تمنے اوسکو جان لیا ہے مغیرہ نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو مینے خبر کی آپ نے مجھسے فرمایا کیا تمنے اون کو یہ خبر نہین دی کہ جو انبیا اور صالحین اونسے قبل تھے وہ لوگ اون کے نامون سے اپنے لوگون کے نام رکھتے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے یون روایت کی ہے کہ نجران کے سفیر آئے اوسوقت مباہلہ کی آیت نازل ہوئی اونہون نے کہا ہمکو تین دن کی مہلت دیجئے وہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس گئے اور اون سے مشورہ کیا اونہون نے یہ اشارا کیا کہ آپسے صلح کرلو اور آپسے ملاعنت نکرو آپ وہی نبی ہین جنکو ہم توریت اور انجیل مین پاتے ہین اہل نجران نے آپسے اس شرط پر صلح کرلی کہ دو ہزار حلے ہم آپکو دیا کرینگے۔

ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمسے یہ ذکر کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل نجران پر عذاب نازل ہوچکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو روے زمین سے اون کی بیخ کنی ہوجاتی۔

ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمسے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اہل نجران کی ہلاکت کیواسطے بشارت دینے والا آگیا تھا یہانتک جو طائر درخت پر تھے اور جو چڑیان درخت پر تھین وہ بھی اونکی ہلاکت کی بشارت دیتی تھین اگر اہل نجران ملاعنہ پر اصرار

کرتے تو ہلاک ہوجاتے -

احمد اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مین کعبہ کے پاس دیکھون گا کہ نماز پڑہ رہے ہین مین آپکے پاس ضرور آکے آپکی گردن کچل ڈالونگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر ابوجہل ایسا فعل کریگا تو ظاہری طور سے ملایکہ اوسکو پکڑ لینگے اور اگر یہود موت کی تمنا کرینگے تو سب مرجاوینگے اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرینگے اور اپنی جگہہ سے نکلین گے اور اپنے مکانون کو پلٹ کے جاوینگے نہ اپنے مال کو وہ پائینگے اور نہ اپنے اہل کو سب کو ہلاک ہوا دیکھین گے خطیب نے مفترق اور متفق میں ایسی سند سے جسمین مجہول راوی ہین قیس بن الربیع کے طریق سے شمردل بن قباث الکعبی سے یون روایت کی ہے کہ وہ نجران کے سفیرون مین تہا اوس نے پوچہا یارسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مین طبابت کرتا تھا مجہکو کیا شے حلال ہے آپنے فرمایا کہ رگ کی فصد اور اگرچہ تجہکو کوئی مجبور کرے تو نیزہ وغیرہ کے زخم کا علاج کیجو اور اپنی دوا مین شبرم کو شریک نہ کیجو اور سنا کو اپنے ذمہ لازم پکڑ لیو اور جب تک تم بیماری کو نہ پہچانو تو کسی کا علاج نکیجو شمردل نے سنکر آپ کے زانون کو بوسہ دیا اور کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہی طب مین آپ مجہسے زیادہ عالم ہین -

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین گہوڑا دوڑایا عبا کے نیچے سے اونکی ران کہل گئی اہل نجران مین سے ایک مرد تہا اوس نے حضرت عمرؓ کی ران مین جو خال تہا اوسکو دیکہہ لیا اوس نے کہا یہ وہی شخص ہے جسکا وصف ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین یہ شخص ہمکو ہمارے ملکون سے باہر نکالدے گا۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ جرش کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہین

بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صرد بن عبداللہ الاسدی آئے بنی اسد

مین جو سفیر آئے تھے اونمین وہ مسلمان ہوگئے اونکی قوم کے جو لوگ مسلمان ہوگئے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صرد کو اونپر امیر مقرر کیا اور اون کو حکم دیا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ مسلمان
ہوئے ہین اونکے ہمراہ اون مشرکین سے جو تمہارے قریب رہتے ہین جہاد کرو صرد نکلکر گئے یہانتک
کہ جرش مین اوترے اور اوسکا محاصرہ ایک مہینہ کیا پہر اون کے پاس سے پلٹ کر چلے آئے
جسوقت وہ اونکے اوس پہاڑ مین تھے جسکا نام شکر تھا اہل جرش نے یہ گمان کیا کہ صرد اونکے پاس
سے منہ پہیر کے بھاگ گئے ہین مگر ہزیمت کی حالت مین جرش کے لوگ صرد کی طلب مین نکلے یہانتک کہ
جسوقت اون لوگون نے صرد کو پالیا صرد اونکی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے سخت قتال کیا اہل جرش نے
اپنے آدمیون مین سے دو مردون کو مدینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا تہا اون دونون
کی ایسی حالت تھی کہ کسی چیز کو ڈھونڈہ رہے ہین اور دیکھ رہے ہین (یعنی گھبرائے ہوئے تھے) اوس
درمیان کہ وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشا کے وقت افطار کے بعد تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ شکر بلاد اللہ مین کونسا شہر ہے دونون جرشیون نے کہا کہ
ہمارے بلاد مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام کشر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہاڑ کشر نہین
ہے ولیکن وہ شکر ہے اون دونون نے پوچھا اوس پہاڑ کا کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی
کی قربانی کے اونٹ اب اوس پہاڑ کے پاس ذبح کئے جاتے ہین وہ دونون مرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور عثمان کے پاس بیٹھ گئے دونون حضرات نے اون دونون جرشیون سے کہا تمہارا بھلا ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونون کو تمہاری قوم کے مرنے کی خبر سناتے ہین تم دونون آپ سے یہ
چاہو کہ آپ اللہ تعالی سے دعا فرماوین تاکہ اللہ تعالی تمہاری قوم سے عذاب اوٹھالے وہ دونون
آپکے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور آپ سے اپنی قوم کیواسطے سلامتی کی دعا چاہی آپنے یہ دعا فرمائی
اللہم ارفع عنہم وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسے حال مین نکلے کہ اپنی
قوم کی طرف پلٹنے والے تھے اون دونون نے قوم کو ایسے حال مین پایا کہ جسدن صرد بن عبداللہ
اون کے پاس پہونچے تھے وہ لوگ قتل ہوئے تھے اور وہ وہ دن تھا جسدن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کچھہ کہ فرمایا تہا اور جس گہڑی مین جو کچھہ آپنے ذکر فرمایا تہا وہ فرمایا تہا اور اوسدن اوسی گہڑی مین قوم جرش قتل ہوئی تہی پہر جرش کے سفیر نکلے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوگئے

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو معاویہ بن حیدہ نے آنے مین واقع ہوئی ہے

بیہقی نے معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ مین آپ کی طرف پہونچایا گیا آپنے فرمایا آگاہ ہوجاؤ مینے اللہ تعالی سے یہ چاہا تہا کہ تم لوگون پر اللہ تعالی مجھکو ایسی قحط سالی کے ساتہہ اعانت کرے کہ تمکو ویسی تکلیف دے کہ تم حد سے زیادہ الحاح کرو اور تمہارے دلون مین اللہ تعالی رعب ڈالے معاویہ نے اپنے دونون ہاتہون سے اشارہ کیا کہ آپ سنئے مینے ایسا ایسا حلف کیا تہا کہ مین آپ پر ایمان نہ لاؤنگا اور آپکا اتباع نکرونگا سو قحط سالی مجھکو ہمیشہ حد سے زیادہ تکلیف دیتی رہی اور ہمیشہ رعب میرے قلب مین رہا یہانتک کہ مین آپ کے سامنے آکر کہڑا ہوگیا۔

باب

ابن سعد نے زامل بن عمرو الجذامی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فروہ بن عمرو الجذامی روم کی طرف سے عمان پر جو ارض بلقا سے ہے عامل تہا وہ مسلمان ہوگیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا کہ مین مسلمان ہوگیا فروہ کے اسلام کی خبر ملک روم کو پہونچی اوس نے اوسکو بلایا اور کہا کہ تو اپنے دین کی طرف سے پہرجا ہم تجہکو ملک کا مالک کردینگے فروہ نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو نچہوڑونگا اور تجہکو یہ معلوم ہے کہ عیسی علیہ السلام نے آپکی بشارت دی ہے ولیکن تو اپنے ملک کے سبب سے بخل کرتا ہی ملک روم نے فروہ کو قید کردیا پہر قید سے نکالا اور قتل کیا

اور سولی پر چڑہایا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو فزارہ کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی نے ابو وجزہ یزید بن عبید السعدی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے تشریف لائے اور ہجرت کا نوان سنہ تہا آپکے پاس بنی فزارہ کے سفیر آئے اونیس مرد تہے اون مین سے ایک مرد نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے شہر محط ناک ہوگئے اور ہمارے مواشی ہلاک ہوگئے اور ہمارے باغات خشک ہوگئے اور ہمارے عیال بہوکے ہوگئے آپ اللہ تعالی سے ہمارے واسطے دعا فرمائیے آپ منبر پر چڑہے اور آپنے دعا کی اور یہ کہا اللہم اسق بلادک وبہائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا طبقا واسعا عاجلا غیر آجل نافعا غیر ضار اللہم اسقنا سقیا رحمۃ لاسقیا عذاب ولا ہدم ولا غرق ولا محق اللہم اسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء استنے مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کہڑے ہوگئے اور عرض کی یارسول اللہ خرمے خرمن کی جگہہ مین ہین ایسا نہ ہو کہ پانی سے اون کو نقصان پہونچے آپنے فرمایا اللہم اسقنا حتی یقوم ابو لبابہ عریانا یسد ثعلب مربدہ بازارہ پانی اسقدر برسا کہ چہے دن تک آدمیون نے آسمان کو نہین دیکہا اور ابو لبابہ برہنہ کہڑے ہوگئے خرمن کی جگہہ کی موری کو اپنی تہمد سے بند کرتے تہے پہر لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اموال ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے کوئی آمد ورفت نہین کر سکتا یہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑہے اور آپنے یہ دعا کی اللہم حوالینا ولا علینا اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر مدینہ منورہ مین سے ابر ایسا پہٹ گیا جیسے کپڑا پہٹ جاتا ہے۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہی جو کعب بن مرہ کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بنی مضر پر بد دعا کی مین آپکے

پاس آیا اور آپ سے مینے یہ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو نصرت دی اور آپنے جو چاہا آپکو عطا کیا اور آپکی دعا قبول کی اور آپ کی قوم ہلاک ہوگئی آپ اللہ تعالیٰ سے اون کے واسطے دعا کیجیے آپنے یہ دعا کی اللہم اسقنا غیثا مریعا طبقا غدقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار کعب نے کہا کہ ہمپر جمعہ نہین آیا یہانتک کہ ہمارے واسطے بارش ہوئی۔

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ بنی مضر کے کچھہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے آپسے یہ سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرین کہ ہمکو پانی سے سیراب کرے آپنے یہ دعا کی اللہم اسقنا غیثا مغیثا ہنیئا مریئا غدقا طبقا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث ابر نے اون لوگون کو گہیر لیا یہانتک کہ سات دن تک اون کو پانی برستا رہا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے کہ بنی مرہ بن قیس کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابونعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہسے عبدالرحمن بن ابراہیم المری نے اپنے شیوخ سے حدیث کی ہے اونہون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے تشریف لائے تہے بنی مرہ کے سفیر ۹ سنہ ہجری مین آپکے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچہا ملک کیونکر ہین اونہون نے عرض کی واللہ ہم لوگ قحط زدہ ہین اور مال مین اصل اور خالص نرہا آپ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپنے یہ دعا فرمائی اللہم اسقہم الغیث وہ لوگ اپنے ملکون کی طرف پلٹ کے گئے اونہون نے شہرون کو ایسی حالت مین پایا کہ اوسی دن پانی برسایا گیا تہا جبدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے دعا کی تہی آپکے پاس ایک آنے والا اوسوقت آیا کہ آپ حجۃ الوداع کے ساز وسامان کی تیاری مین تہے اوس نے عرض کی یارسول اللہ ہم اپنے شہرون کو پلٹ کے گئے اور ہمنے اون شہرون کو ایسی حالت مین پایا کہ پانی اوسیدن برسا تہا جبدن آنجہ ہمارے واسطے دعا فرمائی تہی پہر آپنے ہمکو کہیتی کی سیرابیون سے سیراب

ہر چند ہر روز دن خوب پانی برستا ہے اور مینے اونٹون کو دیکھا وہ بیٹھے ہوئے کہاتے ہین گہاس اتنی بڑہ گئی ہے اور ہماری بکریان ہمارے گہرون سے کہین مختفی نہین ہوتی ہین وہ بیٹ کر جاتی ہین اور ہمارے اہل ہین دوپہر کو رہتی ہین یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی ہو صنع ذلک۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو داریین کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری کے طریق سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ داریین کے سفیر ایسے حال مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے آرہے تھے آئے وہ دس آدمی تھے اونمین تمیم تھے وہ سب مسلمان ہوگئے تمیم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے ہمسایہ اہل روم ہین اون کے دو قریے ہین ایک کا نام حبری ہے اور دوسرے کا نام بیت عینون ہے اگر اللہ تعالی آپکو شام کی فتح دے تو وہ دونون قریے مجھکو عطا فرما دیجئے آپنے فرمایا وہ دونون تمہارے لئے ہین اور تمیم کو اون قریون کیواسطے آپنے لکھدیا جبکہ حضرت ابو بکر الصدیق خلافت پر قایم ہوئے تو وہ قریے اونکو دے دئے۔

مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمیم الداری آئے اور اونہون نے آپ کو یہ خبر دی کہ وہ دریا مین سوار ہوئے کشتی اونکو غیر راستہ پہر لے گئی وہ ایک جزیرہ مین اوتر پڑے اور اوس جزیرہ کی طرف وہ نکلکر پانی کی طلب مین گئے ایک ایسے آدمی کو اونہون نے دیکھا جس کے بال اتنے بڑے تھے کہ وہ اون کو کہینچ کر چل رہا تھا انہون نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین جساسہ ہون اونہون نے کہا تو ہمکو بیان کی خبر دے اوس نے کہا مین تمکو خبر نہ دونگی ولیکن تم اس جزیرہ مین جاؤ اور اسمین پہرو تمکو معلوم ہو جائیگا ہم لوگ جزیرہ مین داخل ہوئے یکایک ایک مرد ہمکو مقید نظر آیا اوس نے ہمسے پوچھا تم کون لوگ ہو ہمنے

کہا ہم عرب مین سے آدمی ہین اوس نے پوچھا وہ نبی جو تم لوگون مین ظاہر ہوئے تھے وہ کیا ہوئے ہمنے کہا اوس نبی پر آدمی ایمان لائے ہین اور اوسکی تصدیق کی ہے اور اوسکا اتباع کیا ہے اوس نے کہا یہ امر آدمیون کے واسطے خیر ہے جو اونہون نے کیا ہے اوس نے کہا کیا (عین زعر) کی مجھکو خبر دوگے وہ کیا ہوا ہمنے اوسکی خبر اوسکو دی اوس نے سنکر اس جوش سے جست کی قریب تہا کہ دیوار کے اوس طرف نکل جاتا پہر اوسنے پوچھا کہ بیسان کا نخل کیا ہوا کیا اوسکے پہل پختہ ہوئے ہین ہمنے اوسکو خبر دی کہ اوسکے پہل پختہ ہوئے ہین یہ سنکر پہلی بار کی مثل اوس نے پہر جست کی پہر اوس نے کہا کہ اگر مجھکو اذن دیا جائیگا تو مین کل شہرون مین پہرونگا غیر طیبہ کے فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم ان واقعات کو آدمیون سے بیان کر دو اور آپنے فرمایا یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے -

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہی جو حارث بن عبد کلال کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ہمدانی نے انساب مین کہا ہے کہ حارث بن عبد کلال الحمیری یمن کے ایک بادشاہون مین سے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل اسکے کہ حارث داخل ہو اصحاب سے یہ فرمایا اس راستہ سے تمہارے پاس ایک ایسا مرد داخل ہوگا کہ کریم الجدین اور صبیح الخدین ہے اس ارشاد کے بعد حارث داخل ہوئے اور مسلمان ہوگئے آپنے اون سے معانقہ کیا اور اونکے واسطے آپنے اپنی چادر مبارک بچھادی -

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہی جو بنی البکاء کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابن شاہین نے اور ثابت نے (دلائل) مین جعد بن عبد اللہ بن ماغر البکائی کے طریق سے روایت کی ہے جعد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سنہ نو مین تین آدمی بنی البکاء کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک معاویہ ابن ثور دوسرا اونکا بیٹا بشر تیسرا فجیع بن عبد اللہ اور تینون کے ساتھ عبد عمرو نامی تھا معاویہ نے عرض کی یارسول اللہ آپکے مس کرنے کی برکت مین چاہتا ہون میرے فرزند بشر کے چہرہ پر آپ اپنا دست مبارک پھیریئے آپ نے بشر کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور اونکو خاکستری رنگ بکریان عطا فرمائین اور اونپر برکت کیواسطے دعا کی جعد نے کہا کہ بنی البکا کو اکثر اوقات قحط سالی ہوئی اور اون لوگون کو قحط سے کچھ صدمہ نہین پہونچا محمد بن بشر بن معاویہ نے اس باب مین اشعار کہے ہین ؎

وابی الذی مسح الرسول براسہ	ودعالہ بالخیر والبرکات

میرا باپ وہ شخص ہے جسکے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا اور اسکے لئے خیر اور برکات کے ساتھہ دعا کی ۱۲

اعطاہ احمد اذ اتاہ اعنزا	عفرا نواجل لسن باللجبات

عطا کین احمد نے میرے باپ کو بکریان جسوقت میرا باپ احمد کے پاس آیا وہ بکریان سفید رنگ کریم النسل تہین تہوڑے دودہ والی نہین تہین ۱۲

یملان وفد الحی کل عشیتہ	ویعود ذاک الملاء بالغدوات

وہ بکریان بہر دیتی تہین حی مین آنے والون کو عشا کے وقت دودہ سے اور وہ بہرنا عود کرتا تہا بہت سی صبح کی اوقات مین

بورکن من منح وبورک مانحا	وعلیہ منی ماحییت صلاتی

وہ بکریان برکت دی گئین احمد کی بخششون سے یا دودہ سے برکت دی گئین اور برکت دیا گیا بخششین کرنیوالا اوس بخشش کرنے والے پر جب تک مین زندہ رہون میری طرف سے درود پہونچے۔

بخاری نے تاریخ مین اور بغوی اور ابن مندہ نے (صحابہ) مین صاعد بن العلاء بن بشر کے طریق سے روایت کی ہے صاعد نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا بشر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھہ رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اون کے سر پر دست مبارک پھیرا اور اون کے لئے دعا کی اون کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ

کے مسح کی وجہ سے غرہ کی مثل تہا بشہ کسی چیز پر ہاتہہ نہین پہیرتے تہے مگر وہ عیب یا بیماری سے بری ہوجاتی تہی۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو نجیب کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہمکو خبر دی ہے واقدی نے کہا ہے ہمسے عبداللہ عمرو بن زہیر نے ابوالحویرث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجیب کے سفیر سنہ نو مین آئے اور اونمین ایک لڑکا تہا اوس نے عرض کی یارسول اللہ میری حاجت روائی فرمائی آپنے اوس سے دریافت فرمایا تیری کیا حاجت ہے اوس نے عرض کی آپ اللہ تعالی سے یہ دعا فرماوین کہ میری مغفرت کرے اور مجہپر رحم کرے اور میرے دل مین غنا پیدا کرے آپنے یہ دعا فرمائی اللہم اغفر لہ وارحمہ واجعل غناہ فی قلبہ وہ سفیر پلٹ کے چلے گئے پہر وہ لوگ موسم حج مین بمقام منی سنہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپنے اون سے اوس لڑکے کا احوال پوچہا اون لوگون نے عرض کی کہ اللہ تعالی نے جو چیز اوس کو نصیب کی ہمنے اوس لڑکے کی مثل زیادہ قانع اوس چیز کے ساتہہ نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ تعالی سے یہ امید کرتا ہون کہ جمیع حالات مین وہ کامل ہوکے مرے گا۔

یہ باب اوس شی کے بیانمین ہے جو سلامان کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہی

ابونعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ سلامان کے سفیر شوال سنہ مین آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچہا تمہارے نزدیک تمہارے شہر کیونکر ہین اونہون نے عرض کی قحط ناک ہین آپ اللہ تعالی سے دعا فرمائیے کہ ہمارے شہرون مین اللہ تعالے ہمکو سیراب کرے آپنے یہ دعا فرمائی اللہم اسقہم فی بلادہم اون لوگون نے عرض کی یانبی اللہ آپ دعا مین اپنے ہاتہہ اوٹہائیے آپکے ہاتہہ اوٹہانے سے بارش کی کثرت ہوگی اور یہ امر اطیب ہوگا آپنے

تبسم فرمایا اور آپنے ہاتھہ یہانتک اوٹھاے کہ آپکی دونون بغلون کی سفیدی ظاہر ہوگئی پہر وہ لوگ اپنے شہرون کی طرف پلٹ کے چلے گئے اور اونہون نے اپنے شہرون کو ایسی حالت مین پایا کہ جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تہی اوسیدن اور اوسی گہڑی مین پانی برساتہا۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو محارب کے سفیرون کے آنےمین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہمکو خبر دی ہے واقدی نے کہا مجسے محمد بن صالح نے ابو وجزہ اسدی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ سنہ۱۰ مین محارب کے سفیر حجۃ الوداع مین آئے وہ دس آدمی تہے اون لوگون مین ابو الحارث اور اونکا بیٹا خزیمہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے چہرہ پر دست مبارک پہیرا ایک چمکدار روشن سفیدی اونکے چہرہ پر ہوگئی۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے جو جنات کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے کہا ہے کہ جنات کا اسلام اور اونکی سفارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہوئی ہے جیسے انسانون کی سفارت فوج فوج اور قبیلہ بعد قبیلہ کے مکہ مین اور ہجرت کے بعد ہوئی ہے اور ابو نعیم نے عمرو بن غیلان الثقفی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل صفہ مین سے ہر ایک مرد کو اس مرد نے لیا جو عشا کا کہانا اونکو کہلاتا تہا اور مین چہوڑ دیا گیا مجہکو کسی نے نہین لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو حضرت ام سلمہ کے حجرہ کی طرف سے لیا پہر آپ اپنے ہمراہ مجہکو لے گئے یہانتک کہ ہم بقیع غرقد مین آئے آپنے اپنے عصا سے ایک خط کہینچا پہر آپنے مجسے فرمایا کہ اس خط مین تم بیٹہہ جاؤ اور جب تک مین آؤن تم اس خط سے باہر نجائیو۔ پہر آپ چلے گئے آپ جا رہے تہے اور مین آپکی طرف نخل کے درمیان دیکہہ رہا تہا جبکہ اتنی دوری تہی کہ مین آپ کو اوس جگہہ سے دیکہہ رہا تہا ایک سیاہ غبار کی مثل برانگیختہ ہوا اور متفرق ہوگیا مینے اپنے دل مین کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملون مین یہ گمان کرتا ہون کہ یہ ہوازن کے لوگ

ہین اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کیا ہے تاکہ آپکو قتل کرڈالین ہین لوگون کے
مکانون کی طرف دوڑکر جاؤن اور اون سے استغاثہ کرون پہر مینے اس بات کو یاد کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ وصیت کی تہی کہ جس جگہہ پر مین ہون وہین رہون مینے سنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اون کو عصا سے مار رہے تہے اور یہ فرماتے تہے کہ بیٹھہ جاؤ وہ جنات لوگ بیٹھہ گئے
یہانتک کہ قریب تہا کہ عمود صبح شق ہوجاسے پہر وہ لوگ اوٹھے اور چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لاے اور آپنے فرمایا کہ وہ لوگ جنات کے سفیر تہے اونہون نے مجہسے تمتع
اور زاد راہ چاہا تہا مینے اون کو ہر ایک استخوان سے جسکا رنگ متغیر ہوگیا ہو اور گوبر اور مینگنیون
سے تمتع دیا وہ کوئی استخوان نہ پاوینگے مگر اوسپر وہ گوشت پاوینگے کہ جسدن وہ گوشت کہایا گیا
تہا اوسپر وہ موجود ہوگا اور وہ کسی گوبر کو نہ پاوینگے مگر اوس مین وہ غلہ پاوینگے جسدن کہ وہ
کہایا گیا تہا۔

ابو نعیم نے زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو صبح کی نماز مدینہ کی مسجد مین پڑہائی جبکہ آپ مسجد سے پہرے تو آپنے دریافت فرمایا کہ
تم لوگون مین سے کون شخص میرے ساتہہ جنات کے سفیرون کی طرف آج رات کو جائیگا مین
آپ کے ساتہہ گیا ہم اتنی دور گئے کہ مدینہ کے کل پہاڑ ہمسے چہپ گئے اور ہم ایک زمین فراخ کی
طرف پہونچے یکایک ہمنے ایسے دراز قد مردون کو موجود پایا گویا وہ درازی مین نیزے تہے اور اپنے
پاؤن کے درمیان اپنے کپڑے دہوتی کے طور پر یا اسطور پر لپیٹے ہوے تہے جیسے پہلوان لنگوٹ کو
لپیٹ لیتے ہین جبکہ مینے اونکو دیکہا مجھکو شدید لرزہ نے ڈہانپ لیا یہانتک کہ خوف سے میرے
پاؤن مجھکو روک نہین سکتے تہے جبکہ ہم اونسے نزدیک ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاؤن کے انگوٹھے سے ایک خط میرے واسطے کہینچا اور مجہسے فرمایا کہ اس کے درمیان
تم بیٹہہ جاؤ جبکہ مین بیٹہہ گیا تو شک کی قسم سے جو شے تہی وہ کل مجہسے دفع ہوگئی اور میرے اور اونکے
درمیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذر گئے آپنے قرآن شریف پڑہا وہ لوگ یہانتک رہے کہ

فجر طلوع ہوئی پھر آپ تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ ہمارے پاس آجاؤ مین آپکے ساتھ چلا گیا ہم تھوڑی دور گئے تھے آپنے فرمایا کہ ٹھہرو اور دیکھو جس جگہہ وہ لوگ تھے کیا تم اوس جگہہ کسی کو دیکھتے ہو مینے عرض کی کثیر سیاہی کو دیکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کیطرف نیچے کیا آپنے گوبر کے ساتھ ایک ہڈی کو شریک کیا اور اوسکو انکی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اونہون نے مجھسے زاد طلب کیا مینے اونکے واسطے ہر ایک استخوان اور گوبر زاد ٹھہرایا

ابو نعیم نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کی کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا آپنے فرمایا میرے واسطے پتھر ڈھونڈ کے لاؤ مین استنجا کرونگا اور ہڈی اور گوبر نہ لاؤ مینے عرض کی کہ ہڈی اور گوبر کی کیا حالت ہے یا رسول اللہ آپ کیون منع فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ میرے پاس جنات کے سفیر جو نصیبین کے رہنے والے تھے ملک شام سے تھے آئے اور وہ اچھے سفیر تھے اونہون نے مجھسے زادراہ چاہا مینے اونکے واسطے دعا کی وہ کسی ہڈی اور کسی گوبر پر نہ گزرینگے مگر اوسپر طعام موجود پاوینگے۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ مین جنات کا ایک گروہ ہے جو وہ مسلمان ہو گئے ہین ان جنات مین سے جو شخص کچھہ دیکھے تو تین دن تک اوذان دے اگر تیسرے دن کے بعد اوسکو ظاہر ہو تو وہ اوسکو قتل کر ڈالے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے سفیر جزیرہ سے آئے جتنے دن چاہا اونہون نے اوتنے دن آپکے پاس اقامت کی پھر اونہون نے اپنے شہرون کی طرف پلٹ جانے کیواسطے ارادہ کیا اور اونہون نے آپسے سوال کیا کہ آپ اونکو زادراہ دین آپنے فرمایا میرے پاس وہ چیز نہین ہے جسمین تمکو زادراہ دون۔ ولیکن تم جاؤ جس ہڈی کے پاس سے تم گزروگے وہ ہڈی تمہارے واسطے تازہ گوشت ہوجائیگی اور جس گوبر کے پاس سے تم گزروگے وہ گوبر تمہارے لئے خرما ہوجاویگا اسلئے آپنے گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے ممانعت فرمائی۔

احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد خیبر سے نکلا اوسکا پیچھا دو مردون نے کیا اور دوسرا مرد اون دونون کے قدم بقدم چلا جاتا اور اون سے کہتا تہا کہ تم دونون پلٹ جاؤ یہانتک کہ اس دوسرے مرد نے اون دونون کو پالیا اور دونون کو پہیر دیا پہر وہ مرد اوس مرد سے جا ملا جو خیبر سے نکلا تھا اور اوس سے کہا کہ یہ دونون شیطان تہے مین اون کے ساتھہ ساتھہ تہا یہانتک کہ مینے اون دونون کو تجھسے پہیر دیا جبوقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو میرا اسلام آپسے کہدیجو اور آپ کو یہ خبر کردیجو کہ مین اپنی قوم کے صدقات جمع کرنے مین مصروف ہون اگر وہ صدقات آپکے پاس بہیجنے کی صلاحیت رکہین گے تو توہم آپکے پاس بہیجدینگے جبکہ وہ مرد مدینہ مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو واقعہ سے خبر کی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی سے ممانعت کی۔

ابو الشیخ نے (العظمتہ) مین اور ابو نعیم نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سے کثیر نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے بلال بن الحارثؓ نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپکے بعض سفر مین مقام عرج مین اترے جبکہ مین آپکے قریب آیا مینے آوازین اور باہمی غوغا ایسے مردون کا سنا جنکی زبانون سے زیادہ تیز زبانین مینے ہرگز نہین دیکھی تہین یا وہ خصومت کے طور پر باتین کرتے تہے مین یہانتک ٹہیرا رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہنس رہے تہے آپنے فرمایا کہ میرے پاس مسلمان جنات اور مشرکین جنات نے جہگڑا پیش کیا اور انہون نے مجھسے یہ سوال کیا کہ مین اونکو سکونت کی جگہہ دون مینے مسلمان جنات کو جلس مین رہنے کو جگہہ دی اور مشرکین کو غور مین کثیر نے کہا ہے کہ جلس ترائے اور پہاڑ ہین اور غور وہ جگہ ہے جو پہاڑون اور دریاؤن کے درمیان ہے کثیر نے کہا ہے کہ مینے کسی کو نہین دیکہا کہ جلس مین جسکو کچھہ صدمہ پہونچا مگر وہ سلامت رہا اور غور مین کسی کو آفت اور صدمہ نہین پہونچا مگر وہ قریب نہین ہوا کہ سلامت رہے یعنی اوسکو سلامتی نہین ہوئی (یعنی مشرکین جنات کی خباثت کی وجہ سے اوسکو صحت نہین ہوئی)۔

خطیب نے (رواۃ مالک) مین جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چیزین دیکھین تھی اگر آپ قرآن شریف نہ لاتے مین ضرور آپ پر ایمان لاتا
ہم ایسے صحرا مین گئے جسکے اوسطرف راستے منقطع ہوتے تھے یعنی اوس سے آگے راستہ نہ تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آبدست کا پانی لیا اور دو متفرق نخل دیکھے آپنے فرمایا اے جابر
اون نخلون کے پاس جاؤ اور اونسے کہدو کہ دونون ایک جائے جمع ہوجاؤ مین گیا اور مینے
اون سے کہا وہ دونون آپسے جمع ہوگئے گویا ایک جڑ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا مینے آپکی طرف سبقت کی پانی لے گیا اور مینے اپنے دل مین کہا کہ آپکے شکم مبارک سے
جو شے نکلی ہے شاید اللہ تعالی مجھکو اوسپر مطلع کریگا مین اوسکو کھا لونگا مینے زمین کو صاف شفاف
پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپنے آبدست نہین کیا آپنے فرمایا بیشک آبدست
کیا ہے ولیکن ہم انبیا کے گروہ جو ہین زمین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کی قسم سے
جو شے ہم لوگون مین سے خارج ہو زمین اوسکو چھپا دے پھر وہ دونون نخل جدا ہوگئے اس درمیان
کہ ہم جا رہے تھے یکایک ایک سیاہ سانپ سامنے سے آیا وہ نر ثعبان تھا اوس نے اپنا سر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک مین رکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دہن مبارک
اوس کے کان پر رکھا اور اوس سے آپنے سرگوشی کی پھر وہ ایسا غائب ہوگیا گویا زمین اوس کو
نگل گئی مینے عرض کی یا رسول اللہ اوس سانپ سے آپ ڈر گئے تھے آپنے فرمایا کہ یہ جنات کا سفیر
تہا جنات ایک سورۃ کو بھول گئے تھے اونہون نے اسکو میرے پاس بھیجا تہا مینے اونپر قرآن
شریف کو کھولدیا پھر ہم ایک قریہ تک پہونچے آدمیون کا ایک گروہ ایک جاریہ کے ساتھ
آیا وہ جاریہ ایسی حسین تھی گویا چاند کا ٹکڑا تہا جسوقت ابر اوس سے دور ہوجاے
اور مجنونہ تھی اوس کے اہل نے کہا یا رسول اللہ اس جاریہ کے باب مین اللہ تعالی سے
ثواب لیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اوسپر جو جن تہا اوس سے فرمایا تیرا
برا ہو مین محمد رسول اللہ ہون اوس کے پاس سے چلا جا اس ارشاد کے ساتھ ہی اوس جاریہ نے

اپنا نقاب پہن لیا اور حیا کی اور وحشت کی حالت مین پلٹ کے چلی گئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی جو خزیم بن فاتک کے آنے مین واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ خزیم بن فاتک نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا آپ سنئیے مین اپنی ابتداے اسلام کی خبر دیتا ہون اوس دن بیان کہ مین اپنے اونٹون کی طلب مین تھا رات ہوگئی مین نے بلند آواز سے یہہ ندا کی اعوذ بعزیز ہذا الوادی من سفہاء قومہ یکایک مین نے سنا کہ ایک ہاتف مجھکو آواز دیتا ہی اور وہ یہہ اشعار پڑہتا ہی۔

عذیا فتی باللہ ذی الجلال	والمجد والنعماء والافضال

پناہ مانگ تو اے جوان اُس اللہ تعالی کے ساتھ جو صاحب جلال اور صاحب مجد اور صاحب نعماء اور صاحب افضال ہے۔ ؎

واقرا آیات من الانفال	ووحد اللہ ولا تبال

اور سورۂ انفال کی آیتون کو پڑہ اور اللہ تعالی کو ایک جان اور پھر کسی چیز سے پرواہ نکر۔

مین یہ اشعار سنکر شدت سے خوف زدہ ہوگیا جبکہ مین اپنے مین آیا مین نے یہ اشعار کہے ؎

یا ایہا الہاتف ما تقول	اے ہاتف تو کیا کہتا ہی۔
ارشد عندک ام تضلیل	بین لنا ہدیت ما السبیل

کیا تیرے پاس رشد ہی یا گمراہی ہے تجھکو ہدایت ہو ہم سے بیان کر کیا راستہ ہے۔

اوس ہاتف نے یہ اشعار پڑہے ؎

ہذا رسول اللہ ذو الخیرات	بیثرب یدعو الی النجاۃ

یہہ رسول اللہ صلعم صاحب خیرات ہین یثرب مین نجات کی طرف بلاتے ہین ؎

جاء بیاسین وحامیمات	وسور بعد مفصلات

آپ یاسین اور حامیمات اور دوسری سورتین بعد مفصلات کے لائے ہین ع

محرمات و محللات	یامرنا بالصوم و الصلوٰة

اور حرام اور حلال کو لائے ہین روزہ اور نماز کے ساتھہ ہمکو امر فرماتے ہین ع

و ینزع الناس عن الہنات	نہی عن المنکر للطاعات

باز رکھتے ہین آدمیون کو بدکاری سے منع کرتے ہین منکرات سے نہ طاعات سے۔

یہہ اشعار سنکر مین شتر پر سوار ہوا اور مدینہ مین داخل ہوا اور مسجد مین آیا۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ میری طرف نکل کے آئے اور فرمایا رحمک اللہ آؤ ہمکو تمھارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے مین ایسے حال مین داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے آپ یہہ فرمارہے تھے۔

مامن عبد مسلم توضا فاحسن الوضوء ثم صلی صلوٰة یعقلہا ویحفظہا الا دخل الجنة

حضرت عمرؓ نے سنکر کہا کہ اس واقعہ کے گواہ ہمارے پاس لاؤ حضرت عثمانؓ نے خریم کی گواہی دی اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے قیس بن الربیع اسدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خریم نے کہا اور راوی کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور شعر کے بعد یہ زیادہ کیا ہے خریم نے کہا مینے ہاتف سے کہا رحمک اللہ تو کون شخص ہے اوس نے کہا مین عمرو بن آثال ہون اور نجد مین جو مسلمان جنات ہین اون پر آپکا عامل ہون اور مین تیرے اونٹون کی کفایت یہانتک کرونگا کہ تو اپنے اہل کے پاس جاوے گا مین وہان سے نکلا یہانتک کہ مین مدینہ کو آیا ایک مرد مجھے ملا اور اوس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تمھارے اسلام کی خبر مجھکو پہونچ چکی ہے مین نے اوس مرد سے پوچھا تم کون ہو اونھون نے کہا مین ابوذر ہون مین ایسی حال مین مسجد مین داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے مین نے ایسی شہادت دی جو حق کی شہادت تھی اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اوس صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آپنے فرمایا کیا تمکو علم نہین ہے کہ اوس شخص نے تمھارے اونٹ تمھارے اہل کے پاس پہونچادئیے۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابن عساکر نے بھی دوسری وجہ سے خریم سے کی ہے اور اوس مین یہہ ہے کہ مین نے پوچھا تو کون

ہے اوس نے کہا مین مالک بن مالک الجنی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نجد کے جنات کے
پاس بھیجا ہے مین نے اوس جنی سے کہا کاش کوئی ایسا شخص ہوتا جو میرے یہ اونٹ میرے اہل کے پاس پہونچا دیتا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور رجاتا اور مسلمان ہوجاتا اوس جنی نے کہا کہ تمھارے اونٹ
تمھارے اہل کے پاس مین پہونچا دونگا اون اونٹون مین سے ایک اونٹ پر مین سوار ہوا اور مین آیا
یکایک مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر پایا جبکہ آپنے مجھکو دیکھا فرمایا وہ مرد کیا ہوا جو تم سے اس امر
کا ضامن ہوا تھا کہ تمھارے اونٹ پہونچا دیگا تم آگاہ ہوجاؤ کہ اوس مرد نے تمھارے اونٹ سالم پہونچا دیئے

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو خنافر بن التوم الحمیری کے اسلام مین واقع ہوئی ہے

ابن درید نے (اخبار منثورہ) مین روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے چچا نے اپنے باپ سے اور
اون کے باپ نے ابن الکلبی سے اور انھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خنافر بن التوم
کاہن تھا جبکہ یمن کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور اسلام ظاہر ہوا اوس نے
مراد کے اونٹ لوٹ لئے اور اپنے مال اولڑکو لیکر نکل گیا اور شحر کے ساتھ ملحق ہوگیا اور عہد جاہلیت
مین اوس کا ایک جن تابع تھا اسلام کے زمانہ مین اوس نے اوس کو گم کردیا تھا وہ اوس کے پاس
نہین آتا تھا اوس نے کہا کہ مین ایک رات اوس صحرا مین تھا یکایک وہ جن میری طرف اس طور سے
اوترا جسطور پر عقاب اوترتا ہے خنافر نے کہا مین نے پوچھا کیا شصار ہے اوس نے کہا مجھ سے تو سن
مین کہتا ہون مین نے اوس سے کہا تو کہو مین سنتا ہون اوس نے کہا مین جو بات کہتا ہون تو
اوسکو یاد رکھ اور غنیمت جان وہ یہ ہے۔ لکل ذی امد نہایۃ وکل ذی ابتداء الی غایۃ وکل دولۃ
الی اجل ثم یتاح لہا حول وقد انتسخت النحل ورجعت الی حقایقہا الملل انی آنست بالشام
نفرا من ال العدام حکاما علی الحکام یذبرون ذا رونق من الکلام لیس بالشعر المولف ولا السجع
المتکلف فاصغیت فزجرت فعاودت فظلعت فقلت بم تہیمون والی م تعتزون فقالوا خطاب

کبار جاء من عند الملک الجبار فاسمع یا شصار بصدق الاخبار واسلک اوضح الآثار تنج من دار النار

فقلت وما ہذا الکلام قالوا فرقان بین الکفر والایمان اتی بہ رسول من مضر ثم من اہل المدار ابتعث فظہر فجاء

بقول قد بہر واوضح نہجا قد دبر فیہ مواعظ لمن اعتبر قلت ومن ہذا المبعوث بالآی الکبر قالوا احمد خیر البشر

فان آمنت اعطیت البشر وان خالفت اصلیت سقر ہر ایک صاحب نہایت کے لئے نہایت ہی اور ہر ایک صاحب ابتدا غایت کی طرف جانے والا ہی مین نے کہا ہان ایسا ہی ہے شصار نے کہا ہر ایک دولت ایک وقت تک ہے پھر اُس کے لئے انقلاب مقدر کیا ہوا ہی اور تحقیق باطل مذاہب منسوخ کئے گئے اور کل مذاہب اپنی حقیقتون کی طرف پلٹ آئے مین آل عدام سے جو ایک گروہ ہی مین اوس کے پاس ملک شام مین گیا وہ گروہ حاکمون پر حاکم ہے وہ لوگ رونق دار کلام سے کلام کرتے مین وہ کلام تالیف کیا ہوا شعر نہین ہے اور نہ ایسی سجع ہے جس مین تکلف کیا گیا ہو وہ کلام مین نے سنا مین زجر کیا گیا پھر مین نے عود کیا اور مین ظاہر ہوا مین نے اون لوگون سے پوچھا تم کس چیز کے ساتھ گنگناتے ہو اور کہان تک دہوکا دوگے اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہہ کلام ہم جو پڑھتے مین یہہ بڑا بزرگ خطاب ہی ملک جبار کے پاس سے آیا ہے یہہ زیادہ سچی خبرین مین اے شصار تو اون کو سن لے اور زیادہ واضح راستہ پر تو چل آگ کے شعلون سے تو نجات پاویگا مین نے پوچھا یہہ کیا کلام ہے انھون نے جواب دیا کہ کفر اور ایمان کے درمیان یہہ کلام فرق کرنے والا ہے اس کلام کو ایک رسول لایا ہے جو مضر سے ہے پھر وہ اہل دار سے مبعوث ہوا ہے اور ظاہر ہوا ہے اور غالب ہوا ہے وہ رسول ایسے قول کو لایا ہے جو روشن ہے اوس رسول نے اوس راستہ کو واضح کر دیا ہے جس سے آدمیون نے پیٹھ پھیری تھی جو لوگ نصیحت پکڑتے مین اوس قول مین اون کے لئے عبرت ہے مین نے اون سے پوچھا یہہ رسول جو بزرگ آیتون کے ساتھ بھیجا گیا ہے کون شخص ہے کہا وہ احمد ہے جو خیر البشر ہے اگر تو اوس پر ایمان لائیگا تو تجھکو بشارتین دی جاوین گی اور اگر تو اوس سے خلاف کریگا تو دوزخ مین داخل کیا جائیگا یہہ سنکر مین ایمان لایا اور تیرے پاس آنے مین مین نے مبادرت کی تو ہر ایک نجس کافر سے بچ اور ہر ایک مومن طاہر کی تو متابعت کر ورنہ وہ میرے اور تیرے درمیان فراق ہے خافر نے کہا مین نے اپنے اہل کو

سوار کیا اور اونٹون کو اون کے مالک کے پاس پھیر دیا پھر مین معاذ بن جبل کے پاس صنعا مین آیا اور اون کے آگے بیعت اسلام کی اور مین اس باب مین یہہ کہتا ہون ؎

الم تر ان اللہ عاد بفضلہ	وانقذ من لفح الجحیم خنافرا	

کیا نہین دیکھا تونے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل کو پلٹا دیا اور دوزخ کی لپٹ سے خنافر کو چھڑا دیا ؎

دعانی شصار للتی لو رفضتہا	لاصلیت جمرا من لظی الہول جامرا	

شصار نے مجھکو اوس راستہ کی طرف بلایا اگر مین اوس کو چھوڑ دیتا تو دوزخ کی ایسی بھڑکنے والی آگ مین داخل ہو جاتا جو خوف سے ہے

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو جہجاہ کے آنے مین مین واقع ہوئی ہے

ابن ابی شیبہ نے عطاء ابن یسار کے طریق سے جہجاہ الغفاری سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی قوم کے ایک ایسا گروہ کے ساتھہ آئے جو اسلام کا ارادہ کرتا تھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز مغرب مین حاضر ہوے (ف اصل کتاب مین اتنی حدیث ہے اور مصحح مطبع نے اس حدیث کے متعلق حاشیہ پر یہہ تصحیح کی ہے کہ تمام قصہ مصنف سے یا کاتب سے رہگیا ہے اور اس حدیث مین ایک معجزہ ہے اور تمام قصہ یون ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے واسطے فرمایا وہ دوہی گئی جہجاہ نے اوس کا دودہ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی اوس کا دودہ بھی پی لیا پھر دوسری دوہی گئی اوس کا دودہ بھی پی لیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودہ پیا پھر صبح کو جہجاہ اوٹھا اور مسلمان ہوگیا اوس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے واسطے فرمایا اوس کا دودہ دوہا گیا جہجاہ نے اوس کا دودہ پی لیا پھر آپ نے دوسری بکری کے واسطے فرمایا وہ اوس کا پورا نہ پی سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المومن یشرب فی معاواحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء مسلمان ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین پیتا ہے۔

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو راشد بن عبد ربہ

کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابونعیم نے حکیم بن عطاء السلمی کے طریق سے جو راشد بن عبد ربہ کے فرزندون مین سے ہین اور انھون نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے انھون نے راشد بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ بت جس کا نام سواع ہے معلاۃ مین تہا جو رہاط کے متعلقات سے ہے بنوظفر نے مجھکو ہدیہ کے ساتھہ اوس کی طرف بھیجا مین فجر کے ساتھہ سواع بت کے پاس پہونچنے سے پہلے ایک بت کے پاس پہونچا یکایک مین نے سنا کہ ایک پکارنے والا اوس کے پیٹ مین سے پکار رہا ہے العجب کل العجب من خروج نبی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا والربا والذبح للاصنام وحرست السماء ورمینا بالشہب پھر ایک آواز دینے والے نے دوسرے بت کے پیٹ مین سے یہہ آواز دی ترک الضمار وکان یعبد خرج احمد نبی یصلی الصلوۃ ویامر بالزکوۃ والصیام والبر والصلات للارحام پھر تیسرے بت کے پیٹ مین سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ ع

ان اللذی ورث النبوۃ والہدی		بعد ابن مریم من قریش مہتدی	

وہ شخص جو نبوت اور ہدایت کا وارث ہوا ہے ابن مریم علیہما السلام کے بعد قریش سے ہے جو ہدایت یافتہ ہین۔ نبی یخبر بما سبق وما یکون فی غد وہ ایسا نبی ہے جو گذرے ہوے کی اور اوس شے کی خبر دیتا ہے جو کل کے دن ہوگی۔

راشد نے کہا کہ سواع کو مین نے فجر کے وقت پایا یکایک مین نے دیکھا کہ دو لومڑین جو شے اوس کے اطراف مین ہے چاٹ رہی ہین اور جو شے اوس کے لئے ہدیہ بھیجی گئی ہے وہ اوس کو کھا رہی ہین پھر وہ دونون اوس پر چڑہتی ہین اور اوس پر پیشاب کر دیتی ہین اس واقعہ کے مشاہدہ کے وقت راشد کہتے ہین۔ شعر

ارب یبول الثعلبان براسہ		لقد ذل من بالت علیہ الثعالب	

کیا وہ رب ہے جسکے سر پر دو لومڑین پیشاب کرین جس کے سر پر لومڑیونے پیشاب کیا تحقیق وہ ذلیل ہوگیا۔

یہہ واقعہ اوسوقت کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف تشریف لیگئے تھے
راشد اپنی جگہہ سے نکلے یہانتک کہ مدینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
مسلمان ہوگئے اور آپ سے بیعت کی پھر راشد نے آپ سے ایک قطعہ زمین کا رہاط مین طلب
کیا آپنے راشد کو خاص وہ قطعہ عطا فرمایا اور اون کو پانی کا ایک آفتابہ دیا جو پانی سے بہرا ہوا
تھا اور اوسمین آپ نے لعاب دہن مبارک ڈالا تھا اور راشد سے ارشاد فرمایا کہ اس آفتابہ کے
پانی قطعہ زمین کے اوپر کے حصہ پر بودیجیو اور اوسکے بقیہ پانی سے آدمیون کو منع نکیجو راشد نے ارشاد کے
موافق کیا وہ پانی جاری اور کثیر آجکے دن تک ہے راشد نے اوس زمین پر کھجور کے درخت بوئے
لوگ کہتے ہین کہ کل رہاط اوسی پانی کو پیتا ہے اور آدمیون نے اوس پانی کا نام ماء الرسول رکھا
ہے اور رہاط کے رہنے والے اوس پانی سے غسل کرتے ہین اور اوس پانی کے سبب سے شفا پاتے ہین

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو حجاج بن علاط کے اسلام مین واقع ہوئی ہے

ابن ابی الدنیا نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ حجاج بن علاط کے اسلام کا سبب یہہ تھا کہ وہ اپنی قوم کے چند شتر سوارون کے قافلہ مین مکہ کی طرف
گئے تھے جبکہ اون کو رات ہوگئی اونکو وحشت ہوئی وہ کہڑے ہوگئے اور اپنے اصحاب کی حراست
کر رہے تھے اور یہہ شعر پڑہتے تھے ؎

اعیذ نفسی واعید صحبی	من کل جنی بہذا النقب

مین اپنے نفس کی اور اپنے ہمراہی کی پناہ مانگتا ہون ہر ایک جن سے اس راہ مین ؎

حتی اعود سالما ورکبی

یہانتک کہ مین اور میری جماعت سلامت پلٹ جاوے۔

حجاج نے سنا ایک پڑہنے والا یہہ پڑہ رہا تھا یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات

والارض آخر آیت تک جبکہ حجاج مکہ مین آئے قریش کو اوس کی خبر دی قریش نے کہا جس امر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم زعم کرتے ہین یہہ اون پر نازل ہوا ہے حجاج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال پوچھا لوگون نے اون سے کہا آپ مدینہ مین ہین حجاج مسلمان ہو گئے۔

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو رافع بن عمیر کے اسلام لانے مین واقع ہوئی ہے

خرایطی نے (ہواتف) مین سعید ابن جبیر سے یون روایت کی ہے کہ بنی تمیم کا ایک مرد جس کا نام رافع بن عمیر ہے اوس نے اپنے اسلام کے آغاز امر کو ذکر کیا کہا کہ مین ایک تہ بتہ ریگ مین ایک رات جا رہا تھا یکایک خواب مجھہ پر غالب ہو گیا مین او پڑا اور مین نے کہا اعوذ بعظیم ہذا الوادی من الجن اور قصہ کو یہان تک ذکر کیا کہ یکایک مین نے دیکھا جنات مین سے ایک بوڑہا مرد مجھہ پر ظاہر ہوا اور اوس نے مجھہ سے کہا اے شخص جسوقت تو صحراؤن مین سے کسی صحرا مین اوترے اور اوس کے ہول سے تو خوف کہائے تو یہہ کہو اعوذ باللہ رب محمد من ہول ہذا الوادی اور جنات مین سے کسی کے ساتھہ پناہ نہ مانگ جنات کا امر باطل ہو گیا ہے مین نے اوس بوڑھے سے پوچھا یہہ محمد کون شخص ہے اوس نے کہا ہذا نبی عربی لا شرقی ولا غربی بعث یوم الاثنین مین نے اوس بوڑھے سے پوچھا اوس نبی کا مسکن کہان ہے اوس نے کہا یثرب ہے جو نخل والی جگہہ ہے مین اپنے شتر پر سوار ہوا اور چلنے مین مین نے کوشش کی یہانتک کہ مین مدینہ مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا اور میری باتین جو مجھہ پر گذری تھین مجھہ سے کہین قبل اسکے کہ مین آپ سے کچھہ اون کا ذکر کرون اور آپ نے مجھکو اسلام کی طرف بلایا مین مسلمان ہو گیا۔

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو حکم بن کیسان مولی بنی مخزوم کے اسلام مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے حکم بن کیسان کو اسیر کیا اور ہم اوس کو

لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اوس نے وقت کو طول دیا مسلمان نہوا حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کس امید پر آپ اس شخص سے کلام کرتے ہین واللہ یہہ شخص آخر ابد تک مسلمان نہوگا آپ مجھکو چھوڑ دیجیے مین اس کی گردن ماردون نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر کی طرف توجہ نہین کرتے تھے یہانتک کہ حکم مسلمان ہوگیا۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ نہ تھا وہ مگر یہہ کہ مین نے حکم کو دیکھا وہ مسلمان ہوگیا پہلے اور آخر کے امر نے مجھکو غم مین ڈالا مین نے اپنے دل مین کہا کہ جس امر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے زیادہ عالم ہین مین اوس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر رد کرون (پہلی بات حکم کے قتل کا ارادہ اور آخر امر اونکا مسلمان ہونا)

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو ابوصفرہ کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن مندہ اور ابن عساکر نے محمد بن غالب بن عبدالرحمن بن یزید بن المہلب بن ابی صفرہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے یہہ ذکر کیا ہے کہ ابوصفرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ پر آئے کہ آپ سے بیعت کرین اون کے جسم پر زرد حلہ تھا اپنے پیچھے سے اوس کے دامن کھینچتے ہوے آرہے تھے اور ابوصفرہ کے قامت مین طول اور صورت دیکھنے کے لایق اور جمال اور فصاحت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم کون ہو ابوصفرہ نے کہا میرا نام قاطع ابن سارق ابن ظالم ابن عمرو بن شہاب بن مرہ بن الہلقام بن الجلندی بن المستکبر بن الجلندی ہے اور جلندی وہ تھا کہ یاخذ کل سفینۃ غصبا ہر ایک کشتی کو از روے غصب کے لیتا تھا مین بادشاہ ہون اور بادشاہ کا بیٹا ہون یہہ سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوصفرہ ہو سارق اور ظالم کو چھوڑ دو ابوصفرہ نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ حقا میرے اٹھارہ بیٹے ہین اور آخر اولاد مجھکو بیٹی نصیب ہوئی ہے مین نے اوس کا نام صفرہ رکھا ہے۔

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو عکرمہ بن ابوجہل کے آنے مین واقع ہوئی ہے

حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا گویا ابوجہل میرے پاس آیا اور اوس نے مجھہ سے بیعت کی جبکہ خالد مسلمان ہوے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اللہ تعالی نے آپ کے خواب کو سچ کیا یہہ خواب خالد کا اسلام تھا آپنے فرمایا کہ ضرور اس کے غیر ہوگا یہان تک کہ عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہوے اون کا یہہ اسلام آپ کے خواب کی تصدیق تھا۔

حاکم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہل کے واسطے جنت مین مین نے ثمردار کھجور کا درخت دیکھا جبکہ عکرمہ مسلمان ہوے مین نے کہا کہ وہ درخت یہہ ہے۔

ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہا ہے کہ عکرمہ بن ابوجہل نے صخر الانصاری کو قتل کیا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ سنکر ہنسے انصاری نے کہا یارسول اللہ آپ ہنستے ہین کہ آپکی قوم کے ایک مرد نے ہماری قوم کے ایک مرد کو مار ڈالا آپنے فرمایا کہ اس امر نے مجھکو نہین ہنسایا ولیکن اس امر نے ہنسایا کہ اوس نے اوس کو قتل کیا اور وہ اوس کے درجہ مین ہے۔

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو نخع کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن شاہین نے ابوالحسن المداینی کے طریق سے ابوالحسن کے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ مین دیکھا نخع کے سفیر محرم سنہ دس مین آئے اون پر زرارہ ابن عمرو امیر تھے زرارہ نے عرض کی یارسول اللہ مین نے راستہ مین ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھکو ڈرادیا ہے مین نے

ایک مادہ خر دیکھی جس کو مین نے اپنے اہل کے پاس چھوڑ دیا تھا وہ ایک بچہ بکری کا جنی ہے جس کا رنگ کالا اکبر املی سرخی ہے اور مین نے ایسی آگ دیکھی ہے جو زمین سے نکلی اور میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی اور مین نے نعمان بن المنذر کو دیکھا اوس کے کانون مین دو مندرے مین اور دو بازو بند اوس کے بند ہے مین اور اوس کے جسم پر خوشبو دار دو حلّے مین اور مین نے ایک عجوز دیکھی جس کے سیاہ اور سفید بال مین وہ زمین سے نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا کیا تم نے اپنے پیچھے ایک ایسی لونڈی چھوڑ دی ہے جو سرور کرنے والی اور حاملہ ہے زرارہ نے عرض کی بیشک مینے ایک جاریہ حاملہ چھوڑی ہے آپ نے فرمایا کہ اوس نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ تمھارا بیٹا ہے زرارہ نے عرض کی کہ اوس لڑکے کا یہ کیا حال ہے کہ وہ کالا اکبرا ہے آپنے فرمایا میرے نزدیک آؤ زرارہ آپ کے قریب ہو گئے آپ نے اون سے پوچھا کیا تمکو برص ہے تم اوس کو چھپاتے ہو زرارہ نے عرض کی بیشک میرے برص ہے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مخلوق مین سے کسی نے آپسے پہلے اوسکو نہین جانا آپ نے فرمایا کہ وہ کبر ابن وہ برص ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے آگ جو دیکھی ہے وہ ایک فتنہ ہے جو میرے بعد ہو گا زرارہ نے پوچھا وہ کیا فتنہ ہے آپنے فرمایا کہ آدمی اپنے امام کو قتل کرین گے اور یہانتک منازعت کرین گے کہ مومن کا خون پانی کے پینے سے زیادہ شیرین اور گوارہ ہو جائیگا اگر تم مرجاؤ گے تو وہ فتنہ تمھارے فرزند کو پاویگا اور اگر تم زندہ رہو گے تو وہ فتنہ تم کو پاوے گا زرارہ نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ فتنہ مجھکو نہ پاوے آپ نے زرارہ کے واسطے دعا فرمائی۔ راوی نے کہا کہ زرارہ کا بیٹا عمرو مخلوق مین اول آدمی تھا جس نے حضرت عثمان سے خلع بیعت کیا آپنے فرمایا کہ نعمان اور اوسکے جسم پر جو چیزین تم نے دیکھی مین وہ عرب کا پادشاہ ہے وہ افضل خوبی اور حسن اور زینت پر ہو جائیگا اور وہ عجوز جس کے بال کھچڑی ہین وہ بقیہ دنیا ہے اس حدیث کو ابن سعد نے (طبقات) مین بلا اسناد ذکر کیا ہے

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو خفاف بن نضلہ کے آنے مین واقع ہوئی ہے

بیہقی نے اور ابو سعد نے (شرف المصطفیٰ) مین روایت کی ہے مرزبانی نے معجم الشعرا مین کہا ہی خفاف بن نضلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے حضور مین یہہ اشعار پڑھے۔

انی اتانی فی المنام مخبر		من خیر وجرۃ فی الامور مواتی	

میرے پاس خواب مین ایک ایسا خبر دینے والا آیا جو خیر وجرہ سے ہے اور امور مین موافق ہے ٥

یدعوا الیک لیالیا ولیالیا		ثم اخزأل وقال لست باٰتی	

وہ خبر دینے والا مجھکو آپکی طرف کئی راتین بلاتا تھا پھر وہ لنگڑا ہو گیا اور اوس نے کہا مین نہ آؤنگا ٥

فرکبت ناجیتہ اضربنفسہا		جمز تخب بہ علی الاکمات	

مین اوس اونٹنی پر سوار ہوا جس کے نفس کو وہ چال ضرر پہونچاتی تھی جس چال سے وہ ٹیلون پر دوڑائی جاتی تھی

٥ حتی وردت الی المدینۃ جاھدا		کیما اراک فتفرج الکربات	

یہانتک کہ مین مدینہ مین وارد ہوا کوشش کی حالت مین تاکہ مین آپکو دیکھون اور آپ میری سختیون کو کھولدین

یہہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو بنی تمیم کے آنے مین واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری اور سعید بن عمرو سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہاہے کہ بنی تمیم کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اون لوگون نے عطارد بن حاجب کو آگے کیا عطارد نے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اون کے خطیب کو جواب دو ثابت خطبہ کی قسم سے پڑہنا کچھہ نہین جانتے تھے اور اس سے پہلے اونھون نے خطبہ کا قصد ہی نہین کیا تھا کہ کیا پڑہین ثابت نے خطبہ پڑہا پھر تمیم کا زبرقان کھڑا ہوا اور اوس نے اشعار پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان تم اون کے اشعار کا جواب دو اور آپنے فرمایا ان اللہ لیوید حسانا بروح القدس مانافح عن نبیہ تحقیق اللہ تعالی حسان کو روح القدس کے ساتھ ضرور تائید دیگا جب تک حسان اللہ تعالی کے نبی کی طرف سے خصومت کرینگے حسان رضی اللہ عنہ

کھڑے ہوگئے اور بدیعہ اشعار پڑھے اون مفیرون مین سے بعض کے پاس بعض نے تنہائی کی اون کے کسی کہنے والے نے کہا تم جانتے ہو واللہ یہہ مرد من جانب اللہ مؤید ہے اور اللہ تعالی کی طرف سے اس کے ساتھہ احسان کیا گیا ہے واللہ اس مرد کا خطیب ہمارے خطیب سے زیادہ خطیب ہے اور اس کا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ شاعر ہے اور یہ لوگ ہم سے زیادہ عقل والے ہین۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو ایک اعرابی کے آنے مین واقع ہوئی ہے

بزار اور ابونعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مین مسلمان ہوگیا آپ مجھکو کوئی شے دکھلائیے جس سے یقین کو مین زیادہ کرون آپنے اوس اعرابی سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کے دیکھنے کا تو ارادہ کرتا ہے اوس نے عرض کی کہ آپ اوس درخت کو بلائیے آپ کے پاس وہ ضرور آجاویگا آپنے فرمایا کہ تو جا اور اوس کو بلا وہ اعرابی اوس درخت کے پاس گیا اور اوس نے درخت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قبول کر وہ درخت اپنے اطراف مین سے ایک طرف کو جھک گیا اور اوسکے ریشے اور جڑین قطع ہوگئین پھر وہ درخت دوسری طرف کو جھک گیا اوسکی جڑین قطع ہوگئین یہانتک کہ وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے یہہ واقعہ دیکھکر کہا مجھکو کافی مجھکو کافی ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا تو پلٹ کے چلا جا وہ پلٹ گیا اور اپنے رگ و ریشہ پر بیٹھہ گیا اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو یہہ اذن دیجئے کہ مین آپ کے سر مبارک اور پاؤن کو بوسہ دون آپنے اذن دیا اوس نے آپ کے سر مبارک اور پاؤن کو بوسہ دیا پھر اوس اعرابی نے عرض کی آپ مجھکو اذن دیجئے کہ مین آپکو سجدہ کرون آپنے فرمایا کہ کوئی کسی کے واسطے سجدہ نہین کرتا ہے۔
ابونعیم نے دوسری وجہ سے بریدہ سے یون روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ مین آپ کے پاس مسلمان آیا ہون اور اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ و رسولہ اوس نے کہا او

کہا مین یہہ ارادہ کرتا ہون کہ آپ اوس سرسبز درخت کو بلائے وہ آپ کے پاس آ جاویگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس درخت سے فرمایا آ جا اوس درخت نے اپنے دہنے اور بائین جانب اپنی جڑ و ان پڑ ٹیکا دیا
پھر وہ اوندہا گر گیا یہانتک کہ اوس کے رگ و ریشہ قطع ہو گئے اور پھر وہ سیدہا ہو گیا پھر وہ درخت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے ریشون کو کھینچ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
درخت سے فرمایا اے درخت تو کس چیز کی شہادت دیتا ہے درخت نے اشہد ان لا الہ الا اللہ
وانک رسول اللہ کہا آپنے فرمایا تو نے سچ کہا اعرابی نے عرض کی کہ آپ اس درخت کو حکم دیجے تا کہ
اپنی جاے پر پلٹ جاوے آپنے اوس سے فرمایا تو اپنی جگہہ پر پلٹ جا اور جس طور پر تو تھا ویسہی
ہو جا وہ درخت اپنے گڑھے کی طرف پلٹ کے چلا گیا اور اوس نے اپنے رگ و ریشہ کو گڑھے مین
لٹکا دیا اوس کا ہر رگ و ریشہ جس جگہہ مین تھا اپنی اوسی جگہہ مین واقع ہو گیا پھر اوس پر زمین
ملگئی اعرابی نے عرض کی کہ مین اپنی اہل اور اپنی قوم کے پاس جاتا ہون اور اس خبر سے اون کو خبر
دیتا ہون اور اون لوگون مین سے ایک طایفۂ مومن کو آپ کے پاس لاتا ہون۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو ایک اعرابی کے آنے مین واقع ہوئی ہے وہ اعرابی بنی عامر بن صعصعہ سے تھا

احمد نے اور بخاری نے تاریخ مین اور دارمی اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ان
دونون علما نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابو یعلی اور ابن سعد نے ابن
عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی بنی عامر بن صعصعہ مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا اور اوس نے کہا کس چیز سے مین آپکو پہچانون کہ آپ رسول اللہ ہین آپنے اوس
سے فرمایا کہ تو کہو اگر مین درخت کی شاخ کو بلا لونگا تو تو کیا تو یہہ شہادت دیگا کہ مین رسول اللہ ہون
اعرابی نے کہا بیشک آپ نے درخت کی شاخ کو بلایا وہ شاخ درخت سے اوترنے لگی یہانتک کہ زمین
پر اوتر آئی اور دوڑنے لگی اور ابو نعیم کے ایک لفظ مین یہ ہے کہ آپ پاس وہ شاخ آگئی اور آپکو

مسجدہ کرتی تھی اور اپنا سر اوٹھاتی تھی یہانتک کہ اسی حالت مین آپ تک آپہنچی اور آپ کے سامنے
کھڑی ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو اپنی جگہہ پر پلٹ جا وہ شاخ اپنی جگہہ پر پلٹ کے
چلی گئی اور اعرابی نے یہہ واقعہ دیکھکر کہا اشہد انک رسول اللہ اور وہ ایمان لے آیا۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو دوسرے اعرابی کے آنے مین واقع ہوئی ہے

دارمی اور ابویعلی اور طبرانی اور بزار اور ابن حبان اور بیہقی اور ابونعیم نے صحیح سند سے ابن عمرؓ سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہم لوگ سفر مین تھے ایک اعرابی سامنے سے
آیا جبکہ وہ نزدیک آگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کہان کا ارادہ رکھتا ہے اوس نے
عرض کی اپنے اہل کی طرف جاتا ہون آپ نے اوس سے پوچھا تجھکو خیر مین کچھہ رغبت ہے اوس نے پوچھا
وہ کیا خیر ہے آپ نے اوس سے فرمایا تشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ وان محمدا عبدہ ورسولہ
اوس اعرابی نے پوچھا جو بات آپ فرماتے ہین اوس پر کون شخص شاہد ہے آپ نے فرمایا یہہ درخت شاہد
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کو بلایا اور وہ درخت اوسوقت صحرا کے کنارہ پر تھا
وہ درخت آپ کے سامنے ایسی حالت سے آیا کہ زمین کو شگاف کرنے کے طور پر شگاف کرتا تھا یہانتک
کہ آپ کے سامنے آگیا آپ نے اوس سے تین بار شہادت چاہی جیسے آپ نے فرمایا اوس نے ویسے ہی
شہادت دی پھر وہ درخت اپنے اوگنے کی جگہ کو پلٹ گیا اور وہ اعرابی اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور یہہ
کہہ گیا کہ اگر میری قوم کے لوگون نے میرا اتباع کیا تو مین اونکو آپ کے پاس لیکر آؤن گا ورنہ مین آپکے پاس پلٹ کے
آؤنگا اور آپ کے ساتھہ رہونگا۔

یہہ باب اون آیتون اور معجزون کے بیان مین ہے جو حجۃ الوداع مین واقع ہوے ہین

ابویعلی اور بیہقی نے ایسی سند سے روایت کی ہے جس کو ابن حجر نے (مطالب عالیہ) مین حسن کہا ہے اسامہ

بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا آپ کے ساتھہ ہم اوس حج
مین گئے یہان تک کہ جسوقت ہم بطن روحا مین تھے آپ نے ایک عورت کی طرف نظر کی کہ وہ آپکا
قصد کرتی رہی تھی آپ نے اپنے شتر کو روک لیا جبکہ وہ عورت آپ کے نزدیک آگئی اوس نے
عرض کی یا رسول اللہ یہہ میرا بیٹا ہے جس روز سے مین نے اوس کو جنا ہے اوس روز سے آج کے دن تک
اوس کو فاقہ نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو اوس عورت سے لے لیا اور
اوسکو اوس جگہہ بٹھلایا کہ آپ کے سینہ مبارک اور کجاوہ کے واسطہ کے درمیان تھی پھر آپ نے
اوس کے دہان مین اپنے دہان مبارک کا لعاب ڈالا اور فرمایا اے دشمن اللہ تعالی کے نکل جا مین رسول اللہ
ہون پھر آپنے اوس لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا اور فرمایا اسکو لے لے اس پر کچھہ خوف نہین ہے
اسامہ نے کہا جبتک آپ نے اپنا حج ادا کر لیا آپ پھرے یہانتک کہ جسوقت بطن روحا مین آپ
اترے تو وہ عورت آپ کے پاس ایک بکری لائی جسکو اوس نے بریان کیا تھا پھر آپ نے مجھہ سے
فرمایا کہ اوس کا ذراع مجھکو دو مین نے آپکو دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھکو ذراع دو مین نے ذراع دیدیا پھر
آپنے فرمایا کہ ذراع مجھکو دو مین نے عرض کی یا رسول اللہ دو ہی ذراع ہوتے ہین مین نے آپکو دونون
دیدئے ہین آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے اگر تم خاموش رہتے
جب تک مین تم سے ذراع مانگتا تم مجھکو ذراع دیتے رہتے پھر آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ دیکھو کوئی درخت یا
کوئی پتھر ہے مین نے عرض کی کہ مین نے کھجور کے درخت آپسمین قریب قریب دیکھے ہین اور پتھر جمع ہوئے ہین
آپ نے فرمایا کہ تم نخلون کی طرف جاؤ اور اون سے یہہ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمسے فرماتے ہین کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت کے واسطے آپسمین نزدیک ہوجاؤ اور
اسی طرح تم پتھرون سے بھی کہدو مین درختون کے پاس آیا اور مین نے آپکا ارشاد درختون سے کہدیا قسم ہے
اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے مین درختون کی طرف دیکھنے لگا وہ اس طرح
سے چلتے تھے کہ زمین کو شق کرنے کے طور پر شق کرتے تھے یہانتک کہ وہ سب ایک جگہہ جمع ہوگئے اور
مین پتھرون کی طرف دیکھہ رہا تھا وہ آپسمین کودتے تھے یہانتک کہ درختون کے پیچھے وہ ایک ایسا

ڈھیر ہو گئے جیسے کوئی نیچے اوپر چن دیتا ہے جبکہ آپ نے اپنی حاجت قضا کی اور آپ پھرے
آپ نے مجھ سے فرمایا کہ درختوں اور پتھروں کی طرف پلٹ کے جاؤ اور ان سے یہ کہدو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو امر فرماتے ہیں کہ تم اپنی اپنی جگہوں کو پلٹ جاؤ ۔

دارمی اور ابن راہویہ اور ابن ابو شیبہ اور بیہقی نے جابر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گیا اور آپکی عادت شریف یہ تھی کہ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو
دور چلے جاتے تھے یہانتک کہ آپکو کوئی نہیں دیکھتا تھا ہم ایک ایسی منزل میں اوترے جو پتھریلی زمین
تھی نہ اوس میں کوئی پہاڑ تھا اور نہ کوئی درخت تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے جابر تم پانی کا آفتابہ
لو اور چلو میں نے آفتابہ کو پانی سے بھرا اور ہم گئے اور ہم یہانتک چلے گئے کہ ہم نہیں دیکھتے تھے
یکایک ہم نے دو درخت موجود دیکھے کہ جن کے درمیان چند ذراع کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا اے
جابر تم جاؤ اور اس درخت سے کہدو کہ تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں کہ تو اپنے صاحب سے ملحق ہو جا تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں میں نے حسب الارشاد کیا وہ
درخت دوسرے درخت سے مل گیا آپ اون دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے یہانتک کہ آپ نے اپنی
حاجت قضا کی پھر ہم وہاں سے پلٹے اور ہم سوار ہو گئے اور چلدیئے یکایک ایک عورت موجود ہو گئی
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی اوس کے ساتھ ایک بچہ تھا جسکو وہ
اوٹھائے ہوئے تھی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کو شیطان پکڑ لیتا ہے اور
ہر روز تین بار پکڑتا ہے اوس کو وہ نہیں چھوڑتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ٹھیر گئے
آپ نے اوس لڑکے کو لے لیا اور آپ نے اوسکو اپنے اور مقدم کجاوہ کے درمیان بٹھلایا اور
آپ نے تین بار فرمایا اے دشمن اللہ تعالی کے دور ہو جا میں رسول اللہ ہوں پھر آپ نے اوس
لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا جب کہ ہم پلٹ کے آئے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اوس کے ساتھ
دو مینڈھے تھے وہ اون کو کھینچکر لا رہی تھی اور لڑکے کو گود میں لئے ہوئے تھی اوس نے آکے عرض کی
یا رسول اللہ میرا یہ ہدیہ میری طرف سے آپ قبول فرمائیے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو

حق کے ساتھ بھیجا ہی اتبات اوس شیطان نے اس لڑکے کی طرف عود نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونون مینڈھون مین کا ایک اس عورت سے لے لو اور دوسرا پھیر دو پھر ہم چلدیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہمارے درمیان تھے آپ کے پاس ایک اونٹ پکارتا ہوا آیا جبکہ سماطین کے درمیان تھا وہ سجدے مین گر پڑا آپ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے انصار مین سے چند جوان تھے اونھون نے کہا وہ اونٹ ہمارا ہی آپ نے پوچھا اوس کا کیا احوال ہی اونھون نے عرض کی کہ ہم نے اس پر بیس سال پانی بھرا ہی جبکہ اس کا کبر سن ہو گیا ہم نے ارادہ کیا کہ اسکو ذبح کر ڈالین اور اپنے غلامون مین تقسیم کر دین آپ نے پوچھا کیا اسکو ہمارے ہاتھ بیچتے ہو اونھون نے عرض کی آپ ہی کا ہی آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ یہانتک نیکی کرو کہ اوس کی اجل آجاوے۔

براز اور طبرانی اور بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے سفر مین تھے اور طبرانی کا لفظ یہہ ہی کہ غزوۂ حنین مین تھے ابن مسعود نے کہا کہ آپ رفع حاجت کے واسطے گئے آپ نے کوئی ایسی شئے نہین پائی جس کے ساتھ اپنے آپ کو چھپا دین پھر دو درخت دیکھے پھر دونون درختون کے قصہ اور اونٹ کے قصہ کو حدیث جابر کی مثل ذکر کیا ہی۔

احمد اور ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہی اور اس حدیث کو صحیح کہا ہی اور بیہقی نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا مین نے آپ سے عجیب شئے دیکھی ہم ایک منزل مین اوترے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اون دونون درختون پاس جاؤ اور یہ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونون سے فرماتے ہین کہ تم جمع ہو جاؤ مین گیا اور مین نے اون درختون سے کہا اون درختون مین سے ہر ایک درخت اپنی اپنی جڑ سے نکل آیا اور ہر ایک نے اپنے ساتھی کی طرف جست کی اور دونون باہم مل گئے آپ نے اون کے اوس طرف اپنی حاجت قضا کی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور دونون درختون سے کہدو کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ کی طرف پلٹ جاوے مین دونون درختون کے پاس آیا اور مین نے اون سے

آپ کا ارشاد کہدیا ہر ایک درخت اپنی جگہہ سے اوکھڑ ایسا تک کہ اپنی اپنی جگہہ مین ہر ایک نے عود کیا
اور آپ کے پاس ایک عورت آئی اوس نے کہا میرے اس بیٹے کو ساتھہ برس سے ایک قسم کی دیوانگی
ہے اور ہر روز دو بار اسکو پکڑتی ہے آپ نے فرمایا اوسکو میرے پاس لاؤ آپنے اوس کے منھہ مین
اپنا لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور آپ نے فرمایا اے اللہ تعالی کے دشمن نکل جا مین رسول اللہ
ہون اور آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ جس وقت ہم پلٹ آوینگے تو ہمکو آگاہ کر دیجو کہ اس کا حال
کیسا رہا جب کہ آپ پلٹ کے آئے وہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس نے کہا قسم ہی اوس ذات
کی جس نے آپ کو بزرگی دی ہی جب سے آپ نے ہمکو چھوڑا ہی ہم نے اوس کے ساتھہ کوئی شے نہین
دیکھی پھر آپ کے پاس ایک اونٹ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے دیکھا اوس کے دونون آنکھون
سے آنسو بہہ رہے تھے آپ نے اونٹ کے مالک کے پاس کسیکو بھیجا اور اون سے پوچھا کہ تمھارے اس اونٹ
کو کیا ہوا ہی کہ تمھاری شکایت کرتا ہے اوںھون نے کہا کہ ہم اس سے کام لیتے تھے جبکہ وہ بوڑھا
ہو گیا تو اوس کا کام جاتا رہا ہم نے اس کے ذبح کرنے کے لئے کل کے دن آپسمین وعدہ کیا تھا آپنے
ارشاد فرمایا کہ اس اونٹ کو ذبح نکرو اور اونٹون مین چھوڑ دو اور اس حدیث کی روایت بیہقی
اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اوس مین یہ ہی آپ نے فرمایا کہ یہہ اونٹ کہتا ہی کہ مین
نے ان لوگون کے پاس بچے دئیے اور انھون نے مجھہ سے کام لئیے یہان تک کہ مین جسوقت
بوڈہا ہو گیا تو اونھون نے یہہ ارادہ کیا کہ مجھکو ذبح کر ڈالین۔

احمد اور بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے یعلی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ تین چیزین مین
جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہین اوس درمیان کہ مین آپ کے ساتھہ جارہا
تھا یکایک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گذرے جس پر پانی بھرا جاتا تھا جبکہ اونٹ نے آپ کو
دیکھا آواز کی اور زمین پر اپنی گردن رکھدی آپ نے اوس کے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ
اس اونٹ نے کثرت عمل اور قلت علف کی شکایت کی ہی تم اس کے ساتھہ نیکی کرو پھر ہم
چلدئیے یہان تک کہ ہم ایک منزل پر اوترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہے ایک درخت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت آیا جو زمین کو شق کر رہا تھا یہانتک کہ اوس
نے آپ کو ڈھانپ لیا پھر وہ درخت اپنی جگہہ پر پلٹ گیا جب کہ آپ خواب سے بیدار ہوے
تو مین نے آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ وہ درخت وہ ہے جس نے اپنے رب سے اس
باب مین اذن چاہا تھا کہ مجھکو وہ سلام کرے رب نے اوسکو اذن دیا پھر راوی نے ایک لڑکے
کا قصہ ذکر کیا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے غیلان بن سلمۃ الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے ہم نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ گئے ہم نے عجب امر دیکھا ہم ایسی زمین پر گئے جس پر کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت
متفرق تھے آپ نے فرمایا اے غیلان کھجور کے ان دونون درختون کے پاس تم جاو اور ان مین
سے ایک سے کہدو کہ اپنے ساتھی سے ملجاوے مین گیا اور مین دونون کے درمیان کھڑا ہو گیا
اور مین نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم دونون مین سے ایک کو حکم دیتے مین کہ اپنے ساتھی کے
ساتھ ملجاوے ایک درخت اون مین کا جھک گیا پھر وہ زمین سے اوکھڑا زمین کو شق کرتا
تھا یہانتک کہ وہ اپنے ساتھی سے ملگیا آپ اوترے اور آپ نے اون کے پیچھے آبدست کیا
پھر آپ سوار ہوگئے اور درخت نے اپنی جگہہ پر ایسے حال مین عود کیا کہ زمین کو اپنی جگہہ تک
شق کرتا جاتا تھا پھر ہم ایک منزل پر اوترے ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے
عرض کی یا نبی اللہ حی مین کوئی لڑکا مجھکو میرے اس بیٹے سے زیادہ دوست نہ تھا اوسکو
جنون ہو گیا ہے مین اللہ تعالی سے اسکی موت کی تمنا کرتی ہون آپ اوس کے لئے اللہ تعالی سے
دعا فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو اپنے نزدیک بلایا پھر آپ نے تین بار بسم اللہ
انا رسول اللہ اخرج عدو اللہ کہا پھر آپنے اوس عورت سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو لیجا انشا اللہ
تو ہرگز خوف نہ دیکھیگی پھر ہم چلے گئے اور ہم ایک منزل پر اترے ایک مرد آیا اور اوس نے
عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک باغ ہے میری اور میرے عیال کی زندگی اوس پر ہے اور میرے
دو اونٹ آبکش مین وہ دونو مست ہو گئے ہین اور اُن دونون نے مجھکو اپنے پاس باغ مین

آنے سے منع کیا ہو وہ کام نہین دیتی اور باغ مین مجھکو آنے نہین دیتی اور اون کے نزدیک ہونے پر کوئی
شخص قدرت نہین رکھتا آپ نے اونکا اپنے اصحاب کے ساتھ قصد کیا اور آپ باغ مین تشریف
لائے اور صاحب باغ سے فرمایا کہ باغ کا دروازہ کھولدو اوس نے عرض کی کہ ان دونون اونٹون
کا امر اس سے زیادہ عظیم ہو کہ مین باغ کا دروازہ کھولون آپ نے فرمایا تم باغ کا دروازہ کھولدو
جبکہ اوس نے دروازے کو کنجی سے حرکت دی وہ دونون اونٹ سامنے سے آئے اون کے آنے کا
شور ایسا تھا جیسے ہوا کا سنا تا ہوتا ہو جبکہ دروازہ کھولا گیا اون دونون اونٹون نے نبی صلی اللہ علیہ
سلم کو دیکھا وہ دونون بیٹھہ گئے پھر دونون نے سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون
کے سر پکڑ لئے پھر اونکو اون کے مالک کو دیدیا اور اوس سے فرمایا کہ دونون سے کام لو اور انکو
چارہ اچھی طور سے دو قوم کے لوگون نے عرض کی یا نبی اللہ آپ کو بہائم سجدہ کرتے مین ہم لوگ
آپ کے سجدہ کرنے کے واسطے احق مین آپ نے فرمایا کہ سجود کسی کے واسطے نہین ہو مگر اوس
حی کے واسطے ہو جو نہین مرتا ہو پھر ہم وہان سے پلٹ آئے پھر مجنون لڑکے کی مان آئی اور اوس نے
کہا قسم ہو اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہو میرا لڑکا جیسے قبیلہ کے لڑکے
اچھے مین ویسے ہی وہ بھی اچھا ہو۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے سلیمان بن عمرو بن الاحوص کے طریق
سے روایت کی ہو اونھون نے اپنی مان ام جندب سے روایت کی ہو کہا ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس دیکھا آپ نے رمی جمار کیا اور آدمیون نے رمی جمار کیا پھر آپ
وہان سے پھرے ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوس کا بیٹا تھا اوس کو آسیب ہو گیا تھا
اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس بیٹے پر بلا ہو یہہ بات نہین کرتا ہو نبی صلی اللہ علیہ
سلم نے اوس سے فرمایا وہ پتھر کا ایک برتن لائی جس مین پانی تھا آپ نے اوس کو اپنے دست
مبارک مین لے لیا اور اوس مین آپ نے کلی کی اور اوس پر دعا پڑھی اور پھر آپ نے اوس
عورت سے فرمایا کہ اوس کو پلا دے اور اوس کو اس مین غسل دیدے ام جندب نے کہا

مین اوس عورت کے پیچھے گئی اور مین نے اوس سے کہا مجھکو اوس پانی مین سے دیدے
اوس نے کہا اس مین سے لے لے مین نے اوس پانی مین سے دونون ہاتون کی مقدار مین
لے لیا اور مین نے اوس کو اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا وہ جیتا رہا جو کچھہ اللہ تعالی نے چاہا تھا
کہ وہ ہو میرے بیٹے کی زندگی آپکی نیکی اور بخشش سے ہوئی ام جندب نے کہا مین نے اوس عورت
سے ملاقات کی وہ بھروسہ سے کہتی تھی کہ اوس کا بیٹا اچھا ہو گیا اور ایسا لڑکا ہی جس سے اچھا
کوئی لڑکا نہین ہی ۔ اور ابو نعیم کا یہہ لفظ ہی وہ لڑکا ایسا اچھا اور عقل مین ایسا عاقل ہوا کہ آدمیون
کی عقلون کی سی عقل اوس کی نہین ہی بڑا دانشمند ہی ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے معیقیب یمانی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے وہ حج کیا جو حجۃ الوداع تھا مین
مکہ مین ایک مکان مین گیا اوس مکان مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے
مین نے عجب امر دیکھا ایک مرد اہل یمامہ سے ایک لڑکے کو آپ کے پاس لایا جو اوسی دن پیدا ہوا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے پوچھا اے لڑکے مین کون ہون اوس نے کہا آپ
رسول اللہ ہین آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور آپ نے اوس کو دعا دی بارک اللہ فیک پھر اوس
لڑکے نے اوس کے بعد کلام نہین کیا یہانتک کہ وہ جوان ہو گیا ہم لوگون نے اوس کا نام مبارک الیمامہ رکھا
ابن نجار نے احمد بن محمد بن عبیداللہ الجوہری ابن الحسن سے انھون نے محمد بن عبدالجبار سے روایت
کی ہی کہا ہی کہ مجھہ سے جعفر بن محمد الکوفی نے ایک مرد سے روایت کی ہی کہا ہی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
رکن غربی تک پہنچے اور اوس سے گذرے رکن نے کہا یا رسول اللہ آپ کے رب کے بیت کے رکنون
مین سے کیا مین ایک رکن نہین ہون مجھہ مین کیا عیب ہی جو لوگ مجھکو بوسہ نہین دیتے آپ اوس کے
نزدیک گئے اور فرمایا تجھہ پر سلام ہی تو ٹھیرا رہو تجھکو لوگ مہجور نکرینگے ۔

بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین فرمایا اے لوگو جو مین تم سے
کہتا ہون وہ کرو مین یہہ نہین جانتا ہون کہ اس سال کے بعد اس موقف مین شاید تم لوگون سے
نہ ملاقات کرون گا اے لوگو میری بات سنو مین نے تم لوگون مین وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اوس کے ساتھہ

اعتصام کروگے تو ہرگز گمراہ نہوگے ایک کتاب اللہ ہی اور دوسرے میری سنت ہے۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہی کہا ہی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اونٹ پر سے قربانی کے دن کنکریان مار رہے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے مناسک کو مجھہ سے سیکھ لو اس لئے کہ مین یہہ نہین جانتا ہون شاید اپنے اس حج کے بعد مین حج نکرون گا۔

ابن سعد نے ابن عمر رض سے یہہ روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اوس حج مین جس مین آپ نے حج کیا کھڑے ہوے اور آدمیون سے دریافت فرمایا یہہ کون دن ہے (راوی نے یہہ حدیث لفظ ان قال تک روایت کی ہی) پھر آپ نے پوچھا کیا مین نے تم لوگون کو حکم الٰہی کی تبلیغ کر دی ہی آدمیون نے کہا بیشک آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تو شاہد رہیو پھر آپ نے آدمیون کو رخصت کیا آدمیون نے کہا یہہ حجۃ الوداع ہی۔

بیہقی اور ابونعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مسجد خیف مین بیٹھا تھا ایک انصاری مرد اور ایک ثقفی مرد آیا اون دونون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس آے ہین آپ نے فرمایا اگر تم دونو چاہتے ہو کہ جس شے کے ساتھ تم مجھہ سے سوال کروگے مین تمکو خبر دون تو مین تمکو خبر دیتا ہون اور اگر تم دونون یہہ چاہتے ہو کہ مین ساکت رہون اور تم مجھہ سے سوال تو مجھہ سے تم سوال کرو اون دونون نے کہا کہ ہمکو یا رسول اللہ خبر دیجے کہ ہم اپنا ایمان زیادہ کرین آپ نے مرد ثقفی سے فرمایا کہ تم اس لئے آئے ہو کہ اپنی رات کی نماز اور اپنے رکوع اور اپنے سجود اور اپنے روزہ اور اپنے غسل جنابت کو مجھہ سے پوچھو اور آپ نے مرد انصاری سے فرمایا کہ تم اس لئے آے ہو کہ تم مجھہ سے یہہ پوچھو کہ مین اپنے گھر سے بیت العتیق کا قصد کر کے ایسے حال مین نکلون کہ میرا مال گھر مین ہی اور مین عرفات مین ٹہیرون اور اپنا سر منڈ ہوائون اور بیت اللہ شریف کا طواف کرون اور رمی جمار کرون یہہ ارشاد سنکر دونون نے عرض کی قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہی ضرور یہی چیزین ہین کہ جنکے لیے ہم آپ سے اون کے پوچھنے کے واسطے آئے ہین اور اوس کی مثل ابن عمر کی حدیث سے وارد ہی

وہ حدیث آگے آئیگی۔

طبرانی اور ابونعیم اور حاکم نے اس حدیث کی عبداللہ بن قرط سے روایت کی ہو اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے پانچ یا چھہ اونٹ سردی کے دن مین آے وہ شتر ارادہ کرتے تھے اور آپ کے نزدیک اس لیئے بڑہ رہے تھے کہ جس کے ساتھہ آپ چاہین قربانی کی ابتدا کرین

احمد اور بیہقی نے عاصم بن حمید السکونی سے یون روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بہیجا آپ اون کے ساتھہ نکلے وصیت فرما رہے تھے جبکہ وصیت سے آپ فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ تم مجھہ سے اس سال کے بعد نہ ملاقات کروگے اور شاید تم میری قبر اور میری مسجد پر گزر کروگے یہ سنکر معاذ رضہ رونے لگے اور اس حدیث کی روایت احمد نے عاصم سے انہون نے معاذ سے موصول طور پر کی ہو۔

بیہقی نے زہری کے طریق سے ابن کعب بن مالک سے روایت کی ہو کہا ہو کہ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا معاذ رضہ کو یمن کی طرف بہیجا معاذ حضرت ابوبکر کے پاس یمن سے ایسے حال مین آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے۔

خطیب نے ایسی سند سے روایت کی ہو جس مین مجہول راوی ہین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہا ہو کہ حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حج کرایا اور مجھکو عقبۃ الحجون کے پاس ایسے حال مین لے گئے کہ آپ رو رہے تھے حزین اور غمگین تھے پھر گئے اور ایسے حال مین پلٹ کے آئے کہ آپ تبسم کر رہے تھے اور خوش تھے مین نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ مین اپنی مان کی قبر پر گیا اور مین نے اللہ تعالی سے یہہ چاہا کہ اون کو اللہ تعالی زندہ کرے وہ زندہ ہوئین اور وہ مجھہ پر ایمان لائین پھر اللہ تعالی نے اون کو اون کی حالت پر پھیر دیا یعنی پھر مر گئین

یہہ اون بقیہ معجزون کا ذکر ہے جو ابواب سابقہ مین داخل نہین ہوے ہین

یہہ باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتان شریفہ سے پانی

نکلنے اور آپ کی برکت کے سبب سے اوس کی کثرت ہونیکے بیان

مین ہے ایسا اکثر ہوا ہے

بخاری نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے آپکو مین نے ایسے حال مین دیکھا کہ عصر کی نماز آ گئی تھی اور ہمارے ساتھ سوا بچے ہوئے پانی کے اور پانی نہ تھا وہ پانی ایک برتن مین کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک اوس برتن مین داخل کر دیا اور اپنے انگشتان مبارک کھولدین اور فرمایا کہ تم لوگ وضو کے واسطے آؤ اور برکت اللہ تعالی کی جانب سے ہے مین نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے جاری ہو رہا تھا آدمیون نے وضو کیا اور پانی پیا اوس وقت ہم ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

شیخین نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابوطلحہ کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین دیکھا کہ عصر کی نماز قریب ہو گئی تھی آدمیون نے وضو کا پانی ڈھونڈا اور نہین پایا وضو کا پانی لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا جس مین وہ پانی تھا اور آدمیون سے فرمایا کہ اس پانی سے وضو کرین مین نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے نیچے سے پانی جاری ہوتا تھا آدمیون نے وضو کیا یہانتک کہ سب سے آخر جو تھا اوس نے بھی وضو کر لیا۔

شیخین نے ثابت کے طریق سے انس رضہ سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا ایک ایسا قدح لایا گیا جس کا منہ فراخ تھا اور اوسمین کچھ پانی تھا آپ نے اپنی انگشتان مبارک اوس قدح مین رکھدین مین نے پانی کی طرف دیکھنا شروع کیا آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ وضو کرنے لگے جن آدمیون نے اوس پانی سے وضو کیا مین نے اون کی تعداد کی ستر اسی کے درمیان تھے۔

بیہقی نے دوسرے طریق سے ثابت سے اور ثابت نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی طرف تشریف لے گئے اہل قبا کے بعض مکانوں سے ایک چھوٹا قدح لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک قدح مین داخل کیا قدح مین گنجایش نہ تھی آپ نے اپنی چار انگلیان داخل فرمائین اور آپ اپنا انگوٹھا داخل نہ کر سکے پھر آپ نے اپنی قوم کے لوگون سے فرمایا کہ پانی کی طرف آؤ انس نے کہا میری آنکھون نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ قدح پر وارد ہو رہے تھے یہانتک کہ اوس سے سب سیراب ہو گئے۔

بخاری نے حمید کے طریق سے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نماز موجود ہو گئی جن لوگون کا قریب مکان تھا کھڑے ہو گئے وہ اپنے اہل کے پاس وضو کر رہے تھے اور ایک قوم باقی رہگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس کو مخضب کہتے ہین اوس مین پانی تھا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اپنا دست مبارک اوس مین کھول نہ سکے قوم کے کل آدمیون نے وضو کر لیا ہم نے پوچھا وہ آدمی کتنے تھے انس رض نے کہا کہ اسی تھے یا زیادہ تھے۔ اور بخاری نے اس حدیث کی روایت حسن کے طریق سے اس کی مثل کی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ انس سے جو یہہ روایتین مین اس کے مشابہ ہین کہ یہہ کل روایتین ایک ہی واقع کی ہون اور یہہ واقعہ اوس وقت کا ہو کہ آپ قبا کو تشریف لے گئے تھے۔ اور قتادہ کی روایت انس سے جو ہے وہ اس کے مشابہ ہے کہ دوسرے واقعہ کی خبر ہو۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے انس رض سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب زورا مین تھے آپ نے ایک قدح مانگا جس مین پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اوس مین رکھا پانی آپ کی انگلیون سے اور انگلیون کے اطراف سے نکلنے لگا آپ کے جمیع اصحاب نے وضو کر لیا مین نے انس سے پوچھا کتنے آدمی تھے کہا کہ تین سو آدمیون کے اندازہ مین تھے۔

بیہقی نے یحیی ابن سعید کے طریق سے انس رض سے یہہ روایت کی ہے اون سے قبا کے کنوین کے واقعہ کو کسی نے پوچھا انس رض نے کہا وہ کنوان تھا اور ایک آدمی اوس کنوین کا پانی کھینچ کے اپنے گدہے پر لیجاتا تھا اب کنوین کا پانی کھینچ جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین تشریف لائے آپ نے

ایک ڈول کے واسطے فرمایا وہ بھر گیا یا جیسا مروی ہوا کہ آپ نے اوس سے وضو کیا یا اوس میں لعاب دہن مبارک ڈالا پھر آپ نے اوس ڈول کے پانی کے واسطے فرمایا وہ کنوے میں پھر ڈالدیا گیا اتبک اوس کنوے کا کل پانی نہیں کھلینچا گیا یعنے کثیر پانی ہوگیا ہے کھنچ نہیں سکتا۔

ابن سعد نے بن رقیش کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبا کی طرف آئے آپ بیر غرس تک پہنچے اور اوس کنوے کا ایک گدھے پر پانی بھرا جاتا تھا پھر ہم تمام دن کھڑے رہتے تھے ہم اوس میں پانی نہیں پاتے تھے آپنے ڈول میں کلی کی اور اوس کے پانی کو کنوے میں پھر پھیر دیا کنوے نے سیراب کرنے والے پانی سے جوش مارا اور ابل پڑا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں اور بیہقی اور ابونعیم نے زیاد بن الحارث الصدائی سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے بوقت فجر طلوع ہوئی آپ اتر پڑے اور قضاے حاجت کے لئے صحرا کی طرف گئے پھر وہان سے پھر کے میرے پاس تشریف لاے اور آپ نے مجھہ سے پوچھا اے برادر صدا کیا پانی ہے میں نے عرض کی نہیں ہے مگر تھوڑا سا پانی وہ آپ کو کفایت نکرے گا آپ نے فرمایا وس کو ایک برتن میں ڈالدو پھر اوسکو میرے پاس لے آو میں نے پانی برتن میں ڈالا اور آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھدیا میں نے آپ کی اونگلیون میں سے دو انگلیون میں ایک چشمہ دیکھا جو کہ جوش مار رہا تھا آپ نے مجھہ سے فرمایا میرے اصحاب میں سے جس شخص کو پانی کی حاجت ہو اوسکو ندا کر دو میں نے اصحاب میں پکار دیا اصحاب میں سے جس شخص نے پانی کا ارادہ کیا لے لیا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوان ہے جسوقت سردی کا موسم ہوتا ہے تو اوس کا پانی ہمکو فراخی سے ہوتا ہے اور ہم لوگ اوس پر جمع ہو جاتے ہین اور جبکہ گرمی کا موسم ہوتا ہے تو ہم لوگ ون پانیون پر متفرق ہو جاتے ہین جو ہمارے اطراف میں ہوتے ہین اور ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہین ور کل لوگ جو ہمارے گرد رہتے ہین وہ ہمارے دشمن ہین آپ ہمارے واسطے ہمارے کنوین کے باب مین یہ دعا کیجیے کہ اوس کا پانی ہمکو فراخی سے ملے پھر ہم اوس کنوین پر جمع رہین اور دوسرے پانیون پہ متفرق نہون آپ نے سات کنکریین مانگین اور اپنے دست مبارک میں اونکو ملا اور اون مین دعا کی پھر آپ نے

فرمایا کہ تم یون ہی لیجاو جب تم کنوئے پر آو تو آپ ایک کنکری اللہ تعالی کا نام لیکر کنوئین مین ڈالتے جاو
صدائی نے کہا کہ آپ نے جو کچھ ہم سے ارشاد فرمایا تھا ہم نے وہ کیا ہم کو یہہ قدرت نہو سکی کہ ہم
اوس کنوئے کے قعر کو دیکھہ سکین۔

ابن ابی شیبہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے طلق بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بحالت سفارت
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ہم نے آپ کو یہہ خبر دی کہ ہمارے ملک مین ہمارا ایک کنیسہ
ہے اور ہم نے آپ سے یہہ چاہا کہ آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ہمکو عنایت کرین آپ نے پانی مانگا اور اوس مین
کلی کی پھر اوس پانی کو ہمارے واسطے آپ نے ایک لوٹے مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اس کو لیجاو جبکہ تم اپنے
شہر مین جاو تو تم اپنے کنیسہ کو توڑ ڈالیو اور اوسکی جگہ مین اس پانی کو چھڑک دیجو اور کنیسہ کی جگہہ مسجد
اختیار کیجو ہم نے عرض کی یا نبی اللہ گرمی شدید ہے اور شہر دور ہے پانی ایسی حالت مین خشک ہو جاتا ہے آپنے
فرمایا کہ اس پانی کو اور پانی سے مدد دیجو تاکہ نہ سوکھے وہ ملا ہوا پانی اس پانی کی خوبی اور زیادہ کریگا اوس
لوٹے کے اوٹھانے مین ہم نے آپس مین حرص کی اور ہم نے کہا کہ ہم لوگون مین سے کون شخص اوس کو
اوٹھائیگا ہم نے اپنے درمیان اوس لوٹے کی باری ٹھیرائی کہ ہر روز ایک مرد اوس کو اوٹھا کر لیچلے
جبکہ ہم اپنے شہر مین آئے جس بات کے واسطے آپ نے ہم سے فرمایا تھا ہم نے وہ بات کی ہم لوگون کا راہب
بنی طے کا تھا ہم نے نماز کے واسطے ندا کی اوس راہب نے کہا کہ یہہ حق کی دعوت ہے پھر وہ راہب
وہان سے بھاگ گیا اور ابتک نہین دکھائی دیا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایکدن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے حال یہہ تھا کہ لشکر مین پانی نہ تھا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ لشکر
مین پانی نہین ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا تمھارے پاس کچھہ پانی ہے اوس نے عرض کی ہان ہے وہ ایک
برتن لایا جس مین کچھہ پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے منھہ مین اپنی انگلین رکھدین
اور انکو کھولا راوی نے کہا کہ مین نے چشمون کو دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے
نکل رہے تھے آپ نے بلال سے فرمایا کہ وضو کے اس مبارک پانی کے واسطے آدمیون مین ندا کردو

دارمی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا
اور پانی طلب کیا بلال نے کہا ہرگز پانی نہین ہے واللہ مین نے پانی نہین پایا آپ نے دریافت فرمایا
کوئی مشکیزہ ہے بلال آپ کے پاس مشکیزہ لاے آپ نے اپنے دونون ہاتھہ اوس مین پھیلا دئے آپ کے
دست مبارک کے نیچے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا ابن مسعود اوس پانی کو پی رہے تھے اور اونکے سوا
جو لوگ تھے وہ وضو کر رہے تھے۔

بخاری نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگ آیات کو عذاب شمار کرتے ہو اور ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اون آیات کو برکت شمار کرتے تھے ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ کھانا کھاتے تھے اور ہم طعام کی تسبیح سنتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
برتن لایا گیا آپ کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکلنے لگا آپ نے آدمیون سے فرمایا کہ
اس مبارک پانی کو آکے لو اور برکت من جانب اللہ ہے یہانتک کہ ہم آدمیون نے وضو کرلیا۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابولیلی انصاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
سفر مین تھے ہمکو تشنگی معلوم ہوئی ہم نے آپ سے شکایت کی آپ نے ایک گڑھا کھودنے کے واسطے امر فرمایا
ہم لوگون نے گڑھا کھودا اور آپ نے اوس پر ایک چمڑا رکھدیا اور اپنا دست مبارک چمڑے پر رکھا اور دریافت
فرمایا کیا پانی ہے پانی لایا گیا جس کے پاس پانی کا لوٹا تھا آپ نے اوس سے فرمایا کہ میرے ہاتھہ پر پانی ڈالو
اور بسم اللہ کہو اوس مرد نے بسم اللہ کہکے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا ابولیلی نے کہا مین نے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہانتک کہ
قوم کے سب لوگ سیراب ہوگئے اور انھون نے اپنی سواری کے اونٹون کو پانی پلایا۔

ابونعیم نے قاسم بن عبداللہ بن ابی رافع کے طریق سے روایت کی ہے قاسم نے اپنے باپ سے قاسم کے
باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین گئے اور آخر
شب مین سب لوگ اوتر پڑے آپ نے فرمایا اے قوم کے لوگو ہر ایک مرد اپنے لوٹے مین پانی ڈھونڈھے سوا
ایک مرد کے اون لوگون نے اپنے لوٹون مین پانی نہین پایا آپ نے اوس کو ایک برتن مین ڈالا پھر

آپ نے فرمایا کہ وضو کرو راوی نے کہا مین نے پانی کی طرف دیکھا کہ آپ کے انگشتان مبارک سے جوش کے ساتھ نکل رہا تھا یہانتک کہ کل قافلہ نے وضو کر لیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو جمع کر لیا مین اوسکو خیال نہین کرتا ہون مگر اوتنا باقی پانی تھا جو اول بار ظرف مین ڈالا گیا تھا۔

ابونعیم نے مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے طریق سے عبد الرحمن ابن ابی عمرۃ الانصاری سے روایت کی ہے عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غزوہ کیا تھا ہم آپ کے ساتھ اوس غزوہ مین تھے اوس وقت آدمیون کو بھوک لگی تھی پھر آپ نے کوزہ طلب فرمایا اور اوس کو اپنے سامنے رکھدیا پھر آپ نے پانی مانگا اور اوس کو کوزہ مین ڈالدیا پھر آپ نے کلی کر کے اوس مین ڈالدی اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالی نے چاہا آپ نے تکلم کیا (یعنے آپ نے کچھ پڑھا ہمکو اوس کا علم نہین ہو کہ آپ نے کیا پڑھا) پھر آپ نے کوزہ مین اپنی خنصر مبارک داخل کی مین اللہ تعالی کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کو دیکھا کہ اونسے چشمے جاری ہوگئے پھر آپ نے آدمیون سے فرمایا اونھون نے پانی پیا اور پلایا اور اپنی مشکین اور چھاگلین وغیرہ بھرلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے ہنسے کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوگئین پھر آپ نے فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد عبدہ ورسولہ ان دونون کلمون کے ساتھ کوئی شخص اللہ تعالی سے قیامت کے دن ملاقات نکریگا مگر وہ جنت مین داخل ہوگا۔

ابونعیم نے (صحابہ) خدیج بن سدرہ بن علی السلمی کے طریق سے جو اہل قبا سے ہین روایت کی ہو اور اونھون نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے یہانتک کہ ہم (قاحہ) مین اوترے اور قاحہ وہ مقام ہو جو آج کے دن اوس کا نام (سقیا) ہو قاحہ مین پانی نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بنی غفار کے پانیون پر بھیجا قاحہ سے وہ پانی ایک میل پر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدر وادی مین اوترے اور آپ کے بعض اصحاب بطن وادی مین لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ سے پتھریلی زمین کھودی اون کا ہاتھ پانی سے تر ہوگیا وہ لیٹے سے اوٹھکے بیٹھ گئے اور اونھون نے تفتیش کی اون کو پانی نکل آیا

اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی اور آدمیون کو پانی پلایا اور سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے
انھون نے پانی بھر لیا یہانتک کہ انھون نے اتنا پانی لے لیا کہ اون کو کافی ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام سقیا ہی اللہ تعالی نے تم لوگون کو اوس کا پانی پلایا ہی اوس مقام کا نام سقیا رکھا گیا
طبرانی اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ گئے یہانتک کہ جس وقت ہم بعض راستہ مین تھے حضرت حسن اور حضرت حسین رض کی آواز
سنی گئی یہہ دونون صاحبزادے روتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رض
سے دریافت فرمایا کہ میرے ان دونو بیٹون کا کیا احوال ہی حضرت فاطمہ نے کہا کہ پیاس سے روتے
ہین آپ نے آدمیون مین ندا کی کیا کوئی شخص تم لوگون مین سے ایسا ہی جس کے ساتھ پانی ہے کسی نے
اون لوگون مین سے پانی کا ایک قطرہ نہین پایا آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونون مین
ایک صاحبزادے کو مجھے دیدو حضرت فاطمہ نے ایک صاحبزادے کو آپکو پردے کے نیچے سے دیدیا
آپ نے لے لیا اور اون کو اپنے سینہ پر رکھا وہ رو رہے تھے اور خاموش نہین ہوتے تھے آپ نے اپنی
زبان مبارک نکالدی وہ اوسکو چوسنے لگے یہانتک کہ روتے سے ٹھہر گئے اور اون کو سکون ہو گیا مین
اون کا رونا نہین سنتا اور دوسرا صاحبزادہ رو رہا تھا جیسے کہ رو رہا تھا وہ خاموش نہین ہوا تھا آپنے
فرمایا دوسرے صاحبزادے کو مجھے دیدو حضرت فاطمہ نے اون کو دیدیا آپ نے اون کے ساتھ بھی
ویسا ہی کیا دونون صاحبزادے خاموش ہو گئے مین اون کی آواز نہین سنتا تھا۔
شیخین نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر مین تھے آدمیون نے آپ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے حضرت علی رض اور دوسرے ایک مرد
کو بلایا اور اون سے فرمایا کہ تم دونو جاؤ اور میرے واسطے پانی ڈھونڈ کر لاؤ دونو صاحب گئے دونون
صاحب ایک عورت سے ملے اوس کی دونون مزادون یا دونون سطیحون مین اوس کے اونٹ پر پانی تھا
اور وہ مزادون کے بیچ مین بیٹھی تھی دونون صاحبون نے اوس سے پوچھا پانی کہان ہے اوس نے
کہا کہ کل کے روز سے اس گھڑی تک پانی کے ساتھ میرا عہد ہی (یعنے پانی اتنی دور ہی کہ کل کے دن

زبانی سے پانی بھرنے والا اونٹ ... (حاشیہ)

اسی وقت مین پانی پر تھی دو لوگ صاحب اوس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے
پانی کا ایک برتن مانگا اور ۔ ۔ مین دونون مزادون کے دہانون سے پانی ڈالا گیا آپ نے پانی مین کلی
کی اور اوس پانی کو دونون مزادون کے دہانون مین پھیر دیا اور اون دہانون کو باندہ دیا اور مزادون کے
چھوٹے منہہ جن سے پانی نکالتے ہین چھوڑ دیئے گئے اور آدمیون کو پکارا گیا کہ پانی پلاوین اور پانی بھرلین
جس نے چاہا پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی بھر لیا اور دوسرے کو پلایا وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی
کہ آپ اوس کے پانی کے ساتھ کیا کرتے ہین قسم ہے اللہ تعالی کی ہر ایک مزادے سے پانی لیا گیا ہمکو ایسا
خیال ہوتا تھا کہ پہلی بار جو مزادے مین ابتدا کی گئی تھی پانی لینے کے بعد بھی وہ اوس سے زیادہ بھرا ہوا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے واسطے کھانے کی چیز یہان جمع کرو آدمیون نے
کھجوہ جو قسم خرما سے ہے وہ اور آٹا اور ستو جمع کئے یہان تک کہ اوس کے واسطے کثیر کھانا جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے فرمایا تو دیکھتی ہے واللہ ہم نے تیرا پانی کچھہ کم نہین کیا ولیکن اللہ تعالے
عزوجل ہی نے ہمکو پانی پلایا ہے راوی نے کہا وہ عورت اپنے اہل کے پاس آئی اور وہ اپنے اہل سے رک رہی تھی ۔
(یعنے اوس کو آنے مین دیر ہو گئی تھی ۔ انھون نے اوس سے پوچھا اے فلانی تجھکو کس چیز نے روکا تھا اوس نے
کہا تعجب کی بات مین نے دیکھی ہے مجھہ سے دو مرد ملے اور مجھکو وہ دونو اوس مرد کے پاس لے گئے
جسکو صابی کہتے ہین اوس نے میرے پانی سے ایسا کیا اور ایسا کیا جو واقعہ ہو گیا تھا اوسنے اوسکو بیان کیا
اور اوس نے اپنے دونو انگلیون وسطی اور سبابہ سے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کرکے کہا
واللہ وہ مرد اون لوگون مین زیادہ ساحر ہے جو اس آسمان اور زمین کے درمیان مین یا وہ مرد اللہ تعالے
کا برحق رسول ہے راوی نے کہا کہ اوس عورت کے اطراف جو مشرکین رہتے تھے مسلمان اون کو لوٹتے
تھے اور جو گروہ اپنے اونٹ لیکر پانی پر اوترتا اور وہ عورت اون مین ہوتی اوس جماعت کو کچھہ
تکلیف نہ پہنچاتے تھے اوس عورت نے ایکدن اپنی قوم سے کہا مین گمان کرتی ہون کہ قوم تم لوگون کو عمداً
لوٹنے سے چھوڑ دیتی ہے کیا تم لوگون کو اسلام کی رغبت ہے اونھون نے اوس عورت کی اطاعت
کی اور اسلام مین داخل ہو گئے ۔

بیہقی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
رات کو ایک سفر میں چلے گئے روشنی نہ تھی اصحاب کو نہایت تشنگی ہو گئی آپ کے اصحاب مین سے دو مرد
آئے نبی سے ... دونون حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما تھے یا
اون کے سوا دو مرد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم دونون ایک ایسی عورت
کو پاؤ گے ... وہ ایسی ایسی جگہ ہوگی جس کے ساتھ ایک اونٹ ہے جس پر دو مزادین ہین تم دونون
اوس کو میرے پاس لے آؤ راوی نے کہا وہ دونون اوس عورت کے پاس آئے اور اوس کو ایسی حالت
مین پایا کہ وہ دو مزادون کے درمیان اونٹ پر سوار ہے اونھون نے اوس عورت سے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو بلاتے ہین تو چل اوس نے پوچھا کون رسول اللہ کیا یہہ صابی بلاتا ہے اونھون نے
کہا تو جس سے مراد رکھتی ہے وہی شخص تجھکو بلاتا ہے اور اللہ تعالی کا برحق رسول ہے دونون صاحب اوس
عورت کو لیکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کی دونون مزادون سے ایک برتن مین پانی کیا گیا
پھر جو کچھہ اللہ تعالی نے چاہا کہ آپ پڑھین آپ نے دعا کے طور پر پڑھا پھر اوس پانی کو دونون مزادون مین
ڈالدیا پھر اون مزادون کے چھوٹے دہانون کے کھولنے کے واسطے فرمایا وہ کھولدئے گئے پھر آپ نے
آدمیون سے فرمایا اونھون نے اپنے اپنے برتن اور اپنی مشکین بھرلین اور اوس دن کسی برتن اور کسی
مشک کو اونھون نے نچھوڑا مگر اوس کو بھرلیا عمران نے کہا کہ مجھکو یہہ خیال ہوتا تھا کہ مزادون نے زیادہ
نہین کیا مگر بھر پور ہوجانے کو یعنی پہلے سے زیادہ بھری خیال کی جاتی تھین عمران نے کہا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس کے کپڑے کے واسطے امر فرمایا وہ بچھادیا گیا پھر آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا وہ اپنے
توشون مین سے لائے یہانتک اوسکو کہا دیا کہ اوس کا کپڑا اونھون نے بھردیا پھر آپ نے
اوس عورت سے فرمایا تو چلی جا ہم نے تیرے پانی مین سے کچھہ نہین لیا ولیکن اللہ تعالی نے ہم کو
پانی پلایا اور سیراب کیا وہ عورت اپنے اہل کے پاس آئی اور اوس نے اون کو خبر کی کہ مین لوگون مین
بالیقین الناس کے پاس سے آئی ہون یا وہ البتہ اللہ تعالی کا برحق رسول ہے وہان اونھون کا جو گروہ
تھا اوس کے سب مالک یہہ خبر سنکر آئے اور مسلمان ہوگئے ۔

بیہقی نے اور بھی دوسری وجہ سے عمران بن الحصین سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ستر شتر سوار ون مین تشریف لے گئے اور اپنے اصحاب کو لے گئے اصحاب صبح کے قبل ٹھیر گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے یہانتک سوئے کہ آفتاب طلوع ہو گیا حضرت
ابوبکر الصدیق بیدار ہوے اور انھون نے دیکھا کہ آفتاب طلوع ہو چکا ہے انھون نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر
کہا اور گویا انھون نے اس امر سے کراہت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرین یہانتک
کہ حضرت عمر رض بیدار ہوے حضرت عمر رض کا بیدار ہونا ایک بڑے آواز والے شخص کا بیدار ہونا تھا
حضرت عمرؓ نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا اور اپنی آواز کو خوب کوشش سے بلند کیا یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ کے اصحاب مین سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ہم سے نماز
فوت ہو گئی آپ نے فرمایا تم سے نماز فوت نہین ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا وہ
سب سوار ہو گئے اور آہستگی اور وقار سے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتر پڑے اور اصحاب
آپ کے ساتھ اوترے جس جگہ آپ نماز سے سو گئے تھے گویا اوس جگہ مین رہنے سے آپ نے کراہت فرمائی
تھی اسلئے وہان سے چلدئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ آپ کے
پاس آدمی اتنا تھوڑا پانی لائے کہ ایک گھونٹ کی مقدار سے بھی کم لوٹے مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس پانی کو ایک برتن مین ڈالدیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی مین رکھدیا پھر آپ نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ وضو کرو تقریباً ستر مردون نے وضو کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز
کے واسطے ندا کیجاوے ندا کی گئی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور آپنے دو رکعتین پڑہین پھر اپنے نماز کے واسطے فرمایا اقامت
کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی جبکہ آپ نماز سے پھرے تو نبی کا ایک
آپ نے اپنے اصحاب مین سے ایک مرد کو کھڑا پایا جبکہ اوس کو آپ نے دیکھا اوس سے پوچھا نماز پڑھنے
سے کس چیز نے تمکو منع کیا اوس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو جنابت ہو گئی ہے آپ نے فرمایا پاک مٹی
سے تیمم کر لو جسوقت تم تیمم سے فارغ ہو جاؤ نماز پڑھ لو اور جسوقت تمکو پانی ملجاوے تو تم غسل کر لیجو
رسول اللہ صلعم اور آپکے اصحاب صبح کو اوسے نہین جانتے تھے کہ پانی اونکے تئین ہے آنحضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اون کے ساتھ

آپ کے اصحاب مین سے چند مرد گئے تہے کہ آپ کے واسطے پانی ڈہونڈہین حضرت علی صحابہ مین سے چند لوگون کے ساتھ گئے اور آپ اوس دن اور اوسی رات پہنچے گئے پہر ایک عورت سے ملے جو اپنے اونٹ پر دو مزادون کے درمیان بیٹہی تہی حضرت علی رضہ نے اوس عورت سے پوچہا تو کہان سے آئی ہے اوس نے کہا مین آئی ہون یتیمون کے واسطے جنکا بہر کے نانی ہین

جبکہ اوس عورت نے حضرت علی رضہ سے کہا اور اون کو خبر دی کہ اون کے اور پانی کے درمیان ایک رات اور دن سے زیادہ کی راہ ہے حضرت علی رضہ نے یہ سنکر اپنے ہمراہیون سے کہا واللہ اگر ہم جاوینگے تو بہت تہک جاوینگے یہانتک کہ ہماری سواری کے چوپائے ہلاک ہو جاوینگے اور جو شخص ہم لوگون مین سے پیاسا ہو گا وہ ہلاک ہو جاویگا پہر کہا ہم ان دونون مزادون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاوینگے تاکہ آپ پانی کے باب مین غور فرماوین جبکہ حضرت علی رضہ اور آپ کے اصحاب آئے اور اوس عورت کو لائے جو دو مزادون کے درمیان اپنے اونٹ پر بیٹہی تہی حضرت علی رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون ہم نے اس عورت کو ایسی ایسی جگہہ پایا اور مین نے اوس سے پانی کو پوچہا اوسنے کہا کہ اوس کے اور پانی کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا راستہ ہے اور راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے

مسلم نے ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ مین تہے آپ نے رات مین راہ قطع کی پہر آپ سو گئے آپ بیدار نہوے مگر اوس وقت کہ آفتاب آپ کی پشت مبارک پر آگیا آپنے وضو کا لوٹا مانگا جو میرے ساتھہ تہا اوس مین کچہہ پانی تہا آپ نے اوس لوٹے سے وضو کیا اور پہر فرمایا کہ اپنے لوٹے کو حفاظت سے رکہو قریب مین اس کی کوئی خبر ہونے والی ہے پہر آپ چلدئے یہانتک کہ دن چڑہ گیا آدمیون نے کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے اور ہم پیاسے ہو گئے آپ نے سنکر فرمایا تمکو ہلاکت نہوگی پہر آپنے فرمایا کہ میرے چہوٹے قدح کی طرف جاؤ اوسکو لیکر آؤ اور آپنے وضو کا لوٹا مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح مین پانی ڈالتے جاتے تہے اور ابو قتادہ اونکو پانی پلاتے جاتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچہی طور سے بہرو تم کل لوگ سیراب ہو جاؤگے یہانتک کہ کل آدمی سیراب ہو گئے کوئی تشنہ باقی نرہا

بیہقی نے حضرت ابوقتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تشریف لے گئے
... آپ بعض راستہ میں تھے آپ اپنی بعض حاجت کے واسطے پیچھے رہ گئے اور آپ کے ساتھ میں بھی ہو ا
ایک پیچھے رہ گیا آپ نے اپنی حاجت رفع کی اور میں نے لوٹے سے پانی ڈالا آپ نے وضو کیا اور مجھ سے
فرمایا کہ اس لوٹے کو حفاظت سے رکھ یقین ہے کہ اس کے پانی کی کوئی شان ہوگی پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ کہ جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں ان کی اطاعت کرینگے تو اپنے
نفوس کے ساتھ نرمی کرینگے اور اگر وہ ان دونوں حضرات کی نافرمانی کرینگے تو اپنے نفوس سے شقاوت
کرینگے ابوقتادہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی نے اہل لشکر کو یہ اشارہ کیا تھا کہ وہ نہ
اتریں یہانتک کہ پانی آجاوے اور بقیہ آدمیوں نے کہا ہم اوترینگے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آجاویں وہ لوگ اوتر پڑے ہم اون کے پاس دوپہر کے وقت آئے ہم نے اون کو اوسی حال
مین پایا کہ پیاس سے ہلاک ہو رہے تھے آپ نے مجھکو لوٹے کے ساتھ بلایا میں آپ کے پاس لوٹا لایا
آپ نے اوس کو بغل مین لے لیا پھر آپ آدمیوں کو پانی ڈالنے لگے اونھوں نے پانی یہانتک پیا کہ
سیراب ہو گئے اور وضو کیا اور ہر ایک برتن جو اون کے ساتھ تھا اوس کو بھر لیا یہانتک کہ آپ
یہہ فرمانے لگے کیا کوئی پانی بھرنے والا ہے ابوقتادہ نے کہا میرے خیال مین یا کہ وہ لوٹا پانی کا ویسا
ہی تھا جیسا کہ آپ نے لیا تھا اوس وقت لشکر مین بہتر مرد تھے۔

ابن عدی اور ابویعلی اور بیہقی نے انس رضہ سے یہہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
لشکر تیار کر کے مشرکین کی طرف بھیجا اہل لشکر مین حضرت ابوبکر الصدیق رضہ تھے آپ نے اہل لشکر سے
فرمایا کہ اچھی رفتار سے چلو اس لئے کہ تمھارے اور مشرکین کے درمیان پانی ہے اگر مشرکین پانی کی
طرف سبقت کرینگے تو آدمیوں پر یہہ امر دشوار ہوجاویگا اور تمھارے چوپائے نہایت درجہ تشنہ
ہوجائینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ آدمیوں مین پیچھے رہ گئے مین اونکا نوان آدمی
تھا اور آپ نے اصحاب سے پوچھا کیا تمکو خواہش ہے کہ ہم تھوڑی دیر رات مین ٹھیر جاوین پھر آدمیوں
سے ملجاوینگے اصحاب نے عرض کی بہتر ہے رات مین سب اوتر پڑے ان سب کو کسی نے بیدار

[illegible] گھوڑے نے تیچے اون سے فرمایا آگے بڑہو اور اپنی حاجتین تمام کرو سب نے تپ
[illegible] تمام کر کے آپ کے پاس پلٹ کے آئے آپ نے پوچھا کیا تم لوگون مین سے کسی کے
پاس [illegible] ایک صاحب نے کہا میرے پاس ایک لوٹا ہے جسمین کچھہ پانی ہے آپ نے فرمایا
اوسکو لیکر [illegible] آئے [illegible] لیا اور اپنا دست مبارک اوس پر پھیرا
[illegible] واسطے اوس مین دعا کی پھر اصحاب سے فرمایا آؤ وضو کرو اصحاب آئے آپ اون
پانی ڈالتے جاتے تھے یہان تک کہ سب نے وضو کر لیا اور آپ نے اون کو نماز ظہر پڑہائی اور لوٹے والے
صاحب سے فرمایا کہ اپنے لوٹے کی حفاظت کرو اسکی آیندہ کوئی خبر ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آدمیون سے پہلے سوار ہو گئے اور اپنے اصحاب سے پوچھا جو آدمی گئے ہین اون کی نسبت
تم کیا گمان کرتے ہو انھون نے کیا کیا اصحاب نے عرض کی اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول زیادہ عالم
ہے آپ نے فرمایا کہ اون آدمیون مین ابوبکر الصدیق اور عمر فاروق رض ہین آدمی راہ حق پر ثابت قدم رہینگے
حال یہہ تھا کہ مشرکین اوس پانی پر پہلے سے پہونچ گئے تھے آدمیون پر یہہ امر دشوار ہو گیا تھا آدمی اور اونکی
سواری کے اونٹ اور اون کے چوپائے شدید پیاسے ہو گئے تھے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوٹے والے صاحب سے فرمایا کہ اپنا لوٹا میرے پاس لاؤ وہ لوٹا لیکر آئے اوسوقت لوٹے مین کچھہ پانی تھا
آپ نے آدمیون سے فرمایا کہ آؤ اور پانی پیو آپ اون کو پانی دیتے جاتے تھے یہان تک کہ کل آدمیون نے
پانی پی لیا اور انہون نے اپنے چوپایون اور سواری کے اونٹون کو پانی پلایا اور ہر ایک برتن اور ہر ایک
مشک اور مزادہ کو بھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مشرکین کی طرف اوٹھکر گئے اللہ تعالی
نے ایک ہوا کو بھیجا ہوا نے مشرکین کے منہ پر طمانچے مارے اور اللہ تعالی نے اپنی نصرت نازل فرمائی اور
مشرکین نے پشت پھیرے سے مسلمانون کو قدرت دی اصحاب نے مشرکین مین سے اتنے قتل کئے کہ عظیم قتل
ہوا اور مشرکین کو کثرت سے قید کیا اور کثیر غنایم اپنے ساتھ ہانک لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور کل آدمی پلٹنے کی حالت اور صلح کی حالت مین واپس آئے یا سلامتی سے واپس آئے ۔
بغوی اور ابن ابی شیبہ اور ماوردی اور طبرانی نے حبان بن بح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری قوم

مسلمان ہو گئی اور مجھکو یہہ خبر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی طرف ایک لشکر تیار کر کے بھیجا ہی میں آپ کے پاس آیا اور مین نے آپ سے یہہ عرض کی کہ میری قوم اسلام پر ہی آپ نے مجھ سے پوچھا کیا ایسی ہی میں نے عرض کی بیشک وہ اسلام پر ہین حبان نے کہا مین رات سے صبح تک آپ کے ساتھ ساتھ رہا جب مین صبح کو اوٹھا مین نے نماز کے واسطے اذان دی اور آپ نے مجھکو ایک برتن دیا مین نے اوس سے وضو کیا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتان مبارک برتن مین رکھدین آپ کی انگلیون سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے آپ نے فرمایا تم لوگون مین سے جو شخص وضو کا ارادہ کرے وہ وضو کر لے۔

ابن السکن نے ہمام بن نغیل السعدی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگون کے واسطے ایک کنوان کھودا گیا وہ کنوان شور نکلا آپ نے مجھکو ایک لوٹا دیا اوس مین پانی تھا اور آپ نے فرمایا کہ اس پانی کو اوس کنوین مین ڈالدو مین نے وہ پانی کنوین مین ڈالدیا وہ کنوان شیرین ہو گیا وہ کنوان ملک یمن مین زیادہ شیرین پانی کا کنوان ہی

پھر باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزون مین ہی کہ کھانے کی کثرت مین واقع ہوے ہین یہہ معجزے اون معجزے کے سوا ہین جو آگے بیان ہو چکے ہین

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایکدن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین نے انکو آپ کے اصحاب کے ساتھ بیٹھا پایا آپ اونسے باتین کر رہے تھے اور آپ نے اپنے شکم مبارک پر ایک کپڑا باندھ لیا تھا مین نے آپ کے بعض اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر کپڑا کس واسطے باندھا ہی اصحاب نے کہا بھوک سے باندھا ہے مین ابو طلحہ کے پاس گیا اور اون کو مین نے خبر کی وہ میری مان کے پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا کوئی شی ہی اونھون نے کہا ہان میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور خرمے ہین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اکیلے آوین گے تو ہم اون کا پیٹ بھر دینگے اور اگر آپ ہمارے پاس کسی کو لیکر آوین گے

تو اون لوگون کے واسطے کھانا تھوڑا ہو جاویگا ابوطلحہ نے مجھہ سے کہا اے انس تم جاؤ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کھڑے ہو جسوقت آپ کھڑے ہون تو تم آپ کو چھوڑ دو یہانتک کہ آپ کے
اصحاب چلے جاوین پھر تم آپ کے پیچھے جاؤ یہانتک کہ جسوقت آپ دروازے کے پردہ کے پاس کھڑے
ہو جاوین یا دروازے کی دہلیز کے پاس کھڑے ہو جاوین تو تم یہہ عرض کرو کہ میرے باپ نے آپ کو
بلایا ہے جو کچھہ میرے باپ نے مجھہ سے کہا تھا مین نے اوس طور سے کیا جبکہ مین نے آپ سے یہہ عرض کی
کہ میرے باپ نے آپکو بلایا ہے آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا اے لوگو آؤ پھر آپ نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا
اور اوس کو مضبوط پکڑا پھر آپ اپنے اصحاب کے ساتھہ آئے جسوقت ہم اپنے مکان کے قریب آگئے آپ
نے میرا ہاتھہ چھوڑ دیا مین مکان مین ایسے حال مین داخل ہوا کہ جو لوگ آپ کے ساتھہ آئے تھے اون کی کثرت
کے سبب سے مین حزین تھا مین نے اپنے باپ سے کہا اے بابا تم نے جو بات مجھہ سے کہی تھی مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدی تھی آپ نے اپنے اصحاب کو بلا لیا اور آپ اپنے اصحاب کو لیکر تمھارے پاس
آئے مین یہہ سنکر ابوطلحہ مکان سے باہر نکلے اور عرض کی یا رسول اللہ مین نے انس کو آپ کے پاس اس لئے
بھیجا تھا کہ وہ تنہا آپ کو بلا کر لاوے جن آدمیون کو مین دیکھہ رہا ہون میرے پاس اوتنا کھانا نہین ہے
کہ وہ سیر ہو وین آپ نے فرمایا تم مکان مین جاؤ جو کھانا تمھارے پاس ہے اللہ تعالی اوس مین برکت دیگا
ابوطلحہ مکان مین گئے اور کہا کہ تمھارے پاس جو شئی ہے اوس کو جمع کر لو پھر اوس کو آپ کے پاس لاؤ ہمارے
پاس جو کچھہ روٹی اور خرمے تھے ہم آپ کے پاس لے گئے اور ہم نے اپنے ایک بوریے پر اوس کو رکھدیا آپنے
اوس مین برکت کے واسطے دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے پاس آٹھہ آدمی آوین مین نے آپ کے پاس آٹھہ آدمی
داخل کئے آپ نے اپنا دست مبارک کھانے کے اوپر رکھدیا اور فرمایا کھاؤ اور بسم اللہ کہو آدمیون نے آپ کی
انگشتان مبارک کے درمیان سے کھانا کھایا یہانتک کہ وہ آٹھون سیر ہو گئے پھر آپ نے مجھہ سے امر فرمایا کہ اپنے
پاس مین آٹھہ آدمیون کو داخل کرون آپ آٹھہ آٹھہ آدمیون کے واسطے فرماتے گئے یہانتک کہ آپ کے پاس
اسّی مرد آئے اور ہر ایک مرد اون مین کا کھانا کھاتا یہانتک کہ وہ سیر ہو جاتا تھا پھر آپ نے مجھہ کو اور میری مان
اور ابوطلحہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھانا کھاؤ ہم نے یہانتک کھایا کہ ہم سیر ہو گئے پھر آپ نے اپنا دست مبارک

کھانے پر سے اوٹھا لیا اور فرمایا اے ام سلیم تمھارے کھانے مین سے کچھ کھانا کہان ہی جو وقت تم نے اوس
پیش کیا تھا ام سلیم نے عرض کی میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون اگر یہہ بات نہوتی کہ مین نے اون
آدمیون کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تو مین یہہ کہتی کہ ہمارے کھانے مین سے کچھ کم نہین ہوا ہی (یعنے جو کہ
مین نے انکو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہی اس لئے مین کہتی ہون کہ اونھون نے اس کھانے مین سے کچھ کھایا ہوگا)
شیخین نے انس رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی آواز ضعیف سنی مین پہچانتا ہون آپ کو بھوک ہی کیا تمھارے پاس کوئی شی ہی ام سلیم نے کہا ہان ہی ام سلیم
نے جو کی ٹکیین نکالین پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھہ سے پوچھا کیا تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا
مین نے عرض کی ہان ابو طلحہ نے بھیجا ہی جو لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ نے اون سے فرمایا تم لوگ اٹھو مین ابو طلحہ کے
پاس آیا اور مین نے اون کو خبر کی ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آدمی آگئے حال یہہ ہے
کہ ہمارے پاس اوتنا کھانا نہین ہی جو آدمیون کو کھلائین ام سلیم نے کہا اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول
زیادہ عالم ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکان مین داخل ہوئے اور فرمایا اے ام سلیم جو کھانا تمھارے پاس
ہو وہ لاو ام سلیم جو کی روٹی لائین آپ نے اوس کے واسطے فرمایا وہ توڑ دیگئین اور اوس پر آپ نے
عکہ مین سے گھی ڈالا اور ام سلیم نے اوس کو سالن بنایا پھر جو کچھہ اللہ تعالی نے چاہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پڑھین آپ نے اوس پر پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو کھانے کے واسطے اذن دو دس کو اذن
دیا گیا اونھون نے کھانا یہانتک کھایا کہ وہ سیر ہوگئے پھر وہ مکان سے باہر چلے گئے پھر آپنے فرمایا کہ دس
مردون کو اذن دو دس کو اذن دیا گیا اون دس نے یہانتک کھانا کھایا کہ وہ سیر ہوگئے پھر آپ نے فرمایا
کہ دس آدمیون کو اذن دو دس دس آئے اور کھاتے گئے یہانتک کہ کل قوم نے کھانا کھالیا اور اون کے
پیٹ بھر گئے اوس وقت قوم کے آدمی ستر یا اسّی تھے۔ اور اس حدیث کی روایت مسلم رض نے متعدد
طریقون سے کی ہی اور بعض اون طریقون مین یہہ وارد ہی کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا
اور اہل خانہ نے کھانا کھایا اور اتنا کھانا چھوڑ دیا کہ اونکے ہمسایون کو بھیجا اور بعض اون طریقون مین یون
وارد ہی کہ آپنے بسم اللہ اللہم اعظم فیہ البرکۃ فرمایا۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا میری ماں نے مجھ سے کہا اے انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروسی کی حالت مین صبح کی ہے اور مین نہین دیکھتی ہون کہ آپ کے واسطے صبح کا کھانا ہو تم وہ عکہ اور خرمے لے آؤ حرمونکا فرش بدل گیا تھا میری ماں نے آپ کے واسطے حیس تیار کیا اور مجھ سے کہا کہ اس حیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی کے پاس لیجاؤ مین وہ حیس کو آپ کے پاس پتھر کے ایک طباق مین لایا آپ نے فرمایا کہ اسکو مکان کے ایک گوشہ مین رکھدو اور تم جاؤ اور میرے پاس ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علیؓ اور اصحاب مین سے ایک گروہ کو بلا کے لے آؤ پھر میرے پاس اہل مسجد کو اور اون لوگون کو بلا کر لاؤ جن کو تم راستہ مین دیکھو مین قلت طعام اور آدمیون کی کثرت سے جنکو آپ نے بلایا تھا تعجب کر رہا تھا مین نے اون کو بلایا اتنے آدمی آئے کہ مکان اور حجرۂ مبارک بھر گیا پھر آپ نے فرمایا اے انس وہ حیس لاؤ مین طباق لیکر آیا آپ نے اوس مین اپنی تین انگلیان ڈالین وہ حیس بڑہتا اور اونچا ہوتا جاتا تھا آدمی کھاتے جاتے اور مکان سے نکلتے جاتے تھے یہانتک کہ جسوقت سب لوگ فارغ ہوگئے طباق مین اوسی موافق باقی بچا جسقدر مین لایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس حیس کو زینب کے سامنے رکھدو ثابت نے کہا مین نے انس سے پوچھا جن آدمیون نے وہ حیس کھایا تم گمان کرتے ہو کتنے آدمی تھے انس نے کہا بہتر آدمی تھے۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ابی قسیمہ کے طریق سے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اصحاب صفہ نے جو بیس مرد تھے مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا وہ لوگ بھوک کی شکایت کرتے تھے آپ نے اپنے گھر مین دیکھا اور پوچھا کچھ ہے اہل خانہ نے کہا ہان ایک ٹکڑا ہے یا یہہ کہا ٹکڑے مین اور کچھ دودہ ہے وہ ٹکڑا یا ٹکڑے اور دودہ آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اوس کو باریک توڑا پھر اوس پر دودہ ڈالا پھر آپ نے اوس کو اپنے دست مبارک سے یہانتک ملایا کہ اوس کو ثرید کی مانند کر دیا پھر آپ نے فرمایا اے واثلہ تم اپنے اصحاب مین سے دس کو بلا لاؤ اور دس کو پیچھے چھوڑ دو مین نے دس کو بلایا اور دس کو چھوڑ دیا آپ نے اون دس سے فرمایا بسم اللہ اسکے اطراف سے کھاؤ اور اوس کے سر کو چھوڑ دو اس لئے کہ برکت اس کے اوپر سے آتی ہے اور وہ بڑہتا جاتا ہے

میں نے اون دس مردوں کو دیکھا کہ وہ کھا رہے تھے اور آپ کی انگلیاں مبارک کے درمیان سے نکل
رہے تھے یہانتک کہ سیری سے وہ بھر گئے پھر وہ اٹھ گئے اور دوسرے آدمی آئے جیسے آپ نے پہلے آدمیوں
سے فرمایا تھا ان سے بھی ایسا ہی فرمایا وہ بھی اون دس کھانے والوں ہی سے یہانتک کھایا کہ سیری سے
بھر گئے یہانتک کہ کھانے والے اسی کو پہنچ گئے پھر جب کھانا چکے اور تھالی میں باقی رہا تو جو تھا
اون نے جو کچھ دیکھا اوس سے میں تعجب کی حالت میں اوٹھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سلیمان بن حبان کے طریق سے واثلہ بن الاسقع کے طریق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے
کہا میں اصحاب صفہ میں سے تھا میرے اصحاب نے مجھ سے بھوک کی شکایت کی اور انہوں نے کہا اے
واثلہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہمارے واسطے کھانا مانگو میں آپ کے پاس آیا اور
عرض کی کہ میرے اصحاب بھوک کی شکایت کرتے ہیں آپ نے سنکر فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس کچھ
ہے حضرت عائشہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر روٹی کے ٹکڑے ہیں آپ نے فرمایا اون ٹکڑوں کو دیدو
اور ایک طبق مانگا اور روٹی کو طبق میں ڈالا پھر آپ اپنے دست مبارک سے ثرید بنانے لگے اور روٹی
ثرید بڑھتا جاتا تھا یہانتک بڑھا کہ طبق بھر گیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے اصحاب میں سے
دس کو لے آؤ جب وہ آگئے تو آپ نے اون سے فرمایا کہ بسم اللہ طبق کے اطراف سے لو اور کھانے کی چوٹی
پر سے نہ لو اس لئے کہ اوس کے اوپر کی جانب سے برکت اترتی ہے اون آدمیوں نے یہانتک کھایا کہ وہ سیر ہو گئے
پھر وہ اوٹھ گئے اور جتنا کھانا طبق میں تھا اوس کی مثل باقی رہ گیا پھر آپ اوس کو اپنے دست مبارک سے درست
کرنے لگے اور کھانا بڑھ رہا تھا یہانتک کہ طبق بھر گیا آپ نے فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو
لے آؤ دس آدمی آئے اور انہوں نے پہلے دس آدمیوں کے طور پر کھانا کھایا پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا
کوئی آدمی باقی رہ گیا ہے میں نے عرض کی ہاں دس آدمی باقی ہیں آپ نے فرمایا اون دس کو لے آؤ وہ آگئے
اور انہوں نے یہانتک کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر وہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور جتنا کھانا طبق میں تھا اوس کی
مثل باقی رہ گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو حضرت عائشہ کے پاس لیجاؤ۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے یزید ابن مالک کے طریق سے واثلہ بن الاسقع

سے روایت کی ہے کہا کہ ہم تین دن تک بغیر کھانے کے رہے ہم نے کھانا نہیں کھایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا اور میں نے آپ سے یہ خبر کی آپ نے دریافت فرمایا کچھ شے ہے ایک جاریہ نے عرض کی ہان
ہان ایک جو کی روٹی کا ٹکڑا ہے آپ نے وہ منگایا پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے روٹی کو توڑا
اور کچھ فرمایا پھر فرمایا جاؤ دس آدمیون کو بلا لاؤ میں دس آدمیون کو بلا کر لایا ہم نے یہانتک کھایا
کہ بہت سیر ہو گئے اور کھانے کی یہ حالت تھی گویا ہم نے اوس میں اپنی انگلیان ڈالی تھیں کچھ کم
نہیں ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو میرے پاس بلا کر لے آؤ راوی نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ان
آدمیون کے کھانے کے بعد دس دس کے درمیان سے آدمیون کو بلایا اور راوی نے یہ کہا ہے کہ اونھون
نے کھانا تبرک کے طور پر چھوڑ دیا۔

طبرانی نے (اوسط) میں صفیہ ام المومنین سے روایت کی ہے اونھون نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایکدن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے میں بھوکا ہون
میں نے عرض کی کچھ شے نہیں ہے مگر وہ مد آٹا ہے آپ نے فرمایا اوس کو گرم کر دو پھر بیان کر دو میں نے آٹے کو
ہانڈی میں ڈالا اور اوس کو پکایا اور پھر آپ سے عرض کی کہ آٹا پک گیا پھر آپ نے روغن زرد کی مشک
مانگی جس میں نہ تھا مگر تھوڑا گھی آپ نے اوس کے دونون کنارے ہانڈی میں نچوڑے اور آپ نے اپنا دست
مبارک اوس پر رکھدیا اور فرمایا بسم اللہ اپنی بہنون کو بلا لو اس لئے کہ میں جانتا ہون تمھکو علم ہے جیسے
میں بھوک پاتا ہون اوس کے مثل وہ بھی بھوک پاتی ہیں میں نے اون کو بلایا ہم سب نے یہانتک کھایا کہ ہم سیر
ہو گئیں پھر حضرت ابوبکر الصدیق رض آئے پھر حضرت عمر فاروق رض آئے پھر ایک اور مرد آیا اور اونھون نے
اوتنا کھایا کہ سیر ہو گئے اور اون سے بچ رہا۔

احمد نے (زہد) میں اور بزار اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک اعرابی کو مہمان کیا اور اوس کے کھانے کے واسطے کچھ طلب فرمایا کچھ نہ پایا مگر ایک ٹکڑا جو سوکھا
ہوا کسی سوراخ میں پڑا تھا اوس ٹکڑے کو آپ نے لے لیا اور اوس کے چند ٹکڑے کئے اوس پر اپنا دست
مبارک رکھدیا اور اعرابی کو بلایا اور اوس سے فرمایا کھاؤ اعرابی نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گیا اور بچنے کے

طور پر تکرار سے پھر بہت اعرابی آپ کی خاطر سے بیٹھنے لگا اور دیکھنے لگا اب ضرور صالح مرد ہیں۔

دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہو اور ان علما نے اس حدیث کو صحیح کہا ہو اور ابونعیم نے سمرہ بن جندب سے یون روایت کی ہو کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کا ایک پیالہ لایا گیا جسمین کھانا تھا صبح کے وقت سے ظہر تک آدمی باہم متعاقب آرہے تھے ایک قوم کھانا کھا کے اوٹھ کھڑی ہوتی اور دوسری قوم اوس کے بعد بیٹھتی تھی ایک مرد نے سمرہ سے پوچھا کیا کھانا بڑہتا تھا سمرہ نے کہا نہیں بڑہتا تھا مگر اس جگہ سے اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی منجانب اللہ کھانا بڑہتا تھا۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابوایوب سے روایت کی ہو کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ کے واسطے کھانا پکوایا اوس قدر تھا کہ آپکو اور ابوبکر رضہ کو کفایت کرتا پھر وہ کھانا آپ کے اور ابوبکر رضہ کے پاس لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے پاس تیس ۳۰ آدمی اشراف انصار مین سے بلا کے لے آؤ سو امر مجھ پر دشوار ہوا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ میرے پاس کچھ شی نہین ہو جو ہین اوس کو زیادہ کر۔ وہ مین پھر یہی حالت ہو گئی کہ بات نافرمانی ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور میرے پاس تیس ۳۰ آدمی اشراف انصار سے لے آؤ مین نے تیس ۳۰ آدمیون کو بلایا وہ آئے آپ نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ ان سب نے یہانتک کھایا کہ کھانے سے ہٹ گئے پھر اونھون نے یہ شہادت دی کہ آپ رسول اللہ ہین اور اونھون نے جانے سے پہلے آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا میرے پاس ساٹھ آدمی بلا کے لاؤ ساٹھ آدمی آئے یہانتک کہ آپ کے اوس کھانے سے انصار مین سے ایکسو اسّی مردون نے کھایا۔

بخاری نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ہم ایکسو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگون مین سے کسی کے ساتھ کھانا ہے یکایک معلوم ہوا کہ ایک آدمی کے ساتھ ایک صاع یا ایک صاع کی مثل غلہ ہے وہ غلہ پیس کر گوندھا گیا پھر ایک مرد ایک بکری لایا جسے وہ ہانک رہا تھا آپ نے اوس مرد سے بکری خرید فرمائی اور اوس بکری کے واسطے حکم دیا وہ ذبح کیگئی اور پکائی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی کلیجی کے واسطے فرمایا کہ بھونی جاوے قسم ہو اللہ تعالی

کہ اون ایکسو تیس آدمیون مین سے کوئی آدمی نہ تھا گر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے واسطے بکری
کی کلیجی کا ایک ٹکڑا قطع کیا اگر آدمی موجود تھا تو اوس کو کلیجی کا ایک ٹکڑا دیدیا اور اگر آدمی اوس وقت
حاضر نہ تھا تو اوس کے لئے آپ نے ایک ٹکڑا چھپا کر رکھ لیا راوی نے کہا کہ اوس بکری کے گوشت سے
دو پیالے تیار کئے گئے ہم کل آدمیون نے اوس بکری کے گوشت مین سے کھایا اور ہم سب سیر ہو گئے اور
دونون پیالون مین اوس کا گوشت بچ رہا اور دونون پیالے اونٹ پر رکھدئے گئے۔
بخاری نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے ابوہریرہ رض نے یون قسم کھا کے کہا ہے واللہ الذی
لا الہ الا ہو زمین پر مین اپنے جگر پر بھوک کا بھروسا کرتا تھا (یعنے مین سمجھتا تھا کہ دنیا مین مجھ سے
زیادہ بھوک کی برداشت کوئی نہین کرسکتا) اور مین بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندہا کرتا تھا ایکدن مین
راستہ پر بیٹھ گیا میرے پاس سے ابوبکر گذرے مین نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی
اور مین نے اون سے آیت کو نہین پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھکو اپنے ساتھ لین وہ چلے گئے اور مجھکو ساتھ
نہین لیا پھر میرے پاس سے عمر رض گزرے مین نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور مین نے
اون سے آیت کو نہین پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھکو اپنے ساتھ لے جاوین وہ چلے گئے اور مجھکو ہمراہ نہین
لے گئے پھر میری طرف سے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جسوقت آپ نے مجھکو دیکھا تبسم فرمایا اور جو
بات میرے دل مین تھی اور میرے چہرے مین تھی اوس کو آپ نے پہچان لیا پھر آپ نے فرمایا یا ابوہریرہ مین نے عرض
کی لبیک یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ہولو اور آپ چلے گئے مین آپ کے پیچھے ہولیا آپ مکان مین
داخل ہو گئے مین نے اذن چاہا آپ نے مجھکو اذن دیا مین مکان مین داخل ہوا مین نے ایک قدح مین دودہ پایا
آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دودہ کہان سے آیا ہے گھر کے آدمیون نے کہا کہ اس کو آپ کے واسطے فلان مرد
نے یا فلان عورت نے بطور ہدیہ بھیجا ہے آپ نے فرمایا ابوہریرہ مین نے عرض کی لبیک یارسول اللہ آپ نے
فرمایا اہل صفہ کے پاس پہونچو اور اون کو میرے پاس بلا کے لے آو ابوہریرہ رض نے کہا کہ اہل صفہ اسلام
کے مہمان تھے نہ اہل کے پاس ٹھکانہ رکھتے تھے اور نہ مال تھا جس وقت آنحضرت صلعم کے پاس صدقہ آتا تو
آپ اہل صفہ کے پاس بھجدیتے تھے اور صدقہ مین سے آپ کچھ نہین لیتے تھے اور جس وقت آپ کے پاس ہدیہ آتا

آپ اون کے پاس آدمی بھیجتے اور اوس ہدیہ سے آپ لیتے اور اہل صفہ کو اوس مین شریک فرماتے تھے آپ نے انہا
کے پاس جو مجھکو بھیجا یہ امر مجھکو ناگوار ہوا مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ دودھ اہل صفہ مین کیا حقیقت رکھتا ہے
یعنے تھوڑا ہے) اور مجھکو یہہ امید تھی کہ پیاس کی مقدار مجھکو ملجاویگا کہ مجھکو اوس سے قوت ہوگی اور مین آپکا
بھیجا ہوا ہون جسوقت اہل صفہ آوین گے آپ مجھکو یہ حکم دینگے کہ مین ان کو دودہ دیدون اور یہ نہوگا کہ اس
دودہ مین سے مجھکو کچھہ پہونچے اسوقت اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کی طاعت سے مجھکو چارہ نہ تھا
مین اہل صفہ کے پاس آیا اور اون کو مین نے بلایا اہل صفہ آئے اور مکان مین اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھہ گئے آپنے
مجھکو پکارا اے ابو ہریرہ مین نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ دودہ کو لو اور اہل صفہ کو
دو مین نے دودہ کا قدح لیا مین ہر ایک آدمی کو دودہ کا وہ قدح دے دیتا اور وہ پیتا یہانتک کہ وہ سیراب
ہو جاتا پھر وہ مرد مجھکو قدح پھیر دیتا مین دوسرے مرد کو دیدیتا تھا وہ اتنا پیتا کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مجھکو قدح
پھیر دیتا تھا یہانتک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور قوم کے کل آدمی اوسوقت سیراب ہو چکے
تھے آپ نے قدح مجھہ سے لے لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھا اور آپ نے تبسم فرمایا اور
فرمایا اے ابو ہریرہ مین نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مین اور تم باقی رہگئے ہین مین نے عرض کی
یا رسول اللہ آپ نے سچ ارشاد فرمایا آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ بیٹھہ جاؤ اور دودہ پی لو مین نے دودہ پیا پھر آپ نے
فرمایا پیو مین نے پھر پیا آپ مجھہ سے یہی فرماتے تھے کہ پیو اور مین پیتا تھا یہانتک کہ مین نے کہا اب نہین پیتا قسم ہے اوس
ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے دودہ کے واسطے مین کوئی راستہ نہین پاتا ہون مین نے قدح
آپ کو دیدیا آپ نے اللہ تعالی کی حمد کی اور اللہ تعالی کا نام مبارک لیا اور بچا ہوا دودہ پی لیا۔
ابن سعد نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم ایک شب بغیر شب کے کھانے کے رہے مین صبح کو اوٹھا
مین نے جستجو کی مجھکو وہ شئی ملی کہ مین نے غلہ اور گوشت ایک درہم کو خریدکیا پھر مین اوس کو حضرت فاطمہؓ کے پاس
لایا حضرت فاطمہؓ نے روٹی پکائی اور گوشت پکایا جب آپ پکانے سے فارغ ہوگئین تو یہہ فرمایا کاش میرے باپ
کے پاس آپ جاتے اور اون کو بلا کے لاتے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ لیٹے ہوے تھے اور
اعوذ باللہ من الجوع فرما رہے تھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کھانا ہے آپ تشریف لے چلیے آپ ایسے

حال مین تشریف لاسے کہ ہانڈی جوش مار رہی تھی آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ عائشہ رضہ کے واسطے
نکال لو اونھون نے ایک رکابی مین اون کے واسطے نکال لیا پھر آپ نے فرمایا کہ حفصہ کے واسطے
نکال لو اونھون نے ایک رکابی مین اون کے واسطے نکال لیا یہانتک کہ حضرت فاطمہ نے آپکی جمیع
عورتون کے واسطے جو نو تھین کھانا نکالا پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ اور اپنے شوہر کے واسطے
نکالو اونھون نے کھانا نکالا پھر آپنے فرمایا کہ تم اپنے واسطے نکالو اور کھاؤ حضرت فاطمہ نے فرمایا مین نے اپنے
واسطے بھی کھانا نکالا پھر مین نے ہانڈی کو اوٹھایا وہ لبالب تھی جسقدر اللہ تعالی نے چاہا ہم نے اوس مین سے کھایا

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لاے اور مجھہ سے فرمایا کہ میرے پاس اہل صفہ کو بلا کے لاؤ مین نے اون کو بلایا
آپ نے ایک طبق رکھا جس مین جو کا کھانا پکا ہوا تھا مین گمان کرتا ہون ایک مُد کی مقدار مین تھا آپ نے اپنا دست
مبارک اوس پر رکھدیا اور فرمایا بسم اللہ تو ہم نے جتنا چاہا اوس مین سے کھایا اور ہم لوگ مابین ستر اسّی
مردون کے تھے پھر ہم نے کھانے سے اپنے ہاتھہ اوٹھالئے جسوقت وہ کھانا رکھا گیا تھا وہ کھانا اوس کی مثل تھا
مگر اتنی بات تھی کہ اوس کھانے مین اونگلیون کے نشان تھے۔

طبرانی نے (اوسط) مین صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ میری مان نے کھانا پکایا
اور مجھہ سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور آپ کو بلا کے لا مین آپ کے پاس
گیا اور مین نے مخفی طور سے آپ سے کہا آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ آپ کے ساتھہ
پچاس مرد اوٹھکر آئے آپ نے اون سے فرمایا کہ دس دس آدمی مکان مین داخل ہون سب نے یہانتک
کھانا کھایا کہ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اوس کے مقدار مین پھر رہا۔

ابو نعیم نے صہیب سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا پکایا اور
مین آپ کے پاس آیا آپ اوس وقت اپنے چند اصحاب مین تھے مین آپ کی حیا کی وجہ سے کھڑا ہو گیا جبکہ
آپ نے میری طرف دیکھا مین نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ یہہ آدمی جو ہین مین نے عرض کی کچھہ نہین
آپ سنکر چپ ہو رہے اور مین اپنی جگہہ پر کھڑا رہا جبکہ آپ نے میری طرف دیکھا مین نے آپ سے اشارا کیا

آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا کہ یہہ آدمی جو ہین مین نے عرض کی بیشک یہہ آدمی ہین مین نے آپ کے واسطے تھوڑی سی شیٔ پکائی ہی غرض سب اصحاب نے کھایا اور کھانا اون سے بچ رہا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے عبد اللہ بن طہفہ کے ایک فرزند سے روایت کی ہی اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ طریق تھا کہ جس وقت مہمان جمع ہو جاتے آپ فرماتے کہ ہر ایک مرد ایک مہمان کو اپنے ساتھ لیکر گھر کو پلٹ جاوے یہانتک کہ ایک رات مسجد مین بہت سے مہمان جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک مرد اپنے اپنے جلیس کو لیکر پلٹ جاوے مین اون آدمیون مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پلٹ کے گیا آپنے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کیا کچھہ شیٔ ہی اونھون نے کہا ہان حویسہ ہی جو مین نے آپ کے افطار کے واسطے مہیا رکھا ہی ایک چھوٹی قعب مین وہ حویسہ آپ کے پاس لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مین سے کچھہ کھایا اور پھر اوس کو ہمارے آگے بڑھا دیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ کھاؤ ہم نے اوس حویسہ مین سے یہانتک کھایا واللہ ہم سیری کی وجہ سے اوسکی طرف نہین دیکھتے تھے پھر آپنے دریافت فرمایا کیا کچھہ پینے کی شیٔ ہے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ تھوڑا سا دودھ ہی جو آپ کے افطار کے واسطے مین نے مہیا رکھا ہی وہ دودھ لیکر آئین آپ نے اوس مین سے تھوڑا سا پیا پھر آپنے فرمایا بسم اللہ اوسکو پیو واللہ ہم نے یہانتک پیا کہ ہم سیرابی کی وجہ سے اوس کی طرف نہین دیکھتے تھے۔

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابو سلمہ سے اونھون نے یعیش بن طہفہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ میرا باپ اہل صفہ سے تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ کے واسطے فرمایا اصحاب مین سے ہر ایک آدمی ایک آدمی کو اور دو آدمیون کو لے جانے لگا اور مین اون آدمیون مین گیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمکو کھانا کھلاؤ حضرت عائشہ جشیش[1] لائین ہم نے جشیش کھایا پھر قطاۃ[2] کی مثل جلدی سے حیسہ لائین ہم نے حیسہ کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمکو پلاؤ حضرت عائشہ رض ایک چھوٹا پیالہ دودھ کا لائین ہم نے دودھ پیا۔

---

[1] جشیش گیہون اور ستو پسے ہوے جو ہانڈی مین ڈالکر پکاے جاوین اور اوس مین گوشت یا خرما ڈالا جاوے ۱۲

[2] قطاۃ ایک طائر کا نام ہی جو قریب قریب قدم رکھتا ہی ۱۲

ابو یعلی نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی دن تک ٹھیرے رہے اور آپ نے
کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ بھوکا رہنا آپ پر دشوار ہو گیا آپ حضرت فاطمہ رض کے پاس تشریف لائے اور
اون سے فرمایا اے میری بیٹی کیا تمھارے پاس کچھ شی ہے اونھوں نے کہا کچھ شی نہیں ہے جبکہ آپ اون کے
پاس سے چلے گئے تو اون کی ایک ہمسایہ عورت نے دو چپاتیں اور گوشت کا ایک ٹکڑا بھیجا حضرت فاطمہ رض
نے اوس کو ایک پیالہ میں رکھدیا اور اوس پر کوئی چیز ڈھانپ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسیکو
بھیجا آپ حضرت فاطمہ رض کے پاس پلٹ کے آئے حضرت فاطمہ رض نے کہا کہ اللہ تعالی نے کچھ شی دی ہے مین نے
آپ کے واسطے چھپا رکھی ہے آپ نے فرمایا لیکر آؤ حضرت فاطمہ رض آپ کے پاس لیکر آئین آپ نے پیالہ
کو کھولدیا کایک وہ پیالہ روٹی اور گوشت سے بہرا ہوا تھا جبکہ حضرت فاطمہ رض نے اوس کو دیکھا
وہ متحیر ہو گئین اور انھوں نے یہہ جانا کہ اللہ تعالی کی طرف سے یہہ برکت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے پوچھا اے میری پیاری بیٹی تمھارے پاس یہہ کہان سے آیا اونھوں نے
کہا اے بابا یہہ اللہ تعالی کے پاس سے ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاۗءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ آپ نے
فرمایا اے میری پیاری بیٹی جس اللہ تعالی نے تمکو سیدۂ نساء بنی اسرائیل کا شبیہہ کیا ہے اوسی کو حمد
سزاوار ہے اس لئے کہ سیدۂ نساء بنی اسرائیل کی یہہ شان تھی جسوقت اللہ تعالی اون کو کوئی شی نصیب
کرتا اور اون سے آدمی پوچھتے کہ یہہ شی تمھارے پاس کہان سے آئی ہے وہ یہہ جواب دیتی تھین ہو من
عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو حضرت علی کرم اللہ
وجہہٗ کے پاس بھیجا پھر آپ نے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ
تعالی عنہم نے وہ کھانا کھایا اور آپ کی جمیع ازواجِ مطہرات اور آپ کے جمیع اہل بیت نے کھایا یہانتک
کہ سب سیر ہو گئے اور پیالہ جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا اور حضرت فاطمہ رض نے بقیہ کھانا اپنے ہمسایون
کے پاس بھیجا اور اللہ تعالی نے اوس کھانے مین کثیر خیر و برکت کی۔

ابن سعد نے امّ عامر اسماء بنت یزید بن السکن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ہماری مسجد مین مغرب کی نماز پڑہی مین اپنے مکان مین آئی اور مین آپ کے

پاس ایسی ہانڈی جس پر گوشت تھا اور روٹیاں لائی اور میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ
عشا کا کھانا نوش فرمائیے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ آپ نے اور آپ کے اون اصحاب
نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے اور اون آدمیوں نے جو اہل خانہ سے حاضر تھے وہ گوشت اور چپاتیاں
کھائیں قسم ہے اوس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے بعض استخوان کو دیکھا کہ اوس کا
گوشت کم نہیں ہوا تھا اور تمام روٹیاں کم نہیں ہوئی تھیں اور اوس وقت قوم کے آدمی چالیس مرد تھے
پھر آپ نے میرے پاس ایک ایسی مشک میں پانی پیا جو عظیم[1] ڈول کے مشابہ تھی پھر آپ تشریف لے گئے
میں نے اوس مشک پر چکنائی لگائی اور اوس کو لپیٹ کے رکھدیا ہم اوس مشک سے بیمار کو پانی پلاتے
تھے اور بیماری کی موت کے وقت میں برکت کی امید سے ہم اوس مشک سے پانی پلاتے تھے ۔

طبرانی نے مسعود بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری
بھیجی پھر میں اپنی کسی حاجت کے واسطے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس بکری کا ایک حصہ ہمارے
لوگوں کو پھیر دیا جب میں پلٹ کے آیا تکایک میں نے گوشت موجود پایا میں نے پوچھا اے ام خناس یہہ
کیسا گوشت ہے اوس نے کہا جو بکری تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی تھی آپ نے اوس کا
گوشت ہمکو پھیر دیا ہے میں نے اوس سے کہا تجھکو کیا ہو گیا ہے کہ تو اپنے بچوں کو یہہ گوشت نہیں کھلاتی اوس
نے کہا کہ یہہ گوشت اون کا پس خوردہ ہے اور کل کو میں نے کھلا دیا ہے وہ لوگ دو بکریاں اور تین بکریاں
ذبح کیا کرتے تھے اور اون کو کافی نہیں ہوتی تھیں ۔

طبرانی نے اوسط میں صحیح سند سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو بلایا اور فرمایا کہ مکان کو جاؤ اور یہہ کہو کہ جو کھانا تمھارے پاس ہے وہ لاؤ اہل مکان نے مجھکو ایک
رکابی دی جس میں عصیدہ[2] تھا اور اوس کے ساتھ کھجوریں دیں میں اوس کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے

[1] عظیم یہہ لفظ شجب کا ترجمہ ہے جو اصل حدیث میں آیا ہے شجب ایسی مشک ہوتی ہے جو نیچے کھچی جاتی ہے اور
اوپر سے اوس کا سر کاٹ دیا جاتا ہے عظیم ڈول کے مشابہ ہوتی ہے ۱۲

[2] عصیدہ - آٹے اور گھی اور میٹھے سے پکاتے ہیں ۱۲

مجھہ سے فرمایا کہ اہل مسجد کو میرے پاس بلا لاؤ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھکو ہلاکت ہو کہ میں کھانا تھوڑا دیکھتا ہون
اور اس امر سے مجھکو ہلاکت ہو کہ آپ کی نافرمانی میں کرون کہ آدمیون کو نہ بلاؤن میں نے اہل مسجد کو بلایا
اہل مسجد جمع ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصیدہ میں اپنی انگلیین جما دین اوسکے اطراف کو دب لیا اور آدمیون
سے فرمایا بسم اللہ کہا وا اونھون نے کھایا یہانتک کہ وہ سیر ہو گئے اور میں نے کھایا یہانتک کہ میں سیر ہو گیا اور
مین نے اوس کو اوٹھا لیا وہ عصیدہ اپنی اوسی ہیئت پر تھا جیسے میں نے اوس کو رکھا تھا مگر اوس میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کی نشانیان تھین ۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ایکدن اپنے مکان سے نکل کے مسجد کو گیا مجھکو مکان سے نہین
نکالا مگر بھوک نے میں نے ایک گروہ کو پایا اونھون نے مجھہ سے کہا کہ ہمکو مکانون سے نہین نکالا مگر بھوک نے ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوے اور ہم نے آپکو خبر کی آپ نے ایک طبق منگایا جس میں خرمے تھے
اور آپ نے ہر ایک آدمی کو دو دو خرمے دئے اور فرمایا کہ ان دو دو خرمون کو کھاؤ اور اون پر پانی پی لو یہہ
دو دو خرمے تمکو آج کے دن کفایت کرین گے ۔

شیخین نے عبدالرحمن بن ابی بکر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رض تین مہمانون کو لائے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور عشا کا کھانا کھا لیا پھر وہان ٹھیرے رہے اور جتنی رات گذرنا اللہ تعالی نے
چاہا اوس کے گزرنے کے بعد آئے ابوبکر رض کی بی بی نے اون سے پوچھا کہ تمکو کس امر نے تمھارے مہمانون سے
روک دیا جو تم نہ آئے حضرت ابوبکر رض نے پوچھا کیا تم نے مہمانون کو شب کا کھانا نہین کھلایا اون کی بی بی نے کہا
تمھارے مہمانون نے کھانا کھانے سے انکار کیا یہانتک کہ تم آجاؤ حضرت ابوبکر رض نے کہا واللہ میں کبھی نہ کھاؤنگا
راوی نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کی ہم کوئی لقمہ نہین لیتے تھے مگر اوس لقمہ کے اسفل سے اتنا بڑہ جاتا کہ لقمہ سے
اکثر ہو جاتا تھا ہم سب لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا تھا اوس سے زیادہ تر ہو گیا ابوبکر رض نے اوس کھانے
کی طرف دیکھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ تھا یا اوس سے اکثر تھا حضرت ابوبکر رض نے اپنی بی بی سے پوچھا اے
بنی فراس کی بہن یہہ کیا واقعہ ہے اون کی بی بی نے کہا مجھکو اپنی آنکھون کی ٹھنڈک کی قسم ہے اس سے پہلے جو
کھانا تھا یہہ کھانا اس وقت اوس سے تین مرتبہ زیادہ ہے اوس کھانے میں سے حضرت ابوبکر رض نے کھایا

اور کہا مین نے جو کھانا کھانے سے قسم کھائی تھی وہ فعل شیطان کی جانب سے تھا پھر ابوبکر رضہ وہ کھانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا راوی نے کہا ہمارے
اور قوم کے درمیان عہد تھا عہد کی مدت گزر گئی تھی ہم نے معاہدین مین سے بارہ آدمیون کو قوم کا
شناسندہ ٹھیرایا اون بارہ آدمیون مین سے ہر ایک مرد کے ساتھہ اور بہت سے آدمی تھے اللہ تعالے
کو زیادہ علم ہی کہ ہر ایک مرد کے ساتھہ کتنے کتنے آدمی تھے ہمکو علم نہین سوا اس کے کہ یہ متحقق ہی کہ آنحضرت
صلعم نے ان شناسندون کے ساتھہ اون آدمیون کو بھیجا تھا اوس کھانے مین سے اون تمام آدمیون نے کھایا
ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالعالیہ کے طریق سے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرمے لیکر آیا اور مین نے عرض کی کہ آپ میرے واسطے ان
خرمون مین برکت کی دعا فرمائیے آپ نے وہ خرمے لے لئے پھر اون مین برکت کے واسطے دعا کی پھر آپ نے
فرمایا کہ اون خرمون کو لے لو اور ان کو اپنے توشہ دان مین رکھدو جسوقت تم یہ ارادہ کرو کہ ان مین
سے لو تو توشہ دان مین اپنا ہاتھہ ڈال کے لیجو اور بکھیرنے کے طور پر ان کو نہ بکھیریا ضایع نہ کیجو
فرمایا ابوہریرہ رضہ نے کہا ہی مین نے ان خرمون مین سے اتنے اتنے وسق فی سبیل اللہ دئے اور
ابن سعد کا لفظ یہ ہی کہ اللہ تعالی کے راستہ مین ایسے ایسے اونٹ دئیے اور مین اون خرمون مین
سے کھاتا تھا لوگون کو کھلاتا تھا اور وہ خرمے میرے توشہ دان مین حضرت عثمان رضہ کے قتل کے دن
تک تھے وہ توشہ دان گر پڑا اور وہ خرمے چلے گئے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن سیرین کے طریق سے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک غزوہ مین تھے اصحاب کے پاس طعام کی قلت ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھہ سے دریافت فرمایا کیا تمھارے پاس کچھہ شی ہی مین نے عرض کی میرے توشہ دان مین کچھہ
خرمے ہین آپ نے فرمایا اوس کو لے آؤ مین توشہ دان لے گیا آپ نے فرمایا چمڑا بچھانے کا لاؤ
مین ایک نطع لے گیا اور مین نے اوس کو بچھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک
توشہ دان مین ڈالا اور خرمے لئے یکایک وہ اکیس خرمے نکلے پھر آپ نے بسم اللہ کہا اور ہر ایک خرما

آپ رکھنے لگے اور ہر ایک خرمے پر بسم اللہ کہتے گئے یہانتک کہ آپ سب خرمون پر گزرے اور اون پر
بسم اللہ کہا اور اون کو جمع کیا اور آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلالو وہ سب آئے
اور خرمے یہانتک کھائے کہ سیر ہوگئے اور چلے گئے پہر آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلاؤ
وہ لوگ آئے اور سب نے خرمے کھائے یہانتک کہ سیر ہوگئے اور چلے گئے اور خرمے بچ رہے آپ نے
مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ مین بیٹھ گیا آپ نے اور مین نے خرمے کھائے اور خرمے بچ رہے آپ نے اون کو
لیا اور توشہ دان مین داخل کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ جس وقت تم کچھ لینے کا ارادہ کرو تو اپنا ہاتھ
توشہ دان مین داخل کر کے لے لیجو اور توشہ دان کو اوندہا نہ کیجو مین خرمون کا ارادہ نہین کرتا مگر اپنا
ہاتھ توشہ دان مین ڈالتا مین نے اون خرمون سے پچاس وسق لیکر فی سبیل اللہ دئے توشہ دان
میرے کجاوے کے پیچھے لٹکتا رہتا تھا وہ توشہ دان حضرت عثمان رض کے زمانے مین گر پڑا خرمے چلے گئے
بیہقی اور ابو نعیم نے ابو منصور کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ اسلام مین مجھکو
تین مصیبتین پہنچین جیسی وہ تین مصیبتین ہین مجھکو اوس کی مثل کوئی مصیبت نہین پہونچی ایک مصیبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہی دوسری مصیبت حضرت عثمان رض کا قتل ہی اور تیسری مصیبت توشہ دان
آدمیون نے اون سے پوچھا توشہ دان کی حقیقت کیا ہی بیان کرو ابو ہریرہ رض نے کہا ہم لوگ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو ہریرہ تمھارے ساتھ کچھ
شی ہی مین نے عرض کی کہ توشہ دان مین خرمے ہین آپ نے فرمایا کہ اوسکو لیکر آؤ مین نے توشہ دان سے
خرمے نکالے اور اون کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے اون کو مس کیا اور اون کے باب مین دعا
کی پہر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو بلالو مین نے دس آدمیون کو بلا لیا اونھون نے خرمے یہانتک
کھائے کہ سیر ہوگئے پہر اسی طور سے دس دس آدمی آئے اور اونھون نے پیٹ بھر کے خرمے کھائے یہانتک
کہ کل لشکر نے خرمے کھائے اور توشہ دان کے خرمون مین سے باقی رہگئے آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ
جسوقت تم ارادہ کرو کہ خرمون مین سے کچھ لو تو اپنا ہاتھ توشہ دان مین ڈالکر لے لیجو اور توشہ دان کو
اوندہا نہ کیجو مین نے اون خرمون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم

کے عہد حیات تک کھاے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوے جو کچھ سامان میرے مکان مین تھا
وہ لوٹا گیا اور توشہ دان اوس کے ساتھ لوٹا گیا تم لوگ آگاہ ہو جاؤ مین تم کو خبر دیتا ہون کہ مین نے
اون خرمون مین سے کتنے خرمے کھاے مین نے دو سو وسق سے زیادہ تر خرمے کھاے ۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسے حال مین وفات پائی کہ میرے مکان مین کوئی شئے باقی نہین رہی تھی مگر تھوڑے
سے جو میرے رف[1] مین باقی رہ گئے مین نے اون جو سے یہان تک کھاے کہ مجھ پر ایک مدت گذر گئی
مین نے اون کو پیمانہ سے ناپا وہ فنا ہو گئے ۔

مسلم اور بیہقی اور بزار نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
غلہ مانگنے کے واسطے آیا آپ نے اوس کو آدہے وسق جو دئے یا وسق سے کچھ حصہ جو دئے وہ مرد
اور اوس کی بی بی اور جو لوگ کہ اوس کے مہمان ہوتے اوس غلہ مین سے کھاتے تھے یہانتک کہ اوس
مرد نے پیمانہ سے وہ جو ناپے اور پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اگر
تم اون جون کو نہ ناپتے تو کھاتے رہتے اور تمھارے پاس وہ جو قایم رہتے ۔

حاکم اور بیہقی نے نوفل بن الحارث بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے اپنی تزویج
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی آپ نے اون کو تیس صاع جو دئے نوفل نے کہا ہم نے
اون جون مین سے نصف سال کھائے پھر ہم نے اون کو پیمانہ سے ناپا ہم نے اون کو ویسے ہی پایا جیسے
ہم نے اون کو داخل کیا تھا مین نے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا
کہ اگر تم اون جون کو نہ ناپتے تو جب تک تم زندہ رہتے اون جون مین سے کھاتے رہتے ۔

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور نسائی نے (کتاب الکنی) مین اور طبرانی اور بیہقی نے
خالد بن عبد العزی بن سلامہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بکری
ذبح کرا کے بنوائی اور حال یہ تھا کہ خالد کی عیال کثیر تھی وہ بکریان ذبح کرتے اپنے عیال کو ایک ایک ہڈی

[1] رف ۔ ایک چوڑی لکڑی جس کے دونون سرے دیوار مین ہوتے ہین اور اوس پر گھر کا عمدہ سامان رکھتے ہین ۔

تک تقسیم نہین کرسکتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بکری کے گوشت مین سے کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا اے ابوخناس اپنا ڈول مجھکو دکھلاو آپ نے اون کے ڈول مین بقیہ گوشت بکری کا کر دیا پھر آپنے یہہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاَبِی خَنَّاس ابوخناس اوس گوشت کو لیکر اپنے گھر کو پھرے اور اپنے عیال کے روبرو اوس کو بکھیر دیا اور اون سے کہا کہ اس گوشت مین برابر برابر لے لو اوس گوشت مین سے اون کے عیال نے کھالیا اور اوس کو چھوڑ دیا۔

بیہقی نے نضلہ بن عمرو الغفاری سے روایت کی ہی کہ اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک برتن مین دودھ دوہا آپ نے دودھ پیا اور بچا ہوا دودھ اوس برتن کا نضلہ نے پیا اون کا پیٹ بھر گیا نضلہ رض نے کہا یا رسول اللہ مین سات بکریون کا دودھ پیتا تھا میرا پیٹ نہین بھرتا تھا۔

احمد اور بزار نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ایک لڑکا آپ کے پاس آیا اور اوس نے کہا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ مین یتیم لڑکا ہون اور میری ایک بہن یتیمہ ہے اور میری مان محتاج ہے آپ ہمکو کھانا کھلائیے اللہ تعالی کے پاس جو شی ہی اللہ تعالی اوس مین سے آپ کو کھلاوے گا آپ نے اوس سے فرمایا کہ ہمارے اہل کے پاس جاو اور تم جو چیز اون کے پاس پاو وہ ہمارے پاس لے آو وہ اکیس خرمے لیکر آیا اور اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رکھدیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارا کیا اور ہم لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپ برکت کے واسطے دعا کر رہے ہین پھر آپ نے فرمایا اے لڑکے سات خرمے تیرے واسطے ہین اور سات تیری مان کے واسطے اور سات تیری بہن کے واسطے تو ایک خرما عشا کو کھائیو اور دوسرا خرما صبح کو کھائیو۔

بخاری نے شعبی کے طریق سے یون روایت کی ہی کہ جابر کا باپ یوم احد مین شہید ہوگیا اور چھ لڑکیان اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا۔ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہی کہ میرا والد شہید ہوگیا اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا ہی مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ قرض خواہ لوگ آپ کو دیکھ لین آپ نے فرمایا کہ تم جاو اور کل خرمون کو ایکطرف ڈھیر کردو

ارشاد کے موافق مین نے ڈہیر کر دیا پھر مین نے آپ کو بلایا خرمون کے ڈہیرون سے جو بڑا ڈہیر تھا آپ نے اوس ڈہیر کے اطراف تین پھیرے کئے پھر آپ اوس پر بیٹھ گئے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے اصحاب کو بلا لو آپ قرضخواہون کے واسطے وہ خرمے ماپنے لگے یہانتک کہ اللہ تعالی نے میرے باپ کی امانت کو ادا کر دیا اور مین اس بات پر راضی تھا کہ اللہ تعالی میرے والد کی امانت کو ادا کر دے اور مین اپنی بہنون کے پاس ایک خرما لیکر پلٹ کے نجاؤن واللہ کل ڈہیر خرمون کے سلامت رہے یہانتک کہ مین اوس ڈہیر کو دیکھتا تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے گویا اوس ڈہیر مین سے ایک خرما بھی نہین گھٹا تھا۔

شیخین نے وہب بن کیسان کے طریق سے جابر رض سے یہہ روایت کی ہے کہ جابر کا باپ مر گیا اور اوس نے اپنے ذمہ ایک یہودی مرد کے تیس وسق چھوڑے جابر نے اوس سے مہلت چاہی یہودی نے مہلت سے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ گفتگو کی کہ آپ یہودی سے سفارش فرماوین آپ نے یہودی سے یہ گفتگو کی کہ اوس دین کے عوض مین جو اوس کا ہے وہ درختون کے خرمے لے یہودی نے اس بات کے قبول کرنے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختون مین داخل ہوئے اور اونمین آپ نے مشی کی پھر آپ نے فرمایا اے جابر اوس یہودی کا جو دین ہے خرمون کو توڑ کے اوس کو پورا ادا کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملٹ کے جانے کے بعد جابر نے خرمے توڑ کے تیس وسق یہودی کو ادا کر دئیے اور جابر کے واسطے سترہ وسق بچ رہے جابر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اس واقعہ سے خبر کی حضرت عمر رض نے کہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختون مین مشی فرما رہے تھے مین نے یہ بات جان لی تھی کہ اللہ تعالی ان خرمون مین ضرور برکت دیگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہہ حدیث اول کی حدیث کے مخالف نہین ہے اسلئے کہ یہ برکت اور زیادتی تمام اون قرضخواہون کے باب مین واقع ہوئی ہے جو وہ اولا حاضر ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے یہانتک کہ اون سب کا قرض پورا ادا کر دیا تھا اور یہ واقعہ اوس یہودی کے باب مین واقع ہوا

جو جابر رض کے پاس اون قرضخواہون کے بعد آیا تھا اور اوس نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون خرمون کو توڑ کے دینے کے واسطے امر فرمایا تھا جو خرمے درختون پر باقی رہ گئے تھے ۔

حاکم نے نبیح العنزی کے طریق سے جابر رض سے روایت کی ہے جابر نے کہا ہر کہ جسوقت میرا باپ قتل کیا گیا اوس نے قرض چھوڑا اس حدیث کو راوی نے ذکر کیا اس حدیث مین یہ ہی جابر نے کہا مین نے اپنی بی بی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج دوپہر کو ہمارے پاس تشریف لاوین گے آپ آگئے میری بی بی نے آپ کے واسطے بچھونا بچھادیا آپ سوگئے اور مین نے آپ کے واسطے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا جب آپ بیدار ہوئے تو مین نے اوس کو آپ کے سامنے رکھدیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ابوبکر رض کو بلا لاو پھر آپ نے اپنے اون حوارین کو بلایا جو آپ کے ساتھ تھے وہ سب مکان مین آئے اور اونھون نے کھانا کھایا یہانتک کہ اون کے پیٹ بھر گئے اور اوس بکری کے بچہ کا کثیر گوشت بچ رہا ۔

طبرانی اور ابونعیم نے (کتاب المعرفۃ) مین اور ابن عساکر نے ابورجا سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے یہانتک کہ بعض انصار کے ایک باغ مین داخل ہوئے آپ نے اوس انصاری کو ایسے حال مین موجود پایا کہ وہ پانی بھر رہا تھا آپ نے اوس سے پوچھا اگر مین تمھارے باغ کو سیراب کر دونگا تو تجھکو تم کیا دوگے اوس انصاری مرد نے کہا کہ مین کوشش اور محنت کرتا ہون کہ اس باغ کو سیراب کرون مین اس امر کی طاقت نہین رکھتا کہ آپ سے پانی بھراون آپ نے اوس سے فرمایا کیا تم سو خرمے مجھکو دیدوگے اگر مین اس باغ کو سیراب کر دون گا اوس انصاری نے کہا بیشک مین دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول لے لیا کچھ دیر نہین کی کہ اوس باغ کو سیراب کر دیا یہانتک کہ اوس مرد نے کہا میرا باغ غرق ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو خرمے لے لئے اور آپ نے اور آپ کے اصحاب نے وہ خرمے کھائے یہانتک کہ سیر ہوگئے پھر سو خرمے جو اوس انصاری سے

لئے تھے آپ نے اوس کو پھیر دئیے ۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک عورت بنی دوس کی تھی اوس کا نام ام شریک
تھا وہ مسلمان ہوگئی وہ آئی اوس شخص کو ڈہونڈہ رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے
ہمراہ اوس کو لیجاوے اوس نے ایک یہودی مرد سے ملاقات کی اوس نے کہا آؤ مین تیرے ساتھ ہولیتا ہون
اوس عورت نے یہودی سے کہا تو میرا اتنا انتظار کر کہ مین اپنی مشک مین پانی بہرلون یہودی نے
کہا میرے پاس پانی ہی وہ عورت یہودی کے ساتھ گئی اور دونون چلے گئے یہانتک کہ شام ہوگئی
یہودی اوترا اور اوس نے اپنا دسترخوان بچھایا اور رات کا کہانا کہانا اور کہا اے ام شریک رات کے
کہانے پر آو ام شریک نے کہا مجھکو پانی پلاؤ مین پیاسی ہون اور مین یہ طاقت نہین رکھتی ہون
کہ جب تک پانی نہ پی لون کہانا کہاؤن یہودی نے کہا مین تجھکو پانی کا ایک قطرہ نہ دونگا یہانتک
کہ تو یہودی ہوجاوے ام شریک نے کہا واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگی ام شریک اپنے اونٹ کی طرف آئی
اور اوس کو باندہ دیا اور اپنا سر اونٹ کے گھٹنے پر رکھکر سو رہی ام شریک نے کہا مین ایسی سوگئی کہ مجھکو
کسی چیز نے بیدار نہین کیا مگر اوس ڈول کی خنکی نے جو میری پیشانی پر واقع ہوا مین نے اپنا سر اوٹھایا
اور دیکھا یک مین نے دیکھا ایسا پانی ہی کہ دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہی مین نے وہ پانی
یہانتک پیا کہ مین سیراب ہوگئی پھر وہ پانی مین نے اپنی مشک پر چھڑکا وہ تر ہوگئی پھر مین نے مشک کو بھر لیا
پھر وہ ڈول میرے سامنے اوٹھا لیا گیا اور مین اوس کو دیکھ رہی تھی یہان تک کہ وہ ڈول آسمان مین
مجھ سے غائب ہوگیا جبکہ مین صبح کو اوٹھی تو وہ یہودی آیا اور اوس نے مجھ سے پوچھا اے ام شریک
کیا حال ہی مین نے کہا واللہ اللہ تعالی نے مجھکو پانی پلایا اوسنے پوچھا کہاں سے تجھپر پانی اوتارا گیا کیا آسمان
سے پانی اوتارا گیا مین نے کہا بیشک واللہ اللہ تعالی نے آسمان سے مجھپر پانی کو نازل کیا پھر وہ
میرے سامنے اوٹھا لیا گیا یہانتک کہ وہ مجھ سے آسمان مین غائب ہوگیا پھر وہ آئی یہانتک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی اور اوس نے اپنے بضع کو آپ کو بخشدیا آپ نے اوس کا
نکاح زید سے کر دیا اور اوس کے واسطے آپ نے تیس صاع دینے کو حکم دیا اور فرمایا کہ اوس کو کہائیو اور

نہ ناپیو ام شریک کے ساتھ گھی کا ایک عکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہدیہ کے طور پر تھا اوس
نے اپنی کنیز سے کہا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دے وہ کنیز اوس عکہ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ کے آدمیون نے اوس عکہ کو لے لیا اور اوس کو خالی کر دیا عکہ
کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس کو لٹکا دیجو اوسکو ڈاٹ نہ لگائیو آدمیون نے اوس
عکہ کو ام شریک کے مکان مین لٹکا دیا ام شریک اپنے مکان مین داخل ہوئی اوس نے دیکھا کہ عکہ گھی سے
بھرا ہوا ہے اوس نے کنیز سے کہا اے فلانی کیا مین نے تجھ سے نہین کہا تھا کہ تو یہ عکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے جا اوس کنیز نے کہا واللہ مین اوس عکہ کو جیسے تم نے کہا تھا لیگئی تھی پھر مین اوس
عکہ کو ٹپکاتی تھی اوس سے کوئی شئے نہین ٹپکتی تھی ولیکن آپنے فرمایا تھا کہ اس عکہ کو لٹکا دیجو اور اوسکے
منہ کو نہ باندھیو مین نے اوس کو اوسکی جگہ لٹکا دیا اوس عکہ مین سے یہانتک گھی اوشون نے کھایا
کہ وہ فنا ہو گیا پھر اوشون نے جو اون کو پیمانہ سے ماپا اون کو تیس صاع پایا اونمین سے کچھ کم نہین ہوئے تھے

یہہ باب گھی کی مشک اور پانی کی مشک اور چکی اور دزاع کے قصہ مین ہے

مسلم نے جابر رضہ سے یون روایت کی ہے کہ ام مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے عکہ مین سے
گھی ہدیہ بھیجا کرتی تھین ام مالک کے لڑکے اون کے پاس آتے اور اون سے سالن مانگتے اور اون
کے پاس کچھ چیز نہوتی تو وہ عکہ کی طرف قصد کرتین اوس مین گھی پاتی تھین ہمیشہ ام مالک کے گھر کا
سالن قائم رہتا تھا یہانتک کہ اوشون نے اوس عکہ کو نچوڑ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئین آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے عکہ کو نچوڑ لیا ام مالک نے عرض کی ہان مین نے نچوڑ لیا
آپ نے فرمایا اگر تم اوس عکہ کو نہ نچوڑتین تو گھی ہمیشہ قائم رہتا۔

ابن سعد نے ابو الزبیر کے طریق سے جابر رضہ سے اوشون نے ام شریک سے روایت کی ہے کہ اون کے
پاس گھی کا ایک عکہ تھا اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی ہدیہ بھیجا کرتی تھین اون سے
ایک دن اون کے لڑکون نے گھی طلب کیا گھی نہ تھا وہ عکہ کی طرف کھڑی ہوئین تاکہ دیکھین یکایک

انھون نے عکہ کو دیکھا کہ بہ رہا ہی ام شریک نے کہا مین نے لڑکون کو گھی انڈیلکر دیا اونھون نے ایک وقت گھی کھایا پھر ام شریک گئین کہ دیکھین کتنا گھی باقی رہگیا ہی اونھون نے اوس کو سب اوڈیل لیا وہ گھی فنا ہوگیا پھر ام شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے گھی اوڈیل لیا تم سن لو اگر تم اوس کو نہ انڈیل تین تو تمہارے واسطے ایک زمانہ تک وہ قائم رہتا

ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے یحیی بن جعدہ سے اون سے ایک مرد نے ام مالک الانصاریہ سے حدیث کی ہی کہ ام مالک گھی کا ایک عکہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین آپ نے بلال سے فرمایا اونھون نے اوس عکہ کو نچوڑ لیا پھر وہ عکہ ام مالک کو دیدیا وہ پلٹ کے چلی گئین یکایک انھون نے دیکھا کہ وہ عکہ گھی سے بھرا ہوا ہی ام مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ وہ برکت ہی جس کا ثواب اللہ تعالی نے تمکو جلد دے دیا ہی۔

طبرانی اور بیہقی نے ام اوس البہزیہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے اپنے گھی کو پکا کے درست کیا اور اوس کو ایک عکہ مین بھرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیۃً بھیجا آپ نے اوس کو قبول فرمایا اور عکہ مین تھوڑا گھی چھوڑ دیا اور آپ نے عکہ مین پھونکا اور برکت کے واسطے دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ ام اوس کا عکہ اون کے پاس پھیر دو آدمیون نے وہ عکہ اون کے پاس پھیر دیا وہ گھی سے بھرا ہوا تھا ام اوس نے یہ گمان کیا کہ آپ نے اوس کو قبول نہین فرمایا وہ ایسے حال مین آئین کہ اون کی آواز رونے کی سی تھی اونھون نے آکر عرض کی یا رسول اللہ مین نے گھی کو اسلئے گرم کیا تھا کہ آپ کھاوینگے آپ نے اون کی بات سنکر یہ جانا کہ آپ نے جو برکت کے لئے دعا کی تھی قبول ہوگئی کہ عکہ گھی سے بھر گیا ہے آپ نے آدمیون سے فرمایا جاؤ ام اوس سے کہدو کہ وہ اپنا گھی کھاوین اور برکت کے واسطے دعا کرین ام اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقیہ عمر اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کی ولایت کے زمانہ تک اور یہانتک کھایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور معاویہ کا امر واقع ہوا جو کچھہ واقع ہوا۔

ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ اون کی ماں ام سلیم نے

اپنی بکریون سے ایک عکہ مین گھی جمع کیا اور اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو خالی کر لیا
اور اوس کو پھیر دیا وہ عکہ ایک میخ سے لٹکا دیا گیا ام سلیم آئین اونھون نے عکہ کو دیکھا کہ بھرا ہوا ہی اوس سے
گھی ٹپکرہا ہی ام سلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا تم اس سے
تعجب کرتی ہو جیسے تم نے اللہ تعالی کے نبی کو گھی کھلایا ہی تمکو اللہ تعالی گھی کھلاوے تم کھاؤ اور اوروں کو
کھلاؤ ام سلیم نے کہا مین مکان مین آئی اور مین نے ایک قعب مین اتنا اتنا تقسیم کیا اور مین نے عکہ مین
اتنا گھی چھوڑ دیا کہ ہم نے ایک مہینہ یا دو مہینے اوس سے سالن کیا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے کثیر ابن زید کے طریق سے محمد بن عمرو بن حمزۃ الاسلمی سے اونھون نے
اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کھانا آپ کے اصحاب مین دورا کرتا تھا ایک رات اس کے پاس اور ایک رات اوس کے پاس ایک
رات مجھپر بھی دورہ کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پکایا پھر مین اوس کو لیکر گیا گھی کی
مشک ڈرک گئی اوس مین جو کچھ گھی تھا وہ بٹ گیا مین نے اپنے دل مین کہا کہ میرے ہاتھ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا گر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ گھی کی مشک کے پاس
جاؤ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو شرم سے طاقت نہین ہی کہ سب گھی مجھ سے گر گیا مین پلٹا تب
مین نے سنا کہ گھی کی مشک سے قب قب کی آواز آرہی ہی مین نے اپنے دل مین کہا کہ بچا ہوا گھی ہی جو اوسمین
بچ رہا ہی مین نے مشک کو کھینچ لیا یکایک مین نے اوس کو دیکھا کہ وہ اپنے دونون دستون تک بھری ہوئی ہی
مین نے اوس کا منہ باندہ دیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور یہ واقعہ مین نے
آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سن لو اگر تم اوس کو چھوڑ دیتے تو وہ مشک اپنے منہہ تک بھر جاتی۔

ابن سعد نے کہا ہی کہ ہمکو سعید ابن سلیمان نے خبر دی ہی اور ان سے خالد بن عبد اللہ نے حصین سے
اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض امر
مین دو مردون کو بھیجا اونھون نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کوئی ایسی شی نہین ہے جسکو
ہم زاد راہ بناوین آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک مشک لے آؤ وہ دونون ایک مشک لے آئے

راوی نے کہا ہم سے آپ نے امر فرمایا ہم نے اوس کو بھر لیا پھر آپ نے اوس کا منہہ باندہ دیا اور آپ نے
فرمایا کہ تم دونو چلے جاو یہانتک کہ تم ایسی ایسی جگہ پہونچو گے اللہ تعالی تمکو رزق دے گا وہ دونو چلے گئے
یہان تک کہ جس وقت وہ دونون اوس جگہ مین آئے جس جگہ کے ساتھہ آپ نے اون کو امر فرمایا تھا
اون کی مشک کھل گئی یکایک اونھون نے دودہ اور بکری کا مسکہ موجود پایا دونون نے مسکہ کھایا اور
دودہ پیا یہانتک کہ وہ دونون سیر ہوگئے۔

بیہقی نے ابن سیرین کے طریق سے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد اپنے اہل کے
پاس آیا اور جو حاجت اون کی تھی اوس نے دیکھی وہ صحرا کی طرف چلا گیا اور اوس نے یہہ دعا کی
اللہم ارزقنا ما نطحن ونختبز۔ اے میرے اللہ تعالی وہ شئی دے کہ ہم آٹا گوندہین اور روٹی پکاوین
یکایک اوس کے گھر مین ایک ایسا پیالہ موجود ہوگیا جس مین روٹیان تھین اور چکی آٹا پیس رہی تھی
اور تنور بریان پسلیون سے بھرا ہوا تھا وہ اپنی زوجہ کے پاس آیا اور اوس نے پوچھا کیا تمہارے
پاس کوئی شئی ہے اوس نے کہا ہان اللہ تعالی نے رزق دیا ہے اوس نے چکی کو اوٹھا لیا اور اوس کے
اطراف مین جو آٹا تھا اوس کو جھاڑ لیا اوس مرد نے یہہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا
آپ نے سن کر فرمایا کہ اگر تو اوس چکی کو اوس کی حالت پر چھوڑ دیتا تو وہ روز قیامت تک پھرتی رہتی

بیہقی نے سعید بن ابی سعید سے ابی سعید نے ابو ہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد انصاری حاجتمند
تھا وہ ایکدن اپنے مکان سے باہر گیا اور اوس کے اہل کے پاس کچھ شئی نہ تھی اوس کی عورت نے
کہا اگر مین اپنی چکی چلاتی اور اپنے تنور مین خرمے کے درخت کی شاخین ڈالتی اور میرے ہمسایہ لوگ
چکی کی آواز سنتے اور آگ کا دہوان دیکھتے تو وہ یہہ گمان کرتے کہ ہمارے پاس کھانا ہے ہمکو درویشی کی
حالت نہین ہے وہ عورت اپنے تنور کے پاس گئی اور اوس کو روشن کیا اور چکی خود حرکت مین آگئی اتنے
مین اوس کا شوہر آگیا اور اوس نے چکی کی آواز سنی اور اوس سے پوچھا تو کیا پیستی ہے اوس نے
اپنے شوہر کو واقعہ سے خبر کی وہ ایسے حال مین مکان مین داخل ہوا کہ اوس کی چکی پھر رہی تھی اور آٹا ڈال
رہی تھی اوس مکان مین کوئی برتن باقی نہ رہا مگر وہ بھر لیا گیا پھر وہ عورت اپنے تنور کی طرف گئی اوس نے

تنور کو ایسے حال مین پایا کہ روٹیون سے بھرا ہوا تھا اوس عورت کا شوہر آیا اور اوس نے یہہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اوس سے پوچھا چکی کیا ہوئی اوس مرد نے کہا میری عورت نے اوس کو اوٹھا لیا اور اوس کا آٹا جھاڑ لیا آپ نے فرمایا اگر تم لوگ اوس چکی کو چھوڑ دیتے تو تمھاری حیات کے واسطے وہ چکی ویسہی چلتی رہتی اور آٹا دیتی رہتی اس حدیث کی اسناد صحیح ہے ۔

احمد اور دارمی اور ابن سعد اور طبرانی اور ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابو عبید سے روایت کی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ہانڈی پکائی آپ نے اون سے فرمایا مجھکو ذراع دو اونھون نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھکو ذراع دو انھون نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھکو ذراع دو راوی نے کہا مین نے عرض کی یا نبی اللہ بکری کے کتنے ذراع ہوتے ہین آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر تم چپ رہتے جتنے مین ذراع تم سے مانگتا تم مجھکو بہت سے ذراع دیتے رہتے ۔

احمد اور ابن سعد اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے چار طریقون سے ابو رافع سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری ذبح کی آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو رافع مجھکو ذراع دو مین نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھکو ذراع دو مین نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا مجھکو ذراع دو مین نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہین ہوتے ہین مگر دو ذراع آپ نے فرمایا اگر تم چپ رہتے جتنے ذراع مین تم سے مانگتا تم مجھ کو دیتے رہتے ۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے ایک بکری پکائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھکو ذراع دو مین نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ذراع دو مین نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپنے فرمایا مجھکو ذراع دو مین نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہین ہوتے ہین مگر دو ذراع آپ نے فرمایا سنو اگر تم ڈھونڈھتے تو ذراعون کو ضرور پاتے

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک بکری ذبح کی اور آپ نے فرمایا اے لڑکے اوس کا شانہ لے آ وہ لڑکا اوس کا شانہ آپ کے
پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ کے لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر
آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے
شانہ لانے کے واسطے فرمایا اوس نے عرض کی یارسول اللہ ذبح نہین کی گئی مگر ایک بکری اور
مین آپ کے پاس تین شانے لایا ہون آپ نے فرمایا اگر تو چپ رہتا جتنے شانے مین مانگتا تو شانے
لاتا رہتا۔

ابونعیم نے تیسری وجہ سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے بکری کا ذراع
مانگا اور اوس کو نوش فرمالیا پھر آپ نے دوسرا ذراع مانگا اور اوس کو نوش کر لیا پھر آپ
نے دوسرا ذراع مانگا آدمیون نے عرض کی یارسول اللہ بکری کے نہین ہوتے مگر دو ذراع آپ نے فرمایا قسم ہے
اوس ذات کی جس نے مجھکو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے اگر تم لوگ چپ رہتے ضرور تم بہت
سے ذراعون کو پاتے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان اخبار سے دلالت کی وجہ آپ کا اپنی فضیلت
سے مخلوق کو اس طور پر خبر دینا تھا کہ جس شئے کے ساتھہ اللہ تعالی کی عادت جاری نہین ہوئی
ہے جسوقت آپ اللہ تعالی سے چاہتے ہین آپ کی فضیلت اور تخصیص کی وجہ سے اوسکو دیتا ہے

یہہ باب اوس طعام کے بیان مین ہے کہ آپکے پاس آسمان اور جنت سے آیا تھا

احمد اور دارمی اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اوس کو صحیح حدیث کہا ہے اور
بزار اور ابویعلی اور طبرانی نے سلمہ بن نفیل السکونی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک کہنے والے نے پوچھا یا
رسول اللہ کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا ہے اور ایک لفظ مین یہہ وارد ہے کیا آپکو جنت
سے کھانا دیا گیا ہے آپ نے فرمایا بیشک دیا گیا ہے قائل نے پوچھا کس چیز مین دیا گیا ہے آپ نے
فرمایا ایک مسخنہ مین دیا گیا ہے اوس نے پوچھا کیا اوس مین آپ کا بقیہ کھانا رہ گیا تھا آپ نے

فرمایا ہان رہگیا تھا اوس نے پوچھا وہ کہان گیا آپ نے فرمایا کہ آسمان کی طرف اوٹھالیا گیا اور آپ نے فرمایا مجھکو وحی بھیجی گئی ہے کہ مین مرنے والا ہون تم لوگ بھی ٹھیرنے والا نہین ہون اور تم لوگ میرے بعد ٹھیرنے والے نہین ہو مگر تھوڑی مدت تک تاکہ تم لوگ کوئی بات کہو اور تم لوگ میرے پاس ایسی حالت مین آؤ کہ سٹھے ہوے ہو اور بعض تمھارا بعض کے پیچھے جاوے اور میرے روبرو قیامت ہر دو موتین شدید ہونگی اور اوس کے بعد ایسے سال آوین گے جن مین زلزلے ہون گے یعنے آفات اور حوادث ہون گے ۔

ذہبی نے (مختصر مستدرک) مین کہا ہر کہ یہہ حدیث غرائب صحاح سے ہر۔

ابن عساکر نے حارث بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہر مجھہ سے اوس مرد نے حدیث کی جس کی کنیت ابو سعید تھی اوس نے کہا مین مدینۂ منورہ کو آیا مین نے سنا کہ ایک مرد اپنے صاحب سے کہتا تھا کہ آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی ہوئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ مجھکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ آج رات آپ کی مہمانی کی گئی آپ نے فرمایا بیشک مین نے پوچھا وہ کیا شئ تھی آپ نے فرمایا وہ ایک طعام تھا جو سحنہ مین تھا مین نے پوچھا اوس کھانے کا بچا ہوا کیا ہوا آپ نے فرمایا اوٹھالیا گیا ۔

ابن عساکر نے حفص ابن عمر الدمشقی کے طریق سے عقیل بن خالد سے عقیل نے ابن شہاب سے انہون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انھون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آے اور کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور مجھکو آپ کے پاس انگور کے اس خوشہ کے ساتھہ بھیجا ہر تاکہ آپ اس کو کھاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خوشہ انگور کا لے لیا۔ اس حدیث کی روایت مین حفص بن عمر الدمشقی جو صاحب حدیث النطف مشہور ہر بخاری رح نے کہا ہر کہ حفص پر وثوق نہین کیا جائیگا حفص نے ۲۳۵ھ مین انتقال کیا

ابو عبد الرحمن اسلمی نے (کتاب الاطعمہ) مین ایسی سند سے جس مین کذاب مین حوطہ بن مرہ سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا آپ کو جنت کے طعام سے کچھہ شئے دی گئی ہے آپ نے فرمایا ہان دی گئی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس جنت کے خبیصون مین سے

ایک قسم کا خبیصہ لاے مین نے اوس کو کھایا۔ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے کہ یہہ حدیث موضوع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزون کا ذکر جو اقسام حیوانات مین واقع ہوئے ہین

یہہ باب اونٹ اور اونٹنی کے قصہ مین ہے

بیہقی نے جابر ابن عبد اللہ سے یون روایت کی ہے کہ بعض بنی سلمہ کے پانی بھرنے کا اونٹ مست ہوگیا اور اون پر اوس نے حملہ کیا اور پانی بھرنے سے مانع ہوا یہانتک کہ اون کے نخل تشنہ ہوگئے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یہان تک کہ باغ نخل کے دروازے تک پہونچ گئے کسی نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ باغ مین داخل ہون ہم اوس مست اونٹ سے آپ پر خوف کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم لوگ باغ مین داخل ہو جاؤ تم پر کچھ خوف نہین ہے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ ایسی حالت مین آیا تھا کہ اپنا سر نیچے ڈالے ہوے تھا وہ آکر آپ کے سامنے کہڑا ہوگیا پھر اوس نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اونٹ کے پاس آجاؤ اور اوس کو مہار لگا دو

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایک آنے والا آپ کے پاس آیا اور اوس نے یہہ کہا کہ بنی فلان کے پانی بھرنے کا اونٹ اون سے سرکشی کر کے بھاگ گیا ہے یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوٹھ کہڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اوٹھ کہڑے ہوئے اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اوس اونٹ کے قریب نجائیے ہمکو آپ پر خوف ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے نزدیک گئے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا سجدہ کیا پھر یہہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست

۱؎ خبیصہ حلوا جو تمر اور رغن سے پکتا ہے ۱۲

مبارک اوس کے سر پر رکھدیا اور فرمایا کہ سفار لاو سفار لائی گئی آپ نے اونٹ کے سر پر اوس کو
ڈالدیا اور فرمایا اونٹ کے مالک کو میرے پاس بلالو وہ آپ کے پاس بلایا گیا آپ نے اوس سے
فرمایا کہ اس کو چارہ اچھی طور سے دیجو اور کام لینے مین اس پر سختی اور دشواری نہ کیجو۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک قوم نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس آئی اور قوم کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا اونٹ باغ مین ٹھہر گیا ہی
باغ پر قبضہ کرلیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آواز دی کہ آجا وہ اونٹ
اپنا سر جھکائے ہوئے آگیا آپ نے اوس کو مہار لگادی اور اوس کے مالک کو اوسے دیدیا ابوبکر
نے پوچھا یا رسول اللہ گویا اوس اونٹ نے یہہ جان لیا کہ آپ نبی ہین آپ نے فرمایا کہ لابتین کے
درمیان کوئی شئی نہین ہے مگر یہ جانتی ہے کہ مین نبی ہون مگر کفار جن اور کفار انس نہین جانتے

بیہقی نے حماد ابن سلمہ کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے ایک بوڑھے آدمی سے سنا جو بنی قیس
مین سے تھا وہ اپنے باپ سے حدیث کرتا تھا اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک سخت اونٹنی تھی جس پر ہم قدرت نہین رکھتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور آپ نے اوس کے تھنون پر ہاتھ پھیرا اوس کے تھن دودھ
سے بھر آئے آپ نے اوس کا دودھ نچوڑا اور پیا۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابونعیم نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے باغ مین تشریف لے گئے یکایک آپ نے وہان ایک اونٹ کو موجود
پایا جبکہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ آپ کا مشتاق ہوا اور اوس کی آنکھون سے آنسو
بہنے لگے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون شخص ہی انصار مین سے ایک جوان
آیا اوس نے عرض کی یہ میرا اونٹ ہی آپ نے فرمایا کیا تو اس بہیمہ کے معاملہ مین اللہ تعالی سے
نہین ڈرتا ہی کہ اللہ نے تجھکو اوس کا مالک کیا ہی اوس نے تیری شکایت مجھ سے کی ہی کہ تو
اوس کو بھوکا رکھتا ہی اور کام لینے مین تو اوس سے کوشش کرتا ہی اور اوس کو تھکاتا ہی۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور دارمی اور ابو نعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بنی نجار کے باغ کی طرف گئے یکایک ایک ایسا اونٹ اوس باغ مین موجود پایا گیا کہ کوئی شخص باغ مین داخل نہین ہوتا مگر وہ اونٹ اوس پر حملہ کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آپ نے بلایا وہ ایسی حالت سے آپ کے پاس آیا کہ اپنے لب زمین پر رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ وہ اونٹ آپ کے سامنے بیٹھہ گیا آپ نے فرمایا مہار لاؤ آپ نے اوس کو مہار لگا دی اور اوس کے صاحب کو اوس کو دیدیا پھر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا آسمان سے زمین تک کوئی شئی نہین ہی مگر یہہ بات جانتی ہی کہ مین رسول اللہ ہون مگر عاصی الجن اور انسان نہین جانتے ہین۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہی کہا ہی اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد مین تھے یکایک ایک بھاگا ہوا اونٹ آیا اور اوس نے اپنا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش مین رکھدیا اور بڑبڑایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ اونٹ یہہ زعم کرتا ہی کہ وہ ایک مرد کا اونٹ ہی اور وہ مرد یہ ارادہ کرتا ہی کہ اپنے باپ کی جانب سے کھانا لوگون کو دے اور اوس کو اب ذبح کر ڈالے یہ اونٹ آکر استغاثہ کر رہا ہی پھر آپ اونٹ کے مالک کے پاس آئے اور اوس سے پوچھا اوس نے آپ کو خبر کی کہ اوس نے اوس کے ذبح کا ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ خواہش کی کہ وہ مرد اوس اونٹ کو ذبح نکرے اوس نے اوس کو ذبح نہین کیا۔

احمد اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے یون روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ مین تشریف فرما تھے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

بزار نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین داخل ہوے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

ابو نعیم نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہی کہا ہی کہ کسی آدمی نے بنی سلمہ سے ایک اونٹ مول لیا جس پر پانی بھرا جاتا تھا اوس مرد نے اوس اونٹ کو اپنے شتر خانہ مین داخل کیا تا کہ اوس پر

بوجہ لاد یا جاوے اوس کو خارش ہوگئی کسی نے یہ قدرت نہین پائی کہ اوس کے پاس داخل ہو سکے مگر وہ اوس کو ہاتون سے کہجلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اوس کی رسیان وغیرہ کھول ڈالو آدمیون نے کہا ہم کو اوس سے آپ پر خوف ہوتا ہی آپ نے فرمایا اوس کو کھولڈالو جبکہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ سجدے مین گرا قوم کے آدمیون نے یہہ حالت دیکھکر تسبیح کہی یعنے سبحان اللہ کہا اور عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ سجدہ کرنے کے واسطے اس حیوان سے زیادہ حق رکھتے ہین آپ نے فرمایا اگر مخلوق مین سے کسی شئے کو یہہ سزاوار ہوتا کہ اللہ کے سوا وہ کسی شئے کو سجدہ کرے البتہ اس امر کو ضرور مین چاہتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

طبرانی اور ابونعیم نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر گئے ایک اونٹ آیا وہ آواز کر رہا تھا یہانتک کہ اوس نے آپ کو سجدہ کیا مسلمانون نے دیکھکر کہا ہم اس کے احق ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرین آپ نے فرمایا اگر مین کسی کو یہ امر کرنے والا ہوتا کہ غیر اللہ تعالی کے وہ کسی کو سجدہ کرے تو مین عورت کو ضرور یہ امر کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو ضرور سجدہ کرے تم لوگ جانتے ہو یہہ اونٹ کیا کہتا ہی یہہ یہ زعم کرتا ہی کہ اوس نے اپنے مالکون کی چالیس سال خدمت کی یہان تک کہ جس وقت یہہ بوڑہا ہوگیا تو اونھون نے اس کا چارہ کم کر دیا اور اوس سے کام لینے مین زیادتی کر دی ہے یہانتک کہ جس وقت اون لوگون مین شادی کی ہمائی تھی تو اونھون نے چھری کی تاکہ اوس کو ذبح کر ڈالین آپ نے اونٹ کے مالکون کے پاس کسی کو بھیجا اور اون سے یہ واقعہ بیان کیا اون لوگون نے سنکر کہا واللہ یا رسول اللہ اس اونٹ نے سچ کہا آپ نے فرمایا مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ تم اس اونٹ کو میرے واسطے چھوڑ دو۔

ابونعیم نے بریدہ سے یون روایت کی ہے کہ ایک مرد انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یارسول اللہ ہمارا ایک اونٹ ہے جو گھر مین آدمیون پر حملہ کرتا ہو اور ہم لوگون مین سے کوئی شخص قدرت نہین رکھتا کہ اوس کے پاس جاوے یا اوس کی ناک مین نکیل ڈالے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مرد کے ساتھ کہڑے ہوگئے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ

کھڑے ہوگئے آپ اوس دروازے پر آئے جس مکان مین اونٹ تھا اور اوس کو کھولا جبکہ اونٹ نے
آپ کو دیکھا آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھدی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا سر پکڑا اور اوس پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے مہار طلب کی
اور مہار اوس کو لگا دی پھر اوس اونٹ کو اوس کے مالک کو دیدیا حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ نے
پوچھا یا رسول اللہ کیا اس اونٹ نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ نبی اللہ مین آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شئے نہین
ہے مگر یہ جانتی ہو کہ مین رسول اللہ ہون سوا کفار جن وانس کے کہ وہ نہین پہچانتے کہ مین رسول اللہ ہون
ابونعیم نے ابوظلال کے طریق سے انس رضہ سے یون روایت کی ہو کہ انصار مین سے ایک مرد تھا
جس کا ایک اونٹ تھا وہ اوس سے بھڑک گیا اوس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ ہو
جو مجھ سے بھڑک گیا ہو اور وہ میری زمین کے سنتھی مین ہو اور مین یہ طاقت نہین رکھتا ہون کہ اوس کے
پاس جاؤن مجھکو یہ خوف ہو کہ وہ مجھکو پکڑلے گا آپ اوس کی طرف گئے جبکہ اونٹ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ آپ کی طرف بولتا ہوا آیا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھدی یہانتک
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اوس کی آنکھین آنسو بہانے لگین آپ نے فرمایا
اے فلان مین تیرے اونٹ کو دیکھتا ہون کہ وہ تیری شکایت کرتا ہو اوس کے ساتھ تو نیکی کر اوس کا
مالک ایک رسی لایا اور اوس نے اونٹ کے سر مین ڈالدی احمد اور بزار اور ابونعیم نے
حفص کے طریق سے جو انس رضہ کے بھتیجے مین انس سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہو اور اس حدیث
مین یہہ ہو کہ اونٹ آیا یہانتک کہ آپ کے سامنے سجدے مین گرا یہہ واقعہ آپکے اصحاب نے دیکھکر کہا کہ یہہ بہیمہ
ہے کچھہ نہین جانتا ہو اوس نے آپ کو سجدہ کیا ہم اس کے احق مین کہ آپ کو سجدہ کرین ۔
ابونعیم نے ابوہریرہ رضہ سے یہہ روایت کی کہ انصار کے باغون مین سے ایک باغ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یکایک آپ نے اوس باغ مین دو اونٹ موجود پائے کہ وہ
چلاتے تھے اور ایسے گرج رہے تھے جیسے رعد گرجتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون سے
قریب ہوگئے پھر اون دونون اونٹون نے زمین پر اپنی گردنین رکھدین جو شخص آپ کے ساتھ تھا اوس نے

کہا ہی کہ اون دونون نے آپ کو سجدہ کیا۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہی کہا ہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر غزا کیے آپ ایسے حال مین مجھہ سے ملحق ہوے کہ میری سواری مین ایک اونٹ تہا تو وہ تھک رہا تھا اور نہین چل سکتا تھا آپ نے مجھہ سے پوچھا تمھارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہی مین نے عرض کی تھکیا ہی آپ نے اوسکو ڈانٹا اور اوس کے واسطے دعا فرمائی میرے سامنے جو اونٹ جارہے تھے وہ اون کے آگے جارہا تھا آپ نے مجھہ سے پوچھا تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو مین نے عرض کی مین اوس کو خیر کے ساتھ پاتا ہون آپکی برکت اوسکو پہونچی ہے۔

مسلم نے ابوہریرہ رض سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہین بہیجا وہ آپ کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میری اوٹنی نے مجھکو تہکا دیا وہ نہین چلتی یہہ سنکر آپ اوس کی اوٹنی کے پاس آئے اور آپ نے پاؤن سے اوس کے ٹھوکر ماری ابوہریرہ رض نے کہا قسم ہی اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے مین نے اوس اوٹنی کو دیکہا کہ جو شخص اوس کو کھینچ کے لیجارہا تھا وہ اوس سے آگے بڑہ جارہی تھی۔

ابن حبان نے (کتاب الصحابہ) مین اور حسن بن سفیان نے اور ابن ابی عاصم اور بغوی اور طبرانی نے حکم ابن ایوب سے جن کو ابی الحارث اسلمی کہتے ہین اون سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک میری اوٹنی جگہہ سے نہین ہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو ڈانٹا وہ سب اونٹون سے آگے ہو گئی۔

حاکم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگون نے مجھکو سارق ٹھہرایا ہی اوٹنی نے دروازہ کے پیچھے سے کہا قسم ہی اوس ذات کی جس نے آپ کو کرامت کے ساتھ مبعوث کیا ہی اس اعرابی نے مجھکو نہین چرایا اور اسکے سوا کوئی میرا مالک نہین ہوا ہے حاکم نے کہا ہی کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہین اور اس کی روایت مین یحیی بن عبداللہ المصری ہے جو عبدالرزاق سے روایت کرتا ہی مین اوس کو نہین پہچانتا ہون اور راوی

کچھ جرح بھی نہین ہے۔ ذہبی نے کہا ہو کہ یحیی بن عبد اللہ المصری وہی شخص ہو جس نے اس حدیث کو بنایا ہو (شیخ جلال الدین رح کہتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ اس حدیث کا دوسرا طریق ہو۔ طبرانی نے ایسی سند سے روایت کی ہو جس مین مجہول راوی مین زید ابن ثابت سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا انس اعرابی نے اس اونٹ کو چرایا ہو اونٹ ایک ساعت تک آواز کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش کان لگائے ہونے تھے پھر آپ نے اوس مرد سے فرمایا کہ تو اس سے باز آ اونٹ نے تجھ پر یہ گواہی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

ابن شاہین اور ابن مندہ نے عبد المطلب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ مین نے حارث بن سواد کے بیٹون سے پوچھا کیا تمھارا باپ وہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے انکار کیا تھا حارث کے بیٹون نے مجھ سے کہا یہ بات نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے باپ کو ایک جوان قوی اونٹ عطا کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ تحقیق اللہ تعالی تجھکو اس اونٹ مین برکت دیگا ہم کسی مبارک اور نامبارک اونٹ کو نہین ہانکتے ہین مگر وہ اوس اونٹ کی نسل سے ہے

بھیلب جنگلی بکری اور بھیڑ وغیرہ کے قصہ مین ہے

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن السکن نے نافع بن الحارث بن الکلدہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو مردون کی مقدار مین تھے اونھین وہ آپ کے ساتھ تھے کہا ہمکو آپ نے جہان پانی نہ تھا وہان اوتارا آدمیون پر سختی ہوئی یکایک ایک بھیڑ پھر رہی تھی آگئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوس کے دونون سینگ تیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دوہا اور آپنے تمام لشکر کو سیراب کیا اور آپ بھی سیر آب ہوئے پھر آپ نے فرمایا اسے نافع اس کے تم مالک ہو جاؤ اور مین گمان نہین کرتا ہون کہ تم اسکے مالک ہو سکو مالک نے کہا مین نے ایک لکڑی لی اور اوس کو مین نے زمین مین گاڑا اور ایک

رسی لی اور بکری کو باندھ دیا اور اوس سے اوس کو مین نے جکڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے
اور آدمی بھی سو رہے اور مین بھی سو رہا پھر مین خواب سے بیدار ہوا یکایک مین نے دیکھا کہ جس شئے سے
مین نے اوس کو باندھا تھا وہ کھلی پڑی ہے اور یکایک بکری نہین ہے مین نے اس واقعہ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا مین نے تمکو خبر نہین دی تھی کہ تم اوس کے مالک نہو گے
جو اوس کو لایا تھا وہی اوس کو لے گیا ۔
ابن عدی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حسن کے طریق سے سعد مولی ابو بکر رضی سے روایت کی ہے
کہا ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے ہم ایک منزل مین اوترے آپ نے
مجھ سے فرمایا اے سعد اس بھیڑ کو تم دوہ لو حال یہ ہو کہ اوس جگہ مین جس وقت سے مین تھا کوئی بھیڑ
نہ تھی مین آیا یکایک مین نے ایک بھیڑ دیکھی جس کے تھن دودہ سے بھرے ہوے ہین مین نے اوس کو
دوہا مین یہ نہین جانتا ہون کہ مین نے کتنے بار اوس کو دوہا اور مین نے اوس بھیڑ کی
حفاظت کی اور اوس کے واسطے آدمیون سے وصیت کی کوچ کے سبب سے ہم اوس بھیڑ سے غافل
ہو گئے وہ بھیڑ گم ہو گئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ بھیڑ گم ہو گئی آپ نے فرمایا کہ اوس کا رب اوسکو
لیگیا ہے اور ابن سعد اور بیہقی نے خباب بن الارت کی بیٹی سے روایت کی ہو اونھون نے کہا ہو کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری لائی آپ نے اوس کے پاؤن باندھے اور اوسکو
دوہا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمھارے برتنون مین جو بڑا برتن ہو وہ لاؤ ہم لوگ آپ کے پاس آٹا
گوندھنے کا کٹھلا لائے آپ نے اوس مین دودہ دوہا یہانتک کہ اوس کٹھلے کو بھر دیا پھر آپ نے فرمایا
کہ تم پی لو اور تمھارے ہمسایے پی لین ہم لوگ اوس بکری کو آپ کے پاس لیجایا کرتے تھے ہمکو آپ نے
فراخ سالی مین کر دیا یہانتک کہ میرا باپ آیا اوس نے اوس بکری کو لیا اور اوس کے پاؤن باندھے بکری
نے اپنے دودہ پر عود کیا (یعنے جتنا دودہ وہ پہلے دیتی تھی اوتنا ہی دینے لگی) میری مان نے میرے باپ سے
کہا تم نے ہماری بکری کو ہم پر فاسد کر دیا میرے باپ نے پوچھا وہ کیا امر ہو مین نے بکری کیونکر فاسد کر دی
میری مان نے کہا کہ یہ بڑا پیالہ بھر کے دوہی جاتی تھی میرے باپ نے پوچھا اس کو کون شخص دوہتا تھا

میری ماں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوہتے تھے میرے باپ نے کہا تو نے آپ کی برابر مجھکو جانا ہے واللہ آپ برکت میں اعظم ہیں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور طبرانی اور ابن سعد نے خباب کی بیٹی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرا باپ نمازیوں میں گھر سے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نگاہداشت اور خبرگیری کرتے تھے آپ ہماری بھیڑ کو دوہا کرتے تھے ہمارے کٹھلے میں اوس کا دودہ دوہتے تھے وہ بھر جاتا تھا جبکہ خباب آئے اونھوں نے اوس کو دوہا اوس کا دودہ پہلی حالت پر آگیا جیسے کہ تھا۔

ابونعیم نے ابو قرصافہ سے روایت کی ہے کہا کہ میرے اسلام کی ابتدا یہہ تھی کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے درمیان یتیم تھا اور میں اپنی بکریں چراتا تھا میری خالہ اکثر مجھہ سے یہ کہا کرتی تھی کہ اے میرے پیارے فرزند تو اس مرد کی طرف نجائیو (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجائیو) تجھکو اغوا کریگا اور گمراہ کردیگا میں چراگاہ کی طرف جاتا اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا میں آپ کے پاس رہتا اور آپ کی باتیں میں سنتا رہتا تھا پھر میں اپنی بکریں شام کو ایسے حال میں لیجایا کرتا تھا جن کے پیٹ پیٹھ سے لگے ہوتے اور تھن خشک ہوتے میری خالہ مجھہ سے کہتی کہ تیری بکریوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ان کے تھن سوکھے ہوے ہیں میں کہتا تھا مجھکو معلوم نہیں پھر میں دوسرے دن بھی ویسا ہی کیا پھر تیسرے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عود کیا اور میں مسلمان ہوگیا اور میں نے آپ سے اپنی خالہ کے اور بکریوں کے امر کی شکایت کی آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ اپنی بکریاں میرے پاس لے آ میں بکریاں آپ کے پاس لایا آپنے اونکی تھنوں اور پیٹھوں پر دست مبارک پھیرا اور اون میں برکت کے واسطے دعا کی وہ بکریں چربی اور دودہ سے بھر گئیں جب کہ میں اون کو لیکر اپنی خالہ کے پاس آیا تو میری خالہ نے کہا اے میرے پیارے بیٹے اسی طور سے انکو چرایا کر میں نے اپنی خالہ کو واقعہ سے خبر کی میری خالہ اور میری ماں مسلمان ہوگئی۔

مسلم نے مقداد بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہو کہ مین اور میرے دو دوست ایسی حالت مین آئے کہ قریب تھا کہ سختی فاقہ اور تنگ عیشی کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور بصارت چلی جاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رہنے کی جگہ مین ہمکو ٹھکانا دیا۔ سوقت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بھیڑین تھین اون کو وہ دوہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان دودہ کو بانٹا کرتے تھے اور ہم لوگ آپکا حصہ آپ کے پاس پہنچا دیتے تھے آپ تشریف لاتے اور اسطور سے سلام علیک کرتے کہ بیدار آدمی سنتا اور سوتے ہوے کو آپ بیدار نہین کرتے تھے شیطان نے مجھ سے کہا کہ اگر تو بھی ایک گھونٹ دودہ پی لیتا تو بہتر ہوتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس آتے مین انصار آپ کو تحفے دیتے مین شیطان مجھ سے یہی کہتا رہا یہانتک کہ مین نے اوس دودہ کو پی لیا جبکہ مین نے وہ دودہ پی لیا اوس نے مجھکو نادم کیا اور مجھ سے کہا تو نے کیا کام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آوینگے اور اپنے پینے کا دودہ نہ پاوینگے تو تجھپر بددعا کرینگے تو ہلاک ہوجاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے آیا کرتے تھے آئے اللہ تعالی نے جتنی نماز چاہی آپ نے پڑہی پھر آپ نے اپنے دودہ کی طرف دیکھا آپ نے کچھ چیز نہین دیکھی آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے مین نے اپنے دل مین کہا کہ اب آپ مجھ پر بددعا کرینگے آپ نے یہہ دعا مانگی اللّٰھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی مین نے چھرا لیا اور مین بکریون کی طرف گیا مین اون کو ٹٹولنے لگا کہ ان مین کون سی بکری زیادہ موٹی ہے تاکہ اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ذبح کرون یکایک مین نے دیکھا کہ کل بکرین دودہ سے بھری ہوئی ہین مین نے آل محمد کا وہ برتن لیا جس مین وہ طمع کرتے تھے کہ دودہ دوہا جاوے مین نے یہانتک دودہ دوہا کہ برتن کے اوپر جھاگ آگئے۔

بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نو مکانون کی طرف آدمی کو بھیجا آپ کھانا طلب کرتے تھے اوس وقت آپ کے پاس آپ کے اصحاب تھے کوئی چیز کھانے کی نہین پائی گئی اپنے مکان مین ایک بھیڑ کے بچے کی طرف دیکھا جس نے کوئی بچہ نہین جنا تھا

آپ نے اس کے تھنون کی جگہہ دست مبارک پھیرا راوی نے کہا ہی کہ بعد کے اوس بچے نے اپنے تھن آپسے حال مین دے دئے جو دونون پاؤن کے درمیان لٹک رہے تھے آپ نے ایک قعب منگائی اور دودہ دوہا اور اپنے گھرون کو بی بیون کے پاس ایک ایک قعب دودہ بھیجا پھر آپ نے دودہ دوہا سو اصحاب نے اوس کو پیا۔

عبد الرزاق نے مصنف مین کہا ہے ہمکو محمد ابن راشد نے خبر دی ہے اوںھون نے کہا ہی مجھسے عرصین بن عطا نے حدیث کی ہے کہ ایک قصاب نے ایک دروازہ کھولا جسمین بکری تھی تا کہ اوسکو ذبح کرے وہ بکری اوس کے پاس سے بھاگ گئی یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور قصاب اوس کے پیچھے آیا اور اوس نے بکری کو پکڑ لیا اور اوسکو اوس کے پاؤن سے کھینچ رہا تھا آپ نے بکری سے فرمایا کہ امر الہی سے تو صبر کر اور قصاب سے فرمایا تو اوس کو موت کی طرف ہانک مگر نرمی سے۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ آپ کے ساتھہ ابو بکر اور عمر رض انصار کے مردون مین تھے اوسوقت باغ مین بکریان تھین اوںھون نے آپ کو سجدہ کیا ابو بکر صدیق نے دیکھکر کہا یا رسول اللہ آپ کے سجدے کے واسطے ان بکریون سے ہم لوگ زیادہ حق دار ہین آپ نے فرمایا کہ میری امت مین یہہ امر سزاوار نہین ہی کہ کوئی کسیکو سجدہ کرے اور اگر یہہ امر سزاوار ہوتا کہ کسیکو سجدہ کرتا تو مین ضرور یہہ امر کرتا کہ عورت مرد کو سجدہ کرے۔

یہہ باب ہرنی کے قصہ کے بیان مین ہے

طبرانی نے (کبیر) مین اور ابو نعیم نے ام سلمہ رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحرا مین تھے یکایک سنا کہ ایک منادی کرنیوالا یا رسول اللہ کہکر پکار رہا ہے آپنے مڑکر دیکھا کسیکو موجود نہین دیکھا پھر مڑکر دیکھا یکایک آپ نے ایک ایسی ہرنی دیکھی جو بندہی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے پاس آئیے آپ اوس کے نزدیک گئے اور اوس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہی اوس ہرنی نے کہا کہ

اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھکو کھول دیجئے تاکہ میں جاؤن اور اون کو دودہ پلاؤن پھر آپکے
پاس پلٹ کے آجاؤن آپ نے اوس ہرنی سے پوچھا کیا تو دودہ پلاکر واپس آجائیگی اوس نے
کہا اگر میں ایسا نکرون تو اللہ تعالی مجھکو عذاب عشار[1] سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا
ہرنی چلی گئی اور اوس نے اپنے دونو بچون کو دودہ پلایا پھر پلٹ کے آگئی آپ نے اوس کو باندہ دیا
اعرابی بیدار ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی کوئی حاجت ہے آپ نے فرمایا ہان یہ
حاجت ہے کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اعرابی نے اوس ہرنی کو چھوڑ دیا وہ دوڑتی ہوئی جاتی
تھی اور یہ کہتی تھی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ اس حدیث کی اسناد میں اغلب
بن تمیم ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے کثیر طرق ہین جو اس پر شہادت دیتے ہین کہ اس قصہ کی اصل ہے
طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم نے صالح المری کے طریق سے روایت کی ہے اور صالح ضعیف
راوی ہے صالح نے ثابت سے ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے جنھون نے ایک ہرنی پکڑی تھی اور اونھون نے اوس کو
خیمہ کے ستون سے باندہ دیا تھا اوس ہرنی نے کہا یا رسول اللہ میں جنی ہون۔ اور میرے دو بچے
ہین آپ میرے لئے ان لوگون سے اجازت چاہئے کہ مین اون کو دودہ پلادون یہانتک کہ میں
پلٹ کے آجاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو تاکہ اپنے
دونون بچون کے پاس جاوے اور اون کو دودہ پلاوے اور تمھارے پاس آجاوے اون لوگون
نے کہا یا رسول اللہ ہمارے واسطے کون شخص ذمہ دار ہوگا آپ نے فرمایا مین ذمہ دار ہون اونھون نے
ہرنی کو چھوڑ دیا وہ چلی گئی اور اوس نے بچون کو دودہ پلایا پھر اون کے پاس پلٹ کے آگئی اونھون نے
اوس کو باندہ دیا آپ نے اون سے پوچھا کیا تم اس ہرنی کو بیچتے ہو اونھون نے کہا یا رسول اللہ یہ
ہرنی آپ ہی کے واسطے ہے اوس کا راستہ اونھون نے چھوڑ دیا اور اوس کو کھول دیا وہ چلی گئی۔

[1] عشار اوس اونٹنی کو کہتے ہین جس پر حمل کے دس مہینے گزر گئے ہون اور اوس پر بوجھ لاد اجاوے
اور وہ مشقت اور تکلیف سے فریاد کرے ۱۲

بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہرنی کی طرف سے گزرے جو ایک خیمہ کی طرف بندھی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو کھول دیجئے تاکہ مین جاؤن اور اپنے بچے کو دودھ پلاؤن اور پھر پلٹ کے آجاؤن آپ مجھکو باندہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم کا شکار ہے اور ایک قوم کی باندہی ہوئی ہے آپ نے اوس سے عہد لیا اور نے قسم کہائی آپ نے کہول دیا وہ چلی گئی نہین ٹھیری مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ آگئی اور اوس کے تہنون مین جو دودہ تہا وہ خالی کر آئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو باندہ دیا آپ کے اصحاب آگئے اور آپنے ان لوگون سے اوس ہرنی کے بخشدینے کے واسطے فرمایا اونہون نے آپ کو وہ ہرنی بخشدی آپ نے اوسکو کہول دیا

بیہقی اور ابو نعیم نے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی بعض گلیون مین تہا ہم ایک اعرابی کے خیمے کی طرف گئے ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک ہرنی خیمہ کے پاس بندھی ہوئی ہے اوس نے کہا یا رسول اللہ اس اعرابی نے مجھکو شکار کیا ہے اور میرے دو بچے صحرا مین اور میرے تہنون مین دودہ جم گیا ہے نہ وہ اعرابی مجھکو ذبح کرتا ہے کہ مجھکو راحت ہو جاوے اور نہ وہ مجھکو چھوڑتا ہے کہ مین اپنے بچون کے پاس صحرا مین پلٹ کے جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہرنی سے پوچھا اگر مین تجھکو چھوڑ دون تو کیا تو پلٹ کے آئے گی اوس نے کہا ہان مین پلٹ کے آؤنگی ورنہ اللہ تعالی مجھکو عذاب عشار سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا وہ نہین ٹہیری کہ آگئی اور بار بار زبان چاٹ رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خیمہ کیطرف باندہ دیا اتنے مین اعرابی آگیا اوسکے ساتھ پانی کی ایک مشک تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو اس ہرنی کو میرے ہاتہ بیچتا ہے اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہہ ہرنی آپ ہی کے لئے ہے آپ نے اوسکو چھوڑ دیا زید ابن ارقم نے کہا واللہ مین نے اوس ہرنی کو دیکھا وہ صحرا مین جا رہی تہی اور یہہ کہتی تہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہہ باب بھیڑیے کے قصہ مین ہے

احمد اور ابن سعد اور بزار نے اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے اور ان دونون علما نے اس حدیث کی صحت کی ہے اور ابو نعیم نے متعدد طریقون سے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے

کہا ہو کہ اوس درمیان کہ ایک چرواہا پتھریلی زمین مین بکریان چرا رہا تھا اوس کی بکریون مین سے ایک
بکری کے سامنے یکایک ایک بھیڑیا آیا وہ چرواہا بکری اور بھیڑیے کے درمیان حائل ہو گیا بھیڑیا اپنی دم
پر بیٹھہ گیا پھر اوس نے راعی سے کہا کیا تجھ ڈر اسے نہین ڈرتا ہو کہ میرے اور میرے رزق کے
درمیان حائل ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے میری طرف بھیجا ہے چرواہے نے سن کر کہا اس بھیڑیے تعجب
ہے کہ انسان کے کلام سے کلام کرتا ہو بھیڑیے نے چرواہے سے کہا سن لے مین اپنے کلام کرنے سے زیادہ
تعجب ناک بات تجھہ سے کہتا ہون۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرتین کے درمیان سابق زمانہ
کی خبرون کے ساتھہ آدمیون سے باتین کرتے ہین اوس چرواہے نے یہہ بات سنکر اپنی بکریون کو
ہانک دیا یہانتک کہ وہ مدینہ منورہ مین آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا اور
بھیڑیے کی بات سے اوس نے بات کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس نے سچ کہا
سچ کہا آگاہ ہو جاؤ درندون کا آدمیون سے باتین کرنا قیامت کے اشراط سے ہو قسم ہو اوس ذات
کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے قیامت جب تک قائم نہو گی یہانتک کہ درندے انسان
سے کلام کرینگے اور مرد سے اوس کی جوتی کا تسمہ بات کرے گا اور اوس کے کوڑے کا پھندنا اوس سے
کلام کرے گا اور انسان کے گھر سے جانے کے بعد اوس کے اہل نے جو نئی بات پیدا کی ہو گی اوسکی ران اوسکو خبر دیگی
بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم نے اہبان بن اوس سے روایت کی ہو کہ وہ اپنی بکریون مین
تھے اون بکریون مین سے ایک بکری پر ایک بھیڑیے نے حملہ کیا اونھون نے بھیڑیے پر شور کیا بھیڑیا اپنی
دم پر بیٹھہ گیا اہبان نے کہا بھیڑیے نے مجھہ سے خطاب کیا اور کہا جس دن تو بکریون سے غافل ہو گا
اوس دن بکریون کا کون نگہبان ہو گا کیا تو مجھہ کو میرے اوس رزق کو چھینتا ہو جس کو اللہ تعالی نے
مجھے نصیب کیا ہو یہہ سنکر مین نے کہا واللہ مین نے اس امر سے زیادہ تعجب ناک کوئی شئی نہین دیکھی اوس
بھیڑیے نے مجھہ سے کہا تو اس امر سے تعجب کرتا ہو حال یہہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخلون کے
درمیان آدمیون سے زمانۂ سابق کی خبرین کہتے ہین اور جو امور آیندہ ہونے والے ہین اونکی خبرین دیتے
ہین اور آپ اللہ تعالی کی طرف مخلوق کو بلاتے ہین اور اللہ تعالی کی عبادت کے واسطے فرماتے ہین

اہبان بھیڑیے سے یہہ خبر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر کی اور مسلمان ہو گئے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہر اوس درمیان کہ ایک چروا ہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اپنی بکریون مین تھا یکایک ایک بھیڑیا آیا اور اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے جست کی یہانتک کہ اوس بکری کو بھیڑیے کے منہ سے چھین لیا اوس چرواہے سے بھیڑیے نے کہا سن رے کیا تو خدا سے نہین ڈرتا ہر کہ تو مجھکو اوس خوراک سے منع کرتا ہر جو اللہ تعالی نے مجھے دی ہر تو مجھ سے اوس کو چھینتا ہے چرواہے نے کہا بھیڑیے سے تعجب ہر کہ کلام کرتا ہے بھیڑیے نے سنکر کہا تو سن لے مین تجھکو اوس امر کی طرف رہنمائی کرتا ہون جو میرے کلام سے زیادہ تعجب خیز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلون مین مین آدمیون سے اولین اور آخرین کی باتون کی خبر دیتے ہین یہہ سنکر وہ چروا ہا گیا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کی آپ کو خبر کی اور مسلمان ہو گیا۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہر کہا ہر کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین تھا مین نے اپنی بکرین باندھ ڈالین ایک بھیڑیا آگیا اور اون بکریون مین سے ایک بکری اوس نے لے لی چرواہے اوس کے پیچھے دوڑے بھیڑیے نے کہا کہ یہہ وہ خوراک ہر جو اللہ تعالی نے مجھکو دی ہے تم لوگ اوس کو مجھ سے چھینتے ہو یہہ سنکر لوگ متحیر ہو گئے بھیڑیے نے کہا بھیڑیے کے کلام سے تم کیا تعجب کرتے ہو ایسا حال ہر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔

احمد اور ابو نعیم نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ایک بھیڑیا بکریون کے چرواہے کی طرف آیا اور بکریون مین سے اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے یہانتک کوشش کی کہ بھیڑیے سے بکری چھین لی راوی نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑہا اور اپنی دم پر بیٹھ گیا اور کہا کہ مین نے اوس رزق کا قصد کیا جس کو اللہ تعالی نے مجھے نصیب کیا تھا تو نے مجھ سے اوسکو چھین لیا چرواہے نے سنکر کہا اللہ تعالی کی قسم ہر اگر مین نے آجکے دن کی مثل کسی بھیڑیے کو دیکھا

کے واسطے ظاہر ہوگی۔ ٥

امامی ان سعیت وعن جنوبی	و ابصرت الضیاء یضیئ حولی

اور مین نے ضیاء کو دیکھا جو میرے اطراف روشن ہے اور میرے آگے روشن ہی اگر مین چلا ہون اور میرے دہنی طرف سے روشن ہے ٥

واخوتهم جدیلة ان اجیبی	الا ابلغ بنی عمرو ابن عوف

آگاہ ہوجا یہہ خبر عمرو ابن عوف اور اون کے بھائیون کو پھونچا دے جو بنی جدیلہ ہین کہ تم میرے کہنے کو قبول کرو ٥

فانک ان اجبت فلن تخیبی	وعاد المصطفی لاشک فیہ

دین حق کی طرف مصطفی صلعم بلانے مین کچھہ شک نہین ہے اگر تم قبول کروگے تو تمکو کوئی نقصان نہوگا

بزار اور سعید ابن منصور اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھیڑیا آیا اور وہ اپنی دم پر آپ کے روبرو بیٹھہ گیا پھر وہ اپنی دم ہلانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بھیڑیون کا سفیر ہی آیا ہی تم سے سوال کرتا ہی کہ تم لوگ اپنے اموال مین سے اوس کے لئے کچھہ ٹھیرا دو۔

بیہقی اور ابونعیم نے زہری کے طریق سے حمزہ بن ابی اسید سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے جنازہ مین گئے یکایک آپ نے ایک بھیڑیے کو راستہ پر موجود پایا جو اپنے ہاتھہ دراز کئے ہوے بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے فرمایا کہ یہہ بھیڑیا تم لوگون سے اپنا حصہ معین کرانا چاہتا ہی تم لوگ اوس کے واسطے حصہ معین کردو آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی رائے مبارک اس معاملہ مین کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ایک بکری ہر گلے کے ہر ایک ریوڑ مین سے ہر سال دینا چاہیے آدمیون نے عرض کی کہ یہہ کثیر ہے آپ نے بھیڑیے سے اشارہ فرمایا کہ اون کی بکرین تو اوچک لیجایا کر یہہ سنکر بھیڑیا چلا گیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت کی ہی کہا ہی کہ اوس درمیان

کہ رسول اللہ صلعم مدینہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بھیڑیا سامنے سے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کہڑا ہو گیا اور اوس نے آواز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری طرف یہہ درندون کا سفیر ہے اگر تم لوگ اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اوسکے لئے کچھہ وظیفہ معین کر دو تو اوس سے غیر کی طرف اوسکو تجاوز نکرنے دوگے اور اگر تم اس امر کو دوست رکھوگے کہ اوس کو بے نصیب چھوڑ دو تم اوس سے خوف کی حالت مین رہوگے اور جو چیز وہ لے لیگا وہ اوس کا رزق ہوگا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اوس کے واسطے کچھہ دینے کو ہمارے نفوس خوش نہین ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی طرف اپنی تین انگلیون سے یہہ اشارہ فرمایا کہ اون کی بکریان تو اوچک لیجایا کر وہ بھیڑیا پیٹھہ پھیر کے چلا گیا اور دوڑ رہا تھا اور سر ہلاتا جاتا تھا دارمی نے اور ابن منیع نے اپنی مسند مین اور ابو نعیم نے شمر بن عطیہ کے طریق سے شمر نے ایک ایسے مرد سے جو مزینہ یا جہینہ سے تھا روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی یکایک آپ نے سو بھیڑیون کے قریب دیکھے جو وہ اپنی دمون پر بیٹھے ہوے ہین اور وہ بھیڑیون کے سفیر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے پوچھا کیا تم لوگ اپنے کھانے مین سے ان بھیڑیون کو تھوڑی بخشش کر سکتے ہو اور اوس کے ماسوا جو شی ہے اوس سے تم امن مین رہنا چاہتے ہو (یعنے تمھارا اور مال بکریون وغیرہ کی قسم سے جو ہی محفوظ رہیگا اور تمکو بھیڑیون وسے امن ہوگا) آدمیون نے شکایت کی کہ ہم خود حاجتمند ہین آپ نے فرمایا ان بھیڑیون کو اذن دیدو کہ چلے جاوین اون کو لوگون نے اذن دیدیا وہ چلے گئے وہ پکارتے ہوے جا رہے تھے۔

واقدی اور ابو نعیم نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہی کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرہ مین تشریف لاے یکایک آپ نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا آپ کے روبرو کہڑا ہی آپ نے فرمایا اس بھیڑئیے کا نام اویس ہے یہہ جنگل کے ہر ایک چرنے والو مین سے ایک بکری چاہتا ہی آدمیون نے بکری کے دینے سے انکار کیا آپ نے اپنی انگشتان مبارک سے اوس کو اشارہ کیا وہ پیٹھہ پھیر کے چلا گیا



یهه باب قصۂ حمرہ کے بیان مین

بیہقی اور ابونعیم نے اور ابو الشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین تھے ہم ایک ایسے درخت کی طرف گزرے جس پر حمرہ کے دو بچے تھے ہم نے اون دونون کو پکڑ لیا حمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئی اور وہ آپ کے سامنے آتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس شخص نے اس حمرہ کو اس کے دو بچون کے سبب سے دکھہ پہونچایا ہے ہمنے عرض کی ہم لوگون نے اون کو پکڑا ہے آپ نے فرمایا دونون بچون کو اون کی جگھہ پھیر دو ہم نے آپ کے ارشاد سے اون دونون بچون کو اون کی جگھہ پھیر دیا۔

یهه باب وحشی جانور کے قصۂ کے بیان مین ہے

احمد اور ابو یعلی اور بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی اور ابونعیم اور دارقطنی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقون سے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وحشی جانور تھا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لیجاتے وہ کھیلتا اور چلا جاتا اور آجاتا تھا اور جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان مین تشریف لاتے تو اپنی جگھہ آکر بیٹھہ جاتا اور کسی قسم کی حرکت نہین کرتا تھا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان مین رہتے تھے اس حدیث کی صحت ہیثمی نے کی ہے۔

یهه باب گھوڑے کے قصۂ کے بیان مین ہے

بیہقی نے جعیل سے روایت کی ہی کہا ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے حال مین جہاد کیا کہ مین اپنے ایسی گھوڑی پر سوار تھا جو دبلی اور ضعیف تھی اس سبب سے مین سب آدمیون کے آخر جماعت مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آپہونچے اور مجھہ سے فرمایا اے صاحب فرس چلو مین نے عرض کی یا رسول اللہ یهہ گھوڑی دبلی اور ضعیف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کوڑا تھا آپ نے اوس کو اوٹھایا اور گھوڑی کو مارا اور آپ نے یهہ دعا کی اللھم بارک لہ فیھا

مین نے اپنے آپ کو دیکھا کہ مین اوس کا سر روک نہین سکتا تھا وہ سب آدمیون سے آگے ہوگئی
اوس کے پیٹ سے جو بچے پیدا ہوئے مین نے بارہ ہزار کو فروخت کئے۔
شیخین نے حماد ابن زید کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس سے روایت کی ہی کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور اجود الناس اور اشجع الناس تھے ایک رات اہل مدینہ
ڈر گئے آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر گئے آپ کے بعد آدمی اپنے گھرونسے باہر
نکلے یکایک اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ آدمیون سے پہلے اوس طرف
تشریف لے گئے تھے جس طرف سے ہولناک آواز آئی تھی اور آپ خبر کی تحقیق کر چکے تھے آپ آدمیون
سے یہہ فرماتے تھے کہ تم لوگ ہرگز خوف نکروگے (یعنے کوئی خوفناک امر نہین ہی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہم نے اس گھوڑے کو ایک بحر پایا یا یہہ فرمایا کہ یہہ ضرور ایک بحر ہی۔ حماد نے کہا ہی مجھسے
ثابت نے حدیث بیان کی ہے یا یہہ کہا ہی کہ ثابت سے دوسرے راوی کے ذریعہ مجھکو روایت پہونچی
ہے کہا ہی کہ اس کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس گھوڑے پر سوار ہوئے کوئی گھوڑا
اوس سے آگے نہ بڑھا اور پہلے وہ گھوڑا سست رفتار تھا۔

یہہ باب گدہے کے قصہ کے بیانمین ہے

ابن سعد نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سعد سے ملاقات کی اون کے پاس آپ نے قیلولہ کیا جبکہ ٹھنڈا وقت ہوگیا اون کے
پاس ایک اعرابی حمار تھا کہ تنگ قدم آہستہ رفتار تھا اوس کو آدمی لائے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے اوس پر ایک روئی دار کپڑا بچھادیا آپ اوس پر سوار ہو گئے اور مکان پر پہنچنے
کے بعد اوس کو پھیر دیا وہ حمار ایسی حالت مین واپس آیا کہ خوب رفتار اور فراخ گام تھا اور
چلنے مین اوس سے کوئی جانور برابری نہین کرسکتا تھا۔
طبرانی نے عظمت مین مالک الخطمی سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبا کے پاس ہم سے ملاقات کی جبکہ آپنے پلٹ نے کا ارادہ کیا ہم آپ کے پاس ایک ایسا گدہا لائے

جو تنگ قدم اور آہستہ رفتار تھا آپ اوس پر سوار ہو گئے اور پہونچنے کے بعد اوس کو پھیر دیا وہ ایسی
حالت مین آیا کہ فراخ گام اور خوب رفتار تھا اوس سے رفتار مین کوئی جانور برابری نہین کر سکتا تھا
ابن عساکر نے ابن منظور سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر
کو فتح کیا ایک سیاہ رنگ گدہا آپ کو ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس گدھے سے کلام
کیا اوس گدھے نے آپ سے کلام کیا آپ نے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا یزید بن
شہاب ہے میرے دادا کی نسل سے اللہ تعالی نے ساٹھ گدھے پیدا کیئے اون کل گدہون پر کوئی
شخص سوار نہین ہوتا تھا مگر نبی مین آپ سے توقع رکھتا تھا کہ آپ مجھ پر سوار ہون میرے دادا
کی نسل سے میرے سوا کوئی نہین رہا اور آپکے سوا انبیا سے کوئی نہین رہا آپ سے پہلے مین ایک
یہودی مرد کی ملک مین تھا اور اوس کے سوار ہونے کے وقت عمداً مین ٹھوکر کھا کے اوس کو گرا دیتا
تھا وہ یہودی میرے پیٹ کو درد پہونچاتا اور میری پیٹھ پر مارتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے فرمایا کہ تو یعفور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو کسی مرد کے پاس بھیجتے وہ اوس کے
مکان کے دروازے پر آتا اور اپنے سر سے دروازہ کھٹ کھٹاتا جسوقت صاحب مکان اوس کے
پاس نکلکے آتا یعفور اوس کو یہ اشارہ کرتا کہ تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین آپ کے
پاس آؤ جبکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی یعفور ابی الہیثم بن التیہان کے کنوین کے پاس
آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی جزع سے کنوین مین گر پڑا۔

ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ خیبر مین تھے
ایک گدہا سیاہ رنگ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے
پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا کہ مین عمرو بن فلان ہون ہم تین بھائی تھے ہم ہر ایک پر انبیا علیہم السلام
سوار ہوئے ہین مین اپنے اون بھائیون سے اصغر ہون اور مین آپ کے واسطے تھا یہودی سے
ایک مرد میرا مالک ہو گیا مین ایسی حالت مین تھا کہ جسوقت آپ کو مین یاد کرتا تو اوس یہودی کو لیکر
گر پڑتا تھا وہ مجھکو مار سے دکھ پہونچاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ تو یعفور ہے۔

باب

ابن سبع نے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے یہہ امر ہو کہ ہر ایک چوپایہ جس پر آپ سوار ہوے ہین وہ جوانی کی اوسی مقدار پر رہا جس مقدار پر کہ تھا اور آپ کی برکت سے وہ بوڑھا نہین ہوا ــ

یہہ باب گوہ کے قصّہ کے بیان مین ہو

طبرانی نے (اوسط اور صغیر) مین اور ابن عدی نے اور حاکم نے (معجزات) مین اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی محفل مین تھے یکایک ایک اعرابی جو بنی سلیم سے تھا آیا اوس نے ایک گوہ شکار کی تھی اوس نے کہا قسم ہے لات اور عزّی کی مین جب تک آپ پر ایمان نہ لاؤن گا یہان تک کہ یہہ گوہ آپ پر ایمان لاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے گوہ مین کون ہون گوہ نے ایسی عربی مبین زبان سے جسکو جمیع قوم سمجھتی تھی یہہ کہا لبّیک و سعدیک یا رسول رب العالمین آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو کس کی عبادت کرتی ہے اوس نے کہا الّذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النّار عذابہ آپ نے اوس سے پوچھا مین کون ہون اوس نے کہا انت رسول رب العالمین وخاتم النّبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اس حدیث کی اسناد مین کوئی شخص ایسا نہین ہے جس کے حال مین غور کیا جاوے سوے محمد بن علی بن الولید البصری اسلمی کے کہ طبرانی اور ابن عدی کا شیخ ہو بیہقی نے کہا ہو کہ اس حدیث مین حمل محمد بن علی کے ذمہ ہے۔ اور بیہقی نے کہا ہو کہ یہہ حدیث دوسرے طریقون سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابوہریرہ رض سے روایت کی گئی ہے اور ابن دحیہ نے یہہ زعم کیا ہو کہ یہہ حدیث موضوع ہو اور ایسا ہی ذہبی نے زعم کیا ہو (مین یہہ کہتا ہون کہ حضرت عمر رض کی حدیث کا دوسرا طریق ہو جس مین محمد بن علی بن الولید نہین ہے اوس کی روایت ابونعیم نے کی ہو اور یہی اوسی حدیث کی مثل حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کی حدیث سے وارد ہوا ہے جس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

یہہ باب شیر کے قصہ کے بیان مین ہے

ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور ابن مندہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دریا مین ایک کشتی پر مین سوار ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی اوس کے ایک تختہ پر مین سوار ہو گیا اوس تختہ نے مجھکو اوس نیستان کے پاس نکالا جس مین شیر تھا کہ ایک شیر سامنے آ گیا جب کہ مین نے اوس کو دیکھا مین نے کہا اے ابو الحارث مین سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہون وہ آیا اور دم ہلانے اور چاپلوسی کرنے لگا یہانتک کہ وہ میرے پہلو کے پاس کھڑا ہو گیا پھر میرے ساتھ چلنے لگا یہانتک کہ اوس نے مجھکو راستہ پر لا کر کھڑا کر دیا پھر اوس نے اپنے سینہ مین آواز پھیر آئی مین نے دیکھا کہ وہ مجھکو رخصت کرتا ہے۔ اور بغوی اور ابن عساکر نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو ایک شیر ملا مینے اوس سے کہا مین سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی ہون سفینہ نے کہا اوس نے اپنی دم زمین پر ماری اور بیٹھ گیا۔

یہہ باب طائر کے قصہ مین ہے

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حاجت کا ارادہ کرتے تو دور چلے جاتے تھے آپ ایکدن حاجت کے واسطے گئے مین آپ کے پیچھے گیا ایک درخت کے نیچے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے موزے اوتار ڈالے پھر ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک طائر آیا اوس نے دوسرا موزہ لے لیا اور اوس کو آسمان مین حرکت دی اوس مین سے ایک ایسا کالا سانپ جس کی کینچلی نکل گئی تھی نکلا دیکھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہذہ کرامۃ اکرمنی اللہ بہا یہہ وہ کرامت ہے جس کے ساتھہ اللہ تعالی نے میرا اکرام کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون

موزے مانگے دونون مین کا ایک موزہ آپ نے پہنا پھر ایک کوا آیا اوس نے دوسرے موزے کو اوٹھالیا اور اوس کو پھینک دیا اوس مین سے ایک سانپ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہے اوس کو چاہیئے کہ اپنے دونون موزے نہ پہنے یہانتک کہ اون کو جھاڑ ڈالے۔

خرائطی نے (مکارم الاخلاق) مین ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ کیا آپ نے اپنے دونون موزے اوتار ڈالے موزے مین سے ایک کالا سانپ بے کیچلی کا نکلا یہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہذہ کرامتہ اکرمنی اللہ بہا اللہم انی اعوذ بک من شر من یمشی علی الربع۔

یہہ باب قصہ عفریت کے بیان مین ہے

شیخین نے محمد ابن زیاد کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے ابو ہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جنات مین سے ایک عفریت نے مجھہ پر رات مین اس لئے تھوک دیا کہ میری نماز مجھہ پر قطع کردے اللہ تعالی نے مجھکو اوس پر قدرت دی مین نے اوسکو پکڑلیا اور مین نے یہہ ارادہ کیا کہ اس مسجد کے ستونون مین سے ایک ستون سے اوسکو باندہ دون تاکہ تم لوگ صبحکو اوٹھو اور اوس کو دیکھو سو مجھکو میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہہ دعا یاد آئی رب اغفرلی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی مین نے اوس کو دہتکار کے پھیر دیا۔

ابی سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے ابو ہریرہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے مصلے پر شیطان میرے سامنے آیا مین نے اوس کا حلق پکڑلیا یہانتک کہ اوس کی زبان کی سردی مین نے اپنی ہتیلی پر پائی اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندہا ہوا ہوتا اور تم لوگ اوس کو دیکھتے۔

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس

سے شیطان گزرا مین نے اوس کو پکڑ لیا اور مین نے اوس کا گلا گھونٹا یہان تک کہ اوس کی زبان نکل پڑی مین نے اوس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھہ پر پائی شیطان نے کہا کہ آپ نے مجھکو دکھہ دیا آپنے مجھکو دکھہ دیا اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو اس مسجد کے ستونون مین سے ایک ستون سے صبحکو وہ لٹکا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے لڑکے اوس کو دیکھتے ہوتے۔

حاکم نے عقبہ بن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سامنے بڑہایا آپ سے کسی نے ہاتھہ بڑہانے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا شیطان آیا مین نے اوسکو جہڑک دیا اگر مین اوس کو پکڑ لیتا تو اس مسجد کے ستونون مین سے ایک ستون سے اوس کو ضرور باندہ دیتا یہانتک کہ اہل مدینہ کے لڑکے اوس کے گرد پہرتے ہوتے۔

بیہقی اور بزار اور ابو نعیم نے جابر بن سمرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فجر کی نماز پڑہائی آپ نماز مین تھے اپنا ہاتھہ آگے بڑہا رہے تھے جسوقت آپ نماز سے پہرے تو قوم کے لوگون نے آپ سے ہاتھہ بڑہانے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ شیطان میرے پاس آیا آگ کا شرار میرے اوپر ڈالتا تھا تاکہ مجھکو فتنہ مین ڈالے مین نے اوس کو لے لیا تھا اگر مین اوسکو پکڑ لیتا تو وہ مجھہ سے نہین چھوٹ سکتا یہانتک کہ اس مسجد کے ستونون مین سے ایک ستون سے لٹکا دیا جاتا اور اوس کو اہل مدینہ کے لڑکے دیکھتے۔

مسلم نے ابو درداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مین نے سنا آپ اعوذ باللہ منک فرما رہے تھے پھر آپ نے تین بار لعنک بلعنۃ اللہ فرمایا پھر آپ نے اپنا ہاتھہ دراز کیا گویا آپ کوئی شئی لیتے ہین جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا کہ اوس کو میرے منہ پر ڈالے مین نے اوس کے پکڑنے کا ارادہ کیا اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندہا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے لڑکے اوس کے ساتھہ کھیلتے ہوتے۔

ابو نعیم نے ابن المسیب کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے یہہ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس درمیان کہ مین سو رہا تھا میرے سامنے شیطان آیا مین نے اوس کا حلق پکڑ لیا اور دبا دیا
تو مین نے گھونٹا یہانتک کہ اوس کی زبان کی خنکی مین اپنے انگوٹھے پر پاتا ہون اللہ تعالی سلیمان علیہ السلام
پر رحم کرے اگر اونھون نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا کہ آدمی اوس کو دیکھتے ۔
طبرانی نے (اوسط) مین جابر رضہ سے یا برہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا
کہ مین بیت الخلا مین داخل ہوا یکبیک مین نے شیطان کو دروازہ کے پیچھے موجود پایا مین نے اوس کا گلا
گھونٹا یہانتک کہ اوس کی زبان کی خنکی مین نے اپنے ہاتھ پر پائی اگر عبد صالح کی دعا نہوتی یعنی حضرت
سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اوس کو آدمی دیکھتے ۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات مین ہے جو مردون کے زندہ ہونے اور اونکے ساتھ باتین کرنے مین ہین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کو زندہ کیا تھا باب حجۃ الوداع مین اوسکا
بیان آگے آچکا ہے۔ اور باب غزوۂ خیبر مین زہر آلود بکری کا کلام کرنا آچکا ہے اور باب غزوۂ بدر مین
اصحاب قلیب کا زندہ کرنا۔ اور زہر آلود بکری کے بچہ کا کلام کرنا بیان کیا گیا ہے اور ابن عدی
اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابونعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار
مین سے ایک جوان تھا اوس کی ہم نے عیادت کی اور اوس کے پاس اوس کی بوڑھی مان
نابینا تھی ہم وہین تھے کہ وہ مرگیا ہم نے اوس کی آنکھین چھپا دین اور اوس کے منہ پر کپڑا
ڈالدیا اور ہم نے اوس کی مان سے کہا کہ تو خداے تعالی سے اس کے ثواب کی امید کر اوس نے
پوچھا کیا تحقیق مرگیا ہم نے کہا بیشک اوس نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاے اور
اوس نے یہہ دعا کی اللھم ان کنت تعلم انی ہاجرت الیک والی نبیک رجاء ان تعیننی عند
کل شدۃ فلاتحمل علی ہذہ المصیبۃ الیوم انس رضہ نے کہا کہ واللہ ہم وہان سے نہین ٹلے تھے کہ اوس
مردہ نے اپنے چہرہ پر سے کپڑا الگ کر دیا اور اوس نے کھانا کھایا اور ہم نے اوس کے ساتھ کھانا کھایا

بیہقی نے دوسرے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ مین نے اس امت مین تین چیزون
کو پایا ہے اگر وہ تین چیزین بنی اسرائیل مین ہوتین تو اون کو امتین آپس مین تقسیم نکر سکتین ہمنے
پوچھا وہ تین چیزین کیا ہین انس رضہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفہ مین تھے
کہ ایک مہاجرہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس کے ساتھہ اوس کا ایک بیٹا تھا جو
سن بلوغ کو پہونچگیا تھا وہ نہین ٹھیرا کہ اوس کو مدینہ کی وبا ہوگئی وہ کچھہ دنون مریض رہا پھر وہ
مرگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی آنکھین چھپا دین اور اوس کی تجہیز و تکفین کے واسطے
آپ نے امر کیا جبکہ ہم نے اوس کے غسل دینے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اے انس تم اس کی
مان کے پاس جاؤ اور اوس کو خبر کرو انس نے کہا مین نے اوس کو آگاہ کر دیا کہ تیرا بیٹا مرگیا وہ یہہ
خبر سنکر آئی اور اوس کے دونون قدمون کے پاس بیٹھہ گئی اور اون دونون قدمون کو پکڑ لیا پھر اوس نے
یہہ دعا کی اللّٰهم انی اسلمت لک طوعاً وخلعت الاوثان زہدا وہاجرت الیک رغبة اللّٰهم لا تشمت
بی عبدة الاوثان ولا تحملنی من ہذہ المصیبة ما لا طاقة لی بحملہا انس رضہ نے کہا واللہ اوس عورت
نے اپنا کلام پورا ادا نہین کیا تھا کہ اوس کے بیٹے نے اپنے دونون قدم ہلائے اور اپنے چہرہ پر سے
کپڑا پھینک دیا اور وہ یہانتک زندہ رہا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو قبض کیا اور اوس کی مان
بھی مرگئی انس رضہ نے کہا حضرت عمر رضہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اوس پر علاء ابن الحضرمی کو افسر بنایا
اور مین اوس لشکر کے غازیون مین تھا ہم لوگ اپنی جہاد کی جگہون مین آئے ہم نے قوم کو ایسے حال
مین پایا کہ اون کو ہمارا علم ہوگیا تھا اس لئے اونھون نے پانی کی نشانیان مٹا دی تھین انس نے
کہا اوس وقت شدید گرمی تھی پیاس نے ہم کو اور ہمارے چوپایون کو مشقت اور محنت مین ڈال
دیا تھا جبکہ آفتاب مائل ہوا تو علاء رضہ بن الحضرمی نے ہمکو دو رکعت نماز پڑھائی پھر اونھون نے
اپنا ہاتھہ پھیلایا اور ہم لوگ آسمان مین کچھہ نہین دیکھتے تھے واللہ اونھون نے اپنا ہاتھہ نیچے نہین
کیا تھا کہ اللہ تعالی نے ہوا کو بھیجا اور ابر کو پیدا کر دیا یہانتک برسا کہ تالاب اور گڑھے پانی
سے بھر گئین ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پیا اور بھر لیا پھر ہم لوگ اپنے دشمن کی طرف آئے وہ

لوگ خلیج بحر سے پار اوتر کے ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے علاء رضہ بن الحضرمی خلیج پر کھڑے ہوئے
اور انھون نے یا علی یا عظیم یا کریم کہا پھر ہم لوگون سے کہا بسم اللہ پار اوترجاؤ ہم پانی سے اس
طور سے پار اوترے کہ پانی ہمارے چوپایون کے سمون کو تر نہین کرتا تھا علاء نہین ٹھیرے مگر تھوڑی
مدت یہانتک کہ اونھون نے وفات پائی ہم نے اون کو دفن کردیا اس کے بعد کہ ہم لون کے دفن سے
فارغ ہوئے تھے ایک مرد آیا اور اوس نے پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے ہم نے کہا یہہ خیر البشر ہی یہہ ابن الحضرمی ہی
اوس نے کہا کہ یہہ زمین مردون کو باہر پھینک دیتی ہی اگر تم انکو ایک میل یا دو میل پر نقل کردوگے تو
زمین قبول کرلے گی ہم نے یہہ سنکر آپس مین کہا کہ ہمارے صاحب کی کیا جزا ہوگی اگر ہم اوس کو
درندون کے سامنے کردینگے وہ کھا جاوینگے (یعنے جب زمین اونکو باہر پھینکت دیگی تو درندا اونکو کھا جاینگے)
ہم نے اون کی لاش نکالنے کے واسطے اتفاق کیا جب کہ ہم لحد کے پاس پہونچے یکایک ہم نے دیکھا کہ
ہمارا صاحب لحد مین نہین ہے اور یکایک ہم نے دیکھا کہ جہانتک نگاہ پہونچتی ہی لحد نور سے روشن
اور چمک رہی ہی ہم نے یہہ حالت دیکھکر قبر پر پھر مٹی ڈالدی پھر ہم نے وہان سے کوچ کردیا۔

ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے اور اون سے عبد الرحمن بن محمد بن حماد نے
اور اون سے ابو بزرہ محمد بن ابی ہاشم مولی بنی ہاشم نے اور اون سے ابو کعب البدلح بن سہل الانصاری
نے اپنے باپ سہل بن عبد الرحمن سے اور سہل نے اپنے باپ عبد الرحمن بن کعب سے اور اونھون نے اپنے
باپ کعب بن مالک سے حدیث کی ہی کہا ہی کہ جابر بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایسے حال مین آئے کہ آپ کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکھا وہ پلٹ کے اپنی عورت کے پاس گئے اور کہا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکھا ہی اور مین آپ کے چہرہ کے تغیر کو گمان
نہین کرتا ہون مگر بھوک سے کیا تمھارے پاس کوئی شی ہی اون کی بی بی نے کہا واللہ ہمارے پاس
کچھہ نہین ہے مگر یہہ بکری اور بچا ہوا توشہ اون کی بی بی نے بکری کو ذبح کیا اور جو غلہ اون کے
پاس تھا اوس کو پیسا اور روٹی پکائی اور گوشت پکایا پھر ہم نے اپنے کٹھلے مین اوس کا ثرید بنایا
پھر مین اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے جابر اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر دین آدمیون کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا کہ انکو میرے
پاس انتظام سے چھوڑ دو وہ لوگ کھانا کھاتے تھے جسوقت ایک قوم سیر ہو جاتی وہ نکل کے چلی جاتی
اور دوسرے آدمی داخل ہوتے یہانتک کہ سب نے کھانا کھالیا اور کٹھلے مین جتنا کھانا تھا او سیا
کی مثل بچ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے فرماتے تھے کہ کھانا کھاؤ اور ہڈی کو نہ توڑو
پھر آپ نے ہڈیون کو کٹھلے کے درمیان جمع کیا اور اپنا دست مبارک اوس پہ رکھا پھر آپ نے
ایسے کلام سے کلام کیا جسکو مین نے نہین سنا یکایک بکری کھڑی ہو گئی جو اپنے دونون کان جھاڑ
رہی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی بکری لے لو مین اپنی عورت کے پاس آیا اوس نے مجھ سے
پوچھا کہ یہہ کونسی بکری ہے مین نے کہا واللہ ہماری یہہ وہی بکری ہے جسکو ذبح کیا تھا آپ
نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے اوس کو ہمارے واسطے زندہ کیا میری بی بی نے کہا
یہہ شہادت دیتی ہون کہ آپ رسول اللہ مین۔

ابو الشیخ اور ابن حبان نے عبید ابن مرزوق کی مرسل حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک
عورت مدینہ منورہ مین تھی وہ مسجد مین جھاڑو دیا کرتی تھی وہ عورت مرگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اوس کا علم نہین ہوا آپ اوس کی قبر کی طرف گزرے اور آپ نے پوچھا یہہ کیسی قبر ہے آدمیون
نے کہا ام محجن کی قبر ہے آپ نے پوچھا اوس عورت کی قبر ہے جو مسجد مین جھاڑو دیتی تھی آدمیون
نے کہا ہان آپ نے آدمیون کی صف بنائی اور اوس پر نماز پڑھی پھر آپ نے فرمایا کونسا عمل تو نے
افضل پایا آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ عورت سنتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس سے زیادہ نہین
سنتے ہو پھر آپ نے ذکر کیا کہ اوس عورت نے جواب دیا (شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین) کہ باب غزوہ
احد مین آگے آچکا ہے کہ شہدا اور حمزہ نے سلام کا جواب دیا تھا اور اوس کو آدمیون نے سنا ہے اور
عبد اللہ بن عمرو بن حرام وغیرہ کی قبر سے قرآن شریف کی قرأت آدمیون نے سنی ہے۔

ابن ابی الدنیا نے (کتاب القبور) مین ایسی سند سے جس مین ابہام ہے حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بقیع کی طرف گئے اور کہا السلام علیکم یا اہل القبور

جو امور ہمارے پاس ہو رہے ہین اون کی یہ خبرین ہین کہ تمھاری عورتون نے دوسرون سے نکاح
کر لئے ہین اور تمھارے شہرون مین دوسرون نے سکونت اختیار کی ہے اور تمھارے اموال تقسیم
کئے گئے ہین حضرت عمرؓ کو ہاتف نے جواب دیا اے عمر ابن الخطاب جو امور ہمارے پاس ہین
اون کی یہ خبرین ہین کہ جن چیزون کو ہم نے پہلے بھیجدیا تھا اون کو ہم نے پایا اور جن چیزون کو
ہم نے خرچ کیا اوس سے ہم نے نفع پایا اور جن چیزون کو ہم نے اپنے بعد چھوڑ دیا ہم اوس سے
ٹوٹے مین رہے۔

حاکم نے (تاریخ نیشاپور) مین اور بیہقی اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جس مین مجہول راوی
ہے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم مدینہ منورہ کے مقبرون مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے ساتھ داخل ہوے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے پکارا یا اہل القبور
السلام علیکم و رحمۃ اللہ کیا تم اپنے اخبار سے ہم کو خبر دوگے یا ہم تمکو خبر دین سعید نے
کہا ہم نے ایک آواز علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ یا امیر المومنین کی سنی اور یہہ سنا کہ
ہمارے بعد جو امور ہوے ہین اون کی خبر آپ ہمکو دیجئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تمھاری
بی بیون نے نکاح کر لئے اور تمھارے اموال تقسیم کئے گئے اور تمھاری اولاد یتیمون کے گروہ مین جمع
کی گئی ہے اور وہ مکانات جنکو تم نے بنایا تھا اون مین تمھارے دشمن سکونت پذیر ہوے ہین جو
امور کہ ہمارے پاس ہین یہہ اون کی خبرین ہین اور تمھارے پاس جو امور ہین اون کی کیا خبرین
ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک میت نے جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہوگئے اور بال بکھر گئے اور
پوست ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور آنکھین بہکر رخسارون پر آگئین اور نتھنون نے پیپ اور میل کو
بہایا ہے اور جو شئے ہم نے آگے بھیجدی تھی اوسکو ہم نے پایا ہے اور جو شئے ہم نے پیچھے چھوڑ دی تھی اوس
سے ہمکو ٹوٹا رہا اور ہم اعمال مین رہن ہین۔

حاکم نے یحیی بن ایوب الخزاعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے اوس شخص سے سنا ہے جو
وہ یہہ ذکر کیا کرتا تھا کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک جوان کی قبر پر گئے اور اوس کو

پکار کر کہا یا فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان حضرت عمر رضہ کو جوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمر ان دونون جنتون کو میرے رب نے جنت مین دوبار مجھکو دیا شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین کہ یہہ قصہ دراز ہے مین اس قصہ کو (کتاب البرزخ) مین لایا ہون اور اوس کتاب مین اس نمط سے کثیر اخبار مین لایا ہون کہ صحابہ اور تابعین اور اون کے بعد جو لوگ گزرے ہین مردون سے کلام سننے کا اون کو اتفاق ہوا ہے اور بیہقی رح نے کہا ہو کہ ایک جماعت سے صحیح اسناد سے کلام کرنے کے باب مین مرنے کے بعد روایت کیا گیا ہو پھر بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ الانصاری سے یون روایت کی ہو کہ مسیلمہ کے مقتولین مین سے ایک مرد نے کلام کیا اور (محمد رسول اللہ) ابوبکر الصدیق عثمان الامین الرحیم کہا راوی کہتا ہو مین نہین جانتا کہ اوس مرد نے حضرت عمر رضہ کے واسطے کیا کہا۔

ابونعیم نے ضمرہ رضہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ایک مرد کی بکریان تھین اور اوس کا ایک بیٹا تھا جس وقت وہ دودہ نچوڑتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودہ کا پیالہ لایا کرتا تھا پھر ایسا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو گم کر دیا یعنے آپ کے پاس وہ نہین آیا اوس کا باپ آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ کو خبر کی کہ میرا بیٹا مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو یہہ ارادہ کرتا ہو کہ مین اللہ تعالیٰ سے یہہ دعا کرون کہ تیرے لئے اوس کو زندہ کر دے یا تو صبر کرے اور روز قیامت تک اللہ تعالیٰ اوسکو تیرے لئے آخرت مین رکھے پھر قیامت کے دن تیرا بیٹا تیرے پاس آوے اور تیرا ہاتھ پکڑے اور تجھکو جنت کے دروازے تک لیجاوے اور تو جنت کے دروازون مین سے جس دروازے سے چاہے داخل ہووے اوس مرد نے کہا یا نبی اللہ کون شخص ہو جو میرے واسطے ایسا کریگا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا تیرے واسطے اور ہر ایک مومن کا بیٹا اوس کے واسطے ہو۔

بیہقی نے روایت کی ہو اور اس حدیث کو اسمعیل بن ابی خالد کے طریق سے صحیح حدیث کہا ہے ابی سبرۃ النخعی سے روایت ہو کہا ہے کہ یمن سے ایک مرد آیا جبکہ وہ بعض راستہ مین تھا اوس کا گدہا مر گیا وہ کھڑا ہوا اور اوس نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑہی پھر اوس نے یہہ دعا کی۔

اللهم انی جئت مجاہدا فی سبیلک وابتغاء مرضاتک وانا اشہد انک تحیی الموتی وتبعث من فی القبور
لاتجعل لاحد علی الیوم منۃ اطلب الیک ان تبعث لی حماری اس دعا کے ساتھ ہی گدہا ایسے
حال مین کھڑا ہو گیا کہ اپنے دونون کان جھاڑ رہا تھا بیہقی نے کہا ہی کہ یہہ اسناد صحیح ہے اور
کہا ہے کہ یہان کہین ایسا امر ہو گا صاحب شریعت کی کرامت سے ہو گا پھر بیہقی اور ابن ابی الدنیا
نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی خالد سے اس کی مثل شعبی سے روایت کی ہی شعبی نے روایت
مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ مین نے اوس گدہے کو دیکھا ہے کہ کناسہ مین بیع کیا جاتا تھا بیہقی نے کہا ہی
کہ اسمعیل نے اس حدیث کو اون دونون راویون سے سنا ہو گا پھر بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے
اس حدیث کی روایت مسلم بن عبد اللہ بن شریک النخعی سے بھی کی ہے کہا ہی کہ نباتہ بن یزید نخعی
نخع سے ایک مرد تھا حضرت عمر رضہ کے زمانہ مین جہاد کے واسطے نکلا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا
اور یہہ زیادہ کیا ہی کہ اوس مرد کے گروہ مین سے ایک مرد نے اشعار کہے ہین اون اشعار مین سے
ایک بیت یہہ ہے

ومنا الذی احیی الالہ حمارہ   وقد مات منہ کل عضو ومفصل

ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی نے اوس کے گدہے کو زندہ کر دیا ایسے حال مین کہ گدہے کا ہر ایک عضو اور ہر ایک مفصل مر گیا تھا۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتون کے بیان مین ہی جو گونگے اور اندہے کے صحیح کرنے مین یہہ آیات اون آیات کے سوا ہین جو آگے گزر چکی ہین

بیہقی نے شمر ابن عطیہ کے طریق سے اونھون نے بعض شیوخ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک عورت ایک لڑکے کو لیکر آئی جو جوان ہو گیا تھا اوس نے آپ سے عرض کی

کہ جس دن سے میرا یہہ بیٹا پیدا ہوا ہی اوس نے بات نہین کی ہی آپ نے اوس سے پوچھا مین کون
ہون اوس نے کہا آپ رسول اللہ ہین۔
ابن ابی شیبہ اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حبیب بن فدیک سے
روایت کی ہی اور فدیک کو فویک بھی کہتے ہین حبیب کو اون کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لایا اون کی دونون آنکھین ایسی سفید تھین جن سے کچھہ نہین دیکھہ سکتے تھے آپ نے اون
سے دریافت فرمایا تمکو کیا صدمہ پہونچا ہی اونھون نے کہا میرا پاون سانپ کے انڈون پر پڑگیا تھا
میری بصر جاتی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی دونون آنکھون مین پھونکا اور بینا کردیا
راوی نے کہا ہی مین نے اون کو دیکھا ایسے حال مین وہ ڈورا سوئی مین پروتے تھے کہ اون کی عمر
اوسوقت اسّی سال کی تھی اور اون کی دونون آنکھین سفید تھین۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات کے بیان مین ہی جو بیمارون اور دوسرے آفت رسیدہ آدمیون کو آپ نے اچھا کیا ہی اس سے آگے جو آیات گزر چکے مین یہہ اون کے سوا ہین

بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے یہہ روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
مرد لایا گیا جس کے پاون مین ایسا قرحہ تھا کہ اوس نے اطبا کو عاجز کردیا تھا آپ نے اپنی انگشت
مبارک اپنے لعاب دہن پر رکھی پھر طرف خنصر کو اوٹھایا اور اپنی انگشت مبارک مٹی پر رکھی پھر
اوس کو اوٹھالیا اور اوس کو قرحہ پر رکھدیا پھر آپ نے یہہ فرمایا باسمک اللھم ریق بعضنا بتربۃ
ارضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا۔ یہہ حدیث مرسل ہے۔
بیہقی نے سماک بن حرب کے طریق سے محمد بن حاطب سے روایت کی ہی کہا ہے کہ میرے
ہاتھہ پر ہانڈی گر پڑی میرا وہ ہاتھہ جلگیا میری ماں مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ
اوس پر تھوکتے جاتے اور یہہ فرماتے جاتے تھے اذہب الباس رب الناس مین اچھا ہوگیا

بخاری نے تاریخ مین کہا ہے ہم سے سعید ابن سلیمان نے اور اون سے عبد الرحمن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنے باپ سے اور اونھون نے اون کے دادا سے اور اونھون نے محمد بن حاطب سے اور اونھون نے اپنی مان ام جمیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین تجھکو سرزمین حبشہ سے لیکر آئی یہانتک کہ مین مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر تھی مین نے پکانے کی چیز نکالی لکڑیان سب جل گئین کچھ باقی نرہین مین لکڑیان ڈھونڈنے کو نکلی تو نے ہانڈی کو لے لیا اور اپنا ہاتھ ہانڈی کو اونڈیل دیا مین تجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ تیرے ہاتھ پر تھوک تے جاتے اور یہ فرماتے جاتے تھے اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما آپ کے پاس سے مین تجھکو لیکر نہین کھڑی ہوئی یہانتک کہ تیرا ہاتھ اچھا ہوگیا اس حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرحبیل الجعفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ میرے ہاتھ مین گرہ تھی مین نے عرض کی یا رسول اللہ اس گرہ نے مجھکو ایذا دی ہے اگر مین تلوار کا قبضہ اور گھوڑے کی باگ پکڑتا ہون تو یہ گرہ میرے اور میری تلوار کے قبضہ اور باگ کے درمیان حائل ہوتی ہے آپ نے میرے ہاتھ پر پھونکا اور آپ نے اپنا دست مبارک میری گرہ پر رکھا آپ اپنی ہتیلی سے اوس کو ملتے رہے یہانتک کہ اپنا دست مبارک اوس گرہ پر سے اوٹھا لیا مین نے اوس کا نشان نہین دیکھا

بیہقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ ابو سبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ہاتھ مین ایسی گرہ ہے جس نے مجھکو شتر کی مہار پکڑنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر منگایا اور آپ اوس کو گرہ پر مارتے جاتے اور اپنا دست مبارک اوس پر پھیرتے جاتے تھے تو وہ گرہ چلی گئی۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابیض بن حمال سے روایت کی ہے اون کے چہرہ پر داد تھا اوس داد سے اون کا چہرہ سفید ہوگیا تھا اور ایک لفظ مین یہہ آیا ہے کہ اوس داد نے اون کی

ناک کھالی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا
اوس دن سے رات نہین ہونے پائی تھی کہ اوس داو کا اثر تک نہ رہا۔
بیہقی نے حبیب بن یساف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جنگ کی ایک جگہ مین حاضر ہوا میرے کاندھے پر تلوار کی ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ لٹکنے لگا مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس زخم مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور
اوس کو جوڑ دیا وہ زخم لگ گیا اور مین اچھا ہو گیا اور جس مرد نے میرے تلوار ماری تھی مین نے اوسکو قتل کرڈالا۔
بیہقی نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ اون کے سر اور
چہرہ مین ورم آگیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے سر اور چہرہ پر اپنا دست
مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ اذہب عنہا سوءہ وفحشہ بدعوۃ نبیک الطیب المبارک
المکین عندک ایسا تین بار فرمایا ورم چلا گیا۔
ابن سعد نے عبید بن عمیر سے یہہ روایت کی ہے کہ اسمار رضی اللہ تعالی عنہا کی گردن مین ورم
تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس پر دست مبارک پھیرتے جاتے اور یہہ دعا فرماتے تھے اللہم
عافہا من فحشہ واذاہ۔
احمد اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک
عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس لڑکے کو جنون ہے اور
وہ جنون اوس کو ہمارے صبح اور شام کے کھانے کے وقت پکڑتا ہے ہمارا کھانا وہ ہمپر فاسد کردیتا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے سینہ پر پھیرا اور اوس کے
واسطے دعا کی اوس نے قے کرنے کے طور پر قے کی اوس کے پیٹ مین سے درندے کے کالے بچے
کی مثل نکلا اور اوس نے شفا پائی۔
بیہقی نے محمد بن سیرین سے یہہ روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی اور اوس نے عرض کی کہ یہہ میرا بیٹا ہے اور اس پر ایسی ایسی بیماری

آئی ہے وہ جیسا ہو آپ اوس کو دیکھ رہے ہین آپ اللہ تعالی سے دعا فرمایئے کہ وہ اوس کو دیدے
آپ نے فرمایا کہ مین اللہ تعالی سے یہہ دعا مانگتا ہون کہ اسکو شفا دے اور یہہ جوان ہو جاوے
اور صالح مرد ہو اور راہ اللہ تعالی کے راستہ مین جنگ کرے اور قتل کیا جاوے اور جنت
مین داخل ہو آپ نے اوس کے واسطے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکو شفا دی اور وہ جوان ہو گیا اور
وہ صالح مرد تھا اور اوس نے اللہ تعالی کی راہ مین قتال کیا اور مارا گیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہہ
حدیث مرسل ہے اور جید ہے۔

بیہقی نے یزید بن نوح بن ذکوان سے یہہ روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کی یا
رسول اللہ میرے دانت مین درد ہو اوس نے مجھکو ایذا دی ہے مجھپر وہ ایذا دشوار ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے اوس رخسار پر رکھا
جس مین درد تھا اور آپ نے سات بار یہہ دعا کی اللھم اذہب عنہ سوء مایجد وفحشہ بدعوۃ
نبیک المبارک المکین عندک اللہ تعالی نے اون کو شفا دی قبل اس کے کہ وہ وہان سے ہلین
بیہقی اور ابو نعیم نے (صحابہ) مین رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہو کہا ہو کہ مین نے چربی
لی اوس کو نگل گیا اوس سے مین ایک سال بیمار رہا پھر مین نے یہہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے پیٹ پر پھیرا مین نے اوس چربی
کو قے سے ایسے حال مین ڈالا کہ وہ ہری تھی قسم اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
مبعوث کیا ہو اس گھڑی تک مجھکو پیٹ کی شکایت نہین ہوئی۔

طبرانی نے جرہد سے یہہ روایت کی ہو کہ اونھون نے اپنے بائین ہاتھ سے کھانا کھایا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ اونھون نے عرض
کی کہ دہنے ہاتھ کو صدمہ پہونچا ہو آپ نے اوس ہاتھ پر پھونک دیا جب تک وہ مرے
اونھون نے ہاتھ کی شکایت نہین کی

طبرانی نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کی ہو کہا ہے کہ سنیر بن رزام یہودی نے میرے

چہرہ پر تلوار ماری میرے سر کی ہڈی یا اوس کے اوپر کا پردہ کٹ گیا یا دماغ پر زخم لگا مین اوس زخم کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کو کھولا اور اوس پر پھونکدیا مجھکو اوس زخم سے کسی شئ نے ایذا نہین دی ۔

ابو نعیم نے وازع سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے مجنون لڑکے کو لیکر گئے آپ نے اوس کے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اوس کے لئے دعا کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے بعد سفارت مین کوئی آدمی اوس سے زیادہ عاقل نہ تھا ۔

واقدی اور ابو نعیم نے عروہ رض سے یہہ روایت کی ہے کہ ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اون کے پیٹ مین دنبل ہو گیا تھا اوس کے درد سے شفا چاہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے ایک ڈھیلا لیا اور اوس پر تھوکا پھر وہ ڈھیلا اوس بھیجے ہوئے مرد کو دیدیا اور اوس سے فرمایا کہ اس ڈھیلے کو پانی مین گھول دو پھر وہ ملاعب الاسنہ کو پلا دو ارشاد کے موافق عمل کیا اون کو شفا ہو گئی اور لوگ یہہ بھی کہتے ہین کہ آپ نے ملاعب الاسنہ کے پاس شہد کا ایک عکہ بھیجا وہ اوس شہد کو چاٹا کرتے تھے یہانتک کہ وہ اچھے اور تندرست ہو گئے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہے اون سے ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اونھون نے کہا ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد اصحاب سے سنا ہے جن مین ابو اسید اور ابو حمید اور ابی سہل بن سعد مین یہہ راوی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پر تشریف لائے اور اپنے ڈول مین وضو کیا اور اوس کے پانی کو کنوہی مین پھیر دیا اور دوسرے بار ڈول مین آپ نے کلّی کی اور لعاب دہن مبارک اوسین ڈالا اور اوس کنوے کا پانی پیا جسوقت آپ کے عہد مین کوئی مریض بیمار ہوتا آپ فرماتے تھے کہ اوس کو بضاعہ کے پانی سے غسل دو وہ غسل کرتا اسطور سے اچھا ہو جاتا گویا رسّی سے بندہا تھا چھوٹ گیا

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض نے میری عیادت بنی سلمہ مین کی مجھکو ایسی حالت مین پایا کہ مین کچھہ نہین پہچانتا تھا آپ نے پانی منگا او

وضو کیا اور بس پانی مین سے مجھ پر چھڑکا مین نے افاقہ پایا مین نے کہا مین اپنے مال مین کیونکر عمل کرون پس یہہ آیت یوصیکم اللہ نازل ہوئی۔

ابن السکن نے اور ابونعیم نے (صحابہ) مین معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے میرے بھائی علی بن الحکم نے اپنے گھوڑے کو خندق کدایا گھوڑا خندق کودنے سے قاصر رہا خندق کی دیوار نے اون کی پنڈلی کچل ڈالی ہم اون کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گھوڑے پر لائے آپ نے اون کی پنڈلی پر دست مبارک پھیرا وہ گھوڑے پر سے نہین اوترے یہانتک کہ وہ اچھے ہوگئے معاویہ بن الحکم نے اپنے قصیدہ مین کہا ہے

و انزاہا علی و ہی تہوی	ہوالہ لو سترعتہ بہدل

علی نے گھوڑے کو ایسے حال مین کدایا کہ وہ اسطور پر گرتا تھا جیسے پھر ہوا اوڈول لٹکانے کے سبب سے گرے ۵

صفوف الخندقین فاہرقتہ	بوتیہ مظلم الحالین غمل

اوس گھوڑے کو خندق کی دوصفون مین کدایا اوس کا خون وادی کے اوس گڑھے نے سوکھا جو رات دن تاریک رہتا ہے اور اوس مین علامت بوجہ تاریکی کے نہین ہے ۱۲ ۵

فعصب رجلہ فسما علیہا	سمو الصقر صادف یوم ظل

رسول اللہ صلعم نے اون کے پاؤن پر پٹی باندہ دی وہ اوس گھوڑے پر اسطور سے چڑہ گئے جیسے صقر سایہ کا دن پاکر بلندی پر چڑہتا ہے یعنے اوسیوقت آرام سے گھوڑے پر سوار ہوگئے ۱۲ ۵

فقال محمد صلے علیہ	ملیک الناس ہذا خیر فعل

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ نیک فعل ہے اللہ تعالی محمد پر درود بھیجے رحمت نازل کرے ۱۲ ۵

لعالک فاستمر بہا سویا	وکانت بعد ذاک اصح رجل

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی تجھکو شفا دے سو ہمیشہ وہ صحیح رہا اور اوس کے بعد وہ پاؤن زیادہ صحیح تھا ۱۲۔

یہہ باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون آیات مین

ہے جو آدمیون کی بھوک اور پیاس اور تعب اور غیرت اور حرارت اور برودت اور آنسوؤن کے روکنے مین واقع ہوئی ہین

بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن الحصین رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا آئین اور آپ کے سامنے کھڑی ہوگئین آپ نے اون کی طرف ایسے حال مین دیکھا کہ اون کا چہرہ بھوک کی شدت سے زرد تھا آپ نے اپنا دست مبارک اوٹھایا اور اوس کو اون کے سینہ پر اوس مقام مین رکھا جس جگہہ ہار پہنتے مین اور اپنی اونگلیون کو کھولدیا پھر آپ نے فرمایا اللھم مشبع الجاعۃ و رافع الوضیعۃ ارفع فاطمہ بنت محمد عمران نے کہا مین نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف ایسے حال مین دیکھا کہ اون کے چہرہ کی زردی چلی گئی تھی پھر اس کے بعد مین اون سے ملا اونھون نے مجھہ سے کہا اے عمران ابتک مین بھوکی نہین ہوئی۔ بیہقی نے کہا ہی ظاہر یہہ امر ہے کہ عمران نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو قبل حجاب کے دیکھا ہوگا قاسم بن ثابت نے (دلائل) مین موسی بن عقبہ کے طریق سے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ حج کو گئے جسوقت ہم لوگ مقام عرج مین تھے یکایک راستہ پر ہم نے سنا کہ ایک ہاتف کہرہا ہی ٹھہر جاؤ ہم لوگ ٹہر گئے اوس نے پوچھا کیا تم لوگون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس سے فرمایا جو بات تو کہتا ہی کیا تو اوس کو سمجھکر کہتا ہی اوس نے کہا بیشک مین سمجھکر کہتا ہون حضرت عمر رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اوس نے سنکر انا للہ کہا اوس نے پوچھا آپ کے بعد کون شخص والی ہوا حضرت عمر رضہ نے کہا حضرت ابو بکر رضہ اوس نے پوچھا کیا وہ تم لوگون مین ہین حضرت عمر رضہ نے کہا اونھون نے وفات پائی اوس نے سنکر انا للہ کہا پھر اوس نے پوچھا اون کے بعد کون شخص والی ہوا کہا عمر اوس نے پوچھا کیا وہ

وہ تم لوگون مین ہین حضرت عمر رضہ نے کہا عمر وہ ہی جو تجھہ سے خطاب کر رہا ہی اوس نے کہا الغوث الغوث کہا حضرت عمر رضہ نے اوس سے پوچھا تو کون شخص ہی اوس نے کہا مین حنش بن عقیل بنی نضلہ مین سے ایک شخص ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھہ سے بنی حجال کے تہریلی زمین کے پشتہ پر ملے تھے اور مجھکو اسلام کی طرف بلایا تھا مین مسلمان ہو گیا آپ نے بچے ہوے ستو مین سے مجھکو ملیا ہے ہمیشہ جبکہ مین پیاسا ہوتا ہون تو اوس کی سیرابی کو پاتا ہون اور جسوقت بھوکا ہوتا ہون تو اوس کی سیری کو پاتا ہون پھر مین نے راس الابیض کا قصد کیا دس برس ہوئے کہ مین اور میرے اہل ہمیشہ وہین رہتے ہین ہر روز پانچ وقت کی نماز مین پڑہتا ہون اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتا ہون اور دسوین ذی الحجہ کو قربانی ذبح کرتا ہون ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو تعلیم کیا ہی حال یہ ہی کہ مجھکو قحط سالی کا صدمہ پہونچا ہی حضرت عمر رضہ نے کہا تیرے پاس غوث آگیا ہی (یعنی تیری فریاد رسی مین کرونگا) تو مجھکو پانی پر پہونچا دے راوی نے کہا جبکہ ہم حج سے پلٹے ہم نے پانی کے مالک سے اوس شخص کو پوچھا اوس نے بتلایا کہ وہ اوس کی قبر ہے حضرت عمر رضہ اوس کی قبر کے پاس آئے اور رحمہ اللہ کہا اور اوس کی مغفرت کی دعا کی ۔

ابو یعلی اور بیہقی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقون سے ابی غالب سے اونھون نے ابی امامۃ الباہلی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو میری قوم کی طرف بھیجا مین اون لوگون کے پاس پہنچا مین بھوکا تھا اور وہ لوگ خون کھا رہے تھے اونھون نے مجھہ سے کہا آؤ اور کھاؤ مین نے کہا مین تمھارے پاس اس لئے آیا ہون کہ تمکو اس کے کھانے سے منع کرون اونھون نے مجھہ سے ٹھٹا کیا اور مجھہ کو جھوٹا ٹھیرایا اور مجھکو پھیر دیا مین اون کے پاس سے اپنے حال مین چلا گیا کہ مین بھوکا اور پیاسا تھا مجھہ پر شدید شقت نازل ہوئی تھی مین سو گیا میرے پاس خواب مین ایک آنے والا آیا اوس نے مجھکو ایک برتن دیا جس مین دودہ تھا مین نے اوس کو لے لیا اور پی لیا میرا پیٹ بھر گیا اور مین سیراب ہو گیا میرا پیٹ عظیم ہو گیا اون لوگون مین سے بعض نے بعض سے کہا کہ تمھارے پاس تمھاری قوم کے سردارون مین سے ایک مرد آیا تم نے اوس کو پھیر دیا تم اوس کے

جاؤ جو کھانے اور پینے سے اوس کی خواہش ہو تم اوس کو کھلاؤ اور پلاؤ وہ لوگ میرے پاس اپنے کھانے اور پینے کی چیزین لائے مین نے اون سے کہا مجھکو اس کی حاجت نہین ہر اونھون نے کہا ہم نے تمکو بھوک کی حالت مین دیکھا تھا مین نے کہا کہ اللہ تعالی نے مجھکو کھانا کھلایا اور پلایا اور مین نے اپنا پیٹ اون کو دکھلایا وہ لوگ یہہ واقعہ دیکھکر سب مسلمان ہو گئے اور اس حدیث کے بعض طرق مین ابن عساکر کے نزدیک یہہ ہر کہ مین اونکو اسلام کی طرف بلانے لگا وہ مجھہ سے اسلام کا انکار کرتے تھے مین نے اون سے کہا تمھارا بھلا ہو مجھکو تھوڑا پانی پلاؤ مین نہایت پیاسا ہون انھون نے کہا ہم پانی نہین پلاوین گے ولیکن ہم تجھکو ایسی حالت مین چھوڑ دین گے کہ تو پیاس سے مرجاویگا مین غمگین ہوا اور مین نے اپنا سر عبا مین چھپالیا اور مین جلتی زمین پر سخت گرمی مین سو رہا ایک آنے والا میرے خواب مین آیا اور ایک ایسا پیالہ زجاج کا لایا کہ آدمیون نے اوس سے احسن نہین دیکھا ہوگا اوس پیالے مین پینے کی ایسی چیز تھی کہ آدمیون نے اوس سے زیادہ لذیذ چیز نہین دیکھی ہوگی اوس شخص نے مجھکو اوس پر قدرت دی مین نے اوس کو پی لیا جسوقت مین اپنے پینے سے فارغ ہو مین بیدار ہوگیا اوس کے پینے سے ابتک واللہ مین نہ پیاسا ہوا اور نہ مین بھوکا ہوا۔

بیہقی نے ثابت اور ابی عمران الجونی اور ہشام ابن حسان سے روایت کی ہر ان راویون نے کہا ہی کہ ام ایمن نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اون کے ساتھہ زاد راہ نہ تھا جبکہ وہ روحا کے پاس تھین شدید پیاسی ہوگئین ام ایمن نے کہا مین نے ہوا کی شدید آواز اپنے سر پر سنی مین نے اپنا سر اوٹھایا یکایک مین نے سفید رسی سے بندھا ہوا ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے لٹکا ہوا ہی مین نے اوس ڈول کو اپنے ہاتھہ مین لے لیا یہانتک کہ مین اسکو تھامے رہی پھر مین نے اوس سے پیا یہانتک کہ مین سیراب ہوگئی ام ایمن نے کہا کہ اوس پینے کے بعد شدید حرارت کے دن مین مین روزہ رکھتی ہون پھر مین دہوپ مین پھرتی ہون تاکہ مین پیاسی ہو جاؤن لیکن ابتک اوسکے پینے کے بعد سے مین پیاسی نہین ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت ابن منیع نے اپنی مسند مین کی ہے کہ ہم سے روح نے اون سے ہشام نے عثمان بن القاسم سے اسکی مثل حدیث

کی ہی اور اسی حدیث کی ابن سعد نے ابی اسامہ سے انھون نے جریر بن حازم سے اونھون نے عثمان بن القاسم سے روایت کی ہی۔

بیہقی نے ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے روایت کی ہی کہ ام سلمہ رضہ نے اون کو خبر دی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے شادی کرنا چاہا مین نے کہا میری مثل عورت نکاح کر لیتی ہی لیکن مین نکاح نہین کرتی ہون میری اولاد ہے اور مین غیور اور صاحب عیال ہون آپنے فرمایا کہ مین تم سے اکبر ہون لیکن غیرت جو ہی اللہ تعالی اوس کو دور کر دیگا لیکن تمھارے عیال جو ہین وہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کے ذمہ ہون گے آپ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نکاح کر لیا راوی نے کہا نکاح کے بعد ام سلمہ رضہ کی ایسی شان تھی کہ وہ آپ کی ازواج مطہرات مین ایسی تھین گویا اون مین سے نہین ہین اور دوسرے ازواج اپنے مین جو غیرت پاتی تھین اور باہم جو رشک تھا حضرت ام سلمہ رضہ کچھہ رشک اور غیرت اپنے نفس مین نہین پاتی تھین۔ اور ابن منیع نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے عمر بن ابی سلمہ سے اسکی مثل کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلی اور عبد اللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین انس کی حدیث سے اس کی مثل کی ہے۔

ابو نعیم نے ام اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہی کہ مین نے اپنے بھائی کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میرے بھائی نے مجھہ سے کہا مین مکہ مین اپنا نفقہ بھول کر آیا ہون وہ اسلئے پلٹ گئے کہ اپنا نفقہ لے آوین میرے بھائی کو میرے شوہر نے قتل کر ڈالا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے مین نے عرض کی کہ میرا بھائی قتل کر دیا گیا کہا آپ نے ایک چلو پانی لیا اور اوس کو میرے چہرہ پر چھڑک دیا ام اسحق کی یہ شان ہوگئی تھی کہ اون پر مصیبت آتی اون کی دونون آنکھون مین آنسو دکھتے تھے اور اون کے رخسار پر نہین بہتے تھے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ایوب بن سیار کے طریق سے اونھون نے محمد بن المنکدر سے اونھون نے جابر بن عبداللہ سے اونھون نے ابی بکر سے اونھون نے بلال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے صبح کے سرد وقت مین اذان دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے

آپ نے مسجد مین کسیکو نہین پایا آپ نے پوچھا اے بلال آدمی کہان ہین مین نے عرض کی کہ سردی نے اونکو
آنے سے منع کیا ہے آپ نے دعا فرمائی اللہم اذہب عنہم البرد بلال رضہ نے کہا کہ مین نے آدمیون کو
دیکھا کہ نماز ضحی کے وقت یا صبح کے وقت پنکھا جھل رہے تھے اس حدیث کے ساتھ ابو ب متفرد ہے
احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے روایت کی ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمھارا نام کیا ہے
اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہی آدمیون نے پوچھا سفینہ کس
واسطے نام رکھا ہی کہا کہ آپ باہر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے اون
کا سامان اون پر بوجہ ہوگیا آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ مین نے چادر پھیلا دی
اصحاب نے اپنا سامان چادر مین رکھدیا اور اوس کو مجھہ پر لادیا آپ نے فرمایا کہ اوٹھاؤ
کہ تم سفینہ ہو اوس دن سے اگر مین ایک اونٹ کا یا دو کا یا تین کا یا چار کا یا پانچ کا یا چھہ کا یا
سات کا بوجہہ اوٹھاتا ہون تو مجھہ پر بھاری نہین ہوتا ہے۔

یھہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات مین ہے کہ آپ آدمیون کے نسیان اور بیہودہ گوئی دفع کردیتے تھے اور آپ سے آدمیون کو حفظ اور علم اور فہم اور حیا حاصل ہوتی تھی

شیخین نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن ہم سے
باتین کین آپ نے فرمایا کون شخص اپنا کپڑا بچھاتا ہے تا کہ مین اپنی بات کو اوس کپڑے مین ڈالون
پھر وہ شخص اپنا کپڑا اپنی طرف لے لے مین نے اپنا کپڑا بچھا دیا پھر آپ نے ہم سے باتین کین مین نے
اپنا کپڑا اپنی طرف لے لیا واللہ مین نے آپ سے جس شئی کو سنا اوس کو مین نہین بھولا۔
بخاری رحہ نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ سے
کثیر حدیثین سنتا ہون اون کو بھول جاتا ہون آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر بچھاؤ مین نے
اس کو بچھا دیا آپ نے اوس چادر مین اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا پھر آپ نے

فرمایا کہ اپنی چادر سمیٹ لو مین نے اوس کو سمیٹ لیا اوس کے بعد کسی بات کو نہین بھولا
حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہو اور بیہقی نے حضرت علی رض سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا مین نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو یمن کو بھیجتے ہین حال یہہ ہو کہ مین جوان ہون اور لوگون کے درمیان
مین قضارت کرونگا مین یہہ نہین جانتا ہون کہ قضارت کیا چیز ہو آپ نے اپنا دست مبارک
میرے سینہ پر مارا اور یہہ دعا کی اللھم اھد قلبہ وثبت لسانہ قسم ہو اوس ذات کی جس نے دانہ
کو چیرا ہے مین نے دو آدمیون کے درمیان جو حکم کیا اوس مین مین نے کچھہ شک نہین کیا -
ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
یمن کی طرف بھیجا مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو ایسی قوم کی طرف بھیجتے مین جو شیوخ
مین مین خوف کرتا ہون کہ مجھکو اون کے معاملات مین اصابت رائے نہو آپ نے فرمایا کہ
اللہ تعالی تمھاری زبان کو ثابت رکھیگا اور قلب کو ہدایت کریگا -

طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ ایک عورت تھی جو مردون کے ساتھہ
فحش بکا کرتی تھی اور بیہودہ گو تھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوسوقت
ثرید کھا رہے تھے اوس نے آپ سے ثرید مانگا آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کہا آپکے
دہان مبارک مین جو ہے وہ مجھکو کھلائیے آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کھالیا اوس
پر ایسی حیا غالب ہو گئی کہ کسی کے ساتھہ فحش گوئی نہین کی یہانتک کہ وہ مرگئی -

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات کے بیان مین ہے کہ تیر اندازی کی قوت حاصل ہونے مین واقع ہوئی ہے

بیہقی نے سلمہ بن الاکوع سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اون آدمیون کے پاس تشریف لے گئے کہ بنی اسلم سے تھے وہ لوگ باہم تیر اندازی

کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ یہہ کھیل اچھا ہے تم لوگ تیر اندازی کرو اور مین ابن الاکوع کے ساتھہ رہتا ہون آپکا یہہ کلام سنکر آدمیون نے اپنے ہاتھہ تیر اندازی سے روک لئے اور اونھون نے کہا واللہ ہم ایسے حال مین تیر اندازی نہین کرین گے کہ آپ ابن الاکوع کے ساتھہ ہون گے وہ ہمکو تھکا دین گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تیر اندازی کرو مین تم سب کے ساتھہ ہون اون لوگون نے اپنے اوس تمام دن تیر اندازی کی پھر مساوات کی حالت مین اپنی اپنی جاے چلے گئے بعض نے بعض کو نہین تھکایا ۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کی بیان مین ہے

ابن سعد نے سعید بن المسیب کے ایک بیٹے سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اور انھون نے اون کے دادا حزن سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھہ سے پوچھا تمھارا کیا نام ہی مین نے کہا حزن ہی آپ نے فرمایا بلکہ تمھارا نام سہل ہے مین نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کبر سنی کے بعد اپنے نام کو مین بدل ڈالون راوی نے کہا ہے کہ ہم لوگون مین ابتک حزونت یعنے سختی ہمیشہ چلی آرہی ہے ۔

ابن سعد نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا حزن سے فرمایا کہ تم سہل ہو میرے دادا نے کہا کہ سہولت یعنی نرمی گدھے کے واسطے ہی اور اوس نے سہل نام قبول کرنے سے انکار کیا سعید نے کہا واللہ ہم لوگ حزونتہ کو اپنے درمیان پہچانتے ہین ۔

بخاری نے زہری کے طریق سے ابن المسیب سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ اون کے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا تمھارا کیا نام ہے اونھون نے کہا حزن ہے آپنے فرمایا کہ تم سہل ہو اونھون نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہی مین اوسکو تغییر نہ دونگا ابن المسیب نے کہا ہی کہ ہم لوگون مین ہمیشہ سے خشونت ابتک رہی ۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان مین ہے

حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک بھائی ہے اوس کے ایک درد ہے آپ نے اوس سے پوچھا اوس کو کیا درد ہے اوس نے عرض کی کہ اوس کو دیوانگی ہے آپ نے اوس سے فرمایا تو اوس کو لیکر آ وہ اعرابی اوسکو لیکر آیا اور آپ کے سامنے اوس کو رکھدیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحہ کتاب یعنے الحمد اور سورہ بقر کی چار آیتین اور یہہ دو آیتین والہکم الہ واحد اور آیۃ الکرسی اور ایک یہہ آیت اعراف کی ان ربکم اللہ اور آخر سورہ المومنین فتعالی اللہ الملک الحق اور ایک آیت سورہ جن وانہ تعالی جد ربنا اور سورہ صافات کی اول دس آیتین اور سورہ حشر کی تین آیتین اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہین وہ مرد اس طور پر کہڑا ہو گیا گویا اوس نے کسی شئی کی ہرگز شکایت نہین کی تھی

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان مین جن کے استعاذہ مین ہے

بیہقی نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہہ روایت کی ہے کہ ایک گروہ انصار کا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تھا اوس نے آنکو یہہ خبر دی کہ ایک مرد نصف شب مین اس لئے کہڑا ہوا کہ وہ اوس سورت کو پڑہے جسکو اوس نے یاد کیا تھا اوس مرد نے اوس سورہ مین سے کسی شئی پر قدرت پڑہنے کی نہین پائی مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پر اور یہی امر آپ کے اصحاب مین سے بہت سے آدمیون کو واقع ہوا وہ لوگ صبح کو اوٹھے اور اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس سورت کو پوچھا آپ ایک ساعت تک ایسے ساکت رہے کہ اون لوگون کو آپ نے کچھہ جواب نفرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ وہ سورت آج شب کو منسوخ کی گئی ہے اس لئے اون کے سینون سے بھی نسخ کر دی گئی ہے اور جس شئی مین وہ سورت تھی اوس شئی سے بھی وہ

نسخ کر دی گئی ہو۔ بیہقی نے کہاہے کہ اس مین نبوت کی دلالتون مین سے ایک ظاہر دلالت ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اون معجزون کا ذکر جو انواع جمادات مین واقع ہوئے مین یہہ باب سنگریزون اور کھانے کے تسبیح پڑہنے کے بیان مین ہے

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابو ذرؓ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہا بیٹھے ہوئے تھے مین آیا یہانتک کہ مین آپ کے پاس بیٹھ گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اونھون نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ آئے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپ نے اون کو لے لیا اور اون کو اپنی ہتیلی پر رکھا اون کنکریون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ مین نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے شہد کی مکھیون کی بھن بھناہٹ ہوتی ہے پھر اون کنکریون کو آپ نے رکھدیا وہ گونگی ہوگئین پھر آپ نے اون کنکریون کو لیا اور حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھہ پر رکھدیا اون کنکریون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ مین نے اونکی آواز مکھیون کی آواز کی مثل سنی پھر آپ نے اون کو رکھدیا وہ گونگی ہوگئین پھر آپ نے اون کو لے لیا اور حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر اون کو رکھدیا اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ مین نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے شہد کی مکھیون کی آواز ہوتی ہو پھر آپ نے اونکو رکھدیا وہ گونگی ہوگئین پھر آپ نے اون کنکریون کو لیا اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھہ پر رکھدیا اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ مین نے اون کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھیون کی آواز ہوتی ہو پھر آپ نے اونکو رکھدیا وہ گونگی ہوگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ نبوت کی خلافت ہو۔

ابن عساکر نے انسؓ سے یون روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی دست مبارک مین کنکریان لین اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ مین نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریون

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین رکھدیا اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریون کو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین دیدیا اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریون کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین دیدیا اونھون نے تسبیح پڑہی یہانتک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریون کو ہم لوگون مین سے ایک ایک مرد کے ہاتھہ مین دیا اون کنکریون مین سے کسی کنکری نے کسی کے ہاتھہ مین تسبیح نہین پڑہی۔

ابونعیم نے سدی کے طریق سے روایت کی ہو اونھون نے ابی مالک سے اونھون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہو کہاہو کہ حضرموت کے ملوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اون مین اشعث بن قیس تھے اون ملوک نے کہا کہ ہم نے ایک امر کو چھپانے کی طور سے چھپایا ہو وہ کیا امر ہو آپ بتلائی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہہ کام تو کاہن کے ساتھ کیا جاتا ہو اور کاہن اور کہانت دونون دوزخ مین داخل ہونے والے ہین اونھون نے کہا کہ ہم لوگ کیونکر جانین کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہتیلی کی مقدار مین کنکریان لین اور فرمایا کہ یہہ گواہی دیتے ہین کہ مین رسول اللہ ہون کنکریون نے آپ کے دست مبارک مین تسبیح پڑہی اونھون نے یہہ دیکھکر کہا ہم شہادت دیتے ہین کہ آپ رسول اللہ ہین۔

ابوالشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین انس ابن مالک سے روایت کی ہو کہاہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طعام لایا گیا جو ثرید تھا آپ نے فرمایا کہ یہہ کھانا تسبیح پڑہتا ہو آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ اسکی تسبیح سمجھتے ہین آپ نے فرمایا بیشک پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا کہ اس کٹھلے کو اوس مرد کے قریب کردو اوس نے اوسکے قریب کٹھلا رکھدیا اوس مرد نے عرض کی بیشک یا رسول اللہ یہہ کھانا تسبیح پڑہتا ہو پھر اوس کٹھلے کو دوسرے آدمی کے قریب رکھا پھر دوسرے مرد کے پاس رکھا اون دونون نے اوس

مرد کی مثل عرض کی کہ یہہ کھانا تسبیح پڑہتا ہی پھر اوس کٹھلے کو آپ نے پھیر دیا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کاش آپ اس کٹھلے کے دورہ کرنے کے واسطے جمیع قوم کے پاس امر فرماتے تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ کٹھلا اگر کسی مرد کے پاس ساکت ہوجائیگا تو لوگ کہینگے کہ کسی گناہ کی وجہ سے اس کے پاس کھانا تسبیح سے ساکت ہوگیا ہی تو اوسکو پھیر دے تو اوسکو پھیر دے۔

ابو الشیخ نے خثیمہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ابو الدرداء کھانے کی ہانڈی پکا رہے تھے وہ ہانڈی اوندہی ہوگئی اور تسبیح پڑہنے لگی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہی کہا ہی کہ اوس درمیان کہ ابو الدرداء اور سلمان ایک طبق مین کھانا کھا رہے تھے طبق نے اور اوس کھانے نے جو طبق مین تھا ایک تسبیح پڑہی۔

یہہ باب نخل کے تنہ کے فریاد کرنے کے بیان مین ہے

بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ درخت کا ایک تنہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس کے پاس کہڑے ہوتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر رکھا گیا ہم نے سنا کہ وہ تنہ درخت مثل دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کے جسپر بوجہ رکھا جاوے فریاد کرتا تھا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر سے اوترآئے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھدیا وہ ساکت ہوگیا۔

بخاری رح نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نخل کے پاس کھڑے ہوتے تھے اصحاب نے آپ کے واسطے منبر بنایا جبکہ جمعہ کا دن تھا آپ منبر کے پاس تشریف لے گئے اوس نخل نے ایسی فریاد کی جیسے بچہ روتا ہی آپ منبر پر سے اوترآئے اور آپ نے اوس کو چپٹا لیا وہ اس طرح سے نالہ کرنے لگا جیسے بچہ نالہ کرتا ہی اور نالہ سے ٹہر جاتا ہی راوی نے کہا ہی وہ نخل اس لئے روتا تھا کہ اوس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اوس کو سنتا تھا۔

دارمی نے عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے روایت کی ہی عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے آپ نے اپنے واسطے

منبر اختیار کیا جبکہ آپ نے اوس تنۂ درخت کو چھوڑا اور اوس منبر کی طرف قصد کیا جو آپ کے واسطے بنایا گیا تھا اوس تنہ نے فریاد کی اور اسطور سے نالہ کیا جیسے اونٹنی نالہ کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلٹے اور اپنا دستِ مبارک اوس پر رکھدیا اور آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو یہہ امر اختیار کر کہ مین تجھکو اوس جگہہ بو دون جس جگہہ کہ تو پہلے تھا جیسا تو پہلے تھا ویسا ہی ہو جاویگا اور اگر تو یہہ چاہتا ہی کہ تجھکو مین جنت مین بو دون اور تو جنت کی نہرون اور اوس کے چشمون سے پانی پئے اور تیرا اوگنا اچھا ہو اور تجھہ مین پھل آوین اور تیرے پھل اولیا و اللہ تعالی کھاوین تو تو اسکو اختیار کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اوس نے آپ سے دوبار کہا بہتر ہی مین نے اوس کو قبول کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا اوس نے کیا کہا آپ نے فرمایا اوس نے یہہ امر اختیار کیا کہ مین اوس کو جنت مین بو دون۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے (اوسط) مین کی ہی اور ابونعیم نے اس حدیث کی مثل عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہی۔

بغوی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی ابن کعب رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنۂ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوے اوس تنۂ درخت نے فریاد کی آپ نے اوس سے فرمایا کہ ٹھیر جا اگر تو چاہتا ہی تو تجھکو مین جنت مین بو دونگا صالحین تیرے پھل کھاوینگے اور اگر تو چاہتا ہی تو تجھکو مین پہلی حالت پر پھیر دونگا تو تر و تازہ ہو جاوے گا جیسا کہ تو پہلے تھا اوس نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا

ابن ابی شیبہ نے اور دارمی اور ابونعیم نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنۂ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اوس تنۂ درخت نے اس طور سے فریاد کی جیسے ناقہ اپنے بچہ کے واسطے فریاد کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اوتر کے اوس کے پاس آئے اور اوس کو چپٹا لیا وہ ساکن ہو گیا۔

بخاری رحنے ابن عمر رض سے یہہ روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا آپ منبر کی طرف پھر گئے اوس تنۂ درخت نے فریاد کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس پر دست مبارک پھیرا وہ ساکن ہوگیا۔

احمد اور ابن سعد اور دارمی اور ابن ماجہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے قبل اسکے کہ آپ منبر اختیار کرین جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا اور منبر کی طرف پھر گئے تو اوس تنۂ درخت نے فریاد کی آپ اوس کے پاس آئے اور آپ نے اوسکو بغل مین لے لیا وہ ساکن ہوگیا اور آپ نے فرمایا کہ اگر مین اوسکو اپنے آغوش مین نہ لیتا تو وہ روز قیامت تک فریاد کرتا رہتا۔

دارمی اور ترمذی اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس کہڑے ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا اور اوس پر آپ بیٹھے اوس تنۂ درخت نے ایسی آواز کی جیسے بیل آواز کرتا ہو یہانتک کہ اوس کی آواز کے سبب سے مسجد ہلنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اوتر کے اوسکی طرف تشریف لائے اور اوسکو چپٹا لیا وہ ساکت ہوگیا آپ نے فرمایا قسم ہو اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہو اگر مین اوسکو نہ چپٹا لیتا تو وہ روز قیامت تک میرے غم سے ایسا ہی فریاد کرتا رہتا۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے یہہ روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا تو اوس لکڑی نے فریاد کی آدمی اوس کے پاس آئے اور اوسکے پہلو کی طرف کھڑے ہوگئے اور اوسکی فریاد سے اون کو رقت ہوئی یہانتک کہ اونکی بکا کی کثرت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اوترے اور اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھدیا وہ ساکن ہوگیا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ام سلمہ رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک لکڑی تھی جسوقت آپ خطبہ پڑہتے اوس سے ٹیکا لگایا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ اوس نے آپ کو کھو دیا تو ایسی آواز کی جیسے بیل آواز کرتا ہی یہانتک کہ اوس آواز کو اہل مسجد نے سنا آپ اوس کے پاس تشریف لائے اور اسکو بغل مین لے لیا وہ فریاد سے ساکن ہو گئی

دارمی اور ابن ماجہ اور ابن سعد اور ابویعلی اور ابونعیم اور بیہقی نے ابی ابن کعب رض سے روایت کی ہی کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنۂ درخت کے پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے منبر بنایا گیا جب کہ آپ اوسکو چھوڑ کے منبر کی طرف گئے اوس نے یہانتک فریاد کی کہ پھٹ گیا اور شق ہو گیا آپ منبر پر سے اوترآئے اور اوس پر آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا یہانتک کہ وہ ساکن ہی

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کی ہے کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت خطبہ پڑہتے تو مسجد مین ایک تنۂ درخت سے اپنی پشت مبارک کو تکیہ لگاتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر بنایا گیا اور آپ اوس پر بیٹھے جیسے بیل آواز کرتا ہی اوس نے آواز کی آپ اوس کے پاس آئے یہانتک کہ آپ نے اوسکو چپٹا لیا وہ ساکن ہو گیا اور آپ نے آدمیون سے فرمایا کہ اوسکو ملامت نکرو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شئے کو نہین چھوڑا مگر وہ شئے آپ کے واسطے غمگین ہوئی۔

بیہقی نے ابی حاتم الرازی کے طریق سے روایت کی ہی عمرو بن سواد نے کہا ہی مجہہ سے امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو وہ شئے نہین دی جو شئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی عمرو نے کہا مین نے امام شافعی رح سے کہا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو مردہ کے زندہ کرنے کا رتبہ عطا فرمایا تھا حضرت امام شافعی رح نے فرمایا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنۂ درخت کے فریاد کا رتبہ عطا فرمایا تھا یہ رتبہ اوس مرتبہ سے اکبر ہے۔

یہہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے وقت دروازے کی چوکھٹ اور مکان کی

دیوارون نے آمین کہا ہی

بیہقی اور ابو نعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رض سے فرمایا جب تک تمہارے پاس مین نہ آجاؤن کل صبحکو تم اور تمہارے فرزند اپنا مکان چھوڑ کے نجائین اس لئے کہ تم لوگون سے میری ایک حاجت ہی جبکہ آپ صبح کو اوٹھے تو اون کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کہ آپس مین قریب ہو جاویہانتک کہ جبوقت آپ کو اونھون نے موقع دیا آپ نے اپنی چادر مبارک اون پر اوڑہادی اور یہ دعا کی یارب ہذا عمی وصنو ابی وہولاء اہل بیتی فاسترہم من النار کستری ایاہم بملائتی ہذہ آپ کی اس دعا پر دروازہ کی چوکھٹ اور مکان کی دیوارون نے آمین آمین کہا۔

ابو نعیم نے عبداللہ بن الغسیل سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ تھا حضرت عباس کے پاس تشریف لے گئے اور اون سے فرمایا اے چچا اپنے بیٹون کو میرے ہمراہ کر دو آپ اونکو لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو مکان مین داخل کیا اور اونکو اپنے شملہ سے ڈہانپ لیا اور یہہ دعا کی اللہم ہولاء اہل بیتی وعترتی فاسترہم من النار کما سترتہم بہذہ الشملہ راوی نے کہا کہ مکان مین کوئی دیوار اور در باقی نرہا مگر اوس نے آمین کہا۔

یہہ باب پہاڑ کے حرکت کرنے کے بیان مین ہے

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اوسوقت آپ کے ساتھہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہم تھے پہاڑ نے اونکو ہلا دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پاے مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا کہ ثابت ٹہر جا تجھہ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہین اور بیہقی اور ابو یعلی نے سہل ابن سعد الساعدی کی حدیث سے اوپر کی حدیث کی مثل لفظ او ۔کے ساتھہ روایت کی ہی اور مسلم نے ابوہریرہ رض کی حدیث سے اوس کی مثل روایت کی ہی۔ اور یہہ زیادہ

گیا ہی کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تھے آپ نے پہاڑ سے فرمایا ساکن ہوجا تجھ پر نہین ہی مگر نبی یا صدیق یا شہید اور اس حدیث کی روایت احمد نے بریدہ کی حدیث سے اختصار کے ساتھہ کی ہے۔

یہہ باب منبر کے حرکت کرنے کے بیان مین ہے

احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی اوسوقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور یہہ فرماتے تھے کہ جبار اپنے آسمانون اور زمین کو اپنے ہاتھہ مین لے گا پھر یہہ فرمائیگا کہ انا الجبار واین الجبارون این المتکبرون اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی یمین اور کبھی یسار کی طرف جھوم جاتے تھے یہانتک کہ مین نے دیکھا کہ منبر کے نیچے کی شئ جو منبر مین سے تھی منبر وہان سے جنبش کرتا تھا اوس کو دیکھکر مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرادیگا۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی اور اس حدیث کو صحیح کہا ہی کہا ہے کہ مجھہ سے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حدیث کی ہی اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کو پوچھا وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین جبار ہون مین مین ہون اور رب اپنے نفس کی تحمید کریگا اس کے فرمانے کے ساتھہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر نے ایسی جنبش کی کہ آپ کو ہلا دیا یہانتک کہ ہم نے اپنے دل مین کہا کہ آپ منبر پر سے ضرور گر پڑین گے۔

بزار اور ابن عدی نے ابن عمر رض سے یہہ روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر یہہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ یہانتک کہ آپ عما یشرکون تک پہونچے منبر نے ویسیہی پڑھا جیسے آپ نے پڑھا اور تین بار آئے اور گئے۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کے بیان مین

اوس شخص کے باب مین ہے جو مرگیا اور اوسکو زمین نے قبول نہین کیا

بیہقی اور ابونعیم نے قبیصہ بن ذویب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے اصحاب مین سے ایک مرد نے مشرکین کی ایک جماعت کو لوٹا وہ لوگ بھاگے مسلمانون مین سے
ایک مرد ایک مشرک کے پاس آیا وہ مشرک بھاگا ہوا تھا جبکہ یہہ ارادہ کیا کہ اوس پر تلوار اوٹھاوے
اوس مشرک نے لا الہ الا اللہ کہا اوس مسلمان مرد نے اوس کو نہین چھوڑا یہانتک کہ اوس کو قتل کرڈالا
پھر اوس نے اپنے دل مین اوس کے قتل سے ایک بات پائی کہ مین نے اوس کو قتل کرڈالا اور وہ کلمہ
پڑرہا تھا اوس نے اوس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس کا دل چیر کر دیکھا تھا لوگون کو تھوڑا زمانہ نہین گذرا
کہ یہہ مرد قاتل مرگیا اور دفن کیا گیا دفن کے بعد زمین پر آگیا اوس مرد کے گھرانے کے لوگ آئے
اور اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوس کو دفن کردو اونھون
نے دفن کردیا پھر وہ زمین پر آگیا ایسا واقعہ تین بار ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ زمین نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ اوس کو قبول کرے اسکو غارون مین سے ایک غار مین ڈالدو
اور طبرانی اور بیہقی نے حسن رض سے یہہ روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ ایک مرد تھا اور اوپر
کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور یہہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ
سن لو کہ زمین اس مرد سے زیادہ شریر کو قبول کرلیتی ہے ولیکن اللہ تعالی نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ اوس
مرد کو تم لوگون کے واسطے نصیحت گردانے تاکہ تم لوگون مین سے کوئی مرد اوس شخص کے قتل پر
تقدیم نکرے جو لا الہ الا اللہ کہے یا یہہ کہے کہ مین مسلمان ہون اوس مرد کو بنی فلان کے شعب مین
تم لیجاؤ اور دفن کردو وہ زمین اوس کو قبول کرلے گی آدمیون نے اوس کو اوس شعب مین دفن
کردیا بیہقی اور ابونعیم نے اس حدیث کی مثل اسی زیادتی کے ساتھ عمران بن الحصین کی حدیث سے
عاصم الاحول کے طریق سے روایت کی ہے سمیط سے روایت ہے۔ اور ابونعیم اور ابن اسحاق نے
حسن رض سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس مین یہہ وارد ہے کہ وہ مرد سات دن کے بعد

مرگیا اور وہ مرد محلم بن جثامہ تھا۔

بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہین بھیجا اوس نے آپ پر جھوٹ کہا آپ نے اوسپر بد دعا کی وہ ایسے حال مین مرا ہوا پایا گیا کہ اوسکا پیٹ پھٹ گیا تھا اوس کو زمین نے قبول نہین کیا تھا۔

شیخین اور احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رض سے یہہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی ایک مرد اوس کو لکھا کرتا تھا وہ آپ کے سامنے علیما حکیما لکھتا آپ اوس سے فرماتے سمیعا بصیرا لکھہ وہ آپ سے یہہ کہتا آپ جسطرح چاہتے ہین مین لکھتا ہون اور وہ آپ کے پاس سمیعا بصیرا لکھتا اور پھر علیما حکیما لکھدیتا وہ مرد مرتد ہو گیا اور مشرکین مین جا ملا اور کہا کہ مین محمد کے ساتھہ زیادہ عالم ہون مین جو کچھہ چاہتا تھا لکھتا تھا وہ مرد مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اوسکو قبول نکریگی وہ دفن کیا گیا اوسکو زمین نے قبول نہین کیا ابو طلحہ نے کہا کہ جس زمین پر وہ مرا تھا مین وہان آیا اور زمین نے اوس کو ایسے حال مین پایا جو وہ پھینکا ہوا پڑا تھا مین نے آدمیون سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا واقعہ ہے آدمیون نے کہا ہم نے اوس کو دفن کیا تھا زمین نے اوس کو قبول نہین کیا۔

یہہ باب ایک آیت مین اوس شخص کے حق مین ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جھوٹ کہا اور آپ نے اوس کے قتل کا حکم دیا

عبد الرزاق نے (مصنف) مین اور بیہقی نے سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد انصار کے قریون مین سے ایک قریہ مین آیا اور اوس نے یہہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمکو یہہ امر کیا ہے کہ فلانی عورت جو تم لوگون مین کی ہے اوس سے میرا نکاح کر دو اور حال یہہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عو

کو نہین بھیجا تھا یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو بھیجا اور اون سے فرمایا کہ تم دونون جاؤ اگر تم اوس کو پالو تو قتل کر ڈالیو اور مجھکو گمان نہین ہو کہ تم دونون اوس کو پاؤ گے وہ دونون صاحب گئے اور اوس کو ایسے حال مین پایا کہ سانپ نے اوس کو کاٹا تھا اور اوس کو مار ڈالا تھا۔

بیہقی نے عطا بن السائب کے طریق سے عبد اللہ بن الحارث سے یہہ روایت کی ہو کہ جد الجندعی کا دادا یمن مین آیا اور اہل یمن مین جو ایک عورت تھی اوس پر عاشق ہوگیا اور اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کو یہہ امر فرماتے ہین کہ تم میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہو اور آپ زنا کو حرام کرتے ہین پھر اہل یمن نے ایک مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اور فرمایا اوس کے پاس تم جاؤ اگر تم زندہ پاؤ تو اوس کو قتل کر ڈالیو اور اگر مردہ پاؤ تو اوسکو آگ سے جلا دیجو جد کا دادا رات کو پانی بھرنے کے واسطے نکلا اوس کو سانپ نے کاٹ کھایا اور اوسکو مار ڈالا

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو ابیرق کے فرزند کے باب مین واقع ہوئی ہے

ابن اسحاق نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہو قتادہ بن نعمان سے یہہ روایت کی ہو کہ ابو طعمہ بشیر بن ابیرق منافق تھا اور اوس نے بن رفاعہ بن زید کا غلہ اور ہتھیار بالاخانہ پر سے چرالیے اوس کے حق مین انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ آخر آیات تک نازل ہوا وہ بھاگ گیا اور مکہ مین پہونچا یہانتک کہ سلافہ بنت سعد کے پاس اوترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو برا کہنے لگا حسان نے اوس کی ہجو اشعار مین کی جبکہ حسان کے اشعار سلافہ کو پہونچے تو سلافہ نے اوس کو اپنے گھر سے نکال دیا وہ طائف مین پہونچا اور ایسے مکان مین داخل ہوا جس مین کوئی شخص نہ تھا مکان اوس پر گر پڑا اور اوس کو قتل کر ڈالا قریش یہہ کہنے لگے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے

کوئی شخص محمد صلعم کو نہین چھوڑتا ہی جس مین کسی طرح کی خیر ہو۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو حکم کے حق مین واقع ہوئی ہے

حاکم نے روایت کی ہی اور اس حدیث کو صحیح کہا ہی اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ حکم بن ابی العاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتا تھا جسوقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کلام کرتے تو وہ اپنا منہ بنایا کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو ایسی حالت مین رہیو وہ ہمیشہ اپنا منہ بناتا رہتا تھا یہانتک کہ وہ مر گیا۔

بیہقی نے ابن عمر رض سے یہہ روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑہا اور ایک مرد آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل اور آپ کی عیب جوئی کا ارادہ کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تو ایسا ہی ہوجا کہ تو میری نقل اور عیب جوئی کیا کرے اوسکو لوگ اوس کے اہل کے پاس اوٹھاکے لے گئے اور وہ دو مہینہ تک بیہوش پڑا رہا پھر اوس نے افاقہ پایا جسوقت کہ افاقہ پایا وہ اوسی حالت پر تھا جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکایت کی تھی۔

بیہقی نے مالک بن دینار سے روایت کی ہی کہا ہی کہ مجھہ سے ہند بن خدیجہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زوجہ نے حدیث کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حکم کی طرف تشریف لے گئے وہ آپ کی طرف آنکھہ سے اشارہ کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس کے اشارے کو دیکھہ لیا اور یہہ دعا کی اللھم اجعل بہ وزغا اوسکو اوس کی جاے پر رعشہ پیدا ہوگیا اور بغوی نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہی اور کہا ہی حکم مروان کا باپ ہی۔ اور عبد اللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین اسکی مثل روایت کی ہے اور کہا ہی کہ حکم بن ابی العاص ہی اور کہا ہی کہ وہ کہڑا نہین ہوا یہانتک کہ اوس کو رعشہ پیدا ہوگیا۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو حارث کی بیٹی کے حق مین واقع ہوئی ہی

ابن فتحون نے طبری سے یہہ ذکر کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ کے

پاس حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے واسطے پیام بھیجا حارث نے کہا اوس مین عیب ہی اور جیسا کہ
حارث نے کہا ایسا اور نہ تھا یعنے اوس کو کوئی عیب نہ تھا راوی نے کہا حارث پلٹ کے آیا اور
اوس عورت کو ایسے حال مین پایا کہ اوس کو برص کی بیماری ہوگئی تھی۔

یہہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو آگ کے باب مین واقع ہوئی ہی

ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہی کہ اسود العنسی نے جبکہ نبوت کا دعوی کیا اور صنعا
پر وہ غالب ہوگیا اوس نے ذویب بن کلیب کو پکڑ لیا اور اس سبب سے اوس کو آگ مین ڈالدیا
کہ ذویب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی تھی ذویب کو آگ نے کچھہ ضرر نہین دیا۔
اس واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ذکر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے سنکر کہا الحمد للہ الذی جعل فی امتنا مثل ابراہیم الخلیل۔ عبدان نے (کتاب الصحابہ)
مین کہا ہی کہ یہہ ذویب ابن کلیب ابن ربیعۃ الخولانی وہ مین جو اہل یمن مین سے اول اسلام لائے
ابن عساکر نے ابی بشر جعفر بن ابی وحشیہ کے طریق سے یہہ روایت کی ہی کہ ایک مرد خولان
مین سے مسلمان ہوا اوس کی قوم نے چاہا کہ پھر کفر پر پھیر دے اوس نے کفر اختیار نہین کیا
اونھون نے اوس کو آگ مین ڈالدیا اوس کے جسم مین سے کچھہ نجلا مگر وہ جگہین جو پچھلے زمانہ
مین اون جگھون مین وضو کا پانی نہین پہونچتا تھا وہ مرد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ آپ میرے واسطے دعاے مغفرت کیجے حضرت ابوبکر الصدیق
نے کہا کہ اس دعا کے واسطے تم احق ہو تم آگ مین ڈالے گئے اور تم نہین جلے اون کے لئے
انھون نے دعا کی پھر وہ شام کی طرف چلے گئے اون کو آدمی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ
والسلام سے تشبیہہ دیتے تھے۔

ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے شرحبیل بن مسلم الخولانی سے یہہ روایت کی
ہی کہ اسود بن قیس نے نبوت کا دعوی یمن مین کیا اوس نے کسی آدمی کو ابومسلم خولانی کے پاس
بھیجا وہ اوس کے پاس آئے اوس نے ابومسلم سے پوچھا کیا تم یہہ شہادت دیتے ہو کہ مین

رسول اللہ ہون اونھون نے کہا مین نہین سنتا ہون اوس نے پوچھا کیا تم یہہ شہادت دیتے ہو
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ مین ابوسلم نے کہا بیشک اسود نے ایک عظیم آگ جلانے
کے واسطے حکم دیا پھر اوس مین ابوسلم کو ڈالدیا اون کو آگ نے کچھہ ضرر ندیا آدمیون نے
اسود سے کہا کہ اگر تو اس شخص کو اپنے پاس سے نہ نکالدے گا تو یہہ شخص اون لوگون کو جنھون
نے تیرا اتباع کیا ہی بگاڑ دیگا اسود نے ابوسلم کو کوچ کر دینے کے واسطے امر کیا ابوسلم مدینۂ
منورہ مین اوسوقت آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے تھے اور حضرت
ابوبکر الصدیق خلیفہ ہوگئے تھے ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ابوسلم کو دیکھکر کہا الحمد
اللہ تعالی نے مجھکو نہین مارا یہانتک کہ مجھکو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اوس شخص
کو دکھلایا جس کے ساتھہ وہ معاملہ کیا جو معاملہ خلیل الرحمن کے ساتھہ کیا تھا (یعنے جیسے
حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات دی تھی ویسے ہی ابوسلم کو آسود کی
آتش سے نجات دی) خولانی لوگ عنفیون سے یہہ کہا کرتے تھے کہ تمھارا صاحب اسود
وہ کذاب ہی جس نے ہمارے صاحب کو آگ مین جلایا اور آگ نے اونکو کچھہ ضرر نہین دیا۔
ابن سعد نے کہا ہی ہم سے یحیی بن حماد نے حدیث کی ہی اور یحیی کو ابوعوانہ نے ابی بلج سے اور
ابی بلج کو عمرو بن میمون نے خبر دی ہی کہا ہی کہ مشرکین نے عمار بن یاسر کو آگ مین جلایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس جاتے اور اپنا دست مبارک اون کے سر پر پھیرتے اور
فرماتے یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم تقتلک الفئۃ الباغیۃ تمکو گروہ باغی
قتل کریگا۔

ابونعیم نے عباد بن عبدالصمد سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے اونھون
نے کنیز سے کہا کہ مایدہ لاؤ ہم کھانا کھاوین وہ کنیز مایدہ لائی پھر اونھون نے کنیز سے کہا مندیل
لاؤ وہ ایک میلا مندیل لائی اونھون نے کنیز سے کہا کہ تنور کو گرم کرو کنیز نے تنور بھڑکایا اونھون
نے مندیل کے واسطے امر فرمایا کہ تنور مین ڈالدو وہ ڈالدیا گیا اور ایسا سفید نکلا گویا وہ دودھ تھا

ہم نے انس بن مالک سے پوچھا کہ یہہ کیسا مندیل ہی انس بن مالک نے کہا کہ یہہ مندیل ہی جس سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ مبارک پونچھا کرتے تھے جسوقت یہہ میلا ہو جاتا ہی تو
ہم اس کو آگ مین ڈال دیتے ہین اس کا میل جل جاتا ہی اور یہہ سفید ہو جاتا ہی اس لئے کہ
آگ اوس شئ کو نہین جلاتی ہی جو شئ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے چہرون پر پہونچ جاتی ہے۔
بیہقی اور ابونعیم نے معاویہ بن حرمل سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک آگ حرہ سے نکلی حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ تمیم داری کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کہ اوس آگ کی طرف چلو وہ حضرت
عمر رضہ کے ساتھہ کہڑے ہو گئے مین اون دونون حضرات کے پیچھے ہو لیا یہ حضرات آگ تک چلے گئے
تمیم داری آگ کے اطراف ہو کر اوسکو اسطورسے ہاتھہ سے ہانکنے لگے جیسے جال کی طرف شکار
کو ہانکتے ہین یہانتک کہ آگ گہاٹی مین یا پانی کے راستہ مین داخل ہو گئی اور تمیم داری اوس کے
پیچھے داخل ہوئے حضرت عمر رضہ نے یہہ کلمہ تین بار فرمایا کہ جس شخص نے دیکھا ہی وہ اوس شخص کی
مثل نہین ہے جس نے نہین دیکھا۔
ابونعیم نے مرزوق سے یہہ روایت کی ہی کہ حضرت عمر رضہ کے عہد مین ایک آگ نکلی تمیم داری رضہ
اوس کو اپنی چادر سے دفع کرنے لگے یہانتک کہ وہ آگ ایک غار مین چلی گئی حضرت عمر رضہ نے تمیم داری
سے فرمایا اے ابا رقیہ اس امر کی مثل کے واسطے ہم تمکو چھپا کر رکھتے تھے۔

یہہ باب عصا اور کوڑے اور انگلیون کے روشن ہونیکے بیان مین ہے

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی عبس بن جبیر سے یہہ روایت کی ہی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ساتھہ نمازین پڑہا کرتے تھے پھر وہ بنی حارثہ کی طرف پلٹ کے چلے جاتے تھے وہ
ایک ایسی رات مین نکلے جو تاریک تھی اور پانی برسا رہی تھی اون کے عصا مین نور پیدا ہو گیا یہانتک
کہ وہ بنی حارثہ کے گھر مین داخل ہو گئے۔
بخاری نے انس رضہ سے یہہ روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو مرد آپ کے
پاس سے ایسے حال مین اندھیری رات مین نکلے کہ اون کے ساتھہ مثل دو چراغون کے تھے جو اون کے

سامنے روشن تھے جسوقت وہ دونون آپس سے راستہ مین جدا ہوئے تو اون دونون مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہوگیا یہانتک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس آیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہو اور اس حدیث کو صحیح کہا ہو اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے انس رض سے روایت کی ہو کہا ہو کہ عباد بن بشر و اسید بن حضیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت سے تھے یہانتک کہ ایک گھڑی رات گزرگئی وہ رات شدید الظلمت تھی پھر وہ دونون آپ کے پاس سے نکلے اوسوقت اون دونون مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین عصا تھا اون دونون کے عصاؤن مین سے ایک کا عصا اون کے واسطے روشن ہوگیا وہ دونون اوس کی روشنی مین چل رہے تھے یہانتک کہ جسوقت راستہ نے اون کو جدا کیا دوسرے کا عصا اوس کے واسطے روشن ہوگیا اون دونون مین سے ہر ایک شخص اپنے عصا کی روشنی مین چلا گیا یہانتک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس پہونچگیا۔

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے انس رض سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رض نے ابوبکر الصدیق کے پاس باتین کین باتین کر رہے تھے یہانتک کہ رات چلی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رض ابوبکر الصدیق رض کے پاس سے نکلے اور ابوبکر الصدیق ساتھ ہوگئے ایسی رات مین جو تاریک تھی دونون صاحبون سے ایک کے پاس عصا تھا دونون صاحبون کے واسطے وہ عصا نور دینے لگا اور دونون صاحبون پر اوس کا نور تھا یہانتک کہ اپنے مکان کو پہونچگئے

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی اور ابو نعیم نے حمزۃ الاسلمی سے روایت کی ہو کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر مین تھے اندھیری رات مین ہم آپس سے جدا ہوگئے میری انگلیاں روشن ہوگئین یہانتک کہ اون کی روشنی مین آدمیون نے اپنی سواری کے اونٹ وغیرہ اور جو شئے کہ کھو گئی تھی اوسکو جمع کرلیا اور حال یہہ تھا کہ میری انگلیاں نور دے رہی تھین۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے یہہ روایت کی ہو کہا ہے کہ ایک رات ایسی تھی کہ پانی برسا رہی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشا کی نماز کے واسطے نکلے ایک نور چمکا آپ نے قتادہ بن

بن النعمان کو دیکھا اون سے فرمایا کہ اے قتادہ جسوقت تم نماز پڑہ چکو تم اپنی جگھہ قائم رہو یہانتک کہ مین تمکو حکم دون جبکہ آپ نماز سے پھرے تو قتادہ کو آپ نے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو لے لو تمھارے آگے دس قدم اور پیچھے دس قدم روشنی دیگی۔

باب

ابو نعیم نے (حلیہ) مین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہو کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے پاس رہے پھر مین خواب سے بیدار ہوگئی آپ کے واسطے مجھکو وحشت ہوئی مینے آپ کا حس سنا آپ نماز پڑہ رہے تھے مین نے وضو کیا پھر مین آئی اور مین نے آپ کے پیچھے نماز پڑہی جو کچھہ اللہ تعالی نے چاہا آپ نے رات مین دعا مانگی ایک ایسا نور آیا کہ کل مکان روشن ہوگیا جتنی دیر اللہ تعالی نے چاہا وہ نور ٹھیرا رہا پھر چلا گیا حال یہہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگ رہے تھے جتنی دیر تک اللہ تعالی نے چاہا آپ ٹھیرے رہے پھر ایک ایسا نور آیا جو پہلے نور سے ضیا مین اشد تھا یہانتک کہ اگر میرے مکان مین رائی پڑی ہوتی تو مین یہہ گمان کرتی ہون کہ اوسکو چننے کے طور پر مین چن لیتی پھر وہ نور چلا گیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کیا نور تھا جسکو مین نے دیکھا آپ نے مجھہ سے پوچھا اے عایشہ کیا تم نے وہ نور دیکھا مین نے کہا بیشک مین نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے سوال کیا اون لوگون مین سے میرے رب نے ثلث کو مجھے عطا کیا مین نے اس عطا پر اللہ تعالی کی حمد کی اور اوس کا شکر کیا پھر مین نے بقیہ امت کے واسطے سوال کیا میرے رب نے دوسرا ثلث مجھکو عطا کیا مین نے اپنے رب کی حمد کی اور اوس کا شکر کیا پھر مین نے تیسرے ثلث کا سوال کیا میرے رب نے مجھے اوس ثلث کو عطا فرمادیا مینے اپنے رب کی حمد کی اور اوس کا شکر ادا کیا۔

محمد بن علی نے ہم سے حدیث کی ہو اون سے ابو العباس بن قتیبہ نے اون سے محمد بن عمر الغزی نے اون سے عطاف بن خالد نے محمد بن ابی بکر بن مطر بن عبد الرحمن بن عوف سے حدیث کی کہ

کہا ہو کہ حضرت عایشہ نے کہا پھر اوپر کی حدیث کو ذکر کیا اس روایت مین عطاف ضعیف ہی

یہہ باب اوس روشنی کے بیان مین ہی جو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے واسطے چمکی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہو اور بیہقی اور ابونعیم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ نماز عشا پڑہ رہے تھے آپ نماز پڑہ رہے تھے جسوقت آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہما آپ کی پشت مبارک پر کود کے بیٹھہ جاتے جسوقت آپ اپنا سر مبارک اوٹھاتے تو آپ دونون صاحبزادون کو لیکر بہت نرمی سے بٹہلا دیتے تھے جسوقت آپ سجدہ کرتے وہ آپ کی پشت مبارک پر سوار ہوجاتے تھے جبکہ آپ نے نماز پڑہ لی تو ایک صاحبزادہ کو اس جگہہ اور ایک صاحبزادہ کو اوس جگہہ بٹہلا دیا مین آپ کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مین ان دونون صاحبزادون کو ان کی ماں کے پاس نہ لیجاؤن آپ نے فرمایا نہین ایک نور چمکا آپ نے دونون صاحبزادون سے فرمایا کہ تم دونون اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ دونون صاحبزادے اوس نور مین جا رہے تھے یہانتک کہ مکان مین دونون داخل ہو گئے۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہو کہا ہی کہ حضرت حسن رض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندہیری رات مین تھے اور آپ حضرت حسن رض سے نہایت درجہ محبت رکھتے تھے حضرت حسن رض نے کہا مین اپنی ماں کے پاس جاتا ہون مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین حضرت حسن کے ساتھہ جاؤن آپ نے فرمایا نہین آسمان سے ایک چمک نور کی آئی حضرت حسن اوس کے نور مین چلے گئے یہانتک کہ اپنی ماں کے پاس پہونچ گئے

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ آفتاب کو غروب ہونے کے بعد

آپ نے پھیر دیا تھا

ابن منده اور ابن شاہین اور طبرانی نے اون استاد سے اس حدیث کی روایت کی ہو کہ بعض اونکی صحیح شرط پر ہین اسماء بنت عمیس رض سے روایت ہو کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی بہیجی گئی تہی اوسوقت آپ کا سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آغوش مین تہا اونہون نے عصر کی نماز نہین پڑہی تہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی اللہم انہ کان فی طاعتک وطاعت رسولک فاردد علیہ الشمس اسماء نے کہا مین نے آفتاب کو دیکہا کہ وہ غروب ہو گیا پہر مین نے اوس کو دیکہا کہ طلوع ہوا اس کے بعد کہ غروب ہو گیا تہا اور طبرانی کے ایک لفظ مین یون ہو کہ حضرت علی رض پر آفتاب طلوع ہوا یہانتک کہ آفتاب پہاڑون پر اور زمین پر ٹہیر گیا اور حضرت علی رض کہڑے ہو گئے اور وضو کیا اور عصر کی نماز پڑہی اور پہر غایب ہو گیا یہہ واقعہ صہبا مین واقع ہوا۔

ابن مردویہ نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہو کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال مین سو گئے کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی رض کے آغوش مین تہا اور اونہون نے عصر کی نماز نہین پڑہی تہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تو اون کے واسطے آپ نے دعا کی آفتاب اون پر پہیر دیا گیا یہانتک کہ حضرت علی نے عصر کی نماز پڑہ لی پہر آفتاب دوسرے بار غروب ہوا۔

طبرانی نے صحیح سند سے جابر رض سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کو امر کیا وہ دن کی ایک ساعت تک ٹہیرا رہا۔

یہہ باب اوس تصویر کے بیان مین ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا اور اوسکو دور کر دیا

بیہقی نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہو کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے مین ایک ایسا کپڑا اوڑہے ہوے تہی جس مین ایک تصویر تہی آپ نے اوس تصویر کو پہاڑ ڈالا پہر آپ نے

فرمایا کہ روز قیامت مین جن لوگون کو شدید عذاب دیا جاویگا وہ وہ لوگ ہین جو مخلوق الہی
کی مشابہ بناتے تھے حضرت عایشہ رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس
ایک سپر لائے جس مین عقاب کی صورت تھی آپ نے اوس پر اپنا دست مبارک رکھدیا
اللہ تعالی نے اوس تصویر کو دور کر دیا۔
ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے مکحول سے روایت کی ہو کہا ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سپر تھی جس مین مینڈھے کے سر کی تصویر تھی جس جگہ پر وہ
تصویر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو وہان پر مکروہ سمجھا ایسے حال مین آپ صبح کو
اوٹھے کہ اللہ تعالی نے اوسکو دور کر دیا تھا۔

یہہ باب اون بالون کے بیان مین ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک رکھا وہ سفید نہین ہوئی

بخاری نے تاریخ مین۔ اور ابن مندہ اور بیہقی اور ابن السکن اور ابن سعد اور ابن عساکر
نے آمنہ بنت ابی الشعثاء اور قطبہ دونون سے روایت کی ہو ان دونون نے مدلوک
ابی السفیان سے روایت کی ہو کہا ہو کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موالی کے ساتھ آیا
اور مین مسلمان ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا
ان دونون راویون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جگہہ سر پر اپنا ہاتھہ پھیرا تھا ہم نے
دیکھا اوس جگہہ سر سیاہ تھا اور اوس کے ماسوا جتنا سر تھا وہ سفید ہوگیا تھا۔
ابن سعد اور ابن مندہ اور بغوی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عطا مولی سائب بن یزید سے
روایت کی ہو کہا ہو کہ سائب کا سر کھوپری سے پیشانی تک سیاہ تھا اور سر کا باقی حصہ سفید تھا
مین نے کہا اے میرے مولی مین نے آپ کے سے تعجب خیز بال کسی کے نہین دیکھے سائب نے کہا
اے میرے بیٹے تو کیا جانتا ہو کہ یہہ بال ایسے کس واسطے مین واقعہ یہہ ہو کہ میرے پاس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے مین اوس وقت بچون کے ساتھہ کھیل رہا تھا آپ نے مجھہ سے پوچھا

لوگون سے مین نے کہا مین سائب بن یزید ہون آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور یہہ دعا دی بارک اللہ فیک یہہ سر کبھی سفید نہو گا۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے یونس بن انس کے طریق سے روایت کی ہے انھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے اوسوقت مین دو ہفتہ کا لڑکا تھا مجھکو آپ کے پاس لوگ لائے آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور میرے واسطے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کا نام میرا نام رکھو اور اوس کی کنیت میری کنیت نرکھو اور آپ نے جسوقت حج الوداع ادا کیا اوسوقت مین دس سال کا تھا یونس نے کہا کہ میرے باپ نے اتنی عمر پائی کہ اون کی کل شئی سفید ہو گئی اور جس جگہہ اون کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا وہ جگہہ اون کے سر کی سفید نہین ہوئی تھی اور نہ اونکی داڑہی کی جگہہ سفید ہوئی تھی اور طبرانی نے محمد بن فضالۃ الظفری سے اس حدیث کی مثل برابر روایت کی ہے۔

بغوی نے اپنی معجم مین اور بیہقی نے ابی الوضاح بن سلمۃ الجہنی کے طریق سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اونھون نے عمرو بن تغلب الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا مین مسلمان ہو گیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے چہرہ پر پھیرا عمرو بن تغلب مر گئے اور یہہ حال تھا کہ اون کی سو برس کی عمر ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے چہرہ اور سر کے جن بالون پر دست مبارک پھیرا تھا کوئی بال سفید نہین ہوا تھا۔

طبرانی اور ابن السکن نے مالک بن عمیر سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے سر اور چہرہ پر رکھا اونھون نے اتنی عمر پائی کہ اون کا سر اور داڑہی سفید ہو گئی اور جس جگہہ اون کے سر اور داڑہی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک رکھا تھا سفید نہین ہوئی۔

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) مین محمد بن عبد الرحمن بن سعد سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادہ بن سعد بن عثمان الزرقی کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا
اور اون کے لئے دعا کی عبادہ ایسے حال مین مرے کہ اسی برس کے سن مین تھے اور وہ
بوڑھے نہین ہوے تھے اور اونکا سر سفید نہین ہوا تھا۔

ابن عساکر نے اور اسحاق الرملی نے اپنے (فواید) مین بشیر بن عقربۃ الجہنی سے روایت کی ہے
کہا ہی جبکہ میرا باپ جنگ احد مین قتل کیا گیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے
حال مین آیا کہ مین رو رہا تھا آپ نے مجھہ سے فرمایا تم کیون روتے ہو کیا تم اس امر سے خوشنود
نہین ہوتے ہو کہ مین تمھارا باپ ہوؤن اور عائشہ رضہ تمھاری مان ہون آپ نے میرے سر پر
اپنا دست مبارک پھیرا آپ کے دست مبارک کا اثر میرے سر مین یہہ ہی کہ سیاہ ہی اور
باقی سر سفید ہی اور مین کند زبان تھا اور اسحاق کی روایت مین یہہ لفظ ہے کہ میری زبان
مین گرہ تھی مین صاف طور سے بات نہین کر سکتا تھا آپ نے اوس مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا
گرہ جو زبان مین تھی کھل گئی اور آپ نے مجھہ سے پوچھا تمھارا کیا نام ہی مین نے کہا بحیر ہی آپ نے
سنکر فرمایا بلکہ تمھارا نام بشیر ہے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہی اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بیہقی نے اس حدیث
کی روایت کی ہے اس کو صحیح کہا ہی علباء بن احمر کے طریق سے ابی زید الانصاری سے روایت ہی
کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا
پھر آپ نے یہہ دعا کی اللھم جملہ راوی نے کہا وہ ایک سو نو سنہ کو پہونچے اون کی داڑھی مین
کسی قسم کی سفیدی نہ تھی اور اون کا چہرہ شگفتہ اور فراخ تھا اور نہین سکڑا تھا یہانتک کہ وہ مرگئے

ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہی اور اسکو صحیح حدیث کہا ہی اور
بیہقی اور ابو نعیم نے ابی نہیک الازدی کے طریق سے ابی زید الانصاری عمرو بن اخطب
سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی مانگا مین آپ کے پاس پانی
کا ایک برتن لایا جس مین پانی تھا اور پانی مین ایک بال پڑا ہوا تھا مین نے اوس کو نکال ڈالا

پھر مین نے آپ کو وہ پانی دیدیا آپ نے میرے واسطے یہہ دعا کی اللھم جملہ راوی نے کہا مین نے ابوزید کو ایسے حال مین دیکھا کہ وہ ترانوے برس کے تھے اور اون کے سر اور داڑہی مین کوئی سفید بال نہ تھا۔

بیہقی نے ثمامہ کے طریق سے انس رض سے روایت کی ہر کہ ایک یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی آپ نے اوس کے واسطے یہہ دعا کی اللھم جملہ اوس کے بعد کہ اوس کی داڑہی سفید تھی سیاہ ہو گئی۔

عبد الرزاق نے معمر سے اور معمر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ایک یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی دوہی آپ نے اوس کے لئے یہہ دعا کی اللھم جملہ اوس کے بال سیاہ ہو گئے یہانتک کہ سیاہی مین یہان سے اور وہان سے زیادہ شدید ہو گئے معمر نے کہا ہر کہ قتادہ کے سوا بھی مین نے سنا ہر وہ راوی ذکر کرتا تھا کہ وہ شخص نود برس زندہ رہا اور اون کے بال سفید نہین ہوے اس حدیث کی روایت ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد نے مرسل حدیثون مین کی ہے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور کہا ہر کہ یہہ حدیث مرسل ہے اور ماقبل کی حدیث کے واسطے شاہد ہے۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان مین ہے جو آپ کے دست مبارک کے اثر سے شفا ہوتی تھی اور چمکاہٹ اور خوشبو پیدا ہوتی تھی اور بال اوگتے تھے

احمد نے اور بخاری نے (تاریخ) مین اور ابن سعد اور ابویعلی اور بغوی نے اور حسن ابن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور طبرانی اور بیہقی نے خنظلہ بن حذیم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے سر پر پھیرا اور اون کے واسطے فرمایا بورک فیک ذیال نے کہا ہر کہ مین نے خنظلہ کو دیکھا کہ اون کے پاس ایسی بکری

جس کے تھنون پر ورم ہوتا اور راونٹ اور آدمی جنکے ورم ہوتا لائے جاتے تھے وہ اپنے ہاتھہ پر تھوکتے اور بکری او راونٹ اور آدمی کے ورم اور گرہ پر ہاتھہ پھیرتے اور کہتے

بسم اللہ علی اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور راونٹ اور آدمی پر ہاتھہ پھیرتے پھر ورم کی جگہہ پر ہاتھہ پھیرتے ورم چلا جاتا۔

بیہقی نے ابوالعلاء سے روایت کی ہے کہا ہر کہ قتادہ بن ملحان کے مرض مین مین نے اون کی عیادت کی ایک مرد موخر مکان سے گزرا مین نے اوس کا عکس قتادہ کے چہرہ مین دیکھا جیسے آئینہ مین دکھتا ہے اون کے چہرہ کی چمک اس لئے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا تھا اور اکثر اتفاق ہوتا کہ مین اونکو دیکھتا مگر مین اون کو ایسے حال مین دیکھتا تھا گویا اون کے چہرہ پر روغن ہر۔

بخاری نے (تاریخ) مین اور بغوی اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن شاہین نے اور ثابت نے (دلائل) مین بہت سے طریقون سے بشر بن معاویہ سے روایت کی ہر وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کے چہرہ اور سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اون کے واسطے دعا کی بشر کے چہرہ مین آپ کے ہاتھہ پھیرنے کی وجہ سے ایسا اثر تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ہوتی ہے اور بشر کسی شئی پر ہاتھہ نہین پھیرتے تھے مگر اوس کو صحت ہوجاتی تھی۔

ابن شاہین نے خزیمہ بن عاصم العکلی سے روایت کی ہے کہ خزیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اون کے چہرہ پر پھیرا اون کا چہرہ ہمیشہ تازہ رہتا تھا یہانتک کہ وہ مرگئے۔

طبرانی نے (کبیر اور اوسط) مین جید سند سے اور بغوی نے ام عاصم عتبہ بن فرقد کی بی بی سے روایت کی ہر کہا ہر کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتین تھین ہم مین سے کوئی عورت نہ تھی مگر وہ خوشبو کے استعمال مین کوشش کرتی تھی تاکہ وہ اپنی صاحبہ سے زیادہ خوشبودار ہو اور عتبہ خوشبو کو

چھوتے نہ تھے حال یہ تھا کہ ہم لوگون سے خوشبومین وہ زیادہ تھے اور عتبہ جسوقت آدمیون کی
طرف جاتے تو آدمی یہہ کہتے تھے کہ ہم نے عتبہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہین سونگھی
ہم سب عورتون نے عتبہ سے اس خوشبو کے باب مین پوچھا عتبہ نے کہا مجھکو سرخ بادہ یا تھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین ہوگئی مین نے اس بیماری کی شکایت آپ سے
کی آپ نے مجھہ سے کپڑے اوتارنے کے واسطے امر فرمایا مین برہنہ ہوگیا اور آپ کے سامنے
بیٹھہ گیا اور اپنی شرمگاہ پر مین نے اپنا کپڑا ڈال لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے دست مبارک پر پھونکا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میری پیٹھہ اور پیٹ پر رکھا
اوس روز سے یہہ خوشبو مجھہ سے مہکتی رہتی ہے۔
بیہقی اور ابن عساکر نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے مصافحہ کرتا تھا یا میری جلد آپ کے دست مبارک سے چھوجاتی مین تین دن کی بعد اپنے
ہاتھہ مین مشک کی بو سے زیادہ خوشبو پہچانتا تھا۔
بیہقی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد بنی لیث سے تھا جس کا نام فراس بن
عمرو تھا اوسکے سر پر شدید درد تھا اوس کا باپ اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کی آنکھون کے درمیان جو پوست ہے اوس کو پکڑکر
کھینچا جس جگہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیین تھین اوس کی پیشانی سے ایک بال
اوگا اور اوس کا درد سر جاتا رہا اور اوس کو پھر درد سر نہوا ابو الطفیل نے کہا ہے کہ مین نے اوس
بال کو دیکھا گویا وہ سیئی کا بال تھا ابو الطفیل نے کہا کہ فراس نے اہل حرورا کے ساتھہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ پر خروج کا قصد کیا اوس کے باپ نے اوس کو پکڑا اور باندھہ ڈالا اور قید
کردیا وہ بال گر پڑا فراس پر بال کا گرجانا دشوار ہوگیا آدمیون نے اوس سے کہا کہ اوس سبب سے
یہہ بال گر پڑا کہ تو نے حضرت علی رض پر خروج کا قصد کیا تھا تو جدید توبہ کر اوس نے توبہ کی

ابو الطفیل نے کہا مین نے اوس بال کو اوگنے کے بعد دیکھا تھا جو گر گیا اور پھر مین نے اوس بال کو دیکھا جو وہ اوگا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا وہ مرد اپنے اوس بیٹے کو آپ کے پاس لایا آپ نے اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور آپ نے اوس کی پیشانی پکڑی اوس کی پیشانی سے ایک بال اوگا گویا وہ بال گھوڑے کا بہت موٹا بال تھا وہ لڑکا جوان ہوگیا جبکہ خوارج کا زمانہ تھا تو وہ انکا مطیع ہوگیا اوس کی پیشانی سے وہ بال گر پڑا ہم لوگون نے اوس کو نصیحت کی اور ہمنے اوسسے کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت نہین دیکھی جو وہ بال گر پڑا ہم اوسکو ہمیشہ نصیحت کرتے رہے یہانتک کہ اوس نے توبہ کی اللہ تعالی نے بال کو اوس کے چہرہ مین پھر پھیر دیا اور ابن سعد نے اپنے (طبقات) مین کہا ہے کہ ہلب بن یزید بن عدی سفیر ہو کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اوسکے سر پر مطلق بال نہ تھے آپنے اوس کے سر پر دست مبارک پھیرا اوس کے سر مین بال اوگے اس لئے ہلب نام رکھا گیا۔

مدائنی نے اپنے رجال احادیث سے روایت کی ہے کہ اسید بن ابی ایاس کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک پھیرا اور اپنا دست مبارک اون کے سینہ پر رکھا اسیلے تاریک مکان مین داخل ہوتے وہ گھر روشن ہوجاتا تھا اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے

یہہ باب دوسری آیت کے بیان مین ہے

حاکم نے حنظلہ بن قیس سے یہہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے آپ نے اون پر لعاب دہن مبارک ڈالا اور قرآن شریف کی آیتین اور دعائین پڑھین عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن مبارک گوارائی سے پینے لگے آپنے فرمایا کہ یہہ شخص لوگون کو سیراب کرنے والا ہو وہ کسی زمین مین پانی کے واسطے تدبیر نہین کرتے مگر اون کو پانی ظاہر ہوجاتا تھا یعنے جس زمین سے پانی نکالتے پانی نکل آتا تھا۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری شریف کی آیتین مین ہے

بیہقی نے سعید بن المسیب سے اس حدیث کی روایت کی ہو اور اس کو صحیح حدیث کہا ہی کہ
زید بن خارجۃ الانصاری پھر بنی الحارث بن الخزرج سے جو تھے اونھون نے حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ کے زمانۂ خلافت مین وفات پائی اون پر کپڑا ڈہانپ دیا گیا پھر آدمیون نے اون کے
سینہ مین گھنٹہ یا گرج کی آواز سنی پھر اونھون نے باتین کین کہا احمد احمد کتاب اول مین مذکور
مین آپ صادق تھے آپ صادق تھے ابو بکر الصدیق اپنے نفس کے معاملہ مین ضعیف تھے اور
اللہ تعالی کے امر مین قوی تھے انکا ذکر اول کتاب مین ہو وہ صادق تھے وہ صادق تھے۔
عمر بن الخطاب قوی امین تھے ان کا ذکر اول کتاب مین ہو وہ صادق تھے وہ صادق تھے عثمان
بن عفان آنحضرت کے راستون پر مین چار سال ان کی خلافت کے گذر گئے مین اور دو
باقی رہ گئے مین فتنے آگئے اور شدید نے ضعیف کو کھا لیا اور قیامت قایم ہو گئی اور تم لوگو
کے جیش سے تمھارے پاس بیر اریس کی خبر آئیگی اور بیر اریس کیا شئے ہے۔ پھر ایک مرد خطمہ مین
سے مر گیا اور وہ اپنے کپڑے سے ڈہانپ دیا گیا اوس کے سینہ مین گھنٹہ یا گرج کی آواز سنی گئی
پھر اوس نے باتین کین اور کہا کہ بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی نے (جس کا اوپر کی حدیث مین
ذکر ہوا ہی) سچ کہا ہی سچ کہا ہی۔ بیہقی نے کہا ہی کہ بیر اریس کے باب مین یہہ امر ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگشتری لی تھی وہ آپ کے دست مبارک مین تھی پھر وہ انگشتری حضرت
ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین تھی پھر وہ انگشتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ
مین تھی پھر وہ انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھہ مین تھی یہانتک کہ حضرت عثمان
کی خلافت سے چھے برس گزر گئے کہ وہ خاتم بیر اریس مین گر گئی اوس کے گرنے کے وقت اونکے
عمال اون سے متغیر ہو گئے اور فتنون کے اسباب ظاہر ہوئے جیسے زید بن خارجہ کی زبان سے کہا
گیا تھا یہانتک بیہقی کا قول ہی اور اس حدیث کو بخاری رح نے انس رض سے روایت کیا ہی کہتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری آپ کے دست مبارک مین تھی اور آپ کے بعد حضرت
ابو بکر الصدیق کے ہاتھہ مین تھی اور حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رض کے ہاتھہ مین تھی جبکہ

حضرت عثمان تھے وہ بیر اریس پر بیٹھے اور انگوٹھی نکال لی اور اوس سے کھیلنے لگے وہ (بیر اریس) مین گر پڑی انس رض نے کہا کہ تین روز تک ہم حضرت عثمان رض کے ساتھ جاتے آتے تھے اور کنوے کا پانی نکالا جاتا تھا ہم نے انگشتری نہین پائی بعض علما نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگشتری مین اوس قسم کے اسرار مین سے ایک شئ تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری مین تھی اس لئے کہ جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگشتری کو گم کیا تھا اونکی حکومت اور ملک زائل ہوگیا تھا اور حضرت عثمان رض نے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگشتری مبارک کو کھو دیا تو اون کا امر خلافت اون پر ابتر ہوگیا اور خروج کرنے والون نے اون پر خروج کیا اور انگشتری کا گم ہونا اون فتنون کی ابتدا ہوئی جو حضرت عثمان کے قتل تک پہونچی اور وہ فتنے آخر زمانہ تک متصل رہے۔

یہہ باب دوسری آیت خاتم کے بیان مین

ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی رض کو بلایا اور فرمایا کہ میری اس انگشتری پر محمد بن عبداللہ نقش کرا وہ کل انگشتری چاندی کی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نقاش کے پاس آئے اور اوس سے کہا اس پر یہہ نقش کھود دے اوس نے کہا مین کھود دیتا ہون اور اوس نے حضرت علی رض سے اوس کے نقش کھودنے پر ایک شرط کی اوس نقاش کو ایسے حال مین پایا کہ اللہ تعالی نے اوس کا ہاتھ پھیر دیا تھا اوس نے (محمد رسول اللہ) نقش کر دیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس سے فرمایا مینے اس کے کھودنے کے واسطے تجھکو امر نہین کیا تھا نقاش نے کہا اللہ تعالی نے میرا ہاتھ پلٹ دیا واللہ مین نے ایسے حال مین اوس کو لکھا کہ مجھکو شعور نہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نے سچ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو واقعہ انگشتری سے خبر کی آپ نے سنکر تبسم کیا اور فرمایا مین رسول اللہ ہون۔

یہہ باب منبر کی آیت کے بیان مین ہے

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) مین ولید بن رباح سے روایت کی ہی کہا ہی کہ جب دن معاویہ نے منبر مین زیادتی کی اوس دن ایسا کسوف شمس ہوا کہ ستارے دیکھے گئے ۔

یہہ اون معجزون کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معانی کو صورت جسمانی مین ملاحظہ فرمایا ہے

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آپ نے رحمت اور سکینہ کو دیکھا

حاکم نے اس حدیث کی روایت سلمان سے کی ہے اسکو حدیث صحیح کہا ہی وہ ایک ایسی جماعت مین تھے کہ اہل جماعت اللہ تعالی کا ذکر کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اون لوگون کی طرف گزرے اور اون کی طرف قصد آ تشریف لاے یہانتک کہ اون کے پاس پہونچگئے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ذکر سے رک رہے آپ نے اون سے پوچھا تم لوگ کیا کہہ رہے تھے مین نے دیکھا کہ تم لوگون پر رحمت نازل ہو رہی تھی مینے اس امر کو دوست رکھا کہ رحمت مین تمہارا مین شریک ہو جاؤن ۔

ابن عساکر نے سعد بن مسعود سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مجلس مین تھے آپ نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اوٹھائی پھر آپ نے اپنی نگاہ نیچے کر لی پھر آپ نے نگاہ کو اوٹھایا کسی نے آپ سے اس امر کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہہ اہل مجلس اللہ تعالی کا ذکر کر رہے تھے ان لوگون پر وہ سکینہ نازل ہوئی جس کو فرشتے اوٹھا رہے تھے اور وہ ایک قبہ کی مثل تھی جبکہ وہ سکینہ اون سے قریب ہوئی تو ایک مرد نے جو اہل مجلس سے تھا ایک باطل بات کہی وہ سکینہ اون لوگون سے اوٹھالی گئی ۔ یہہ حدیث مرسل ہی ۔

باب

بخاری نے (تاریخ) مین اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے انس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ مین ایسے حال مین مسجد کی طرف گیا کہ مسجد مین

ایک قوم تھی جو اپنے ہاتھہ اوٹھائے ہوئے دعا مانگ رہی تھی آپ نے مجھہ سے پوچھا جو شی مین اون کے ہاتون مین دیکھتا ہون کیا تم دیکھتے ہو مین نے پوچھا ان کے ہاتون مین کیا شی ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگون کے ہاتون مین نور ہے مین نے آپ سے عرض کی کہ آپ دعا فرماوین کہ اللہ تعالی وہ نور مجھکو دکھلاوے آپ نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے وہ نور مجھکو دکھلایا

باب

ابن عساکر نے ابی الاحوص حکیم بن عمیر العنسی سے یہہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اون سب دروازون کے بند کر دینے کے واسطے امر فرمایا یہہ فرمایا کہ باب ابوبکر کو بند نکرو بحالت خود رہنے دو ان دروازون مین سے کوئی دروازہ نہین ہے مگر اوس پر ظلمت ہے مگر ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا جو دروازہ ہے اوس پر نور ہے۔

ابن عساکر نے مقدام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما نے آپس مین گالی گلوج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا تم لوگ میرے صاحب کو چھوڑوگے تمھاری شان اور اوس کی شان مین بڑا فرق ہے واللہ تم لوگون مین سے کوئی مرد نہین ہے مگر اوس کے گھر کے دروازہ پر ظلمت ہے مگر ابوبکر رض کا جو دروازہ ہے اوس پر نور ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تپ کو دیکھا اور تپ کا کلام آپ نے سنا

ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق سے جو سعد کی مولاۃ ہے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لاے اور اذن چاہا سعد چپ ہو رہے پھر آپ نے اذن چاہا سعد چپ رہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلٹ کے چلے گئے ام طارق نے کہا سعد نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا اور یہہ کہلا بھیجا کہ ہم کو منع نہین کیا کہ ہم لوگ آپ کو اذن دین مگر اس امر نے کہ ہم نے یہہ ارادہ کیا کہ آپ مکرر اذن سے ہماری عزت افزائی فرماوین راویہ نے کہا مین نے

دروازے پر ایک آواز سنی کوئی اذن چاہتا ہے اور مین کسی شی کو نہین دیکھتی تھی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کون ہے اوس نے جواب دیا مین ام ملدم ہون آپ نے فرمایا لا مرحبا بک ولا اہلاً
کیا تو اہل قبا کی طرف جانے کا ارادہ کرتی ہے اوس نے کہا بیشک آپ نے اوس سے فرمایا کہ اہل قبا
کے پاس چلی جا۔

بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئی اور آپ کے پاس آنے کے واسطے اوس نے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے
کہا مین ام ملدم ہون آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اہل قبا کے پاس جانے کا ارادہ کرتی ہے اوس
نے کہا ہان جابر نے کہا اہل قبا کو تپ آگئی اور تپ سے اونھون نے سختی دیکھی اور آپ سے تپ
کی شکایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگون کے پاس تپ پہونچ گئی آپ نے فرمایا اگر تم لوگ
چاہتے ہو کہ تپ دفع ہو جائے تو مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون اللہ تعالی اوس کو دفع کر دیگا اور اگر
تم چاہتے ہو تو تمھارے واسطے ذنوب سے طہارت ہوگی اہل قبا نے کہا ہم چاہتے ہین ہمارے
واسطے طہور ہو اور تپ رہے۔

بیہقی نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے
کے واسطے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا مین تپ ہون مین گوشت کو
قطع کرتی ہون اور خون کو چوستی ہون آپ نے اوس سے فرمایا تو اہل قبا کے پاس چلی جا تب اہل
قبا کے طرف آئی اہل قبا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسی حالت مین آئے کہ اون کے
چہرے زرد تھے وہ لوگ تپ کی شکایت کرتے تھے آپ نے اہل قبا سے فرمایا اگر تم لوگ چاہتے
ہو تو مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون اللہ تعالی تم لوگون سے تپ کو دفع کر دیگا اور اگر تم چاہتے
ہو تو اوس کو چھوڑ دو تمھارے گناہ وہ ساقط کر دے گی یہہ بات سنکر اہل قبا نے کہا بلکہ ہم
اوس کو اوس کی حالت پر چھوڑے دیتے ہین۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پاس آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اپنی ایسی قوم کی طرف بھیجدیجے جو آپ کے نزدیک زیادہ دوست ہو آپ نے فرمایا تو انصار کی طرف چلی جا تب انصار کی طرف گئی اور اون پر بٹ پڑی اور انصار کو پچھاڑ ڈالا انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالی سے ہماری شفا کے واسطے دعا فرمائیے آپ نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے تپ کو انصار سے دفع کر دیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ یہہ امر اون لوگون مین واقع ہوا ہو جو انصار مین سے دوسری قوم ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتنون کا مشاہدہ کیا ہے

شیخین نے اسامہ بن زید سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ مدینہ منورہ کے محلون مین سے ایک محل پر چڑھے آپ نے آدمیون سے فرمایا جو شئے مین دیکھتا ہون تم تو نہین دیکھتے ہو جہان جہان فتنے واقع ہون گے مین اون جگہون کو دیکھتا ہون۔
طبرانی نے بلال سے یہہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اوٹھائی اور یہہ فرمایا سبحان الذی یرسل علیہم الفتن ارسال القطر۔ طبرانی نے اسی حدیث کی مثل جریر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دنیا کو دیکھا اور اوس کی باتین سنین

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے (شعب الایمان) مین زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ تھے اونھون نے پانی پینے کے واسطے مانگا اون کے لئے پانی اور شہد لایا گیا وہ بہانتک روے کہ اپنے اصحاب کو رولا دیا اصحاب نے پوچھا آپ کیون روے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ تھا مین نے آپ کو دیکھا کہ اپنے نفس سے کسی شئے کو دفع کر رہے ہین اور آپ کے ساتھہ اوسوقت کسی شخص کو مین نے نہین دیکھا مین نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز کو آپ اپنے

نفس مبارک سے دفع فرمارہے ہین آپ نے فرمایا کہ یہہ دنیا ہی جو میرے سامنے صورت پکڑکے آئی ہے مین نے اوس سے کہا مجھہ سے پرے ہٹ پھر وہ میری طرف پلٹی اور اوس نے کہا اگر آپ مجھے چھوڑ دینگے جو لوگ کہ آپ کے بعد ہون کے وہ مجھہ سے ہرگز ہرگز فوت نہون گے اور اس حدیث کی روایت بزار نے اس لفظ سے کی ہی آپ نے فرمایا کہ دنیا نے مجھہ پر احسان رکھا اور اپنا فضل اور زیادتی دکھلائی مین نے اوس سے کہا مجھہ سے پرے ہٹ دنیا نے مجھہ سے کہا بیشک آپ مجھکو پانے والے نہین ہین۔

احمد نے زید بن عطا بن یسار سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دنیا ایسی حالت مین آئی کہ سرسبز تھی اور شیرین تھی اور اوس نے میرے واسطے سر اوٹھایا اور میرے واسطے اوس نے زینت کی مین نے دنیا سے کہا مین تیرا ارادہ نہین کرتا ہون اوس نے مجھہ سے کہا اگر آپ مجھہ سے فوت ہو جاوین گے آپ کے سوا جو لوگ ہین وہ مجھسے ہرگز ہرگز فوت نہ ہونگے

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز جمعہ اور قیامت کو دیکھا ہے

بزار اور ابو یعلی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن ابی الدنیا نے جیدہ طریقون سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور اون کے ہاتھہ مین ایک روشن آئینہ تھا جس مین ایک سیاہ رنگ تھا مین نے پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا شئی ہے جبرئیل نے کہا کہ یہہ جمعہ ہے آپ کا رب اوس کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہی تاکہ آپ کے اور آپ کے قوم کے واسطے عید ہو مین نے پوچھا کہ اس آئینہ مین یہہ سیاہ رنگ کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہہ قیامت ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملکوت سموات اور ارض کی تجلی ہوئی

احمد اور طبرانی نے عبد الرحمن بن عایش الحضرمی سے اونھون نے ایک مرد سے جو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے ہی روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایکدن صبح کو نیچے حال مین ہمارے پاس باہر آئے کہ آپ بہت مسرور تھے اور آپ
کا چہرہ چمک رہا تھا ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا مجھکو کہنے سے کوئی امر مانع نہین ہے
مین کہتا ہون کہ آجکی رات میرا رب میرے پاس احسن صورت مین آیا اور مجھکو یا محمد کہکے پکارا
مین نے کہا لبیک ربی وسعدیک میرے رب نے مجھ سے پوچھا ملاء اعلی کس معاملہ مین جھگڑتے
ہین مین نے کہا مین نہین جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونون شانون کے
درمیان رکھدیا یہانتک کہ مین نے اوس ہاتھ کی خنکی اپنی دونون چھاتیون کے درمیان پائی یہانتک
کہ جو چیزین آسمانون اور زمینون کے درمیان تھین وہ مجھ پر ظاہر ہوگئین آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی
نے پھر یہ آیت شریفہ پڑھی وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین

اس حدیث کے بہت سے طریق ہین جو وہ مطول ہین۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین عبد الرحمن بن سابط سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے واسطے احسن صورت مین تجلی کی اور مجھ سے پوچھا کہ
کس چیز مین ملاء اعلی نے جھگڑا کیا ہی مین نے کہا اے رب مجھکو اوس کا علم نہین ہے اللہ تعالی
نے اپنا ہاتھ میرے شانون کے درمیان رکھا یہانتک کہ مین نے اوس ہاتھ کی خنکی اپنی دونون چھاتیون
کے درمیان پائی اللہ تعالی نے مجھ سے کسی شئی کو نہین پوچھا مگر مین نے اوس شئی کو جان لیا اور اس
حدیث کی روایت بزار نے ثوبان کی حدیث سے کی ہی اوس مین یون وارد ہی جو شئی آسمان اور
زمین کے درمیان ہی اوس کی صورت مجھے نظر آئی۔ (یہ تخیل کی طور پر محسوس ہوا صورت خیالی
دو طور سے ہوتی ہی یا خواب مین کسی شئی کی صورت نظر آتی ہی یا کسی شئی کے خیال کرنے سے بیداری
مین اوس کی صورت ذہن مین محسوس ہوتی ہی اس حدیث مین لفظ خیال واقع ہوا ہی اس لئے یہہ
تاویل کی گئی ہے) اور ابن عمر کی حدیث مین یون الفاظ ہین کہ مین نے اپنے نماز پڑھنے کی جگہہ نماز
پڑھی مجھکو خواب آگیا میرے پاس میرا رب تبارک وتعالی احسن صورت مین آیا الحدیث اور اس حدیث

کی روایت طبرانی نے ابی امامہ کی حدیث سے کی ہے اس مین یہ لفظ ہے کہ میرے پاس میرا رب احسن
صورت مین آیا اور مجھہ سے پوچھا کس معاملہ مین ملاء اعلیٰ جھگڑتے ہین مین نے کہا مین نہین جانتا
میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونون چھاتیون کے درمیان رکھدیا دنیا و آخرت کے
امر سے جس شئ کا مجھہ سے سوال کیا مین نے اپنے اوس خواب یا اپنے مقام مین اوس کو معلوم کرلیا انتہیٰ

یہہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو برزخ اور بہشت اور دوزخ کے احوال پر آپ کو اطلاع ہوئی ہے اور آگے اس سے جو کچھہ برزخ وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے یہہ اوس کے سوا ہے

ابن ماجہ نے فاطمہ بنت الحسین کے طریق سے روایت کی ہے فاطمہ رضہ نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم رضہ نے جبکہ وفات
پائی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مین اس امر کو دوست رکھتی تھی کاش اللہ تعالیٰ
اوس کو یہانتک زندہ رکھتا کہ اپنی شیر خوارگی کی مدت پوری کرلیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ قاسم کی رضاعت جنت مین پوری ہوگی حضرت خدیجہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ
کاش مجھکو اس کا علم ہوجاوے کہ قاسم کی رضاعت جنت مین پوری ہوگی تو ضرور اوس کا امر
مجھہ پر آسان ہوجاویگا یعنے مجھکو تسلی ہوجائیگی آپ نے فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو مین اللہ تعالیٰ سے
دعا کرتا ہون اللہ تعالیٰ تمکو قاسم کی آواز سنادیگا حضرت خدیجہ رضہ نے کہا مین یہہ نہین چاہتی
بلکہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی تصدیق کرتی ہون۔

احمد نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے مشرکین کے اطفال کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو اونکی
آواز جو دوزخ مین چیختے ہین سنوا دیتا ہون۔

احمد اور بزار نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار

کے نخلستان مین تشریف لے گئے آپ نے اون مُردون کی آواز سنی جو بنی نجار سے تھے اور جاہلیت کے زمانہ مین مرگئے تھے اپنی قبرون مین وہ عذاب دئیے جاتے تھے آپ گھبرا کر نکلے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ عذاب قبر سے وہ پناہ مانگین۔

مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہم اوس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے باغ مین اپنے بغلہ پر سوار تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے بغلہ یکایک مڑگیا قریب تھا کہ آپ کو گرادے یکایک چھہ یا پانچ یا چار قبرین دیکھین آپ نے پوچھا کون شخص ان قبرون کے اصحاب کو پہچانتا ہی ایک مرد نے کہا مین پہچانتا ہون آپ نے پوچھا یہہ لوگ کب مرے مین اوس نے کہا یہہ لوگ شرک کی حالت مین مرے ہین آپ نے فرمایا کہ یہہ گروہ اپنی قبرون عذاب مین مبتلا ہے اگر یہہ امر نہوتا کہ تم لوگ دفن نہین کئے جاتے تو مین اللہ تعالیٰ سے ضرور یہہ دعا کرتا کہ جو بات عذاب قبر کی مین سنتا ہون اللہ تعالیٰ تمکو سنا دیتا۔

شیخین نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گزرے آپ نے فرمایا کہ یہہ دونون عذاب دئیے جاتے ہین اور یہہ دونون گناہ کبیرہ مین عذاب نہین دئیے جاتے ہین ان دونون مین کا ایک اپنے پیشاب سے نہین بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری شاخ کھجور کی لی اور اوس کو چیر کے دو کرلیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک کو رکھدیا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے یہ شاخین قبرون پر کسواسطے رکھدین آپ نے فرمایا جب تک یہہ شاخین خشک نہونگی یقین ہی انسے تخفیف عذاب قبر ہوگی۔

ابن جریر نے (کتاب السنتہ) مین ابی امامہ سے روایت کی ہی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد مین تشریف لائے اور دو قبرون کے پاس جو نئی تھین کھڑے ہوے اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگون نے اس جگہہ فلان اور فلانی کو دفن کیا ہی یا آپ نے فرمایا فلان اور فلان کو تم نے دفن کیا ہی آدمیون نے کہا بیشک ہم نے دفن کیا ہی آپ نے فرمایا کہ فلان اسوقت بٹھلایا گیا ہی اور اوسکو مار پڑ رہی ہے پھر آپ نے فرمایا قسم ہی اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت

مین میری جان ہے اوسکو ایسی مار ماری گئی ہے جس کو خلایق نے سنا ہے مگر انسان اور
جنون نے نہین سنا اور اگر تمھارے دلون مین تخلیط نہوتی اور بانون مین زیادتی کرنا نہوتا تو
جو امر کہ مین سنتا ہون تم لوگ ضرور اوس کو سنتے پھر آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص اسوقت پٹا ہاے پھر فرمایا
قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اس شخص کو ایسی مار ماری گئی ہے کہ اس کی کوئی ہڈی باقی نہین رہی
ہے مگر منقطع ہو گئی ہے اور اس کی قبر آگ کو اوڑا رہی ہے آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ
ان دونون آدمیون کا کیا گناہ ہے جو اس طور سے ان پر مار پڑ رہی ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص
پیشاب سے نہین بچتا تھا اور یہہ شخص آدمیون کا گوشت کھاتا تھا یعنی آدمیون کی غیبت کرتا تھا
حاکم نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بلال بقیع مین جا رہے تھے آپ نے پوچھا اے بلال
جو بات مین سنتا ہون کیا تم اوس کو سنتے ہو بلال رض نے عرض کی واللہ یا رسول اللہ مین
نہین سنتا ہون آپ نے پوچھا کیا تم اہل قبور کی آواز نہین سنتے ہو جو عذاب دئے جا رہے ہین
بیہقی نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھہ قبرون پر گئے مین نے ایک قبر مین ضغطہ کی آواز سنی مین نے عرض کی یا رسول اللہ
مین نے ضغطہ کی آواز ایک قبر مین سنی آپ نے مجھہ سے پوچھا اے یعلی کیا تم نے ضغطہ
کی آواز سنی مین نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص تھوڑے امر مین عذاب دیا
جا رہا مین نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص نمامی کرتا تھا اور پیشاب سے نہین بچتا تھا
احمد نے حسن سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ تھے ایک بدبو اوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے
پوچھا کیا تم جانتے ہو یہہ کیسی بدبو ہے یہہ بدبو اون لوگون کی ہے جو مومنون کی غیبت کیا کرتے تھے
اصفہانی نے (ترغیب) مین جریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ گئے یہانتک کہ ہم صحرا کی طرف چلے گئے یہانتک

کہ یکایک ایک شتر سوار کو ہم نے دیکھا جو تیزی کے ساتھ سامنے سے آرہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا تم کہان سے آرہے ہو اوس نے کہا مین اپنے مال اور اولاد اور
اپنے کنبہ کے پاس سے آرہا ہون آپ نے اوس سے پوچھا کہان کا ارادہ کرتے ہو اوس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہون آپنے فرمایا کہ تو پہونچ گیا آپ نے اوسکو
اسلام سکھلایا اوس کے اونٹ کا ہاتھ چوہون کے سوراخ مین واقع ہوگیا اونٹ گر پڑا اور وہ مرد
سر کے بل اونٹ پر سے گرا اور اوسی وقت مر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مین نے دو فرشتون کو دیکھا
وہ اوس کے منہ مین جنت کے پھل ڈالرہے ہین اور ابن عساکر نے ابن مسعود رض کی حدیث
سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہی اور یہہ زیادہ کیا ہی کہ پھر آپ نے اوس مرد کو قبر مین داخل
کیا اور آپ دیر تک ٹھیرے رہے پھر آپ باہر نکلے اور آپ نے فرمایا کل حور العین اوتر کر آئین
ہر ایک حور یہہ کہتی تھی یا رسول اللہ ہماری تزویج اس شخص کے ساتھ کر دیجئے مین اوسکی قبر مین
سے نہین نکلا یہانتک کہ ستر حورون کے ساتھ مین نے اوس کی تزویج کر دی اس حدیث
مین یہہ امر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ اختیار ہے کہ جس مومن کو جس حور عین سے
چاہین تزویج کر دین جیسے کہ آپکو یہہ اختیار ہی کہ دنیا مین جس مرد کا دنیا کی جس عورت سے چاہین نکاح کر دین
شیخین نے اسماء رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ کسوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف آفتاب
کی نماز پڑہی پھر آپ نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی پھر آپنے فرمایا کہ ایسی کوئی شی نہین ہے جو مجھکو
نہین دکھلائی گئی ہی مگر مین نے اوس شی کو اپنے اس مقام مین دیکھا ہی یہانتک کہ مین نے جنت
اور دوزخ کو دیکھا ہی۔

شیخین نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عہد مین آفتاب کو کسوف ہوا آپ نے نماز کسوف شمس پڑہی پھر آپ نماز سے پلٹ گئے آپنے
آدمیون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپکو دیکھا آپ اپنے مقام پر کوئی شی لے رہے تھے

پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ٹھہر گئے آپ نے فرمایا مین نے جنت کو دیکھا مین نے انگورون کا
خوشہ دیکھکر لینا چاہا اگر مین وہ خوشہ لے لیتا جب تک دنیا باقی رہتی تم لوگ کھاتے رہتے
اور مین نے دوزخ کو دیکھا مین نے آجکے دن دوزخ کو دیکھا ہی کسی ایسے درماندہ کرنے والے
منظر کو ہرگز نہین دیکھا اور اکثر اہل دوزخ عورتین تھین۔

حاکم نے انس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز
پڑھی اور اپنا دست مبارک آگے بڑھایا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا ہم نے آپ سے
پوچھا آپ نے فرمایا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی مین نے جنت مین ایسی شاخین
لٹکی ہوئی دیکھین جنکے خوشہ اور میوے قریب تھے مین نے یہ ارادہ کیا کہ اون میوجات
مین سے مین کچھ لون اور دوزخ میرے سامنے اتنی نزدیک تمھارے اور میرے درمیان
پیش کی گئی کہ مین نے اپنا سایہ اور تمھارا سایہ دوزخ مین دیکھا۔

شیخین نے عمران بن الحصین سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا کہ مین جنت سے مطلع ہوا مین نے اکثر اہل جنت فقرا کو دیکھا اور مین دوزخ
سے مطلع ہوا مین نے اکثر اہل دوزخ عورتون کو دیکھا۔

حاکم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین
جنت مین داخل ہوا مین نے جنت مین قرأت سنی مین نے پوچھا یہہ قاری کون شخص ہی مجھ
سے کہا کہ یہہ حارثہ بن النعمان ہے تمھارے نیکوکار لوگ ایسے ہی ہین تمھارے نیکوکار لوگ ایسے ہی
ہین یہہ دوبار کہا۔

ابن عساکر نے ابوبکر بن عیاش کے طریق سے حمید سے اونھون نے انس رض سے روایت کی
ہی کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جنت مین داخل کیا گیا میرے واسطے
ایک قصر بلند کیا گیا مین نے پوچھا یہہ قصر کسکے واسطے ہی فرشتون نے مجھ سے کہا یہہ قصر
عمر بن الخطاب کے واسطے ہے مجھکو اوس قصر مین داخل ہونے سے کسی شئ نے منع نہین کیا

مگر اے عمر تمہاری غیوری نے ابوبکر بن عیاش نے کہا مین نے حمید سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین وہ قصر دیکھا یا بیداری مین حمید نے کہا کہ خواب مین نہین دیکھا بلکہ بیداری مین دیکھا۔

بخاری نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ اوسکی انتڑین دوزخ مین کھنچی جاتی تھین اور عمرو پہلا وہ شخص ہے جسنے سایبہ کی ابتدا کی سایبہ وہ اونٹنی ہے جو بتون کے نام چھوڑی جاتی تھی اور اوسپر سواری نہین کیجاتی تھی

بخاری رح نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جہنم کو دیکھا بعض جہنم کا بعض کو کچل ڈالتا ہے اور مین نے عمرو کو دیکھا اوسکی انتڑین کھینچی جاتی ہین عمرو پہلا وہ شخص ہے جس نے سایبہ کی ابتدا کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس دروازہ سے میری امت داخل ہوگی ابوبکر رضہ نے کہا کہ مین اس امر کو درست رکھتا ہون کہ مین بھی آپ کے ساتھ ہوتا یہانتک کہ مین اوس دروازہ کو دیکھتا آپ نے فرمایا سنو میری امت کے جو لوگ جنت مین داخل ہون گے اونمین اول تم ہوگے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خضر اور حضرت عیسی علیہما السلام جمع ہوئے مین

ابن عدی اور بیہقی نے کثیر ابن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے اونھون نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے یہہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف رکھتے تھے آپ نے مسجد کے اوسطرف سے کلام سنا یکایک آپ نے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا اللھم اعنی علی ما ینجینی مما خوفتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جسوقت یہہ دعا سنی آپ نے فرمایا اس دعا کی بہن کو اس کے ساتھ شریک کیون نہین کرتے
ہو اوس مرد نے کہا اللھم ارزقنی شوق الصالحین الی ما شوقتھم الیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے انس رضہ سے کہا کہ اوس مرد کے پاس جاو اور اوس سے کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہتے ہین کہ تم میرے واسطے مغفرت کی دعا کرو انس رضہ آئے اور اوس مرد کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام پہونچا دیا اوس مرد نے پوچھا اے انس کیا تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوے میرے پاس آئے ہو انس نے کہا بیشک اوس مرد نے کہا تم جاو
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدو کہ اللہ تعالی نے آپ کو کل انبیا پر ایسی
فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینہ کو کل مہینون پر فضیلت دی ہے اور آپ کی امت کو
کل انبیا کی امتون پر ایسی فضیلت دی ہے جیسے روز جمعہ کو کل دنون پر فضیلت دی ہے آپ اون کے
دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یکایک دیکھا کہ وہ خضر علیہ السلام ہین۔

دارقطنی نے (افراد) مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن عساکر نے تین طریقون سے انس رض
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر گیا میرے
پاس وضو کا پانی تھا آپ نے سنا کہ ایک دعا مانگنے والا یہہ دعا مانگ رہا تھا اللھم اعنی علی ما ینجینی مما
خوفتنی منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس وضو کا پانی رکھدو اور اوس
مرد کے پاس جاو اور اوس سے کہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہہ دعا
کرو کہ اللہ تعالی اوس امر مین آپ کی اعانت کرے جس امر کے ساتھ آپ کو رسالت پر مبعوث
کیا ہے اور آپ کی امت کے واسطے یہ دعا کرو کہ اونکا نبی جو چیز امر حق سے اون کے واسطے لایا ہے
اہل امت اوس پر عمل کرین انس نے کہا مین اوس مرد کے پاس گیا اور مین نے اوس سے کہا
اوس مرد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحبا اور مین اس امر کا احق تھا کہ مین
آپ کے پاس آتا میرا سلام تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدو اور آپ سے

یہہ کہدو کہ خضر آپ کو سلام کہتا ہی اور آپ سے یہہ کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے کل نبیون پر آپکو ایسی فضیلت دی ہی جیسے رمضان کے مہینہ کو باقی مہینون پر فضیلت دی ہی اور آپ کی امت کو کل امتون پر ایسی فضیلت دی ہی جیسے جمعہ کے دن کو باقی دنون پر فضیلت دی ہی جبکہ مین نے اوس مرد کی طرف سے جو خضر علیہ السلام تھے پیٹھہ پھیری مین نے سنا وہ یہہ کہتے تھے اللّٰھم اجعلنی من ھذہ الامۃ المرحومۃ المتاب علیھا۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس رض سے روایت کی ہی کہا ہے اوس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ تھے یکایک ہم نے خنکی اور ایک ہاتھہ دیکھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہہ سردی جو ہم نے دیکھی کیسی سردی ہی اور یہہ کیسا ہاتھہ ہی آپ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگون نے سردی اور ہاتھہ کو دیکھا ہم نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام تھے اونھون نے مجھکو سلام کیا۔ اور ابن عساکر نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کی ہے۔

باب

ابن عساکر نے زہری سے یہہ روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب سے یہہ سوال کیا کہ مجھکو قوم عاد کے مردون مین سے ایک مرد کو دکھلائے اللہ تعالی نے اوس قوم کے ایک ایسے مرد کو دکھلایا جس کے دونون پاؤن مدینہ مین تھے اور اوس کا سر ذوالحلیفہ مین تھا۔

باب

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور حاکم نے روایت کی ہی اور اس کو صحیح حدیث کہا ہی امیہ بن مخشی سے یہہ روایت ہے کہ ایک مرد کھانا کھا رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھہ رہے تھے اوس مرد نے کھانے پر بسم اللہ نہین کہی تھی یہانتک کہ وہ آخر کھانے مین تھا اوس نے کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس مرد کے ساتھہ کھانا کھا رہا تھا یہانتک کہ اوس نے بسم اللہ کہی شیطان کے پیٹھہ مین کوئی شی باقی نہین رہی مگر اوس نے اوسکو قے کردیا

یہہ باب اون معجزات مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ملائکہ کو دیکھا اور اونکی باتین سنین اور یہہ معجزات اون معجزات مین سے ہین جن کا ذکر آگے نہین آیا

شیخین نے ابی عثمان النہدی کے طریق سے روایت کی ہو کہا ہے کہ مجھکو یہہ خبر دیگئی کہ جبریل علیہ السلام ایسے حال مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ تھین حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتین کرنے لگے پھر کھڑے ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ رضہ سے پوچھا یہہ کون شخص تھا ام سلمہ رضہ نے کہا دحیۃ الکلبی تھے ام سلمہ رضہ نے کہا مین نے گمان نہین کیا مگر خاص دحیۃ الکلبی کا یہانتک کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے حضرت جبرئیل کی خبر دی راوی نے کہا مین نے ابی عثمان سے پوچھا تم نے یہہ کس سے سنا ہو ابی عثمان نے کہا اسامہ سے مین نے سنا ہی۔

شیخین نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ ایکدن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیون کے پاس باہر تھے آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا ایمان کیا چیز ہو آپ نے فرمایا تومن باللہ وملائکتہ وبکتابہ ورسلہ وتومن بالبعث اوس مرد نے پوچھا اسلام کیا چیز ہو آپ نے فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان اوس مرد نے آپ سے پوچھا احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اوس مرد نے آپ سے پوچھا قیامت کب ہو آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہین ہے اور مین تمکو قیامت کے شرایط سے خبر دیتا ہون وہ شرطین یہہ ہین کہ جسوقت لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جس وقت سیاہ اونٹون کے چرانیوالے عمارتون کے بنانے مین تطاول کرین گے اور پانچ چیزین ہین جنکو کوئی نہین جانتا ہو مگر اللہ تعالے پھر وہ مرد پشت پھیر کے چلا گیا آپ نے آدمیون سے فرمایا اوس کو پھیر کے لاو آدمیون نے

جا کے دیکھا کوئی شئی نہین دیکھی۔ آپ نے فرمایا یہہ جبریل تھے اس لئے آئے تھے کہ آدمیون کو اون کے دین کی تعلیم کرین۔

ابو موسی المدینی نے (معرفتہ) مین تمیم بن سلمہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ اوس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مین گیا یکایک ایک مرد آپ کے پاس سے پھرا مین نے اوس کی طرف ایسے حال مین دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیرکے جارہا تھا عمامہ باندہے ہوئے تھا اور راوس کو اپنے پیچھے چھوڑ رکھا تھا مین نے پوچھا یارسول اللہ یہہ کون شخص تھا آپ نے فرمایا یہہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حارثہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ کے ساتھہ اوسوقت جبرئیل علیہ السلام تھے مین نے آپ کو سلام کیا اور مین چلا گیا جبکہ ہم پلٹے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھرے آپ نے مجھہ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا جو میرے ساتھہ تھا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور اونھون نے تمھارے سلام کا جواب دیا تھا۔

ابن شاہین نے قاسم سے یہہ روایت کی ہے کہ حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپ ایک مرد سے سرگوشی کر رہے تھے حارثہ بیٹھہ گئے اور سلام نہین کیا جبریل علیہ السلام نے آپسے کہا اگر یہہ مرد سلام علیک کرتا ہم اوس کے سلام کا جواب ضرور دیتے۔

ابن سعد نے حارثہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عمر بھر مین مین نے جبریل علیہ السلام کو دو بار دیکھا ہی

ابن سعد اور طبرانی نے محمد بن عثمان سے اونھون نے اپنے باپ سے یہہ روایت کی ہی کہ حارثہ بن نعمان کی بصر جاتی رہی تھی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین تھا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس سے سرگوشی کر رہے تھے اوس وقت رسول اللہ میرے باپ کے ساتھہ اعراض کرنے والے شخص کی مثل پیش آئے ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکل کے چلے آئے میرے باپ نے مجھ سے کہا ای میرے
پیارے بیٹے کیا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کو نہین دیکھا کہ مجھ سے اعراض کرنے والے شخص کی مثل
پیش آیا مین نے کہا اے بابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس
سے سرگوشی کر رہے تھے عباس رض پلٹ کے آپ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ مین نے عبداللہ
سے ایسا کہا ایسا کہا عبداللہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا جو آپ سے سرگوشی کر رہا تھا
کیا آپ کے پاس کوئی شخص تھا آپ نے پوچھا کیا عبداللہ تم نے اوس مرد کو دیکھا مین نے کہا
بیشک مین نے دیکھا آپ نے فرمایا وہ مرد جبریل علیہ السلام تھے اونھون ہی نے مجھکو تم سے غافل کر دیا تھا
ابن سعد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے جبریل علیہ السلام کو دو بار دیکھا ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے دو بار دعا کی ہے۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مجھ سے فرمایا جبکہ مین نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کسی مخلوق نے جبریل علیہ السلام کو نہین دیکھا
گر اندہی ہوگئی مگر یہہ کہ مخلوق مین سے نبی ہو تو نبی کو دیکھنے کے بعد بصر کا نقصان نہین ہوتا
ولیکن یہہ امر یعنی نابینا ہونا تمھاری آخر عمر مین ہوگا۔

بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک مرد انصاری کی عیادت کی جبکہ آپ اوس مرد کے مکان کے قریب مین پہونچے آپ نے
سنا وہ مرد مکان کے اندر باتین کر رہا ہے جبکہ آپ مکان مین داخل ہوے تو آپ نے کسی کو
نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد انصاری سے پوچھا کس کے ساتھ
تم باتین کر رہے تھے اوس انصاری مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ایک داخل ہونے والا میرے
پاس داخل ہوا آپ کے بعد مین نے کسیکو اوس مرد سے مجلس مین اکرم اور بات کرنے مین احسن
نہین دیکھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تم لوگون مین سے بہت سے ایسے
مرد ہین کہ اگر اون مین کا کوئی اللہ تعالی کی قسم کھاوے تو اللہ تعالی اوسکو قسم مین سچا کر دیوے

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس ایسے حال مین گیا کہ آپ اپنا رخسار ایک مرد کے رخسار پر رکھے ہوے تھے (یعنے سرگوشی کر رہے تھے) مین نے سلام نہین کیا پھر مین پلٹ کے چلا گیا آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ سلام کرنے سے کون امر تمکو مانع ہوا مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپ کو دیکھا آپ نے اوس مرد سے ایسی بات کی کہ آدمیون مین سے کسی کے ساتھہ ایسی بات نہین کی مجھکو یہہ امر مکروہ معلوم ہوا کہ آپ کی بات کو مین کاٹ دون یا رسول اللہ وہ مرد کون شخص تھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

حاکم نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے مین نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال مین اپنے اوس حجرے مین کھڑا ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اون سے سرگوشی کر رہے تھے مین نے پوچھا یا رسول اللہ کون مرد ہو آپ نے پوچھا کس مرد کے مشابہ سمجھتے ہو مین نے کہا دحیہ سے مشابہ ہو آپ نے فرمایا تم نے جبریل ع کو دیکھا حضرت عایشہ رضہ نے کہا مین نہین ٹھیری مگر تھوڑی مدت یہانتک کہ آپ نے فرمایا اے عایشہ یہہ حضرت جبریل علیہ السلام مین تمکو سلام کہتے ہین مین نے کہا وعلیہ السلام جزاہ اللہ من دخیل خیرا ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے محمد بن المنکدر سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ابو بکر رضی اللہ کے پاس داخل ہوے اون کو بیمار دیکھا آپ اون کے پاس سے نکلے اور حضرت عایشہ رضہ کے پاس داخل ہوے آپ حضرت عایشہ کو ابو بکر الصدیق کی بیماری کی خبر دیرہے تھے یکایک ابو بکر الصدیق رضہ آئے اور اذن چاہ رہے تھے حضرت عایشہ رضہ نے اون کی آواز سنکر کہا کہ میرا باپ ہو ابو بکر الصدیق رضہ مکان مین داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس امر سے تعجب کر رہے تھے کہ اللہ تعالی نے اونکو جلد عافیت دے دی ابو بکر الصدیق رضہ نے کہا کہ کچھہ دیر نہین گزری مگر یہہ کہ آپ میرے پاس سے گئے مین تھوڑی نیند سویا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اونھون نے مجھکو سعوط دیا مین کھڑا ہو گیا اور مین اچھا ہو گیا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نماز پڑہائی پھر آپ چلے گئے مین آپ کے پیچھے گیا یکایک ایک پیش آنے والا آپ کے سامنے آیا آپ نے مجھہ سے پوچھا کیا تم نے اوس سامنے آنے والے کو دیکھا جو میرے سامنے آیا مین نے عرض کی بیشک مین نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ ملائکہ مین سے ایک فرشتہ ہی کہ اس سے پہلے زمین پر نہین اوترا اوس نے اپنے رب سے اجازت لی اور آیا اور اوس نے مجھکو سلام کیا اور مجھکو یہہ بشارت دیتا ہی کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونون اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین اور فاطمہ زہرا رض اہل جنت کی عورتون کی سردار ہین۔

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ملائکہ مجھہ سے سلام علیک کیا کرتے تھے جبکہ مین نے داغ کا استعمال کیا تو اونکا سلام مجھہ سے منقطع ہوگیا جبکہ مین نے داغ کا استعمال ترک کر دیا تو ملائکہ پھر آنے لگے۔

ترمذی نے (تاریخ) مین اور بیہقی اور ابو نعیم نے غزالہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عمران بن الحصین ہمکو یہ امر کرتے تھے کہ ہم گھر کو جھاڑین اور صاف کرین اور ہم لوگ السلام علیکم السلام علیکم کی آواز سنتے تھے اور کسی شخص کو نہین دیکھتے تھے ترمذی نے کہا ہی کہ یہ ملائکہ کی تسلیم

ابو نعیم نے یحیی ابن سعید القطان سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہمارے پاس بصرہ مین صحابہ مین سے کوئی شخص عمران بن حصین سے افضل نہین آیا اونکو تیس سال گزرے تھے کہ اونکو ملائکہ اون کے مکان کے اطراف سے سلام کرتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے یون روایت کی ہی کہ ملائکہ عمران بن حصین سے مصافحہ کیا کرتے تھے یہان تک کہ اونھون نے داغ کا استعمال کیا ملائکہ اون سے دور ہو گئے۔

شیخین نے براء سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑہا کرتا تھا اور اوس کے ایک جانب مین اصیل نر گھوڑا بندہا ہوا تھا اوس مرد کو ایک ابر نے ڈہانپ لیا اور وہ اوس کے نزدیک ہو رہا تھا اور اوس کا گھوڑا بھاگنے لگا جبکہ صبح ہوئی وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس آیا اور آپ سے اوس نے واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابر سکینہ تھا جو
قرآن شریف کے سبب سے نازل ہوا تھا۔
شیخین نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ وہ رات مین
سورۂ بقرہ پڑہ رہے تھے اور اون کا گھوڑا بندہا ہوا تھا یکایک گھوڑا کودا وہ چپ ہو رہے
گھوڑا کودنے سے ٹھیر گیا پھر اونھون نے پڑہا گھوڑا پھر کودا وہ پڑہنے سے خاموش ہو گئے گھوڑا
بھی کودنے سے ٹھیر گیا اونھون نے اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھایا یکایک اونکو مثل ایک سایبان
یا ابر کے دکھائی دیا جس مین مثل چراغون کے تھے وہ ابر آسمان کی طرف چڑہ گیا یہانتک چڑہا
کہ اوس کو نہین دیکھہ سکے جبکہ صبح کو اوٹھے تو اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ملائکہ تھے تمھارے پڑہنے کی آواز کے سبب سے
قریب آئے تھے اور اگر تم پڑہتے رہتے تو آدمی ضرور اونکو دیکھتے وہ آدمیون سے نہین چھپتے اس حدیث
کی روایت کے اسید سے دوسرے طریق بھی ہین اور بعض طرق مین یہہ وارد ہوا ہی اے اسید
تم پڑہو تمکو آل داؤد علیہ السلام کے مزامیر دئے گئے ہین اسید خوش آواز تھے۔ اور بعض طرق مین
یہہ وارد ہی وہ فرشتہ ہے وہ قرآن شریف سنتا ہی اوس کی روایت ابو نعیم نے کی ہی۔
ابو نعیم نے عاصم کے طریق سے زر اور ابی وایل سے روایت کی ہی دونون راویون نے کہا ہی
کہ اسید بن حضیر نے کہا کہ مین نماز پڑہ رہا تھا یکایک کوئی شئے میرے پاس آئی اور اوس نے مجھپر
سایہ ڈالا پھر وہ شئے اوپر اوٹھہ گئی مین صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو
مین نے خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ سکینہ تھا جو نازل ہوا تھا قرآن کو سن رہا تھا۔
ابو عبید نے (فضائل القرآن) مین محمد بن جریر بن یزید سے یہہ روایت کی ہی کہ مدینہ منورہ کے
شیوخ نے اون سے یہہ حدیث کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کہا کیا
آپ نے ثابت بن قیس بن شماس کو نہین دیکھا کہ شب بھر اون کے مکان مین چراغ روشن تھے آپنے
سنکر فرمایا شاید اونھون نے سورۂ بقرہ کو پڑہا ہوگا کسی نے ثابت سے اس واقعہ کو پوچھا اونھون نے

کہا میں نے سورۂ بقرہ پڑہی تھی۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہی کہا ہی کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ سفر مین تھے ایک رات مین نے آپ کو گم کیا مین آپ کے ڈہونڈہنے کے واسطے گیا یکایک مین نے دیکھا کہ معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن قیس کہڑے ہوے ہین مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہان ہین دونون اصحاب نے کہا ہمکو علم نہین ہے کہ آپ کہان ہین سوا اس بات کے کہ ہم نے ایک آواز صحرا کے اعلے جانب سے سنی یکایک ایک آواز چکی کی آواز کے مثل سنی گئی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے آپنے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے رب کے پاس سے میرے پاس آیا اور مجھکو اس امر کے درمیان مختار کیا کہ میری آدہی امت جنت مین داخل ہو اور اس امر کے درمیان مختار کیا کہ مین اون کی شفاعت کرون مین نے شفاعت کو اختیار کیا۔

ابن ابی الدنیا نے (کتاب الذکر) مین انس بن مالک سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ابی ابن کعب نے کہا کہ مین ضرور مسجد مین جاؤنگا اور ضرور نماز پڑہونگا اور ضرور اللہ تعالی کی مدح اون محامد سے کرونگا کہ اللہ تعالی کی حمد کسی نے اون محامد سے نہین کی ہی جبکہ ابی ابن کعب نے نماز پڑہلی اور بیٹھہ گئے تاکہ اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کرین یکایک ابی ابن کعب نے ایک بلند آواز اپنے پیچھے سے سنی کہ کوئی یہہ کہتا ہی اللھم لک الحمد کلہ ولک الملک کلہ وبیدک الخیر کلہ والیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ لک الحمد انک علی کل شیٔ قدیر اغفرلی مامضی من ذنوبی واعصمنی فیما بقی من عمری وارزقنی اعمالا زاکیۃ ترضی بہا عنی وتب علی لتے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ابی ابن کعب نے آپ سے اوس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ دعا پڑہنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

بخاری اور بیہقی نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوگئی اون کی بہن رورہی تہین اور یہہ کہتی تہین واجبلاہ وغیرہ وغیرہ ابن رواحہ کو جسوقت غشی سے

افاقہ ہوا اونھوں نے اپنی بہن سے کہا کہ تم نے میرے واسطے کوئی بات نہین کہی مگر مجھہ سے یہہ کہا گیا کیا تم ویسےہی ہو جیسے تمھاری بہن تمکو کہتی ہی

ابن سعد نے ابی عمران الجونی سے یہہ روایت کی ہی کہ عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس آئے اور آپنے یہہ دعا کی اللھم ان کان قد حضر اجلہ فیسر علیہ وان لم یکن حضر علیہ اجلہ فاشفہ اونھون نے بیہوشی سے خفت پائی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری مان واجبلاہ واظہراہ کہتی تھی اور حال یہہ تھا کہ فرشتہ نے لوہے کا بڑا ہتوڑا اوٹھایا تھا اور مجھہ سے پوچھتا تھا کہ تو ایسا ہی جیسے تیری مان تجھکو کہتی ہی واجبلاہ اگر مین فرشتہ سے ہان کہتا تو وہ فرشتہ اوس ہتوڑے سے مجھکو ماردیتا۔

طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی مرنیکی خبر دینے والی عورتین رونے کے واسطے کہڑی ہوئین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے عبداللہ نے افاقہ پایا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوگئی اور عورتون نے فریاد شروع کی اور ماتم کیا اور واعزاہ اور واجبلاہ اور واظہراہ کہا ایک فرشتہ کہڑا ہوگیا اوس کے ساتھہ ایک بڑا ہتوڑا تھا اوس ہتوڑے کو میرے دونون پاؤن کے درمیان کیا اور مجھہ سے پوچھا کیا تو ویسا ہی جیسے عورتین تجھکو واعزاہ واجبلاہ واظہراہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا مین ایسا نہین ہون اور اگر مین اوس سے ہان کہتا تو وہ مجھکو ہتوڑا ماردیتا۔

طبرانی نے حسن رض سے یہہ روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوگئی اون کی بہن واجبلاہ کہنے لگین جبکہ معاذ رض نے بیہوشی سے افاقہ پایا تو اپنی بہن سے کہا آجلے وقت سے تم مجھکو ہمیشہ کے لئے ایذا پہنچانے والی ہوگئی تھین اون کی بہن نے کہا یہہ امر مجھہ پر دشوار ہوتا کہ مین تمکو ایذا دیتی معاذ نے کہا ایک فرشتہ سخت سرزنش کر رہا تھا جسوقت تم نے واجبلاہ کہا اوسنے مجھسے پوچھا کیا تم ایسے ہی ہو جیسے یہہ کہتی ہی مین اوس فرشتہ سے یہ کہتا تھا مین ایسا نہین ہون

ابن ابی الدنیا اور حاکم اور بیہقی نے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے یہ روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف سخت مریض ہوگئے اور ان پر بیہوشی طاری ہوگئی یہانتک بیہوش ہوئے کہ آدمیون نے یہ گمان کرلیا کہ اونکی جان نکل گئی اور اونکے پاس سے لوگ چلے گئے اور اونکو کپڑا اوڑھا دیا پھر عبدالرحمن نے افاقہ پایا اور کہا میرے پاس ایسے دو فرشتے آئے جو نہایت سخت کلام کرتے تھے اور دونون نے کہا کہ ہمارے ساتھ عزیز امین کے پاس محاکمہ کیواسطے چلو وہ دونون مجھکو لے گئے اون دونون فرشتون سے ایسے دو فرشتے ملے کہ جو وہ دونون اون سے زیادہ نرم کلام تھے اور زیادہ رحم والے تھے اونھون نے پوچھا اسکو تم دونون کہان لیجا رہے ہو اون دونون نے کہا ہم اسکو عزیز امین کے پاس انصاف کے واسطے لئے جاتے ہین اون دونون فرشتون نے اون فرشتون سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو یہہ شخص اون لوگون مین سے ہے کہ سعادت نے اسکے واسطے ایسے حال مین سبقت کی تھی کہ یہہ اپنی مان کے پیٹ مین تھا عبدالرحمن اس واقعہ کے بعد ایک مہینہ تک زندہ رہے اور پھر اونھون نے وفات پائی۔

ابن ابی الدنیا اور طبرانی اور ابن عساکر نے عروہ بن رویم کے طریق سے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے اور عرباض ایک بوڑھے شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اور مرنے کو دوست رکھتے تھے اور وہ یہہ دعا مانگتے تھے اے میرے اللہ تعالی میرا سن کبیر ہوگیا اور میری ہڈیان سست ہوگئین تو مجھکو اب موت دیدے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ مین ایکدن دمشق کی مسجد مین تھا اور مین نماز پڑھ رہا تھا اور مین یہہ دعا کرتا تھا کہ اب مین مرجاون۔ یکایک مین نے ایک ایسے جوان کو دیکھا کہ جو مردون سے زیادہ جمیل ہے اور وہ دواج اخضر اوڑھے ہوئے ہے اوس نے مجھسے پوچھا کہ یہہ کیا دعا ہے کہ تو مانگتا ہے مین نے اوس سے کہا اے بھتیجے مین کیا دعا مانگون اوس نے کہا یون دعا مانگو۔ اللھم حسن العمل وبلغ الاجل مین نے اوس سے پوچھا تو کون شخص ہے اللہ تعالی تجھپر رحم کرے اوس جوان نے کہا کہ میرا نام رتائیل ہے مین وہ ہون کہ مومنون کے سینون سے غم کو کھینچتا ہون پھر مین نے مڑکر دیکھا تو مین نے کسیکو نہین دیکھا۔
(یعنے وہ جوان غائب ہوگیا تھا)

اون معجزات کا ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے جنون کو دیکھا ہے اور اونکا کلام سنا ہے یہ ذکر آگے نہین آیا

بخاری اور نسائی نے ابن سیرین کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہو کر رمضان کی زکوۃ کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو سپرد فرمائی کوئی آنے والا میرے پاس آیا وہ غلہ کو اپنے دونون ہاتون سے لینے لگا مین نے اوس کو پکڑ لیا اور اوس سے کہا کہ تجھکو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلونگا اوس نے کہا مین محتاج ہون اور میرے ذمہ عیال ہین اور مجھکو شدید حاجت ہو مین نے اوس کو چھوڑ دیا صبح کو مین گیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوہریرہ تمھارا رات کا قیدی کہان گیا مین نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی مین نے اوس پر رحم کیا اور مین نے اوس کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا سنو اوس نے تم سے جھوٹ کہا اور وہ تمھارے پاس پھر آئیگا مین نے یہہ پہچان لیا کہ وہ پھر آویگا مین اوس کی تاک مین رہا وہ آیا اور غلہ اپنے دونون ہاتون سے لینے لگا مین نے اوسکو پکڑ لیا اور مین نے اوس سے کہا کہ تجھکو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤنگا اوسنے کہا مجھکو چھوڑ دو مین محتاج ہون اور میرے ذمہ عیال کا حق ہو مین پھر نہ آؤنگا مین نے اوس پر رحم کیا اور اوس کو چھوڑ دیا اور صبح کو مین گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمھارا رات کا قیدی کہان گیا مین نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے حاجت اور عیال کی شکایت کی مینے اوس پر رحم کیا اور اوسکو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا سنو اوس نے تم سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آویگا تیسرے بار مین اوس کی تاک مین رہا وہ آیا اور دونون ہاتون سے غلہ لینے لگا مین نے اوس کو پکڑ لیا اور مین نے کہا مین تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاونگا تین مرتبہ تیرے آنے اور غلہ لیجانے کا یہہ آخر مرتبہ ہو تو یہہ زعم کرتا ہو کہ تو پھر نہ آویگا تو پھر آویگا اوس نے کہا مجھکو چھوڑ دو مین تمکو وہ کلمات سکھلاتا ہون جن کلمات سے اللہ تعالے

تمکو نفع دیگا جسوقت تم اپنے بستر پر جاؤ تو تم آیت الکرسی کو پورا پڑھو اللہ تعالی کی جانب سے وہ تمھاری ہمیشہ حافظ ہوگی اور تمھارے پاس شیطان صبح تک نہ آویگا مین صبحکو اوٹھا اور مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا سنو اوس نے آیۃ الکرسی کے باب مین تم سے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہی اے ابوہریرہ تمکو معلوم ہی تم تین راتون سے کس کے ساتھ خطاب کرتے ہو مین نے عرض کی مجھکو نہین معلوم آپ نے فرمایا کہ وہ غلہ لیجانے والا شیطان ہے۔

نسائی اور ابن مردویہ اور ابونعیم نے ابو المتوکل الناجی کے طریق سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہی کہ ابوہریرہ رض کے پاس صدقہ کے مکان کی کنجی تھی اوس مکان مین خرمے تھے ابوہریرہ رض ایک دن گئے دروازہ کھولرہے تھے اونھون نے خرمون کو ایسی حالت مین دیکھا کہ ہاتھ بھر کے مقدار مین لئے گئے ہین اور دوسرے دن اوس مکان مین داخل ہوے یکایک اونھون نے دیکھا کہ ہاتہ بہر کی مقدار مین خرمے لئے گئی ہین پھر تیسرے دن اوس مکان مین داخل ہوئے اور یکایک دیکھا کہ پہلے کی مثل خرمے لئے گئے ہین ابوہریرہ رض نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی اون سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اپنے اس صاحب کو پکڑلو ابوہریرہ رض نے عرض کی ہلبتہ پکڑنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا جسوقت تم مکان کا دروازہ کھولو تو یہہ کہو ۔

سبحان من سخرک لمحمد ابوہریرہ رض گئے اور اونھون نے دروازہ کھولا اور یہہ کہا سبحان من سخرک لمحمد یکایک ہو اونھون نے اوسکو اپنے سامنے کھڑا دیکھا اور کہا اے عدو اللہ توہی چرانے والا ہی اوس نے کہا ہان مجھکو چھوڑدو مین پھر نہ آؤنگا مین خرمون کا لینے والا نہ تھا اگر جنون مین کے اون اہلبیت کے واسطے جو فقیر ہین ابوہریرہ رض نے اوسکو چھوڑدیا وہ پھر دوسرے بار اور تیسرے بار آیا مین نے اوس سے پوچھا کیا تو نے مجھہ سے عہد نہین کیا تھا کہ تو پھر نہ آوے گا آج تجھکو مین نچھوڑون گا یہانتک کہ تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا اوس نے کہا مجھکو نہ لیجاؤ مین تمکو وہ کلمات

سکھلاتا ہون کہ اگر تم وہ کلمات پڑہوگے تو جنون مین سے کوئی تمھارے پاس پھر نہ آوے گا وہ کلمات آیۃ الکرسی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور طبرانی او بیہقی اور ابونعیم نے اسی سند سے جس کے رجال بہروسے والے ہین معاذ بن جبل رض نے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقے کے خرمے میرے سپرد کئے مین نے اون کو اپنے ایک غرفہ مین رکھدیا ہر روز مین اون مین کمی پاتا تھا اس کی شکایت مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا وہ شیطان کا کام ہے تم اوسکے انتظار مین رہو مین رات مین شیطان کے انتظار مین رہا جبکہ رات کا ایک ٹکڑا چلا گیا شیطان اوترا اور ہاتی کی صورت مین آیا جبکہ اوس غرفہ کے پاس کے دروازے پر پہونچا تو دروازے کے درزون مین سے اوس صورت کے غیر صورت مین گھسا اور خرمون کے پاس پہونچا اور اونکو نگلنے لگا مین نے اپنے کپڑے باندھے اور اونکو کمر سے باندہ لیا اور مین نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ اے اللہ تعالی کے دشمن تو صدقہ کے خرمون مین کود پڑا ہے مین نے اوس کو پکڑ لیا اور مین نے یہ کہا کہ آدمی ان خرمون کے واسطے تجھ سے زیادہ حقدار تھے مین تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤنگا اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ مین پھر نہ آونگا صبحکو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا تمھارا قیدی کہان ہے مین نے عرض کی اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے کہ پھر نہ آونگا آپ نے فرمایا وہ پھر آنے والا ہے تم اوس کی تاک مین رہو مین دوسری رات کو اوس کی تاک مین رہا اوس نے آکر پہلی رات کی مثل حرکات کئے اور مین نے بھی پہلے کی مثل کیا اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ پھر نہ آویگا صبحکو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مین نے آپ کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ وہ پھر آنے والا ہے مین تیسری رات کو اوس کی تاک مین رہا اوس نے پہلے کی مثل کیا مین نے اوس سے کہا اے اللہ تعالی کے دشمن تو نے مجھ سے دوبار عہد کیا اور یہ تیسری باری ہے اوس نے کہا کہ مین صاحب عیال ہون اور مین تمھارے پاس نہین آیا مگر

نصیبین سے اور اگر کوئی شئ مین ان حرمون کے سوا پاتا تو مین تمھارے پاس نہ آتا اور ہم لوگ تمھارے اس شہر مین رہتے تھے یہانتک کہ تمھارے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے جب کہ آپ پر دو آیتین نازل ہوئین ہم اس شہر سے بھاگ گئے اور ہم نصیبین مین واقع ہوے وہ دونون آیتین تین بار کسی مکان مین نہین پڑہی جاتی ہین مگر اوس مکان مین شیطان داخل نہین ہوتا۔ اگر تم میرا راستہ چھوڑ دیتے ہو تو مین تمکو وہ دونون آیتین سکھلائے دیتا ہون مین نے کہا ہان مین تجھکو چھوڑ دیتا ہون اوس نے کہا ایک آیۃ الکرسی ہر اور دوسری آیت آخر سورہ بقرہ کے آمن الرسول آخر تک ہر مین نے اوس کو چھوڑ دیا پھر صبح کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ اوس نے سچ کہا مگر وہ جھوٹا ہے۔

بیہقی نے بریدہ رض سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میرا غلہ تھا اوس مین کمی ظاہر ہوئی مین رات مین موجود تھا یکایک مین نے ایک غول کو دیکھا جو غلہ پر اوترا مین نے اوس کو پکڑ لیا مین نے اوس سے کہا تجھکو نہ چھوڑونگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تجھکو لیجاؤنگا اوس نے کہا مین کثیر العیال عورت ہون مجھکو چھوڑ دو مین پھر نہ آؤنگی اوس نے مجھ سے قسم کھائی مین نے اوسکو چھوڑ دیا مین آیا اور مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اوس نے جھوٹ کہا ہر اور وہ جھوٹی ہے وہ دوسرے بار آئی مین نے اوس کو پکڑ لیا اوس نے جیسے پہلے بار مجھ سے کہا تھا ویسے ہی کہا اور قسم کھائی کہ پھر نہ آویگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوس نے جھوٹ کہا اور وہ جھوٹی ہر پھر وہ تیسرے بار آئی مین نے اوسکو پکڑ لیا اوس نے کہا مجھکو چھوڑ دو مین تمکو ایسی شئ سکھلاتی ہون جس وقت تم اوسکو پڑھوگے تو ہم لوگون مین سے کوئی تمھارے مال کے پاس نہ آویگا جس وقت تم اپنے بستر پر آرام کرو تو اپنے نفس اور اپنے مال پر آیۃ الکرسی پڑھو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوس نے آیۃ الکرسی کے باب مین سچ کہا اور وہ جھوٹی ہر

احمد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہو اس کو حسن کہا ہو اور حاکم نے روایت کی
ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہو اور ابو نعیم نے ابو ایوب الانصاری سے روایت کی ہو کہ وہ
بالاخانہ پر تھے اور غول آئی تھی اور خرمے لے لیتی تھی اوس کی شکایت ابو ایوبؓ نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے اون سے فرمایا جسوقت تم غول کو دیکھو تو اوس سے یہہ کہو بسم اللہ
اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ غول آئی ابو ایوب نے ویسہی کہا اور اوسکو پکڑ لیا
اوس نے کہا مین پھر نہ آونگی اوسکو چھوڑ دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے
پوچھا تمھارا قیدی کہان گیا اونھون نے کہا مین نے اوس کو پکڑا تھا اوس نے کہا مین پھر نہ آونگی
مین نے اوسکو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا وہ پھر آنے والی ہو ابو ایوب نے کہا مین نے اوسکو دو بار
یا تین بار پکڑا ہر بار وہ یہہ کہتی تھی مین پھر نہ آونگی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے وہ
آنے والی ہو اوس نے تیسرے باری مین کہا مجھکو چھوڑ دو مین تمکو ایسی شئ سکھلاتی ہون تم اوسکو
پڑھو گے تو کوئی شئ تمھارے پاس نہ آوے گی وہ شئ آیۃ الکرسی ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اوس نے آیۃ الکرسی کے باب مین سچ کہا ہو اور وہ جھوٹی ہو۔

ابو نعیم نے ابو ایوب رضؓ سے دوسری وجہ سے روایت کی ہو کہا ہو کہ میرے بالاخانہ پر
میرے خرمے تھے مین اون کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ کم ہوتے جاتے تھے یہ واقعہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم کل کے دن اون خرمون مین ایک بلی کو پاؤ گے تم
اوس سے یہہ کہدیجو اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دوسرا روز تھا مین نے اون
خرمون مین ایک بلی پائی مین نے اوس سے کہا اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلی سے وہ
ایک بوڑھی عورت ہوگئی راوی نے یہانتک حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے دوسری وجہ سے
اس حدیث کی روایت عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے اونھون نے اپنے باپ سے یون کی ہے
کہ ابو ایوب کا ایک بالاخانہ تھا پھر حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے تیسری وجہ سے ابن عباسؓ
سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب کے پاس ایک غرفہ مین

اوترے ہوئے تھے اور ابوایوب کا طعام ایک سلّہ مین تھا اور وہ سلّہ ایک کوٹھری مین تھا بلی کی ہیئت پر کوئی شئے سوراخ سے آتی تھی اور سلّہ مین سے طعام لیجاتی تھی ابوایوب نے اسکی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ وہ بلی غول ہے جسوقت وہ آوے تو تم یہہ کہو عزم علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لاتبرحی وہ غول آئی ابوایوب نے اوس سے ویسہی کہا جیسے آپ نے فرمایا تھا اوس غول نے کہا مجھکو چھوڑدو واللہ مین پھر نہ آونگی حاکم نے اس کے بعد تتمہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

طبرانی اور ابونعیم نے جید سند سے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باغ کے خرمے توڑے اور اون کو غرفہ مین رکھدیا ایک غول خرمون مین اون کے بالاخانہ مین آتی جاتی تھی اون کے خرمے چراتی تھی اور اون خرمون کو فاسد کردیتی تھی اونھون نے اسکی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا اے ابا اسید وہ غول ہے تم اوس پر کان رکھو جسوقت اوس کے داخل ہونے کو تم سنو تو بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو ابواسید نے ویسہی کیا غول نے کہا اے ابواسید اس تکلیف سے مجھکو معاف رکھو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤن مین تمکو اللہ تعالی کی جانب سے یہہ اعتماد اور عہد دلاتی ہون کہ مین پھر نہ آونگی اور مین تمکو ایک آیت بتلاتی ہون تم اوسکو اپنے برتن پر پڑہیو جو چیز کہ برتن ڈہانپی گئی ہوگی۔ وہ اوس پر ڈہنپی رہیگی نہ کھلے گی وہ آیۃ آیۃ الکرسی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ اوس غول نے آیت کے باب مین سچ کہا اور وہ جہوٹی ہے۔

ابو یعلی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اونکی ایک جگہہ خرمے خشک کرنے کی تھی اوس مین خرمے تھے وہ اوس کی دیکھہ بھال کیا کرتے تھے اونھون نے خرمون کو ایسی حالت مین پایا کہ کم ہورہے تھے ایک رات اونھون نے اوسکی حراست کی یکایک اونھون نے ایک جانور کو دیکھا جو ایک بالغ لڑکے کے مشابہ تھا ابی ابن کعب نے کہا مین نے اوس سے سلام علیک کی اوس نے سلام کا

مین نکلتا ہو جسوقت ... آیۃ الکرسی پڑہیں ... (حاشیہ)

جواب دیا مین نے اوس سے پوچھا تو کیا چیز ہو کیا جنون مین سے ہو یا انسانون مین سے اوس نے جواب دیا مین جنون مین سے ہون مین نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتھہ مجھکو دے اوس نے اپنا ہاتھہ مجھکو دیدیا یکایک مین نے اوس کے ہاتھہ کو دیکھا کہ کتے کا ہاتھہ ہو اور اوس پر کتے کے سے بال ہین مین نے اوس سے پوچھا کیا جن ایسے ہی پیدا کئے گئے ہین اوس نے کہا کہ جنون کو یہہ علم ہو کہ اون مین مجھہ سے زیادہ سخت کوئی شخص نہین ہے مین نے اوس سے پوچھا تو نے جو یہہ فعل کیا ہے تجھکو اس پر کس شئی نے برانگیختہ کیا اوس نے کہا ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ آپ ایک ایسے مرد ہین جو صدقہ کو دوست رکھتے ہین اس لئے ہم نے اس امر کو دوست رکھا کہ تمھارا طعام ہم بھی پاوین اونھون نے اوس سے پوچھا وہ کیا شئی ہو جو ہم لوگون کو تم سے چھڑا دے اوس نے کہا آیۃ الکرسی ہو جبکہ صبح ہوئی ابی ابن کعب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور خبر کی آپ نے فرمایا کہ خبیث نے سچ کہا ہے۔

ابو الشیخ نے (عظمۃ) مین ابو اسحاق سے روایت کی ہو کہا ہے کہ زید بن ثابت ایک رات اپنے باغ کو گئے اونھون نے شور وغوغا سنا آدمیون سے پوچھا یہہ کیا شور وغوغا ہو جنات مین سے ایک مرد نے کہا ہمکو قحط سالی کی تکلیف ہوئی ہے مین نے یہ ارادہ کیا ہو کہ تمھارے پھلون مین سے مجھکو پہونچے تم خوشی سے ہمکو دو زید نے کہا بہتر پھر زید نے اوس سے پوچھا کیا تم ہمکو ایسی چیز کی خبر دوگے کہ تم لوگون سے ہمکو وہ پناہ دے اوس نے کہا آیۃ الکرسی ہے۔

ابو عبید نے (فضائل القرآن) مین اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم ابن مسعود رض سے یہہ روایت کی ہے کہ ایک مرد مدینۂ شریف کے کوچون مین سے ایک کوچہ مین شیطان سے ملا شیطان نے اوس مرد سے کشتی لڑی شیطان کو اوس نے پچھاڑ ڈالا شیطان نے کہا مجھکو چھوڑ دو مین تمکو ایسی شئے کی خبر دونگا جس سے تمکو تعجب ہوگا اوس مرد نے اوسکو چھوڑ دیا شیطان نے پوچھا کیا تم سورۂ بقرہ پڑہا کرتے ہو اوس مرد نے کہا ہان پڑہتا ہون شیطان نے کہا کہ شیطان سورۂ بقرہ مین سے کچھہ چیز نہین سنتا ہو مگر پیٹ پھیر کے چلا جاتا ہو اور گدہے کی طرح گوز مارتا ہو ابن مسعود رض سے

کسی نے پوچھا وہ مرد کون تھا ابن مسعود رضہ نے کہا وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ تھے
طبرانی نے حسن سند سے سدیہ مولاۃ حفصہ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے عمر رضہ اسلام لائے شیطان اون سے نہین ملا مگر
اوندھا گر پڑا

ابو الشیخ نے (عظمتہ) مین اور ابو نعیم نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت
کی ہے کہا ہی ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے آپ نے عمار سے فرمایا تم جاؤ
اور ہمارے واسطے پانی لے آؤ عمار گئے شیطان اون کے سامنے ایک حبشی غلام کی صورت
مین آیا اور اون کے اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا عمار رضہ نے اوس کو پچھاڑ ڈالا اون سے
شیطان نے کہا مجھکو چھوڑ دو مین تمھارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہون عمار نے
اوسکو چھوڑ دیا پھر وہ آیا عمار نے دوسرے بار اوسکو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا اوس نے کہا مجھکو
چھوڑ دو مین تمھارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہون اونھون نے چھوڑ دیا پھر وہ
آیا اور عمار نے تیسرے بار اوس کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہہ
فرمایا کہ شیطان عمار اور پانی کے درمیان بصورت غلام حبشی حایل ہوگیا ہے اور اللہ تعالی نے
عمار کو اوس پر ظفر دی ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ہم لوگون نے عمار سے ملاقات کی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا اوس سے ہم نے اون کو خبر دی عمار رضہ
نے کہا سنئے واللہ اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا کہ وہ غلام حبشی شیطان ہی تو مین اوسکو ضرور قتل کر ڈالتا
بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہی اور ابو نعیم نے عمار بن یاسر سے
روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنوے کی طرف مجھکو بھیجا مین نے
شیطان سے ملاقات کی جو انسان کی صورت مین تھا وہ مجھہ سے لڑا مین نے اوس کو پچھاڑ ڈالا میرے
ساتھہ ایک ہتھیلی کی برابر پتھر تھا مین اوس سے اوس کو کچلنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ کنوے کے پاس عمار نے شیطان کو دیکھا اور اوس سے لڑے عمار نے کہا کچھہ دیر نہین گزری

کہ مین پلٹکے آیا اور مین نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ بیہقی نے کہا ہو کہ اس حدیث کی تائید ابوہریرہ رضہ کا وہ قول کرتا ہے کہ اہل عراق سے کہا تھا کیا تم لوگون مین وہ عمار ابن یاسر نہین ہین جنکو اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر شیطان سے چھڑایا تھا شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین یہہ کہتا ہون کہ اس حدیث کی روایت حاکم نے کیہے ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی سند مین عمار رضہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ رہکے مین نے انسان اور جنون سے جنگ کی ہو ہم نے اون سے پوچھا جنون سے تم نے کیونکر جنگ کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ ایک منزل مین اوترے مین نے اپنا ڈول اور مشک لی تاکہ پانی بھرکے لاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا تم سنو تمھارے پاس ایک آنے والا آویگا جو پانی بھرنے سے تمکو منع کریگا جبکہ مین کنوے کے سر پر پہونچا ایک مین نے ایک حبشی مرد کو دیکھا گویا وہ سخت جنگ آزمودہ تھا اوسنے کہا واللہ آجکے دن تم اس کنوے سے ایک ڈول بھی نہ بھروگے مین نے اوس کو اور اوس نے مجھکو پکڑا مین نے اوس کو پچھاڑ ڈالا پھر مین نے ایک پتھر لیا اور اوس سے مین نے اوسکی ناک اور منہ کو توڑ ڈالا پھر مین نے اپنی مشک بھری اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھہ سے پوچھا کیا تمھارے پاس پانی پر کوئی شخص آیا تھا مین نے آپ کو واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔

بیہقی نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس ایک ایسا مرد آیا جو چہرے مین آدمیون سے زیادہ قبیح تھا اور اوس کے کپڑے نہایت برے اور نہایت بدبودار تھے اور ننگے پاؤن تھا آدمیون کی گردون پر سے چلتا ہوا آرہا تھا یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھہ گیا اور اوس نے پوچھا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے اوس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہو آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے اوس نے پوچھا

زمین کو کس نے پیدا کیا ہی آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی اوس نے پوچھا اللہ تعالی کو
کس نے پیدا کیا ہی آپ نے سبحان اللہ کہکر اپنی پیشانی پکڑلی اور اپنا سر مبارک نیچے کرلیا وہ مرد کھڑا
ہوگیا اور چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا کہ اوس
مرد کو ہمارے پاس لاؤ ہم لوگون نے اوس کو ڈہونڈا وہ ایسا مفقود ہوگیا گویا نہین تھا آپ نے فرمایا
وہ مرد ابلیس علیہ اللعنہ تھا اس لئے آیا تھا کہ تمکو تمھارے دین مین شک پیدا کرا ے -

باب

بیہقی نے ابو دجانہ سے روایت کی ہے کہا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت
کی مین نے عرض کی یارسول اللہ اوس درمیان کہ مین اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا یکایک مین نے اپنے
مکان مین ایک ایسی آواز سنی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے اور ایسی بھنبھناہٹ سنی جیسی شہد
کی مکھیون کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور ایسی چمک دیکھی جیسے بجلی کی چمک ہوتی ہے مین نے اپنا سر
اوٹھایا مین ڈرا ہوا اور رعب کی حالت مین تھا یکایک مین نے ایک سیاہ سایہ دیکھا جو وہ اونچا تھا
اور مکان کے صحن مین اوپر کو جارہا تھا اور دراز ہوتا جاتا تھا مین اوسکی طرف جھکا اور مین نے
اوسکی جلد کو ٹٹولا یکایک مین نے اوسکی جلد کو سیہی کی جلد کی مثل پایا اوس نے میرے چہرہ
پر آگ کے شرارون کی مثل پھینکے مین نے یہہ گمان کیا کہ اوس نے مجھکو جلادیا آپ نے سنکر فرمایا
اے ابو دجانہ وہ شئے میرے مکان کو آباد کرنے والی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دوات
اور کاغذ لاؤ دوات اور کاغذ لایا گیا آپ نے دوات اور کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین
الی من طرق الدار من العمار والزوار والصالحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمن اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃ فان تک عاشق مولعا او فاجر ا مقتحما او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ ینطق علینا و
علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون و رسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ہذا
وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الہ آخر لا الہ الا ہو کل شیئ ہالک الا

وجهه له الحکم والیه ترجعون تغلبون حم لاتنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ابو دجانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس لکھائے ہوئے کو مین اپنے مکان مین لے گیا اور اوسکو مین نے اپنے
سر کے نیچے رکھہ لیا اور رات کو مین سو رہا مین خواب سے بیدار نہین ہوا مگر ایک فریاد کرنے
والے کی فریاد سے وہ یہہ کہتا تھا اے ابو دجانہ لات اور عزی کی قسم ہے ان کلمات
نے ہمکو جلا دیا اس کتاب کے صاحب کی قسم ہے جبکہ تم اس کتاب کو لوگون سے اوٹھا لو گے
تمھارے مکان اور تمھارے پڑوسی کے مکان مین ہمارا پھر آنا نہوگا مین صبح کو اوٹھا اور
مین نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پڑہی اور جو باتین جن سے
مین نے سنی تھین اون سے آپکو خبر کی آپ نے فرمایا اے ابو دجانہ اس قوم سے یہ تکلیف اوٹھا دو
قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھکو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے جن لوگ روز قیامت
تک عذاب کا الم پاوین گے۔

باب

بیہقی نے ایک مرد سے جو صحابہ رض سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ اندھیری رات مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ مین جا رہا تھا آپ نے ایک مرد کو سنا کہ وہ
قل یا ایہا الکافرون پڑہ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو یہہ
شخص شرکت سے بری ہوگیا اور ہم چلے گئے ہم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ قل ہو اللہ احد
پڑہ رہا ہے آپ نے فرمایا سنو یہہ شخص جو ہے اسکی مغفرت کی گئی مین نے اپنے اونٹ کو روک لیا
تاکہ مین دیکھون پڑہنے والا کون شخص ہے مین نے دہنے اور بائین جانب دیکھا کسیکو نہین دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی باتون کی خبر
دی تھی اور آپ نے جیسے خبر دی ہے ویسے ہی ہوا ہے اون

معجزون کا ذکر یعہ پہلے بابون کے سوا ہے -

یعہ باب اس بیان مین ہی کہ نجاشی نے جسدن وفات پائی آپ نے اوسی دن نجاشی کے مرنے کی خبر دی

شیخین نے ابوہریرہ رض سے یعہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسدن نجاشی نے وفات پائی اوسی دن آدمیون کو نجاشی کے مرنے کی خبر کی اور آدمیون کو نماز پڑہنے کی جگھہ لے گئے اور اون کی صف بنائی اور چار تکبیرین آپ نے کہین -
شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کے دن مرد صالح اصحمہ مرا ہی تم لوگ اوس پر نماز پڑہو -
بیہقی نے ام کلثوم سے روایت کی ہے کہا ہی جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے تزوج کیا آپ نے فرمایا کہ مین نے مشک کے اوقے اور حلے نجاشی کو بطور ہدیہ بھیجے ہین اور مین گمان نہین کرتا ہون مگر یعہ کہ وہ مرگیا ہے اور مین ہدیہ کی نسبت گمان نہین کرتا ہون مگر یعہ کہ میرے پاس پھیر دیا جائیگا - جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا نجاشی مرگیا اور ہدیہ پھیر دیا گیا - بیہقی نے کہا ہی واللہ اعلم آپکا قول کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر وہ مرگیا نجاشی کے پاس ہدیہ پہونچنے سے پہلے آپ نے ارادہ کیا ہے اور یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجاشی کی موت کے قبل صادر ہوا ہے پھر جبکہ نجاشی مرگیا جسدن نجاشی مرا تو آپ نے اوس کے مرنے کے دن اوس کی خبر دی اور نجاشی پر نماز پڑہی تھی - انتہی -

یعہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس شئے سے سحر کیا گیا تھا آپ نے اوس کی خبر دی تھی

ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے زید

زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انصارین سے ایک مرد تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور آپ اوس کو امین جانتے اور اوس پر اعتماد کرتے تھے اوس مرد نے آپ کے واسطے سحر سے گرہین دین اور اوس کو ایک کنوے مین ڈالدیا اس سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچھر گئے آپ کے پاس دو فرشتے آپکی عیادت کو آئے اون فرشتون نے آپ کو یہ خبر دی کہ فلان آدمی نے آپ کے واسطے گرہین دی ہین اور وہ فلان کنوے مین ہین اور اوس کی گرہون کی شدت سے کنوے کا پانی زرد ہو گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو کنوے پر بھیجا اوس نے اون گرہون کو نکالا اور پانی کو ایسی حالت مین پایا کہ زرد ہو گیا تھا گرہین کھولی گئین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے راوی نے کہا اس واقعہ کے بعد مین نے اوس مرد کو دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوا کرتا تھا آپ نے اوس سے کچھ ذکر نہین کیا اور اوس پر آپ نے کچھ عتاب نہین فرمایا۔

شیخین نے عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا گیا آپ کی حالت یہانتک ہو گئی کہ آپ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ مین نے فلان کام کیا ہے حال یہ تھا کہ وہ کام آپ نے نہین کیا تھا آپ نے اپنے رب سے دعا مانگی پھر آپ نے فرمایا مجھکو معلوم ہو گیا جس باب مین مین نے اپنے رب سے فتوی چاہا تھا میرے رب نے مجھکو فتوی دیا حضرت عایشہ نے فرمایا مین نے پوچھا وہ فتوی کیا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اونمین کا ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاون کے پاس بیٹھا اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا اس مرد کی کیا بیماری ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے اوس نے پوچھا کس نے اس کو سحر کیا ہے اوس نے کہا لبید بن الاعصم نے اوس نے پوچھا کس چیز مین سحر کیا ہے اوس نے کہا کنگھی اور کنگھی میں جو بال تھے اور نر کھجور کی کلی کے غلاف مین سحر کیا ہے اوس نے پوچھا کنگھی وغیرہ کہان ہے اوس نے کہا بیر ذروان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کنوے پر آئے اور آپ نے فرمایا یہی وہ کنوان ہے جو مجھکو دکھلایا گیا ہے گویا اوس کے نخل شیاطین کے سر ہین اور اوس کا

پانی بھگوئی ہوئی منہدی کے رنگ پر تھا آپ نے امر فرمایا وہ کنگھی وغیرہ نکالی گئی۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مریض ہوگئے آپ کے پاس دو فرشتے آئے ایک آپکے سر مبارک کے پاس اور دوسرا آپکے پاؤنکے پاس بیٹھا ایک نے دوسرے سے پوچھا تو کیا گمان کرتا ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہی پوچھا کیا سحر ہی اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے پوچھا کس نے سحر کیا ہی اوسنے کہا لبید بن الاعصم یہودی نے پوچھا وہ سحر کی ہوئی شئے کہان ہے اوس نے کہا آل فلان کے کنوے مین ایک بڑے پتھر کے نیچے ہے جو کنوے مین ہے کنوے کے پاس آو اور اوس کا پانی سب نکال ڈالو اور پتھر کو اوٹھاؤ پھر وہ صورت جو دفن کی گئی ہے اوس کو لے لو اور اوسکو جلا دو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو اوٹھے تو عمار بن یاسر کو ایک گروہ کے ساتھ بھیجا وہ سب لوگ کنوے کے پاس آئے یکایک اونھون نے دیکھا کہ اوس کا پانی ایسا ہی جیسے منہدی بھگانے سے ہوتا ہے اون آدمیون نے اوس کنوے کا سب پانی کھینچ ڈالا پھر اونھون نے ایک بڑے پتھر کو اوٹھایا اور اوس کے نیچے سے وہ صورت نکالی جو مدفون تھی اور اوس کو جلا دیا یکایک اوس صورت مین کمان کا چلہ پایا اوس مین گیارہ گرہین تھین اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سورتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئین جسوقت آپ نے ایک آیت پڑھی ایک گرہ اوس کی کھل گئی۔ اور ابن سعد نے جویبر کے طریق سے اونھون نے ابن عباس سے انس کی مثل روایت کی ہے اور اسمین دونون صورتون کے نزول کا بیان ہے اور یہہ وارد ہے جسوقت آپ نے ایک آیت پڑھی ایک گرہ کھل گئی۔

ابو نعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ یہودی نے آپ کے واسطے کچھہ کیا آپ کو اوس کی وجہ سے شدید بیماری عارض ہوئی آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام معوذتین کو لائے اور ان دونون سورتون سے آپ کے لئے تعویذ بنایا آپ اپنے اصحاب کے پاس صحت کی حالت مین تشریف لے گئے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہو کہ آپ کو اعصم کی بیٹیون لبید کی بہنون نے سحر کیا تھا اور لبید وہ شخص ہے جو اوس جادو کی شئی کو نے گیا تھا اور اوسکو کنوے کے اندر ایک پتھر کے نیچے داب دیا تھا اور اعصم کی بیٹیون مین سے ایک بیٹی چلی اور حضرت عایشہ رض کے پاس داخل ہوئی اوس نے سنا حضرت عایشہ رض ذکر کرتی تھین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بصر کو اوپر اٹھایا یہہ سنکر وہ اپنی بہنون کے پاس گئی اور اون کو اس واقعہ کی خبر کی اون مین سے ایک نے کہا کہ اگر آپ نبی ہون گے تو انکو خبر ہو جاسے گی اور اگر آپ نبی نہون کے تو یہہ سحر آپ کو دیوانہ کر دیگا یہانتک کہ آپکی عقل چلی جاوے گی اللہ تعالی نے اوس سحر پر آپ کو رہبری فرمائی۔

ابن سعد نے عمر بن الحکم سے روایت کی ہو کہا ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محرم کے مہینہ مین اوسوقت سحر کیا گیا تھا کہ آپ حدیبیہ سے پلٹ رہے تھے۔

یہہ باب آپ کے اوس خبر دینے کے بیان مین ہے جو سد یاجوج اور ماجوج کے فتح ہونے کے باب مین ہے

شیخین نے ام المومنین زینب رض سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب سے ایسی حالت مین بیدار ہوے کہ آپکا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور لا الہ الا اللہ کہرہے تھے اور یہ فرماتے تھے عرب کو اوس شر سے افسوس اور ہلاکت ہو جو قریب آگیا ہو یاجوج اور ماجوج کی دیوار مین سے آج کے دن مثل اس حلقہ کی کشادہ ہوگیا ہے اور آپنے حلقہ کی صورت بتلائی

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون باتون کی خبر دی تھی جو آدمیون نے اپنی دین مین گہڑی تھین

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہو اور طبرانی نے سلمۃ بن الاکوع سے

روایت کی ہے سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے یکایک ایک مرد آپکے
پاس آیا اور اوس نے پوچھا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین نبی ہون اوس نے پوچھا نبی کیا ہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالی کا رسول ہے اوس نے پوچھا قیامت کب قایم ہوگی آپ نے فرمایا کہ امر
غیبی ہے اور غیب کو نہین جانتا ہو مگر اللہ تعالی اوس نے کہا اپنی تلوار مجھکو دکھلائیے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار اوس کو دیدی اوس کو اوس مرد نے ہلایا پھر اوس نے آپ کو پھیر دی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا سن لے تو نے جس امر کا ارادہ کیا تھا
تجھکو اوس کی قدرت ہرگز نہین تھی اوس مرد نے کہا میرا ارادہ تحقیق تھا۔ طبرانی نے اس حدیث
پر یہہ زیادہ کیا ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مرد آیا اور اس نے
اپنے دل مین کہا کہ آپ کے پاس مین جاؤنگا اور آپ سے سوال کرونگا پھر آپ کی تلوار لے لونگا
اور آپ کو قتل کر ڈالونگا پھر اس نے تلوار کو نیام مین ڈالدیا۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی اور بزار اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ اصحاب
نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد کا ذکر کیا اور انھون نے اوس کی اوس قوت کا
ذکر کیا جو جہاد مین اوس نے صرف کی اور عبادت مین جو کوشش کرتا ہو اوس کو ذکر کیا یہہ ذکر
کر رہے تھے کہ اون کے روبرو وہ مرد آگیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکے چہرہ
مین شیطان کی طرف سے سیاہ دہبہ کا اثر دیکھتا ہون جبکہ وہ مرد قریب آیا اوس نے سلام کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اپنے نفس سے یہہ کہا تھا کہ
قوم مین مجھہ سے اچھا کوئی شخص نہین ہے اوس نے کہا بیشک پھر وہ چلا گیا اور اوس نے مسجد
مین ایک خط کھینچا اور کہڑا ہوگیا نماز پڑہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کون شخص اس کی طرف جاتا ہو اور اسکو قتل کر ڈالتا ہو حضرت ابو بکر کہڑے ہوگئے اور گئے اوس کو نماز
پڑہتے ہوئے پایا پلٹ کے چلے آئے اور کہا مین نے اوسکو نماز پڑہتے پایا مین نے نماز
پڑہنے مین اوسکے قتل کرنے سے خوف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون

کون ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت عمر رضہ کہڑے ہو گئے جیسے ابوبکر رضہ نے
کیا تھا ویسیہی اونھون نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگون مین سے
کون شخص ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
کہا مین اوس کے پاس جاتا ہون اور قتل کر ڈالتا ہون آپ نے فرمایا اگر تم اوس کو پاوگے تو
قتل کروگے (یعنے تمکو نماز پڑہتا ہوا نہین ملیگا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ گئے حضرت علی رضہ نے
اوس کو نہین پایا وہ چلا گیا تھا حضرت علی رضہ پلٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہہ اول گروہ ہے جو میری امت مین سے نکلا ہر اگر تم اوس کو قتل کر ڈالتے تو اوس کے
بعد میری امت مین سے دو آدمی اختلاف نکرتے ۔
احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے وابصۃ الاسدی سے روایت کی ہر کہا ہے
کہ مین اس لئے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بر او ر اثم کو پوچھون قبل اس کے
کہ مین آپ سے سوال کرون آپ نے فرمایا اے وابصہ مین تمکو اوس امر کی خبر دون جس کے
پوچھنے کے لئے تم آئے ہو مین نے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم اس لئے آئے
ہو کہ مجھہ سے بر او ر اثم کو پوچھو مین نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ
مبعوث کیا ہر مین اسی لئے آیا تھا آپ نے فرمایا بر وہ فعل ہے کہ جس کے لئے تمھارے سینہ مین انشراح
ہو اور اثم وہ فعل ہے کہ جس سے تمھارے نفس مین خراش اور خلش ہو اگرچہ اوس فعل کا آدمیون
نے تم کو فتوے دیا ہو ۔
بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس تھا یکایک آپ کے پاس دو مرد آئے ایک انصاری تھا اور دوسرا ثقفی وہ آپ سے
کچھہ پوچھتے تھے آپ نے مرد ثقفی سے فرمایا تم اپنی حاجت کو پوچھو اور اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو اوس
امر کی خبر دیتا ہون جس کے پوچھنے کے واسطے تم آئے ہو مرد ثقفی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو
آپ خبر دیجئے بے پوچھے آپ کا خبر دینا مجھکو زیادہ پسندیدہ ہے آپ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو

کہ رات مین اپنے نماز پڑہنے اور اپنے رکوع اور سجود اور لینے روزہ اور غسل جنابت کو پوچھو
اوس مرد نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے یہہ
وہی بات ہی جس کے پوچھنے کے لئے مین آیا تھا پھر آپ نے مرد انصاری سے فرمایا اپنی حاجت
کا سوال کرو اور اگر تم چاہتے ہو تو جو بات پوچھنے کو آئے ہو مین تمکو اوس کی خبر دیتا ہون مرد انصاری
نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو خبر دیجئے آپ کا بے سوال کے خبر دینا مجھکو زیادہ پسندیدہ
ہے آپ نے فرمایا کہ تم یہہ پوچھنے آئے ہو کہ اپنے گہر سے تم نکلو اور بیت عتیق کی نیت کرو اور تم
اپنے دل مین یہہ کہتے ہو کہ اس فعل مین میرے واسطے کیا ثواب ہے اور تم یہہ پوچھنا چاہتے کہ مین عرفات
مین ٹھیرون اور اپنا سر منڈاؤن اور بیت اللہ کا طواف کرون اور کنکریان مارون اوس نے
سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے یہہ وہی بات ہے جس کے
پوچھنے کے لئے مین آیا تھا۔ اور اس حدیث کی مثل انس رض کی حدیث سے وارد ہوا ہے وہ حدیث
باب حجۃ الوداع مین آگے آچکی ہے اور عبادہ ابن الصامت کی حدیث سے اس کی مثل
وارد ہوا ہے اسکی روایت ابو نعیم نے کی ہے۔

بیہقی نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہی کہ اہل کتاب سے چند مرد آئے اون کے ساتھ
مصاحف تھے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کے لئے اذن چاہا مین
آپ کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا مجھکو اور اون کو کیا نفع وہ مجھہ سے وہ بات
پوچھتے مین جس کو مین نہین جانتا ہون مین ایک بندہ ہون مین نہین جانتا ہون مگر وہ بات جو
میرے رب نے مجھکو سکھلائی ہے پھر آپ نے وضو کیا اور آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے
اور آپ نے دو رکعت نماز پڑہی پھر آپ مسجد سے پھرے مین آپ کے چہرۂ مبارک مین اوسوقت
سرور دیکھہ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ قوم کو میرے پاس داخل کرو وہ لوگ آپ کے پاس داخل
ہوے آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو جس شئ کے پوچھنے کے واسطے تم لوگ آئے ہو مین تم کو
اوس کی خبر دون قبل اس کے کہ تم کلام کرو اونھون نے کہا بیشک ہم یہی چاہتے مین آپ

ہمکو خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ ذوالقرنین کا احوال مجھ سے پوچھنے آئے ہو ذوالقرنین کا ابتدائی امر یہہ ہے کہ وہ ایک رومی لڑکا تھا اوس کو ملک دیا گیا تھا اوس نے سفر کیا یہانتک کہ وہ سرزمین مصر کے ساحل تک آیا اور اوس نے ایک شہر بنا کیا جس کا نام اسکندریہ ہے جبکہ اوس شہر کے بنانے سے فارغ ہوگیا تو اللہ تعالی نے اوس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ اوس کو اوپر لے کے چڑھا آسمان اور زمین کے درمیان اونچا ہوا پھر اوس فرشتہ نے کہا جو چیز تیرے نیچے ہے تو اوسکو دیکھ ذوالقرنین نے کہا مین دو شہر دیکھتا ہون وہ فرشتہ اوسکو دوسری بار اوپر لیکے چڑھا اور اوس نے کہا جو شے تیرے نیچے ہے اوس کو تو دیکھ اوس نے کہا مین کوئی شئی نہین دیکھتا ہون اوس وقت فرشتہ نے ذوالقرنین سے کہا کہ وہ دو شہر جو نظر آتے تھے وہ بحر مستدیر ہے اور اللہ تعالی نے تیرے لئے ایک مسلک کیا ہے تو اوس مسلک پر چلیگا تو جاہل کو علم سکھلادیگا اور عالم کو اوسکے علم پر ثابت رکھیگا آپ نے فرمایا کہ پھر اوس فرشتہ نے ذوالقرنین کو اوتار دیا ذوالقرنین ایسے دو پہاڑون کے درمیان ایک دیوار بنائی جو وہ پھسلاتی ہین اون دونون پہاڑون پر کوئی شئی قرار نہین پکڑتی جبکہ اون دونون پہاڑون سے فارغ ہوا اوسنے روی زمین مین سفر کیا اور ایسی قوم کے پاس آیا جنکے چہرے کتون کے چہرون کی مثل تھے جبکہ اون سے گزرا تو ایک قوم کے پاس گیا پھر اوس نے سفر کیا جبکہ اون سے گزر گیا تو ایک ایسی قوم کے پاس آگیا جو سانپون مین سے تھے اور اونمین کا ایک سانپ عظیم پتھر کو نگل جاتا تھا پھر ذوالقرنین غرانیق کے پاس گیا اون کتابی لوگون نے سنکر یہہ کہا ایسیہی ہم ذوالقرنین کو اپنی کتاب مین پاتے ہین۔

بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میرا مال لے لے آپ نے اوسکے باپ کو بلایا جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ اوس بوڑھے نے اپنے نفس مین کچھہ کہا ہے جسکو اوسکے کانون نے نہین سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بوڑھے سے پوچھا

کہ تونے اپنے دل مین کچھ کہا ہے جسکو تیرے کانون نے نہین سنا ہی اوس نے کہا اللہ تعالی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہماری بصیرت اور یقین کو زیادہ کرے بیشک مین نے کہا ہے آپ نے فرمایا لا کیا ہے اوس نے اشعار پڑھے ؎

غذوتک مولودا ومنتک یافعاً	تعل بما اجنی علیک وتنہل
اذا لیلة ضافتک بالسقم لم ابت	لسقمک الا ساہرا اتململ

جسوقت بیماری کے سبب سے کوئی رات تجھپر تنگ ہوجاتی تیری بیماری سے مین رات کو نہین رہتا مگر بیدار اور بیچین ۱۲

تخاف الروی نفسی علیک وانہا	لتعلم ان الموت حتم موکل

میرا نفس ہلاکت کا تجھپر خوف کرتا تھا حال یہ تھا کہ میرا نفس ضرور جانتا تھا کہ موت واجب اور قضا کی ہوئی ہے ۱۲

کانی انا المطروق دونک بالذی	طرقت بہ دونی فعینای تہمل

جو بیماری تجھپر آتی گویا وہ بیماری مجھپر آتی تھی تیری بیماری سے میرے آنکھون سے آنسو بہتے تھے ۱۲

فلما بلغت السن والغایة التی	الیک مدی ما کنت فیک اؤمل

جبکہ تو جوان ہوا اور اوس انتہا کو پہونچی جسکی مجھے آرزو تھی ۔ ۱۲

جعلت جزائی غلظة وفظاظة	کانک انت المنعم المتفضل

تو نے میری جزا سخت کلامی اور بدخوئی سے دی گویا تو میرا نعمت دینے والا اور مجھپر بخشش کرنیوالا ہے ۱۲

فلیتک اذ لم ترع حق ابوتی	کما یفعل الجار المجاور تفعل

جسوقت حق پدری کی تو رعایت نہین کرتا ہے کاش تجھ سے ویسا معاملہ کیا جاتا جو پڑوسی کے ساتھ پڑوسی کرتا ہے ۔ ۱۲

یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو دئے اور اوس بوڑھے کے فرزند کا گریبان پکڑا اور فرمایا انت ومالک لابیک ۔

بیہقی نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس حضرت فاطمہ کی شادی کا پیام آیا میری مولاۃ نے مجھہ سے کہا کیا تمکو معلوم ہے
کہ حضرت فاطمہ رضؓ کی شادی کا پیام آیا ہے تمکو اس امر سے کون امر مانع ہے کہ تم حضرت فاطمہ
کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ مین یہہ سنکر آپ کے پاس گیا
حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت اور ہیبت تھی جبکہ مین آپ کے سامنے
بیٹھہ گیا مین کچھہ بات نکر سکھا واللہ مجھکو یہہ قدرت نہوئی کہ مین کلام کرون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے پوچھا اے علی تم کیون آئے ہو کیا حاجت ہے مین چپ ہو رہا آپ نے
فرمایا شاید تم اس لئے آئے ہو کہ فاطمہ کے ساتھہ شادی کی درخواست کرو مین نے عرض کی
بیشک مین اس لئے آیا ہون ۔

بیہقی نے ابو سعید الخذری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو بھوک کی تکلیف ایسی ہوئی کہ اوس
کی مثل ہرگز ایسی تکلیف نہین ہوئی تھی میری بہن نے مجھہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے سوال کرو مین آپ کے پاس آیا یکایک مین نے دیکھا کہ آپ خطبہ پڑہ رہے ہین
مین آپ نے فرمایا جو شخص پارسائی چاہے گا اللہ تعالی اوس کو عفت دیگا اور جو شخص غنا چاہیگا
اللہ تعالی اوس کو غنی کرے گا یہ سنکر مین نے اپنے دل مین کہا ضرور اس ارشاد سے مین ہی ارادہ
کیا گیا ہون مین آپ سے کسی شئی کا سوال نکرونگا مین اپنی بہن کے پاس پلٹ کے آیا اور آپ کے
ارشاد سے خبر کی میری بہن نے کہا تم نے اچھا کیا جبکہ دوسرا دن ہوا واللہ مین نے ایک قلعہ کے
نیچے اپنے نفس کو مشقت اور رنج مین ڈالا یکایک مین نے یہود کے دراہم مین سے درہم پائے ہم نے
اون درہمون سے کھانے کی چیزین خریدکین اور کھائین اور ہمارا ایسا حال ہوا کہ دنیا آئی انصار
مین سے کوئی گھروالا مال مین ہم سے زیادہ نہ تھا اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس لفظ
سے کی ہے کہ اول آپ مجھہ سے متوجہ ہوے اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ مین نے اپنے دل مین کہا کہ
آپ نے یہ قول نہین فرمایا مگر خاص میرے واسطے اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ اللہ تعالی نے

میرے واسطے ایسا رزق مقدر کیا کہ مین اوسکا شمار نہین کرسکتا تھا۔

چھٹا باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلّم نے منافقون کی خبر دی تھی

بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس خطبہ پڑھا آپ نے خطبہ مین فرمایا اے لوگو تم مین سے بعض منافقین ہین جس منافق کا مین نام لون اوس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو جاوے آپ نے ہر ایک کا نام لیکر فرمایا اوٹھ اے فلان اوٹھ اے فلان یہانتک کہ چھتیس منافقون کو گنتی کیا۔

ابن سعد نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ منافقین جمع ہوے اور انھون نے اپنے درمیان گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تم لوگون مین سے بہت مرد جمع ہوے اونھون نے ایسا کہا ایسا کہا تم لوگ اوٹھو اور اللہ تعالی سے توبہ کرو اور استغفار کہو اور تمھارے واسطے مین اللہ تعالی سے مغفرت چاہتا ہون وہ لوگ نہین اوٹھے آپ نے اون سے تین بار ایسا فرمایا پھر آپ نے فرمایا یا تم لوگ اوٹھو یا تم لوگون کے نام سے مین پکارون پھر آپ نے فرمایا اوٹھ اے فلان منافقین ذلیل اور خوار منہ چھپائے ہوئے اوٹھے

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرون مین سے ایک حجرے کے سایہ مین بیٹھے تھے اور آپ کے پاس مسلمانون مین سے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا اور قریب تھا کہ اوس حجرے سے سایہ کم ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ قریب مین تمھارے پاس ایک ایسا مرد آویگا جو تمھاری طرف شیطان کی آنکھون سے دیکھے گا تم لوگ اوس سے کلام نہ کیجو اتنے مین ایک مرد ازرق چشم داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کس سبب ہے جو تو اور فلان اور فلان مجھکو گالیان دیتا ہے وہ آدمی اون

لوگون کی طرف چلا گیا اور اون کو بلا کر لایا اون لوگون نے قسم کھائی اور عذر کیا اللہ تعالیٰ نے
یہہ آیت نازل کی یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم آخر آیت تک ۔

یہہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اوس شخص کی خبر دی تھی جس نے اپنے آپ کو ذبح کیا

بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ فلان شخص مرگیا ہر آپ نے فرمایا وہ نہین مرا اوس نے دوسری بار کہا فلان مرگیا آپ نے فرمایا وہ نہین مرا پھر اوس نے تیسری بار کہا فلان مرگیا کہ فلانے ایک چوڑے لانبے پیکان والے تیر سے اپنا گلا کاٹ ڈالا آپ نے اوس پر نماز نہین پڑہی ۔

یہہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ وسلم نے ابو درداء کے اسلام لانے کی خبر دی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ابو الدرداء بت کو پوجتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ ابو الدرداء کے مکان مین داخل ہوے اور اون کے بتون کو توڑ ڈالا ابو الدرداء پلٹ کے آئے بت کو شکستہ دیکھا اوس بت سے کہا تیرا بھلا ہو تو نے اپنے نفس سے کیون نہین دفع کیا جو تجھکو توڑ ڈالا پھر ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس گئے ابو الدرداء کی طرف ابن رواحہ نے دیکھا کہ سامنے سے آرہے ہین کہا کہ یہ ابو الدرداء آرہے ہین اور مین گمان نہین کرتا ہون کہ یہ آئے ہین مگر یہہ کہ ہمارے ڈھونڈھنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تمھاری طلب مین نہین آئے ہین بلکہ اسلام لانے کے واسطے آئے ہین میرے رب نے ابو الدرداء کے مسلمان ہونے کے واسطے مجھ سے وعدہ کیا ہے ۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس ابر کی خبر دی تھی جو یمن مین برسا تھا

بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہمارے پاس ایک ابر آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ فرشتہ جو اس سحاب پر موکل ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور اوس نے مجھکو سلام کیا اور مجھکو یہ خبر دی کہ وہ اس سحاب کو اوس صحرا کی طرف چلا رہا ہے جو یمن مین ہے جس کا نام صریح ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک شتر سوار آیا ہم نے اوس سے سحاب کا واقعہ پوچھا اوس نے یہ خبر دی کہ ہم لوگون مین اوسی دن پانی برسا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا ایک شاہد ہے یہہ حدیث مرسل ہے بکر بن عبد اللہ المزنی سے جنکی یہہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابر کے فرشتہ کی خبر دی کہ وہ فرشتہ اوس شہر سے آرہا ہے اور اون لوگون مین فلان روز پانی برسا اور آپ نے اوس فرشتہ سے پوچھا ہمارے شہر مین کب پانی برسے گا اوس فرشتہ نے کہا فلان روز پانی برسیگا اوس وقت آپ کے پاس منافقین مین سے کچھ آدمی تھے آپ کے ارشاد کو اون منافقین نے محفوظ رکھا پھر اونھون نے آدمیون سے ابر کے برسنے کو پوچھا اونھون نے اوس کی تصدیق پائی منافقین ایمان لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا آپ نے اون کو یہہ دعا دی زادکم اللہ ایمانا اللہ تعالی تمھارے ایمان کو زیادہ کرے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد کی خبر دی تھی جسنے ایک جاریہ کو راہ مین پہنچایا تھا

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابی ہیثم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ایک جاریہ کو مدینہ شریفہ کے بعض راستون مین

دیکھا مین نے اپنا ہاتھ اوس کی کمر کی طرف جھکایا جب کہ دوسرا دن ہوا تو آدمی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ سے بیعت کرین مین نے اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے بڑھایا
اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لیجے آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم وہ نہین ہو
کہ کل کے دن تم نے اپنا ہاتھ اوس جاریہ کی طرف بڑھایا تھا مین نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے
بیعت لیجے واللہ مین عمر بھر پھر ایسا فعل نکرونگا آپنے فرمایا بہتر مین تمھاری بیعت قبول کرتا ہون۔

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بکری کی خبر دی تھی جو بغیر حق کے لی گئی تھی

بیہقی نے ایک انصاری مرد سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دعوت کی جبکہ کھانا رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لقمہ لیا آپ اوس
لقمہ کو اپنے دہان مبارک مین چبانے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ مین ایسی بکری کا گوشت پاتا ہون جو
بغیر حق لی گئی ہے اوس عورت سے پوچھا گیا اوس نے کہا کہ اوس کی پروسن نے اوس کے
پاس وہ بکری بغیر اذن اپنے شوہر کے بھیجی تھی۔
نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہی اور اس کو صحیح حدیث کہا ہی جابر رضہ سے یہ روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک عورت کے پاس سے گزرے اوس نے
آپ کے اور آپ کے اصحاب کے لئے ایک بکری ذبح کی اور اون کے لئے کھانا تیار کیا جبکہ
آپ اور آپ کے اصحاب پلٹ کے آئے اوس نے کہا یا رسول اللہ مین نے آپ کے لیے کھانا تیار
کیا ہی آپ آئے اور کھانا کھائیے آپ اور آپ کے اصحاب داخل ہوئے ایک لقمہ آپ نے لیا آپکو
یہہ قدرت نہین ہوئی کہ اوسکو حلق کے نیچے اوتارسکیں آپ نے فرمایا کہ یہہ وہ بکری ہی جو بغیر
اجازت اپنے اہل کے ذبح کی گئی ہے اوس عورت نے کہا یا نبی اللہ ہم لوگ آل معاذ سے تکلف نہین کرتے
ہین اور وہ لوگ ہم سے بھی تکلف نہیں کرتے ہین کہ ہم اون کی چیز لے لیں یا وہ ہماری چیز لے لیں

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چور کے احوال سے خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حارث بن حاطب سے یہ روایت ہو کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین چوری کی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وہ لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو آدمیون نے کہا اس نے چوری کی ہے اور کوئی فعل اس سے صادر نہین ہوا ہو آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر اوس نے دوسرے بار چوری کی پھر اوس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس نے حضرت ابوبکر الصدیق کے عہد مین چوری کی پھر اوس کا پیر قطع کیا گیا پھر اوس نے چوری کی اوس کا دوسرا پیر قطع کیا گیا یہانتک کہ اوس کے چارون ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے گئے پھر اوس نے پانچوین بار چوری کی ابوبکرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس شخص کے احوال سے زیادہ عالم تھے اس لئے آپ نے اوس کے قتل کے واسطے امر فرمایا تھا اس کو لیجاؤ اور قتل کر ڈالو آدمیون نے اوسکو قتل کر ڈالا۔

یہہ باب اوس عورت کے بیان مین ہے جس کے احوال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ روزہ رکھتی تھی اور غیبت کرتی تھی

بیہقی نے ابو البختری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت تھی جس کی زبان مین تیزی تھی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئی جبکہ اوس کو رات ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اوس کو بلایا اوس نے کہا مین روزہ دار تھی آپ نے فرمایا تو نے روزہ نہین رکھا جبکہ دوسرا روز ہوا اوس نے بعض تحفظ لسانی کیا جبکہ اوسکو شام ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اوسکو بلایا اوسنے کہا آج میرا روزہ تھا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا تیرا روزہ نہ تھا جبکہ دوسرا روز ہوا اوسنے

اپنی زبان کی پوری حفاظت کی اور کچھ تیز زبانی نہین کی جبکہ اوسکو شام ہوگئی آپ نے
اپنے کھانے پر اوس کو بلایا اوس نے کہا آج میرا روزہ تہا آپ نے فرمایا آج تو نے
روزہ رکھا یہہ حدیث مرسل ہے ۔
طیالسی اور بیہقی نے (شعب) مین اور ابن ابی الدنیا نے (ذم غیبت) مین انس رض
سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیون کو ایک دن کے
روزہ کے واسطے امر فرمایا اور فرمایا جب تک مین اذن ندون کوئی آدمی روزہ افطار
نکرے آدمیون نے روزہ رکھا یہانتک کہ اونھون نے شام کی ہر ایک مرد آتا اور کہتا
یا رسول اللہ مین روزہ دار تھا آپ مجھکو اذن دیجے تاکہ مین افطار کرون آپ اوس کو
اذن دیدیتے تھے یہانتک کہ جسوقت ایک مرد آیا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ
کے اہل مین سے دو عورتون نے روزہ رکھا تھا اور وہ آپ کے پاس آنے سے حیا
کرتی ہین آپ اون دونون کو اذن دیجے کہ وہ افطار کرین آپ نے اوس مرد سے اعراض
فرمایا پھر اوس نے عرض کی آپ نے اوس سے اعراض کیا پھر اوس نے عرض کی آپ نے
اوس سے اعراض کیا اور یہہ فرمایا کہ اون دونون بی بیون نے روزہ نہین رکھا اور وہ
شخص کیونکر روزہ رکھیگا جو آدمیون کا گوشت کھاویگا تم اون دونون کے پاس جاؤ
اور اون سے کہدو کہ اگر تم دونون نے روزہ رکھا تھا تو تم دونون قے کرو وہ مرد اون
بی بیون کے پاس پلٹ کے آیا اور اون کو خبر کی دونون بی بیون نے قے کی ہر ایک بی بی نے
خون کا لوتھڑا قے کیا وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور آپ کو خبر
کی آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان جس کے قبضۂ قدرت مین ہے اگر یہہ لوتھڑے
اون کے پیٹون مین باقی رہجاتے تو اون دونون کو آگ کھا لیتی ۔

احمد اور ابو یعلی نے اور بیہقی نے (شعب) مین اور ابن ابی الدنیا نے (ذم الغیبت) مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام عبید سے یہ روایت کی ہے کہ دو عورتون نے

روزہ رکھا اور ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہان پر دو عورتین ہین جنہون نے روزہ رکھا ہے اون کی یہ حالت ہے قریب ہے کہ پیاس سے مرجاوین آپ نے فرمایا اون دونون کو بلاو وہ دونون آئین اور بہت بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اون دونون مین سے ایک عورت سے فرمایا تو قے کر اوس نے خون اور پیپ اور کچھ لہو اور گوشت قے کیا یہانتک کہ آدھا قدح بھر گیا پھر آپ نے دوسری عورت سے فرمایا تو قے کر اوس نے پیپ اور خون اور کچھ لہو اور تازہ گوشت وغیرہ قے کیا یہانتک کہ قدح بھر گیا آپ نے فرمایا کہ ان دونون نے اوس شئی سے روزہ رکھا جسکو اللہ تعالی نے حلال کیا ہے اور اوس شئی سے اونھون نے افطار کیا جسکو اللہ تعالی نے ان پر حرام کیا ہے اون عورتون مین سے ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئی اور دونون آدمیون کا گوشت کھاتی رہین (یعنے لوگون کی غیبت کرتی رہین)۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے ایک عورت کو کہا کہ یہہ طویلۃ الذیل ہے یعنے اسکے دامن دراز ہین اور مین اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے مجھہ سے فرمایا تھوکو تھوکو مین نے گوشت کا لوتھڑا منہ سے پھینکا حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ثابت سے روایت ہے کہا ہے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے یکایک آپ کھڑے ہوگئے اور مکان مین تشریف لے گئے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت ہدیتاً آیا تھا اوس کی طرف سے کسی قوم کے لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے اونھون نے کہا اے زید کاش تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ سے یہہ کہتے کہ اگر آپ مناسب سمجھین تو اس گوشت مین سے ہمارے پاس بھیجئے آپ نے سنکر زید سے فرمایا تم اون آدمیون کے پاس پلٹ کر جاؤ اونھون نے تمھارے آنے کے بعد گوشت کھالیا ہے زید نے کہا مین پلٹ کر اون کے پاس آیا اور اون کو خبر کی اونھون

نے کہا ہم نے گوشت نہین کھایا اور یہہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ضرور کسی امر سے حادث ہوا ہی سب لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا گویا تمھارے
دانتون مین زید کے گوشت کی سبزی مین دیکھ رہا ہون سب نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہے
آپ ہمارے واسطے اللہ تعالی سے دعاے مغفرت چاہئے آپ نے اون کی مغفرت چاہی۔
ضیاء مقدسی نے (المختارہ) مین انس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عرب مین یہ دستور
تھا کہ سفر مین بعض آدمی بعض کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک مرد تھا جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ
تعالی عنہما کی خدمت کیا کرتا تھا دونون حضرات سو گئے اور دونون بیدار ہوئے اوس مرد
نے اون کے لئے کھانا تیار نہین کیا دونون حضرات نے کہا کہ وہ بہت سونے والا ہی اوس کو
بیدار کیا اور دونون نے اوس سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور
عرض کرو کہ ابوبکر اور عمر دونون آپکو سلام کہتے ہین اور آپ سے سالن مانگتے ہین آپ نے یہ پیام
سنکر فرمایا کہ اون دونون نے سالن کھالیا ہی یہہ ارشاد سنکر دونون حضرات آئے اور عرض
کی یا رسول اللہ کس شئے سے ہم نے سالن کیا ہی آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا سالن کیا ہے
قسم ہی اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی مین اوس کا گوشت تمھارے سامنے
کے دانتون مین دیکھ رہا ہون دونون حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے واسطے مغفرت
کی دعا کیجئے آپ نے فرمایا تم دونون اوس مرد سے کہو تا کہ وہ تمھارے لئے مغفرت چاہے۔

باب

بیہقی اور ابونعیم نے ام سلمہ رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ میرے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا
ہدیہ بھیجا گیا مین نے خادمہ سے کہا اسکو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
لیجاؤ لتنے مین ایک سائل آگیا اور وہ دروازے پر کھڑا ہو گیا اوس نے کہا تصدقوا بارک اللہ
فیکم ہم نے اوس کو جواب دیا بارک اللہ تعالی فیک سائل یہ سنکر چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لے آئے مین نے خادمہ سے کہا آپ کے پاس گوشت لیجاؤ خادمہ آپ کے

پاس گوشت بیجا و خادمہ آپ کے پاس گوشت لیکر گئی یکایک دیکھا گیا کہ گوشت سفید چمکدار پتھر ہوگیا ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا کیا تمھارے پاس کوئی سایل آیا تھا جسکو تم نے پھیر دیا ین نے کہا بیشک آیا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ گوشت اس لئے پتھر ہوگیا وہ پتھر ہمیشہ ام سلمہ کے مکان کے ایک جانب مین تھا اوس پر کوٹنے پیسنے کی شئ وہ کوٹتی اور پیستی تھین یہانتک کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وفات پائی۔

باب

طبرانی نے صحیح سند سے ابی مسعود رضہ سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ہم لوگ نمازیون مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھے آدمیون کو سخت مشقت اور تکلیف پہونچی یہانتک کہ مین نے مسلمانون کے چہرونسے اندوہ و غم اور منافقون کے چہرونسے فرح دیکھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ امر دیکھی آپ نے فرمایا واللہ آفتاب غروب نہوگا یہانتک کہ اللہ تعالی تمھارے پاس رزق لاویگا حضرت عثمان رض نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول دونون صادق ہین حضرت عثمان رضہ نے چودہ اونٹ جن پر غلہ تھا مع غلہ کے خرید کر لئے اُن چودہ مین سے نو اونٹ حضرت عثمان رضہ نے نبی صلی علیہ و آلہ وسلم کے پاس بھیجے اس غلہ کے آنے سے مسلمانون کے چہرونمین فرحت پہچانی گئی اور منافقون کے چہرون مین غم و اندوہ دیکھا گیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونون دست مبارک دعا کے واسطے اتنے اوٹھائے تھے کہ آپ کی دونون بغلون کی سفیدی دیکھی گئی حضرت عثمان کے واسطے آپ وہ دعا مانگ رہے تھے جو اوس سے قبل کسی کے لئے مین نے کوئی دعا نہین سنی تھی۔

ابو نعیم نے مسعود ابن الضحاک اللخمی سے یہ روایت کی ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اون کا نام مطاع رکھا اور اون سے فرمایا کہ تم اپنی قوم مین مطاع ہو یعنی قوم تمھاری اطاعت کرے گی اور اون سے فرمایا کہ تم اپنے اصحاب کی طرف جاؤ جو شخص تمھارے اس جھنڈے کے نیچے داخل ہوگا وہ امن پاویگا وہ قوم کی طرف گئے قوم کے لوگون نے اونکی اطاعت

کی اور اون کے ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اون لوگون نے آپ سے عرض کی آپ ہمارے واسطے دعا فرمایئے کہ ہم جرش پر غالب ہوجاوین آپ نے اون سے فرمایا کہ جرش الا جرش کی کثرت ہوگی اور آدمی قلیل ہوجاوین گے۔ وہ نحون نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ نے اسوقت اون کے کثیر ہونے کی دعا فرمائی ہے آپنے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور وہ نحون نے مجھکو یہ خبر دی کہ مسعود آپ سے صبح کو بحالت شرک جنگ کرے گا اور شام کے وقت ایسے حال مین آپ کے پاس آوے گا جو مسلمان ہوگا جبکہ زوال شمس کا وقت تھا تو مسعود آئے اور ایمان لائے مسعود کی یہ شان تھی کہ قومونکی ایسی اطاعت گزار تھی کہ جسوقت قبایل کے درمیان شر واقع ہوتا وہ جھنڈا لیتے اور اون کے درمیان اصلاح کرا دیتے۔

باب

ابن سعد نے ابی عبد الرحمن الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے یکایک دو شتر سوار نظر آئے جبکہ آپ نے اونکو دیکھا یہ فرمایا کہ یہ دونون بنی کندہ اور مذحج سے ہین یہان تک کہ وہ دونون آپ کے پاس آئے یکایک یہ معلوم ہوا کہ وہ دونون مذحج سے ہین اونحون نے آپ سے بیعت کی۔

باب

ابن عساکر نے ابی عاصم کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان بن عفان کے مولی نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کے پاس ہدیہ بھیجا آپ کا رسول رک رہا پھر آپ کا رسول آیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم کیون رکے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو جس امر نے تم کو روک رکھا تھا اوس سے مین خبر دون۔ تم ایکبار عثمان کی طرف دیکھتے تھے اور ایکبار رقیہ کی طرف دیکھتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ ان دونون مین سے کون احسن ہے اوس رسول نے عرض کی قسم ہے اوس ذات

کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ وہی امر ہے جس نے مجھکو روکا تھا۔
ابن عساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن سلام الجمحی نے حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے ابو المقدام مولی عثمان بن عفان نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کے ساتھ عثمان بن عفان کے پاس بکری کے پائے بھیجے وہ مرد دیر کر رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے آنے کے بعد اوس سے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو مین تم کو اوس امر سے خبر دیتا ہون جس امر نے تمکو روک رکھا تھا اوس مرد نے عرض کی بہتر ہے یا رسول اللہ آپ خبر دیجیے آپ نے فرمایا تم عثمان اور رقیہ کی طرف دیکھ رہے تھے اور دونون کے حسن سے تعجب کر رہے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے کی حدیثون کا جامع ہے

حاکم نے ابن مسعود سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آویگا حضرت ابو بکر آگئے اور سلام علیک کی پھر وہ بیٹھ گئے۔
احمد نے عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مرد اول اس دروازے سے داخل ہوگا وہ مرد اہل جنت سے ہے۔ سعد بن ابی وقاص داخل ہوئے
ابو یعلی اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اوس دروازے سے ایک مرد اہل جنت سے آویگا یکایک سعد بن ابی وقاص نظر آئے۔
بزار نے عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آوے گا استنے مین سعد داخل ہوئے آپ نے تین روز تک یہی فرمایا اور

ہر ایک دن سعد آتے گئے ۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے (اوسط) مین جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن الربیع کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے آپ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تمہارے پاس اسوقت ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے ابوبکر آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے عمر آئے۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے عثمان آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے اور آپ نے یہ دعا کی اے میرے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو ایسا کر وہ مرد علی ہون حضرت علی نظر آئے ۔

طبرانی نے سلمہ بن رافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے ضرور آویگا یکایک مین نے رفتار کی آواز سنی مین نے دیکھا کہ حضرت علی بن ابی طالب تھے ۔

ابن سعد نے عبدالرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی کلب مین سے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہا حضرت عائشہ کو اسکے پاس اوس کے دیکھنے کے لئے بھیجا حضرت عائشہ گئین پھر پلٹ کے آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے پوچھا تم نے کیا دیکھا اونھون نے کہا مینے کوئی زیادتی نہین دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا ضرور تم نے زیادتی دیکھی ہے تم نے اوس کے رخسار پر ایک ایسا خال دیکھا جس کے دیکھنے سے تمہارے جسم کا ہر ایک بال کھڑا ہو گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سے کوئی راز مخفی نہین ہے یعنی آپ کو ہر ایک شئے کا علم ہے ۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن سابط کے طریق سے حضرت عائشہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو ایک عورت کے پاس بھیجا جس کے ساتھ شادی چاہی تھی تاکہ اوسکو دیکھین حضرت عائشہ نے کہا مینے کوئی زیادتی نہین دیکھی آپ نے فرمایا تم نے

اوس کے رخسار پر ایک ایسا خال دیکھا جس سے تمہارے کن پٹیون کے بال کہڑے ہوگئے حضرت عایشہ نے کہا بیشے عرض کی آپ سے کوئی راز چھپا نہین ہے اور کس شخص کو یہ قدرت ہے جو آپ سے کوئی راز چھپاوے ۔

ابن سعد نے عباس بن عبداللہ بن سعید سے یہ روایت کی ہے خالد بن الولید نے مکہ معظمہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد کے باب مین اجازت چاہی جو بنی بکر سے تھا اور اون کے ساتھ جانے کا ارادہ رکہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس کو لیجاؤ مگر اپنے اس بھائی بکری سے بے خوف نہ رہنا خالد اوسکو ساتھ لے گئے اور سوگئے اور خالد ایسے حال مین بیدار ہوئے کہ اونھون نے دیکھا اوس مرد بکری نے تلوار سونتی ہے اور وہ یہ ارادہ کر رہا ہے کہ خالد کو اوس تلوار سے قتل کر ڈالے خالد نے اوسکو قتل کر ڈالا ۔

ابو نعیم نے (معرفۃ) مین اور ابن سعد نے عمرو بن الفغوا الخزاعی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بلایا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ میرے ساتھ ابوسفیان کے پاس مال بھیجین کہ وہ قریش مین تقسیم کر دین۔ امر مکہ کی فتح کے بعد تھا عمرو نے کہا مین اپنے ساتھی کو ڈھونڈ رہا تھا میرے پاس عمرو بن امیۃ الضمری آیا اور اوس نے کہا مجھہ کو یہ خبر پھونچی ہے کہ تم مکہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو مین تمہارا ساتھی رہونگا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا جسوقت تم عمرو بن امیہ کے قوم کے شہر مین اترو تو اوس سے ڈرتے رہیو اس لئے کہ کہنے والے نے کہا ہے اخوک البکری فلا تامنہ اپنے بھائی بکری سے بے خوف نہ رہیو عمرو نے کہا ہم گھر سے نکلے یہانتک کہ جسوقت مین مقام ابوار مین آیا تو عمرو بن امیہ نے مجھ سے کہا مین اپنی قوم سے ایک حاجت رکھتا ہون اون کے پاس مین جاتا ہون میرے واسطے ٹھیرے رہو مین نے کہا رشد کی حالت مین جاؤ جبکہ اوس نے پیٹھ پھیری مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد کیا مین نے اپنے اونٹ پر کجاوہ باندھا اور مین نکلا

اور یہ کہ مین تیز دوڑ رہا تھا یہانتک کہ جسوقت مین مقام اصافر مین تھا یکایک مین نے دیکھا کہ عمرو بن امیہ ایک گروہ کے ساتھ میرے سامنے آ رہا ہی عمرو بن الفغوار نے کہا مین نے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور اوس سے مین آگے بڑھ گیا جبکہ اوس کی قوم نے دیکھا کہ مین اون سے فوت ہوگیا وہ پھر گئے اور عمرو بن امیہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا میری ایک حاجت قوم سے تھی مین اس لئے گیا تھا مین نے کہا ٹھیک اور ہم چلے گئے یہانتک کہ ہم مکہ مین آگئے
ابو یعلی نے صحیح سند سے انس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکان سے غضب کی حالت مین باہر تشریف لائے آدمیون کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم لوگ مجھ سے آجکے روز کسی شی کو نہ پوچھو گے مگر مین اوس شی کی تمکو خبر دونگا ہم لوگ گمان کرتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہین حضرت عمر رض نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگون کو جاہلیت کے زمانہ سے بہت قرب ہے ہماری برائی آپ ہم پر ظاہر نہ فرماوین آپ ہم سے عفو فرماوین اللہ تعالی آپ سے عفو کریگا۔
ابو یعلی نے ابن عمر سے ایسی سند سے روایت کی ہی جس کے ساتھ کچھ خوف نہین ہی ابن عمر رض سے روایت ہی اونھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ یہ قبیلہ جو قریش مین سے ہی ہمیشہ امن مین رہیگا یہانتک کہ اس قبیلہ کے لوگون کو لوگ اون کے دین سے کفر کی حالت مین پھیر دینگے ایک مرد آپ کے پاس کہڑا ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول مین کیا جنت مین جاؤنگا یا دوزخ مین آپ نے فرمایا تم جنت مین ہو گے پھر آپ کے پاس دوسرا مرد کہڑا ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مین جنت مین ہونگا یا دوزخ مین آپ نے فرمایا دوزخ مین پھر آپ نے فرمایا جب تک مین ساکت رہون اور تم سے کوئی بات نہ کہون تم لوگ مجھ سے ساکت رہو کوئی بات نہ پوچھو اگر یہ امر نہوتا کہ تم لوگ دفن نہ کئے جاتے تو مین اہل دوزخ کے ایک گروہ کی تمکو ضرور خبر دیتا یہانتک کہ تم اون لوگون کو پہچان لیتے اور اگر مجھکو یہ امر کیا جاتا کہ مین تم کو دوزخی لوگون کو بتلاؤن تو مین تمکو بتلا دیتا۔
ابن عبد الحکم نے (فتوح مصر) مین مکحول کے طریق سے معاذ رض سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے جسدن اون کو یمن کی طرف بھیجا اپنے ناقہ پر معاذ کو سوار کرایا اور فرمایا اے
معاذ تم جاؤ یہانتک کہ تم مقام جند مین پہونچ گے جس جگہ یہ ناقہ تمکو لیکر بیٹھ جاوے اوس جگہ تم
اذان دیجو اور نماز پڑہیو اور اوس جگہہ مین مسجد بنائیجو معاذ رض گئے یہانتک کہ جند تک پہونچے
ناقہ نے اون کو لیکر گردش کی اور بیٹھنے سے انکار کیا جبکہ معاذ نے دیکھا کہ ناقہ نہین بیٹھی آدمیون
سے پوچھا کیا اس جند کے سوا اور جند بھی ہے آدمیون نے کہا ہان جند رکامہ ہے جبکہ جند رکامہ کے
پاس آئے تو ناقہ نے گردش کی اور بیٹھ گئی معاذ اوس جگہہ اوتر پڑے اور ندا ے صلوت کہی بھر
کہڑے ہو گئے اور نماز پڑھی ۔

دیلمی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ جس رات مین اسود عنسی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے خبر آئی آپ مکان سے ہمارے پاس آئے اور آپ نے فرمایا کہ
آج رات کو اسود قتل کیا گیا اوس کو ایک ایسے مبارک مرد نے قتل کیا ہے جو مبارکونکے اہلبیت سے ہے
کسی نے پوچھا وہ کون مرد ہے آپ نے فرمایا فیروز ہے ۔

حافظ عبد الغنی بن سعید نے (مبہمات) مین مدلوک سے یہ روایت کی ہے کہ ضمضم بن قتادہ کو ایک
کالا بچہ اوس عورت سے پیدا ہوا جو بنی عجل سے تھی ضمضم کو اوس سے وحشت ہوئی اوس نے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی آپ نے اوس سے پوچھا کیا تمہارے اونٹ
مین ضمضم نے کہا ہان ہین آپ نے پوچھا اون اونٹون کے کیا رنگ ہین ضمضم نے عرض کی
اون اونٹون مین احمر ہین اور اسود ہین اور اس رنگ کے سوا اور رنگ کے ہین آپ نے
فرمایا وہ رنگ کہان سے آئے جو احمر اور اسود کے سوا ہین ضمضم نے کہا اصل نے ان رنگون
کی طرف کھینچا ہے آپ نے فرمایا یہہ بھی اصل ہے جس نے تمہارے فرزند کو کالے رنگ کی طرف کھینچا
ہے یعنی (اصلاب یا ارحام مین کوئی کالا ہوگا جسکی وجہ سے یہ لڑکا کالا ہوا جس کا یہ اثر ہے) راوی
نے کہا بنی عجل کی بڑہیان آئین اور اونھون نے یہ خبر کی کہ اس عورت کی دادی کالی تھی ۔ اصل
حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رض کی حدیث سے ہے ۔

ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہو ایک مرد تھا کہ اوس نے خیر نہین
دیکھی تھی اور نہ اوس کے اعمال کثیر پہچانے جاتے تھے وہ مرگیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کیا تم لوگون کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے فلان شخص کو جنت مین داخل کیا
قوم نے اس بات سے تعجب کیا ایک مرد اوس کے اہل کی طرف گیا اور اوس کی عورت
سے اوس کا عمل پوچھا اوس نے کہا اوس کے کثیر اعمال نہین تھے سوا اسکے کہ اوس مین
ایک خصلت تھی رات اور دن مین وہ موذن کی اذان نہین سنتا مگر موذن کے قول کی مثل وہ
کہتا تھا وہ مرد آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسقدر قریب تھا کہ وہ آواز سنتا
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ تو فلان کے اہل کے پاس گیا
اور تو نے اون سے اوسکے عمل کو پوچھا اوس کے اہل نے تجھکو خبر دی ہو ایسا کہا ہے اور
ایسا کہا ہے یہ سنکر اوس مرد نے کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین

باب

بخاری نے ابن عمر رض سے روایت کی ہو کہا ہے کہ ہم اپنی عورتون کے پاس کلام کھلم کھلا اور کشادہ
روئی سے اس خوف سے بچتے تھے کہ ہمارے باب مین کوئی امر نازل نہو جاوے جبکہ نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو ہم نے اپنی عورتون سے کلام کیا ہم ہنسی خوشی سے رہتے
بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہو کہا ہے قسم ہے اللہ تعالی کی ہم لوگون مین
سے ہر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ہر ایک شئ سے باز رہتا تھا اور وہ اور اوسکی بی بی ایک
کپڑے مین ہوتے تھے اس خوف سے باز رہتا کہ ہم کچھ کرین گے تو ہم لوگون کے باب مین قرآن سے
کوئی امر نازل ہو جاے گا

یہہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے کہ جو امور بعد کو ہونے والے تھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی خبر دی تھی

جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسیہی وہ امور واقع ہوئے

مسلم نے حذیفہ رض سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون امور کی باتین کہین جو وہ ہونے والے ہین یہانتک کہ قیامت قایم ہوگی۔
شیخین نے دوسری وجہ سے حذیفہ رض سے روایت کی ہے کہا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون مین ایک مقام مین کہڑے ہوے اپنے اوس مقام مین کوئی شئ جو قیامت قایم ہونے تک ہونی ترک نہین کی مگر اوس کو ذکر فرمایا جس نے اوس کو یاد رکہا اوس نے یاد رکہا اور جس نے اوس کو بھلا دیا اوس نے بھلا دیا اور آپ کی ذکر کی ہوئی چیزون مین سے ضرور کوئی شئ ہوتی ہے جس کو مین بھول گیا تھا مین اوس شئ کو دیکھتا ہون اوس کو یاد کرلیتا ہون جیسے ایک مرد ایک مرد کے چہرہ کو یاد کرلیتا ہو جسوقت وہ اوس سے غائب ہوجاتا ہو پھر جسوقت وہ اوس کو دیکھتا ہو تو پہچان لیتا ہے۔
مسلم نے ابو زید سے روایت کی ہے کہا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فجر کی نماز پڑہائی پھر آپ منبر پر چڑہے اور آپ نے ہمکو خطبہ سنایا یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ منبر سے اوترے اور آپ نے نماز پڑہی پھر آپ منبر پر چڑہے اور آپ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑہا یہانتک کہ سورج غروب ہوگیا جو شئ ہوئی ہے اور جو شئ قیامت تک ہونے والی ہے آپ نے ہمکو اوس کی خبر دی ہم لوگون مین جو شخص زیادہ عالم ہو وہ ہم مین زیادہ یاد رکھنے والا ہے
احمد اور ابن سعد اور طبرانی نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسے حال مین چھوڑا ہو کہ کوئی طایر آسمان مین اپنے بازو نہین پھیرتا ہو مگر آپ نے ازروے علم کے اوس کا ہم سے ذکر کیا ہے اور ابو یعلی اور ابن منیع اور طبرانی نے اس کی مثل ابو الدرداء سے روایت کی ہے۔
احمد اور بخاری نے اپنی (تاریخ) مین اور طبرانی نے مغیرہ ابن شعبہ رض سے روایت کی ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون مین ایک مقام پر کہڑے ہوئے قیامت

تک جو امور آپ کی امت مین ہون گے آپ نے اوس کی ہمکو خبر دی جس شخص نے اوس کو محفوظ رکھا اوس نے محفوظ رکھا اور جو شخص اوس کو بھول گیا وہ بھول گیا۔

طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے واسطے دنیا بلند کی گئی ہو مین دنیا کی طرف اور اوس شی کی طرف جو قیامت تک ہونے والی ہے دیکھتا ہون اور میرا یہ دیکھنا ایسا ہو جیسے مین اپنے ان ہتیلیون کو صاف طور سے دیکھتا ہون اللہ تعالی نے اپنے نبی پر ہونے والی اشیا کو منکشف کر دیا ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے اپنے انبیا پر قبل اپنے نبی کے منکشف کر دیا تھا۔

احمد نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے آفتاب کو کسوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوۃ کسوف پڑہی پھر آپ نے فرمایا واللہ جب سے مین نماز پڑہتا تھا مین نے تمھارے دنیا و آخرت کے اوس امر کو دیکھا جس سے تم لوگ ملنے والے ہو۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے کے بیان مین ہو کہ آپکے اصحاب اور آپ کی امت پر دنیا کی کشایش ہوگی اور اصحاب اور آپ کی امت کے لیے منقش فرش ہون گے اور باہم حسد کرین گے اور جنگ کرین گے

مسلم نے ابو سعید سے اوںھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہو آپ نے فرمایا دنیا شیرین اور سر سبز ہے اور اللہ تعالی تم لوگون کو دنیا مین خلیفہ کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالی دیکھے کہ تم لوگ کیونکر عمل کرتے ہو تم لوگ دنیا سے بچو تم لوگ عورتون سے بچو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتون مین تھا۔

شیخین نے عمرو بن عوف سے یہہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

واللہ میں تم لوگون پر فقر سے خوف نہین کرتا ہون ولیکن مین تم لوگون پر یہ خوف کرتا ہون کہ تم لوگون پر دنیا پھیل پڑے جیسے کہ دنیا اون لوگون پر پھیلی تھی جو تم سے پہلے تھے ۔ جیسے اون لوگون نے دنیا کی رغبت کی تھی تم لوگ دنیا کی رغبت کرو اور جیسے دنیا نے اون لوگون کو کھیل اور غفلت مین ڈالا تھا تمکو کھیل اور غفلت مین ڈالے ۔

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم لوگون کے پاس منقش فروش ہین مین نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے پاس کہان سے منقش فرش ہونگے آپ نے فرمایا تم لوگون کے پاس منقش فرش آوینگے راوی نے کہا آج کے روز مین اپنی بی بی سے کہتا ہون کہ میرے پاس سے یہ منقش فروش دور ہٹاؤ میری بی بی مجھ سے کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا ہے کہ میرے بعد منقش فروش تمھارے واسطے ہون گے ۔

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہر اور بیہقی نے طلحۃ النضری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہر یہ کہ تم لوگ ایسے زمانہ کو پاؤ گے جو تم لوگون مین سے ایک شخص کے کھانے کا بڑا پیالہ صبح کو آویگا اور شام کو دوسرا اور تم لوگ استار کعبہ کے مثل لباس پہنوگے اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ کیا ہم لوگ آج کے روز اچھے مین یا اوس دن اچھے ہون گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ آج کے دن اچھے ہو آج کے دن تم لوگ آپس مین محبت رکھتے ہو اور اوس دن تم لوگ آپس مین بغض رکھوگے اور تمھارے بعض لوگ بعض کی گردنین مارین گے ۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن یزید سے روایت کی ہے عبد اللہ کھانے کے لئے کسی جا سے بلائے گئے جبکہ وہ دعوت مین آئے تو اونھون نے اوس مکان کو ایسا پر تکلف پایا جسکی دیوارون پر پردے پڑے ہوے تھے عبد اللہ مکان کے باہر بیٹھ گئے اور رونے لگے اون سے کسی نے پوچھا آپ مکان کے باہر کیون بیٹھے اور کیون روئے اونھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے تین بار فرمایا کہ دنیا تم لوگون پر ظاہر ہوئی ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ آج کے دن اچھے ہو جسوقت صبح کو ایک بڑا پیالہ کھانے کا تمھارے پاس آوے گا اور دوسرا بڑا پیالہ شام کو اور تم لوگون مین کا ایک شخص صبحکو ایک لباس پہنے گا اور شام کو دوسرا لباس اور تم لوگ اپنے گھرون پر ایسے پردے ڈالوگے جیسے کہ خانۂ کعبہ پر ڈالے جاتے ہین اوس وقت تمھاری ایسی حالت سے گی۔ عبداللہ رضہ نے کہا کیا مین ایسی حالت مین نرون حال یہ ہے کہ مین نے تم لوگون کو دیکھا کہ اپنے گھرون پر ایسے پردے ڈالتے ہو جیسے خانۂ کعبہ پر ڈالے جاتے ہین۔
ابو نعیم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ ہم لوگون کو قحط سالی نے کھالیا آپ نے فرمایا قحط سالی کے سوا تم لوگون پر مین خوف کرتا ہون کہ دنیا بٹنے کے طور پر تم لوگون پر بٹ پڑیگی کاش میری امت سونے کو زیور نہ بناتی اور ابونعیم نے اس حدیث کی مثل ابوذر اور حذیفہ رضہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیرہ کے فتح ہونیکی خبر دی تھی

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور طبرانی نے اور بیہقی اور ابونعیم نے خریم بن اوس بن حارثہ بن لام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی کہ آپ تبوک سے پھر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیرہ بیضا ہے جو میرے واسطے بلند کیا گیا ہے مین اوسکو دیکھ رہا ہون اور یہ شیما بنت نفیلۃ الازدیہ ہے جو سفید شہبا پر سوار ہے اور سیاہ خمار اوڑھے ہوے ہے مین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ مین داخل ہونگے اور مین شیما کو اوس صفت پر پاؤنگا جیسے کہ آپ وصف فرماتے تھے وہ میرے واسطے ہوگی آپ نے فرمایا وہ تمھارے لئے ہے جبکہ ابوبکر رضہ کی خلافت کا زمانہ تھا اور ہم لوگ

مسیلمہ الکذاب سے فارغ ہو گئے تھے ہم لوگ حیرہ کی طرف آئے جسوقت ہم حیرہ مین داخل
ہوے اول جو شخص ہم سے ملا وہ شیما بنت نفیلہ تھی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تھا وہ سفید لغلہ پر سوار اور سیاہ خمار اوڑھے ہوے تھی مین اوس کو لپٹ گیا
اور مین نے کہا اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہے خالد بن الولید
نے مجھ سے اوس پر گواہ طلب کئے مین خالد بن الولید رض کے پاس گواہ لایا اور گواہ اس
امر کے محمد بن سلمہ اور محمد بن بشر الانصاری تھے خالد نے شیما کو میرے سپرد کر دیا ہمارے پاس
شیما کا بھائی اوترا ہم سے صلح کا ارادہ رکھتا تھا اوس نے کہا اسکو میرے ہاتھ بیع کر دو مین
نے کہا اسکی قیمت مین دس سو سے کم نکرونگا اوس نے مجھکو ایک ہزار درہم دے دئیے مجھ سے
آدمیون نے کہا اگر تم ایک لک درہم کہتے تو شیما کا بھائی تمکو دے دیتا مین نے کہا مین یہہ
گمان نہین کرتا تھا کہ عدد دس سو سے اکثر بھی ہوتے ہین۔

بیہقی اور ابونعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا حیرہ مثل کتون کے دانتون کے میرے لئے متمثل ہوا یا یہہ فرمایا تم لوگ اوس
کو فتح کرو گے یہ سنکر ایک مرد کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ نفیلہ کی بیٹی کو مجھے
بخشدیجے آپ نے فرمایا وہ تیری ہے اصحاب نے بنت نفیلہ کو اوس مرد کو دیدیا اوس کا باپ
آیا اور اوس نے پوچھا کیا تم اس عورت کو بیچتے ہو اوس نے کہا ہان اوس نے پوچھا کتنے
کو اوس مرد نے کہا ہزار درہم کو اوس کے باپ نے کہا اگر تم تیس ہزار کہتے تو مین دیکر
اوس کو لے لیتا اس مرد نے پوچھا کیا ایک ہزار سے زیادہ بھی عدد ہوتے ہین۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے کے بیان مین ہے کہ یمن اور شام اور عراق فتح ہوگا۔

شیخین نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے یمن فتح کیا جاویگا اور ایسی قوم آویگی جو
وہ چوپایون کو ہانکتے وقت بس بس کہیگی وہ لوگ اپنے اہل اور اون لوگون کو کوچ کرادینگے
جو اون کی اطاعت کرینگے کاش اونکو یہ علم ہوتا کہ مدینہ اون کے لئے اچھی جگہ ہو۔ پھر ملک شام
فتح کیا جاویگا اور ایسی قوم کے لوگ آوین گے جو چوپایون کو ہانکتے وقت بس بس کہین گے
اور وہ لوگ اپنے اہل اور اون لوگون کو کوچ کرادینگے جو اون کی اطاعت کرین گے کاش
اونکو علم ہوتا کہ مدینہ اون کے لئے اچھی جگہ ہے۔ پھر عراق فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم کے
لوگ آوین گے جو چوپایون کو ہانکتے وقت بس بس کہین گے اور وہ لوگ اپنے اہل اور اون
لوگون کو کوچ کراوین گے جو اون کی اطاعت کرین گے کاش اون لوگون کو یہ علم ہوتا کہ اون
کے لئے مدینہ اچھی جگہ ہو (یعنے اون لوگون کو یہ علم نہین ہے کہ مدینہ قیام کے لئے بہتر جگہ ہو
اگر اون کو یہ علم ہوتا تو وہ مدینہ ہی مین رہتے

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور بیہقی نے عبداللہ بن حوالۃ الازدی
سے روایت کی ہے کہا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تم لوگ کئی لشکر ہو جاوگے
ایک لشکر شام مین ہوگا اور ایک لشکر عراق مین اور ایک لشکر یمن مین مین نے عرض کی یارسول اللہ
میرے واسطے جگہ انتخاب فرمائیے آپ نے فرمایا تم شام سے نکالیو وہین رہیو اور جو شخص شام
کے قیام سے انکار کرے اوس کو چاہئے کہ یمن مین جاوے اور اوس کی نہرون کا پانی پیئے
اس لئے کہ اللہ تعالی نے میرے واسطے شام اور اہل شام کی کفالت کی ہے۔

ابن سعد نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہا ہو عبدالرحمن بن عوفؓ کہا نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجھکو شام مین ایک جاگیر دی ہے جس کا نام سلیل ہے آپ نے وفات پائی
اوسکی سند مجھکو لکھکر نہین دی اور مجھ سے یہی فرمایا ہو کہ جس وقت اللہ تعالی ہم کو شام
پر فتح دیگا وہ جاگیر تمھاری ہے۔

ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اہل عراق کے واسطے ذات عرق کو حج کے لئے موقت فرمایا ہے۔

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس اور جو ملک کہ اوسکے ساتھہ ہے اوس کے فتح ہونے کی خبر دی ہے

بخاری اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہی عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہی
کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم چھے چیزون کی گنتی کرو جو قیامت کے سامنے
آوین گے اون چھہ مین سے ایک میری وفات ہی پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر ایسی دو موتین
تم لوگون کو لین گی جیسے بکریون کو قعاص لیتی ہے اور اون کو فوراً ہلاک کردیتی ہے پھر تم لوگون مین
مال اسقدر جاری ہوگا کہ ایک مرد کو سو اشرفین دی جاوینگی وہ خشمناک ہوگا پھر ایک ایسا فتنہ
ہوگا جو عرب مین کوئی مکان باقی نرہیگا مگر وہ فتنہ اوس مین داخل ہوگا پھر تمھارے اور بنی الاصفر
کے درمیان ایک صلح ہوجاوے گی اور بنی الاصفر تم سے بدعہدی کرین گے اور وہ تمھارے
پاس اسی جھنڈون کے نیچے آوین گے اور ہر ایک جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہون گے
اور حاکم نے اس حدیث پر یہہ زیادہ کیا ہے کہ بنی الاصفر تم سے بدعہدی کرین گے یہانتک
کہ عورت کا حمل تک بے وفائی کریگا۔ جبکہ عام عمواس تھا تو اصحاب نے یہ زعم کیا کہ عوف
بن مالک نے معاذ سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا تم چھہ
چیزون کی گنتی کرو اون چھہ چیزون مین سے تین چیزین ہوگئی ہین اور تین چیزین باقی رہ گئی
ہین معاذ رضہ نے کہا کہ ان تین چیزون کے واسطے ایک مدت باقی ہے ولیکن پانچ چیزین ہین
جو تم لوگون مین آپہونچی ہین جو شخص اون پانچ چیزون مین سے کسی چیز کو پاوے گا (یعنے اوس چیز
کے وقت موجود ہوگا) پھر اوس کو یہ قدرت ہو کہ وہ مرسکے تو اوس کو مرجانا چاہئے وہ یہ امور
ہین کہ منبرون پر بیٹھہ کر لعنت کرنا ظاہر ہوگا اور اللہ تعالی کا مال جھوٹون کو دیا جاویگا اور شکارون

مین صرف ہوگا اور بغیر حق خونریزی ہوگی اور قطع ارحام کیا جاویگا۔
ابن سعد نے ذی الاصابع سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کی کہ
کہ اگر آپ کے بعد ہم لوگ زندگی کے ساتھ مبتلا ہون (یعنے ہم جیتے رہین) اور آپ وفات پا جاوین
آپ مجھکو کہان پر حکم فرماتے ہین کہ مین وہان اوترون اور مقیم رہون آپ نے فرمایا کہ بیت المقدس
مین تم اوترو یقین ہے کہ اللہ تعالی تمکو ایسی ذریت نصیب کریگا کہ وہ اوس مسجد کو آباد کریگی
وہ لوگ صبحکو اوس مسجد مین جاوین گے اور شام کو جاوین گے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مصر کی اور اون واقعات کی خبر دی ہے جو مصر مین حادث ہونے والے تھے

مسلم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم
لوگ ایسے ملک کو فتح کروگے جس مین قیراط کا ذکر کیا جاویگا تم لوگ اوس ملک کے رہنے
والون سے خیر کے ساتھ وصیت کرو اس لئے کہ اون لوگون کے واسطے ذمہ اور رحم ہے
جس وقت تم دو مردون کو دیکھو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہہ پر لڑتے ہین تو تم اوس زمین سے
نکل جائیو ابوذر نے کہا ربیعہ اور عبدالرحمن کی طرف بن شرحبیل بن حسنہ گئے وہ دونون
آپس مین ایک اینٹ کی جگہہ پر نزاع کر رہے تھے ابن شرحبیل اوس سرزمین سے نکل کے
چلے گئے

بیہقی نے اور ابونعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ مصر کو فتح کرو تو قبط کو خیر کی وصیت
کیجو اس لئے کہ قبط کے واسطے ذمہ اور رحم ہے (ذمہ اور رحم کی وجہ یہہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کی والدہ قبط سے تھین اور حضرت ماریہ ام ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قبطیہ تھین)

ابونعیم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی اور فرمایا مصر کے قبطیون کے معاملہ مین اللہ سے ڈرو تم لوگ قبط پر غالب آنے والے ہو وہ لوگ تمھارے واسطے ساز وسامان اور اللہ تعالی کے راستہ مین اعوان ہون گے۔

مسلم رض نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عراق نے اپنے درہم اور اپنے قفیز کو منع کیا ہر اور شام نے اپنے مدی اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور مصر نے اپنے اردب اور اپنے دینار کو منع کیا ہر اور جس جگہہ سے کہ تم لوگون نے ابتدا کی تھی اوس جگہہ سے تم پلٹ گئے یحیی بن آدم نے یہہ کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قفیز اور درہم کو اوسکے قبل ذکر کیا کہ حضرت عمر قفیز اور درہم کو زمین پر بطور خراج مقرر کرین۔ ہروی نے کہا ہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شی کی خبر دی جو وہ موجود تھی اور وہ شی اللہ تعالی کے علم مین ہونے والی تھی آپ کا لفظ مبارک ماضی کے صیغہ کے ساتھہ نکلا ہے اس لئے کہ وہ شی جو ہونے والی تھی اس کے لئے اللہ تعالی کے علم مین ماضی کا زمانہ تھا۔

شافعی رح نے (کتاب الام) مین حضرت عایشہ رض سے یہ روایت کی ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کے واسطے ذوالحلیفہ کو حج کے لئے موقت کیا ہر اور اہل شام اور مصر اور مغرب کے واسطے جحفہ کو موقت کیا ہر۔

یہہ باب اس بیان مین ہے کہ جو لوگ دریا مین جہاد کرین گے ام حرام اون مین سے ہون گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس امر کی خبر دی ہے

شیخین نے انس رض سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام حرام کے پاس آئے

اوران کے پاس سو رہے پھر آپ ایسے حال مین بیدار ہوگئے کہ ہنس رہے تھے ۔
ام حرام نے عرض کی یارسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین۔ آپ نے فرمایا میری امت کہ ایسے
بہت سے آدمی میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ تعالی کے راستہ مین جہاد کرین گے ۔ اور
وہ اس دریا کے وسط مین سوار ہون گے اور اپنی قوم کے رشتہ دارون پر وہ بادشاہ ہونگے ام حرام نے
کہا مینے عرض کی یارسول اللہ آپ اللہ تعالی سے یہ دعا فرماوین کہ مجھکو ان لوگون مین سے کردے
آپ نے ام حرام کے واسطے دعا کی پھر آپ نے اپنا سر مبارک تکیہ پر رکھا اور سو رہے پھر آپ ایسے
حال مین بیدار ہوئے کہ آپ ہنس رہے تھے ۔ ام حرام نے کہا مین نے عرض کی یارسول اللہ آپ
کیون ہنس رہے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے بہت سے آدمی میری امت کے میرے سامنے
پیش کئے گئے جو اللہ تعالی کی راستہ مین جہاد کرینگے اس دریا کے وسط مین وہ سوار ہونگے اور اپنی قوم کے قریب لوگون پر بادشاہ ہونگے
مینے عرض کی یارسول اللہ آپ میرے لئے یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالی اُن آدمیون مین سے مجھکو کرے
آپ نے فرمایا تم اون اول لوگون مین سے ہو ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن الصامت کے ساتھ
معاویہؓ کے زمانہ مین دریا مین ایسے حال مین سوار ہوئین کہ غازیہ تھین ۔ جبکہ یہ لوگ اپنے جہاد سے
پھرے اور پلٹ رہے تھے ام حرام کے قریب ایک چوپایہ کیا گیا تاکہ سوار ہون اُس چوپایہ نے
اون کو گرا دیا وہ مرگئین ۔

بخاری نے عمر بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے ام حرام نے ہم سے حدیث کی ہی
اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اول لشکر میری
امت کا دریا مین جہاد کریگا ۔ وہ لوگ اپنے نفوس کے لئے جنت کو واجب کرینگے مین نے
عرض کی یارسول اللہ کیا مین اون غازیون مین ہون گی آپ نے فرمایا تم اون مین ہوگی تب
پھر آپ نے فرمایا اول لشکر میری امت کا قیصر کے شہر مین جاوے گا اون کے واسطے مغفرت
ام حرام نے کہا مین نے پوچھا کیا مین اون لوگون مین ہون گی ۔ آپ نے فرمایا نہین ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوزہ

اور کرمان کی جنگ اور اوس قوم کی جنگ کی خبر دی ہے جو بالون کی جوتے پہنے گی

بخاری رح نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لوگ خوز اور کرمان کے لوگون سے جو عجمی ہین اور اون کا چہرہ سرخ اور چپٹی ناکین ہین - اور چھوٹی چھوٹی انکھین ہین اور اون کے چہرے ایسی ڈہالون کی مانند ہین جو چپٹی ہین جنگ کروگے - اور جب تک قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لوگ ایسی قوم سے جنگ کروگے جو اون کے جوتے بالون کی ہون گے - بیہقی نے کہا ہے یہ امر واقع ہوچکا ہے اس لئے کہ ایک قوم خوارج مین سے تھی اون لوگون نے رے کے ناحیہ مین خروج کیا تھا اور اون کے جوتے بال کے تھے۔

یہ باب ہند کے غزوہ کے بیان مین ہے

بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ ہند کا وعدہ ہم سے فرمایا ہے -

باب

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ذی مخبر سے روایت کی ہے اونھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل روم تم لوگون سے ایسی صلح کرین گے جو امن کی صلح ہوگی۔

یہ باب اُس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فارس اور روم کے فتح ہونے کی خبر دی تھی

بیہقی اور ابونعیم اور ثابت نے (دلایل) مین عبداللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے ہم نے آپ سے برہنگی اور محتاجی اور شے کی قلت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم لوگون کو بشارت ہو واللہ مین تم لوگون پر شے کی قلت سے شے کی کثرت کا زیادہ خوف کرتا ہون واللہ یہ امر تم لوگون مین ہمیشہ رہے گا یہانتک کہ اللہ تعالی تم لوگون کو سرزمین فارس اور روم اور حمیر فتح کریگا اور یہان تک ہو گا کہ تم لوگ بڑے بڑے تین لشکر ہو جاؤ گے ایک بڑا لشکر شام مین اور ایک بڑا لشکر عراق مین اور ایک بڑا لشکر یمن مین ہوگا اور یہان تک ہوگا کہ ایک مرد کو سو درہم یا دینار دیے جاوین گے اون سے غضبناک ہوگا۔ یعنی اون کو تھوڑا سمجھکر غصہ کریگا میتے عرض کی یارسول اللہ شام کی کون شخص طاقت رکھتا ہے شام مین اہل روم ایسے ہین جنہین بڑی بڑی سرزمین ہین آپ نے فرمایا حال یہ ہے کہ اللہ تعالی شام تم لوگون کو ضرور فتح کرا دے گا اور شام مین تم لوگون کو خلیفہ کرے گا یہان تک ہو گا کہ تم لوگون مین سے ایک مرد کالے رنگ پیادہ پا پھرنے والے کے گرد گورے لوگون کا ایک گروہ حلقہ باندہکر کھڑا رہے گا جس شے کیواسطے وہ اون کو امر کرے گا وہ لوگ کرینگے۔

عبدالرحمن بن جبیر بن نفیل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اس حدیث کی صفت جزء بن سہیل اسلمی مین پہچانی اور وہ اس زمانہ مین عجمیون پر مسلط تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مسجد کی طرف جاتے تو جزء بن سہیل کی طرف اور اون لوگونکو دیکھتے تھے جو اوس کے گرد کھڑے ہوتے تھے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعریف سے جو جزء بن سہیل اور اون لوگون کے باب مین کی تھی تعجب کیا

بیہقی اور ابونعیم نے عبداللہ بن بسر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے فارس اور روم تم لوگون پر ضرور فتح کیا جاوے گا۔ یہان تک کہ طعام کی کثرت ہو جاوے گی اور اللہ عزوجل کا نام اوس طعام پر ذکر نہ کیا جاوے گا یعنی بسم اللہ کہکر نہ کھاوین گے اللہ کا نام بھول جاوینگے

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت میری امت ہاتھ پھینکتی ہوئی ناز سے چلیگی اور اون کے خدمتگار اہل فارس اور اہل روم ہون گے اوس وقت اون کے اشرار اخیار پر مسلط ہون گے۔

حاکم نے زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنو تم لوگون پر نہ آوے گا مگر ایسا ایسا امر یہان تک کہ فارس اور روم تم لوگون پر فتح ہوگا تم لوگون مین کا ایک شخص ایک حلہ صبح کو پہنے گا اور ایک حلہ شام کو اور تمہارے صبح کے کھانے مین ایک کٹھلا لایا جاوے گا اور شام کو دوسرا کٹھلا لایا جاوے گا۔

ابو نعیم نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب مین کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ فقر کا خوف کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالی فارس اور روم تمکو فتح کرنے والا ہے اور تم لوگون پر دنیا ٹپنے کے طور پر ایسی بستے گی کہ تم کو میرے بعد اگر تم حق سے پھروگے تو کوئی چیز نہ پھیرے گی مگر دنیا۔

حاکم اور ابو نعیم نے ہاشم بن عتبہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مین غازیون مین تھا مینے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جزیرۂ عرب مین جہاد کروگے اللہ تعالی تمکو اوس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ فارس سے جہاد کروگے اللہ تعالی فارس پر تمکو فتح دے گا پھر تم لوگ روم سے جہاد کروگے اللہ تعالی تمکو اوسپر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ دجال سے جہاد کروگے اللہ تعالی اوس پر تمکو فتح دے گا۔

بیہقی نے عمرو بن شرجیل سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے آج رات کو دیکھا گویا کالی بکریان میرے پیچھے آرہی ہین پھر اون کالی بکریون کی ردیف سفید بکریان ہوگئی ہین اون مین کالی بکریان نہین دکھائی دیتین۔ حضرت ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کالی بکریان عرب لوگ ہین کہ آپ کا اتباع کرین گے پھر عرب کے ردیف اہل عجم ہوجاوین گے یہان تک کہ عرب عجم مین نہین دکھائی دین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بیشک ایسی ہوگا اور سحر کے وقت فرشتہ مجھکو ایسی تعبیر دی ہے یہ حدیث مرسل ہو۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ کسری اور قیصر ہلاک ہوجاوینگے اور اون کے خزانے نبٹ جاوینگے اور کسری اور قیصر دونون کے بعد کسری اور قیصر نہ ہونگے۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کسری ہلاک ہوجاویگا تو اوس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور جسوقت قیصر ہلاک ہوجاویگا تو اوس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے تم لوگ اون دونون کے خزانے کو اللہ تعالی کے راستہ مین خرچ کروگے۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرۃؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانون کا ایک گروہ کسری کے وہ خزانے جو قصر ابیض مین ہین کھولینگے جن آدمیون نے وہ خزانے کھولے اونہین مین اور میرا باپ تھا اون خزانون مین سے ہمکو ایک ہزار درہم پہونچے۔

احمد اور ابو یعلی نے حفیف الکندی سے روایت کی ہے کہا ہے مین مکہ مین آیا تھا اور مین عباسؓ کے پاس اس لئے گیا کہ اون سے بیع کرون مین حضرت عباس کے پاس مقام منی مین تھا اون سے قریب ایک خیمہ تھا اوس مین سے ایک مرد نکلا یکایک آسمان کی طرف دیکھا جبکہ سورج کو دیکھا کہ مایل ہوگیا ہے نماز پڑہنے کھڑا ہوگیا پھر ایک عورت خیمہ سے نکلی اور وہ اوس مرد کے پیچھے نماز پڑہنے کے لئے کھڑی ہوگئی پھر خیمہ سے ایک لڑکا نکلا اور وہ اوس مرد کے ساتھ نماز پڑہنے کے لئے کھڑا ہوگیا مینے حضرت عباسؓ سے پوچھا یہ کون شخص ہے حضرت عباسؓ نے کہا یہ محمدؐ میرا بھتیجا ہے اور اوس کی بی بی خدیجہؓ اور اوس کا چچازاد بھائی علی ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی اوس کے امر مین اوس کا اتباع نہین کیا ہے مگر اوس کی بی بی اور اوس کے چچازاد

بھائی نے اور وہ یہ زعم کرتا ہے کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے اسکو فتح ہون گے۔

بیہقی نے حسن رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسریٰ کے کنگن لائے گئے وہ دونون کنگن سراقہ بن مالک نے پہن لئے وہ کنگن سراقہ کے مونڈھون تک پہونچ گئے حضرت عمرؓ نے دیکھکر کہا الحمد اللہ کہ کسریٰ بن ہرمز کے دونون کنگن سراقہ بن مالک جو اعرابی ہے اور بنی مدلج سے ہے اوس کے دونون ہاتھون مین ہین۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے اون دونون کنگنون کو سراقہ نے نہین پہنا۔ مگر اس سبب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کی کلائیون کی طرف دیکھکر فرمایا تھا گویا اسے سراقہ مین تم کو دیکھ رہا ہون تمنے کسریٰ کے کنگن پہنے ہین اور اوس کا کمربند لگایا اور اُس کا تاج پہنا ہے۔

بیہقی نے ابن عتبہ کے طریق سے اسرائیل ابی موسیٰ سے ابی موسیٰ نے حسنؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا جسوقت تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے تمہارا کیا حال ہوگا راوی نے کہا جبکہ حضرت عمرؓ کے پاس کسریٰ کے کنگن لائے گئے آپ نے سراقہ کو بلایا اور اون کو کنگن پہنائے اور اون سے فرمایا کہو الحمد اللہ اللہ وہ ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے کنگنون کو چھینا اور اونکو سراقہ اعرابی کو پہنایا۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابن محیریز سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فارس ایک یا دو ٹکرون کا ہے پھر اس کے بعد فارس کبھی فارس نہوگا اور روم مین بہت سے سردار ہون گے۔ جبکہ ایک سردار ہلاک ہوگا اوس کا جانشین دوسرا ہوجاوے گا۔

یہ باب اُس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد خلفا ہون گے اور پھر بادشاہ ہونگے اور چارون خلافتون کی خبر دی ہے اور بنو امیہ اور بنو العباس کی خبر دی ہے

اور یہ خبر دی ہے کہ امیر قریش میں جب تک رہیگا کہ قریش دین کو قایم رکھینگے اور یہ خبر دی ہے کہ ترک اونکی ملک کو سلب کرینگے

مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی نگہبانی اور رعیت داری انبیا علیہم السلام کیا کرتے تھے جبکہ ایک نبی وفات پاتا اوس کا خلیفہ ایک نبی ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے میرے بعد خلفا ہون گے وہ بہت ترقی کرینگے اصحاب نے پوچھا آپ ہمکو کیا حکم فرماتے ہین آپ نے فرمایا اول کی بیعت پھر اول کی بیعت کو نگاہ رکھو اور تم لوگ اون خلفا کا جو حق ہو اوس کو ادا کیجو اس لئے کہ اللہ تعالی اون سے اوس چیز کو پوچھنے والا ہے جس کا نگہبان اون کو بنایا ہے۔

مسلم نے جابر بن سمرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دین ہمیشہ قایم رہے گا یہان تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہونگے پھر کذاب لوگ قیامت کے سامنے ظہور کرین گے۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے خلفا ہون گے جس امر کو جانتے ہونگے اوس کو کرین گے یعنی عالم باعمل ہونگے اور جس شے کا حکم کرین گے وہ اُس شے کو کرین گے اور اون خلفا کے بعد وہ خلفا ہون گے کہ جس امر کا اون کو علم نہ ہوگا اوس کو کرین گے اور وہ فعل کرین گے جسکا اونکو امر نہیں کیا گیا ہے۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رض سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تعالی تمکو اون لوگون کی حکومت سے پناہ دے جو سفہا ہون گے کعب نے پوچھا سفہا کی ماہیت کیا ہوگی آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امرا ہون گے جو میرے خصلت کی ہدایت نہ پاوین گے اور میرے طریق پر نہ چلین گے۔

شیخین نے عبد اللہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بہت سے ایسے ناخوش احوال اور امور ہون گے جن کو تم پسند نہ کروگے اور مکروہ جانو گے اصحاب نے پوچھا ہم لوگون مین سے جو شخص اون احوال اور امور کو پاوے آپ فرماوین وہ کیا کرے آپ نے فرمایا جو حق کہ تمہارے ذمہ واجب ہو تم اوس کو ادا کیجو اور جو شے تمہارے لئے ہے اس کو اللہ تعالی سے چاہئیو۔

ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایسی موعظت بلیغہ سے واعظ کیا جس سے ہمارے دل بیقرار ہو گئے اور اوس سے ہماری آنکھون سے آنسو بہ نکلے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ نصیحت تو وداع کرنے والے کی ہے آپ ہم سے کیا عہد فرماتے ہین یعنی کیا وصیت فرماتے ہین آپ نے فرمایا مین تمکو یہ وصیت کرتا ہون کہ تم لوگ اللہ تعالی سے ڈرتے رہیو اور اگرچہ کوئی حبشی غلام ہو تم اوس کے قول کو سنیو اور اوس کی اطاعت کیجو اس لئے کہ تم لوگون مین سے جو شخص کہ زندہ رہے گا وہ اکثر اختلاف دیکھے گا اور امور محدثہ سے جو دین مین ہون تم لوگ اون سے ڈرتے رہیو اس لئے کہ وہ امور محدثہ ضلالت ہے جو شخص تم لوگون مین سے اون امور کو پاوے تو اوسپر میری سنت اور اون خلفای راشدین مہدیین کی سنت واجب ہے جو میرے بعد ہون گے اوس سنت کو دانتون سے پکڑیو یعنی مضبوط پکڑیو اور اوسپر قایم رہیو

ابو یعلی اور حارث بن اسامہ اور ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے احمد بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنا کی حضرت ابو بکر الصدیق ایک پتھر لائے اور اوس پتھر کو رکھا پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لائے اور اوس کو رکھا پھر حضرت عثمانؓ ایک پتھر لائے اور اوس کو رکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اصحاب میرے بعد امر کے والی ہون گے۔

ابو یعلی اور حاکم اور ابو نعیم نے حضرت عایشہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسجد کی بنا کیواسطے پہلا پتھر وہ تھا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوٹھایا تھا پھر حضرت ابو بکرؓ نے ایک پتھر

اوٹھایا پھر حضرت عمر نے ایک پتھر اوٹھایا پھر حضرت عثمان نے ایک پتھر اوٹھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب میرے بعد خلفا ہون گے۔

ابونعیم نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسے وقت گیا کہ آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم تھے اور آپ مسجد قبا کی بنیاد ڈال رہے تھے مینے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس بنا کو ایسے حال مین بنا رہے ہین کہ آپکے ساتھ نہین ہین مگر یہ تین اصحاب آپ نے فرمایا کہ میرے بعد یہ تینون اولیاے خلافت ہین۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک مرد صالح کو خواب مین یہ دکھلایا گیا کہ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ متعلق کر دیے گئے ہین اور عمر ابوبکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ متعلق کر دیے گئے ہین جابر نے کہا جبکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اوٹھے تو ہم نے باہم یہ کہا کہ مرد صالح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض کے ساتھ بعض کے متعلق ہونے کو جو ذکر فرمایا ہے وہ لوگ اوس امر کے والی ہون گے جس کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دونکے ساتھ اقتدا کرو یہ دونون ابوبکر اور عمر ہین اور اسی حدیث کی مثل حاکم نے ابن مسعود کی حدیث سے روایت کی ہے۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اوس درمیان کہ مین سو رہا تھا مینے اپنے آپ کو ایک کنوے پر دیکھا جسپر ایک ڈول رکھا ہوا ہے مینے اوس کنوے سے جتنا اللہ تعالی نے چاہا پانی کھینچا پھر اوس

ڈول کو ابو بکر الصدیق نے لیا اور اوس کنوے سے ایک یا دو ڈول کھینچے اور اون کے پانی بھرنے
مین ضعف تھا اللہ تعالی ابو بکر کی مغفرت کرے پھر وہ چھوٹا ڈول ایک بڑے ڈول سے بدل
ہوگیا اور اس کو ابن الخطاب نے لے لیا مینے آدمیون مین سے کسی قوی سردار اور سخت کو نہین دیکھا
کہ ابن الخطاب کے پانی بھرنے کے طور پر پانی بھرا ہو یہان تک کہ آدمیون نے سیراب ہوکر پانی پیا
جگہہ پکڑی اور شیخین نے اس حدیث کی روایت ابن عمر کی حدیث سے بھی کی ہے۔

بیہقی نے ابوہریرہ سے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا مینے خواب مین دیکھا گویا مین سیاہ بکریون کو پانی پلا رہا ہون یکایک اون سیاہ بکریون
مین سفید بکریان مخلوط ہوگئین یکایک ابوبکر آئے اور اونھون نے ایک ڈول یا دو ڈول بھرے اور
اونمین ضعف تھا یکایک عمر آگئے اور اونھون نے ڈول لے لیا وہ ڈول اپنی حالت سے بدلکر
بڑا ڈول ہوگیا اونھون نے کل آدمیون کو سیراب کیا اور سب بکریان پانی پیکر ہٹ گئین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے اس خواب کی تاویل یہ کی ہے کہ سیاہ بکریان عرب لوگ ہین
اور سفید رنگ بکریان تمہارے جو جوان بھائی عجمیون سے ہین وہ ہین۔ امام شافعی رح نے فرمایا ہے
کہ انبیا علیہم السلام کا رویا وحی ہے اور حدیث مین ابوبکر الصدیق کی نسبت پانی بھرنے مین ضعف جو
وارد ہے وہ ابوبکر الصدیق کی مدت خلافت کا قصر اور اون کی وفات کی عجلت سے مراد ہے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے ابوبکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ
مجھکو ہمیشہ خواب مین دکھلایا جاتا ہے کہ مین آدمیون کے پاخانون کو روندتا ہون آپ نے فرمایا تم
ضرور آدمیون سے ایک راستہ پر ہوگے اور ابوبکر الصدیق نے عرض کی کہ مینے اپنے سینہ پر
دیکھا رقمتین کی مثل ہین آپ نے فرمایا کہ وہ دو سال ہین۔

ابن سعد نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک خواب دیکھا اور اوس کو حضرت ابوبکر الصدیق کے سامنے بیان فرمایا آپ نے فرمایا
اے ابوبکر مینے دیکھا ہے کہ مین اور تم دونون ایک سیڑھی کی طرف سبقت کر رہے ہین

(یعنی مینے چاہا مین آگے چڑہ جاؤن اور تم نے چاہا مین چڑہ جاؤن) مین نے تم سے سیڑہی کے اڑہائی ڈنڈون پر سبقت کی ابو بکر الصدیق نے عرض کی یارسول اللہ تعالی آپ کو اپنی جنت اور مغفرت کی طرف قبض کرے گا اور آپ کے بعد مین اڑہائی سال تک زندہ رہون گا۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض مین مجہہ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے باپ اور اپنے بھائی کو بلالو تاکہ مین ابو بکر کو ایک کاغذ لکہدون اس لئے کہ مجہکو خوف ہے کہ کوئی کہنے والا کچھ کہے اور کوئی تمنی کرنیوالا کوئی تمنا کرے اور اللہ تعالی اوس سے اور کل مومنین انکار کرتے ہین مگر ابو بکر کو چاہتی ہین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگون مین بارہ خلیفہ ہون گے ابو بکر الصدیق میرے بعد نہین ٹھیرین گے مگر تھوڑی مدت اور سرزمین عرب کی چکی کا صاحب ایسی زندگی کریگا کہ حمید ہوگا اور شہید مرے گا ایک مرد نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا عمر ابن الخطاب ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان بن عفان کی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے فرمایا کہ تم سے آدمی اوس قمیص کے اوتارنے کیواسطے کہین گے جو قمیص اللہ تعالی نے تمکو پہنایا ہوگا قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجہکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر تم اوس قمیص کو اوتار ڈالوگے تو تم جنت مین داخل نہ ہوسکوگے یہان تک کہ اونٹ سوئی کے روزن مین داخل ہو (یعنی اوس خلافت کے ترک کرنے کے بعد تمہارا جنت مین داخل ہونا محال ہوگا)

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے بنی المصطلق کے سفیرون نے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہیجا اور اونہون نے مجہہ سے کہا آپ سے پوچھو کہ اگر ہم سال آئندہ آوین اور آپ کو نہ پاوین تو ہم اپنے صدقات کس کو دین آپ نے فرمایا اون لوگون سے کہدو کہ اپنے صدقات ابو بکر کو دین مینے اون لوگون سے یہ کہدیا اونہون نے مجہہ سے کہا آپ سے پوچھو

اگر ہم ابوبکر الصدیق کو نہ پاوین تو صدقات کسکو دین ہینے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اُن سے کہو عمر کو دین ہینے اون لوگون سے کہدیا اونھون سے نے کہا آپ سے عرض کرو کہ اگر عمر کو ہم نہ پاویں تو صدقات کسکو دین ہینے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اون لوگون سے کہدو کہ وہ صدقات عثمان کو دین اور یہ فرمایا کہ جسدن عثمان قتل کئے جاوین اوس دن تم لوگونکو ہلاکت ہو۔

طبرانی اور ابونعیم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم امیر اور خلیفہ ہوگے اور تم مقتول ہوگے اور تمہاری داڑہی تمہارے اس سر کے خون سے رنگین ہوگی۔

حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم جمل مین طلحہ کی طرف مین اوس حالتین گیا کہ اون مین تھوڑی سی جان تھی اونھون نے مجھ سے پوچھا تم کن لوگون مین سے ہو مینے کہا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اصحاب مین سے ہون طلحہ نے کہا اپنا ہاتھ بڑہاؤ مین تم سی بیعت کرون مینے اپنا ہاتھ بڑہا دیا طلحہ نے مجھ سے بیعت کی اور اوسی وقت اون کی روح نکل گئی مین آیا اور مینے اس واقعہ کی خبر حضرت علی کو کی حضرت علی نے سن کر فرمایا اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس امر سے انکار کرے گا کہ طلحہ جنت مین داخل ہون مگر ایسے حال مین کہ میری بیعت اون کی گردن مین ہو۔

ابن عساکر نے سہل بن ابی خیثمہ کے طریق سے عبد الرحمن بن سہل الانصاری الحارثی سے جو جنگ احد کے شہیدون مین سے ایک ہین روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز کوئی نبوت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے خلافت تھی اور ہرگز کوئی خلافت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے ایک بادشاہ تھا اور ہرگز کوئی صدقہ نہ تھا مگر وہ خراج ہوگیا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا یہ امر نبوت اور رحمت ظاہر ہوا ہے پھر یہ امر خلافت او

رحمت ہوگا پھر یہ امر خلافت ایسا ملک ہو جانے والا ہے جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا پھر یہ امر تکبر اور جبریت اور امت مین فساد ہونے والا ہے آدمی فروج کو حلال کر وین گے (یعنی زنا کرین گے) اور شرابون کو حلال کر وین گے اور حریر کے پہننے کو حلال کر وین گے اور اون امور ممنوعہ پر مرتکب کی نصرت کرین گے (یعنی جو لوگ کہ ایسے امور کا ارتکاب کرین گے اون کو لوگ مدد دین گے) اور اون کو ہمیشہ رزق ملے گا یہان تک کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ملین گے یعنی مرتے وقت تک اون کا رزق کم نہ ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسے حال مین جاوین گے کہ جملہ امور کے مرتکب ہوئے ہون گے۔

ابو داؤد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو حدیث حسن کہا ہے اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبوت کی خلافت اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ خلافت میری امت مین تیس سال رہے گی پھر بادشاہ ہوگا یہ تیس سال چارون خلافتون کی مدت تھی۔

بیہقی نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک دیگا معاویہ نے کہا ہم ملک سے راضی ہوگئے۔

بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نبوت کے عہد مین ہو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ نبوت رہے پھر نبوت کو اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے گا اوٹھا لیگا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ خلافت رہے پھر خلافت کو اللہ تعالیٰ اوٹھا لیگا جس وقت چاہے گا پھر خلافت ایسا ملک ہوگا جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا۔ پھر جبریت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ جبریت رہے پھر جبریت کو اللہ تعالیٰ اوٹھا لیگا جس وقت چاہے گا پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی جبکہ عمر ابن عبد العزیز والی ہوئے تو اون سے یہ حدیث ذکر کی گئی اور اون سے آدمیون نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہین کہ

جبریت کے بعد جو خلافت ہے وہ آپکی خلافت ہوا اس بات کو سن کر عمر ابن العزیز مسرور ہوئے۔
حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے او نھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا ہے کہ خلافت مدینۂ منورہ مین ہے اور بادشاہی شام مین ہے۔
حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے
عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
جس وقت خلافت دیکھی جاوے کہ ارض مقدسہ مین نازل ہوئی ہے تو زلازل اور حزن اور غم اور
بڑے بڑے امور آوین گے اور قیامت آدمیون سے اس سے زیادہ قریب ہوگی کہ میرا یہ
ہاتھ تمہارے سر سے قریب ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قیامت سے خلافت کے قرن کے منقطع ہونے سے ارادہ فرمایا ہے۔
بزار اور بیہقی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو الدردا سے یہ روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس درمیان کہ مین سو رہا تھا مینے دیکھا کہ
لشکرون کے تلوار میرے سر کے نیچے سے اوٹھا لیگئی مین نے یہ گمان کیا کہ وہ چلی گئی ہوئی ہے
مینے اوس کے پیچھے نگاہ کی اوس کو شام کی طرف لیگئی۔ اور یہ امر ہے کہ جس وقت فتنے واقع ہونگے
تو ایمان شام مین ہوگا اور اسی حدیث کی مثل بیہقی نے عمر ابن الخطاب اور ابن عمر کی حدیث سے
روایت کی ہے۔
ابو نعیم نے ابو الدردا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ مدینہ نہین ہے
اور معاویہ کے بعد فراخی زندگانی نہین ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) مین عبد الملک
بن عمیر کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ہمیشہ خلافت کا طمع کرتا تھا جب سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے معاویہ اگر تم مالک ہو تو مخلوق سے
اچھا معاملہ کیجو۔
بیہقی نے عبد اللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہ نے کہا واللہ مجھکو خلافت پر

برانگیختہ نہین کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول نے آپ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ اگر تم والی امر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کیجو مین ہمیشہ یہ گمان کرتا تھا کہ مین عمل مین مبتلا ہونے والا ہون اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ سے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اگر تم کو اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت دے گا ام حبیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو قمیص پہنانے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک و لیکن اوس مین بلا اور سختی ہے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اللہ تعالیٰ تم کو اس امت کے امر کا والی کرے گا تم غور کرو تم کیا معاملہ کرنیوالے ہو حضرت ام حبیبہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو یہ مرتبہ دے گا آپ نے فرمایا بیشک اور اوس مین بلا اور سختی ہے یہ تین بار فرمایا۔

احمد نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اگر تم والی امر ہوگے تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کیجو معاویہ نے کہا کہ مین ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے سبب سے یہ گمان کرتا تھا کہ مین عمل مین مبتلا ہونے والا ہون یہان تک کہ مین مبتلا ہوا۔ اور ابو یعلیٰ نے معاویہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سنو تم میرے بعد میری امت کے امر کے والی ہونے والے ہو جبوقت یہ امر ہو تو میری امت کے محسن سے عذر قبول کیجو اور میری امت کے بد شخص سے تجاوز کیجو مین ہمیشہ اوس کی امید کرتا تھا یہان تک کہ مین اپنے اس مقام مین کھڑا ہوا۔ یعنی امر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والی ہوا۔

دیلمی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے حضرت علی سے سنا ہے کہتے تھے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دن اور راتین نہین گزرین گے یہان تک کہ معاویہ مالک ہون گے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کی ہے کہا ہے مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ معاویہ کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے۔ اللھم علمہ الکتاب ومکن لہ فی البلاد وقہ العذاب...... اے میرے اللہ تعالیٰ تو معاویہ کو اپنی کتاب سکھلا یعنے وہ کتاب پر عمل کرے اور شہرون مین اوس کو قدرت دے اور عذاب سے اوس کو بچا

ابن عساکر نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مجھ سے آپ کشتی لڑیے اوس اعرابی کی طرف معاویہ اٹھے اور کہا مین تجھ سے کشتی لڑون گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ ہرگز ہرگز مغلوب نہ ہون گے معاویہ نے اعرابی کو پچھاڑ ڈالا جبکہ یوم صفین تھا حضرت علی نے کہا اگر یہ حدیث مجھکو یاد ہوتی تو مین معاویہ سے جنگ نہین کرتا۔

بیہقی نے نافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میری اولاد مین ایک مرد ہوگا جس کے چہرہ مین ایسا نشان ہوگا جس سے چہرہ بدنما معلوم ہوگا وہ مرد امر خلافت کا والی ہوگا اور روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ نافع نے کہا ہے کہ مین اوس مرد کو گمان نہین کرتا ہون مگر وہ عمر ابن العزیز ہین۔

بیہقی نے نافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے کاش مجھکو معلوم ہو جاتا کہ وہ کون شخص ہے جو حضرت عمر کی اولاد مین سے ہے اور اوس کے چہرہ مین ایک علامت ہے اور وہ عدل سے روئے زمین کو بھر دے گا۔

بیہقی نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر نے کہا آدمی یہ زعم کرتے تھے

دنیا ہرگز منقضی نہ ہوگی یہان تک کہ ایک مرد حضرت عمر کی آل سے والی امر خلافت ہوگا اور حضرت عمر کی عمل کی مثل عمل کرے گا۔ آدمی بلال بن عبداللہ بن عمر کو وہ مرد گمان کرتے تھے اس لئے کہ بلال کے چہرہ پر کچھ اثر تھا بلال وہ مرد نہ تھا یکایک یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد عمر بن العزیز ہین اور اونکی والدہ عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھین۔

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ بنو امیہ پر لعنت نہ کرو اس لئے کہ بنو امیہ مین ایک مرد صالح ہوگا یعنی عمر بن عبدالعزیز ہون گے۔

بیہقی نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ خلفا حضرت ابوبکر اور دو عمر ہین سعید بن المسیب سے کسی نے پوچھا دوسرا عمر کون شخص ہے اونھون نے کہا قریب ہے کہ تم اُس کو پہچان لوگے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ سعید بن المسیب حضرت عمر ابن عبدالعزیز سے دو سال قبل رحلت کر گئے اور وہ اس بات کو نہین کہتے تھے مگر از روئے حدیث بیان کرتے تھے کہ اون کو حضرت عمر ابن عبدالعزیز کی حدیث پہونچی تھی۔

ابو یعلی اور بیہقی نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبوقت ابی العاص کے بیٹے چالیس عدد کو پہونچ جاوین گے تو اللہ تعالیٰ کے دین کو تباہ کر ڈالین گے اور اللہ تعالیٰ کے بندون کو غلام لونڈی کر لین گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنی دولت جانین گے۔

حاکم اور بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبوقت ابی العاص کے بیٹے تیس مرد ہو جاوین گے اللہ تعالیٰ کی دین کو امر مفسد پکڑین گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو دولت سمجھین گے اور اللہ تعالیٰ کے بندون کو غلام لونڈی بناوین گے۔

بیہقی نے ابن موہب سے روایت کی ہے وہ معاویہ کے پاس تھے معاویہ کے پاس

مروان داخل ہوا اور اوس نے کہا اے امیر المومنین میری حاجت روائی کیجے واللہ میری مؤونت عظیم ہے (یعنی عیال کا جو قوت میرے ذمہ ہے وہ عظیم ہے) مین دس بچون کا باپ ہون اور دس کا چچا ہون اور دس کا بھائی ہون جبکہ مروان پیٹھ پھیر کر گیا اور ابن عباس معاویہ کے پاس تخت پر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ نے کہا اے ابن عباس کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت بنو الحکم تیس مردون کی تعداد کو پہنچ جاوین گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنے آپس مین دولت سمجھ کے لیوین گے اور اللہ تعالیٰ کے بندون کو باندی غلام کرین گے اور کتاب اللہ کو امر مفسد پکڑین گے جسوقت چار سو ننانوے مردون کی تعداد کو پہونچین گے تو اون کی ہلاکت سریع زندہ رہنے کے چبانے سے ہوگی ابن عباس نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ بیشک ایسی ہے مروان نے جانے کے بعد اپنی کسی حاجت کو یاد کیا اور عبد الملک کو بیٹا کے معاویہ کے پاس بھیجا عبد الملک نے معاویہ سے اوس حاجت کے باب مین گفتگو کی جبکہ عبد الملک نے پیٹھ پھیری تو معاویہ نے کہا اے ابن عباس کیا تمکو یہ علم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ چار جابرون کا باپ ہے ابن عباس نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ بیشک ایسی ہے۔

حاکم نے ابوذر سے روایت کی ہے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت بنو امیہ چالیس مردون کی تعداد کو پہونچین گے تو اللہ تعالیٰ کی بندون کو باندی اور غلام پکڑین گے اللہ تعالیٰ کے مال کو بلا عوض عطیہ جانین گے اور کتاب اللہ کو امر مفسد پکڑین گے۔

ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا بنی الحکم میرے منبر پر اسطور سے کودرہے ہین جیسے کہ بندر کودتا ہے ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے ہوئے

اور خاطر جمع نہین دیکھا یہان تک کہ آپ نے وفات پائی۔
بیہقی نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا آپ کو یہ امر برا معلوم ہوا اللہ تعالی نے آپ کے پاس وحی بھیجی
اور فرمایا کہ یہ نہین ہے مگر دنیا مین اون کو دنیا دون گا اس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین
ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم نے بنی اُمیہ کو دیکھا کہ آپ کے منبر پر فردا فردا خطبہ پڑھ رہے ہین یہ امر آپکو
بُرا معلوم ہوا۔ پس انا اعطیناک الکوثر اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر
لیلۃ القدر خیر من الف شہر دونون سورتین نازل ہوئین ہزار مہینہ تک خلافت کے مالک
بنی امیہ ہون گے۔ قاسم بن الفضل نے کہا ہے کہ ہمنے بنی امیہ کے ملک کی مدت کا حساب
کیا یکایک یہ ظاہر ہوا کہ وہ مدت ایک ہزار مہینہ تھے نہ زاید ہوتے ہین اور نہ کم ہوتے ہین۔
ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے عمرو بن مرۃ الجہنی سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس حضوری کی اجازت چاہی آپ نے آدمیونسے فرمایا حکم کو اذن دو کہ وہ
آوے آپ نے اوسکو حیہ فرمایا یا ولد حیہ فرمایا یعنی آپنے حکم کو سانپ کہا یا سانپ کا بچہ
کہا اور یہ فرمایا کہ اُسپر لعنت ہے اور اون لوگون پر لعنت ہے جو اس کی صلب سے
نکلین گے مگر مومنین جو اس سے پیدا ہون گے اون پر لعنت نہین ہے اور اس امر کو قلیل
زمانہ ہوگا کہ دنیا مین وہ شرف پاوین گے اور آخرت مین ذلیل ہون گے یہ لوگ مکار اور
فریبی ہون گے انکو دنیا مین دولت دی جاویگی اور آخرت مین ان کو کوئی حصہ اور نصیب نہ ملیگا۔
فاکہی نے زہری اور عطار خراسانی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حکم کیواسطے فرمایا گویا اس کے بیٹون کی طرف مین دیکھ رہا ہون کہ وہ میرے منبر پر چڑہتے
ہین اور اترتے ہین۔

فاکہی نے معاویہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کے واسطے فرمایا ہے کہ جس وقت اس کے بیٹے تیس یا چالیس کی تعداد کو پہونچ جاوینگے تو وہ امر خلافت کے مالک ہو جاوینگے۔

ابن نجیب نے اپنے جزء مین جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حکم بن ابی العاص گزرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شئے اس کے صلب مین ہے میری امت کیواسطے اوس سے خرابی ہے۔

ابن ابی اسامہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی امیہ کے جابرون مین سے ایک جابر کی ناک سے میرے اس منبر پر ضرور خون بہیگا عمرو بن سعید بن العاصی کی ناک سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خون بہا یہان تک کہ منبر کی سیڑیون پر خون جاری ہو گیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات کو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا آپ نے مجھ سے فرمایا دیکھو کیا کوئی ستارہ تم آسمان مین دیکھتے ہو مین نے عرض کی بیشک مین ثریا کو دیکھتا ہون آپ نے فرمایا سنو تمہاری صلب سے جو اولاد ہوگی ان ستارون کے عدد کے موافق اس امت کی والی ہوگی اور وہ شخص فتنہ کے وقت والی ہون گے۔

بزار اور ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا تم لوگون مین نبوت ہے اور مملکت۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام الفضل نے مجھ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی آپ نے فرمایا کہ تم ایک لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو جبوقت تم اوس کو جنو تو میرے پاس اوسکو لائیو مینے عرض کی یا رسول اللہ لڑکا کہان سے ہوگا حال یہ ہے کہ قریش نے یہ حلف کیا ہے کہ وہ اپنی عورتون کے پاس

نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کہ مین نے تم کو جو خبر دی ہے وہی ہوگا ام الفضل نے کہا جبکہ
مینے لڑکے کو جنا تو اوس کو لیکر آپ کے پاس مین آئی آپ نے اوس کے دہنے کان
مین اذان دی اور بائین کان مین اقامت کہی اور اوس کے منہ مین آپ نے اپنا لعاب
دہن مبارک ڈالا اور اوس کا نام عبد اللہ رکہا اور فرمایا کہ خلفا کے باپ کو لیجا ؤ مینے اس
واقعہ سے حضرت عباس کو خبر کی حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا آپنے
فرمایا وہ امر وہی ہے جسکی ام الفضل نے تمکو خبر دی ہے یہ لڑکا خلفا کا باپ ہے یہان تک
کہ اون خلفا مین سے ایک سفاح ہوگا اور اون مین سے ایک مہدی ہوگا یہان تک کہ اونمین
سے وہ شخص ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑہاویگا۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا یکایک آپ کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے اور مین
جبرئیل علیہ السلام کو دحیۃ الکلبی گمان کرتا تھا اور مین سفید کپڑے پہنے تھا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ یہ سفید کپڑون والا ہے اور اسکی اولاد
سیاہ لباس پہنے گی ابن عباس نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ مین
آپ کے پاس اوسوقت آیا تھا کہ آپ کے ساتھ دحیۃ الکلبی تھے راوی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابن عباس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ذکر کیا اور یہ قصہ ذکر کیا کہ تمہاری بصر
جاتی رہے گی اور تمہاری موت کے وقت تمہاری بصر پہیر دی جاوے گی۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے اس خزانہ یعنی کعبۂ معظمہ کے پاس تین شخص قتال کرین گے وہ کل خلیفہ کے
بیٹے ہون گے اون مین سے ایک کی طرف بھی یہ امر نجاوے گا پھر سیاہ جہنڈے خراسان
کی طرف سے آوین گے تم لوگون کو اسطور سے قتل کرین گے جس قتل کی مثل تمنے نہین دیکہا ہے

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اومخون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلین گے اون جھنڈون کو کوئی
شخص نہ پھیر سکے گی یہان تک کہ وہ جھنڈے ایلیا مین نصب کئے جاوین گے ۔
بیہقی نے ابان بن الولید بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عباس معاویہ کی
پاس آئے اور مین اوسوقت حاضر تھا معاویہ نے ابن عباس سے پوچھا کیا تم لوگون کی دولت
ہوگی ابن عباس نے کہا بیشک معاویہ نے اون سے پوچھا تمہارے انصار کون لوگ ہونگے
ابن عباس نے کہا کہ اہل خراسان ہون گے اور بنی امیہ کی بنی ہاشم سے بہت لڑائین ہونگی۔
حاکم اور ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے ہم وہ اہل بیت ہین کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہی
(یعنی ہمارے واسطے آخرت ہے دنیا نہین ہے) اور میرے اہل بیت میرے بعد عظیم
بلا سے ملنے والے ہین اور وہ اپنی جگہہ سے نکالدئے جاوین گے اور پراگندہ کروئے جاوینگے
اون کی یہ حالت یہان تک ہوگی کہ اوس جگہہ سے ایک قوم آوے گی اور آپنے اپنے دست مبارک
سے مشرق کی طرف اشارا فرمایا وہ لوگ سیاہ جھنڈون والے ہون گے۔ اون سے حق چاہا
جائیگا وہ حق کو نہ دیوین گے اون سے جنگ کیجاوے گی اون پر نصرت ہوگی پھر وہ حق کو دینگے
یہان تک کہ ایک مرد جو میرے اہل بیت سے ہوگا خلافت اوس کو دین گے وہ مرد خلافت کو
عدل سے ایسا بھر دے گا جیسے ظلم سے بھر گئی ہوگی۔
حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میرے بعد میری امت سے قتل اور پراگندگی دیکھین گے۔
احمد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت مین سے ایک مرد انقطاع زمانہ
اور ظہور فتنون کے وقت ظہور کرے گا اوس کا نام سفاح ہوگا اوس کی عطا مال ہوگا وہ دونو
ہاتھون مین مال بھر کے دے گا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگون مین سے سفاح اور منصور اور مہدی ہین۔

بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون مین سے تین شخص ہون گے جو اہل بیت مین وہ سفاح اور منصور اور مہدی ہین۔

زبیر بن بکار نے (موفقیات) مین حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے آپنے جسوقت کہ آپ کو ابن ملجم مردود نے مارا یہ وصیت فرمائی اور اپنی وصیت مین یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اون اختلافات کی خبر دی ہے جو آپ کے بعد ہون گے اور عہد شکنون اور دین سے نکلنے والون اور جور وظلم کرنے والون سے جنگ کرنے کے لئے مجھکو امر فرمایا ہے اور یہ بعد جو مجھکو پہونچا اسکی آپ نے مجھکو خبر دی ہے اور مجھکو یہ خبر دی ہے کہ معاویہ اور اوس کا بیٹا یزید امر خلافت کا مالک ہوگا پھر امر خلافت بنی امیہ کی طرف پھر جاوے گا وہ خلافت کو میراث کر لین گے اور یہ امر بنی امیہ کی طرف ہونے والا ہے پھر بنی العباس کی طرف اور جس خاک پر امام حسین علیہ السلام قتل ہون گے آپ نے مجھکو وہ خاک دکہلائی ہے۔

بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا واللہ بنو امیہ اسلام کو کانا کر دین گے پھر اسلام کو وہ اندہا کر دینگے پھر یہ نجانا جائے گا کہ اسلام کہان ہے اور یہ نجانا جائے گا کہ اسلام کا کون والی ہے پھر اسلام اس جگہہ اور اس جگہہ واقع ہوگا جب تک اللہ تعالی چاہے گا اسلام کی یہ حالت ایکسو چہتیس سال تک رہے گی پھر اللہ تعالی سفیرون کے ایک گروہ کو بھیجے گا کہ وہ بادشاہون کے سفیرون کے مثل ہون گے اون کی خوشبو پاکیزہ ہوگی پھر اللہ تعالی اسلام کی سماعت اور بصر کو پھیر دے گا میں نے پوچھا کہ وہ سفیر کون لوگ ہون گے حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ لوگ عراقی اور مشرقی اور عجمی ہون گے۔

حاکم نے ابو مسعود الانصاری سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث

کہا ہے راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امر دین ہمیشہ تم لوگون مین رہے گا تم لوگ امر دین کے والی جبتک رہو گے تم ایسا اعمال پیدا نہ کرو گے جو وہ اعمال اوس امر کو تم سے نکالدین گے جسوقت تم ایسے اعمال کرو گے کہ وہ دین کے خلاف ہون گے تو اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے جو بد لوگ ہون گے اون کو تمپر مسلط کریگا وہ لوگ تمہارا پوست اسطور سے نکالین گے جیسے شاخ درخت کا پوست نکالا جاتا ہے ۔

بخاری نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ امر قریش مین رہے گا قریش سے کوئی شخص عداوت نہ کرے گا مگر اللہ تعالی اوسکو منہ کے بل ڈالدے گا جب تک کہ قریش دین کو قایم رکھین گے ۔

حاکم نے ضحاک بن قیس سے یہ روایت کی ہے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ والی امر ہمیشہ قریش مین سے ہون گے ۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ترک لوگ جب تک تم لوگون کو ترک کرین تم ترکون کو ترک کرتے ہو یعنی اون سے جنگ نہ کرو اس لیئے کہ میری امت سے اول جو لوگ ملک کو لین گے اور اون کو اللہ تعالی جس چیز کا مالک کرے گا وہ بنو قنطورا[له] ہین ۔

ابو نعیم نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک زمین ہے جس کا نام بصرہ ہے یا بصیرہ ہے اوس زمین مین مسلمانون کے آدمی اوترین گے اور اون کے قریب ایک نہر ہوگی جس کا نام دجلہ ہے اوس نہر پر اون مسلمانون کا پل ہوگا اور اوس سرزمین کے رہنے والے کثیر ہو جاوین گے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو بنی قنطورا آوین گے وہ ایسے لوگ ہون گے جن کے چہرے چوڑے اور آنکھین چھوٹی ہونگی یہان تک کہ وہ نہر کے کنارہ پر اوترین گے اوس وقت آدمی متفرق ہو کر تین فرقے ہو جاوین گے ایک فرقہ بنی اصل سے ملجاوے گا اور ایک فرقہ اپنی جانون کو بچاوے گا

[له] قنطورا ایک لونڈی کا نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسکی اولاد سے ترک اور چینی ہیں ... [illegible]

وہ فرقہ کافر ہوجاوے گا اور ایک فرقہ اون سے سخت قتال کرے گا بقیہ لوگ جو اوس فرقہ کے رہجاوین گے اللہ تعالی اون پر اون لوگون کو فتح دے گا۔

احمد اور بزار اور حاکم نے صحیح سند سے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ فرماتے تھے میری امت کو ایک ایسی قوم تین بار ہانکے گی کہ جس کے چہرے چوڑے ہون گے اور آنکھین چھوٹی ہونگی گویا اونکے چہرے چوڑے پن مین سپر ہون گے میری امت کے لوگون کو یہان تک ہانکین گے کہ اون کو جزیرۂ عرب مین پہونچاوین گے اول بار کے ہانکنے مین یہ ہوگا کہ جو لوگ بھاگ جاوین گے وہ نجات پاوین گے اور دوسرے بار کے ہانکنے مین بعض نجات پاوین گے اور تیسرے بار کے ہانکنے مین جو لوگ کہ باقی رہین گے اون کا وہ استیصال کر ڈالین گے آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا وہ ترک ہین قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے وہ ترک اپنے گھوڑے مسلمانون کی مسجدون کے ستونون سے باندہین گے۔

ابو یعلی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ترک عرب پر ضرور غالب ہون گے یہان تک کہ عرب کو شیح اور قیصوم کے اوگنے کی جگہون مین پہونچاوین گے (یعنی جیسی یہ دونون نباتین پست ہوتی ہین ویسہی عرب لوگ پست ہوجاوین گے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے گویا مین ترکون کو دیکھ رہا ہون کہ تمہارے پاس وہ ایسے بردونون پر آئے ہین کان پھٹے ہوئے ہین یہان تک دیکھ رہا ہون کہ اون بردونون کو فرات کے کنارے پر باندہ رہے ہین۔

حاکم نے حذیفہ سے اس حدیث کی روایت کی اُس کو صحیح حدیث کہا ہے حذیفہ نے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ یہ قبیلہ مضر

جو ہے ہر ایک عبد صالح کو ہمیشہ قتل کرے گا اور ہلاک کرے گا اور فنا کریگا یہان تک کہ اللہ تعالےٰ اپنے پاس سے لشکرون کو سوار کرے گا کہ وہ اون کے پاس پہنچے گا لشکر قبیلہ مضر کے لوگونکو قتل کرین گے۔

احمد اور طبرانی نے صحیح سند سے عمار ابن یاسر سے روایت کی ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسی قوم ہوگی جو بعض کو بعض قتل کرکے ہلاک لین گے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو اونکی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد اور ابن ابی الاشہب سے اونھون نے ایک ایسے مرد سے روایت کی ہے جو مزینہ سے ہے اور اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے جسم پر لباس دیکھا اور پوچھا کیا یہ لباس جدید ہے یا دھویا ہوا ہے حضرت عمر نے عرض کی یہ دھویا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر جدید لباس پہنتے رہو اور حمید زندگی کرو اور شہید مرو یہ حدیث مرسل ہے اور احمد اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اس حدیث کی مثل مرفوع روایت کی ہے اور بزار نے جابر کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو یعلی نے صحیح سند سے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ احد نے ایسے حال مین جنبش کی کہ اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے احد اپنی جگہہ پر قایم رہو تجہپر نہین ہین مگر ایک نبی یا ایک صدیق یا دو شہید۔

طبرانی نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک

باغ مین تھے حضرت ابوبکر نے اون چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو اذن دو اور اون کو جنت کی بشارت دو پھر حضرت عمر نے اذن چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو اذن دو اور اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو پھر حضرت عثمان نے اذن چاہا آپنے آدمی سے فرمایا کہ اون کو اذن دو اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو۔

طبرانی نے صحیح سند سے عبدالرحمن بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت عمر ابن الخطاب کی موت مین حاضر ہوا اوس روز آفتاب کو کسوف ہوگیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کے قتل کی خبر دی تھی

شیخین نے ابوموسیٰ الاشعری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیراریس پر تھے آپ بیراریس کے اطراف کی دیوار پر بیٹھ گئے اور اوس کے درمیان ہوگئے پھر آپنے اپنے دونون پاؤن کنوئے مین لٹکا دئے اور اپنی دونون پنڈلیین کھولدین مینے اپنے دلمین کہا کہ آج مین ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربان رہونگا اتنے مین ابوبکر الصدیق آگئے۔ مینے اون سے کہا کہ اپنی جگہہ کھڑے رہو اور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کی کہ یہ ابوبکر آئے ہین اذن چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دو اور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت ابوبکر آئے یہان تک کہ کنوئے کی دیوار پر آپ کے پہلو مین دہنی طرف بیٹھ گئے اور اونھون نے اپنے پاؤن کنوئے مین لٹکا دئے۔ پھر حضرت عمر آئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض کی کہ یہ عمر ہین اذن چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دو اور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت عمر آئے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کنوئے کی دیوار پر بائین جانب بیٹھ گئے اور کنوئے مین اپنے پاؤن لٹکا دئے۔ پھر حضرت عثمان آئے مینے

عرض کی کہ یہ عثمان ہین اذن چاہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو
اذن دو اور اونکو یہ بشارت دو کہ بہت سختیون اور غمون سے جو تمکو پہونچین گے تم جنت مین
داخل ہوگے حضرت عثمان آپکے پاس داخل ہوئے اور کنوے کی دیوار پر جگہہ بیٹھنے کی
نہین پائی ان حضرات کے مقابلہ مین کنوئے کے ایک جانب مین بیٹھ گئے اور کنوئین مین
اپنے پاؤن لٹکا دئے۔ سعید بن المسیب نے کہا ہے کہ مینے اس واقعہ کی ان حضرات کی
قبور سے تاویل کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق
اور حضرت عمر فاروق کی قبرین ہونگی اور حضرت عثمان علیحدہ جائے مین مدفون ہونگے

طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ یہانتک کہ تم ابوبکر الصدیق
کے پاس پہونچو گے اور اون کو اون کے مکان مین جبوہ کی حالت مین بیٹھا ہوا پاؤ گے
تم اون کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہانتک کہ تم ثنیہ مین پہونچو گے اور حضرت عمر کو
ایک گدہے پر سوار ایسی حالت مین دیکھو گے کہ اون کے مقدم سر کی وہ جگہہ جہان بال
نہین اوگتے ہین تمکو ظاہر ہوگی تم اون کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہانتک کہ تم عثمان کے
پاس پہونچو گے اور تم اون کو ایسے حال مین پاؤ گے کہ وہ اشیا کی خرید و فروخت
کرتے ہونگے اون کو تم یہ بشارت دیدو کہ تم شدید سختیون اور غمون کے بعد جنت مین
جاؤ گے راوی نے کہا مین گیا اور مینے تینون اصحاب کو اوس حالت پر پایا جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا مینے ان تینون حضرات کو آپ کے ارشاد سے خبر کردی

ابن ابی خیثمہ نے اپنی (تاریخ) مین اور ابو یعلی اور بزار اور ابو نعیم انس سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین تھا کوئی آنے والا آیا اور
اوس نے دروازہ مارا آپنے فرمایا اے انس تم اوٹھو اور اوس کے لئے دروازہ کہولدو
اور اوس کو جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دیدو یکایک مین نے حضرت ابوبکر الصدیق

یہ حبوہ ایک قسم کی نشست ہے جو پاؤن کو پیٹ سے ملا کر دونون ہاتھون سے یا چادر یا رومال سے باندھ کر بیٹھتے ہین اور اسے عرب کی نشست ہے ۱۲ منہ

پایا پھر ایک مرد آیا اور اوس نے دروازہ مارا اور آپ نے مجھ سے فرمایا اے انس تم اوٹھو اور اوس مرد کے لیئے دروازہ کھولدو اور اوس کو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت ابوبکر گے بعد تم خلیفہ ہو گے یکایک مینے حضرت عمر کو پایا پھر ایک مرد آیا اور اوس نے دروازہ مارا آپنے مجھ سے فرمایا کہ انس تم جاؤ اور اس مرد کے واسطے دروازہ کھولدو اور اسکو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت عمر کے بعد تم خلیفہ ہو گے اور وہ مرد مقتول ہوگا یکایک مینے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے کھجوروں کے باغون مین سے ایک باغ مین تھے ایک مرد نے جسکی آواز پست تھی اذن چاہا آپنے فرمایا کہ اس کو اذن دیدو اور یہ بشارت دو کہ غمون اور سختیون سے تم جنت مین جاؤگے یکایک مینے دیکھا کہ وہ مرد حضرت عثمان تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عثمان میرے پاس ایسے حال مین آئے کہ میرے پاس فرشتون مین سے ایک فرشتہ تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ عثمان شہید ہون گے انکی قوم انکو قتل کرے گی ہم فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہین۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح مین ایک مرد قریشی کو جبراً قتل کیا پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی قریشی آج کے دن کے بعد سے جبراً قتل نہ کیا جاوے گا مگر یہ مرد جو عثمان کو قتل کرے گا تم لوگ اوس مرد کو قتل کر ڈالیو اگر تم اوس کو قتل نہ کروگے تو تم بکریون کی طرح قتل کئے جاؤگے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ نے اوس وقت کہا کہ حضرت عثمان محصور تھے مینے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ فتنے ہون گے اور باہم اختلاف ہوگا ہمنے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمکو کیا حکم فرماتے ہین اوسوقت ہم کیا کرین آپ نے فرمایا کہ تم اپنے امیر اور امیر کے اصحاب کو نچھوڑیو اور آپ نے حضرت عثمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن ماجہ اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کو بلایا اور اون کی طرف آپ اشارہ کرتے تھے اور عثمان کا رنگ متغیر ہو رہا تھا جبکہ یوم الدار تھا ہم نے عثمان سے کہا آپ جنگ نہین کرین گے اونھون نے کہا مین جنگ نہین کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک امر کی وصیت کی ہے مین اوس پر اپنے نفس کو صبر دلانے والا ہون۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اونھون نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان سے یہ فرمایا کہ تمکو اللہ ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین تمہارا ارادہ کرین کہ تم اوس قمیص کو اتار ڈالو تو تم اوس قمیص کو نہ اتاریو

ابویعلی نے حضرت حفصہ ام المومنین سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کے پاس کسی کو بھیجا وہ آئے اور اون سے کہا کہ تم مقتول ہوگے اور شہید ہوگے تم صبر کیجو اللہ تعالیٰ تمکو صبر دیوے اور وہ قمیص جو اللہ تعالیٰ تم کو پہنائیگا بارہ سال چھے مہینے تک ہرگز ہرگز نہ اوتاریو جبکہ عثمان نے پیٹھ پھیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو صبر دیوے تم قریب مین شہید ہوگے اور تم ایسے حال مین مروگے کہ تم روزہ سے ہوگے اور میرے ساتھ افطار کروگے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تمکو میرے بعد خلافت دیجاوے گی اور منافقین ارادہ کرینگے

کہ تم اوس خلافت کو چھوڑ دو تم خلافت کو نہ چھوڑیو اور اوس دن تم روزہ رکھیو اس لیے کہ تم میرے پاس افطار کروگے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبداللہ بن حوالہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسے مرد پر جو وہ چادر سی عمامہ باندہے ہوگا اور آدمیون سے بیعت لیتا ہوگا اور وہ جنتی ہوگا تم لوگ ہجوم کروگے آدمیون نے حضرت عثمان پر ایسے حال مین ہجوم کیا کہ چادر حبر سے عمامہ باندہے ہوئے تھے اور آدمیون سے بیعت لے رہے تھے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تم ایسے حال مین قتل کیے جاؤگے کہ تم سورۂ بقرہ پڑہتے ہوگے اور تمہارے خون کا ایک قطرہ اس آیت شریفہ فسیکفیکہم اللہ پر گرے گا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ حدیث موضوع ہے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبداللہ بن حوالہ سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے تین چیزون سے نجات پائی اونسی ہر ایک امر سے نجات پائی آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا چیزین ہین آپنے فرمایا کہ ایک میری وفات ہے دوسرے ایسے خلیفہ کا قتل ہے جو وہ حق پر صابر ہوگا اور حق کو دیگا اور تیسرے دجال ہے اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل عقبہ بن عامر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اسلام کی چکی تین تیس[۳۱] یا چہتیس یا سینتیس سال کے بعد دورکرے گی اگر وہ لوگ ہلاک ہونگے تو

اونکا راستہ اون لوگون کا ہوگا جو ہلاک ہوگئے اور اگر اون کا دین اون کے لیے قایم ہوگا تو ستر سال قایم رہے گا حضرت عمر نے پوچھا یا نبی اللہ کیا یہ مدت اوس قبیل سے جو گزر گئی ہے آپ نے فرمایا نہین اوس قبیل سے جو باقی ہے بیہقی نے کہا ہے کہ بنی امیہ کا ملک ایسا ہی تھا یہان تک کہ اوس مین سستی داخل ہوگئی اور ملک کے دعوے کرنے والون نے ظہور اور غلبہ خراسان مین ستر برس کی مقدار مین کیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ نے مرہ بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فتنہ کا ذکر فرما رہے تھے اور فتنے کے قرب کو ذکر کر رہے تھے اتنے مین ایک مرد اپنا منھ کپڑے سے چھپائے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فتنہ کے دن ہدایت پر ہوگا مین اوس مرد کی طرف کھڑا ہوا یکایک مینے حضرت عثمان کو دیکھا۔

بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لوگ اپنے امام کو قتل کروگے اور ایک دوسرے کو تلوارون سے ماروگے اور تم لوگون مین جو شریر ہوگا وہ تمہاری دنیا کا وارث ہوگا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرفتہ) مین عبد الرحمن بن عدیس سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایسے آدمی خروج کرین گے جو دین سے ایسی سرعت سے گزر جاوین گے جیسے تیر کمان سے گزر جاتا ہے اور وہ لوگ کوہ لبنان مین قتل کیے جاوین گے - ابن لہیعہ نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عدیس بلوا کرنے والا اہل مصر کے ساتھ حضرت عثمان کی طرف گیا اور اوسنے اون کو قتل کیا پھر اس واقعہ کے ایک سال یا دو سال بعد ابن عدیس کوہ لبنان مین قتل کیا گیا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین مہاجر بن حبیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عثمان نے عبد اللہ بن سلام کے پاس کسیکو ایسے حال مین بھیجا کہ وہ محصور تھے اور اونہون نے

یہ کہا کہ تم اپنا سر اوٹھاؤ تم اوس روزن کو جو گھر مین ہے دیکھتے ہو اوس روزن سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج کی رات مجھکو دیکھا اور فرمایا اے عثمان کیا آدمیون نے تمکو محصور
کیا ہے مینے عرض کی ہان محصور کیا ہے آپنے میرے واسطے ایک ڈول لٹکا دیا مینے اوس
ڈول سے پانی پیا مین اپنے جگر مین اوسکی خنکی پا رہا ہون پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم
چاہتے ہو تو مین اللہ تعالی سے تمہارے واسطے دعا کرتا ہون اللہ تعالی تمکو اون آدمیون
نصرت دیگا جنہون نے تمکو محصور کیا ہے اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو مینے آپکے
پاس افطار کو اختیار کیا حضرت عثمان اوسی دن قتل ہوئے ۔

ابن منیع نے اپنی (مسند) مین نعمان بن بشیر کے طریق سے نائلہ بنت الفرافصہ زوجہ
عثمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عثمان محصور کئے گئے روزہ سے تھے
جبکہ افطار کا وقت تھا تو آدمیون سے اونھون نے شیرین پانی مانگا آدمیون نے
پانی منع کیا اونھون نے رات تشنگی مین بسر کی جبکہ سحر کا وقت تھا تو حضرت عثمان نے
یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال مین اس چھت سی میری پاس تشریف
لائے کہ آپکے ساتھ پانی کا ایک ڈول تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عثمان پانی پیو
مینے پانی پیا یہان تک کہ مین سیراب ہو گیا پھر آپنے مجھ سے فرمایا کہ زیادہ پیو مینے یہان تک
پانی پیا کہ میرا پیٹ بھر گیا ۔

ابونعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن حضرت عثمان قتل کئے
گئے مینے ایک آواز سنی ابشر یا عثمان بروح وریحان ۔ ابشر یا ابن عفان برب غیر غضبان
ابشر یا ابن عفان بغفران ورضوان مینے ادہر ادہر دیکھا مینے کسی کو نہین دیکھا ۔

طبرانی اور ابونعیم نے مسہر بن عیش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمنے حضرت عثمان کو
رات مین دفن کیا ہمکو ایک سوار نے پیچھے سے ڈہانپ لیا ہم اون لوگون سے ڈر گئے یہانتک کہ
قریب تھا کہ ہم متفرق ہو جاوین ایک منادی کرنیوالے نے ندا کی تم لوگ نہ ڈرو اپنی جگہ پر

قایم رہو ہم لوگ اس لئے آئے ہین تا کہ تمہارے ساتھ حضرت عثمان کے جنازہ پر حاضر ہوون مسہر کہا کرتے تھے واللہ وہ لوگ ملایکہ تھے۔

ابونعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عثمان حش کوکب مین تین دن تک رکھے رہے لوگ اون کو دفن نہین کرتے تھے یہان تک کہ ایک ہاتف نے آدمیونکو آواز دی اور کہا ان کو دفن کرو اور ان پر صلوۃ جنازہ نہ پڑہو اللہ تعالیٰ نے انپر نماز پڑہی ہے

ابن سعد نے مالک بن ابی عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی اس امر سے اپنے آپ کو بچاتے تھے کہ اپنے مردون کو حش کوکب مین دفن کرین عثمان کہا کرتے تھے قریب ہے کہ ایک مرد صالح ہلاک ہوجاوے گا اور اوس جگہہ دفن کیا جاوے گا آدمی اوس مرد کی اقتدا کرینگے حش کوکب مین اول جو شخص دفن کیا گیا حضرت عثمان تھے

ابونعیم نے عثمان بن مرہ سے عثمان نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے جنون کو سنا ہے کہ حضرت عثمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اوپر تین راتون تک نوحہ کرتے رہتے تھے نوحہ مین جو اشعار پڑہتے تھے اون اشعار مین سے یہ شعر ہے

لیلۃ المحصبۃ اوبرمون بالصخر الصلاب ثم جاؤا بکرۃ یبغون صقرا کالشہاب

زینہم فی الحی والمجلس فکاک الرقاب

ابن سعد نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جن لوگون نے حضرت عثمان کا محاصرہ کیا تہا اون کو حضرت عثمان نے بالاخانہ سے دیکہا اور اون سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجہکو قتل کروگے تو تم کل لوگ کبہی نماز نہ پڑہوگے (یعنی نماز کو ترک کردوگے یا اوسکا ثواب تمکو نہین ملیگا) اور تم کل لوگ جہاد نکروگے (یعنی جہاد سے تمکو فائدہ نہ ہوگا) اور تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہین کیجاوے گی جبکہ اون لوگون نے باز آنے قتل سے انکار کیا۔ تو حضرت عثمان نے یہ دعا مانگی۔ اللہم احصہم عددا واقتلہم بددا ولاتبق منہم احدا۔ مجاہد نے کہا ہے کہ اون لوگون مین سے اوس فتنہ مین جو مارا گیا وہ مارا گیا یزید نے اہل مدینہ کی طرف

بیس ہزار آدمی بھیجے اوبھون نے تین روز تک مدینہ منورہ کو مباح کر دیا اہل مدینہ کی مداہنت سے جو فعل کہ یزید کے لشکر کے لوگون نے چاہا کرتے تھے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے اُسجگہہ اور اُسجگہہ ایک ضرب لگائی جاوے گی اور آپ نے حضرت علی کی کن پٹیون کی طرف اشارا فرمایا۔ یعنی کن پٹیون پر ضرب لگائی جاوے گی اور اون دونون کن پٹیونکا خون بہیگا یہان تک کہ تمہاری داڑہی رنگین ہو جاوے گی۔ اس حدیث کے حضرت علی سے کثیر طریق ہین۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے عمار بن یاسر سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا کہ اشقی الناس وہ مرد ہے جو تمہاری کن پٹی پر تلوار ماریگا یہان تک کہ تمہاری داڑہی خون سے تر ہو جاے گی اور اسی حدیث کی مثل جابر بن سمرہ کی حدیث اور صہیب کی حدیث سے وارد ہوا ہے ان دونون حدیثون کی روایت ابونعیم نے کی ہی

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ مین نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علی کے پاس ایسے حال مین داخل ہوا کہ وہ مریض تھے اسوقت حضرت علی کے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تھے ان دونون حضرات مین سے ایک صاحب نے اپنے صاحب سے کہا کہ مین ان کو گمان نہین کرتا ہون مگر ہلاک ہونے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہرگز ہرگز نہ مرین گے۔ مگر ایسی حالتین

غیظ سے بھرے ہونگے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ صبح ہوئی کہ حضرت علی ابن ابی طالب قتل ہوئے بیت المقدس مین کوئی پتھر نہین اوٹھایا گیا مگر اوس کے نیچے خون پایا گیا۔

ابونعیم نے زہری کے طریق سے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن حضرت علی قتل ہوئے اوسکی صبح مین کوئی سنگریزہ زمین سے نہین اوٹھایا گیا مگر اوس کے نیچے خالص خون تھا۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی تھی

مسلم نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ حرا پر تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اوسپر تھے ایک بڑے پتھر نے حرکت کی آپ نے فرمایا اے پتھر ٹھہر جا حرکت نکر تجھپر نہین ہین مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابونعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اوس شہید کو دیکھے جو بروئے زمین پر یا پشت زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

طبرانی نے طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو دیکھتے تھے یہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایسے شہید کو دیکھے جو روئے زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ شخص طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ثابت بن قیس بن شماس کی شہادت کی خبردی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے زہری کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھکو اسمعیل بن محمد بن ثابت الانصاری نے اپنے باپ سے یہ خبردی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا کہ اے ثابت کیا تم اس امر سے خوشنود نہ ہوگے کہ تم زندگی مین حمید رہو اور شہید مرو اور جنت مین داخل ہو ثابت نے عرض کی بیشک مین اس امر سے خوشنود ہون ثابت نے حمید زندگی کی اور یوم مسیلمۃ الکذاب مین شہید قتل کئے گئے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین کی شہادت کی خبردی تھی

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث سے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت حسین کو لیکر گئی اور مینے اون کو آپ کے آغوش مین دیدیا پھر مین آپکی طرف متوجہ ہوئی یکایک مینے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک آنسو بہارہی ہین آپ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھکو یہ خبردی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی اور میرے پاس اوس مقام کی مٹی مین سے جہان یہ قتل ہونگے سرخ مٹی جبرئیل علیہ السلام لائے۔

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام کے واسطے لیٹے پھر آپ ایسے حال مین بیدار ہوئے کہ غمگین تھے اور آپ کے دست مبارک مین سرخ مٹی تھی آپ اوسکو الٹ پلٹ کر رہے تھے مینے پوچھا یارسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے آپنے فرمایا کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے

یہ خبر دی کہ حسین سرزمین عراق مین قتل ہونگے۔ اور یہ مٹی اوس جگہہ کی ہے۔
بیہقی اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینہ کے فرشتہ نے آپکے پاس آنے کے لئے اذن چاہا آپ نے اوس کو اذن دیا اتنی مین حضرت حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے اور آپکے دوش مبارک پر بیٹھنے لگے اوس فرشتہ نے پوچھا کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اوس فرشتہ نے کہا کہ آپکی امت انکو قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہین تو مین آپکو وہ جگہہ دکھلاتا ہون جہان یہ قتل ہونگے اوس فرشتہ نے اپنا ہاتھ مارا اور سرخ مٹی آپکو دکھلائی اوس مٹی کو حضرت ام سلمہ نے لے لیا اور اپنے کپڑے مین باندرکھا۔ ہم لوگ سنا کرتے تھے کہ حضرت حسین کربلا مین قتل ہونگے۔
ابونعیم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین میرے مکان مین کھیل رہے تھے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا ای محمد آپکی امت آپکے اس فرزند کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضرت حسین کی طرف اشارہ کیا اور آپکے پاس جبریل وہ مٹی لائے آپنے اوس کو سونگھا پھر آپ نے فرمایا کہ کرب اور بلا کی بو ہے اور آپنے فرمایا اے ام سلمہ جبوقت یہ مٹی بدلکر خون ہوجاوے تو تم یہ جان لیجو کہ میرا یہ بیٹا قتل ہوگیا حضرت ام سلمہ نے اوس مٹی کو ایک شیشے مین رکھدیا
ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حسین کے ساتھ کربلا کی نہر کے پاس تھے آپنے شمر بن ذی الجوشن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول نے سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے گویا مین کبرے کتے کو دیکھہ رہا ہون کہ وہ میرے اہل بیت کے خونون کو پی رہا ہے شمر ملعون مبروص تھا۔
ابن السکن نے اور بغوی نے (صحابہ) مین اور ابونعیم نے سحیم کے طریق سے

انس بن الحارث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا حسین اوس سرزمین مین قتل کیا جاویگا جسکا نام کربلا ہے تم لوگون مین سے جو لوگ وہان موجود ہون تو اون کو چاہیے کہ حسین کو نصرت دین انس بن الحارث کربلا کے طرف گئے اور کوملا مین حضرت حسین کے ساتھ قتل ہو گئے۔

بیہقی نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے یہ روایت کی ہے کہ حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپکے پاس حضرت جبریل حضرت عائشہ کے بالاخانہ مین تھے حضرت جبریل نے آپ سے کہا کہ انکو آپکی امت قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہین تو مین آپکو اوس سرزمین کی خبر دیتا ہون جہان یہ قتل ہونگے اور جبریل نے اُس زمین کی طرف اشارہ کیا جو عراق کے متصل ہے اور سرخ مٹی لی اور اوس کو آپکو دکھلایا اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے ابی سلمہ سے او نھون نے حضرت عائشہ سے موصول طور پر روایت کی ہے۔

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر مدینۂ منورہ مین تشریف لائے اونکو یہ خبر دیگئی کہ حضرت حسین عراق کی طرف متوجہ ہوئے ہین ابن عمر حضرت حسین سے مدینۂ منورہ سے دو راتون کے فاصلہ پر عین سفر مین جاملے اور کہا کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان مختار کیا اور آپ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کا ارادہ نہین کیا اور آپ لوگ اون کے بضعہ ہو اللہ تعالی تم لوگون مین سے دنیا کا والی کبھی کسی کو نہ کرے گا اور دنیا کو تم لوگون سے نہین پھیرا ہے مگر اوس امر کیوجہ سے جو تمہارے واسطے خیر ہے آپ پلٹ چلئے اون سے حضرت حسین نے انکار کیا اور نہین پلٹے ابن عمر نے حضرت حسین سے معانقہ کیا اور کہا کہ ایسے جاتے ہین آپکو اللہ تعالی کے سپرد مین کرتا ہون کہ آپ قتیل ہین۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایسی حالت مین کہ اہلبیت کثرت سے تھے ہم یہ شک نہین کرتے تھے کہ حضرت حسین سرزمین عراق مین قتل کیے جاوینگے

ابونعیم نے یحیی الحضرمی سے روایت کی ہے یحیی حضرت علی کے ساتھ صفین کی طرف گئے جبکہ نینوی کے مقابل ہوئے تو یون پکارا اے ابوعبداللہ شط فرات پر صبر کرو (یعنی ٹھہر جاؤ) مینے پوچھا وہ کیا امر ہے حضرت علی نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل نے مجھسے یہ حدیث کی ہے کہ حسین شط فرات پر قتل کئے جاوینگے۔ اور اوس جگہہ کی ایک مٹی مجھکو دکھلائی ہے۔

ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ حضرت حسین کی قبر کی جگہہ پر آئے حضرت علی نے فرمایا کہ اسجگہہ اون کے اونٹ اترین گے اور اسجگہہ اون کے کجاوے رکھے جاوین گے اور یہ جگہہ اون کے خونون کے بہنے کی ہے ایک گروہ آل محمد صلعم کا اس میدان مین قتل کیا جاویگا اونپر آسمان اور زمین روئین گے۔

حاکم نے ابن عباس سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہ اللہ تعالی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی بھیجی اور یہ فرمایا کہ یحیی بن ذکریا علیہما السلام کے عوض مین ستر ہزار آدمیون کو قتل کیا ہے اور آپکے نواسہ کے عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار کو قتل کرنے والا ہون۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے ایک دن دوپہر کیوقت مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال مین خواب مین دیکھا کہ آپ کے سر مبارک کے بال الجھے اور بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہین اور آپکے دست مبارک مین ایک شیشہ ہے جسمین خون ہے مینے آپ سے پوچھا یہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور اصحاب حسین کا خون ہے آج اول دن سے مین اوس خون کو اوٹھا رہا ہون (یعنی جہان جہان اونکا خون گرا ہے مین اوسکو اس شیشہ مین بھر رہا ہون) جب وقت ابن عباس نے یہ خواب دیکھا تھا وہ وقت یاد رکھا گیا جسدن حضرت امام حسین قتل ہوئے تھے وہی دن پایا گیا۔

بیہقی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں خواب میں دیکھا کہ آپکے سر اور ریش مبارک پر مٹی تھی میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ حسین کے قتل میں ابھی میں حاضر ہوا تھا

بیہقی اور ابو نعیم نے نصرۃ الازدیہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حسین قتل ہوئی آسمان سے خون برسا ہم صبحکو ایسے حال میں اوٹھے کہ ہمارے ڈیرے اور ہمارے گھڑے اور ہماری ہر شئے خون سے بھری تھی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ جسدن حسین قتل ہوئے بیت المقدس کے پتھروں میں سے کوئی پتھر نہیں پلٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے ام حبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے تین دن تک ہم لوگوں پر تاریکی رہی اور ہم لوگوں میں سے کسی نے اپنے اس زعفران کو ہاتھ نہ لگایا جس کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے مگر چہرہ جہلس گیا اور بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں پلٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے آپ کے لشکر میں کا ایک اونٹ آدمیوں نے پایا اور اوس کو اونھوں نے ذبح کیا اور اوسکا گوشت پکایا حنظل کی مثل ہو گیا لوگوں کو یہ قدرت نہ ہو سکی کہ اوس گوشت کو نگل سکتے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری دادی نے مجھسے حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں نے ورس کو دیکھا کہ وہ خاکستر ہو گیا تھا اور میں نے گوشت کو دیکھا کہ آگ ہو گیا تھا جس وقت حضرت حسین قتل ہوئے تھے۔

بیہقی نے علی بن مسہر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری دادی نے مجھسے حدیث

کی ہے کہا ہے کہ جن ایام مین حضرت حسین قتل کئے گئے تھے مین جوان لڑکی تھی آسمان بہت دنون تک شدید الحرارت تھا اور گریہ کرتا تھا۔

ابو نعیم نے سفیان کے طریق سے اون کی دادی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسین کے قتل مین جعفیین سے دو مرد حاضر ہوئے تھے اون دونون مین سے ایک جو تھا اوس کا عضو تناسل اتنا دراز ہو گیا تھا کہ وہ اوس کو لپیٹ لیتا تھا لیکن دوسرا جو تھا وہ پانی کی مشک کو اپنے منہ کے سامنے لاتا یہان تک کہ وہ مشک کا سب پانی پی لیتا مگر وہ سیراب نہین ہوتا تھا۔

ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے جنون کو سنا کہ وہ حضرت حسین پر نوحہ کرتے اور یہ کہتے تھے۔

مسح النبی جبینہ فلہ بریق فی الخدود ابواہ فی علیا قریش وجدہ خیر الجدود

ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مینے جنون کے نوحہ کرنے کو نہین سنا مگر آج کی رات کہ وہ نوحہ کرتے ہین مین اپنے فرزند کو گمان نہین کرتی ہون مگر یہ کہ وہ قتل کیا گیا ہے (یعنی حسین قتل کئے گئے) حضرت ام سلمہ نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ تو باہر جا اور لوگون سے پوچھ اوس کنیز کو لوگون نے خبر دی کہ حضرت حسین قتل کئے گئے اور یکایک سنا گیا کہ ایک جنیہ نوحہ کر رہی ہے۔

الا یا عین فاحتفلی بجہد ومن یبکی علی الشہداء بعدی
علی رہط تقودہم المنایا الی متجبر فی ملک عبد

ابو نعیم نے مزیدہ ابن جابر الحضرمی سے اونھون نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے سنا جن حضرت حسین پر نوحہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

انی حسینا ہبلا کان حسین جبلا

ابو نعیم نے ابن لہیعہ کے طریق سے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت حسین قتل کیے گئے اون کے سر کو لوگون نے کاٹا اور اول منزل مین وہ لوگ بیٹھ شراب پی رہے تھے اون لوگون کے سامنے لوہے کا ایک قلم ایک دیوار مین سے نکلا اور اوس قلم نے ایک سطر خون سے لکھی۔

اترجوا امة قتلوا حسینا شفاعة جده یوم الحساب

ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ مینے حضرت حسین کا سر مبارک دیکھا جسوقت لوگون نے اوسکو اوٹھایا اور مین اوس وقت دمشق مین تھا اور اوس سر کے سامنے ایک مرد سورہ کہف پڑھ رہا تھا یہان تک کہ وہ مرد اس مقام پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ اللہ تعالی نے اوس سر کو زبان سے گویا کیا اوس نے کہا اصحاب کہف سے زیادہ تعجب ناک میرا قتل اور میرے سر کا اوٹھا کر لیجانا ہے جو تم لئے جاتے ہو۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میرے بعد لوگ مرتد ہوجاوینگے

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکون کے ساتھ ملجاوینگے یہان تک کہ وہ بتون کو پوجینگے۔

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے بہت سے مرد میری حوض پر سے ہانک دئے جاوینگے جیسے کہ بھٹکا ہوا کوئی اونٹ ہانک دیا جاتا ہے مین اون مردون کو پکارونگا کہ تم آؤ مجھ سے کہا جاوے گا کہ ان لوگون نے اپنا دین بدل ڈالا تھا مین اون سے کہونگا دور ہوجاؤ دور ہوجاؤ۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنو میری امت کے مرد لائے جاوینگے وہ شمال کی طرف لئے جاوینگے مین کہونگا کہ یہ میرے اصحاب ہین مجھ سے کہا جاویگا کہ جو امر اونھون نے آپ کے بعد پیدا کیا ہے آپ نہین جانتے ہین جیسے کہ عبد صالح نے کہا ہے مین کہون گا وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کہا جاوے گا جیسے آپ نے انکو چھوڑا تھا یہ ہمیشہ مرتد رہے اور اپنی ایڑیون پر پھر گئے تھے (یعنی جیسے اسلام مین داخل ہوئے تھے آپکی وفات کے ساتھ ہی اسلام سے پھر گئے تھے)

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جزیرۂ عرب مین کبھی بُت پرستی نہ ہوگی

مسلم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہوگیا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اوسکی عبادت جزیرۂ عرب مین کرین لیکن شیطان نمازیون کے درمیان برانگیختگی کرتا رہے گا (یعنی امور مکروہہ کی رغبت دلائے گا۔)

باب

بیہقی نے مستورد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ فرماتے تھے کہ تم لوگون کے ساتھ اشد الناس اہل روم ہین اور اون کی ہلاکت نہین ہے مگر قیامت کے ساتھ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ سہیل بن عمرو اچھی مقام مین قائم رہینگے

حاکم اور بیہقی نے سفیان بن عیینہ کے طریق سے عمرو سے عمرو نے حسن بن محمد بن حنیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو چھوڑ دیجیے سہیل بن عمرو کے سامنے کے دو بڑے دانت نکالڈالون وہ اپنی قوم مین خطبہ پڑہنے کے واسطے کبھی کہڑا ہو گا آپ نے فرمایا سہیل کو اوسکی حالت پر چھوڑ دو یقین ہے ایک دن تمکو وہ مسرور کرے گا سفیان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل مکہ آپ سے بہاگے سہیل بن عمرو کعبہ کے پاس کہڑا ہوا اور اوس نے کہا جس شخص کا معبود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے محمد نے وفات پائی اور اللہ تعالی زندہ ہے اوس کے لئے موت نہین ہے۔

یونس بن بکیر نے مغازی مین اور ابن سعد نے ابن اسحاق کے طریق سے محمد بن عمرو بن عطا سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سہیل بن عمرو اسیر کیا گیا تو حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ مین اس کے سامنے کے دو دانت نکالڈالتا ہون اس کی زبان لٹک آویگی۔ پھر یہ کبھی خطبہ پڑہنے کو کہڑا نہ ہو گا سہیل کے ہونٹون سے جو کلام نکلتا تھا وہ اوس سے زیادہ عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین مثلہ نہ کرون گا اللہ تعالی مجھکو مثلہ کرے گا اگرچہ مین نبی ہون یعنی دانت نکالڈالنا مثلہ ہے جو ممنوع ہے یقین ہے سہیل ایسے مقام مین کہڑا ہو گا کہ اے عمر تم اوس کو مکروہ نہ سمجھو گے جس وقت سہیل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر آئی تو سہیل مکہ مین کہڑا ہوا اور جو خطبہ حضرت ابوبکر نے پڑہا تھا گویا سہیل نے حضرت ابوبکر کا خطبہ سنا تھا جس وقت سہیل نے وہی خطبہ پڑہا حضرت عمر کو سہیل کے کلام کی خبر پہونچی تو یہ کہا اشہد انک رسول اللہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا تھا کہ یقین ہے سہیل ایسے مقام مین کہڑا ہو گا کہ اے عمر تم اوسکو مکروہ نہ سمجھو گے

ابن سعد نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے ابو عمرو بن عدی بن الحمراء الخزاعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر مکہ مین آئی

بینے سہیل بن عمرو کو دیکھا کہ جو خطبہ ابو بکر الصدیق نے مدینۂ منورہ مین پڑہا تھا سہیل نے
وہ خطبہ ہمارے سامنے پڑہا گویا سہیل نے حضرت ابو بکر کے خطبہ کو سنا تھا جبکہ حضرت عمر کو
یہ خبر پہونچی تو اونھون نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ وان ماجاء بہ حق یہ وہی مقام ہے
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد تھی جس وقت آپ نے مجہسے فرمایا تھا کہ
یقین ہے وہ ایسے مقام مین کھڑا ہو گا جس کو تم مکروہ نجانوگے اور اس حدیث کی
محامل نے اپنی کتاب (فوائد) مین سعید بن ابی ہند کے طریق سے موصول طور پر عمرة سے عمرہ نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر دینے مین ہے
کہ اگر براء بن مالک اللہ تعالیٰ کو قسم دینگے تو اونکی قسم کو اللہ تعالیٰ پورا کر دیگا۔

ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور
بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ بہت سے ایسے ضعیف ہین جنکو لوگ ضعیف جانتے ہین اور اون کے جسم پر دو پرانی چادرونکے
سوا نہین ہین اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دین گے تو اللہ تعالیٰ اون کی قسم کو پورا کرے گا اون
لوگون مین سے براء بن مالک ہین - براء نے ایک لشکر کا تستر مین مقابلہ کیا مسلمان بھاگ نکلے
مسلمانون نے براء سے کہا اے براء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اگر تم اللہ تعالیٰ کو قسم دوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم پوری کرے گا تم اپنے رب کو قسم دو براء نے
کہا اے رب مین تجھکو قسم دیتا ہون جبکہ تو فارسیون کے شانے ہمکو بخش دیگا تو وہ اپنے
شانے ہمکو دیدین گے یعنی وہ پیٹھ پھیر کے بھاگ جاوین گے مسلمانون کو اونھون نے
اپنے شانے دیدئے پھر وہ لوگ مسلمانون سے سوس کے پل پر مقابل ہوئے اور
اونھون نے مسلمانون کو دکھ دیا مسلمانون نے کہا اے براء اپنے رب کو قسم دو براء نے کہا

اے رب مین تجھکو قسم دیتا ہون جبکہ تو اون لوگون کے شانے ہمکو بخش دیگا تو وہ اپنی شانے ہمکو دے دین گے اور یہ قسم دیتا ہون کہ اپنے نبی کے ساتھ مجھکو ملحق کر دے پھر مسلمانون نے حملہ کیا فارسی بھاگ گئے اور براء شہید قتل کئے گئے۔

باب

ابن السکن اور ابن مندہ دونون نے (صحابہ) مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین اقرع بن شفی العکی سے بہت سے طریقون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرض کی حالت مین حاضر ہوا مینے عرض کی مین گمان نہین کرتا ہون مگر مین اپنے مرض سے مرنے والا ہون آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ مروگے اور تم ضرور باقی رہوگے اور تم ضرور سرزمین شام کی طرف ہجرت کروگے اور تم وہان مروگے اور ایک ٹیلہ پر جو فلسطین کی زمین سے ہوگا دفن کئے جاؤگے وہ حضرت عمر کی خلافت مین مرے اور رملہ پر دفن کیے گئے۔

ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور طبرانی نے مرۃ البهزی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک مرد سے فرماتے تھے کہ تم ایک ٹیلہ پر مروگے وہ مرد رملہ پر مرا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر دینے مین ہے کہ عمر محدثین سے ہین

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلی امتون مین محدثین تھے اگر میری امت مین کوئی محدث ہے تو عمر ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر اوس نبی کی امت مین محدثین تھے میری
امت مین محدثین سے اگر کوئی ہے تو وہ عمر ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ محدث
کیونکر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکی زبان پر ملائکہ کلام کرتے ہین۔

اور نیز طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہ تھا مگر اوس کی امت مین ایک معلم تھا یا دو معلم تھے
میری امت مین اگر کوئی معلمون سے ہے تو وہ عمر ابن الخطاب ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ
اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوافر تھے ہم لوگ یہ شک نہین کرتے تھے کہ
سکینہ عمر کی زبان پر ناطق ہوتا ہے (یعنی عمر جو بات کہتے ہین اوس سے قلب کو اطمینان ہوتا ہے)
بیہقی نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ یہ باتین کرتے تھے
کہ حضرت عمر فرشتہ کی زبان سے ناطق ہوتے ہین (یعنی جو بات فرشتہ کہتا ہے وہی بات حضرت
عمر کی زبان پر ہوتی ہے)

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے حضرت عمر سے نہین سنا کہ وہ کسی
شے کے واسطے کہتے تھے کہ مین ایسا اور ایسا گمان کرتا ہون مگر ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ گمان
کرتے تھے۔

یہ باب اُس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اون بی بی کی خبر دی تھی جو سب بی بیون سے اول آپ سے لاحق ہونیوالی تھین

مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بی بیون مین سے جلد تر میرے پاس آنے والی وہ بی بی ہے جس کے
ہاتھ زیادہ دراز ہین آپ کی ازواج اپنے ہاتھ آپس مین بڑھا بڑھا کر دیکھتی تھین کہ ہم مین سے

کون سی ایسی بی بی ہے جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہین حضرت زینب کے سب ازواج مین ہاتھ زیادہ دراز تھے اس لیئے کہ وہ اسپنے ہاتھ سے عمل کرتی تھین اور تصدق کرتی تھین (یعنی اون کی ہاتھون کی درازی سخاوت تھی)

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عورتون نے پوچھا یارسول اللہ ہم ازواج مین سے کونسی بی بی آپ سے جلد تر ملنے والی ہین آپ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہین سب بی بیین اپنے اپنے ہاتھون کو آپسمین ناپتی تھین کہ ان مین کونسی بی بی دراز ہاتھون والی ہے جبکہ حضرت زینب نے وفات پائی تو سب بی بیون نے یہ جانا کہ زینب خیر اور صدقہ مین سب بی بیون سے زیادہ درازدست تھین۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن شریفون کے لکھے جانیکی خبردی ہے

ابن عساکر نے بنیط الاشجعی سے روایت کی ہے کہا کہ جبکہ حضرت عثمان نے مصحف کو لکھا تو اون سے ابوہریرہ نے کہا کہ آپ کو اصابت ہوئی آپ نے اچھا کام کیا اور آپکو توفیق الٰہی ہوئی مین گواہی دیتا ہون البتہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والی وہ قوم ہے جو میرے بعد آوے گی اور مجھپر ایمان لاوے گی اور مجھکو قوم کے لوگون نے نہین دیکھا ہوگا وہ لوگ اوس شئے کے ساتھ عمل کرین گے جو ورق معلق مین ہوگا مین اپنے دلمین کہتا تھا وہ کون ورق ہوگا یہانتک کہ مینے مصاحف کو دیکھا حضرت عثمان کو سن کر خوش معلوم ہوا اور ابوہریرہ کو دس ہزار درہم دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا مجھکو معلوم نہ تھا کہ تم اے ابوہریرہ ہمارے نبی کی حدیث ہم سے روک رکھوگے اور بیان نکروگے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اویس قرنی کی خبر دی ہے

مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے یہ حدیث کہی کہ ایک مرد اہل یمن سے تمہارے پاس آوے گا وہ یمن مین نچھوڑیگا مگر اپنی ایک مان کو اوس کے جسم پر سفیدی تھی اوس نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی کہ اوس سفیدی کو دفع کر دے اللہ تعالی نے اسکی سفیدی کو دور کر دیا مگر ایک دینار کی جگہہ سفیدی باقی ہے اوس کا نام اویس ہے تم لوگون مین سے جو شخص اویس سے ملاقات کرے اوس کو چاہیئے کہ اوس سے کہے کہ میرے واسطے دعائے مغفرت کرو۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے حضرت عمرؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین مین ایک مرد قرن سے ہوگا جس کا نام اویس بن عامر ہوگا اوس کے جسم پر سفیدی ظہور کرے گی وہ اللہ تعالی سے دعا کرے گا کہ اوس سفیدی کو دور کرے اللہ تعالی دور کر دے گا وہ یہ دعا مانگے گا کہ اے میرے اللہ اوس سفیدی مین سے میری جسم مین اوتنی سفیدی تو چھوڑ دے جس سے تیری نعمت کو مین یاد کرون اللہ تعالی اوسکے لئے اوس کے جسم مین اوتنی سفیدی چھوڑ دے گا تم لوگون مین سے جو شخص اوس کو پاوے اور اوس کو یہ قدرت ہو کہ وہ اپنے واسطے اوس سے چاہ سکے تو اوس کو چاہیئے کہ وہ اپنے واسطے اوس سے استغفار چاہے۔

ابن سعد اور حاکم نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم صفین مین ایک مرد نے جو اہل شام سے تھا پکارا اور پوچھا کیا تم لوگون مین اویس قرنی ہین آدمیون نے کہا ہان ہین اوس مرد نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ اویس قرنی خیر التابعین سے ہین پھر اوس مرد نے اپنے گھوڑے کو مارا اور اپنے آدمیون مین داخل ہوگیا۔

ابن سعد اور حاکم نے اسیر بن جابر کے طریق سے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے اونھون نے

اویس قرنی سے فرمایا کہ آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجیے اونھون نے
کہا کہ مین آپکے واسطے کیونکر دعائے مغفرت کرون حال یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے صاحب ہین حضرت عمر نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک مرد جس کا نام اویس قرنی ہے وہ خیر التابعین ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن سلام کے حال کی خبر دی تھی

شیخین نے عبداللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اون سے کہا کہ تم اسلام پر رہوگے یہان تک کہ تم مروگے۔
بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ شہدا کا مقام ہے تم اوس کو ہرگز نہ پاؤگے۔
ابن سعد اور حاکم نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اوس مین سے کھایا اور بچنے کے طور پر کھانا بچ رہا
آپنے فرمایا کہ اس راستہ سے ایک مرد آوے گا کہ جو اہل جنت سے ہے اور اس بچے ہوئے
کھانے کو کھاوے گا عبداللہ بن سلام آئے اور اونھون نے اوس بچے ہوئے کھانیکو کھایا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رافع بن خدیج کو شہادت کی خبر دی تھی

طیالسی اور ابن سعد اور بیہقی نے یحیی بن عبدالحمید بن رافع کے طریق سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ میری دادی نے مجھسے حدیث کی ہے کہ یوم احد یا یوم حنین مین رافع کے تیر لگا اور
وہ تیر چھاتہ مین تھا رافع نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی

یارسول اللہ اس تیر کو کھینچ لیجئے آپ نے رافع سے فرمایا اے رافع اگر تم چاہتے ہو تو تیر اور تیر کی پیکان ان سب کو کھینچ لیتا ہون اور اگر تم چاہتے ہو تو تیر کو کھینچ لیتا ہون اور اوس کی پیکان کو چھوڑ دیتا ہون اور قیامت کے روز تمہارے واسطے شہادت دونگا کہ تم شہید ہو رافع نے عرض کی یارسول اللہ آپ تیر کو کھینچ لیجئے اور اوسکی پیکان کو چھوڑ دیجئے اور قیامت کے دن میرے واسطے شہادت دیجئے کہ مین شہید ہون رافع اس کے بعد زندہ رہے یہان تک کہ جسوقت معاویہ کی خلافت تھی رافع کا زخم پھٹ گیا اور وہ مر گئے ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذر کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ام ذر سے روایت کی ہے کہا ہے واللہ حضرت عثمان نے ابو ذر کو نہین نکالا کہ وہ چلے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا تھا کہ جسوقت مکانات سلع پہاڑ کو پہونچ جاوین تو تم شہر سے نکل جائیو جبکہ بنائے مکانات سلع پہاڑ کی بلندی کو پہونچ گئی اور اوس سے گزر گئی ابو ذر شام کی طرف چلے گئے ۔

حاکم اور ابو نعیم نے ام ذر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابو ذر کی وفات کا وقت موجود ہو گیا تو ابو ذر نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک جماعت کے لئے فرماتے تھے اور مین اوس جماعت مین تھا کہ تم لوگون مین سے ایک مرد ضرور زمین کے کسی بیابان مین مرے گا اور اوس کے مرنے کیوقت مومنین کا ایک گروہ حاضر ہوگا اور جن لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اون مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر وہ قریہ مین آدمیون کی جماعت مین مر گیا ہے اور بیابان مین جو شخص مرے گا وہ مین ہون تم راستہ کو دیکھو مینے ابو ذر سے کہا راستہ مین

لوگ کہان ہین حاجی لوگ تو چلے گئے اور راستے قطع کر چکے اس درمیان کہ مین اورابوذر اس حال پر تھے یکایک مینے مردون کو دیکھا کہ وہ اپنے کجاوون پر مین بیٹھے اون کو اپنے کپڑے سے اشارا کیا وہ مرد میری طرف دوڑکے آئے یہان تک کہ وہ میرے پاس آکر کھڑے ہوگئے اورابوذر کے پاس حاضر ہوئے اورابوذر کے پاس یہان تک ٹھیرے کہ اونکو دفن کردیا

ابن ابی شیبہ نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا میرے بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے مین رو دیا اور مینے عرض کی یارسول اللہ کیا مین آپکے بعد زندہ رہونگا آپنے فرمایا بیشک جسوقت تم جبل سلع پر بناون کو دیکھو توارض قضاعہ مین عربون کے پاس چلے جائیو اس لئے کہ ایک دن آنے والا ہے وہ اتنا قریب ہو کہ ایک کمان یا دو کمانون یا ایک نیزہ یا دو نیزون کی مقدار مین ہے۔

ابن سعد نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تم کیا کروگے جسوقت تم پر ایسے لوگ امیر ہون گے کہ غنیمت کو اپنے نفس کے واسطے خاص کرلین گے مینے عرض کی کہ اوس وقت مین اپنی تلوار سے مارون گا آپنے فرمایا کیا مین اوس فعل سے پر تمکو رہبری نہ کرون کہ وہ اس شمشیر زنی سے اچھی ہو وہ یہ ہے کہ تم صبر کیجو یہان تک کہ تم مجھسے ملو۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو خبر دی ہے کہ لوگ میرے قتل پر ہرگز مسلط نہ ہون گے اور میرے دین سے مجھکو فتنہ مین نہ ڈالین گے اور مجھکو یہ خبر دی ہے کہ مین تنہا مسلمان ہوا ہون اور مین تنہا مرون گا اور قیامت کے دن تنہا اوٹھون گا۔

ابونعیم نے اسماء بنت یزید سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر کو مسجد مین سوتا پایا آپ نے اون سے فرمایا سوتے مین تمکو مسجد مین سوتا دیکھتا ہون ابوذر نے کہا مین کہان سوؤن سوا مسجد کے میرا کوئی گھر نہین ہے آپ نے فرمایا جس وقت

تمکو لوگ مسجد سے نکالینگے تو تم کیا کروگے ابوذر نے کہا کہ مین شام کو چلا جاؤن گا آپنے
فرمایا کہ جس وقت تمکو لوگ شام سے نکالینگے تو تم کیا کروگے ابوذر نے کہا کہ شام کیطرف
پلٹ جاؤن گا آپ نے فرمایا جسوقت تمکو دوسری بار شام سے لوگ نکالینگے تو تم کیا کروگے
ابوذر نے عرض کی کہ اوس وقت مین اپنی تلوار پکڑون گا اور یہان تک لڑون گا کہ مرجاؤن گا
آپ نے فرمایا سنو مین تمکو اس امر سے اچھے امر پر رہبری کرتا ہون وہ یہ ہے کہ جسطرف
تمکو لوگ کھینچین تم کھنچ جائیو اور جسطرف تمکو وہ ہانکے اوسی طرف تم چلے جائیو یہان تک کہ
تم مجھسے ملو اور تم اسی حالت پر ہو۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابو المثنی الملیکی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت اپنے اصحاب کی طرف گھر سے نکل کے تشریف لاتے
آپ فرماتے تھے کہ عویمر میری امت کا حکیم ہے اور جندب میری امت کا ہانکا ہوا ہے۔ جندب
اکیلا زندگی بسر کرے گا اور اکیلا مرے گا اور اللہ تعالی تنہا اوس کے لئے کافی ہوگا۔

ابن سعد نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابوذر سے فرمایا جس وقت بنا سلع کو پہونچے تو تم نکل جائیو اور آپ نے شام کیطرف
اپنے دست مبارک سے اشارا کیا اور فرمایا کہ مین گمان نہین کرتا ہون کہ تمہارے امرا تمکو
تمہارے حال پر چھوڑین ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ جو لوگ کہ میرے اور آپکے امر کے
درمیان حائل ہوں کیا مین اون سے جنگ نکرون آپ نے فرمایا نہین اون کی بات سنیو
اور اون کی اطاعت کیجو اگرچہ ایک غلام حبشی تمہارا امیر ہو جبکہ وہ وقت آیا تو ابوذر شام کی
طرف چلے گئے معاویہ نے حضرت عثمان کو یہ لکھا کہ ابوذر نے شام مین آدمیون کو بگاڑ دیا ہے
حضرت عثمان نے کسی کو ابوذر کے پاس شام مین بھیجا ابوذر آگئے پھر ربذہ کی طرف چلے گئے
اون کے پہونچنے کے بعد اقامت نماز ہوئی اور ربذہ مین ایک حبشی حضرت عثمان کا غلام
امیر تھا وہ پیچھے ہٹا ابوذر نے کہا تو آگے بڑھ اور نماز پڑھ مجھکو یہ حکم ہے کہ اگرچہ غلام حبشی ہو

اوس کے حکم کو مین سنون اور اوس کی اطاعت کرون تو غلام حبشی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کے قتل کی خبر دی تھی کہ قبل اس کے کہ اوسکی مشک پھٹ جاوے وہ قتل ہو جاویگا

ابن خزیمہ اور بیہقی اور طبرانی نے کدیر الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ آپ ایسے عمل سے مجھکو خبر دیجے کہ مجھکو جنت سے قریب کرے اور دوزخ سے دور کرے آپ نے فرمایا کہ عدل کی بات کہو اور جو مال بچے اوس کو دوسرون کو عطا کرو اوس اعرابی نے عرض کی واللہ مجھکو یہ قدرت نہین ہے کہ ہر گھڑی عدل سے بات کہون اور نہ مین یہ قدرت رکھتا ہون کہ بچی ہوئی شے کسی کو دون آپ نے فرمایا کہ تم آدمیون کو کھانا کھلاؤ اور فاش طور پر آدمیون سے سلام علیک کرو اوس نے عرض کی یہ بھی شدید امر ہے آپنے اوس سے پوچھا تیرے اونٹون مین سے کوئی اونٹ ہے اوس نے عرض کی ہان میرے اونٹ ہین آپنے فرمایا کہ اپنے اونٹون مین سے ایک اونٹ اور ایک مشک دیکھ لو پھر اون گھر والون کے پاس جاؤ کہ روزانہ پانی نہین پیتے ہین مگر ایک دن بعد اون کو تم پانی پلاؤ یقین ہے تمہارا اونٹ نہ مرنے پاوے اور پانی کی مشک نہ پھٹنے پاوے کہ تمہارے لئے جنت واجب ہو جاوے یہ ارشاد سن کر اعرابی چلا گیا اوس کی مشک نہین پھٹنی پائی اور اوسکا اونٹ ہلاک نہین ہوا یہان تک کہ وہ اعرابی شہید مقتول ہوا۔ منذری نے کہا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہین مگر اتنی بات ہے کہ کدیر تابعی ہے اور حدیث مرسل ہے اور ابن خزیمہ نے یہ توہم کیا ہے کہ کدیر اصحاب مین سے ہے اس لئے اس حدیث کی روایت صحیح مین کی ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی تحریر فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ اس کا غیاہد ہے اور یہ

موصول حدیث ہے۔ اس حدیث کی روایت طبرانی نے ایسی سند سے کی ہے کہ جس کے رجال ثقہ ہین مگر یحیی الحمانی کہ اوس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے پوچھا وہ کیا عمل ہے کہ اگر مین اوس کے ساتھ عمل کرون تو جنت مین داخل ہون آپ نے اوس سے پوچھا کیا تم ایسے ملک مین ہو جسمین پانی لایا جاتا ہے اوس نے عرض کی ہان مین ایسے ملک مین ہون آپ نے فرمایا کہ تم وہان ایک جدید مشک خرید کر لو پھر اوس سے پانی پلاؤ یہان تک کہ تم اوس کو پھاڑ ڈالو تم اوس کو ہرگز نہ پھاڑو گے یہان تک کہ اوس کے سبب سے جنت کے عمل کو پھونچ جاؤ گے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت مین سے ایک مرد دنیا مین جنت مین داخل ہوگا

طبرانی نے (مسند شامیین) مین اور ابن حبان نے (ثقات) مین ابراہیم بن ابی عبلہ کے طریق سے شریک بن خباشۃ النمری سے روایت کی ہے کہ وہ بیت المقدس مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے کنوے سے پانی بھرنے کیواسطے گئے اون کے ڈول کی رسی قطع ہوکر ڈول کنوئے مین گر گیا وہ کنوے مین اوس کے نکالنے کے لئے اوترے اس درمیان کہ وہ اوس کے ڈھونڈھنے مین تھے یکایک اون کو ایک درخت ملگیا اونھون نے اوسکا ایک پتہ لے لیا اور اپنے ساتھ اوس پتے کو نکال کر لائے یکایک وہ پتہ ایسا پایا گیا جو دنیا کے درختون کے پتون مین سے نہ تھا وہ اوس پتہ کو حضرت عمر کے پاس لائے حضرت عمر نے اوس کو دیکھکر فرمایا کہ مین یہ گواہی دیتا ہون کہ یہ حق ہے مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت مین سے ایک مرد اہل دنیا مین کا جنت مین داخل ہوگا حضرت عمر نے اوس پتہ کو مصحف شریف کے دفتین کے بیچ مین رکھدیا۔ اور کلبی نے

دوسری وجہ سے شریک بن غبا ئشہ کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ اون ایام مین گئے جن ایام مین حضرت عمر شام کو گئے اور انھون نے باقی قصہ کو ذکر کیا اور اس حدیث مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا اور اون سے پوچھا کیا تم کتاب مین یہ پاتے ہو کہ ایک مرد اس امت کا دنیا مین جنت مین داخل ہو گا۔ کعب نے کہا بیشک۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کذّابین کی خبر دی تھی جو آپکے بعد ہون گے اور حجاج کی خبر دی تھی

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے تیس کذّاب ہون گے اور وہ کل دجّال ہون گے اونمین کا ہر ایک یہ زعم کرے گا کہ مین نبی ہون۔

احمد نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی میری امت مین ونتیس کذّاب اور دجال ہون گے اون مین سے چار عورتین ہون گی اور مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔

ابن عدی اور ابو یعلی اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ تیس دجال خروج کرین گے اون مین سے مسیلمہ ہے اور عنسی ہے اور مختار ہے اور شر قبایل عرب قبیلہ بنو امیہ اور بنو حنیفہ اور بنو ثقیف ہے۔

مسلم نے اسماءبنت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے اونھون نے حجاج سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بنی ثقیف مین ایک کذّاب ہوگا اور ایک ہلاک کرنے والا کذّاب کو تو ہمنے دیکھہ لیا اور ہلاک کرنیوالا جو ہی

مین تجھکو خیال نہین کرتی ہون مگر خاص تو وہی کذاب اور بیہقی سے نے ابن عمر سے اس کی مثل؛ روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اون کے پاس کوئی آنیوالا آیا اور اون کو یہ خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امام کو کنکریان ماری ہین یہ خبر سنکر حضرت عمر غضبناک نکلے اور نماز پڑہی اور نماز مین اون سے سہو ہو گیا جبکہ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ اہل عراق نے مجھپر جو میرے امر کو خلط ملط کر دیا ہے تو اون کے امر کو اون پر خلط ملط کر دے اور وہ ثقفی غلام جو اہل عراق کے حق مین جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا اور اون کے محسن سے عذر قبول نہ کرے گا اون کے بدکردار سے تجاوز نکرے گا اوس کے ساتھ تو عجلت کر (یعنی اوس کو جلد مسلط کر دے) جس دن حضرت عمر نے یہ دعا مانگی تھی اوسدن حجاج ثقفی پیدا نہین ہوا تھا۔ ابو الیمان نے کہا ہے کہ حضرت عمر کو یہ علم تھا کہ حجاج لامحالہ ظہور کرنیوالا ہے جبکہ اہل عراق اون کو غصہ مین لائے تو اہل عراق کی اوس عقوبت مین عجلت کی استدعا اللہ تعالیٰ سے کی جس سے اہل عراق کو گزیر نہ تھا۔

احمد نے (زہد) مین اور بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کے لئے یہ بددعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ جیسے مینے ان کو امانت دار بنایا اونھون نے میرے ساتھ خیانت کی جیسے مینے اون سے خالص امر کو ظاہر کیا اونھون نے میرے ساتھ آلودگی کی (یعنی خلاف کیا) تو اہل کوفہ پر اوس ثقفی (حجاج) کو مسلط کر دے جو بڑے دامنون والا متکبر ہے اور بہت میل کرنے والا ہے یعنی ایک امر پر قایم رہنے والا نہین ہے ہر ایک طرف کو جہکنے والا ہے وہ کوفہ کی سر سبزی کو کہاوے گا یعنی عمدہ نعمتین کہاوے گا اور اوس کے عمدہ پوستین پہنے گا یا آستینین جنے ہوے جیسے پہنیگا اور کوفہ مین جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا حسن نے کہا کہ اوسدن حجاج پیدا نہین ہوا تھا جبدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ دعا مانگی تھی۔

بیہقی نے مالک بن اوس بن الحدثان سے اونھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا ہے وہ جوان جو بڑے دانتون والا متکبر ہے اہل مصر کا امیر ہے مصر کے عمدہ
پوستین یا جبے پہنے گا اور اوس کی سبزی کو کھاوے گا یعنی عمدہ نعمتین کھاوے گا اور اوسکے
پاس جو اشراف آوین گے اون کو قتل کرے گا اوس سے مخلوق کو شدید خوف ہوگا اور اوسسے
کثیر بیداری ہوگی یعنی اوس کے خوف سے لوگ راتون کو نہ سوئین گے۔

بیہقی نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ایک مرد کو یہ دعا دی کہ تو جب تک نہ مرے کہ تو جوان ثقفی کو پاوے اوس نے پوچھا جوان
ثقفی کون ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ اوس سے کہین گے کہ جہنم کے
گوشون مین سے ایک گوشہ کی تو ہمکو کفایت کر وہ جوان ثقفی بیس یا وتیس سال مالک رہیگا
اور اللہ تعالی کی کسی معصیت کو نچھوڑے گا مگر اوس کا ارتکاب کرے گا یہان تک کہ اگر کوئی
معصیت باقی نہ رہے گی مگر ایک اور اوس کے اور اوس معصیت کے درمیان ایک
بند دروازہ ہوگا تو وہ ضرور اوس کو توڑے گا اور اوس معصیت کا ارتکاب کرے گا جو
لوگ کہ اوس کی اطاعت کرین گے اون کے سبب سے اون لوگون کو قتل کرے گا جو اوسکی
نافرمانی کرین گے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے مین ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے سبب سے اللہ تعالی دو عظیم گروہ مین اصلاح کریگا

بخاری نے ابوبکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت حسن کے واسطے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور یقین ہے کہ اُس کے سبب سے
اللہ تعالی مسلمانون کے دو عظیم گروہ مین اصلاح کرے گا اور بیہقی نے اس حدیث کی
مثل جابر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محمد بن الحنیفیہ کی خبر دی تھی

بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا تم میرا نام اور میری کنیت اوسکو دوگے

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلہ بن اشیم کی خبر دی تھی

ابن سعد اور بیہقی نے اور ابونعیم نے (حلیہ) مین ابن المبارک کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے خبر دی ہے اونھون نے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین ایک مرد ہوگا جس کا نام صلہ بن اشیم ہوگا اوس کی شفاعت سے جنت مین اتنے اتنے لوگ داخل ہونگے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہب اور قرظی اور غیلان اور ولید کی خبر دی تھی

ابن عدی اور بیہقی نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین ایک مرد ہوگا جس کا نام وہب ہوگا اللہ تعالی اوس کو حکمت عطا کرے گا اور ایک مرد ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا وہ ابلیس سے زیادہ آدمیون کو ضرر دے گا۔

بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان شام مین آواز دینے کے طور سے آواز دے گا دو تلث لوگ اہل شام کے

قدر کی تکذیب کرین گے ۔ بیہقی نے کہاہے کہ اس حدیث مین غیلان القدری کی طرف اشارا ہی
ابن سعد اور بیہقی نے ابی بروۃ الظفری سے روایت کی ہے اونھون نے کہاہے کہ مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سناہے آپ فرماتے تھے کہ دو کاہنون مین سے ایک
کاہن مین ایک ایسا مرد ظہور کریگا جو قرآن کو ایسی خوبی سے پڑہیگا کہ اوس کے بعد جو
کوئی ہوگا وہ ویسی خوبی سے قرآن شریف نہ پڑہے گا نافع بن یزید نے کہاہے کہ ہم لوگ کہتے تھی
کہ وہ مرد محمد ابن کعب القرظی ہے اور وہ کاہن ایک قبیلہ قریظہ ہے اور دوسرا نضیر ہے ۔
بیہقی نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایاہے کہ دو کاہنون مین سے ایک ایسا مرد ہوگا جو قرآن شریف کو ایسی درستی سے
پڑہے گا کہ اوس کے سوا کوئی شخص قرآن شریف کو نہ پڑہے گا راوی نے کہاہے کہ آدمی گمان
کرتے تھے کہ وہ مرد محمد بن کعب القرظی ہے اور دو کاہن ایک بنی قریظا اور دوسرا بنی
نضیر ہے ۔ یہ حدیث مرسل ہے ۔ اور بیہقی نے عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہاہی
کہ قرآن شریف کی تاویل مین مینے قرظی سے زیادہ عالم کسی کو نہین دیکھا ۔
بیہقی اور ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہاہے کہ ام سلمہ کے بھائی کے
ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ولید رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ تم لوگ
اپنے فرعونون کے نام پر نام رکھتے ہو اس امت مین ایک مرد ہوگا جس کا نام ولید ہوگا وہ
میری امت کے واسطے فرعون سے زیادہ بد ہوگا جیسے فرعون اپنی قوم کے لئے بد تھا
اوزاعی نے کہاہے کہ آدمی گمان کرتے تھے کہ وہ ولید بن عبد الملک ہے ۔ پھر ہمنے دیکھا
کہ وہ ولید بن یزید ہے ۔ بیہقی نے کہاہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے ۔ اور اس
حدیث کی روایت حاکم نے سابق حدیث کے لفظ کے ساتھ ابن المسیب کے طریق سے
ابو ہریرہ سے موصول طور پر کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہاہے اور احمد نے حضرت عمر ابن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہاہے کہ ام سلمہ کے بھائی کے ایک لڑکا پیدا ہوا

اور اوس حدیث کی مثل ذکر کیا ہے ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس طاعون کی خبر دی تھی جو شام مین واقع ہوا یہ خبر دی تھی کہ میری امت کی فنا نیزہ کی بھال اور طاعون سے ہو گی اور یہ واقعات عوف بن مالک کی حدیث مین آگے آچکے ہین

احمد نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ شام کی طرف ہجرت کروگے اور تمکو شام کی فتح ہو گی اور تم لوگون مین ایک بیماری پیدا ہو گی جو دمل کی مثل ہو گی یا گوشت کے ایک لانبے ٹکڑے کی مثل ہو گی مرد کے پیٹ کے پردہ یا زم جگہہ کو گہیر لے گی اوس بیماری سے اللہ تعالی تمہارے نفوس کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کرے گا ۔

طبرانی نے معاذ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اوس جگہہ مین اتروگے جس کا نام جابیہ ہے تم لوگون مین ایک ایسی بیماری آوے گی کہ اونٹ کے غدہ کے مثل ہو گی اوس بیماری سے اللہ تعالی تمہارے نفوس اور تمہاری ذریت کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو اوس بیماری کے سبب سے پاک کریگا ۔

احمد اور طبرانی اور بزار اور ابو یعلی اور حاکم اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے ابو موسی الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی فنا نیزہ کی بھال اور طاعون سے ہو گی آدمیون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ طعن یعنی نیزہ کی بھال جو ہے اوس کو تو ہمنے پہچان لیا طاعون کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ تمہارے دشمن جنات مین سے جو ہین طاعون اون کے نیزہ کا کونچہ ہے اور نیزہ کی بھال اور طاعون ہر ایک مین شہادت ہے ۔

احمد اور ابو یعلی اور طبرانی نے (اوسط) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری امت فنا نہ ہوگی مگر نیزہ کی بھال اور طاعون سے مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ بھال جو ہے تو اوس کو ہم نے پہچان لیا ہے طاعون کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ اونٹ کے غدود کی مثل ایک غدود ہوتا ہے جس جگہہ طاعون ہو وہان کا مقیم شخص شہید ہے اور اوس جگہہ سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والا ہے۔

باب

بیہقی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم مین امور فاحشہ ہرگز ظاہر نہین ہوئے یہان تک کہ قوم کے لوگون نے اون فواحش کا اعلان کیا مگر اون لوگون مین طاعون فاش ہوا۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم مین زنا فاش نہین ہوا مگر اون لوگون مین موت فاش ہوئی

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ورقہ کو شہادت کی خبر دی تھی

ابو داؤد اور ابو نعیم نے جمیع اور عبد الرحمن بن خلاد الانصاری سے اونھون نے ام ورقہ بنت نوفل سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بدر کا غزا کیا ام ورقہ نے کہا یا رسول اللہ مجھکو غزوہ کیواسطے اذن دیجے شاید اللہ تعالی مجھکو شہادت نصیب کرے آپنے فرمایا کہ تم اپنے مکان مین ٹہیری رہو اللہ تعالی تم کو شہادت نصیب کریگا ام ورقہ کو لوگ شہید کہتے تھے اور ام ورقہ نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اونھون نے اپنے ایک غلام اور ایک باندی کو مدبر کیا وہ غلام اور باندی دونون رات مین اون کی طرف آئے اور ایک چادر سے اون کے منھ کو گھونٹا کہ ام ورقہ مرگئین یہ واقعہ حضرت عمر کی امارت مین واقع ہوا

حضرت عمر نے دونون کے لئے حکم دیا دونون سولی دے گئے اول یہی دونون مدینۂ منورہ مین سولی دئے گئے ہین - اور اس حدیث کی روایت ابن راہویہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اوس کے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے آپ فرماتے تھے کہ چلو شہیدہ کی زیارت کرین -

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام الفضل کو خبر دی تھی

ابن سعد نے زید بن علی بن حسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا سر مبارک کسی ایسی عورت کی آغوش مین نہین رکہا جو آپکو حلال نہ ہو مگر ام الفضل زوجہ حضرت عباس کے آغوش مین اپنا سر مبارک رکہا ہے ام الفضل آپ کے سر مبارک مین جوین دیکھتی تھین اور آپ کو سرمہ لگاتی تھین وہ ایک دن اسی حال مین تھین کہ آپ کے سرمہ لگا رہی تھین یکایک اون کی آنکھ سے یک قطرہ آنسو کا آپ کے رخسار پر گرا آپ نے پوچھا تمکو کیا ہوا ہے جو روتی ہو ام الفضل نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپکی وفات کی خبر ہم لوگون کو سنائی ہے کاش آپ ہمکو وصیت فرماتے کہ آپ کے بعد آپکی جگہہ کون شخص ہوگا آپنے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد مقہور اور ضعیف خیال کئے جاؤ گے -

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ اوس فتنہ کی ابتدا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا قتل ہوگا

شیخین نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر نے پوچھا تم لوگون مین کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس قول کو

یا ور کہتا ہے جو فتنہ کے باب مین فرمایا ہے حذیفہ نے کہا مینے کہا مین یا د رکہتا ہون حضرت عمر نے فرمایا بیان کرو مینے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ مرد کا وہ فتنہ جو اوس کے اہل اور مال اور اوس کی اولاد اور اوس کے ہمسایہ کے حق مین ہوتا ہے نماز اور صدقہ اوس کا کفارہ ہوتا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ مین اس فتنہ کو نہین پوچھتا ہون یہ فتنہ میرا مقصود نہین ہے مین اوس فتنہ کو پوچھتا ہون جو دریا کی موج کیطرح موج مارے گا مینے کہا اے امیرالمومنین آپ پر اوس فتنہ کا خوف نہین ہے آپکے اور اوس فتنہ کے درمیان ایک ایسا دروازہ ہے جو بند ہے حضرت عمر نے پوچھا مجھکو خبر دو کہ وہ دروازہ کہلیگا یا ٹوٹے گا مینے کہا وہ دروازہ نہ کہلیگا بلکہ ٹوٹ جاوے گا حضرت عمر نے کہا جسوقت وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا تو کبہی بند نہ ہوگا آدمیون نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ کیا ہے حذیفہ نے کہا کہ وہ دروازہ حضرت عمر ہین۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی نے عروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیون نے خالد بن الولید سے کہا کہ تحقیق فتنے ظاہر ہوئے ہین خالد بن الولید نے کہا سنو ایسے حال مین کہ ابن الخطاب زندہ ہین فتنے ظاہر نہ ہون گے فتنے اون کے بعد ظاہر ہون گے۔

ابن راہویہ نے ابی ذر سے روایت کی ہے اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور آپکی ثنا کی پہر حضرت عمر کا ذکر کیا اور اون کی ثنا کی پہر کہا تیس برس کے بعد اپنا منہ جسطرف کو چاہے پہیرو یعنی اس لئے کہ تو ہرگز اوس منہ کو نہ پہیرے گا مگر عجز یا فجور کیطرف

ابن سعد نے کعب سے روایت کی ہے کعب نے حضرت عمر سے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ذی الحجہ کا سلخ ہوگا یہانتک کہ آپ جنت مین داخل ہو جاوین گے اور ہم لوگ آپ کی صفت کتاب مین پاتے ہین کہ جہنم کے دروازون مین سے آپ ایک دروازہ پر ہین اور آدمیون کو جہنم مین گرنے سے منع کرتے ہین جسوقت آپ مر جاوینگے تو آدمی قیامت تک جہنم مین گرتے رہین گے۔

بزار اور طبرانی نے اور ابونعیم نے (معرفۃ) مین قدامہ بن مظعون سے یہ روایت کی ہے کہ عثمان بن مظعون نے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ حضرت عمر کے واسطے فرماتے تھے کہ یہ فتنہ کی بندش مین جب تک یہ تم لوگون کے درمیان زندہ رہین گے تمہارے اور فتنہ کے درمیان جو ایک دروازہ ہے وہ ہمیشہ سخت بند رہیگا۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابوذر سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عمر تم لوگون مین رہین گے تم لوگون کو کوئی فتنہ نہ پہونچیگا۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت میری امت مین تلوار رکھی جاوے گی (اون کا قتل شروع ہوگا) اوسدن سے روز قیامت تک تلوار نہ اوٹھائی جاوے گی (ہمیشہ قتل ہوتے رہین گے)

بیہقی نے ابوموسی الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے ہرج واقع ہوگا آدمیون نے پوچھا ہرج کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ہرج قتل ہے وہ قتل مشرکین کا قتل نہین ہے ولیکن وہ قتل وہ ہے جو تم لوگون مین کا بعض بعض کو قتل کرے گا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے کرز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتنے اسطور سے برسین گے جیسے شبنم برستی ہے اون فتنون مین تم لوگ بڑے زہریلے سانپ ہوجاؤگے بعض تمہارا بعض کی گردنین مارے گا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے خالد بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ بہت سے نئے امور فتنے ہون گے اور آپسمین جدائی ہوگی اور باہم اختلاف ہوگا اگر تم کو یہ قدرت ہوسکے کہ مقتول ہو نہ قاتل تو ایسے ہی رہو کہ مقتول ہو۔

طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے عمرو بن الحمق سے

روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے فتنے پیدا ہون گے اور آدمیون مین زیادہ سلامتی سے مغربی لشکر کے لوگ رہین گے ابن الحمق نے کہا کہ اس لئے تم لوگون مین مین مصر کو آیا ہون۔

طبرانی نے عمران بن الحصین سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار فتنے ہون گے پہلا فتنہ وہ ہوگا کہ جسمین آدمیون کا خون حلال ہوجاوے گا۔ اور دوسرا فتنہ وہ ہوگا جس مین آدمیون کا خون اور مال حلال ہوجاوے گا اور تیسرا فتنہ وہ ہوگا کہ جس مین آدمیون کا خون اور مال اور فروج حلال ہوجاوین گے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ ابو الدرداء کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی تھی کہ قبل فتنہ کے مرین گے

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ یہ فرماتے ہین کہ بہت سی قومین ایمان کے بعد مرتد ہوجاوینگی۔ آپنے فرمایا بیشک اور تم اون لوگون مین سے نہین ہو قبل اس کے کہ حضرت عثمان شہید ہون ابو الدرداء نے وفات پائی۔

لالکائی نے یزید بن حبیب سے یہ روایت کی ہے کہ دو مردون نے ابو الدرداء کے پاس ایک بالشت زمین کے باب مین جھگڑا کیا ابو الدرداء نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت تم ایسی سرزمین مین ہو اور یہ سنو کہ دو مرد ایک بالشت زمین کے باب مین جھگڑتے ہین تو تم اوس سرزمین سے نکل جائیو ابو الدرداء شام کی طرف چلے گئے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ محمد بن مسلمہ کو فتنہ ضرر نہ دیگا

ابوداؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیون مین سے کوئی شخص نہین ہے کہ جس کو کوئی فتنہ پاوے مگر اوس فتنے سے مین اوسپر خوف کرتا ہون مگر محمد بن مسلمہ پر کسی فتنہ سے مجھکو خوف نہین ہوتا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم کو کوئی فتنہ ضرر نہ دے گا۔ ثعلبہ بن ضبیعہ نے کہا ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ مین آئے یکایک ہمنے دیکھا کہ ایک خیمہ کھڑا ہے اور یکایک محمد بن مسلمۃ الانصاری موجود مین مینے اون سے پوچھا اونہون نے کہا کہ ان لوگون کے شہرون مین سے کسی شہر مین جب تک مین نہ ٹھیرون گا یہان تک کہ یہ فتنہ جماعت مسلمانون سے دفع ہوجاوے۔

طبرانی نے (اوسط) مین محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت تم آدمیون کو دیکھو کہ وہ دنیا پر جنگ کرتے مین تو تم ایک بڑے پتھر کی طرف جو حرہ مین ہو قصد کیجو اور اپنی تلوار اوس پتھر پر یہان تک ماریو کہ وہ ٹوٹ جاوے پھر تم اپنے مکان مین بیٹھ جائیو یہان تک کہ تمہاری طرف کوئی خطا کرنے والا ہاتھ آوے یا حکم کرنے والی موت آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا تھا مینے وہی کیا

ابن سعد نے محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس تلوار سے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین تم جہاد کرو یہانتک کہ جس وقت تم مسلمانون مین دو گروہ کو دیکھو کہ وہ جنگ کرتے ہین تم اس تلوار کو پتھر پر ماریو یہان تک کہ اس کو تم توڑ ڈالیو پھر تم اپنی زبان اور ہاتھ کو روکیو یہان تک کہ وہ موت جو حکم کرنے والی ہے تمکو آوے یا وہ ہاتھ تمپر دراز ہو جو خاطی ہو۔ جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئے اور آدمیون کا معاملہ جو کچھ تھا وہ تھا محمد بن مسلمہ ایک بڑے پتھر کے پاس گئے اور اپنی تلوار کو اوس پر مارا اور اوس کو توڑ ڈالا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جنگ جمل اور صفین اور نہروان کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ حضرت عائشہ اور حضرت زبیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ کرین گے اور یہ خبر دی تھی کہ دو حکم بھیجے جاوینگے

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض امہات المومنین کے خروج کا ذکر کیا حضرت عائشہ سن کر ہنسین آپ نے فرمایا اے حمیرا تم یہ غور کرو کہ وہ تم ہی نہ ہو پھر آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے علی اگر ان کے کچھ امر کے تم والی ہو تو تم ان کے ساتھ رفق کیجو۔

احمد اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عائشہ بنی عامر کے بعض دیار مین پہونچین اون پر کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یہ کونسا پانی ہے یعنی قافلہ کے اترنے کی یہ کونسی جگہہ ہے آدمیون نے کہا کہ اس کا نام حواب ہے حضرت عائشہ نے سن کر کہا کہ مین اپنے آپ کو گمان نہین کرتی ہون مگر پلٹنے والی حضرت زبیر نے کہا ابھی پلٹنے کا مقام نہین ہے آپ آگے بڑہیے آپکو آدمی دیکھین گے آپ کے سبب سے اللہ تعالی آدمیون مین جو تفرقہ ہے اوس کی اصلاح کر دے گا حضرت عائشہ نے کہا کہ مین گمان نہین کرتی ہون مگر اپنے آپ کو پلٹنے والی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم عورتون مین سے ایک کا کیا حال ہوگا جبوقت اوسپر حواب کے کتے بھونکنے لگے۔

بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم عورتون مین سے کوئی عورت سرخ اونٹ پر جس کے زیادہ بال ہونگے سوار ہو کے وہ سفر کو نکلے گی یہان تک کہ اوسپر حواب کے کتے بھونکین گے اور اوس بی بی کر

اطراف کثیر مقتول ہون گے اوس کے بعد قریب ہلاکت کے ہوگی وہ نجات پاوے گی ۔
حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حذیفہ سے روایت کی ہے حذیفہ سے آدمیون نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو باتین سنی ہین اون کو ہم سے بیان کرو حذیفہ نے کہا اگر مین وہ باتین تم سے کہونگا تو تم مجھکو سنگسار کروگے ہم نے کہا سبحان اللہ (تم ہم سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرو اور ہم تمکو سنگسار کرین یہ کیونکر ہوسکے گا) حذیفہ نے کہا اگر مین یہ حدیث تم سے بیان کرون کہ تمہاری بعض امہات تم سے ایک ایسے لشکر کے ساتھ جہاد کرینگی جو وہ لشکر تمکو تلوار سے مارے گا تم میری تصدیق نہ کروگے آدمیون نے کہا سبحان اللہ تمہاری ایسی بات کی کون لوگ تصدیق کرین گے حذیفہ نے کہا کہ تمہارے پاس حمیرا ایسے لشکر کے ساتھ آوینگی جسکو سخت مرد چلاوینگے بیہقی نے کہا ہے کہ حذیفہ نے اس امر کی خبر دی تھی حال یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے سفر سے پہلے حذیفہ مرگئے ۔
بزار اور بیہقی نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک قوم جو ہلاک ہوئی ہوگی وہ خروج کرے گی وہ لوگ فلاحیت نہ پاوین گے اون کو آگے کھینچنے والی ایک عورت ہوگی وہ جنت مین جاوے گی ۔
احمد اور بزار اور طبرانی نے ابی رافع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک امر واقع ہوگا جسوقت وہ امر ہو تو تم عائشہ کو اون کی امن کی جگہہ مین پہیر دیجیو ۔
حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابی الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت زبیر جسوقت اپنی جگہہ سے نکلے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارادہ کرتے تھے مین حاضر تھا حضرت زبیر سے حضرت علی نے فرمایا مین تمکو اللہ تعالے کا واسطہ دے کر پوچھتا ہون کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

اے زبیر تم علی سے جنگ کروگے اور تم اون کے ساتھ ظالم ہوگے زبیر نے کہا کہ مجھکو یاد نہین آیا
پھر حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے ۔

ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی بروۃ المازنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
مینے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا ہے آپ حضرت زبیر سے فرماتے تھے مین تمکو اللہ تعالی کا
واسطہ دے کر پوچھتا ہون کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا آپ تمسی
فرماتے تھے کہ تم مجھسے جنگ کروگے اور تم میرے واسطے ظالم ہوگے حضرت زبیر نے کہا بیشک لیکن
مین بھول گیا تھا ۔

حاکم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت زبیر سے فرمایا
کیا تمکو وہ دن یاد نہین ہے کہ مین تھا اور تم تھے تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پوچھا کیا تم علی کو دوست رکھتے ہو تم نے کہا کون امر علی کی محبت سے مجھکو مانع ہے آپ نے فرمایا
سنو تم علی پر خروج کروگے اور اون سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے راوی نے کہا کہ یہ بات سن کر
حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے ۔

ابو نعیم نے عبد السلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت
زبیر سے یوم جمل مین پوچھا مین تمکو اللہ تعالی کا واسطہ دے کر پوچھتا ہون کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ تم سے فرماتے تھے کہ تم علی سے ضرور جنگ کروگے اور
تم علی کے واسطے ظالم ہوگے پھر علی کو تم پر نصرت دیجاوے گی زبیر نے کہا کہ مینے بیشک سنا تھا
مین تم سے ہرگز جنگ نہ کرونگا ۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ دو عظیم گروہ آپس مین جنگ کرینگے اور اون دونون
گروہون کے درمیان عظیم قتل ہوگا اون دونون گروہون کا دعوے ایک ہوگا ۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے آپس مین اختلاف کیا اور اون کا اختلاف آپس مین یہانتک رہا کہ او نھون نے دو شخصون کو حکم ٹھیرا کے بھیجا جن کا نام فضل اور افضل تھا اور یہ امت بھی اختلاف کرے گی اون کا اختلاف ہمیشہ آپس مین رہیگا یہان تک کہ وہ دو شخصون کو حکم بنا کر بھیجین گے کہ وہ گمراہ ہون گے اور جو لوگ اون حکمون کی پیروی کرین گے گمراہ ہو جاوینگے۔

طبرانی نے ابو موسی الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت مین دو حکم ہون گے وہ دونون گمراہ ہون گے اور جو لوگ اون کا اتباع کرین گے وہ بھی گمراہ ہون گے سوید بن غفلہ نے کہا کہ مینے کہا اے ابو موسٰی مین اللہ تعالی کا واسطہ تم کو دیتا ہون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے مراد نہین رکھی تھی جو فرمایا تھا کہ اے ابو موسٰی میری امت مین فتنہ ہوگا اوس فتنہ مین تم سوتے ہوئے ہو تو بیٹھے ہوئے سے اچھے ہوگے اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو کھڑے ہوئے سے اچھے ہوگے اور تم کھڑے ہوئے ہو تو چلتے ہوئے سے اچھے ہوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد مین تم کو خاص کیا تھا اور آدمیون کو عام نہین فرمایا تھا۔

ابو نعیم نے حارث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صفین مین تھا مینے شام کے اونٹون مین سے ایک اونٹ کو دیکھا جو وہ آیا اور سیر اوس کا سوار تھا اور بوجھ تھا جو کچھ اوس پر تھا اوس نے اوسکو پھینک دیا اور وہ اونٹ حضرت علی کیطرف صفون کو چیرتا ہوا آیا اور اوس نے اپنے ہونٹ آپ کے سر اور مونڈھون کے بیچ مین رکھدی اور اپنا ہونٹ اپنی گردن کے آگے کے حصہ کے ساتھ ہلانے لگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا واللہ یہ امر اوس علامت کے سبب سے ہے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درمیان ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کی

نعلین مبارک ٹوٹ گئی حضرت علی پیچھے رہ گئے اوس نعلین کو سی رہے تھے آپ تھوڑی دور چلے پھر آپ نے یہ فرمایا تم لوگون مین سے وہ شخص ہے جو قرآن شریف کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسے کہ مین نے قرآن شریف کی تنزیل پر کفار سے جنگ کی ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کی کیا مین ہون آپ نے فرمایا تم نہین ہو حضرت عمر نے عرض کی کیا مین ہون آپنے فرمایا تم نہین ہو لیکن وہ شخص ہے جو میرا جوتا سی رہا ہے (یعنی حضرت علی ہین کہ جب آدمی قرآن شریف کی تاویل اوسکی نزول کے خلاف کرین گے تو وہ اون سے جنگ کرین گے۔)

حاکم نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے عہد شکن اور جابر اور ستمگار اور دین سے خارج ہونے والون کے ساتھ جنگ کرنے کو حکم فرمایا تھا۔

طبرانی نے (اوسط) مین اوپر کی حدیث کی مثل ابن مسعود سے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مجھکو امر کیا گیا ہے اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے ابو یعلی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے جو عہد لیا ہے اوس مین سے یہ ہے کہ آپکے بعد امت میرے ساتھ بے وفائی کرے گی۔

ابو یعلی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا سنو تم میرے بعد سخت تکلیف اوٹھاؤ گے حضرت علی نے پوچھا کیا اپنے دین کی سلامتی مین مشقت اوٹھاؤن گا آپ نے فرمایا ہان۔

حمیدی اور ابن ابی عمر اور بزار اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم اور ابو نعیم نے ابو الاسود دؤلی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن سلام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اسوقت آپ نے

اپنا پاؤن رکاب مین ڈالا تھا آپ سے کہا کہ آپ عراق کو نہ جائے اگر آپ عراق کو جاوینگے تو عراق مین آپکو تلوار کے پیپلے سے صدمہ پہونچے گا حضرت علی کرم اللہ وجہ نے ابن سلام سے فرمایا واللہ اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے پہلے فرما دیا ہے۔

ابونعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ فتنے پیدا ہون گے اور قوم کے لوگ تم سے جھگڑین کرینگے مینے عرض کی آپ مجھکو کیا امر فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ کتاب کے ساتھ حکم کیجو۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ مین تمکو سات فتنون سے ڈراتا ہون ایک فتنہ مدینہ سے آوے گا اور دوسرا فتنہ مکہ مین ہوگا اور تیسرا فتنہ یمن سے اُٹھے گا اور چوتھا فتنہ شام سے آوے گا اور پانچوان فتنہ مشرق سے آوے گا اور چھٹا فتنہ مغرب سے آوے گا اور ساتوان فتنہ بطن شام سے آوے گا اور وہ فتنہ سفیانی فتنہ ہوگا ابن مسعود نے کہا تم لوگون مین سے وہ لوگ ہین جو اول فتنہ کو پاوین گے اور اس امت مین سے وہ لوگ ہون گے جو آخر فتنہ کو پاوین گے ولید بن العیاش نے کہا ہے کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا اور شام کا فتنہ بنی امیہ کی جانب سے تھا اور مشرق کا فتنہ ان لوگون کی جانب سے تھا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے لڑکون کی اور ساٹھوین سال کے آغاز مین جو واقعات ہونگے اون کی خبر دی تھی

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکت اون لڑکون کے ہاتھ سے ہوگی جو قریش سے ہونگے۔ ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اون کے نام لے سکتا ہون کہ وہ

فلان کے بیٹے اور فلان کے بیٹے ہین۔

بیہقی نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ساٹھ برس کے بعد جو لوگ پیچھے آوین گے وہ نماز کو ضایع کرین گے اور شہوات کی پیروی کرین گے وہ قریب ہین گمراہی سے ملین گے پھر اون کے بعد ایسے لوگ ہون گے جو قرآن شریف پڑہین گے اون کے تراقی سے قرآن شریف تجاوز نکرے گا یعنی اون کے قلوب مین قرآن شریف کی عظمت نہ ہوگی۔

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ صفین سے پلٹ کے آئے تو آپنے فرمایا اے لوگو تم معاویہ کی امارت سے انکار نکرو اگر تم معاویہ کو گم کروگے تو تم سرون کو ضرور دیکھوگے کہ وہ اپنے کاندہون سے حنظل کی مانند گرین گے یعنی عام طور پر لوگ اون کے بعد قتل ہون گے۔

احمد اور بزار نے صحیح سند سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساٹھ ستون کے آغاز سے اللہ تعالی سے تم لوگ پناہ مانگیو اور لڑکون کی امارت سے پناہ مانگیو اور دنیا نجاوے گی یہان تک کہ احمق اور دنی الطبع کے بیٹے کے لئے ہوجاوے گی۔

بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ابوہریرہ مدینۂ منورہ کے بازار مین پھر رہے تھے اور یہ کہتے تھے اے میرے اللہ مجھکو ساٹھوان سنہ نہ پاوے اے لوگو تم پر خدا رحم کرے تم لوگ معاویہ کے کن پٹیون کے بالون کے ساتھ تمسک کرو اے میرے اللہ مجھکو لڑکونکی امارت نہ پاوے (یعنی مین اوس زمانہ تک زندہ نرہون کہ لڑکے حکومت کرین)

ابن ابی شیبہ اور ابویعلی اور بیہقی نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص میری سنت کو پہلے بدلے گا وہ بنی امیہ مین سے ہوگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ شخص یزید بن معاویہ ہو۔

ابن منیع اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ امر معتدل رہے گا اور عدل کے ساتھ قایم رہے گا یہان تک کہ اس امر مین بنی امیہ مین سے ایک مرد جس کا نام یزید ہوگا رخنہ ڈالے گا۔

ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین ایسے فتنے آئے ہین جو اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل تھے جبکہ ایک رسول گیا دوسرا رسول آیا نبوۃ منسوخ ہوگئی اور ملک ہوگیا اے معاذ تم ٹھہر جاؤ اور گنتی کرو جبکہ مین پانچ کو پہونچا تو آپنے فرمایا یزید اللہ تعالی یزید مین برکت نہ دے پھر آپ کی چشمان مبارک سے آنسو بہہ نکلے پھر آپ نے فرمایا کہ حسین کے مرنے کی خبر میرے پاس آئی ہے اور اون کی قبر کی مٹی میرے پاس آئی اور اون کے قاتل کی مجھکو خبر دی گئی ہے معاذ نے کہا جبکہ مین گنتے ہوئے دس تک پہونچا تو آپنے فرمایا ولید یہ فرعون کا نام ہے وہ شرایع اسلام کا ہادم ہوگا اوس کے خون کے ساتھ ایک مرد اوس کے اہلبیت مین سے اقرار کرے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو ہریرہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابو ہریرہ یہ روایت کرتے ہین کہ وہ شر جو ساٹھوین سنہ کے آغاز مین ہوگا قریب آگیا ہے اوس سے عرب کے واسطے خرابی ہے اوس وقت امانت غنیمت ہوجاوے گی اور صدقہ تاوان ہوجاویگا اور شہادت معرفت کے ساتھ ہوگی (یعنی گواہ اوس شخص کی گواہی دے گا جس سے تعارف ہوگا اور غیر شخص کی گواہی کوئی نہ دیگا) اور حاکم جو حکم دے گا وہ اپنی نفس کی خواہش سے دے گا

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے عالم کی خبر دی تھی

حاکم نے ابو ہریرہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب زمانہ آوے گا کہ آدمی مشقت سے سفر کرین گے اور وہ کسی عالم کو مدینہ کے عالم سے زیادہ عالم نہ پاوین گے۔ سفیان نے کہا ہے کہ اس عالم کو ہم گمان کرتے ہین کہ وہ مالک بن انس ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے عالم کی خبر دی ہے

طیالسی نے اور بیہقی نے (معرفۃ) مین روایت کی ہے ابن مسعود سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قریش کو گالی ندو اسلئے کہ قریش کا عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ امام احمد اور اون کے سوا علماء نے کہا ہے کہ وہ عالم قریش امام شافعی ہین اس لئے کہ جو علم حضرت امام شافعی کے علم سے منتشر ہوا ہو کسی قریشی عالم سے جو صحابہ وغیرہ مین سے ہین زمین کے طبقون مین نتشر نہین ہوا ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن صوحان اور جندب کی خبر دی تھی

ابو یعلی اور ابن مندہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ایسے امر سے مسرت ہو کہ وہ ایسے مرد کو دیکھے جس کے بعض اعضا نے اوس سے پہلے جنت کی طرف سبقت کی ہو وہ اس کو چاہئے کہ وہ زید بن صوحان کو دیکھے۔

ابن مندہ اور ابن عساکر نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو اپنے ساتھ لیجا رہے تھے آپ فرمانے لگے کہ جندب اور کیا جندب ہے اور اقطع خیر زید اصحاب مین سے کسی نے پوچھا کہ جندب اور زید کون اشخاص ہین

آپ نے فرمایا کہ جندب ایسی ضرب مارے گا جسمین وہ تنہا ایک امت ہوگا - اور زید میری امت مین سے
ایک مرد ہے جس کے بدن سے ایک زمانہ پہلے اوس کا ہاتھ جنت مین داخل ہوگا جبکہ ولید
بن عقبہ حضرت عثمان کے زمانہ مین کوفہ کا والی ہوا تو اوس نے ایک ایسے مرد کو بٹھلا دیا جو
جادو کرتا تھا اور وہ آدمیون کو یہ دکھلاتا تھا کہ وہ لوگون کو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے جندب
ایک تلوار لے کر آئے اور اوسی ساحر کی گردن ماردی اور کہا کہ اب اپنے نفس کو تو زندہ کر
اور زید بن صوحان جو تھے اون کا ہاتھ یوم قادسیہ مین کٹ گیا اور یوم جمل مین وہ قتل ہوئے
اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمرو کی حدیث سے
ابی مجلز کے طریق سے مرسل طور پر کی ہے -

ابن سعد نے اجلح کے طریق سے عبید بن لاحق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے قوم کے لوگون مین سے ایک مرد اوتر پڑا اور اوس نے
آدمیون کو چلایا اور رجز کہنا شروع کیا پھر دوسرا مرد اترا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو یہ امر مناسب معلوم ہوا کہ اپنے اصحاب کی غمخواری کرین آپ اوتر پڑے اور
فرمانے لگے جندب عجب جندب ہے اور اقطع خیر زید پھر آپ سوار ہو گئے آپ کے اصحاب
آپ کے پاس آئے اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اوس کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ
اس امت مین دو مرد ہون گے اون مین کا ایک ایسی تلوار مارے گا کہ حق اور باطل کو
درمیان تفریق کر دوے گا اور دوسرا مرد جو ہوگا اوس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ مین
قطع کیا جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ اوس کے آخر جسد کو اوس کے اول کے پیچھے بھیجے گا اجلح نے
کہا کہ جندب نے ولید بن عقبہ کے پاس ساحر کو قتل کیا اور زید کا ہاتھ یوم جلولا مین قطع
ہو گیا اور یوم الجمل مین زید بن صوحان قتل ہو گئے مختلف فیہ ہے یعنی اجلح کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے ۱۲ ابن حجر نے اس بات کو
ترجیح دی ہے کہ اجلح مخضرم ہین اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہے

اور اون کو رویت نہین ہوئی۔

حاکم نے حسن سے یہ روایت کی ہے کہ امراء کوفہ مین سے ایک امیر نے ایک ساحر کو بلایا وہ آدمیون کے سامنے کھیل تماشا کرتا تھا یہ خبر جندب کو پہونچی وہ اپنی تلوار لیکر آئے جبکہ اوس کو دیکھا اپنی تلوار سے اوس کو مار ڈالا اوس کے پاس سے آدمی متفرق ہوگئے جندب نے کہا اے لوگو تم ہرگز نہ ڈرو مینے ارادہ نہین کیا تھا مگر ساحر کا۔

ابن عساکر نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جن امور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا اون مین سے زید الخیر تھے اور وہ زید بن صوحان تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک مرد تابعین سے ہوگا وہ زید الخیر ہے بعض اعضا اوس کا اوس سے بیس برس پہلے جنت مین جاوے گا زید کا بایان ہاتھ نہاوند مین کٹ گیا اور زید اس واقعہ کے بعد بیس برس زندہ رہے پھر یوم الجمل مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے قتل ہوگئے زید نے قبل اس کے کہ قتل ہون یہ کہا کہ مینے اپنے ہاتھ کو دیکھا کہ آسمان سے نکلا اور وہ مجھکو یہ اشارا کرتا تھا کہ میری طرف آؤ مین اپنے ہاتھ سے اب ملنے والا ہون۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی تھی

شیخین نے ابو سعید سے اور مسلم نے ام سلمہ اور ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار سے فرمایا کہ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ حدیث متواتر ہے اصحاب میں سے اونیس اشخاص نے اس کو روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ مینے اس حدیث کو احادیث متواترہ مین بیان کیا ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عمار کی لونڈی سے روایت کی ہے کہ عمار ایک بیماری سے بیمار ہوگئے اور

بے ہوش ہوگئے اور پھر اون کو افاقہ ہوا اور ہم لوگ اون کے اطراف روتے تھے۔ اونھون نے کہا کیا تم لوگ یہ خوف کرتے ہو کہ مین بستر پر مرون گا مجھکو میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ مجھکو گروہ باغی قتل کرے گا اور آخر دنیا کا میرا سالن پانی ملا ہوا دودہ ہوگا۔

احمد اور ابن سعد اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو البختری سے یہ روایت کی ہے کہ عمار ابن یاسر کے پاس یوم صفین مین دودہ پیاس کی مقدار مین لایا گیا وہ اوسکو دیکھکر ہنسنے لگے اون سے آدمیون نے پوچھا تم کیون ہنس تے ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مین سے آخر پینے کی شے جو تم پیاس کے مقدار پیوگے دودہ ہوگا پھر عمار آگے بڑہے اور قتل ہوگئے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہون سے عمار سے کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت حذیفہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حذیفہ نے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ عمار سے فرماتے تھے کہ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا تم بمقدار پیاس کے پانی ملا ہوا دودہ پیوگے وہ دودہ دنیا سے تمہارا آخر رزق ہوگا۔

احمد اور طبرانی اور حاکم نے عمرو ابن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے میرے اللہ تعالی قریش کو تو نے عمار پر برانگیختہ کیا عمار کا قاتل اور اون کا سامان جنگ مین لینے والا دوزخی ہے ابن سعد نے ہذیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آدمیون نے آپ سے عرض کی کہ عمار پر دیوار گر پڑی وہ مر گئے آپنے فرمایا عمار نہین مرے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل حرہ کے قتل کی خبر دی تھی

بیہقی نے ایوب بن بشیر المعاوی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو تشریف لے گئے جبکہ حرہ زہرہ کے پاس پہونچے تو آپ ٹھہر گئے اور آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اصحاب نے پوچھا آپنے فرمایا کہ میری امت کے اچھے لوگ میرے اصحاب کے بعد جو ہوں گے اس حرہ میں قتل کئے جاوینگے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ایک آیت کی تاویل میں ابن عباس سے جو امر وارد ہوا ہے وہ اس حدیث کی تائید کرتا ہے۔ پھر بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس آیت کی تاویل ساٹھوین سنہ کے آغاز میں آئی ہے وہ آیت یہ ہے۔ ولو دخلت علیہم من اقطارہا ثم سئلوا الفتنۃ لاتوہا۔ ابن عباس نے اتوہا کا معنی اعطوہا فرمایا ہے اور اس سے یہ تاویل فرمائی ہے کہ بنی حارثہ نے اہل شام کو مدینہ میں داخل کیا۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ یوم الحرہ تھا اہل مدینہ یہان تک قتل کئے گئے کہ قریب تھا کہ اون میں سے کوئی فوت نہ ہو (یعنی کوئی نہ بچے)

بیہقی نے مالک بن انس سے روایت کی ہے کہ یوم الحرہ میں وہ سات سو مرد قتل کئے گئے جو حافظ قرآن شریف تھے اون میں سے تین سو صحابہ میں سے تھے اور یہ واقعہ یزید کی خلافت میں واقع ہوا۔

بیہقی نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ کو تین دن تک لٹوایا اور غارت کرایا اور ایکہزار باکرہ عورتون کی بکارت زایل کیگئی۔ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم الحرہ کی جنگ سنہ ترسٹھ میں ماہ ذی الحجہ کے تین دن باقی تھے چہارشنبہ کے دن واقع ہوئی۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مقتولین کی خبر دی تھی جو مقام عذرا مین ظلم سے قتل کئے گئے

یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابی الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہ حضرت عائشہ کے پاس داخل ہوے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اہل عذرا حجر اور اون کے اصحاب کے قتل پر کس امر نے تمکو برانگیختہ کیا معاویہ نے کہا کہ مینے اون کا قتل امت کی صلاح دیکھا اور اون کی بقا امت کا فساد دیکھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عذرا مین ایسے آدمی قتل کئے جاوینگے جن کے واسطے اللہ تعالی اور آسمان غضب کرے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے اونھون نے اہل عراق سے مخاطب ہوکے فرمایا کہ سات آدمی تم لوگون مین سے مقام عذرا مین قتل کئے جاوینگے اون کی مثال اصحاب اخدود کی مثال ہے حجر اور حجر کے اصحاب عذرا مین قتل کئے گئے ابونعیم نے کہا ہے کہ زیاد بن سمیہ نے منبر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کیا حجر نے ایک مٹھی کنکریان لین اور اون کو پھینکا اور جو لوگ کہ زیاد کے آس پاس تھے اونھون نے زیاد کے کنکریان لین اور اونکو پھینکا اور جو لوگ کہ زیاد کے آس پاس تھے اونھون نے زیاد کو کنکریان مارین زیاد نے معاویہ کو لکھا اپنی تحریر مین یہ کہتا ہے کہ حجر نے منبر پر میرے کنکریان مارین زیاد کو معاویہ نے لکھا کہ حجر کو میری طرف بھیجدے جبکہ حجر دمشق کے قریب پہنچے تو معاویہ نے اون لوگون کو بھیجا جو اون کے آگے آگئے اور اون سے مقابل ہو گئے اور اون لوگون کو مع حجر کے قتل کر ڈالا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ایسا واقعہ نہین کہتے مگر اس لئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس کو سنا تھا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن الحمق کے قتل کی خبر دی تھی

ابن عساکر نے رفاعہ بن شداد البجلی سے روایت کی ہے رفاعہ عمرو بن الحمق کے ساتھ گئے۔ جسوقت اون کو معاویہ نے طلب کیا تھا عمرو نے کہا اے رفاعہ مجھکو یہ قوم قتل کرنے والی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ جنات اور انسان میرے خون مین شریک ہون گے رفاعہ نے کہا کہ عمرو کی بات ابھی تمام نہین ہوئی تھی کہ جتنے گھوڑون کی باگین دیکھین مینے عمرو کو رخصت کیا اور عمرو پر ایک سانپ نے جست کی اور اون کو ڈس لیا وہ سوار جو آئے تھے عمرو کے پاس پہونچ گئے اور اونھون نے عمرو کا سر کاٹ لیا اسلام مین عمرو کا اول سر تھا جو بھیجا گیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ارقم کے نابینا ہونے کی خبر دی تھی

بیہقی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بیماری کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور آپ نے اون سے فرمایا تمہارے مرض سے تم پر کوئی خوف نہین ہے ولیکن تمہارا کیا حال ہوگا کہ تم میرے بعد عمر پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے زید نے کہا کہ اوسوقت مین خدا سے ثواب اور عوض کی امید رکھون گا اور صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ اوسوقت بغیر حساب کے جنت مین داخل ہوگے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے بعد زید نابینا ہوگئے پھر اللہ تعالی نے اون کی بصر کو پھیر دیا وہ بینا ہوگئے پھر وہ مرگئے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون اامون کی خبر دی تھی جو بے وقت نماز پڑھین گے

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ یقین ہے کہ ایسی قوم کے لوگون کو پاؤ گے جو نماز کو غیر وقت مین نماز پڑھین گے اگر تم ایسی قومون کو پاؤ تو اوس وقت کی نماز جس کو تم پہچانتے ہو اپنے گھرون مین پڑھ لیجو پھر اون لوگون

ساتھ نماز پڑھ لیجو اور اوس نماز کو نفل گردان لیجو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے امور کے والی ایسے امرا ہونگے جو سنت کے نور کو بجھاوینگے اور بدعت کا اعلان کرینگے اور نماز کے اوقات معینہ سے نماز کی تاخیر کرینگے۔

ابن ماجہ نے عبادۃ ابن الصامت سے اونھون نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے امرا ہونگے جن کو دنیا کی اشیا مشغول رکھینگی نماز کے وقت سے نماز کی تاخیر کرینگے تم لوگ اپنی نماز اون امرا کے ساتھ نوافل کر لیجو شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہون کہ یہ امرا بنی امیہ تھے اس لئے کہ وہ امرا تاخیر نماز مین مشہور ہین یہان تک کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز والی ہوئے اونھون نے نماز کا نماز کے اوقات معینہ مین اعادہ کرایا

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کی عمر اور قرن کے جدا اور منقضی ہونے کی خبر دی تھی

شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک رات عشا کی نماز اپنے اخیر حیات مین پڑھائی جبکہ آپ نے سلام پھیرا کھڑے ہو گئے اور فرمایا تمہاری اس رات کی مین تمکو خبر دیتا ہون اس رات سے صدی کا آغاز ہے صدی کی آدمیون مین سے جو آج کے دن پشت زمین پر ہین کوئی باقی نہ رہیگا اس ارشاد سے قرن کا منقضی ہونا آپکا ارادہ تھا۔

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے فرماتے تھے کہ تم لوگ قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ کو مین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ آج کے دن روے زمین پر کوئی نفس ذی انفاس مین نہین ہے جس پر سو برس آوین۔

مسلم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جن آدمیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اون مین سے کوئی شخص میرے سوا باقی نہین رہا ابو الطفیل صدی کے آغاز مین مر گئے۔

حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے محمد بن زیاد اصبہانی کے طریق سے عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اون کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ایک قرن زندہ رہے گا وہ ایک سو برس زندہ رہے اور اون کے چہرے پر ایک مسّہ تھا آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا نہ مرے گا یہان تک کہ مسّہ اوس کے چہرہ سے چلا جاوے گا وہ نہین مرے یہان تک کہ وہ مسّہ اونکے چہرہ سے جاتا رہا۔

ابن سعد اور بغوی نے اور ابو نعیم نے در صحابہ امین اور بیہقی نے حبیب بن مسلمۃ الفہری سے یہ روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ مدینہ منورہ مین تھے وہ آپ کے دیدار شریف کے واسطے آئے اونکے باپ اون کے پاس پہونچ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ میرا ہاتھ ہے اور میرا پاؤن ہے یعنی میرے کل کام اوس پر موقوف ہین آپ نے اون سے فرمایا تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ قریب مین مر جاوے گا وہ اوسی سنہ مین مر گیا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن ابی ملیکہ سے یہ روایت کی ہے کہ حبیب بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ کو جہاد کی ارادہ سے آئے اونکے باپ مسلمہ مدینہ منورہ مین اون کے پاس آ پہونچے اور مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ سوا حبیب کے میرا کوئی بیٹا نہین ہے کہ جو میرے مال اور میری زمین کا انتظام کرے اور میرے اہلبیت کے کام انجام دے راوی نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبیب کو اون کے باپ کے ساتھ پلٹا دیا اور اون سے فرمایا یقین ہے اس سال مین تم با اختیار خود ہو جاؤ گے کوئی مانع تمہارے سامنے نہ رہے گا اے حبیب تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ پلٹ کے چلے گئے مسلمہ اوسی سال مین مر گیا اور اوسی سال مین حبیب نے غزا کیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعمان بن بشیر کی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمرہ بنت رواحہ اپنے فرزند نعمان بن بشیر کو بیغہ مین لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یارسول اللہ آپ اللہ تعالی سے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالی اس کا مال اور اولاد کثیرہ کرے آپ نے عمرہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے خوشنود ہوگی کہ یہ اپنے ماموں کی مثل زندگی بسر کرے اس کا ماموں زندگی مین حمید ہا اور شہید مقتول ہوا اور جنت مین داخل ہوا۔

ابن سعد نے عبد الملک بن عمیر سے یہ روایت کی ہے کہ بشیر بن سعد نعمان بن بشیر کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے اس فرزند کے لئے دعا فرمائی آپ نے فرمایا کیا تم اس امر سے خوشنود نہ ہوگے کہ جس درجہ کو تم پہونچو یہ بھی اوس درجہ کو پہونچے پھر یہ شام کو جاوے اور اس کو اہل شام کے منافقین مین سے ایک منافق قتل کر ڈالے۔

ابن سعد نے مسلمہ بن محارب وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے جبکہ ضحاک بن قیس بمقام مرج راہط مروان بن الحکم کی خلافت مین قتل ہوئے نعمان بن بشیر نے یہ ارادہ کیا کہ حمص سے بھاگ جاوین حمص پر وہ عامل تھے اوہنون نے مخالفت کی اور ابن الزبیر کے واسطے لوگون کو دعوت دی اہل حمص نے اون کی جستجو کی اور اون کو قتل کر ڈالا اور اون کا سر کاٹ لیا

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کذابون کی خبر دی ہے جو حدیث کی روایت مین کذاب ہونگے اور اون شیاطین کی خبر دی ہے جو حدیثین بیان کرینگے

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

میری آخر امت میں ایسے آدمی ہوں گے کہ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو تم لوگوں نے اور تمہارے باپوں نے نہ سنا ہوگا تم اون سے بچو اور وہ تم سے بچیں

ابن عدی اور بیہقی نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہاں تک کہ ابلیس علیہ اللعنۃ بازاروں میں گردش کرے گا اور کہے گا کہ فلان ابن فلان نے مجھ سے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے۔

ابن عدی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیطان ایک مرد کی صورت میں متمثل ہو کے قوم کے پاس آوے گا اور قوم کے لوگوں سے ایسی حدیث بیان کرے گا جو جھوٹی ہوگی قوم کے لوگ متفرق ہو جاوین گے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے مسجد خیف میں قصہ گو کو دیکھا تھا اوس نے مجھ سے حدیث کی ہے کہ مینے اوسکی جستجو کی کہ وہ کون شخص ہے یکایک یہ ظاہر ہوا کہ وہ ابلیس لعین ہے۔

ابن عدی اور بیہقی نے عیسی بن ابی فاطمۃ الفزاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک شیخ کے پاس میں مسجد حرام میں بیٹھا تھا اور اوس سے میں حدیث لکھ رہا تھا شیخ نے کہا مجھ سے شیبانی نے حدیث کی ہے ایک مرد نے کہا مجھ سے شیبانی نے حدیث کی ہے شیخ نے کہا شعبی سے حدیث کی ہے اوس مرد نے کہا کہ مجھ سے شعبی نے حدیث کی ہے شیخ نے کہا کہ حارث نے روایت کی ہے اوس مرد نے کہا تحقیق واللہ مینے حارث کو دیکھا ہے اور حارث سے مینے سنا ہے شیخ نے کہا حضرت علی سے روایت کی ہے اوس مرد نے کہا واللہ مینے علی کو دیکھا ہے اور اون کے ساتھ میں صفین حاضر تھا جبکہ مینے دیکھا شیخ وہ بیان کرتا ہے اور یہ مرد یہ بیان کرتا ہے مینے آیۃ الکرسی پڑھی جب کہ والا یؤدہ حفظہما پڑھا اور اوس مرد کی طرف مینے مڑکر دیکھا مینے کچھ نہیں دیکھا۔ (یعنی وہ غائب ہو گیا)

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ چوتھے قرن میں آدمیوں میں تغیر ہو جاویگا

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین اچھے میرے قرن کے لوگ ہین پھر وہ لوگ اچھے ہین جو میرے قرن کے لوگون کے قریب ہین پھر وہ لوگ اچھے ہین جو ان لوگون کے قریب ہین پھر اون کے بعد ایسی قوم کے لوگ ہونگے جو خیانت کرین گے اور امانتداری نکرینگے اور گواہی نگر اون سے لوگ گواہی نچاہینگے اور نذر مانینگے اور نذر وفا نکرینگے اور اون لوگون مین سمن ظاہر ہوگا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ کی خبر دی تھی کہ اون کے آخر مین جو مریگا وہ دوزخی ہوگا

بیہقی نے ابی نضرہ کے طریق سے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس آدمیون سے جو آپکے ایک صحابی کے مکان مین تھے فرمایا کہ تم لوگون مین آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے اون لوگون مین سمرہ بن جندب تھا ابونضرہ نے کہا ہے کہ اون سب سے آخر مین سمرہ بن جندب مرا اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے ابوہریرہ کی ہے۔

ابن سعد اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے اوس بن خالد سے اونھون نے ابی محذورہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور ابوہریرہ اور سمرہ ایک مکان مین تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون مین آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابوہریرہ مرے پھر ابو محذورہ مرے پھر سمرہ مرگیا۔ اور عبدالرزاق نے کہا ہے کہ ہم کو معمر نے خبر دی ہے معمر نے کہا ہے کہ مینے ابن طاؤس وغیرہ سے سنا ہے یہ راوی کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ اور سمرہ بن جندب اور دوسرے مرد سے فرمایا کہ تم لوگون مین آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابوہریرہ اور سمرہ سے پہلے وہ مرد مرگیا اور ابوہریرہ اور سمرہ باقی

رہ گئے۔ جسوقت کوئی مرد بیار اوہ کرتا کہ ابوہریرہ کو غصہ مین لائے وہ یہ کہدیتا کہ سمرہ مرگیا جسوقت
ابوہریرہ سنتے بیہوش ہوجاتے اور چیخ مارتے تھے پھر ابوہریرہ سمرہ سے پہلے مرگئے۔

ابن وہب نے ابی یزید المدینی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سمرہ اوس مرض سے بیمار ہوا
کہ جس مرض مین مرگیا سمرہ کو سخت سردی کا صدمہ پہونچی سمرہ کے لیے آگ جلائی گئی ایک آتشدان
اوس کے سامنے اور ایک آتشدان اوس کے پیچھے اور ایک آتش دان دہنے طرف اور ایک
آتش دان بائین طرف بھڑکایا گیا۔ سمرہ ان آتش دانون سے کوئی نفع نہین پاتا تھا اسی
حالت مین ہمیشہ تھا یہان تک کہ سمرہ مرگیا۔

ابن عساکر نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو سخت گزاز کی بیماری ہوگئی اور
کچھ بھی گرم نہین ہوتا تھا ایک بڑی دیگ کے واسطے سمرہ نے کہا اوس دیگچہ مین پانی بھر گیا اور
اوس کے نیچے آگ جلائی گئی اور سمرہ اوس دیگ پر بیٹھا دیگ کا بخار سمرہ کو پہونچتا تھا اور اوس کو
گرم کرتا تھا اوس درمیان کہ وہ اسی حالت پہ تھا دیگ مین اوتر گیا اور جل گیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ ایک آدمی ایک گروہ مین کا دوزخی ہے۔

واقدی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رجال
بن عنفوہ مین خشوع اور لزوم قراءت قرآن شریف اور خیرسے عجیب شے تھی۔ ایکدن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اوسوقت رجال ہمارے
ساتھ ایک گروہ مین بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ ان آدمیون مین سے ایک دوزخی ہے رافع نے
کہا مینے قوم کے لوگون مین نظر کی مینے ابوہریرہ اور ابی اروی الدوسی اور طفیل بن عمرو اور رجال
بن عنفوہ کو موجود پایا مین دیکھ رہا تھا اور تعجب کر رہا تھا اور اپنے دل مین کہہ رہا تھا کہ یہ شقی کون ہے
جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور بنو حنیفہ پلٹ کے آئے مینے پوچھا رجال

بن عنفوہ کہان گیا آدمیون نے کہا کہ وہ فتنہ مین مبتلا ہوگیا وہ شخص ہے جس نے مسیلمہ کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ گواہی دی ہے کہ آپ نے مسیلمہ کو اپنے امر مین اپنے بعد شریک کیا ہے سیف نے یہ سن کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہی کہ رجال دوزخی ہے وہ ارشاد سچ ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ رجال جیم کے ساتھہ ہے اور حائے حطی کے ساتھہ بھی کہتے ہین یہ لقب ہے اور اوس کا نام نہار ہے۔

سیف بن عمر نے (فتوح) مین مخلد بن قیس البجلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرات بن حیان اور رجال بن عنفوہ اور ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکلے آپ نے فرمایا کہ ان مین کے ایک کا دانت دوزخ مین احد سے زیادہ عظیم ہوگا اور یہ فرمایا کہ اوس کے ساتھہ بے وفائی کرنے والے کا قفا ہے یعنی یہ جو پشت پھیرتا ہے تو اوس سے بے وفائی ظاہر ہوتی ہے) یہ خبر اون لوگون کو پہونچی یہان تک کہ ابوہریرہ اور فرات کو رجال کی خبر پہونچی یہ دونون صحابی سجدہ مین گرے کہ خدا نے اون کو دوزخ سے بچایا اور رجال مرتد ہوگیا۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن عقبہ کے حال کی طرف اشارا فرمایا تھا

حاکم اور بیہقی نے ولید بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو اہل مکہ اپنے لڑکون کو لانے لگے آپ اون بچون کے سرون پر اپنا دست مبارک پھیرتے اور اون کے واسطے دعا فرماتے تھے میری مان مجھکو لے کر آپ کے پاس آئی اور اوسوقت میرے جسم پر خلوق ملا ہوا تھا یعنی خوشبو لگائے ہوئے تھا آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھہ نہین پھیرا اور نہ مجھکو ہاتھہ لگایا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ امر البتہ اللہ تعالی کے اوس سابق علم کی وجہہ سے ہوا ہے جو ولید کے باب مین تھا ولید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالی نے منع کیا ولید کے اخبار جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو عامل بنایا

اور اوس نے شراب پی اور اوس نے نماز مین تاخیر کی مشہور ہین ولید اون جملہ اسباب عذاب سے ہے جن کو آدمیون نے حضرت عثمان پر عقوبت کیا تھا یہان تک کہ اون ظالمون نے اون کو قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن مطاطہ کے حال کی خبر دی تھی

خطیب نے (رواۃ مالک) مین ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ قیس بن مطاطہ اوس حلقہ کی طرف آیا جس حلقہ مین سلمان الفارسی اور صہیب الرومی اور بلال الحبشی تھے اوس نے یہ کہا کہ یہ اوس اور خزرج مین جو اس مرد کی نصرت پر کھڑے ہوئے ہین ان لوگون کا کیا حال ہے (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال کیون نصرت دیتے ہین) راوی نے کہا کہ معاذ کھڑے ہوگئے اور قیس کا گریبان پکڑ لیا اور اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور اوس کی باتون سے آپ کو خبر دی یہ واقعہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب کی حالت مین کھڑے ہوگئے اور اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے آئے یہان تک کہ مسجد مین داخل ہوئے پھر صلوٰۃ جامعہ کے واسطے ندا کی گئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی پھر آپ نے آدمیون کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو رب جو ہے وہ ایک ہی رب ہے اور باپ جو ہے وہ ایک ہی باپ ہے اور دین جو ہے وہ ایک ہی دین ہے اور عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ تمہاری مان عربیت تمہاری زبان ہے۔ جو شخص عربیت سے کلام کرتا ہے وہ عربی ہے معاذ بن جبل اپنی تلوار پکڑے ہوئے تھے اونھون نے عرض کی یا رسول اللہ اس منافق کے باب مین آپ کیا ارشاد فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ اس کو دوزخ کی طرف چھوڑ دو۔ راوی نے کہا ہے کہ قیس بن مطاطہ اون لوگون مین تھا جو مرتد ہوگئے۔ اور قیس ردت کی حالت مین قتل کیا گیا۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباس کے حال کی خبر دی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت مین بہیجا حضرت عبد اللہ نے ایک مرد کو آپ کے پاس موجود پایا اور وہ پلٹ کے چلے گئے اور اوس مرد کے مرتبہ کے سبب سے جو آپ کے ساتھ تھا آپ سے کلام نہین کیا۔ اسکے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس سے ملے اونہون نے کہا کہ مینے اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بہیجا تھا اوس نے آپ کے پاس ایک مرد کو پایا اوس کو یہ قدرت نہین ہوئی کہ آپ سے باتین کرتا وہ پلٹ کے چلا آیا آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ نے اوس مرد کو دیکہا حضرت عباس نے عرض کی بیشک دیکہا آپ نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور البتہ عبد اللہ نہ مرین گے یہان تک کہ اون کی بصر جاتی رہے گی یعنی نابینا ہوجاوینگے۔ اور اون کو علم دیا جاوے گا۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین گیا کہ مین سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ وحیہ سے سرگوشی کر رہے تھے اور وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اور مجھکو علم نہ تھا کہ حضرت جبریل ؑ ہین مینے سلام نہین کیا حضرت جبریل ؑ نے کہا کہ ان کے کپڑے کسقدر سفید ہین ان کی ذریت ان کے بعد سیاہ لباس پہنے گی اگر یہ سلام علیک کرتے تو مین اون کے سلام کا جواب دیتا جبکہ مین پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے سلام علیک کیون نہین کی مینے عرض کی کہ آپکو مینے دیکہا کہ آپ وحیۃ الکلبی سے سرگوشی کر رہے ہین مینے اس امر سے کراہت کی کہ آپ کے اور وحیہ کے کلام کو قطع کرون آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اون کو دیکہا مینے عرض کی ہان مینے دیکہا آپ نے فرمایا سنو تمہاری بصر جاتی رہے گی اور مرتے وقت پہیر دی جاوے گی عکرمہ نے کہا

جبکہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے وفات پائی وہ تختہ پر رکہے گئے ایک ایسا طائر آیا جو نہایت سفید تھا اون کے کفن مین وہ داخل ہوگیا اور باہر کو نہ پہرا عکرمہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت تہی جو اون سے آپ نے فرمایا تھا۔ جبکہ ابن عباس لحد مین رکہے گئے جو لوگ کہ قبر کے کنارہ پر تھے اونھون نے اس کلمہ کو سنا جو ابن عباس کو سکہلایا گیا۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہہ سے یہ فرمایا کہ میری بصر چلی جاوے گی وہ چلی گئی اور آپ نے مجہہ سے یہ فرمایا تھا کہ مین غرق ہوجاؤن گا اور مین بحیرہ طبریہ مین ڈوب گیا تھا اور مجہہ سے یہ فرمایا تھا کہ مین فتنہ کے بعد ہجرت کرون گا اے میرے اللہ تعالی مین تجہکو گواہ کرتا ہون کہ آجکی دن میری ہجرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف ہے۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تہی کہ میری امت تہتر فرقہ ہوجاوے گی اور جو لوگ کہ میری امت سے پہلے تھے اون کے طریق پر وہ سلوک کریگی

بیہقی اور حاکم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور نصاریٰ اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہوجاوے گی۔

حاکم اور بیہقی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اہل کتاب اپنے دین مین بہتر فرقے ازروے ملت کے ہوگئے اور یہ امت تہتر ملتون پر متفرق ہوجاوے گی یعنی یہ لوگ اہل الاہوا سے ہوجاوین گے اور کل دوزخ مین جاوین گے مگر ایک فرقہ ناری نہ ہوگا وہ فرقہ جماعت ہے اور میری امت مین ایسی قومین ظہور کرینگی کہ وہ ہوائین اونکے ساتھ

اسطور سے ہمنشینی کرین گی جسطور سے کتا اپنے مالک کے ساتھ ہمنشینی کرتا ہے اوس امت کے لوگون کی کوئی رگ اور کوئی مفصل باقی نہ رہے گا مگر وہ ہوائین اوسمین داخل ہون گی۔

بیہقی اور حاکم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر جو امر آیا میری امت پر طابق النعل بالنعل وہی امر آوے گا یہان تک کہ اگر بنی اسرائیل مین سے کسی نے اپنی مان سے علانیہ مجامعت کی ہوگی اوس کی مثل میری امت مین ہوگا۔ بنی اسرائیل ملت مین اکہتر فرقہ ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاوینگی کل فرقے دوزخ مین جاوینگے مگر ایک فرقہ دوزخ مین نہ جاوے گا۔ اصحاب نے پوچھا وہ کونسا فرقہ ہے آپ نے فرمایا اوس ملت والا فرقہ ہے جس ملت پر آجکے دن مین اور میرے اصحاب ہین۔

بیہقی اور حاکم نے عمرو بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے تم لوگ ضرور اون کی سنت پر چلوگے بنی اسرائیل متفرق ہوئے۔

بزار اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اون کی سنتون کو تم ضرور اختیار کروگے اس طور سے کہ اگر اون مین کا ایک شبر ایک راستہ پر چلا ہوگا تو تم بھی ایک شبر اوسی راستہ پر چلوگے اور اگر ایک ذراع چلا ہوگا تو تم بھی ایک ذراع چلوگے اور اگر ایک باع چلا ہوگا تو تم بھی ایک باع چلوگے یہان تک کہ اگر کوئی شخص ضب کے سوراخ مین داخل ہوا ہوگا تو تم بھی ضب کے سوراخ مین داخل ہوگے۔ اور یہان تک تم اونکی پیروی کروگے کہ اگر کسینے اپنی مان سے جماع کیا ہوگا تو تم لوگ بھی ضرور وہ فعل کروگے۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ امتون مین بنی اسرائیل سے زیادہ مشابہ ہو بنی اسرائیل کے طریق کو تم لوگ تسمہ بہ تسمہ اختیار کروگے یہان تک کہ بنی اسرائیل مین کوئی شے نہ ہوگی مگر تم لوگون مین اوسکی

مثل ہوگی یہان تک کہ قوم کے لوگ ہون گے اور اون کے پاس سے ایک عورت گزرے گی اوس کی طرف قوم کا بعض آدمی جاوے گا اور اوس کے ساتھ جماع کرے گا پھر وہ اپنے دوستون کے پاس پلٹ کے آوے گا اور اپنے دوستون کی طرف دیکھکر ہنسے گا اور اوس کے دوست اوسکی طرف دیکھکر ہنسین گے۔

طبرانی نے (اوسط) مین مستورد بن شداد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے لوگون کی سنتون مین سے یہ امت کسی سنت کو ترک نکریگی یہان تک کہ اوس کو ادا کرے گی۔

طبرانی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جسوقت یہ امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی۔ ایک فرقہ جنت مین جاوے گا اور باقی کل فرقے دوزخ مین جاوین گے مینے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ جسوقت رذیلون کی کثرت ہوگی اور لونڈیین مالک ہون گی اور اجرت لینے والے لوگ منبرون پر بیٹھین گے اور قرآن شریف مزامیر ٹہیرایا جاوے گا اور مسجدین نقش ونگار وغیرہ سے آراستہ کیجاوینگی اور اونچے اونچے منبر مسجدون مین بنائے جاوینگے اور فئ دولت ٹہیرائی جاوے گی اور زکوۃ تاوان اور امانت غنیمت ٹھرائی جاوے گی اور تفقہ دین مین لغیر اللہ ہوگا اور مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور اپنی مان کی نافرمانی اور اپنے باپ کو دور کرے گا اور اپنے دوست کو قریب کرے گا اور اس امت مین جو ہوگا وہ امت کے اول کو لعنت کرے گا اور قبیلہ مین جو فاسق ہوگا وہ قبیلہ کا سردار ہوجاویگا۔ اور قوم کا رئیس قوم مین کا ارذل آدمی ہوگا اور مرد کے شر سے بچنے کے لئے مرد کا اکرام کیا جاوے گا جسدن یہ امور ظہور مین آوین گے تو اوسدن وہ امر ہوگا (یعنی میری امت کے تہتر فرقے ہوجاوین گے) اور آدمی شام کی طرف مضطرب ہون گے مینے پوچھا کیا ملک شام فتح ہوجاوے گا آپنے فرمایا بیشک یہ امر قریب ہوگا پھر شام کے فتح ہونے کے بعد فتنے

وقوع مین آوین گے۔

اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے اون کی سنتون کا تم لوگ اتباع باع کا باع کے ساتھ اور وذاع کا ذراع کے ساتھ اور شبر کا شبر کے ساتھ کروگے یہان تک کہ اگر وہ لوگ ضب کے سوراخ مین داخل ہوئے ہون گے تو تم اون کے ساتھ ضرور داخل ہوگے اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ کیا وہ لوگ یہود اور نصارا ہین آپنے فرمایا کہ اوسوقت کون ہوگا یعنی یہی لوگ ہون گے۔

ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اس امت مین بھی مثل بنی اسرائیل کے بہت سے فرقے ہونگے

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوارج کی خبر دی تھی

شیخین نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ اوسوقت کوئی شئے تقسیم فرما رہے تھے یکایک آپ کے پاس ذوالخویصرۃ آیا اور اوس نے کہا یارسول اللہ عدل کیجے آپ نے فرمایا تجھکو ہلاکت ہو جسوقت مین عدل نہ کرون گا تو کون عدل کرے گا اگر مین عدل نہ کرون گا تو خائب اور خاسر ہوگا حضرت عمر نے عرض کی یارسول اللہ اس کے معاملہ مین مجھکو اون دیجے مین اس کی گردن ماردیتا ہون آپ نے فرمایا اے عمر اس کو تم چھوڑدو اس کے ایسے اصحاب ہون گے کہ تمہارا ایک شخص اون کی نماز کے ساتھ اپنی نماز کو حقیر جانے گا اور اون کے روزہ کے ساتھ اپنے روزہ کو حقیر سمجھے گا وہ لوگ قرآن شریف کو اسطور سے پڑھین گے کہ اون کے تراقی سے تجاوز نہ کرے گا (یعنی اون کے دلون مین قرآن شریف کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ لوگ دین سے ایسے گذر جاوین گے جیسے تیر رہاب سے گزر جاتا ہے اون کی نشانی یہ ہوگی ایک مرد کالے رنگ کا ہوگا جو ایک بازو اوس کا عورت کی پستان کی مثل ہوگا یا گوشت کے ٹکڑے کی مثل ہوگا جو ہلے گا وہ لوگ اوس فرقہ پر خروج کرینگے جو خیر الناس ہوگا

ابو سعید نے کہا ہے کہ مین شہادت دیتا ہون کہ مینے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنی ہے اور مین یہ گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کے ساتھ جنگ کی اور مین آپکے ساتھ تھا اور آپنے اوس مرد کے ملنے امر فرمایا وہ ڈھونڈا گیا اور ملگیا اور لایا گیا یہان تک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو تعریف اوس مرد کی فرمائی تھی اوس تعریف پر اوس کو دیکھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلی نے کی ہے اور آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے کون شخص اس مرد کو پہچانتا ہے قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے کہا کہ یہ حرقوص ہے اور اس کی مان اسجگہہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکی مان کے پاس کسی کو بھیجا اور اوس سے پوچھا کہ یہ مرد کن لوگون مین کا ہے اوس نے کہا مین نہین جانتی ہون مگر اتنا کہ مین جاہلیت مین اپنی بکرین زبدۃ مین چراتی تھی مجھکو ایسی شئے نے ڈھانپ لیا جو ظلمت کی ہیئت تھی (یعنی مجھ سے جماع کیا) مین اوس سے حاملہ ہوگئی اور مینے اس کو جنا۔

مسلم نے ابو سعید سے اونھون نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمانون کے فرقے ہو جانے کے وقت ایک گروہ خارجیون کا اون مین سے گزر جاوے گا دو گروہون مین سے ایک وہ گروہ جو اولے بالحق ہوگا وہ اوس کو قتل کریگا۔

مسلم نے عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصحاب النہر سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کہ اصحاب النہر مین جستجو کرو اگر یہ قوم وہی لوگ ہین جن کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تو ان لوگون مین ایک ایسا مرد ہے جس کا ایک ہاتھ ناقص ہے ہم لوگون نے اوسکو ڈھونڈا اور اوس کو پایا اور ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوس کے پاس بلایا آپ تشریف لائے یہان تک کہ اوس کی پاس کھڑے ہوئے اور دیکھکر تین بار اللہ اکبر اور فرمایا واللہ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ سن کر اتراؤ گے اور تکبر کروگے تو مین اوس امر کو تم سے بیان کرتا جس امر کو اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان پر اوس شخص کے لئے

جاری فرمایا ہے جس نے ان خارجیون کو قتل کیا ہے بیٹے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر سنا تھا آپ نے تین بار فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی بیشک سنا ہے۔

حاکم نے سعید بن الجمہان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین عبد اللہ بن ابی اوفی کے پاس آیا اونھون نے مجھ سے پوچھا تمہارے باپ کہان ہین مینے اون سے کہا کہ اون کو ازارقہ نے قتل کر ڈالا عبد اللہ نے لعنہم اللہ کہا اور کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث کی ہے کہ ازارقہ کلاب النار ہین (یعنی دوزخ کے کتے ہین)

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رافضہ اور قدریہ اور مرجیہ اور زنادقہ کی خبر دی تھی

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد المسند) مین اور بزار اور ابو یعلی اور حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے باب مین حضرت عیسٰی کی مثال ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے یہود نے یہان تک بغض کیا کہ اون کی مان کو بہتان لگایا اور نصاری نے حضرت عیسٰی کو یہان تک دوست رکھا کہ اون کو اوس مرتبہ مین اوتارا کہ وہ اوس مرتبہ مین نہین ہین تم سنو میرے باب مین دو آدمی ہلاک ہون گے ایک اقرار کرنے والا میرا وہ دوست جو میری تعریف اوس وصف سے کرے گا جو وہ وصف مجھ مین نہ ہوگا اور ایک مجھ سے وہ بغض رکھنے والا جسکو میرا عیب اس امر پر برانگیختہ کرے گا کہ وہ مجھ پر بہتان لگاوئے۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین ایک ایسی قوم ہوگی جسکا نام رافضہ ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دین گے۔ اور بیہقی نے ابن عباس کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر اوسکی امت مین قدریہ ہوئے ہین اور مرجیۂ قدریہ اور مرجیہ اوس نبی پر اوسکی امت کے امر کو مشوش کر دیتے ہین -

طبرانی نے (اوسط) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ قدریہ اور مرجیہ اس امت کے مجوس ہین۔ اور طبرانی نے اسکی مثل ابن عمر کی حدیث سے روایت کی ہے طبرانی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے میری امت مین سے دو قسمین ہین ان دونون قسمونکو اسلام مین نصیب نہین ہے ایک قسم مرجیہ ہے اور دوسری قسم قدریہ ہے اور اسی حدیث کی مثل جابر اور واثلہ کی حدیث سے روایت کی ہے اور اسی حدیث کی مثل ابن ماجہ نے ابن عباس کی حدیث سے روایت کی ہے -

طبرانی نے (کبیر) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا یقین ہے تم میرے بعد اتنے زمانہ تک زندہ رہو گے جو ایسی قوم کو پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کے قدر کی تکذیب کرین گے اور کہین گے کہ گناہ اللہ تعالیٰ کے عباد پر ہے جبکہ یہ امر ہوا اور وہ لوگ موجود ہون تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجو اور اون سے برات چاہیو -

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین ایسی قومین ہون گی جو قدر کی تکذیب کرین گی -

احمد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت مین مسخ ہوگا تم سنو وہ مسخ قدر کی تکذیب کرنے والون اور زندیقون مین ہوگا -

طبرانی اور بزار نے صحیح سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ اس امت کا امر ہمیشہ متوسط رہے گا جب تک کہ اس امت کے لوگ

مشرکین کی اولاد کے باب مین کلام نہ کرین گے (کہ وہ جنت مین ہین یا دوزخ مین) اور قدر کے باب مین کلام نہ کرین گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے اشرار کا آخر کلام قدر کے باب مین ہوگا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین مسخ اور قذف ہوگا وہ اہل زندقہ مین ہوگا

طبرانی نے ابوموسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت اپنے دین کے ساتھ ہمیشہ متمسک رہے گی جب تک کہ وہ قدر کی تکذیب نہ کرے گی اور قدر کی تکذیب کے وقت اون کی ہلاکت ہوگی

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ حضرت میمونہ مکہ مین نہین مرینگی

ابن ابی خیثمہ اور بیہقی نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت میمونہ مکہ مین بیمار ہوگئین اونھون نے کہا کہ مجھکو مکہ سے باہر لیچلو مین مکہ مین نہ مرون گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو خبر دی ہے کہ مین مکہ مین نہ مرون گی اون کو آدمیون نے اوٹھایا یہان تک کہ اون کو مقام سرف مین اوراوس درخت کے پاس لائے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو بیاہ کر لائے تھے وہ اوس درخت کے نیچے مرگئین۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے کہ جسکی ابا ریحانہ کو آپنے خبر دی تھی

محمد بن الربیع الجیزی نے کتاب (من دخل مصر من الصحابہ) مین ابی ریحانہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اے ابا ریحانہ اوس روز تمہارا

کیا حال ہوگا کہ تم ایسی قوم پر گزروگے کہ وہ جانور کو باندہ کر بے آب ؤ دانہ رکہین گے اور تم اون سے یہ کہوگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے ممانعت کی ہے وہ لوگ تم سے کہین گے کہ تم ہمارے سامنے وہ آیت پڑہو جو اس کے باب مین نازل کی گئی ہے ابوریحانہ ایک ایسی قوم کی طرف گزرے جو ایک مرغی کو اونھون نے بند کر رکہا تھا ابوریحانہ نے اون کو منع کیا اونھون نے کہا ہمارے سامنے وہ آیت پڑھو جو اس کے باب مین نازل کی گئی ہے ابوریحانہ نے کہا کہ اللہ تعالی اور اوس کے رسول نے سچ کہا ہے (یعنی یہ وہی لوگ ہین جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔

یہ باب اوس واقعہ کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رئیس خیبر کو اوس کی خبر دی تھی

خطیب نے مالک کے راویون مین اسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر نے رئیس خیبر سے فرمایا کہ تم گمان کرتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مجھے یاد نہین ہے آپ نے فرمایا تھا کہ تمہارا اوسدن کیا حال ہوگا کہ تم کو تمہارا اونٹ شام کی طرف چھوڑ دے گا پھر ایک دن پھر ایک دن چھوڑ دے گا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کے کلام کرنیکی خبر دی تھی

طبرانی نے (اوسط) مین جید سند سے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین ایک مرد ہوگا جو مرنے کے بعد کلام کرے گا۔

بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے

متعدد طریقون سے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بھائی ربیع مرگیا وہ ہم لوگون مین گرمی کے دن مین زیادہ روزہ دار تھا اور جاڑے کی راتون مین ہم سے زیادہ قیام کرنے والا تھا مینے اوس پر چادر اوڑھا دی وہ ہنسا مینے پوچھا اے میرے بھائی کیا مرنے کے بعد حیات ہے اوس نے کہا ہان ولیکن مین اپنے رب سے ملا میرا رب مجھسے روح اور ریحان کے ساتھ اور ایسے چہرہ سے پیش آیا جو غضبناک نہ تھا مینے اوس سے پوچھا تو نے امر کو کیونکر دیکھا اوس نے کہا جسطورسے تم لوگ گمان کرتے ہو اوس سے نہایت آسان دیکھا یہ واقعہ حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا حضرت عائشہ نے فرمایا ربعی نے سچ کہا مینے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین سے وہ بعض ہوگا جو مرنے کے بعد کلام کریگا۔ اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ میری امت مین سے ایک مرد مرنے کے بعد کلام کریگا وہ خیر التابعین سے ہوگا۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ اس حدیث کے بہت سے طریق ہین اور مینے (کتاب البرزخ) مین اون لوگون کے اخبار پورے طور سے نقل کئے ہین جنھون نے مرنے کے بعد کلام کیا ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون کی خبر دی تھی جو آپکی سنت کو رو کرینگے اور اوس سے احتجاج نہ کرینگے اور اون لوگون کی خبر دی تھی جو کتاب اللہ کی آیات متشابہات کے ساتھ مجادلہ کرینگے

بیہقی نے مقدام بن معدی کرب سے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا سنو مجھکو کتاب دی گئی ہے اور کتاب کی مثل اوسکے ساتھ مجھکو دیا گیا ہے (یعنی حدیث شریف) سنو قریب ہے کہ کوئی مرد پیٹ بھرا ہوا اپنے اریکہ پر ہوگا وہ یہ کہیگا کہ تم لوگ قرآن کو لازم پکڑو قرآن مین جو شے تم حلال پاؤ اوس کو حلال کرو اور قرآن مین

جو شے تم حرام پاؤ اوس کو حرام کرو۔

ابوداؤد اور بیہقی نے ابی رافع سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ایسے شخص کو مین نہ پاؤن گا جو وہ اپنا تکیہ پر تکیہ دیے ہوگا اور میرے امرون سے اوس کے پاس وہ امر آوے گا جس کا مینے امر کیا ہوگا یا مینے اوس سے نہی کی ہوگی وہ شخص کہے گا کہ ہم نہین جانتے ہین کتاب اللہ مین جو شے ہمنے پائی ہے اوس کا اتباع ہمنے کیا ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت شریفہ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات آخر آیت تک پڑہی اور فرمایا کہ جبوقت تم لوگ اون آدمیون کو دیکھو جو قرآن شریف کی آیت متشابہ کا اتباع کرتے ہین وہ وہی آدمی ہین جنکا نام اللہ تعالی نے فرمادیا ہے تم لوگ اون سے حذر کیجو۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے اس لفظ سے کی ہے کہ جبوقت تم اون آدمیون کو دیکھو جو اوس کے ساتھ مجادلہ کرتے ہین تو اون سے حذر کیجو۔ ایوب نے کہا ہے کہ مین یہ نہین جانتا ہون کہ اصحاب اہوا سے کوئی شخص ہے مگر وہ متشابہ کے ساتھ مجادلہ کرتا ہے۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن خرشہ کے حال کی خبر دی تھی

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن یزید بن ابی زیاد الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قیس بن خرشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ مین آپ سے اوس شی پر بیعت کرتا ہون جو شی اللہ تعالی کی طرف سے آپکی آئی ہو اوس امر پر بیعت کرتا ہون کہ مین حق کہونگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قیس یہ امر قریب ہے کہ تمکو زمانہ دراز گذرے میرے بعد تم سے ایسے لوگ ملینگے کہ تمکو یہ قدرت نہو کہ تم اون سے حق بات کہو قیس نے عرض کی واللہ مین آپ سے کسی شے پر بیعت

نکرون گا مگر مین اوس شے کے ساتھ آپ کے لئے وفا کرون گا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت تم کو کوئی بشر ضرر نہ دے گا قیس کی یہ حالت تھی کہ زیاد بن ابی سفیان اور اوس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہتا تھا یہ خبر عبید اللہ کو پہونچی اوس نے کسی کو قیس کے پاس بہیجکر یہ کہلا بہیجا کہ تو وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افترا کرتا ہے قیس نے کہا مین افترا نہین کرتا ہون ولیکن اگر تو چاہتا ہے تو مین اوس شخص کی خبر تجھکو دیتا ہون جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ترک عمل سے اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول پر افترا کرتا ہے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا کہ تو اور تیرا باپ اور وہ شخص ہے جس نے تم دونون کو امر کیا ہے قیس نے پوچھا وہ کیا امر ہے جسکا تینے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افترا کیا ہے عبید اللہ نے کہا کہ تو یہ زعم کرتا ہے کہ تجھکو کوئی بشر ضرر نہ دے گا قیس نے کہا بیشک عبید اللہ نے کہا کہ آج کے دن تو ضرور جان لے گا کہ تو جھوٹا ہے آدمیون سے کہا کہ صاحب عذاب اور عذاب کا اسباب میرے پاس لے آؤ راوی نے کہا کہ عبید اللہ کے اس حکم سے قیس ثابت قدم نرہا جھک گیا اور پھر مر گیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو یہ خبر دی تھی کہ میرے بعد تم لوگ ناخوشی دیکھو گے

حاکم اور ابو نعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد قسمتون اور امرون مین ناخوشی دیکھوگے یہان تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کروگے۔

حاکم نے مقسم سے یہ روایت کی ہے کہ ابو ایوب معاویہ کے پاس آئے اور اون سے اپنی حاجت کو ذکر کیا اونھون نے ابو ایوب کے ساتھ جفا کی اور اون کی طرف اپنا سر نہین اوٹھایا۔ ابو ایوب نے کہا یہ سچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ آپکے بعد ناخوش حالی ہم

تنگسالی کی تکلیف پہونچے گی معاویہ نے پوچھا ایسی حالت مین کس شے کے ساتھ تمکو امر فرمایا ہے
ابوایوب نے کہا کہ ہمکو یہ امر فرمایا ہے کہ ہم یہان تک صبر کرین کہ آپ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہون
معاویہ نے کہا جب یہ فرمایا ہے تو تم اسوقت صبر کرو ابوایوب نے یہ کلمہ سُن کر غضب کیا اور یہ
حلف کیا کہ معاویہ سے کبھی کلام نہ کرون گا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ قوم کا مولی اون کے نفوس مین سے ہے

ابن عساکر نے حسن بن الحسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ تھا اون کے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سابقہ دعا تھی اون لوگون مین سے جسوقت کوئی
مرتا تو ایک ابر آتا اور قبر پر پانی برساتا انصار کا ایک غلام مرگیا مسلمانون نے کہا آج کے روز ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو ضرور دیکھین گے مولے القوم من انفسہم
یعنی قوم کا غلام اون کے نفوس سے ہے جو حکم قوم کا ہے وہی حکم مولی کا ہے جبکہ وہ غلام دفن
کیا گیا ایک ابر آیا اور اوسکی قبر پر پانی برسایا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ ابوہریرہ علم کا ظرف ہین۔
ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ہم لوگون سے زیادہ جانتے ہین اور ہم لوگون سے آپکی حدیث کے زیادہ حافظ ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس قوم کی خبر دی تھی جو آپکے بعد آویگی

حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے آدمی میری امت کے ایسے آوین گے جنمین کا ایک شخص اس امر کو دوست رکھیگا کہ کاش میری رویت کو وہ اپنے ال اور اپنے اہل کے عوض خرید کرتا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت خواجہ سراؤن کو اختیار کریگی

ابن عدی نے اور دارقطنی نے (افراد) مین اور ابن عساکر نے معاویہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک قوم ہوگی کہ جن کو لوگ خصی کہین گے (یعنی خواجہ سرا لوگ ہون گے) تم لوگ اون سے نیکی کی وصیت کیجو۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوتوالی کے پیادون کی خبر دی تھی

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تمہاری اتنی عمر ہو کہ تم ایسی قوم کو دیکھو جن کے ہاتھون مین گائے کی دمون کی مثل ایک شے ہوگی وہ لوگ اللہ تعالی کے غضب مین صبح کو اوٹھین گے۔ اور اللہ تعالی کے غصہ مین اون کو شام ہوگی (یعنی وہ لوگ ایسے ظالم ہون گے کہ اون کی صبح و شام اللہ تعالی کے غضب مین گزرے گی)۔

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل دوزخ کی دو قسمین ہین اون دونون قسمون کو کسی قوم نے نہین دیکھا اور اونکے ساتھ گائے کی

ومون کی مثل کوڑے ہون گے اون کوڑون سے آدمیون کو مارین گے۔ اور ایسی عورتین ہونگی کہ لباس پہنے ہون گی اور وہ برہنہ ہون گی دینی لباس سے اون کا جسم نظر آوے گا اور وہ عورتین ممیلات اور مائلات ہون گی اون کے سر ایسے ہون گے جیسے اونٹون کے کوہان ہوتے ہین اور جھکے ہوئے ہون گے ابو نعیم نے کہا ہے کہ وہ عورتین جو اس حدیث مین مذکور ہین کہا گیا ہے کہ وہ مغنیہ عورتین عراق کی ہین جو باکرہ ہین اور اپنے سرون پر بڑے عمامے باندھتی ہین اور پھر اون عمامون پر چادرین اوڑھتی ہین۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت مین ایسے مرد نکلین گے جن کے ساتھ ایسے کوڑے ہون گے گویا وہ گائی کی دمین ہین اون لوگونکی صبح اور شام اللہ تعالی کے غضب مین گزرے گی۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس آگ کی خبر دی تھی جو حجاز سے نکلیگی

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ ایک آگ حجاز سے نکلے گی اوس آگ سے اونٹون کی گردنین بصری مین روشن ہو جاوین گی۔

حاکم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے جبکہ ہم سفر سے پلٹے تو آدمیون نے عجلت کی اور وہ مدینہ مین داخل ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگ مدینہ کو جس حالت پر پہلے تھا اوس سے احسن حالت پر چھوڑ دو گے ابو ذر نے کہا کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ جبل ورقان سے کب ایسی آگ نکلیگی جس سے بصری مین اونٹون کی گردنین روشن ہو جاوین گی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ یہ آگ سنہ چھ سو چپن مین نکلی تھی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی تھی

ابونعیم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مین اوس زمین کو ضرور پہچانتا ہون کہ جس کا نام بصرہ ہے وہ زمین ازروے قبلہ کے اقوم ہے یعنی زیادہ راست ہے اور مساجد مین اوزمینون سے اکثر ہے (یعنی وہان بہت مسجدین بنین گے) اور اوس مین موذنین کثرت سے ہون گے اوس زمین سے جتنی بلائین رفع کیجائین گی بقیہ زمینون سے اوتنی بلائین رفع نہین کی جاوین گے۔

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابوذر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کوفہ کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ اہل کوفہ پر عظیم بلائین نازل ہون گی پھر آپ نے اہل بصرہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اہل بصرہ قبلہ مین درمیانی حالت پہ رہین گے اور اون مین موذنین کثرت سے ہون گے جس امر کو وہ مکروہ جانین گے اللہ تعالی اون سے اوس کو دفع کرے گا۔

ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسلمانون کے تین شہر ہون گے ایک شہر جہان بحرین ملتے ہین وہان ہوگا ایک شہر جزیرہ مین اور ایک شہر شام مین۔

ابونعیم انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے شہرون کو شہر بناؤ گے اون شہرون مین ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ ہوگا اوس مین خسف اور مسخ واقع ہوگا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنای بغداد کی خبر دی تھی

ابو نعیم سنے جریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دجلا ور دجیلہ اور صراۃ اور قطربل کے مابین ایک شہر بنا کیا جاوے گا اس شہر مین روی زمین کے جبابرہ جمع ہون گے اور اوس شہر مین روے زمین کا خراج آوے گا زمین شورہ زار مین جیسے میخ اوتر جاتی ہے وہ شہر اوس میخ سے خسف ہونے مین زیادہ سریع ہوگا (یعنی جلد دہس جاوے گا)

ابو نعیم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مشرق کی دو نہرون کے درمیان شہر بنا کئے جاوین گے روی زمین کے خزانے اوس مین جمع کئے جاوین گے اور اوس شہر مین مخلوق مین جو شریر لوگ ہون گے سکونت کرین گے اوس کے بعد کہ اللہ تعالی تلوار سے اون لوگون کو عذاب دے گا اوس شہر کو خسف کرے گا۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ بغداد قرن ثانی مین بنایا گیا اور قرن سابع مین تتار سے اوس کے رہنے والون کو تلوار سے سخت عذاب دیا گیا (یعنی اہل بغداد کو تاتاریون نے تلوار سے قتل کیا) اور اوس کا دہس جانا باقی رہا ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی مدت کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی ثعلبۃ الخشنی سے نے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ اللہ تعالی اس امت کو آدہے دن سے ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔

حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لئے نصف دن کا مقرر کیا جانا اللہ تعالی کے نزدیک مجھکو ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔ کسی نے آپ سے پوچھا وہ نصف دن کیا ہے آپ نے فرمایا پانسو برس ۱۲

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی ہے کہ آپکی امت کا ایک گروہ حق پر ہوگا یہان تک کہ قیامت قایم ہوگی

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر مدد کرتا رہے گا یہان تک کہ اللہ تعالی کا امر آوے گا۔

احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ دین قایم رہے گا مسلمانون کی ایک جماعت اس دین پر جنگ کرتی رہے گی یہان تک کہ قیامت قایم ہوگی۔

طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی مدد کرتا رہیگا یہان تک کہ قیامت قایم ہوگی۔

بزار نے ابوہریرہ سے او مفوعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ امر دین پر رہے گا جو لوگ کہ اوس گروہ سے خلاف کرین گے اون کا خلاف اوس گروہ کے لوگون کو ضرر نہ دیگا یہان تک کہ اللہ تعالی کا امر آویگا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون کی خبر دی ہے جو آغاز صدی پر دین کی پیروی کرینگے

حاکم نے ابوہریرہ سے او مفوعا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے آغاز پر اللہ تعالی اوس شخص کو مبعوث کرے گا جو اس امت کے واسطے دین کی تجدید کرے گا!

باب

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین صعب بن جثامہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دجال خروج نہ کرے گا یہانتک
کہ آدمی اوس کا ذکر بھول جاوین گے۔ اور یہان تک وہ خروج نہ کرے گا کہ امام اوس کا ذکر منبرون پر
ترک کرین گے (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ تم اپنے زمانہ مین کسی خطیب کو
نہ دیکھو گے جو دجال کا ذکر اپنے منبر پر کرتا ہو۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ افضل اور شریف تر لوگ دنیا سے چلے جاوین گے اور اون کے بعد اسی طور سے افضل لوگ جاتے رہینگے

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے رویفع بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تمر یا رطب کئے گئے اصحاب نے یہان تک کھائے کہ اون سے
کچھ نچھوڑا مگر اون کی گٹھلین اور وہ ردی رہ گئی جن مین کوئی چیز نتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جانتے ہو یہ کیا ہے تم لوگ جو اچھے ہو دنیا سے چلے جاوگے پھر جو اچھے
رہجاوین گے وہ بھی یونہی چلے جاوین گے یہان تک کہ تم لوگون مین سے کوئی اچھا نہ رہے گا مگر
ان ناقص تمرون یا رطبون کی مثل۔

یہ باب امت کے اون احوال مین جامع ہے جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی اور جیسے آپنے خبر دی تھی ویسے ہی واقع ہوا

شیخین نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے خیر کو پوچھا کرتے تھے اور مین آپ سے شر کو پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ شر
مجھکو پالے گا مینے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور شر مین تھے اللہ تعالی ہمارے پاس

یہ خیر لایا کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے مینے عرض کی کہ شر کے بعد کوئی خیر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے اور اوس کے ساتھ دین کا تغیر ہے مینے عرض کی دین کا کیا تغیر ہوگا آپ نے فرمایا کہ ایسی قوم ہوگی کہ بغیر میری سنت کے سنت اختیار کرے گی اور بغیر میری اقتدا کے وہ لوگ راستہ چلین گے اون سے وہ سنت پہچانی جاوے گی اور منکر سمجھی جاوے گی مینے عرض کی یا رسول اللہ اس خیر کے بعد کیا کوئی شر ہوگا آپنے فرمایا بیشک جہنم کے دروازون پر بلانے والے ہون گے جو اون کے بلانے کو قبول کرے گا وہ اوس کو جہنم مین پھینک دین گے مینے عرض کی کہ اون لوگون کا وصف بیان فرمائیے آپ نے فرمایا بہتر مین کہتا ہون وہ لوگ وہ قوم ہوگی کہ ہمارے چمڑون سے ہوگی اور ہماری زبانون سے کلام کرین گے (یعنی ہم لوگون ہی مین سے وہ آدمی ہون گے) اوزاعی نے کہا ہے وہ پہلا شر جو خیر کے بعد ہے وہ روت ہی جو آپکی وفات کے بعد تھی۔

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنو سلیم اپنے معدن کے سونے مین سے ایک قطعہ سونے کا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معدن ہون گے اور ایک لفظ مین یہ ہے کہ معدن ظاہر ہون گے اور اشرار خلق اوس پر حاضر ہون گے۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے کہ امتین تمہارے پاس اسطور سے جمع ہونگی جیسے کھانا کھانے والے کٹھالے کے پاس جمع ہوتے ہین کسی کہنے والے نے کہا کیا اوس دن ہم لوگ تھوڑے ہون گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ کثیر ہوگے ولیکن تم ایسے ہوگے جیسے سیلاب مین درخت کا سڑا تپا جھاگ مین آلودہ ہوتا ہے (یعنی ذلیل ہوگے) اور تمہارے دشمنون کے سینون سے اللہ تعالی تمہاری مہابت کو نکال ڈالے گا اور تمہارے دلون مین وہن کو ضرور ڈالے گا آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ وہن کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کی حب اور موت کی کراہیت۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

آدمیون پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ مرد نے جو مال لیا ہوگا اوس کی وہ پروانہ کرے گا کہ وہ مال وجہ حلال سے لیا ہے یا وجہ حرام سے لیا ہے۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون مین سے ایک پر وہ دن ضرور آوے گا کہ اگر وہ مجھے دیکھے پھر وہ مجھے دیکھے تو اوس کو میرا دیکھنا اپنے مال اور اپنے اہل سے زیادہ دوست ہوگا۔

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ مین اپنے بھائیون کو دیکھتا اصحاب نے پوچھا کیا ہم لوگ یا رسول اللہ آپ کے بھائی نہین ہین آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہین جو ابھی تک نہین آئے ہین۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے سنتے ہو اور تم سے میری حدیث اور لوگ سنین گے اور اونسے جو لوگ سنینگے اونسے اور لوگ سنین گے اور ابونعیم نے ثابت بن قیس کی حدیث سے اسی مثل روایت کی ہے۔

شیخین نے ابی بکرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حاضر ہے اوس کو چاہیئے کہ غایب کو میری حدیث پہونچا دے یقین ہے وہ بعض شخص جس کو میری حدیث پہونچے گی وہ اوس بعض شخص سے زیادہ اوس کو یاد رکھنے والا ہو جس نے مجھ سے سنا ہے۔ اور ابونعیم نے اس حدیث کی روایت ثابت بن قیس کی حدیث سے کی ہے۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابی ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ ابوسعید الخدری کے پاس داخل ہوتے تھے وہ یہ کہتے تھے مرحبا بوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے حدیث کی ہے کہ تمہارے پاس ایک قوم آفاق سے آوے گی وہ دین مین تفقہ چاہین گے تم لوگ اون سے اچھی وصیت کیجو۔ اور ابن ماجہ نے

ابی ہریرہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے ۔
شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو انتزاع کے طور پر نہ لے گا جو انتزاع کرے گا مگر علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا جبکہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو آدمی رؤس جہال کو اختیار کرینگے وہ رؤس جہال بغیر علم کے فتوٰی دینگے فتوٰی دینے والے خود گمراہ ہونگے اور لوگونکو وہ گمراہ کرینگے ۔
ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علم ثریا کے مقام پر ہوگا وہ مرد جو ابنائے فارس سے ہونگے ضرور اوس علم کو لینگے ۔
مسلم اور بیہقی نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ابوہریرہ کے پاس تھا اون سے ایک مرد نے کسی شئے کو پوچھا پس اوس کو نہین سمجھا ابوہریرہ نے کہا اللہ اکبر اس امر کو دو آدمیون نے پوچھا تھا اور یہ پوچھنے والا تیسرا شخص ہے مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بہت مرد ایسے ہونگے جن کے سبب سے سوال بلند ہوجاوے گا (یعنی بڑی بات کا سوال کرینگے) یہانتک کہ یہ کہینگے کہ اللہ سبحانہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کو کس نے پیدا کیا ہے ۔
بیہقی نے اپنی (سنن) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس امر کا مین خوف کرتا ہون اوس سے زیادہ خوفناک میری امت پر یہ امر ہے کہ نماز کے وقت معینہ سے نماز کی تاخیر کرینگے ۔ اور نماز کے وقت معینہ سے نماز کی تعجیل کرینگے (یعنی بے وقت نماز پڑہینگے) ۔
ابونعیم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین ظاہر ہوگا یہانتک کہ دریاؤن سے پار جاویگا ۔

اور یہان تک دین ظاہر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ مین گھوڑے دریاؤن مین ڈالے جاوینگے پھر ایک ایسی قوم آوے گی جو قرآن پڑہے گی اور وہ لوگ یہ کہین گے کہ ہم نے قرآن پڑہا ہے ہم سے زیادہ قاری کون شخص ہے ہم سے زیادہ فقیہ کون شخص ہے ہم سے زیادہ عالم کون شخص ہے پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اون لوگون مین کچھ خیر نہین ہے وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہین۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم نے صحیح سند سے سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ہاتون کو عجم سے بھر دے گا پھر اللہ تعالیٰ عجم کو ایسا شیر کردے گا کہ وہ نہ بھاگین گے عجم تمہاری لڑائی لڑین گے اور تمہاری غنیمت کھاوین گے۔ اور بزار نے انس اور حذیفہ سے اس کی مثل روایت کی ہے اور بزار اور طبرانی نے ابن عمرو سے اس کی مثل ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی جگہون مین سے ایک جگہہ کو دیکھا اور فرمایا کہ بہت سی قسمین اس جگہہ ایسی ہون گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف صعود کرین گی ابو ہریرہ نے کہا کہ مین نے اوس جگہ مین اب تک نخاسون کو دیکھا ہے۔

حاکم نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تمہارے والی وہ امرا ہون گے کہ جس امر کو تم لوگ منکر کہو گے وہ اوس کو امر معروف تم سے کہین گے اور جس امر کو تم لوگ امر معروف کہو گے وہ اوس کو امر منکر کہین گے تم لوگون مین سے جو شخص ان امور کو پاوے تو جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اوسکی طاعت اوسکو واجب نہین ہے (یعنی اون امرا کی طاعت نہ کرنی چاہیئے)

ابن راہویہ نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ جب تک عطا رہے تم لوگ عطا کو لیتے رہو اور جس وقت عطا دین پر رشوت ہو جاوے تو تم لوگ اوس عطا کو ہرگز نہ لیجو حال یہ ہوگا تم لوگ اوس کو ترک نہ کرو گے تم کو اس امر سے خوف اور فقر مانع ہوگا تم لوگ سن لو کہ ایمان کی چکی دور کرنے والی ہے جس طرف کتاب اللہ دور کرے تم لوگ اوس طرف کو دور کیجو تم سن لو کہ سلطان اور کتاب اللہ دونون جدا ہو جاوین گے تم لوگ کتاب اللہ کو نہ چھوڑیو تم سن لو کہ تم پر امرا ہون گے اگر تم لوگ اون کی اطاعت کرو گے تو وہ تمکو گمراہ کرین گے اور اگر تم اون کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو قتل کرین گے اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ ہم لوگ کیا کرین آپ نے فرمایا وہ کیجو جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اصحاب نے کیا تھا کہ وہ سولی پر چڑہائے گئے اور آرون سے چیرے گئے اللہ تعالیٰ کی طاعت مین موت اوس حیات سے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت مین ہو۔

حاکم نے عبد اللہ بن الحارث سے روایت کی ہے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسے سلاطین ہون گے جن کے دروازون پر فتنون کی ایسی جگہین ہون گی جیسے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ ہوتی ہین وہ سلاطین کسی کو کوئی شے ندین گے مگر اوس کی مثل اوس کے دین مین سے لیوین گے۔

ابن قانع نے حجر بن عدی سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک قوم میری امت مین سے شراب پیئے گی اور اوس شراب کا نام بغیر اوس کے نام کے رکھین گے۔ اور حاکم نے حضرت عائشہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابویعلی نے انس سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن اور راتین نہ جاوین گے یہان تک کہ ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ بعوض ایک کف درہمون کے اپنا دین کون شخص ہم سے بیچتا ہے۔

احمد نے عمران بن الحصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ وہ بصرہ مین آئے اور بصرہ مین

حضرت عبداللہ ابن عباس امیر تھے یکایک عمران نے ایک ایسے مرد کو موجود پایا جو وہ کثرت سے کہتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا ہے عمران نے اوس مرد سے پوچھا اوس نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ کی ایک شیخ کے بیٹے کا فدیہ لے کر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وہ ہے اوس کو اوس کے باپ کے پاس لے جاؤ مینے عرض کی یا نبی اللہ یہ اوس کا فدیہ ہے آپ لیجیے آپ نے فرمایا کہ ہم آل محمد کیواسطے جو اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین یہ امر صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ ہم کسی کا ثمن کھاوین پھر آپ نے فرمایا کہ مین قریش پر خوف نہین کرتا ہون مگر اون کے نفسون کا مینے پوچھا یا نبی اللہ اون کے واسطے کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوگی تو تم قریش کو اس جگہہ دیکھو گے یہان تک کہ آدمیون کو تم ایسے طور سے دیکھو گے جیسے بکرین دو حوضون کے درمیان ہوتی ہین ایک بار اس جگہہ جاتی ہین اور ایک بار اُس جگہہ راوی نے کہا کہ مین جن آدمیون کو دیکھتا ہون کہ وہ ابن عباس کے پاس اذن چاہتے تھے اون کو مینے اس سال مین دیکھا کہ وہ معاویہ کے پاس اذن چاہتے ہین اس لئے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا۔

احمد نے ابن عباس سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسی قوم ہوگی جو اس سیاہی سے خضاب کرے گی جیسے طایرون کے پوٹے رنگین ہوتے ہین وہ لوگ جنت کی خوشبو نسونگین گے۔

ابن سعد اور ابن ماجہ نے سلامہ بنت الحر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیون یا میری امت پر ایسا زمانہ آوے گا کہ وہ ایک ساعت تک کھڑے رہین گے اور کسی امام کو نہ پاوین گے جو اون کو نماز پڑہاوے۔

احمد اور ابو یعلی اور بزار اور طبرانی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مین اپنی امت پر تین چیزونکا خوف کرتا ہون ایک یہ ہے کہ وہ ستارون سی مینہ کا پانی چاہین گے دوسرے اون پر سلطان کا ظلم ہوگا تیسرے وہ قدر کی تکذیب کرین گے۔

ابو یعلی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنی امت پر خوف کرتا ہون کہ وہ قدر کی تکذیب کرینگے اور نجوم کی تصدیق کرینگے۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جس شے کا خوف مین اپنی امت پر اوس کے آخر زمانہ مین کرتا ہون اوس سی زیادہ خوف مجھکو اون پر یہ ہے کہ وہ نجوم پر اعتقاد رکھین گے اور قدر کی تکذیب کرین گے اور اون پر سلطان کا ظلم ہوگا۔

بخاری نے اپنی (تاریخ مین) اور ابن سعد اور ابن السکن اور طبرانی نے جناوۃ الازدی سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جاہلیت کے عمل سے تین چیزین ہین جن کو اہل اسلام نہین چھوڑین گے کواکب سے پانی چاہنا اور نسب مین طعنہ کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی ہلاکت تین چیزون مین ہوگی ایک عصبیت دوسرے قدر کے باب مین تیسرے اوس روایت مین جو غیر تثبت سے کرین گے۔

طبرانی نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنی امت پر تین چیزون کا خوف کرتا ہون ایک عالم کی لغزش جو وہ ثابت قدم رہے گا دوسرے منافق قرآن سے جدال کرے گا تیسری قدر کی تکذیب

ابو یعلی اور طبرانی نے مستورد بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہر ایک امت کے زمانہ عمر کی

نہایت سے ہے اور میری امت کے زمانہ کی نہایت سو برس ہین جبوقت میری امت پر سو برس گزرجاوینگے جس شے کا وعدہ اللہ تعالیٰ عز و جل نے کیا ہے اون پر وہ شے آوے گی ابن لہیعہ نے کہا ہے کہ فتنون کی اون پر کثرت ہوگی۔

بزار نے حسن سند سے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو برس مین وہ ہوگی۔

ابو یعلی اور بزار نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی زینت سنہ ایکسو پچیس مین رفیع ہو جاوے گی یعنی بڑھ جاوے گی۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اس دین کے واسطے اقبال ہے اور ادبار ہے تم سنو اس دین کے اقبال سے یہ امر ہے کہ ایک قبیلہ پورا دین مین تفقہ رکھے گا یہان تک کہ اوس قبیلہ مین کوئی شخص تفقہ سے باقی نہ رہے گا مگر ایک فاسق یا دو فاسق قبیلہ مین وہ ذلیل حالت مین ہونگے اگر وہ دونون فاسق کلام کرینگے تو قہر کئے جاوینگے اور ظلم کئے جاوینگے اور اس دین کے ادبار سے یہ ہوگا کہ تمام قبیلہ جفا کرے گا اوس قبیلہ مین کوئی باقی نہ ہوگا مگر ایک فقیہ یا دو فقیہ اور دونون ذلیل ہونگے اگر دونون کلام کرینگے تو لوگ اون پر قہر کرینگے اور ظلم کرینگے اور اس امت کا آخر شخص اول پر لعنت کرے گا تم سنو اونھین پر لعنت حلال ہو گئی ہے یہان تک کہ وہ آخر لوگ علانیہ طور پر شراب پینگے یہان تک کہ ایک عورت قوم کی طرف سے جاوے گی قوم مین کا بعض شخص اوٹھکے اوس کی طرف جاوے گا اور اوس کے دامن کو اسطور سے اوٹھاوے گا جیسے بھیڑ کی دم اوٹھائی جاتی ہے کوئی کہنے والا اوس دن یہ کہے گا کہ اوس عورت کو تو نے دیوار کے اوسطرف کیون نہین چھپایا وہ کہنے والا اوسدن اون لوگون مین ایسا ہوگا جیسے ابو بکر اور عمر تم لوگون مین ہین جو شخص اوسدن معروف کیساتھ

امر کرے گا اور منکر سے نہی کرے گا تو اوس کے لئے اون آدمیون مین سے جنہون سنے مجھکو دیکھا ہے اور مجھپر ایمان لائے ہین اور میری اطاعت کی ہے اور مجھ سے بیعت کی ہے پچاس آدمیون کا اجر ہو گا۔

احمد اور بزار نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت تم میری امت کو دیکھو کہ ظالم سے یہ خوف کرتی ہے کہ اوس سے کہے کہ تو ظالم ہے تو تم اون سے رخصت کئے جاؤ گے۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا جس زمانہ مین معروف کیساتھ امر نہ کرین گے اور منکر سے ممانعت نہ کرین گے۔

ابو یعلی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تمہارا کیا حال ہو گا جسوقت تمہاری عورتین حد سے گزر جاوین گی اور تم لوگون مین جو جوان ہون گے وہ فاسق ہو جاوین گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک اور اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ کیا کرو گے جسوقت تم امر بالمعروف کو ترک کرو گے اور امر منکر سے نہی نہ کرو گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپنے فرمایا بیشک اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپنے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا جسوقت تم امر منکر کو معروف دیکھو گے اور امر معروف کو منکر۔

حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا کہ اپنی مسجدون مین حلقے باندھکر بیٹھین گے اور اون کی ہمت نہ ہو گی مگر دنیا اور اللہ تعالی کے واسطے اون مین کوئی

حاجت نہ ہوگی تم لوگ اون مین بیٹھیو۔
حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مسلمان اپنے علماء سے بغض کرین گے اور اپنے بازارون کی عمارت کو ظاہر کرین گے اور درا ہم جمع کرنے کی شرط پر نکاح کرین گے اللہ تعالی اون کو چار خصلتون مبتلا کرے گا زمانہ سے قحط سالی اون پر ہوگی اور سلطان کا جور اون پر ہوگا اور جو لوگ والیان احکام ہون گے اون سے وہ خیانت دیکھین گے اور دشمن کی صولت اون پر ہوگی۔
حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخر مین ایسے مرد ہون گے کہ عظیم زینون پر سوار ہون گے یہان تک کہ وہ مسجدون کے دروازون پر آوین گے اور اون کی عورتین لباس پہنے ہون گی اور برہنہ ہون گی (یعنی اوس لباس سے ستر پوشی نہ ہوگی) اور اون کے سرون پر ایسی عمامے ہون گی جیسے لاغر اونٹون کے کوہان نکلے ہوئے ہوتے ہین (یعنی بڑے بڑے عمامے وہ عورتین سر پر باندہین گی۔)
حاکم نے ابو ہریرہ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ دنیا منقضی نہ ہوگی یہان تک کہ آدمیون مین خسف اور مسخ اور قذف واقع ہوگا۔
اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ یہ کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ جسوقت تم دیکھو گے کہ عورتین زینون پر سوار ہون گی اور گانے والی لونڈیین کثرت سے ہوجاوین گی اور جھوٹی گواہی دیجاوے گی اور نماز پڑہنے والے لوگ اہل شرک کے سونے اور چاندی کے برتنون مین پانی وغیرہ پئین گے اور مرد مردون کے سبب مستغنی ہوجاوین گے اور عورتین عورتون کے سبب مستغنی ہوجاوینگی۔
حاکم نے معاذ بن انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت شریعت پر ہمیشہ رہے گی جبتک انھین تین چیزین ظاہر نہ ہوگی ایک یہہ کہ جب تک اون سے علم قبض نہ کیا جاوے گا اور دوسرے یہ کہ جب تک اون مین خبیث اولاد کثرت سے

نہ ہوگی اور جب تک اون مین سقار ظاہر نہ ہون گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ سقار کون
لوگ ہین آپ نے فرمایا وہ بشر ہون گے جو آخر زمانہ مین ظہور کرین گے جسوقت وہ ملاقات کرینگے
تو آپس مین اون کا تحیہ یہہ ہوگا کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے گا۔

حاکم نے حذیفہ سے حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت ہرگز ہرگز فنا نہ ہوگی یہان تک کہ اون مین تمایز اور تمایل اور معامع ظاہر
ہوگا مینے پوچھا تمایز کیا شے ہے آپ نے فرمایا وہ عصبیت ہے جو میرے بعد آدمی اوس کو پیدا
کرین گے مینے پوچھا تمایل کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ ایک قبیلہ ایک قبیلہ پر جھک جاویگا
سو اوسکی حرمت کو حلال کر دے گا مینے پوچھا معامع کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ بعض شہر کے
لوگ بعض شہر کی طرف جاوین گے اور سردار لوگ یا جماعتین جنگ مین اختلاف کرین گے یا
جنگ مین آمد و رفت کرین گے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہے ابی امامہ
الباہلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے
ڈنڈے ٹوٹ جاوین گے ایک ڈنڈا ٹوٹے گا پھر دوسرا ڈنڈا ٹوٹے گا جسوقت ایک ڈنڈا ٹوٹیگا تو
آدمی اوس ڈنڈے کو پکڑین گے جو اوس کے قریب اور ملا ہوگا اسلام کے ڈنڈون مین کا اول
ڈنڈا جو ٹوٹے گا وہ حکم کا نقض ہوگا اور اون ڈنڈون مین آخر ڈنڈا نماز ہوگی (یعنی لوگ پہلے
احکام شریعت کو ترک کرین گے پھر نماز کو چھوڑ دین گے)

بزار اور طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوس طرف صبر کے دن ہین اون دنون مین صبر ایسا
ہوگا جیسے آگ کی چنگاریون کو کوئی پکڑے اور اوس پر صبر کرے اون ایام مین عامل کو پچاس آدمیون کا
اجر ملے گا حضرت عمر نے پوچھا کیا ہم لوگون مین کے پچاس آدمیون کا اجر ملے گا یا اون مین کے
پچاس آدمیون کا اجر ملے گا آپ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے جو پچاس ہون گے اونکا اجر ملیگا

اور حاکم نے ابی ثعلبہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

بزّار اور طبرانی اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگون پر ضرور ایسا زمانہ آوے گا کہ تم لوگ اوس زمانہ مین مرد کی پیٹھ کی خفت پر غبطہ کروگے جیسے آجکے دن اوس کے کثرت مال اور کثرت اولاد سے تم غبطہ کرتے ہو یہان تک کہ تم مین کا ایک شخص اپنے بھائی کی قبر کی طرف جاوے گا اور وہ خاک پر ایسا لوٹے گا جیسے چوپایہ لوٹتا ہی اور وہ اپنے بھائی سے کہے گا کاش مین تیری جاے پر ہوتا اوس کا احوال اسواسطے نہ ہوگا کہ اوس کو اللہ تعالی کا شوق ہوگا یا اوس نے کوئی ایسا عمل صالح کیا ہوگا جس کو اپنے آگے بھیجا ہوگا۔ مگر اوس کا یہ احوال اون بلاؤن سے ہوگا جو اوس پر نازل ہوئی ہونگی۔

طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیون پر ضرور ایسا زمانہ آوے گا کہ اوس زمانہ مین لوگ سچے کو جھوٹا ٹھیرائین گے اور جھوٹے کو سچا اور اوس زمانہ مین امانت دار خیانت کرے گا اور خائن امانت دار بنایا جاوے گا اور مرد گواہی دے گا اگرچہ اوس سے گواہی نہین چاہی گئی ہوگی اور مرد حلف کرے گا اگرچہ اوس سے کسی نے حلف نہ چاہا ہوگا اور دنی الطبع اور احمق اسعد الناس ہوگا

طبرانی نے ابی امامۃ الباہلی سے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی ایسا درخت ہین جس مین تازہ میوہ ہے اور قریب زمانہ آویگا کہ وہ آدمی ایسا درخت ہوجاوین گے جس مین کانٹے ہی ہوتے ہین اگر تم اون لوگون کے کلام کو روکروگے تو وہ تمہارے کلام کو روکرین گے اور اگر تم اون لوگون کو چھوڑ دوگے تو وہ تم کو نچھوڑین گے اور اگر تم اون سے بھاگوگے تو وہ تم کو ڈھونڈین گے راوی نے عرض کی کہ اون لوگون سے کیونکر نجات ملے گی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اپنے فاقہ کے دن کیواسطے اون لوگون کو اپنی مال سے قرض دیجو جب نجات ملیگی۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ امر زیادہ نہ کرے گا مگر شدت کو اور مال زیادہ نہ کرے گا مگر اضافہ کو اور آدمی زیادہ نہ کرین گے مگر بخل کو اور قیامت قایم نہ ہوگی مگر اشرار الناس پر۔

طبرانی نے (اوسط) مین حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کی جاوے گی آپ نے فرمایا جسوقت تم لوگون کو وہ حالت پہونچے گی جو بنی اسرائیل کو پہونچی تھی جس وقت تمہارے اچھے نیک لوگ تمہارے فاجر لوگون کے ساتھ آسانی اختیار کرین گے یا خلاف باطن ظاہر کرین گے اور تم لوگون مین جو بد لوگ ہون گے فقہ اون مین جاوے گی اور تمہارے صغیرون مین ملک جاوے گا۔

ابن ماجہ نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اس امت کا آخر اس امت کے اول کو لعنت کرے گا جو شخص کسی حدیث کو چھپاویگا گویا اوس نے اوس شے کو چھپایا جس شے کو اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے (یعنی میری حدیث اوسوقت نہ چھپانی چاہیئے)

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسی قومین ہون گی جو علانیہ طور پر بھائی ہونگے اور باطن مین اعدا ہون گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ یہ امر اس سبب سے ہوگا کہ بعض بعض کی طرف رغبت کرین گے اور بعض بعض سے ڈرتے ہونگے۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسی قومیں آمد ہون گی جن کے چہرے آدمیون کے سے چہرے ہون گے اور اون کے قلوب شیاطین کے قلوب ہون گے وہ امر قبیح سے باز نہ رہین گے اگر تم اون کا اتباع کروگے تو تم سے مدارات کرین گے اور اگر تم اون سے غایب ہوگے تو تمہاری غیبت کرین گے اور اگر تم سے باتین کرین گے تو تمہاری تکذیب کرین گے اور اگر تم اون کو امانت دار

بناؤ گے تو وہ تمہاری خیانت کرین گے اون کے لڑکے شوخ اور پلید ہون گے اور اون کے جوان شاطر ہون گے اور اون کا بوڑھا معروف کے ساتھ امر نہ کرے گا اور منکر سے نہی نہ کرے گا اون کو گرامی اور عزیز کرنا ذلت ہوگی اور جو شے اون کے ہاتھون مین ہوگی اوس کا طلب کرنا فقر ہوگا حلیم اون لوگون مین غاوی ہوگا اور معروف کے ساتھ امر کرنے والا اون مین متہم ہوگا اور مومن اون مین ضعیف خیال کیا جاوے گا اور فاسق اون مین صاحب مشرف ہوگا سنت اونمین بدعت ہوگی اور بدعت اون مین سنت ہوگی جب یہ حالت اون کی ہوگی تو اوسوقت اونمین جو بد ہوگا وہ اون پر مسلط ہوگا اور اون مین کا اچھا اور نیک دعا کرے گا تو اوس کی دعا قبول نہین کیجاوے گی۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا کہ وہ بھیڑیے ہون گے جو شخص کہ بھیڑیا نہ ہوگا تو اوس کو بھیڑیے کہا جاوین گے

احمد اور ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیون پر ایسا زمانہ آوے گا کہ مرد کو عجز اور فجور کے درمیان اختیار دیا جاوے گا جو شخص اوس زمانہ کو پاوے تو اوس کو چاہیئے کہ فجور کو ترک کرے اور عجز کو اختیار کرے۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کو اور امتون کی بیماری پہونچے گی اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ اور امتون کی کیا بیماری تھی آپ نے فرمایا کہ تکبر اور تبختر اور مال پر اترانا اور ایک دوسرے سے چھوٹ جانا اور مساوات کے طور پر رغبت کرنی اور آپس مین بغض کرنا اور بخل یہ کل اور امتون کی بیماریان ہین یہان تک کہ بغی اختیار کرین گے یعنی زنا کرین گے اور ظلم و زیادتی اور حق سے تجاوز کرین گے پھر آشوب اور فتنہ ہوگا۔

احمد اور طبرانی نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ دنیا ہرگز ہرگز نہ جاوے گی یہان تک کہ لکع اور ابن لکع کے واسطے ہوجاویگی یعنی احمق اور دنی الطبع دنیا کا مالک ہوجاوے گا۔

طبرانی نے (اوسط) مین مستورد بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالحین جو اول ہون گے اور پھر جو اول ہون گے وہ سب دنیا سے چلے جاوینگے اور ایسے ناکارہ آدمی باقی رہ جاوین گے جیسے کہ حثالہ تمر ہوتا ہے اللہ تعالی اونکی ساتھ پرواہ نہ کرے گا۔

لہ حثالہ تمر ناکارہ کھجورین کو کہتے ہین

ابو یعلی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شے پہلے اس امت سے اٹھائی جاوے گی وہ حیا ہے اور امانت ہے اور اس امت مین جو شے کہ آخر باقی رہجاوے گی وہ نماز ہے۔

احمد نے سعد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ ایک ایسی قوم خروج کرے گی جو اپنی زبانون سے اسطرح کھاوینگے جیسے گائین اپنی زبان سے کھاتی ہین۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین عباد جاہل ہون گے اور قاری فاسق ہون گے۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شے کا مین اپنی امت پر خوف کرتا ہون زیادہ خوفناک قوم لوط کا عمل ہے۔

ابو نعیم نے (معرفہ) مین حمید الجہنی سے روایت کی ہے وہ صحابی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ آپ کی امت مین تین اعمال ہون گے اوس امت سے قبل اور امتون نے وہ عمل نہیں کئے ہین بنا تشی کرینگے اور اپنے آپ کو موٹا بنا وین گے اور عورتین عورتون کے ساتھ فعل کرینگی۔

ابن عساکر نے ابی عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اول وہ امر جو ہوگا یہ ہے کہ میری امت اسلام سے جھک جاوے گی جیسے برتن شراب مین جھک جاتا ہے اور تیڑہا کر دیا جاتا ہے ۔

بیہقی نے (شعب) مین حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا کہ اون کی باتین مسجدون مین اپنے امر دنیوی مین ہونگی تم لوگ اون لوگون مین نہ بیٹھو اون مین اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہین ہے ۔ یہ حدیث مرسل ہے ۔

زبیر بن بکار نے (موفقیات) مین عمر بن حفص سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا کہ ملوک سیر اور تماشے کے طور پر حج کرین گے اور غنی لوگ تجارت کے لیئے اور فقرا سوال کرنے کے لیئے حج کرین گے ۔

احمد نے (زہد) مین ابوبکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین پیدائش ہوگی وہ نعمتون مین پیدا ہون گے اور نعمتون سے غذا کھاوین گے اور اون کی ہمت یہ ہوگی کہ اقسام اقسام کے کھانے کھاوینگے اور اقسام اقسام کے لباس پہنینگے اور تکلف سے خوش تقریری کرین گے وہ لوگ میری امت کے اشرار ہون گے ۔

ابو القاسم بغوی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت مین سے وہ قوم ہوگی جو قرآن شریف پڑہے گی اور وہ لوگ دین مین تفقہ پیدا کرین گے اون کے پاس شیطان آوے گا اور کہے گا کہ کاش تم لوگ سلطان کے پاس جاتے کہ تمہاری دنیا کی اصلاح کرتا اور تم لوگ سلطان کو سلطنت سے یکسو کرکے اپنے دین کے طرف کر لیتے اور یہ نہ ہوگا کہ اون کے دنیا کی اصلاح سلطان کرے جیسے کہ درخت قتاد سے کوئی میوہ نہین چنا جاتا ہے مگر کانٹے ایسے ہی بادشاہون کے قرب سے کوئی پھل نہ ملے گا مگر خطائین ۔

بیہقی نے (زہد) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

ابن ہے جو اصل مین اورا دولۃ احیا ہے کہ ہے اس امر کا اسلام سے جھک جانا ہے پس جیسے برتن جھک جاتا ہے اس کا اسلام سے جھکنا یہ ہے کہ امت کے اسلام سے جھکنے کے معنے یہ ہیں کہ ... (حاشیہ — جزوی طور پر ناخوانا)

کہ آدمیون پر وہ زمانہ آوے گا کہ صاحب دین کا دین سلامت نہ رہے گا مگر اوس کا دین جو اپنے
دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگ جاوے گا یا ایک پتھر سے دوسرے
پتھر کی طرف یا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگ جاوے گا جسوقت وہ زمانہ
ہوگا تو معیشت حاصل نہ ہوگی مگر اللہ تعالی کے غضب اور قہر سے جسوقت وہ ہوگا تو ایسا ہی
مرد کی ہلاکت اوس کی عورت اور اولاد کے ہاتھون سے ہوگی اگر مرد کی کوئی زوجہ اور کوئی اولاد
نہ ہوگی تو اوس کی ہلاکت اوس کے مان باپ کے ہاتھون سے ہوگی اگر مرد کے مان باپ نہ ہونگے تو
اوس کی ہلاکت اوس کے اہل قرابت اور ہمسایون کے ہاتھون سے ہوگی اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ
یہ امر کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تنگی معیشت کے سبب اوس کو عار دلاوینگے جسوقت
وہ عار دلاوینگے تو مرد اپنے نفس کو اون جگہون مین لاوے گا جن جگہون مین وہ اپنے نفس کو
ہلاک کر دے گا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے اشراط کی خبر دی تھی آپنے جیسے خبر دی تھی آپکی خبر سے موافق واقع ہوا

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ قیامت کے نشان سے یہ امر ہے کہ علم اوٹھا لیا جائیگا اور جہل ثابت ہو جاوے گی اور
شراب پی جاوے گی اور زنا ظاہر ہوگا۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت
کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ جسوقت امانت ضایع کی جاوے گی تو تم قیامت کے منتظر رہیو اعرابی نے
پوچھا امانت کا ضایع ہونا کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ جسوقت امر اوس شخص کے تفویض کیا جائیگا
جو غیر اہل امر کا ہوگا تم قیامت کے منتظر رہیو۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا کہ مسئول عنہا سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہین ہے اور مین تمکو قیامت کی نشانیون سے خبر کرون گا جسوقت تم دیکھو کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی تو وہ امر قیامت کی نشانیون سے ہوگا اور جسوقت تم ننگے پاؤن اور برہنہ اشخاص اور بہرون اور گونگون کو روئے زمین کا بادشاہ دیکھو گے وہ امر قیامت کی نشانیون سے ہوگا۔ اور جسوقت تم جانور چرانے والون کو دیکھو گے کہ بڑی بڑی عمارتین بنانے مین تطاول کرین گے تو وہ امر قیامت کی نشانیون سے ہوگا۔

بزار نے عمرو بن العوف سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ قیامت کے سامنے مکر اور فریب کے سنہ ہون گے اون سنون مین کاذب کی تصدیق کی جاوے گی اور صادق کی تکذیب اور خاین امانت دار بنایا جاوے گا اور امین خیانت کرے گا۔ اون سنون مین رویبضہ ناطق ہوگا۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ رویبضہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کمینہ اور حقیر مرد عامہ خلق کے امر مین اور حاکم نے اس کی مثل ابوہریرہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے نشانیون سے فحش اور تفحش اور قطع صلہ رحمی ہوگا۔ اور امین کو خیانت سے منسوب کرین گے اور خاین کو امین بناوین گے خاین معتمد علیہ ہوگا۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتون مین سے یہ ہوگا کہ اولاد غصہ ہوجاوے گی اور مینہ موسم گرما کی گرمی ہوجاوے گا اور اشرار کثرت سے ہوجاوین گے اور قیامت کے علامات سے یہ ہوگا کہ اطباق کے ساتھہ صلہ رحمی کرین گے اور ارحام قطع کئے جاوین گے اور ہر ایک قبیلہ کے منافق اوس قبیلہ کے سردار ہوجاوین گے اور قیامت کی نشانیون سے یہ ہوگا کہ محرابون مین آرایش اور نقش و نگار کیا جاویگا اور قلوب ویران ہوجاوینگے اور مومن قبیلہ مین غلام سے زیادہ ذلیل ہوگا اور یہ ہوگا کہ مرد مردون کے ساتھہ اکتفا کرین گے اور عورتین عورتون کے ساتھہ اور قیامت کی نشانیون مین سے

یہ ہوگا کہ لڑکے ملک کے مالک ہو جاوین گے اور مرد عورتون سے مشورت کرین گے اور دنیا مین جو ویران جگہین ہین وہ تعمیر اور آباد کیجاوین گی اور دنیا کی آباد جگہین ویران ہو جاوینگی یا ویران کی جاوین گی۔ اور معازف اور کبر بٹے ظاہر ہون گے اور شرابین پی جاوین گی اور اولاد زنا کی کثرت ہوگی ابن مسعود سے کسی نے پوچھا کیا وہ لوگ مسلمان ہون گے اونھون نے فرمایا بیشک آدمیون پر وہ زمانہ آویگا کہ مرد عورت کو طلاق دیدیگا اور پھر اوس کے بستر پر قیام کرے گا جب تک مرد عورت دونون اوس فراش پر اقامت کرین گے زانی ہون گے۔

طبرانی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ کتاب اللہ عار گردانی جاوے گی اور زمانہ کا تقارب ہو جاوے گا یعنی ایک زمانہ سے دوسرا زمانہ بہت قریب ہو کر ملجاوے گا۔ اور سال گھٹ جاوین گے یعنی اون مین اسطور پر نقصان آجاویگا کہ اون کی مدت کوتاہ ہو جاویگی اور پھل کم ہو جاوین گے اور متہم لوگ امانت دار بنائے جاوین گے اور امانت دار لوگ متہم کئے جاوین گے اور جھوٹا سچا ٹھرایا جاوے گا اور سچا جھوٹا قرار دیا جاوے گا اور فتنون کی کثرت ہوگی اور نافرمانی اور معصیت اور حسد اور بخل ظاہر ہوگا اور آدمیون کے درمیان امور مین اختلاف پیدا ہو جاوے گا اور ہوائے نفس کی پیروی کی جاوے گی اور حاکم ظن سے حکم جاری کرے گا اور علم قبض کر لیا جاوے گا اور جہل ظاہر ہو جاوے گا اور اولاد غصہ ہو جاوے گی اور سردی کا موسم گرمی کا موسم ہو جاوے گا اور فحش امور ظاہر ہو جاوین گے اور زمین خون سے سیراب ہوگی یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابو ہریرہ سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ فحش اور بخل ظاہر ہوگا اور امین خیانت کرے گا اور خاین امانت دار بنایا جاوے گا۔ اور معزز اور اشراف لوگ ہلاک ہو جاوین گے اور وہ لوگ کہ آدمیون کے قدمون کے نیچے رہتے تھے اور اون کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہوگا وہ غلبہ پاوین گے اور بھی طبرانی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

قیامت قایم نہوگی یہان تک کہ بیٹا غصہ ہوجاوے گا اور مینہ گرمی کے موسم کی حرارت ہوجاوے گا اور لئیم کثرت سے ہوجاوین گے اور کرام لوگ کم ہونے کی طور پر کم ہوجاوین گے ۔ اور صغیر کبیر پر جرات کرے گا ۔ اور لئیم کریم پر جرات کرے گا ۔

طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم نے ابوذر سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جس وقت زمانہ قریب ہوجاوے گا تو مغربی چادرین کثرت سے اوڑھی جاوین گی اور تجارت کی کثرت ہوجاوے گی اور مال کثیر ہوجاوے گا اور صاحب مال کی تعظیم اوس کے مال کے سبب سے کی جاوے گی اور امور فاحش کی کثرت ہوجاوے گی اور لڑکون کی امارت ہوجاوے گی اور عورتون کی کثرت ہوجاوے گی اور سلطان وقت جور کرے گا اور پیمانہ اور میزان مین کمی کی جاوے گی اور مرد کتے کے پلے کی پرورش کرے گا وہ اوس کے لئے اس سے اچھا ہوگا کہ وہ اپنے بیٹے کی پرورش کرے اور کسی کبیر کی توقیر نہین کیجاوے گی اور کسی صغیر پر رحم نہ کیا جاوے گا اور اولاد زنا کی کثرت ہوجاوے گی ۔

طبرانی نے ابن عمرو سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہے کہ اشرار کے مراتب بلند ہونگے اور اخیار کے مدارج پست اور باتون کے دروازے کھولدئے جاوین گے اور عمل روک دیا جاویگا

طبرانی نے (اوسط) مین انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہوگی کہ ہلال عیان طور پر دیکھا جاوے گا آدمی اوس کو دیکھکر کہین گے کہ دو راتون کا ہلال ہے اور مسجدین آراستہ بنائی جاوین گی اور ناگہانی موت ظاہر ہوگی یعنی اچانک آدمی مرجاوے گا ۔

بخاری نے (تاریخ) مین طلحہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہوگا کہ آدمی ہلال کو دیکھین گے اور یہ کہین گے کہ یہ دو راتون کا ہلال ہے اور ہلال ایک ہی رات کا ہوگا ۔

بزار اور طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ آدمی راستہ مین اسطور سے جفتی کرینگے جیسے گدہے جفتی کرتے ہین۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ ہرایک قبیلہ کے منافق اوس کے سردار ہوجاوین گے۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ قیامت کی علامتون مین سے یہ امر ہے کہ مرد سلام علیک کریگا اور وہ سلام علیک نہ کرے گا مگر معرفت سے (یعنی جسکو پہچانتا ہوگا اوس سے سلام علیک کریگا غیر سے سلام علیک نہ کرے گا) اور تجارت فاش ہوجاوے گی یہان تک کہ عورت اپنے زوج کو اعانت کرے گی اور ارحام قطع کردیے جاوین گے اور جھوٹی گواہی دی جاوے گی اور شہادت حق کو چھپاوین گے۔ مرد مسجد کے پاس سے گذرے گا مسجد مین نماز نہ پڑہے گا۔

طبرانی نے عداء بن الخالد سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ مرد سلام نہ کرے گا مگر اوس شخص کو جسکو وہ پہچانتا ہوگا اور یہان تک کہ مسجدین راستہ ٹہرائی جاوین گی۔

طبرانی نے عبدالرحمن الانصاری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قریب ہونیکی یہ علامت ہے کہ بارش کی کثرت ہوگی اور نبات کی قلت ہوگی اور قاریونکی کثرت اور فقیہون کی قلت اور امرا کی کثرت اور امینون کی قلت ہوجاوے گی۔

احمد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ عرب کی سرزمین سبزہ زار اور چراگاہین اور نہرین ہوجاوین گے اور یہان تک ہوگا کہ شتر سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا کسی قسم کا خوف نہ کرے گا مگر راستہ بہٹک جانیکا

ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ زمانہ قریب ہوجاوے گا (یعنی ایک زمانہ دوسرے زمانہ سے بہت قریب آجایا کرے گا) اور سال مہینہ کی مثل ہوجاوے گا اور مہینہ جمعہ کی مثل اور جمعہ ایک دن کی مثل اور دن ایسا جلد گذرجاوے گا جیسے لکڑیون یا گھاس وغیرہ کا ایک گٹھ جلنی دیر مین جلایا جاوے۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری امت چھ چیزون کو حلال کرلے گی تو ان کو ہلاکت ہوگی جب وقت ان مین باہم لعنت کرنا ظاہر ہوگا اور وہ شراب پئین گے اور حریر پہنین گے اور گائینون کو اختیار کرین گے اور مرد مردون کے ساتھ اکتفا کرین گے اور عورتین عورتون کے ساتھ۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (اپنے سنن مین) انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ آدمی مساجد کے باب مین باہم مباہات کرین گے (یعنی حسن وخوبی مین باہم مقابلہ کرین گے)

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون کو مین گمان کرتا ہون کہ میرے بعد تم مسجدون کو بلند بناؤ گے جیسے یہود نے اپنے کنیسون کو بلند بنایا ہے اور جیسے نصاریٰ نے اپنے گرجاؤن کو بلند بنایا ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم کا عمل ہرگز برا نہ ہوا مگر ان لوگون نے مسجدون کو سنہری نقش ونگار وغیرہ سے آراستہ کیا۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ میراث تقسیم نہین کیجاوے گی اور دشمن کی غنیمت سے فرحت نہ ہوگی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین یہ کہتا ہون کہ امر ثانی پایا گیا ہے اور امر اول کے مبادی ظاہر ہوگئے ہین اس لئے کہ اس

صدی کے وزیرون نے بہت سے وارثون کو اون کی میراثون سے محروم کر دیا ہے ۔
حاکم نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ سرزمین عرب سبزہ زار چراگاہین اور نہرین ہوجاوے گی ۔
حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنے (سنن) مین ابن مسعود سے مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہان تک کہ مسجدین راستے اختیار کی جاوین گے اور یہان تک ہوگا کہ ایک مرد دوسرے مرد سے تعارف کی وجہ سے سلام علیک کرے گا ۔ اور یہان تک ہوگا کہ عورت اور اوس کا مرد دونون تجارت کرین گے اور یہان تک ہوگا کہ گھوڑون کی قیمت اور عورتین گران ہوجاوینگی پھر یہ دونون ارزان ہوجاوینگے اور روز قیامت تک گران نہ ہو

باب

دیلمی نے ابوالدردا سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے جو بنی حارثہ سے تھا فرمایا کہ اے فلان سن تم کیا تو جہاد نہ کرے گا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مینے درختون کے پودے لگائے ہین اور مین یہ خوف کرتا ہون کہ اگر مین جہاد کرونگا تو وہ ضایع ہوجاوین گے آپ نے فرمایا کہ جہاد تمہارے درختون کے پودون کے لئے اچھا ہے ابوالدردا نے کہا اوس مرد نے جہاد کیا اور اوس نے اپنے درختون کے پودون کو احسن پودون کی مثل اور اجود پایا ۔

باب

ابن عساکر نے حسن بن محمد العلوی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین کوفہ کی جامع مسجد مین ایسی حال مین تھا کہ مین اوس وقت لڑکا تھا جس وقت قرامطہ حجر اسود کو لائے (جو ملحدین سے تھے) اور اہل کوفہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی تھی گویا مین اسود ونداقی کو جو اولاد حام سے ہے

(و را وس کا نام رخمہ ہے اور علمانے جائے حطیم سے رخمہ روایت کیا ہے) اسکو مین دیکھہ رہا ہون اس نے حجر اسود کو میری اس مسجد کے ساتوین قنطرہ سے چھوڑا ارا دی ہے سنے کہا ہے جبکہ قرامطہ مسجد مین داخل ہوے تو سردار قرامطی نے کہا اسے رخمہ کھڑا ہو جا اسود و ذمانی جوا ولاد حام سے تھا کھڑا ہو گیا جیسے کہ حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا اوس سردار نے اسود کو حجر اسود دیا اور اوس سے کہا کہ مسجد کے سطح پر تو چڑہ اور پتھر کو چھوڑ دینے اوس نے وہ پتھر کو لے لیا اور مسجد کی سطح پر چڑہ گیا اور مسجد کے اول قنطرہ پر اوس کو چھوڑ تا تھا ایک آدمی تھا جس نے اوس کو قنطرہ ثانی کے طرف پھینک دیا تھا اور رخمہ کا یہ حال تھا کہ جس وقت یہ ارادہ کرتا کہ قنطرہ سے اوس کو چھوڑ دے تو وہ حجر اسود دوسرے قنطرہ کی طرف چلا جاتا تھا یہان تک کہ ساتوین قنطرہ کے پاس پہونچا اور اوس نے اوس قنطرہ سے حجر اسود کو چھوڑ دیا آدمیون نے امیرالمومنین کے فرمانے اور آپ کے قول کے صحیح ہونے کے سبب سے تکبیر کہی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے مین مین کہتا ہون کہ اس واقعہ کی مثل رائے کی جانب سے نہ کہا جاوے گا اور یہ نہ کہا جاویگا مگر توقیف سے قرامطہ کا فتنہ اون کا حجر اسود کو لینا ۳۱۷ سنہ تین سو سترہ مین تھا۔

اون معجزونکا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤن کے قبول ہونے مین ہے

پہلے جن دعاؤنکا ذکر ہوا ہے اون مین سے یہ دعائین نہین ہین ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے

جو استسقا کے باب مین ہے اور یہ اکثر بار ہوا ہے اور آگے جو استسقا

کی دعائین آئی ہین یہ اون کے سوا ہے

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین آدمیون کو قحط سالی ہوئی اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یارسول اللہ مال ہلاک ہوگیا اور عیال بھوکے ہوگئے آپ اللہ تعالی سے ہمارے لئے دعا فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونون دست مبارک اوٹھائے اور ہم آسمان مین ابر کا کوئی ٹکڑا نہین دیکھتے تھے۔ قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے ابھی آپ نے اپنے دونون ہاتھون کو نیچے نہین رکھا تھا کہ پہاڑون کی مثل ابر اٹھا پھر آپ ابھی منبر سے نہین اترے تھے یہان تک کہ مینہ پانی کو دیکھا کہ آپ کی ریش مبارک پر بہ رہا ہے اوس دن اور اوس کے دوسرے دن اور اوس سے جو ملا ہوا دن ہے یہان تک کہ دوسرے جمعہ تک ہمکو پانی برسایا گیا وہی اعرابی کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی یارسول اللہ مکانات منہدم ہورہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ بلند فرمائے اور یہ دعا فرمائی۔ اللهم حوالينا ولا علينا۔ آپ اپنے دست مبارک کسی ابر کے کسی جانب اشارا نہین فرماتے تھے مگر وہ پھٹ جاتا تھا یہان تک کہ تمام مدینہ مثل سخت زمین کے ہوگیا اور صحرا بہ نکلے اور وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کسی طرف سے کوئی آدمی نہین آیا مگر اوس نے یہ باتین کین کہ ایسا زور کا مینہ برسا جسکی مثل مینہ نہ برسا ہوگا۔ اس حدیث کے انس سے اور طریق بھی ہین۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مسلم الملائی کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یارسول اللہ واللہ ہم آپکے پاس ایسے حال مین آئے ہین کہ ہمارے پاس کوئی ایسا اونٹ نہین ہے کہ آواز دے اور نہ کوئی ایسا لڑکا ہے جو پکار کے روے اور اوس نے یہ اشعار پڑھے ہے۔

اتیناک والعذراء تدمی لبانها ❊ وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

ہم آپکے پاس ایسی حال مین آئے ہین کہ باکرہ عورت کا تالو فریاد سے خون آلودہ ہی اور بچہ کی مان بچہ سے غافل ہے۔

والقی بکفیہ الصبی استکانۃ من الجوع ضعفا ما یمر و ما یحلی

اور ڈالدی ہے بچے نے عاجزی سے جو بھوک سے ہے اور روئے ضعف سے جو چیز کہ میٹھی ہے اور جو چیز کہ کڑوی ہے اپنے پیٹ میں

ولا شئی مما یاکل الناس عندنا سوی الحنظل العامی والعلھز الفسل

اور جو شئے کھاتے ہیں اوس قسم سے کوئی شے ہمارے پاس نہیں ہے سوا حنظل عامی اور علہز فرومایہ کے۔

ولیس لنا الا الیک فرارنا واین فرار الناس الا الی الرسل

اور ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں ہے مگر آپ کی طرف ہمارا بھاگنا۔ اور آدمیوں کا فرار کہان ہے مگر رسولوں کی طرف

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے یہان تک کہ منبر پر چڑھے پھر آپ نے اپنے دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریا مریعا غدقا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار تملا بہ الضرع وتنبت بہ الزرع وتحی بہ الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون۔

واللہ آپنے اپنے دست مبارک اپنے سینہ تک نہین پھیرے تھے کہ آسمان نے اپنے ابرون کو برسایا اور اہل وطایہ آئے یہ فریاد کر رہے تھے یا رسول اللہ ہم غرق ہوگئے ہم غرق ہوگئے آپ نے اپنے دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھائے اور یہ دعا فرمائی اللھم حوالینا ولا علینا ابر مدینہ سے ہٹ گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہان تک کہ آپ کی کچلیین ظاہر ہوگئین پھر آپ نے فرمایا ابو طالب کی نیکی اللہ تعالی کے واسطے ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو اون کی آنکھین ٹھنڈی ہوجاتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی گویا یا رسول اللہ آپ نے ابو طالب کے اس قول کا ارادہ فرمایا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

اور ایک مرد بنی کنانہ کا کھڑا ہوا اوس نے یہ اشعار پڑہے۔

لک الحمد والحمد ممن شکر سقینا بوجہ النبی المطر

تیرے واسطے حمد ہے اور اوس شخص سے حمد ہے جس نے شکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی وجہ سے ہمکو پانی دیا گیا۔

دعا اللہ خالقہ دعوۃ

الیہ واشخص منہ البصر

آپ نے اللہ تعالیٰ سے جو آپکا خالق ہے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی نظر اوٹھائی۔

اغاث بہ اللہ علیا مضر

وہذا العیان لذاک الخبر

اللہ تعالیٰ آپ کے سبب علیا مضر کی فریاد کو پہونچا۔ جو خبر کہ سنی گئی تھی یہ واقعہ اوس کے لیے چشم دید ہے

وکان کما قالہ عمہ

ابو طالب ابیض ذوغرر

یہ امر ویسا ہی ہوا جیسا آپ کے چچا ابو طالب نے کہا ہے کہ آپ گورے اور چمکتی پیشانی والے ہین کہ آپ کے چہرہ کے سبب ابر سے پانی مانگا جاتا ہے ۱۲

ولم تک الا کلف الرداء

او اسرع حتی راینا الدرر

تنہا اگر اتنا زمانہ جسمین چادر لپیٹی جاوے یا اوس سے زیادہ جلد تھا یہان تک کہ ہمنے موتیون کو دیکھا جو برسے۔

بہ اللہ یسقی صوب الغمام

ومن یکفر اللہ یلقی الغیر

آپ کے سبب اللہ تعالیٰ ابر سے سیراب کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے انکار کرتا ہے تغیر احوال دیکھتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شاعر اچھا کلام کہتا ہے تحقیق تمنے اچھا کہا ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائنت کے وقت مسجد مین کھڑے ہوئے آپ نے تین بار تکبیر کہی پھر آپ نے تین بار دعا کی۔ اللہم استقنا پھر یہ فرمایا اللہم ارزقنا سمنا ولبنا وشحما ولحما حال یہ تھا کہ ہمنے آسمان مین سحاب کی قسم سے کچھہ نہین دیکھا تھا آندہی اور غبار اوٹھا پھر ابر جمع ہو گیا اور آسمان نے پانی برسایا اہل بازار نے فریاد کی

اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تھے اور راستون مین پانی نکلتا تہا راوی نے کہا مینے کوئی سال نہین دیکہا جو اوس سال سے دودہ اور گہی اور چربی اور گوشت مین اکثر ہوتا نہ تھا وہ مگر یہ کہ ہرایک شئے راستون مین ہوتی تھی اوس کو کوئی مول نہین لیتا تھا۔

ابونعیم نے ربیع بنت معوذ بن عفراسے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض سفرون مین تھے یکایک آدمیون کو وضو کے پانی کی احتیاج ہوئی آدمیون نے شترسوارون مین پانی ڈھونڈا نہین پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی پانی یہان تک برسا کہ آدمیون نے پانی بھر لیا اور آدمیون کو پانی پلایا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن المسیب کے طریق سے ابی لبابہ بن عبدالمنذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تھے خطبہ پڑہ رہے تھے آپ نے فرمایا اللہم استقنا۔ ابولبابہ نے عرض کی یارسول اللہ تمر خرمن کی جگہون مین ہین آپ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ اتنا پانی برسا کہ ابولبابہ برہنہ کہڑا ہو کے تمر کے خشک کرنے کی جگہہ کی بدرو کو اپنے تہمد سے بند کرے راوی نے کہا اوسوقت ہم لوگ آسمان مین کچہہ ابر نہین دیکہتے تھے ابر نے کثرت سے پانی برسایا انصار ابولبابہ کے اطراف کہڑے ہو گئے اور کہا اے ابولبابہ ابر ہرگز نہ پلٹے گا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ تم کرو ابولبابہ برہنہ کہڑے ہو گئے اور اونہون نے اپنے تہمد سے تمر کے خرمن کی جگہہ کی بدرو کو بند کیا ابر پلٹ گیا۔

ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانی کے قحطون کی شکایت کی۔ آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے اور آپ نے اپنے دونون ہاتہ یہان تک اٹھائے کہ آپ کی بغلون کی سفیدی دیکھی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کو پیدا کیا وہ گرجا اور بجلی چمکی اوس نے پانی برسایا آپ مسجد کو نہین آئے یہان تک کہ سیلاب بہ نکلے آپ نے فرمایا اشہد ان اللہ علی کل شئی قدیر وانی عبداللہ و رسولہ۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب البہزی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضر پر بدعا کی آپ کے پاس ابوسفیان آئے اور عرض کی کہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاک ہو گئے آپ ان کی بہتری کے لئے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا کی اللہم اسقنا غیثا مغیثا غدقا طبقا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث۔ ہم لوگ نہین ٹہیرے مگر ایک جمعہ یہان تک کہ ہم لوگون کے لئے پانی برسا یہان تک کہ آپ کے پاس آوی آئے اور اونھون نے آپ سے بارش کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مکانات گر گئے ہین آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم حوالینا ولا علینا۔ ابر وہنے اور بائین جانب ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یارسول اللہ مین آپ کے پاس ایسی قوم کے پاس سے آیا ہون کہ جن کے چرواہے کو کچھ توشہ نہین دیا جاتا اور اون کے پاس اتنا چارہ نہین ہے کہ اپنے نر اونٹ کو روک کر کہین آپ سن کر منبر پر چڑہے اور آپ نے اللہ تعالی کی حمد کی پھر آپ نے فرمایا۔ اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا طبقا مریعا غدقا عاجلا غیر رائث۔ پھر آپ منبر سے اتر آئے اطراف مین سے کسی طرف سے آپ کے پاس کوئی شخص نہین آتا تھا مگر وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس پانی برسا۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اکثر بار شاعر کے اس قول کو یاد کرتا تھا۔ وابیض یستسقی الغمام بوجہہ۔ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل۔ اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھتا تھا آپ منبر پر پانی کے لئے دعا فرماتے تھے آپ منبر سے نہین اترتے تھے یہان تک کہ ہر ایک پرنالہ جوش مارتا تھا۔

خطابی نے (غریب الحدیث) مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین آدمیون کو قحط ہو گیا آپ مدینہ منورہ سے بقیع الغرقد کی طرف تشریف لے گئے اسوقت آپ سیاہ عمامہ باندہے تھے ایک طرف عمامہ کی اپنے سامنے چھوڑی تھی اور دوسری طرف اپنے دونون شانون کے درمیان اور عربی کمان کاندہے پر ڈالے ہوئے تھے آپ روبقبلہ ہو گئے پھر تکبیر کہی اور اپنے اصحاب کو دو رکعت نماز پڑہائی دونون رکعتون مین قرأت کے

ساتھ جہر کیا اول رکعت مین سورۂ اذا الشمس کورت پڑہی اور دوسری رکعت مین والضحی پڑہی پھر آپنے اپنی ردا اور مبارک پلٹائی تاکہ سنہ کی حالت پلٹ جاوے پھر آپ نے اللہ تعالی عز وجل کی حمد و ثنا کی پھر آپ نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللہم ضاحت بلادنا واغبرت ارضنا وہامت دوابنا اللہم منزل البرکات من اماکنہا وناشر الرحمۃ من معادنہا بالغیث المستغیث انت المستغفر من الالمام فنستغفرک للحامات من ذنوبنا ونتوب الیک من عظیم خطایانا اللہم ارسل السماء علینا مدرارا واکفنا منغزورامن تحت عرشک من حیث ینفعنا غیثا مغیثا دارعا رایعا ممرعا طبقا عاما خصبا تسرع لنا بہ النبات وتکثر لنا بہ البرکات وتقبل بہ الخیرات اللہم انک قلت فی کتابک وجعلنا من الماء کل شیء حی اللہم لا حیاۃ لشیء خلق من الماء الا بالماء اللہم وقد قنط الناس ومن قنط منہم ساء ظنہم وہامت بہائمہم وعجت عجیج الثکلی علی اولادہا واحتبست عنا قطر السماء فدقت لذلک عظمہا وذہب لحمہا وذاب شحمہا اللہم ارحم انین الآنۃ وحنین الحانۃ ومن لا یحمل رزقہ غیرک اللہم ارحم البہائم الحایمۃ والانعام السایمۃ والاطفال الصایمۃ اللہم ارحم المشایخ الرکع والاطفال الرضع والبہایم الرتع اللہم زدنا قوتا الی قوتنا ولا تردنا محرومین انک سمیع الدعاء برحمتک یا ارحم الراحمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا سے فارغ نہین ہوئے تھے یہان تک کہ ابر آیا اور یہان تک ہوا کہ اون لوگون مین سے جو آپ کے ساتھ آئے تھے ہر ایک مرد نے یہ غم کیا کہ کیونکر اپنے مکان کو پلٹ کے جاوُن گا اوس بارش سے بہایم نے خوش زندگی کی اور کہیتی سبز ہوئی اور آدمیون نے عیش سے زندگی کی یہ کل امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوئے

یہ باب اوس دعا کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آل کے واسطے فرمائی تھی

شیخین نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قوت نصیب ہوا

اور اونھون نے اُسپر صبر کیا۔

باب

بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جہانکو مہمان کیا اور آپ نے کسی کو اپنی ازواج کے پاس کھانے کیواسطے بھیجا اون بی بیون مین سے ایک کے پاس بھی کچھ چیز نہین پائی آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم انی اسالک من فضلک و رحمتک فانہ لا یملکہا الا انت اس دعا کے بعد آپ کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری ہدیۃً بھیجی گئی آپ نے فرمایا کہ یہ بکری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہم اوس کی رحمت کا انتظار کرتے ہین۔

بیہقی نے واثلہ بن الاسقع کی حدیث سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اوس مین یہ ہے کہ ایک بھنی ہوئی بکری اور چپاتیین ہدیہ بھیجی گئین اون دونون مین سے اہل صفہ نے یہانتک کھایا کہ وہ شکم سیر ہوگئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمنے اوس کے فضل اور رحمت کو چاہا سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اوس کی رحمت اوس کے پاس ہمارے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔

یہ باب اوس دعا کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کی تھی

طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم نے حسن سند سے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت عمر کے سینہ پر تین بار بار جسوقت وہ اسلام لائے اور آپ یہ دعا فرماتے تھے اللہم اخرج ما فی صدر عمر من غل وابدلہ ایمانا۔

یہ باب اوس دعا کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے کی تھی

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین مریض ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی اور مین یہ دعا مانگتا تھا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر میری اجل حاضر ہو گئی ہے تو مجھکو راحت دے اور اگر میری اجل متاخر ہے تو مجھ سے یہ تکلیف اٹھا لے اور اگر یہ بیماری بلا ہے تو مجھکو صبر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اشفہ اللھم عافہ پھر آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ مین کھڑا ہو گیا اب تک اوس بیماری نے میری طرف عود نہین کیا۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کی طرف گیا اوس نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا حضرت ابو بکر الصدیق داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا حضرت عمر داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہتا ہے تو اوس مرد کو علی کر دے۔ حضرت علی ہی داخل ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو سعد بن ابی وقاص کے واسطے کی تھی۔

بیہقی نے قیس بن ابی حازم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کیواسطے یہ دعا کی اللھم استجب لہ اذا دعاک (جبوقت وہ دعا مانگے تو دعا قبول کر) یہ حدیث مرسل اور حسن ہے۔

ترمذی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے قیس کے طریق سے سعد سے یہ روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم استجب لسعد اذا دعاک سعد دعا نہین کرتے مگر انکی دعا مستجاب ہوتی تھی۔ اور طبرانی نے (اوسط) مین ابن عباس کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے

ابن عساکر نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ سعد کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ واحببہ (اوس کے تیر کو راستی دے اوس کی دعا قبول کر اوس کو دوست رکھ)

شیخین نے اور بیہقی نے عبدالملک بن عمیر کے طریق سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کوفہ مین سے کچھ آدمیون نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمر سے کی حضرت عمر نے سعد کے ساتھ اوس شخص کو بھیجا جو سعد کے واقعات لوگون سے پوچھے اوس نے سعد کو کوفہ کی مسجدون مین پھرایا سعد کے واسطے کسی نے کچھ نہ کہا مگر اچھا یہان تک کہ وہ شخص ایک مسجد کے پاس پہونچا ایک مرد نے جسکا نام ابوسعدہ تھا کہا سو جبوقت تم نے ہمکو قسم دی ہے تو ہم کہتے ہین کہ سعد برابر تقسیم نہین کرتے تھے اور لشکر کے ساتھ نہین جاتے تھے اور قضیہ یعنی مقدمات خلایق مین عدل نہین کرتے تھے سعد نے سن کر یہ دعا کی اللہم ان کان کاذبا فاطل عمرہ واطل فقرہ وعرضہ للفتن۔ اسے میرے اللہ تعالی اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکی عمر طویل کر اور اوس کے فقر کو طویل کر اور اوس کو فتنون کے واسطے نشانہ بنا ابن عمیر نے کہا کہ مینے اوس کو ایسے حال مین دیکھا کہ ایسا شیخ کبیر ہوگیا تھا کہ اوس کی بہوین اوس کی آنکھون پر بڑہاپے سے گر پڑی تھین اور وہ محتاج ہوگیا تھا اور رستہ مین چھوٹی لڑکیون کے سامنا آتا اور اون کو دبوچتا تھا جسوقت اوس سے کوئی پوچھتا تیرا کیا حال ہے وہ یہ کہتا کہ شیخ کبیر ہون فتنہ مین ڈالا گیا ہون سعد کی دعا مجھکو پہونچی ہے۔

ابن عساکر نے مصعب بن سعد کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سعد نے کوفہ مین آدمیون کو خطبہ سنایا اور آدمیون سے خطاب کر کے پوچھا مین تمہارے واسطے کون امیر ہون یعنی مین تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون یہ سن کر ایک مرد کہڑا ہوگیا اور اوس نے کہا جہانتک مجھکو علم ہے مین کہتا ہون کہ تم رعیت کے حق مین عدل نہین کرتے ہو اور برابر تقسیم نہین کرتے ہو اور لشکر مین ہمکر جہاد نہین کرتے ہو

سعد نے یہ سنکر کہا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکی بینائی کو اندہا کر دے۔
اور اس کے فقر کی تعجیل کر اور اس کی عمر دراز کر اور اس کو فتنون کے واسطے نشانہ بنا دے وہ شخص
نہین مرا یہان تک کہ اندہا ہو گیا اور ایسا محتاج ہو گیا کہ آدمیون سے اوس نے سوال کیا اور مختار
کذاب کے فتنہ کو اوس نے پایا اوس فتنہ مین وہ قتل کیا گیا۔

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قبیصہ بن جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمانون
مین سے ایک مرد نے سعد بن ابی وقاص کی ہجو کی سعد نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالےٰ
اوسکی زبان اور اوس کے ہاتھ کو مجھہ سے باز رکھہ جسطور سے تو چاہے یوم قادسیہ مین اوس
مرد کو تیر لگا اوس کی زبان کٹ گئی اور اوس کا ہاتھ کٹ گیا کسی کلمہ کے ساتھہ اوس نے تکلم
نہین کیا یہان تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہونچ گیا۔

ابن ابی الدنیا نے (کتاب مجابی الدعوۃ مین) اور ابن عساکر نے مغیرہ سے مغیرہ نے اپنی
مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت تھی جس کا قد بچہ کا سا قد تھا آدمیون نے کہا کہ یہ عورت
سعد کی بیٹی ہے سعد کے وضو کے پانی مین اوس نے ہاتھ ڈالدیا سعد نے اس کے لیئے یہ دعا
کی یقطع اللہ قرنک (اللہ تعالیٰ تیرے زمانہ کو کم کر دے) اون کی دعا سے وہ اب تک جوان نہین ہوئی
ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے میناء مولی عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ایک
عورت سعد کے پاس آیا کرتی تھی اوپر سے جہانکا کرتی تھی سعد اوس کو منع کیا کرتے تھے وہ باز نہ آئی
ایک دن وہ آئی یا اوس نے اوپر سے جہانکا سعد نے یہ دعا کی شاہ وجہک اوس کا چہرہ اوس کی
پیٹہ کی طرف پھر گیا۔

حاکم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو برا کہا
سعد نے سن کر یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ یہ شخص تیرے اولیا مین سے ایک ولی کو برا کہتا ہے
اس مجمع کو تو متفرق نہ کر یہان تک کہ تو اپنی قدرت ان لوگون کو دکہلا دے قیس نے کہا واللہ ہم
لوگ متفرق نہین ہوئے یہان تک کہ اوس کا گھوڑا مع اوس کے زمین مین دہس گیا اور اوس کو

کھوپری کے بل پتھرون مین گرادیا اوس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مرگیا۔

حاکم نے مصعب بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد پر سعد نے بددعا کی اوس کی پاس ایک اونٹنی آئی اور اوس نے اوس مرد کو قتل کر ڈالا۔ سعد نے ایک غلام آزاد کیا اور حلف کیا کہ کسی پر بددعا نکرونگا۔

حاکم نے ابن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ مروان نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارا مال ہے جس کو ہم چاہین گے اوس کو دین گے یہ سن کر سعد نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور مروان سے پوچھا کیا مین بددعا کرون مروان جھپٹ کے آیا اور اوس نے سعد کو گلے لگا لیا اور کہا اے ابا اسحاق مین تمکو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کہ تم بددعا نہ کرو یہ مال نہین ہے مگر اللہ تعالی کا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے یحیی بن عبدالرحمن بن لبیبہ سے اونھون نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سعد نے دعا کی اور یہ کہا اے میرے رب میرے لڑکے چھوٹے چھوٹے ہین میری موت کی جہہ سے یہان تک تاخیر کر کہ وہ بالغ ہوجاوین سعد کی موت نے بیس سال تاخیر کی۔

طبرانی نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ سعد جارہے تھے یکایک ایک مرد کے پاس سے گزرے وہ مرد اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہم کو برا کہہ رہا تھا سعد نے اوس مرد سے کہا کہ تو اون قومونکو برا کہتا ہے جن کے لئے اللہ تعالی کی جانب سے جو امر کہ سابق تھا وہ سابق ہوگیا واللہ تجھکو ضرور چاہیئے کہ اون کے برا کہنے سے باز آوے یا مین ضرور تجھپر اللہ سے بددعا کرونگا اوس مرد نے کہا مجھکو یہ شخص ایسا خوف دلاتا ہے گویا وہ نبی ہے جو دعا کرے گا وہ قبول ہوگی سعد نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی یہ شخص اون اقوام کو برا کہتا ہے کہ تیری جانب سے جو امر کہ سابق تھا وہ اونکو لئے سابق ہوگیا ہے آجہی کے دن اسکو عقوبت اور سزا گروان دے ایک اونٹنی آئی آدمیون نے اوس کے لئے جگہہ کھولدی اوس نے اوس مرد کو کچل ڈالا ہم نے آدمیون کو دیکھا کہ سعدؓ کے

پیچھے پیچھے جارہے تھے اور سعد سے یہ کہہ رہے تھے کہ اے بو اسحاق اللہ تعالی نے تمہاری دعا قبول کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی اجابت کے بیان مین ہے جو مالک بن ربیعہ کے واسطے کی تھی

ابن مندہ اور ابن عساکر نے یزید بن ابی مریم سے اونھون نے اپنے باپ مالک بن ربیعۃ السلولی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے لئے یہ دعا کی کہ اون کی اولاد مین برکت ہو اون کے اسی لڑکے پیدا ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو عبد اللہ بن عتبہ کے واسطے کی تھی۔

بیہقی نے عبد اللہ بن عتبہ کی ام ولد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے اپنے سید عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تم کس چیز کو یاد رکھتے ہو اونھون نے کہا مین یاد رکھتا ہون کہ مین پانچ یا سات برس کا لڑکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اپنے آغوش مبارک مین بٹھلایا اور میرے واسطے اور میری اولاد کے واسطے برکت کی دعا کی عبد اللہ کی ام ولد نے کہا کہ ہم اوس دعا کی برکت کو پہچانتے ہین کہ ہم بوڑھے نہین ہوتے ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے

جو نا لغہ کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے یعلی بن الاشدق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے اوس نا بغہ سے سنا ہے جو بنی جعدہ کا نا بغہ تھا وہ یہ کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین مینے شعر پڑھا آپ کو وہ شعر پسند آیا آپ نے فرمایا تو نے شعر مین جودت کی ہے لا یفضض اللہ فاک راوی نے کہا مینے نا بغہ کو دیکھا کہ نا بغہ پر ایکسو چند سنہ آئے تھے اور اوس کا کوئی دانت نہین گیا تھا۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے نا بغہ سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی اسامہ نے دوسری وجہ سے نا بغہ سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ نا بغہ دانتون مین احسن الناس تھا جبوقت نا بغہ کا کوئی دانت گرتا تو اوس کا دوسرا دانت اوگ آتا تھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے نا بغہ سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب سے نا بغہ کے دانت اولے سے زیادہ سفید تھے مینے اوس کے وہ دانت دیکھے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن یزید کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے (مسند الشامیین) مین اور ابن مندہ نے اور باوردی نے (معرفۃ) مین ابن عایذ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ثابت بن یزید نے عرض کی یا رسول اللہ میرا پاؤن لنگڑا ہے زمین نہین لگتا ثابت نے کہا کہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی مین اچھا ہو گیا اور میرا پاؤن دوسرے پاؤن کی مثل زمین پر ٹکنے لگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے

جو مقداد کے لئے فرمائی تھی

بت الزبیر سے روایت کی ہے اور ضباعہ مقداد کی زوجہ تھین کہا ہے کہ
ایک بت سے بقیع مین گئے اور ایک ویران جگہہ مین داخل ہوئے اوس درمیان
کہ ایک ایک چوہے نے ایک سوراخ سے ایک دینار نکالا اور وہ چوہا ایک
ایک ن تک کہ سترہ دینا پہونچ گئے مقداد اون دیناروں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم پ کو اون دیناروں کی خبر دی آپ نے مقداد سے پوچھا کیا تم نے اپنا
ہاتھ دستے کہا نہین آپ نے مقداد سے فرمایا کہ ان دیناروں مین تمپر صدقہ واجب
نہیں ن دیناروں مین برکت دے ضباعہ نے کہا کہ اون دیناروں کے
آخرو ن تک کہ بینے عمدہ چاندی مقداد کے مکان مین دیکھی۔

یہ با ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے

عمرو بن الحمق کے واسطے فرمائی تھی

مسند) مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے روایت کی
ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا آپنے اون کے لئے یہ دعا فرمائی
اللهم ا بس گزر گئے کوئی سفید بال اونھوں نے نہین دیکھا۔

یہ با ن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اولاد کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے سبرہ سے یہ روایت کی ہے کہ اون کا باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا
آپ نے اوس کے بیٹون کے واسطے دعا فرمائی وہ آج کے دا

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ ... نے ضمرہ
بن ثعلبہ کے واسطے دعا فر

طبرانی نے ضمرہ بن ثعلبہ بہزی سے روایت کی ہے کہ وہ ... لم کے پاس
آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالی سے میرے لئے شہ ... نے یہ دعا
فرمائی اللہم انی احرم وم ابن ثعلبہ علی المشرکین اونھون نے اپنے زما ... لک عمر پائی
اور قوم مشرکین پر حملہ کرتے تھے یہان تک کہ صف کو چیر ڈالتے تھے ... تھے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی ... م نے
ایک یہودی کیواسطے دعا فرما

بیہقی نے مجہول سند سے انس سے روایت کی ہے کہ ایک ... یہ وآلہ وسلم کے
سامنے بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھینک لی اوس یہو ... نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہداک اللہ فرمایا وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ عل ... ابی سلمہ
کے واسطے دعا فرمائی

ابن سعد نے عبد الحمید بن سلمہ کے طریق سے اونھون نے اپنے باپ سے اور اونھون نے اونکے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ اون کے ماں باپ نے اون کے بارہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا ایک اون مین کا کافر تھا اور ایک مسلمان تھا آپ نے اوسکو اختیار دیا وہ کافر کی طرف متوجہ ہوا آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اہدہ پھر وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوا آپ نے اوس کے لئے اوس مسلمان کے ساتھ حکم کیا (یعنی یہ حکم کیا کہ وہ مسلمان کے پاس رہے)

باب

احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک نوجوان مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھکو زنا کرنے کے واسطے اجازت دیجے قوم کے لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوئے اور اوس کو جھڑکا اور کہا چپ رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آؤ وہ آپ کے بہت قریب آگیا آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی ماں کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی واللہ یا رسول اللہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا اللہ تعالی آپ پر مجھکو فدا کرے آپ نے فرمایا کہ جیسے تو زنا کو اپنی ماں کے واسطے دوست نہین رکھتا ہے ویسے ہی آدمی زنا کو اپنی ماؤن کے واسطے دوست نہین رکھتے ہین آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بیٹی کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالی آپ پر مجھکو فدا کرے واللہ مین اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ جیسے تو اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتا ہے ویسے ہی آدمی اپنی بیٹیون کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتے ہین آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بہن کیواسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالی مجھکو آپ پر فدا کرے واللہ مین اپنی بہن کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتا ہون آپ نے فرمایا جیسے تو اپنی بہن کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتا ہے ویسے ہی آدمی زنا کو اپنی بہنون کے واسطے دوست نہین رکھتے ہین۔

آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی پھوپی کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالی مجھکو آپ پر فدا کرے واللہ مین اپنی پھوپی کے واسطے زنا کو دوست نہین رکھتا ہون آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی پھوپی کے واسطے دوست نہین رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی پھوپیون کیواسطے دوست نہین رکھتے ہین آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالی مجھکو آپ پر فدا کرے واللہ مین زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہین رکھتا ہون آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہین رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی خالہ کیواسطے دوست نہین رکھتے ہین راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوسپر رکھا پھر آپ نے یہ دعا کی اللہم اغفر ذنبہ وطہر قلبہ واحصن فرجہ راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ جوان کسی شئے کی طرف التفات نہین کرتا تھا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی ابن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی

بیہقی نے سلیمان بن صرد سے یہ روایت کی ہے کہ ابی ابن کعب اون دومردون کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے جنہون نے قرات مین اختلاف کیا تھا اون دونون مین سے ہر ایک مرد یہ کہتا تھا کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا ہے آپ نے دونون سے پڑھوایا اور سن کر آپ نے فرمایا کہ تم دونون نے اچھا پڑھا ابی نے کہا کہ جاہلیت مین جس شک پر تھا میرے دل مین اوس سے زیادہ شدید شک داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا فرمائی اللہم اذہب عنہ الشیطان۔ میری یہ حالت ہوئی کہ جبہہ سے پسینہ بہنے لگا اور گویا مین اللہ تعالے کی طرف ایسی حالت مین خوف سے دیکھہ رہا ہون دریاحق اور باطل مجھکو نظر آرہا ہے (

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو ابن عباس کیواسطے فرمائی تھی

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری واسطے دعا فرمائی اور یہ فرمایا۔ اللہم فقہہ فی الدین۔ اور اسی حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہہ سے ابن عباس سے اس زیادتی سے کی ہے وعلمہ التاویل۔ اخرجہ اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لئے حکمت کیواسطے دعا فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے میرے حق میں خطا نہیں کی (یعنی اللہ تعالی نے مجھکو حکمت عطا کی)

اور ابونعیم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کیواسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اعط الحکمۃ وعلمہ التاویل۔ اے میرے اللہ تعالی تو عبداللہ کو حکمت عطا کر اور تاویل قرآن شریف تعلیم فرما۔

حاکم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم علمہ تاویل القرآن۔

ابن عدی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ ابن عباس کے واسطے دعا فرمائی دعا میں یہ فرمایا۔ اللہم بارک فیہ وانشر منہ۔ اے میرے اللہ تعالی عبداللہ میں برکت دے اور اوس سے علم کو پھیلا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

جو انس بن مالک کیواسطے فرمائی تھی

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما رزقتہ۔ انس نے کہا واللہ میرا مال کثیر ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد ایکسو کی تعداد مین گنی جاتی ہے اور انس نے کہا کہ میری بیٹی آمنہ نے مجھسے کہا کہ بصرہ مین حجاج کے آنے تک میری صلبی اولاد ایکسو انتیس (۱۲۹) دفن کی گئی۔

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اطل عمرہ واکثر مالہ واغفر لہ اسکی عمر دراز کر اور اس کا مال کثیر کر دے اور اسکی مغفرت فرما۔

ترمذی اور بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ انس کا ایک باغ تھا جسمین سال مین دوبار میوہ آتا تھا اور اوس باغ مین ایک قسم کا ریحان تھا کہ اوس سے مشک کی بو آتی تھی۔

بیہقی نے حمید سے یہ روایت کی ہے کہ انس نے ننانوے برس کی عمر پائی اور سنہ اکانوے ہجری مین مرے۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفر لہ میں اپنی صلبی اولاد ایکسو دو دفن کی اور میرے پھل سال مین دوبار آتے ہین اور دنیا مین اتنی مدت باقی رہا ہون یہان تک کہ زندگی سے ملول ہو گیا ہون۔ اور چوتھی چیز جو مغفرت ہے اوسکی امید رکھتا ہون۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے مال اور میری اولاد کے حق مین جو دعا فرمائی تھی آپ کی اوس دعا کو مین ضرور پہنچانتا ہون۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو ابوہریرہ اور اون کی والدہ کیواسطے فرمائی تھی

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ روے زمین پر کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت

نہین ہے مگر وہ مجھکو دوست رکھتے ہین۔ راوی نے کہا مینے ابوہریرہ سے پوچھا کہ اس کا علم تمکو کیونکر ہی
ابوہریرہ نے کہا کہ مین اپنی مان کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ اسلام سے انکار کرتی تھی مینے عرض
کی یارسول اللہ آپ اللہ تعالی سے دعا فرمائی کہ ابوہریرہ کی مان کو اسلام کی ہدایت کرے آپ نے
اوس کے لئے دعا فرمائی مین پلٹ کے گیا جبکہ مین اپنے مکان مین داخل ہوا تو میری مان نے
اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ کہا یہ سن کر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف
پلٹ کے ایسے حال مین گیا کہ مین فرحت سے رو رہا تھا جیسے مین حزن سے رویا کرتا تھا اور مینے
عرض کی یارسول اللہ آپ کی دعا اللہ تعالی نے قبول فرمائی اور ابوہریرہ کی مان کو اسلام کی ہدایت
کی اب آپ اللہ تعالی سے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالی ایسا کرے کہ مجھکو اور میری مان کو اپنے مومن
بندون کا دوست کر دے اور اونکو اللہ تعالی ہمارا دوست کر دے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم حبب
عبیدک ہذا وامہ الی عبادک المومنین وحببہم الیہما۔ روئے زمین پر کوئی مرد مومن اور مومنہ عورت
نہین ہے مگر وہ مجھکو دوست رکھتے ہین اور مین اون کو دوست رکھتا ہون۔

حاکم نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد زید بن ثابت کے پاس آیا اور
اون سے کچھ پوچھا زید نے کہا کہ تم ابوہریرہ کو لازم پکڑو۔ شان یہ ہے کہ اوس درمیان کہ مین اور ابوہریرہ
اور فلان شخص مسجد مین دعا مانگ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تھے
مینے اور میرے ہم صحبت نے دعا کرنی شروع کی اور ہماری دعا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آمین فرماتے جاتے تھے پھر ابوہریرہ نے یہ دعا کی۔ انی اسالک مثل ماسالک صاحبای واسالک
علما لاینسی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا ہم نے عرض کی یارسول اللہ ہم بھی اللہ تعالی سے
وہ علم چاہتے ہین جو نہ بھولا جاوے آپ نے فرمایا کہ تم دونون سے دوسی اوس علم پر سبقت کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو سایب کے واسطے کی تھی

بخاری نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ سایب بن یزید ایسے حال مین مرے کہ چورانوے برس کے تھے اور تیز اور چالاک اور معتدل الاحوال تھے اونھون نے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ مینے اپنی سماعت اور بصر سے نفع نہین اوٹھایا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو عبد الرحمن بن عوف کیواسطے فرمائی تھی

شیخین نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف سے بارک اللہ لک فرمایا اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ مینے اپنے آپ کو دیکہا ہے اگر مین کوئی پتھر اوٹھاؤن گا تو مین ضرور یہ امید کرونگا کہ اس کے نیچے سے مجھکو سونا یا چاندی ملے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو عروۃ البارقی کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابونعیم نے عروۃ البارقی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لئے بیع مین برکت کی دعا فرمائی تھی وہ اگر مٹی مول لیتے تو ضرور مٹی مین بھی اون کو نفع ہوتا تھا۔

ابونعیم نے عروۃ البارقی سے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالی میرے معاملہ اور بیع مین مجھکو برکت دے مینے کوئی شئے نہین خریدی مگر اوس مین مینے نفع پایا۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے عروۃ البارقی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے فرمایا بارک اللہ لک فی صفقۃ یمینک تیرے معاملہ مین اللہ تعالی برکت دے اس کے بعد مین مقام کناسہ کے بازار مین کھڑا ہوتا اور قیام کرتا تھا مین اپنے اہل خانہ کی طرف پلٹ کر نہین آتا تھا تک کہ

مجھکو چالیس ہزار درم کا نفع ہوتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو عبداللہ بن جعفر کیواسطے فرمائی تھی

ابن ابی شیبہ اور ابویعلی اور بیہقی نے حسن سند سے عمرو بن الحریث سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن جعفر کی طرف گئے اور وہ کوئی شے بیچ رہے تھے اوس کے ساتھ بازی کر رہے تھے اون کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا اللهم بارك له في تجارته۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو ام سلیم کے حمل کے واسطے فرمائی تھی

شیخین نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ ابن ابی طلحہ کا ایک بیٹا بیمار ہوا اور مرگیا اوسوقت ابی طلحہ مکان مین نہین تھے جبکہ اون کی بی بی نے دیکھا کہ وہ لڑکا مرگیا کچھہ تیاری کی اور اوس کو مکان کے ایک جانب مین دور رکھدیا جبکہ ابوطلحہ مکان مین آئے تو اونھون نے پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے اون کی بی بی نے کہا کہ اوس کے نفس کو سکون ہے اور مین یہ امید کرتی ہون کہ اوس نے آرام کیا ہے ابوطلحہ نے گمان کیا کہ اون کی بی بی سچی ہے وہ رات کو گھر مین سو رہے جبکہ صبح کو اوٹھے تو غسل کیا جبکہ اونھون نے یہ ارادہ کیا کہ مکان سے باہر جاوین تو اون کو بی بی نے مطلع کیا کہ وہ لڑکا مرگیا ابوطلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ صبح کی نماز پڑھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف پلٹے اور اپنی بی بی کے واقعہ سے خبر کی آپ نے سن کر فرمایا یقین ہے کہ اللہ تعالی تم دونون کے واسطے آج کی تمھاری رات مین برکت دیگا۔ سفیان نے کہا کہ ایک انصاری مرد نے کہا ہے کہ مین نے اون دونون کی نو اولادین دیکھی ہین جو ہر ایک نے قرآن شریف پڑھا۔

بیہقی نے ثابت کے طریق انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام سلیم کا ایک بیٹا ابوطلحہ سے تھا

وہ مرگیا ام سلیم نے اوس کو ڈھانپ دیا ابوطلحہ مکان مین آئے اور پوچھا کہ میرے بیٹے نے کیونکر رات کی ام سلیم نے کہا کہ سکون کی حالت مین رہا ابوطلحہ نے رات کا کھانا کھایا پھر ام سلیم نے ابوطلحہ سے کہا اگر کسی مرد نے تمکو کوئی شئے عاریت دی پھر اوس شئے کو تم سے اوس نے لے لیا کیا تم اوس کے لینے سے جزع کروگے ابوطلحہ نے کہا نہین ام سلیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تمہارا بیٹا عاریت دیا تھا اور تم سے اوس کو لے لیا ابوطلحہ دوسرے دن صبحکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور ام سلیم کے قول سے آپکو خبر کی اور اوسی رات مین ابوطلحہ نے ام سلیم سے صحبت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونون کو تمہاری رات مین برکت دے ام سلیم نے کہا کہ مینے اوس لڑکے کو جنا جس کا نام عبداللہ تھا راویون نے ذکر کیا ہے کہ وہ لڑکا اپنے زمانہ کے اخیار سے تھا۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس کی مثل کی ہے اور کہا ہے کہ انصار مین کوئی لڑکا صغیر سنی سے نکلنے والا اوس سے افضل نہ تھا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے زیاد النمیری کے طریق سے انس سے اسکی مثل کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اوس کے تالو مین خرما وغیرہ ملا پھر اوس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا پھر اوس کا نام عبداللہ رکھا۔ آپ نے جو اپنا دست مبارک پھیرا تھا اوس کے چہرہ مین نور سے غرہ ہو گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے جو عبداللہ بن ہشام کیواسطے فرمائی تھی

بخاری نے ابی عقیل سے روایت کی ہے کہ اون کو اون کے دادا عبداللہ بن ہشام بازار کو لے جاتے تھے تاکہ غلہ خرید کرین اون سے ابن الزبیر اور ابن عمر ملتے اور دونون حضرات کہتے کہ ہمکو اپنا شریک کر لو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے واسطے برکت کی دعا فرمائی ہے وہ اون کو اپنا شریک کر لیتے تھے اکثر وہ سواری کے اونٹ سے جس حالت پر ہوتا نفع اوٹھاتے تھے یعنی سالم اونٹ نفع مین ملجاتا تھا اور اوس کو اپنے مکان کو بھیجدیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان مین ہے جو حکیم بن حزام کے واسطے فرمائی تھی

ابن سعد نے ابی حصین کے طریق سے ایک شیخ سے جو اہل مدینہ سے ہے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن حزام کو ایک دینار دیکر اپنے واسطے ایک اضحیہ کے مول لینے کے واسطے بھیجا۔ اونھون نے وہ اضحیہ دو دینار کو فروخت کی اور آپ کے واسطے ایک اضحیہ ایک دینار کو خرید کی اور ایک دینار لے کر آئے آپ نے اون کے لیئے دعا فرمائی کہ حکیم بن حزام کو اللہ تعالی تجارت مین برکت دے۔

ابن سعد نے حکیم سے یہ روایت کی ہے کہ حکیم بن حزام تجارت مین نصیبہ والے مرد تھے کوئی شے اونھون نے ہرگز نہین بیچی مگر اوس مین اونھون نے نفع پایا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان مین ہی جو قریش کیواسطے کی تھی۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن ابی اسامہ نے اور ابو یعلی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم کما اذقت لاول قریش نکالا فاذق آخرہا نوالا۔ اے میرے اللہ تعالی جیسے کہ تونے اول قریش کو عذاب چکھایا ہے ویسیہی آخر قریش کو بخشش چکھا۔

طیالسی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم اذقت اول قریش عذابا وبالا فاذق آخرہا نوالا۔

باب

ابو الفرج اصفہانی نے (کتاب الاغانی) مین کہا ہے کہ مینے کتابون مین پایا ہی عبد اللہ بن

شبیب سے روایت ہے اونھون نے زبیر بن بکار سے اور اونھون نے حمید بن محمد بن عبد العزیز الزہری سے اونھون نے اپنے بھائی ابراہیم بن محمد سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہین روایت کی ہے کہ آپ نے زہیر بن ابی سلمی کی طرف دیکھا اور اوس کی اوسوقت سو برس کی عمر تھی یہ دعا فرمائی اللھم اعذنی من شیطانہ اے میرے اللہ تعالی اس کے شیطان سے مجھکو پناہ دے زہیر نے اس کے بعد کوئی بیت نہین کہی یہان تک کہ وہ مرگیا۔

باب

ابن سعد نے کہا ہے کہ خالد بن اسید بن ابی العیص مین شدید تکبر تھا جبکہ یوم فتح مکہ مین وہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللھم زدہ یتہا وہ تکبر اون کی اولاد مین آجتک ہے۔

باب

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین یزید بن نمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا جو لنجا تھا اوس نے کہا کہ مین ایسے حال مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے اپنے گدہے پر سوار گزرا کہ آپ نماز پڑہ رہے تھے آپ نے اوس کے واسطے یہ دعا فرمائی اللھم اقطع اثرہ مین گدہے پر سوار ہوکے پھر نہین چلا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع دعاؤنکی بیان مین ہے۔

احمد اور ائمہ کتب اربعہ اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے صخر الغامدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللھم بارک لامتی فی بکورہا صخر ایک تاجر مرد تھے اور وہ اپنے لڑکون کو اول دن مین تجارت کیواسطے بہیجا کرتے تھے وہ بڑے دولتمند ہوگئے اور اون کا مال اتنا کثیر ہوگیا کہ وہ یہ نہین جانتے تھے کہ اسکو کہان رکھین۔

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی

شوہر کی شکایت کی آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اوس سے بغض رکھتی ہے اوس نے عرض کی
بیشک آپ نے اوس عورت اور اوس کے شوہر سے فرمایا کہ تم اپنے سرون کو نزدیک کرو
آپ نے اوس عورت کی پیشانی اوس کے شوہر کی پیشانی پر رکہی اور آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم
الف بینہما وحبیب احدہما الی صاحبہ۔ اس کے بعد پھر وہ عورت آپ سے ملی اوس نے آپ کے
پاؤن چوم لئے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو اور تیرا شوہر کیونکر ہے اوس نے عرض کی کہ کوئی
مال نیا کسب کیا ہوا اور کوئی مال قدیم موروثی اور کوئی اولاد مین سے مجھکو اوس سے زیادہ دوست
نہین ہے آپ نے یہ سن کر فرمایا اشہد انی رسول اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا وانا اشہد انک
رسول اللہ ابو یعلی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابو یعلی اور بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایک غزوہ کو شروع کیا مین آپ کے پاس آیا اور مینے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری
لئے شہادت کیواسطے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم سلمہم وغنمہم۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ انکو
سلامت رکہہ اور ان کو غنیمت دے ہمنے غزا کیا اور سلامت رہے اور ہکو غنیمت ملی پھر آپنے
دوسرا غزوہ شروع کیا اور مین آپ کے پاس آیا اور مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے
اللہ تعالیٰ سے شہادت کیواسطے دعا فرمائی آپنے یہ دعا کی اللہم سلمہم وغنمہم۔ ہمنے غزا کیا اور ہم سلامت
رہے اور ہکو غنیمت ملی۔

بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یمن کی طرف دیکہا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔ اے میرے اللہ تعالیٰ اون کے دلون کو
تو متوجہ کر۔ پھر آپ نے شام کی طرف دیکہا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔ پھر آپ نے
عراق کی طرف دیکہا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے یہ روایت کی ہے کہ ایک شخص مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ

اوس نے کہا مجھکو اوس کے اوٹھانے کی قدرت نہین ہے آپنے فرمایا کہ نہین تجھکو قدرت ہے اور
فرمایا کہ اسکو کسی شے نے منع نہین کیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کھاوے مگر کبر نے راوی نے کہا کہ اوس مرد نے
اپنے اوس ہاتھ کو اپنے منھ کی طرف اب تک نہین اوٹھایا۔

بیہقی نے عقبہ بن عامر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعۃ
الاسلمی کو دیکھا کہ وہ اپنے بائین ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے آپنے فرمایا کہ اس کو غزہ کی بیماری نے
پکڑ لیا ہے جبکہ وہ غزہ کی طرف گیا وہ طاعون مین مبتلا ہو گیا اور طاعون نے اوسکو مار ڈالا۔

بیہقی نے یزید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کا احوال پوچھا
جس کا نام قیس تھا آپنے یہ فرمایا لا اقرتہ الارض یعنی وہ مرد کسی سرزمین مین داخل نہو تا کہ اوس مین ٹھیرے
یہان تک کہ اوس زمین سے نکلجاتا۔

ابن عساکر نے ضمرہ اور مہاجر حبیب کے دونون بیٹون سے روایت کی ہے دونون نے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین باہر تشریف لے گئے آپ نے اپنے
اصحاب کو نماز پڑھائی اور سب اونٹون پر رہے ایک مرد آدمیون مین سے باہر نکل گیا اور اوس نے
زمین پر نماز پڑھی آپ نے فرمایا خالفہ خالف اللہ بہ اوس نے خلاف کیا اللہ تعالیٰ اوس سے
خلاف کرے وہ مرد نہین مرا یہان تک کہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

ابن مندہ اور ابن عساکر نے عبد الملک بن یعلی اللیثی سے یہ روایت کی ہے کہ بکر بن شداخ
اللیثی اون لوگون مین سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔
اور وہ اوس وقت لڑکے تھے جبکہ وہ بالغ ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے
اور عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کے اہل مین آتا تھا اور اب مین مردون کے درجہ کو پہونچگیا ہون
یعنی بالغ ہوگیا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو یہ دعا فرمائی اللہم صدق قولہ ولقہ
الظفر جبکہ حضرت عمر کی ولایت کا زمانہ تھا بکر ایسے حال مین آئے کہ اونھون نے ایک یہودی کو
قتل کیا تھا اس امر کو حضرت عمر نے عظیم جانا اور بے قرار ہوگئے اور منبر پر چڑھے اور کہا کہ مین

جو ہون مجھکو اللہ تعالیٰ سنے والی اور خلیفہ آومیون کے قتل کرنے کے واسطے نہین کیا ہے مین اوس
مرد کو اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتا ہون جس کے پاس اس امر یعنی قتل یہودی کا علم ہے وہ مجھکو آگاہ کردے
حضرت عمر کے قریب بکر بن شداخ گئے اور کہا کہ مینے اوسکو قتل کیا ہے حضرت عمر نے کہا اللہ اکبر
اوس یہودی کے خون کا تمنے اقرار کیا اپنی نجات پانے کی کوئی دلیل لاؤ بکر نے کہا ہان
دلیل لاتا ہون وہ یہ ہے کہ فلان شخص جہاد کرنے کے واسطے اپنے مکان سے گیا اور اپنے
اہل کو میرے سپرد کیا مین اوس کے مکان کے دروازہ پر آیا مینے اس یہودی کو اوس مرد کے
مکان مین پایا اور وہ یہ اشعار پڑہتا تھا۔

واشعث غرہ الاسلام حتی   خلوت بعرسہ لیل التمام

وہ پراگندہ بال غبار آلود جسکو اسلام نے دہوکہ دیا ہے مینے اوسکی بی بی کے ساتھ تمام رات خلوت کی

ابیت علے ترایبہا ولیمسی   علے قود اء لاحبہ الحزام

مینے اوس کی بی بی کے سینہ پر شب گذاری اور اوس مرد نے ایسی اونٹنی پر شام کی کہ دراز پشت
اور دراز گردن اور تنگ کی گہسنے والی ہے یعنی ہمیشہ سفر مین وہ اونٹنی رہتی ہے۔

کان مجامع الربلات منہا   فیام ینہضون الی فیام

گویا اوس عورت کے پستان کے اطراف کا گوشت یا باطن ران کا گوشت جماعتین ہین جو
جماعتون کی طرف اوٹہتی ہین یعنی وہ عورت نہایت فربہ ہے۔

راوی نے کہا کہ حضرت عمر نے بکر کے قول کی تصدیق کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دعا کے سبب سے خون کو باطل کردیا۔

مسلم اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کا لفظ ابن عباس کا لفظ ہے یہ روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس معاویہ کو بلاؤ مینے عرض کی وہ کھانا کھا
رہے ہین دوسری بار بلایا پھر تیسری بار بلایا وہ کھانا کھا رہے تھے آپ نے یہ فرمایا لا اشبع اللہ
بطنہ اللہ تعالیٰ معاویہ کا پیٹ نہ بہرے معاویہ کا پیٹ اوس دعا کے بعد کبھی نہین بھرا۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین وحشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے معاویہ تمہارے جسم کی کونسی شے میرے جسم سے ملی ہوئی ہے معاویہ نے کہا میرا پیٹ آپ نے یہ دعا فرمائی

اللہم املاء ہ علما و حلما۔ اے میرے اللہ تعالیٰ اسکو علم اور حلم سے بھر دے۔

بیہقی نے ابویحیی سے اونھون نے فروخ مولی عثمان سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر سے کسی نے کہا کہ آپ کے فلان غلام نے غلہ گران بیچنے کی غرض سے بھرا ہے حضرت عمر نے سنکر فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانون سے غلہ کو روک کر گران بیچنے کے ارادہ سے جمع کریگا اللہ تعالیٰ اوسکو جذام کی بیماری مین یا افلاس مین مبتلا کریگا حضرت عمر کے مولی نے کہا کہ ہم غلہ اپنے مالون سے خرید کرتے ہین اور فروخت کرتے ہین ابویحیی نے ذکر کیا ہے کہ مینے حضرت عمر کے غلام کو ایک زمانہ کے بعد مجذوم دیکھا۔

ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سجدہ مین ایسے حال مین دیکھا کہ وہ اپنے بالون کو سجدہ مین مٹی سے بچاتا تھا آپ نے فرمایا

اللہم قبح شعرہ انس نے کہا کہ اوس کے بال گر پڑے۔

ابونعیم نے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ کے طریق سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے اون کے دادا نے ابی ثروان سے روایت کی ہے کہ وہ بنی عمرو بن تمیم کے اونٹون کا چرواہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش سے خوف کرکے اپنے مکان سے نکلے اور بنی عمرو کے اونٹون مین داخل ہوگئے آپ کو ابوثروان نے دیکھا اور پوچھا آپ کون شخص ہین آپ نے فرمایا مین ایک مرد ہون مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ تیرے اونٹون مین آرام پاؤن ابوثروان نے کہا کہ مین آپکو وہ مرد گمان کرتا ہون کہ آدمی یہ زعم کرتے ہین کہ بحالت نبوت اوس نے ظہور کیا ہے آپ نے فرمایا ہان ابوثروان نے آپ سے کہا کہ یہان سے نکل جائیے جن اونٹون مین آپ ہون گے اون مین کبھی اصلاح نہ ہوگی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بددعا کی اللہم اطل شقاءہ وبقاءہ اے میرے اللہ تعالی اسکی شقاوت اور اسکی زندگی کو دراز کر دے۔ ہارون نے کہا کہ مینے اوسکو ایسے حال مین پایا کہ وہ شیخ کبیر تھا اور موت کی تمنا کرتا تھا قوم کے لوگون نے اوس سے کہا کہ ہم تجھکو گمان نہین کرتے ہین مگر تو ہلاک ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھپر بددعا کی تھی ابوغروان نے کہا ہرگز ایسا نہین ہے مینے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک زمانہ کے بعد آیا اسلام نے ظہور کیا اور قوت پائی اور مین مسلمان ہوگیا آپ نے میرے لئے دعا کی اور مغفرت چاہی ولیکن اول دعا نے سبقت کی۔

شیخین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک حبشی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اوس نے عرض کی مجھکو مرگی آجاتی ہے آپ میرے لئے دعا فرمائی آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو صبر کر صبر مین تجھکو جنت ملے گی اور اگر تو صبر نکر سکیں اور چاہے تو مین اللہ تعالی سے یہ دعا کرتا ہون کہ تجھکو عافیت دے اوس نے کہا کہ مین صبر کرون گی اوس نے کہا کہ صرع کی حالت مین مین برہنہ ہوجاتی ہون آپ اللہ تعالی سے دعا فرمائی کہ مین برہنہ نہ ہون آپ نے اوس کے لئے دعا فرمائی۔

بیہقی نے مجاہد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ایک اونٹ خرید کیا اوس نے عرض کی یارسول اللہ مینے ایک اونٹ خرید کیا ہے آپ میرے لئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالی اسمین برکت دے آپنے فرمایا اللہم بارک لہ فیہ وہ نہین ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہانتک کہ وہ اونٹ مرگیا پھر اوس مرد نے دوسرا اونٹ خرید کیا اور عرض کی یارسول اللہ آپ میرے لئے اللہ تعالی سے یہ دعا کیجے کہ اس اونٹ مین برکت دے آپنے اوسکے لئے دعا فرمائی وہ اونٹ نہین ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہانتک کہ وہ بھی مرگیا پھر اوس مرد نے تیسرا اونٹ خرید کیا اور وہ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا آپ نے یہ دعا فرمائی یااللہم احملہ علیہ اے میرے اللہ تعالی تو اوس کو اس اونٹ پر سوار کر وہ تیسرا اونٹ اوسکے پاس بیس سال تک ٹھیرا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اجابت تیسری بار مین واقع ہوئی اس لئے کہ برکت کی دعا امر آخرت کی طرف پھر گئی۔

سعید بن منصور نے اپنے (سنن) مین ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ مینے سنا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قنوت مین یہ فرماتے تھے یاام ملدم علیک ببنی عصیۃ فانہم عصی اللہ ورسولہ ای تب
تو بنی عصیہ کو نچھوڑ اس لیئے کہ اون لوگون نے اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی نافرمانی کی ہے -
ابن عمر نے کہا کہ اون لوگون کو تب نے پچھاڑ ڈالا -

بخاری نے (ادب) مین اور نسائی نے ام قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بیٹا مرگیا
مینے جزع کی اور اوس شخص سے مینے کہا کہ جو غسل دیتا تھا کہ اس کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دے
ٹھنڈا پانی اسکو ہلاک کردے گا عکاشہ بن محصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے
اور آپ کو ام قیس کے قول سے خبر کی آپ نے سنکر تبسم کیا پھر فرمایا کہ اس عورت کی عمر دراز ہوگئی ہے
سو جو کچھ اس نے عمر گزاری وہ عمر گزارے اسکو کچھ علم نہین ہوا (یعنی مردہ کو ٹھنڈا پانی کیا ضرر
دیگا اسکو اس کا علم نہین)

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونھون نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ لیلی بنت حطیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ اپنی پیٹھ آفتاب
کی طرف پھیرے ہوئے بیٹھے تھے لیلی نے آپ کے مونڈھے پر مارا آپ نے فرمایا یہ کون شخص ہے
اسکو شیر کھالین اوس نے کہا مین بنت مطعم الطیر اور مباری الریح ہون مین لیلی بنت الحطیم ہون
مین آپ کے پاس اس لیئے آئی ہون کہ آپ کے حضور مین اپنے نفس کو پیش کرون آپ مجھکو زوجہ
بنا لیجے آپ نے فرمایا مینے زوجہ کرلیا لیلی اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئی اور اوس نے کہا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو زوجہ بنالیا قوم کے لوگون نے اوس سے کہا کہ تو نے برا کام کیا تو
غیرت ناک عورت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب نسا ہین (یعنی آپکی اور بی بیان بھی ہین)
آپ کی وہ بی بیان آپ پر غیرت کرینگی آپ تجھپر بددعا فرماوینگے تو اپنے نفس کو آپ سے واپس
لے لے (یعنی آپ کی بی بی نہ بن) لیلی قوم کی یہ باتین سنکر پلٹی اور اوس نے حاضر ہوکے عرض کی
یارسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجے آپ نے فرمایا مینے تجھکو چھوڑ دیا اس کے بعد مسعود بن اوس نے

لیلی سے شادی کی اس درمیان کہ لیلی مدینہ کے باغون مین سے ایک باغ مین غسل کر رہی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ اسکو شیر کھالین ایک بھیڑیے نے آ دسیر جست کی اور اوس نے لیلی کے بعض جسم کو کھالیا آدمی اوس کے پاس پہونچے اوس کو پالیا مگر وہ مرگئی۔ اور ابن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس حدیث کی مثل مرسل طور پر روایت کی ہے اور اوس کا لفظ اسود کے بدل مین مغرو اسد واقع ہوا ہے یعنی یہ روایت کی ہے (اکلہ الاسد) بجاے اکلہ الاسود) باوردی اور ابن شاہین اور ابن السکن اور بیہقی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالی مجھکو مال اور اولاد نصیب کرے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تیرا بھلا ہو تھوڑا مال جس کے شکر کی تجھکو طاقت ہو اوس کثیر مال سے اچھا ہے جس کے شکر کی طاقت تو نہ رکھے اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تیرا بھلا ہو کیا تو اس بات کو دوست نہین رکھتا ہے کہ تو میری مثل ہو اگر مین یہ چاہتا کہ ان پہاڑون کو میرا رب سونا بناکے میرے ساتھ چلادے تو پہاڑ سونا بنکر چلتے ثعلبہ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالی سے آپ یہ دعا فرمائی کہ مجھکو مال اور اولاد نصیب کرے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کی ساتھ معبوث کیا ہے اگر اللہ تعالی مجھکو مال دیگا تو مین ہر ایک ذی حق کے حق کو ضرور دونگا آپ نے ثعلبہ کے واسطے دعا فرمائی اوس نے بکریان خریدین اون مین اوسکو برکت دی گئی اور اون مین ایسا نمو ہوا جیسے کہ کیڑون مین نمو ہوتا ہے یہانتک کہ ثعلبہ پر مدینہ کی جگہہ تنگ ہوگئی ثعلبہ بکریون کو دور لے گیا ثعلبہ دن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کیواسطے حاضر ہوتا تھا اور رات مین نماز کیواسطے حاضر نہ ہوتا تھا پھر وہ بکریان اور بڑہین ثعلبہ اون کو اور دور لے گیا ثعلبہ نماز مین حاضر نہین ہوتا نہ رات مین اور نہ دن مین مگر جمعہ کو نماز کیواسطے آتا تھا پھر وہ بکریان اور بڑہین وہ اون کو اور دور لے گیا ثعلبہ نہ کوئی جمعہ کی نماز مین حاضر ہوتا اور نہ کسی جنازہ کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ویح ثعلبہ بن حاطب پھر یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو امر فرمایا کہ آپ صدقات کو مالدارون سے لین آپنے دو مردون کو بھیجا اور اون دونون کو اونٹون

اور بکریون کے سال لکہدے کہ وہ دونون اونٹون اور بکریون کو صدقہ مین دستور سے لین اور اون کو حکم دیا کہ وہ دونون ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاوین وہ دونون نکلے اور ثعلبہ کے پاس پہونچے اور اون دونون نے ثعلبہ سے صدقہ چاہا ثعلبہ نے کہا کہ اپنا خط مجھکو دکہلاؤ جو صدقہ کے باب مین ہے ثعلبہ نے اوس مین غور کی اور کہا یہ نہین ہے مگر جزیہ اور اون سے کہا تم چلے جاؤ۔ یہان تک کہ تم دوسرے صدقات کے لینے سے فارغ ہو جاؤ پھر میرے پاس آؤ جبکہ وہ دونون صاحب دوسرے صدقات سے فارغ ہو گئے ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا یہ نہین ہے مگر جزیہ تم دونون چلے جاؤ یہان تک کہ مین اپنی رائے صدقہ کے باب مین دیکہون وہ ثعلبہ کے پاس سے چلے گئے یہان تک کہ مدینہ مین آئے جبکہ اون دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا قبل اس کے کہ اون دونون سے کلام کرین آپ نے فرمایا ویح ثعلبہ بن حاطب اور اللہ تعالی نے یہ نازل فرمایا ومنہم من عاہد اللہ لئن اتانا من فضلہ تین آیات تک جو کہ ثعلبہ کے حق مین نازل ہوئی اوس کی خبر ثعلبہ کو پہونچی ثعلبہ اپنے ذمہ کا صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھکو اس امر سے منع کیا ہے کہ مین تجھسے صدقہ لون ثعلبہ رونے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالتا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرا عمل تیرے نفس کے واسطے ہے مین تجھکو امر نہین کرتا تھا کہ تو میری اطاعت کر (یعنی مال دولت مت طلب کر) ثعلبہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ قبول نہین فرمایا اور نہ حضرت ابوبکر نے اور نہ حضرت عمر نے یہان تک کہ ثعلبہ حضرت عثمان کی خلافت مین ہلاک ہو گیا۔

بیہقی اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے یہ عرض کی یا رسول اللہ اوس جگہہ ایک لڑکا بحالت احتضار مین ہے یعنی اوس کی جان کنی ہو رہی ہے اوس سے آدمی کہتے ہین کہ تو لا الہ الا اللہ کہو وہ یہ قدرت نہین رکہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے آپ نے پوچھا کیا وہ اپنی حیات مین اس

کلمہ کو نہین کہتا تھا آدمیون نے عرض کی بیشک کہتا تھا آپ نے فرمایا اوس کی موت کے وقت کس چیز نے اوسکو کلمہ سے منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اوٹھے یہان تک کہ آپ اوس لڑکے کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے لڑکے لا الہ الا اللہ کہو اوس نے کہا کہ مجھکو یہ قدرت نہین ہے کہ مین اس کلمہ کو کہون آپ نے پوچھا کس سبب نہین کہہ سکتا اوس نے عرض کی کہ اپنی والدہ کے حقوق کے سبب سے نہین کہہ سکتا آپ نے پوچھا کیا وہ زندہ ہے اوس نے عرض کی ہان زندہ ہے آپنے آدمیون سے فرمایا کہ کسی کو اسکی مان کے پاس بھیجو وہ آپ کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا وہ تیرا بیٹا ہے اوسنے عرض کی ہان آپ نے اوس سے فرمایا تو غور کر اگر آگ بھڑکائی جاوے اور تجھ سے کہا جاوے کہ اگر تو اوس کے حق مین شفاعت نہ کرے گی تو ہم اسکو آگ مین دفن کردینگے تو کیا کریگی اوس نے عرض کی اوسوقت اس کے لیئے مین شفاعت کرون گی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اور ہم سے تو اسطور پر شہادت دے کہ مین رضی ہوگئی ہون اوس نے کہا مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی آپنے فرمایا اے لڑکے لا الہ الا اللہ کہو اوس نے لا الہ الا اللہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالی کے واسطے وہ اللہ جس نے میرے سبب سے اسکو دوزخ سے چھڑایا اور چار محدثین نے جو صحاح ستہ کے مصنفین سے ہین زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محدثین کیواسطے یہ دعا فرمائی نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فبلغہا فوعاہا فاداہا کما سمعہا اوس مرد کے چہرہ کو اللہ تعالی تر وتازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی اور وہ اوس کے مطلب کو پہونچ گیا پھر اوس نے اوس کو محفوظ رکھا پھر اوس نے اوسکو ادا کیا یعنی دوسرے کو وہ حدیث پہونچائی علما نے کہا ہے کہ اہل حدیث سے کوئی شخص نہین ہے مگر اوس کے چہرہ مین نضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب سے ہے۔

باب

احمد نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کسی مرد کیو بسطرف دعا فرماتے تھے تو آپ کی وہ دعا اوسکو اوسکی اولاد اور اوسکی اولاد کی اولاد کو پہونچتی تھی۔

ابویعلی نے عبداللہ بن الزبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے اور میری اولاد کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی میں نے اپنے باپ سے سنا وہ میری ایک بہن سے کہتے تھے تو اون لوگون مین سے ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پہونچی ہے۔

باب

ابوالفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین ابراہیم بن المہدی کے طریق سے عبیدہ سے روایت کی ہے عبیدہ بن الاشعث نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ سنہ نو ہجری مین پیدا ہوئے اور اون کی مان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بی بیون کی باتین بعض کے پاس نقل کیا کرتی تھی اور اون کے درمیان شر ڈالتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بددعا کی وہ مرگئی۔

یہ باب اون دعاؤن اور منترون کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سکھلائی ہین اور اون کے آثار ظاہر ہوئے ہین

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس ایسے حال مین داخل ہوئے کہ وہ تپ زدہ تھین اور وہ تپ کو برا کہتی تھین آپ نے فرمایا تپ کو برا نہ کہو وہ مامورہ ہے و لیکن اگر تم چاہو تو مین تمکو وہ کلمات تعلیم کرتا ہون جسوقت تم اون کلمات کو کہو گی اللہ تعالی تپ کو تم سے دفع کردے گا حضرت عائشہ نے عرض کی آپ مجھکو سکھلائی اپنے فرمایا کہو اللہم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ العلی العظیم

فلا تصدع الراس ولا تنتنی الفم ولا تاکل اللحم ولا تشرب الدم وتحول عنی الی من اتخذ مع اللّٰہ الٰہ آخر
انس سے کہا کہ ان کلمات کو حضرت عایشہ نے کہا اون کی تپ چلی گئی۔

بیہقی نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ اون کے باپ اون کے پاس داخل ہوئے اور کہا کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ دعا سنی ہے اگر تم لوگون مین کسی پر سونے کا پہاڑ قرض ہوگا اللہ تعالیٰ اوس شخص سے اوس کے دین کو ادا کریگا اللہم فارج الہم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمہا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بہا من رحمۃ من سواک ابو بکر نے کہا کہ مجہپر کثیر قرض تھا اور مین قرض سے کراہت کرتا تھا مین نہین ٹہیرا مگر تھوڑا زمانہ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو فائدہ دیا میرے ذمہ جو قرض تھا اللہ تعالیٰ نے ادا فرمادیا حضرت عایشہ نے کہا کہ اسما کا قرض مجہپر تھا مین اسما سے حیا کرتی تھی جسوقت مین اسما کی طرف دیکہتی تھی مین ان کلمات سے دعا مانگتی تھی مین نہین ٹہیری مگر تھوڑا زمانہ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو رزق بغیر میراث اور بغیر صدقہ کے دیا مینے اسما کا قرض ادا کردیا۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابو العالیۃ الریاحی سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید نے عرض کی یا رسول اللہ جنون مین سے ایک مکر کرنے والا مجہہ سے مکر کرتا ہے آپنے فرمایا پڑھا اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر ولا فاجر من شر ما ذرأ فی الارض ومن شر ما یخرج منہا ومن شر ما یعرج فی السماء وما ینزل منہا ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمن خالد بن الولید نے کہا کہ مینے ان کلمات کو پڑہا اللہ تعالیٰ نے اوس جن کو مجہہ سے دفع کردیا۔

ابن سعد نے عمران بن الحصین سے اوہنون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہو کہ اون کے باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے جبکہ اونہون نے پلٹ کے جانیکا ارادہ کیا تو پوچھا مین کیا پڑہون آپ نے فرمایا کہو اللہم قنی شر نفسی واعزم لی علی رشد امری وہ مسلمان نہین ہوئے تھے پہر وہ مسلمان ہوگئے اور آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مجہسے

ارشاد فرمایا کہ ایسا ایسا پڑہو مین مسلمان ہو گیا۔

بیہقی نے سہیل بن ابی صالح کے طریق سے روایت کی ہے سہیل نے اپنے باپ سے اور راوی مذکور نے ایک مرد سے جو بنی اسلم سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد کو بچھونے کاٹا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مرد رات ہوتے وقت یہ کلمات پڑہتا تو اوس کو بچھو ضرر نہ دیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اللہ راوی نے کہا کہ ان کلمات کو ایک عورت نے جو میرے اہلخانہ سے تھی پڑھا اوس کو سانپ نے کاٹا سانپ نے اوس کو کچھہ ضرر نہ دیا۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عبداللہ بن سہیل کو حریرات الافاعی مین سانپ نے کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو عمارہ بن خرم کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ منتر پڑہین آومیون نے عرض کی یا رسول اللہ عبداللہ مرجاوینگے آپنے فرمایا ان کو عمارہ بن خرم کے پاس لے جاؤ عمارہ نے منتر پڑھا اللہ تعالی نے عبداللہ کو شفا عنایت فرمائی

ابن سعد نے سہیل بن ابی خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد کو حرۃ الافاعی مین سانپ نے کاٹا اوس کے لیئے عمرو بن خرم بلائے گئے تھے تاکہ منتر پڑہین انہون نے انکار کیا یہان تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اجازت چاہی آپنے اون سے فرمایا کہ منتر ہمارے سامنے پڑہو عمرو نے آپکے سامنے منتر پڑھا آپ نے سن کر اونکو منتر پڑہنے کے باب مین اجازت دیدی حرۃ الافاعی ابوار سے قریب ایک موضع ہے۔

ابن سعد نے عبدالرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کو نیند نہین آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا سنو مین تمکو کلمات سکہاتا ہون جسوقت تم اون کلمات کو پڑہوگے سو رہوگے پڑہو اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت كن جاری من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط على احد منهم او ان يطغى عز جارك ولا اله غيرك۔

ابن سعد نے ابان بن ابی عیاش سے یہ روایت کی ہے کہ انس بن مالک نے حجاج سے گفتگو کی
حجاج نے کہا اگر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت نکی ہوتی اور امیر المومنین نے
تمہارے باب مین مجھکو نہ لکھا ہوتا تو میرا اور تمہارا عجب معاملہ ہوتا انس نے فرمایا چپ رہو چپ رہو
اور تو سن لے جبوقت میرے نتھنے موٹے ہوگئے اور میرے آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے منکر جانا یعنی بوجہ بلوغ کے میری آواز بھاری ہوگئی مجھکو وہ کلمات سکہلائے ہین جن کے
سبب کسی جبار کا تکبر جو حد سے گزرنے والا ہو اور اوس کا قہر اور غلبہ مجھکو ضرر نہ دے گا اور اوسکے
ساتھ حاجتین آسانی سے روا ہونگی اور مومنین محبت سے ملاقات کرین گے حجاج نے کہا
کاش تم مجھکو وہ کلمات تعلیم کرتے انس نے کہا تو اون کے سکھانے کیلئے اہل نہین ہے حجاج نے
انس کے پاس اپنے دونون بیٹون کو دو لک درہم کے ساتھ بھیجا اور اون دونون سے یہہ
کہدیا کہ اس بوڑہے سے لطف اور نرمی کیجو شاید تم دونون اون کلمات پر ظفر پاؤ حجاج کے
دونون بیٹون نے اون کلمات پر ظفر نہین پائی ابان راوی حدیث نے کہا ہے کہ انس نے
اپنے مرنے سے تین دن قبل مجھ سے کہا کہ ان کلمات کو مجھ سے لے لو اور ان کو نہ کہیو مگر انکی
جگہہ پر یعنی اہل شخص کو سکہلائیو ابان نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالی نے جو شے کہ انس کو عطا کی تھی
اوس مین سے مجھکو اللہ تعالی نے عطا کی اور اوس شے کے وضع کرنے کے ساتھ عطا کی جسکو مین
پا اعتقاد یعنی غم واندوہ یا خوف یا مرض وغیرہ) اللہ تعالی نے اوس کو بھی وضع کردیا وہ دعا یہ ہے

اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علی نفسی ودینی بسم اللہ علی اہلی ومالی بسم اللہ علی کل
شئی اعطانی بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض ورب السماء بسم اللہ الذی لا یضر
مع اسمہ داء بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ احدا اسالک اللہم
بخیرک من خیرک الذی لا یعطیہ غیرک عز جارک وجل ثناءک ولا الہ الا انت اللہم اجعلنی فی عیاذک
وجوارک من کل سوء ومن الشیطان الرجیم اللہم انی استجیرک من کل شئی خلقت واحترس
بک منہن واقدم بین یدی بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی اوران چھہ الفاظ مین کہ من خلفی ومن بین یدی وغیرہ
مین قل ہو اللہ احد آخر سورہ تک چھہ بار پڑہے ہے۔

خطیب سنے (رواۃ مالک) مین ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا
یارسول اللہ دنیا نے مجہہ سے پیٹہ پہیر لی اور روگردانی کی ہے آپنے اوس سے فرمایا کہ تو
صلوۃ ملایکہ اور تسبیح خلایق کیون نہین پڑہتا مخلوق اوس کے سبب سے رزق پاتی ہے
طلوع فجر کے وقت ایک بار پڑہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ دنیا تیرے
پاس ذلیل حالت مین آئے گی وہ مرد پیٹہ پہیر کے چلا گیا اور کچھہ دنون ٹھیرا رہا پہر وہ آیا اور
اوس سنے عرض کی یارسول اللہ دنیا میرے پاس ایسی آئی ہے کہ مین یہ نہین جانتا کہ اوسکو کہان رکہون

باب

شیخین نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اصحاب مین سے بعض آدمیون کے ساتھہ سفر مین تھے عرب کے قبیلون مین سے
ایک قبیلہ مین سگئے اون مین ایک مرد تھا جسکو سانپ نے کاٹا تھا اون لوگون مین سے ایک
مرد نے سورہ فاتحہ پڑہ کے پہونکی اوس قبیلہ کا وہ آدمی اچھا ہو گیا۔

بیہقی نے خارجہ بن الصلت التمیمی سے اونھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ
ایک قوم کی طرف گئے اور اوس قوم کے پاس ایک مجنون زنجیر سے جکڑا ہوا تھا اون لوگون
مین سے بعض نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی شے ہے جس سے اس مجنون کی دوا
کرو اس لئے کہ تمہارا صاحب خیر لایا ہے یعنی تمہارے پیغمبر خیر کے ساتھہ مبعوث ہوئے
ہین اونھون نے سورہ فاتحہ تین دن پڑہی ہر روز دو بار پڑہی وہ مجنون اچھا ہو گیا اون لوگون نے
اون کو سو بکریان دین وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اوس واقعہ کو
ذکر کیا آپ سنے فرمایا تم کھاؤ اگر کسی شخص نے باطل منتر پڑہ کے کھایا ہے تو تم نے حق
منتر پڑہ کے کھایا ہے۔

باب

بیہقی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کے قول قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن آخر آیت تک مین فرمایا ہے کہ یہ قول اللہ کا سرقہ سے امان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے ایک مرد نے جس وقت سونے کو لیٹا اسکو پڑھا اوس کے پاس ایک چور داخل ہوا اور جو کچھ اوس کے مکان مین تھا اوس نے جمع کیا اور اوس کو اوٹھایا وہ مرد سو نہین رہا تھا یہان تک کہ وہ چور سامان کو مکان کے دروازہ تک لے گیا اوس نے دروازہ کو بند پایا اوس نے وہ پشتارہ رکھدیا یکایک دروازہ اوس کو کہلا نظر آیا اوس چور نے تین بار ایسا کیا کہ پشتارہ اوٹھایا اور دروازہ بند پایا اور پھر رکھدیا اور دروازہ کہلا پایا یہ حالت دیکھکر صاحب خانہ ہنس پڑا اور اوس نے کہا کہ مینے اپنے اس مکان کو مضبوط کر دیا ہے۔

یہ ذکر اون خوابون کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین لوگون نے سونے مین دیکھے ہین اور پہلے جو بیان کیا گیا ہے یہ خواب اوس کے سوا ہین

بخاری نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے بہت سے مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین خواب دیکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اون خوابون کو بیان کرتے تھے رسول اللہ صلعم اون خوابون کے باب مین ماشاء اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اوس وقت مین کم سن لڑکا تھا اور قبل اس کے کہ مین نکاح کرون مسجد میرا مکان تھا مینے اپنے دل مین کہا کہ اگر تجہ مین کوئی خیر ہوتی تو اون آدمیون کے مثل تو بھی ضرور خواب دیکھتا جبکہ مین ایک رات اپنے سونے کی جگہہ لیٹا مینے دعا مانگی اے میرے اللہ تعالی اگر تجہکو علم ہے کہ مجہہ مین کوئی خیر ہے تو مجہکو کوئی خواب دکہلا مین اس حالت مین اسی خیال مین تھا کہ یکایک میرے پاس دو فرشتے آئے اور اون کے ہاتہہ مین

لوہے کے دو ہتوڑے تھے مجھکو جہنم کی طرف لئے جارہے تھے اور مین اون دونون کے درمیان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا تھا اللھم انی اعوذ بک من جہنم پھر مجھکو و کہلا یا گیا ایک فرشتہ مجھے ملا اوس کے ہاتھ مین لوہے کا ہتوڑا تھا اوس نے مجھسے کہا کہ تو ہرگز ہرگز نہ ڈر تو اچھا مرد ہے کاش تو نماز کی کثرت کرے مجھکو لے گئے یہان تک کہ مجھکو جہنم کے کنارہ پر کہڑا کیا یکایک مینے جہنم کو دیکھا جیسے کنوے کا چھپاؤ ہوتا ہے اوسطرح جہنم کا بھی چھپاؤ ہے اور اوس کے دو قرن[1] کنوے کے قرن کی مثل ہین اور اوس کے ہر ایک قرن کے درمیان ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ مین لوہے کا ایک ہتوڑا ہے اور بہت سے مردون کو مین جہنم مین دیکھ رہا تھا کہ زنجیرون سے لٹک رہے تھے اون کے سر نیچے تھے جہنم مین مینے قریش کے بہت سے مردون کو پہچانا مجھکو فرشتے دہنے جانب سے پہیر کے لے آئے مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا حضرت حفصہ نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب مین دیکھا گویا میرے ہاتھ مین حریر کی ایک دھجی ہے مین اوس کے ساتھ جنت کے کسی مکان کی طرف خواہش نہین کرتا تھا مگر وہ دھجی مجھکو اوس کی طرف لے اڑتی تھی مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمہارا بھائی صالح مرد ہے۔

بخاری نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک باغ مین ہون اور وسط باغ مین ایک عمود ہے اور عمود کے اوپر کے حصہ مین ایک ڈنڈا ہے مجھسے کسی نے کہا کہ اسپر چڑھو مینے کہا مجھکو اوس پر چڑھنے کی قدرت نہین ہے میرے پاس ایک خادم آیا اوس نے میرے کپڑے اوٹھائے مین اوپر چڑھ گیا اور مینے اوس ڈنڈے کو پکڑ لیا حال یہ تھا کہ مین ڈنڈے کو پکڑے ہوئے تھا کہ بیدار ہوگیا اس خواب کو مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور وہ عمود اسلام کا

[1] قرن سر چاہ کا منارہ اینٹ یا پتھر کا بنایا جاتا ہے پھر ان پر لکڑی کا شہتیر رکھتے ہیں اور قرن دو ہوتے ہیں

عمود ہے اور وہ ڈنڈا عروہ وثقی ہے تم ہمیشہ اسلام کو پکڑے رہوگے یہان تک کہ تم مرجاؤگے ۔

ابن سعد نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین ایک خواب دیکھا مینے دیکھا گویا ایک مرد میرے پاس آیا مجھسے کہا چلو وہ مجھکو عظیم راستہ مین لے گیا اوس درمیان کہ مین جارہا تھا یکایک ایک راستہ بائین طرف سے مجھکو ظاہر ہوا مینے یہ ارادہ کیا کہ اوس راستہ مین چلون اوس مرد نے کہا کہ تم اوس راستہ کے چلنے والون سے نہین ہو پھر مجھکو ایک راستہ دہنے طرف سے ظاہر ہوا مین اوس راستہ مین گیا یہان تک کہ ہم ایک ایسے پہاڑ تک پہونچے کہ پھسلوان تھا اوس مرد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو اوس پہاڑ کے اوپر پھینک دیا یہان تک کہ مینے ایک ڈنڈا پکڑ لیا اوس نے مجھسے کہا کہ اس ڈنڈے کو پکڑے رہو مینے اوس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا کہ تم نے خیر کو دیکھا وہ عظیم راستہ حشر ہے اور وہ راستہ جو بائین طرف سے تمکو ظاہر ہوا وہ اہل دوزخ کا راستہ ہے اور تم اوس کے اہل سے نہین ہوا اور وہ راستہ جو دہنے طرف سے تمکو ظاہر ہوا وہ اہل جنت کا راستہ ہے اور وہ پھسلوان پہاڑ منزل شہدا ہے اور وہ ڈنڈا جو تم نے پکڑا وہ عروۃ الاسلام ہے یہان تک تم اوس کو پکڑے رہو کہ مر جاؤ ۔

طبرانی اور بیہقی نے ابن زمیل الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ایک خواب دیکھا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے بیان کیا مینے کہا کہ مینے دیکھا کہ جمیع آدمی ایک وسیع اور نرم اور روشن اور فراخ راستہ پر ہین اور آدمی شاہ راہ پر جارہے ہین اس درمیان کہ آدمی اپنی اس حالت مین ہین یکایک وہ راستہ ایک ایسی چراگاہ کے قریب پہونچا کہ میری آنکھون نے اوس چراگاہ کی مثل نہین دیکھی تھی وہ چراگاہ چکنے کے طور پر چمک رہی تھی اور اوس کی شبنم اوس مین اقسام کی گھانس سے ٹپک رہی تھی گویا مین سوارون کی اول ٹکڑی مین تھا جسوقت وہ سوار اوس چراگاہ کے قریب پہونچے اونھون نے تکبیر کہی اور پھر اونھون نے اپنے کجاوے ڈالدیئے اور انھون نے اوس کے دہنے اور بائین طرف عدول نہین کیا گویا مین اون کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ جارہے ہین

پھر سوارون کی دوسری ٹکڑی آئی اور یہ لوگ پہلے ٹکڑی کے سوارون سے دوچند تھے جب کروہ
چراگاہ سے قریب ہوئے تو اونھون نے تکبیر کہی اور اپنے کجاوے راستہ مین ڈالدئے اونمین سے
بعض فراخی سے چرانے والے تھے اور بعض ایسے تھے جنھون نے گھاس کا گٹھ لے لیا اور اوس
حالت پر وہ چلے گئے پھر وہ آدمی آئے جو کل آدمیون مین عظیم تھے جبکہ وہ چراگاہ کے قریب پھونچے
تو اونھون نے تکبیر کہی اور اونھون نے کہا کہ یہ اچھی منزل ہے گویا مین اون کی طرف دیکھہ رہا تھا
وہ دہنے اور بائین طرف جھک رہے تھے جبکہ مینے اون لوگون کا اوہر اودہر جھکنا دیکھا مینے راستہ کو
لازم پکڑا یہان تک کہ مین منتہی چراگاہ کو آرہا تھا یکایک یارسول اللہ مین آپکے پاس آپھونچا آپ ایک
ایسے منبر پر تھے جس مین سات سیڑہیان تھین اور آپ اوسکے اعلیٰ درجہ پر تشریف رکہتے تھے یکایک
مینے دیکھا کہ آپ کے دہنی طرف ایک مرد گندم گون اور اونچی ناک والا کھڑا ہے جس وقت وہ کلام
کرتا تھا اوس کو علو ہوتا تھا اور طول قامت مین کل مردون سے بڑا تھا اور یکایک مینے آپکی بائین طرف
دیکھا کہ ایک مرد چہریرا میانہ قد سرخ رنگ والا جس کے چہرہ پر کثرت سے خال ہین اور اوس کے بال
ایسے سیاہ ہین گویا کوئلہ ہین مگر آب دار ہین یعنی چمک رہے ہین جسوقت وہ کلام کرتا ہے تو آپ لوگ
اوس کے اکرام کے سبب اوس کی طرف اپنے کان لگا دیتے ہین اور یکایک مینے دیکھا کہ آپ
لوگون کے آگے ایک بوڑھا شخص ہے اور وہ شیخ خلقت اور چہرہ مین آپ سے اشبہ الناس ہے
کل آدمی اوس بوڑہے کی اقتدا کرتے ہین اور اوس کا ارادہ کرتے ہین اور یکایک مینے دیکھا کہ اوس
شیخ کے آگے ایک لاغر بڑی عمر والی اونٹنی ہے اور یکایک مینے دیکھا یارسول اللہ گویا آپ اوس
اونٹنی کو بھیج رہے ہین یہ خواب سنکر ایک ساعت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک
بدلا رہا پھر آپ کی وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا سنو تم نے جو نرم اور فراخ راستہ دیکھا وہ
ہدایت کا وہ راستہ ہے جس پر تم لوگ برانگیختہ کئے گئے ہو اور تم لوگ اوس راستہ پر ہو لیکن وہ چراگاہ
جو تمنے دیکھی وہ دنیا ہے اور اوس کی نعمت اور فراخی عیش ہے مین اور میرے اصحاب گذرے اور
ہمنے دنیا سے تعلق نہ رکھا اور دنیا نے ہم سے تعلق نہ رکھا پھر اس کے بعد دوسری ٹکڑی سوارونکی آئی

اور وہ لوگ ہم سے اکثر تھے اون مین سے بعض وہ تھے جو چراگاہ مین کشادہ روزی دئے گئے جو کچھ اونھون سنے چاہا اون کو ملا اور بعض وہ لوگ تھے جو چراگاہ سے کھانس کا گٹھہ لینے والے تھے اور اونھون سنے اس حالت پر نجات پائی پھر وہ لوگ آئے جو آدمیون مین عظیم تھے وہ چراگاہ مین دہنی اور بائین طرف جھک پڑے - لیکن تم جو تھے تو طریق صالح پر گزر گئے اور تم اوسی طریق صالح پر ہمیشہ رہو گے یہان تک کہ تم مجھہ سے ملاقات کروگے لیکن وہ منبر جو تمنے دیکھا جس کی سات سیڑھیان ہین اور مین اوس کی اعلیٰ سیڑھی پر ہون اوس کی تعبیر یہ ہے کہ دنیا سات ہزار برس ہے اور مین اوس کے آخر ہزار مین ہون لیکن وہ مرد جسکو تم نے میری دہنی طرف دیکھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین جسوقت وہ کلام کرتے ہین تو اون کو کل مردون پر علو رہتا ہے اس لئے کہ خاص اون کو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت ہے اور وہ مرد جو تم سنے میری بائین طرف دیکھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین ہم اون کا اکرام اس لئے کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ سنے اون کا خاص اکرام کیا ہے لیکن وہ شیخ جسکو تم سنے دیکھا وہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین ہم کل لوگ اون کو امام بناتے ہین اور اون کے ساتھہ اقتدا کرتے ہین لیکن وہ ناقہ جو تم سنے دیکھا ہے وہ قیامت ہے جو ہم لوگون پر قایم ہوگی کوئی نبی میرے بعد نہین ہے اور نہ کوئی امت میری امت کے بعد ہے -

بیہقی سنے طلحہ بن عبید اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ دو مرد قبیلہ بلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے وہ دونون ساتھ مسلمان ہوگئے اور اون دونون مین سے ایک اجتہاد مین دوسرے سے اشد تھا اوس مجتہد سنے جہاد کیا اور شہید ہوگیا پھر اوس کے بعد دوسرا ایک سال تک ٹھیرا رہا پھر وہ مرگیا طلحہ سنے کہا کہ اوس درمیان کہ مین خواب مین جنت کے دروازہ کے پاس تھا یکایک سینے اون دونون کو دیکھا کوئی نکلنے والا جنت مین سے نکلا اور اوس سنے اوس شخص کو اذن دیا جو کہ اون دونون مین سے آخر مرا تھا پھر وہ پلٹ کر آیا اور اوس سنے اوس شخص کو اذن دیا جو شہید ہوا تھا پھر وہ میری طرف پلٹ کے آیا اور اوسنے کہا

کہ تم پلٹ جاؤ تم کو اذن نہین دیا گیا طلحہ صبح کو اٹھے اور آدمیون سے یہ باتین کرتے تھے آدمیون نے
سن کر تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا یہ امر نہین ہے کہ وہ آخر مین جو مرا
وہ ایک سال تک اوس کے بعد ٹھیرا رہا اور اوس نے ایسی ایسی نماز پڑہی اور سجدے کئے اور
اوس نے رمضان کے مہینہ کو پایا اور اوس کے روزے رکھے ۔

بیہقی نے ابو سعید الخذری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین سورۂ
(ص) پڑہ رہا ہون جبکہ مین سجدہ کی آیت پر آیا تو مینے دیکھا کہ ہر ایک شئے نے سجدہ کیا مینے دوات
اور لوح اور قلم کو دیکھا مین دوسرے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا
اور مینے آپکو خبر کی آپ نے سورہ (ص) مین سجدہ کے واسطے امر فرمایا ۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مینے آج رات کو خواب مین
دیکھا ہے کہ مین ایک درخت کے پیچھے نماز پڑہ رہا ہون مینے سورۂ (ص) پڑہی جبکہ مین آیت
سجدہ پر آیا مینے سجدہ کیا اور درخت نے سجدہ کیا مینے سنا وہ درخت یہ دعا مانگتا تھا ۔ اللھم
اکتب لی بہا عندک ذکرا واجعل لی بہا عندک ذخرا واعظم لی بہا عندک اجرا ابن عباس نے کہا
کہ مینے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ ص پڑہی جبکہ سجدہ کی آیت پر آپ آئے تو آپ نے
سجدہ کیا اوس مرد نے درخت کے قول کی جو خبر آپکو دی تھی مینے سنا آپ اپنے سجدہ مین وہی قول
فرما رہے تھے یعنی اللھم اکتب لی بہا عندک ذکرا آخر تک ۔

بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہر ایک نماز
کے بعد ہم تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑہین انصار
مین سے ایک مرد تھا جس کے خواب مین کوئی آیا اور اوس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تمکو یہ امر کیا ہے کہ تم لوگ ہر ایک نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑہو اوس انصاری
مرد نے کہا بیشک امر کیا ہے اوس کہنے والے شخص نے کہا کہ پچیس بار اسکو پڑہو اور اس تسبیح مین

تہلیل کو شریک کر دے جبکہ صبح کو وہ مرد اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جیسے اوس شخص نے بتایا ہے ویسی پڑھو۔

شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے بہت سے مردون کو خواب مین یہ دکھلایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان شریف کی آخر سات تاریخون مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ تمہارے خواب اوسپر متفق ہین کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخر سات تاریخون مین ہے پس جو شخص لیلۃ القدر کا ڈھونڈنے والا ہے اوسکو چاہیے کہ آخر سات راتون مین اوس کو ڈھونڈے۔

دارمی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب کے بھائیون مین سے ایک کو خواب مین دکھلایا گیا کہ آدمی ایک دشوار طویل پہاڑ کے شگاف مین چل رہے ہین اور پہاڑ کے سر پر دو سبز درخت ہین وہ آواز دے کر یہ پوچھ رہے ہین کیا تم لوگون مین کوئی وہ شخص ہے جو سورہ بقرہ پڑھتا ہے کیا تم لوگون مین وہ شخص ہے جو سورہ آل عمران پڑھتا ہے یکایک ایک مرد نے جواب دیا کہ ہان پڑھنے والا ہے یہ سن کر اون درختون نے اپنی شاخون کو یہان تک قریب کر دیا کہ اون کو آدمی نے پکڑ لیا ہے اور وہ درخت اوس کے ساتھ اسطور پر جنبش کر رہے ہین کہ پہاڑ کو ہلا رہے ہین۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو نے ہجرت کی اور اون کے ساتھ اون کی قوم کے ایک مرد نے ہجرت کی وہ مرد بیمار ہو گیا اوس نے چوڑی پیکان کا تیر لیا اور اوس سے اپنی انگلیون کی جڑون کے جوڑ کاٹ ڈالے وہ مر گیا طفیل نے اوس کو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا تم سے کیا معاملہ کیا گیا اوس نے کہا ہجرت کے سبب سے میری مغفرت کی گئی طفیل نے اوس سے پوچھا تیرے دونون ہاتھون کا کیا حال ہے اوس نے کہا مجھ سے کہا گیا کہ جس چیز کو تو نے اپنے نفس مین سے فاسد کر دیا ہے اوس کی اصلاح ہم نہین کرتے طفیل نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس کے لئے یہ دعا فرمائی اللہم ولیدیہ فاغفر اے میرے اللہ تعالیٰ اوس کے دونون ہاتھون کی مغفرت کر۔

انبیا کے جو فضایل ہین اون کی برابری کا ذکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کے ساتھ

علما نے کہا ہے کہ کسی نبی کو کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہین دی گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اوس معجزہ یا فضیلت کی نظیر ہے یا اوس سے اعظم معجزہ یا فضیلت آپ کو دی گئی ہے۔

یہ باب اون معجزون اور خصایص کے بیان مین ہے جو معجزے اور خصایص حضرت آدم علیہ السلام کو دئے گئے ہین اور اوسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دئے گئے ہین اون کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام کے معجزون اور خصوصیتون سے یہ ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے اپنے ہاتھ سے اون کو پیدا کیا اور اپنے فرشتون سے اون کو سجدہ کرایا اور اون کو کل اشیا کے نام سکہائے بعض علما نے کہا ہے کہ ایک قوم ا سطرف گئی ہے کہ آدم علیہ السلام اوسوقت نبی تھے اور ملائکہ کی طرف بہیجے گئے تھے اور اون کا معجزہ یہ خبر دینا تھا یعنی اللہ تعالی کا یہ قول فلما انباہم باسماءہم اون کا معجزہ تھا اور اللہ تعالی نے اون سے کلام کیا ہے جیسے طبرانی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا آدم علیہ السلام نبی تھے آپ نے فرمایا بیشک نبی تھے رسول تھے اللہ تعالی نے اون سے پہلے کلام کیا ہے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل کی نظیر معجزے اور خصوصیتین دی گئی ہین اللہ تعالی نے نبی صلعم سے کلام جو کیا ہے وہ معراج کے بیان مین آگے آچکا ہے لیکن یہ معجزہ کہ اللہ تعالی نے آپ کو کل اخیار کے اسما کی تعلیم کی ہے یون ہے کہ دیلمی نے اپنی کتاب

(مسند الفردوس) میں ابو رافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میرے واسطے آب وگل میں صورت پکڑ کے مجھکو دکھا دی گئی اور کل اشیا کے نام مجھکو تعلیم کیے گئے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو کل اشیا کے نام تعلیم کیے گئے تھے یہ معجزہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا تھا بعض علما نے اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی میں کہا ہے کہ وہ تشریف ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شرف دیا ہے یہ تشریف دو وجہوں سے آدم علیہ السلام کی اوس تشریف سے اکرام میں اتم اور اعم ہے جو ملائکہ کو اون کے سجدہ کے لیے امر کیا تھا ایک وجہ یہ ہے کہ وہ شرف جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دیا تھا وہ واقع ہوا اور منقطع ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشرف استمراری اور ابدی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو شرف ملائکہ ہی سے حاصل ہوا تھا بغیر ملائکہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف صلوٰۃ سے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور کل مومنین سے حاصل ہوا ہے

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت ادریس علیہ السلام کو دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ورفعناہ مکانا علیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام قاب قوسین تک رفعت دی گئی۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے

ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ اون کی دعا قبول کی گئی اور امت طوفان سے غرق کی گئی اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی دعائیں ہیں جو وہ مقبول ہوئی ہیں اون دعاؤں میں سے آپکی دعا اون لوگوں پر ہے جنھوں نے آپ کی پشت مبارک پر خرما کے کانٹے رکھے تھے اور آپ نے مینہ کیواسطے قحط کے وقت دعا کی تھی آپکی دعا سے کثرت سے ابر برسا تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوح علیہ السلام کے

اسطور پر زیادہ ہین کہ بیس سال کی مدت مین ہزارون آدمی آپ پر ایمان لاسئے اور فوج فوج آدمی آپ کے دین مین داخل ہوسئے اور حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو برس اپنی قوم مین اقامت کی اون پر ایمان نہ لائے مگر ایک سو آدمی سے کم (شیخ جلال الدین فرماتے ہین مین کہتا ہون) کہ نوح علیہ السلام کو جو چیزین دی گئی تھین اون مین سے ایک یہ ہے کہ جمیع حیوانات کشتی مین اون کے مسخر ہوسئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسخر جمیع حیوانات ہوئی چنانچہ پہلے اس سے اوسی جگہہ اوس کا بیان آچکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام زمین کی طرف تپ کے اوترنے کا سبب ہوسئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تپ کو مدینہ منورہ سے حجفہ کی طرف نکالدیا۔

یہ باب اوس خصوصیت کی بیان مین ہی جو حضرت ہود علیہ السلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہود علیہ السلام کو ہوا دیگئی تھی اور ہوا کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصرت دی گئی جیسے کہ غزوہ خندق مین آگے آچکا ہے (شیخ جلال الدین فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ غزوہ بدر مین آپکو ہوا سے نصرت دیگئی۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہے جو حضرت صالح علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ دی گئی تھی اور اوسکی نظیر یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹ نے کلام کیا اور آپکی اطاعت کی۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی گئی تھی اور اس خصوصیت کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگئی اس کا ذکر اوس باب مین آگے آچکا ہے جسمین آگ کی نشانی کا ذکر ہے

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت دی گئی ہے۔

ابن ماجہ اور ابو نعیم نے عبد اللہ ابن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو اپنا خلیل کیا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا تھا سو میرا مرتبہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ جنت مین دونون ایک دوسرے کے مقابل ہون گے اور حضرت عباس ہم دونون کے درمیان استوار رہون گے جیسے ایک مومن دو خلیلون کے درمیان ہوتا ہے۔

ابو نعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ہے آپ اپنی وفات سے پانچ روز پہلے یہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب کو اپنا خلیل کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مین کوئی خلیل اپنے رب کے سوا اختیار کرتا تو ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل اختیار کرتا۔ ولیکن تمہارا صاحب خلیل اللہ ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود لعین سے تین حجابون مین پوشیدہ ہوئے تھے اور ایسے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون سے پوشیدہ ہوئے جنہون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا

شیخ جلال الدین فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ آپ کے محفوظ رہنے کے باب مین جو احادیث وارد ہوئی ہین وہ آگے آچکی ہین۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود لعین سے مناظرہ کیا اور اوس کو برہان اور حجت سے مبہوت کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فبھت الذی کفر۔ اور ایسیہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہوا آپکے پاس ابی ابن خلف آیا وہ مرنے کے بعد مبعوث ہونے کی تکذیب کرتا تھا اور وہ ایک بوسیدہ ہڈی لایا اور اوس نے

اوسکو بل ڈالا اور کہا من یحی العظام وہی رمیم اللہ تعالیٰ نے آیت قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ نازل فرمائی ہمارے نبی علیہ السلام کی یہ برہان ساطع ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے واسطے غضب سے قوم کے بتون کو توڑ ڈالا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوم کے بتون کی طرف اشارا کیا وہ تین سو ساٹھ بت تھے وہ خود گر پڑے بتون کی واقعہ کی حدیث فتح مکہ معظمہ کے باب مین آگے آچکی ہے۔ (شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین کہ اور مین کہتا ہون اون معجزون مین سے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیئے گئے تھے کبشون یعنی نر بکرون نے کلام کیا تھا۔ ابن ابی حاتم نے علبا بن احمر سے یہ روایت کی ہے کہ ذوالقرنین مکہ مین آیا اور اُسنے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کو ایسے حال مین پایا کہ بیت اللہ شریف کو بنا رہے تھے ذوالقرنین نے کہا کہ تمکو میری زمین سے کیا کام ہے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دو بندے ہین اس کعبہ کی بنا کیواسطے ہمکو امر کیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ جس امر پر تم دونون دعوے کرتے ہو گواہ لاؤ پانچ نر بکرے کھڑے ہو گئے اور اونھون نے کہا کہ ہم یہ شہادت دیتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام دونون مامور عبد ہین ان دونون کو اس کعبہ کے بنانے کیواسطے امر کیا گیا ہے ذوالقرنین نے یہ شہادت سن کر کہا کہ مین اس کے بنانے سے راضی ہون اور مینے اس امر کو تسلیم کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین متعدد حیوانون نے کلام کیا ہے اور (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات) سے وہ معجزہ ہے جسکی روایت ابن سعد نے کی ہے کہا ہے کہ ہمکو ہشام بن محمد نے اپنے باپ سے خبر دی ہے اور اون سے ابی صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام کوثی سے بھاگے اور آتش نمرود سے نکلے اوسدن اون کی زبان سریانی تھی جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرات سے عبور کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اون کی زبان کو بدل دیا چونکہ اونھون نے فرات سے عبور کیا تھا اس سبب سے اون کی زبان عبرانی کہی گئی نمرود لعین نے اون کے پیچھے آدمیون کو بھیجا اور اون سے کہا کہ سریانی زبان مین جو کوئی کلام کرے اوس کو تم چھوڑ دو میرے پاس اوس کو لیکر آؤ

وہ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے آپ نے عبرانی زبان مین کلام کیا اون لوگون نے آپ کو چھوڑ دیا آپکا لغت اونھون نے نہین پہچانا اور اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے جو واقع ہوئی اون قاصدون کے باب مین آگے آچکا ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہون کے پاس بہیجا تھا اون قاصدون مین سے ہرایک قاصد جس قوم کی طرف بہیجا گیا تھا اوسی کی زبان مین کلام کرتا تھا۔

(اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات) سے وہ ہے کہ ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین اوس کی روایت کی ہے کہ ہم سے محمد بن ابی عبیدہ بن معن نے حدیث کی ہے اونھون نے کہا میرے باپ نے اعمش سے اور اعمش نے ابی صالح سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غلہ لانے کیواسطے گئے اونھون نے غلہ پر قدرت نہین پائی آپ ایک سرخ ریتیلی زمین کی طرف گئے اور اوس مین سے تھوڑا ریت لے لیا پھر آپ اہل کی طرف پلٹ کے آئے آپ کے اہل نے پوچھا یہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ سرخ گیہون ہین اونھون نے اون گیہون کو کھولا اوس ریت کو سرخ گیہون پایا اون گیہون مین سے اگر کچھ گیہون بوئے جاتے تو اوسکا خوشہ اسطور پر نکلتا کہ جڑ سے شاخ تک تہ بتہ دانے ہوتے تھے اور اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے جو واقع ہوا ہے اوس کا ذکر اوس مشک کے باب مین آگے آچکا ہے جو آپنے اپنے اصحاب کو زاد راہ کے طور پر دی تھی اور اوس کو پانی سے بھر دیا تھا۔ آپ کے اصحاب نے اوس کو کھولا یکایک دودھ اور مسکہ موجود پایا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے پر صبر دیا گیا تھا اور شق صدر کے باب مین آگے آچکا ہے کہ ذبح کی نظیر ہے بلکہ شق صدر ذبح سے بلیغ ہے اس لئے کہ شق صدر حقیقۃً واقع ہوا اور ذبح واقع نہین ہوا اور اون کو ذبح کے عوض فدا دیا گیا اور ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

والد ماجد حضرت عبداللہ کے ذبح کے عوض مین سو اونٹ فدا دے گئے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو زمزم دیا گیا اور ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو زمزم دیا گیا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو عربیت دی گئی۔ حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کو یہ عربی زبان از روئے الہام الہام کی گئی ہے۔

ابو نعیم وغیرہ نے حضرت عمر سے روایت کی ہے اونھون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سبب ہے جو آپ ہم لوگون سے زیادہ فصیح ہین حال یہ ہے کہ ہمارے درمیان سے آپ کہین نکل کے نہین گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لغت مندرس ہو گئے تھے جبریل علیہ السلام اون لغات کو لائے اور مجھکو وہ لغات حفظ کرائے۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

جرجانی نے اپنے مشہورہ (امالی) مین کہا ہے کہ ہم سے ابوالحسن احمد بن اسمعیل نے حدیث کی ہے اور اون کے باپ نے اون سے حدیث کی ہے اور اون کے باپ سے نوح بن حبیب البذشی نے حدیث کی ہے اور اون سے حامد بن محمود نے اور اون سے ابومسہر الدمشقی نے اور اون سے ابن عبدالعزیز التنوخی نے اور اون سے ربیعہ نے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اون سے کہا گیا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیے نے کھا لیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیے کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تو نے میرے قرۃ العین اور ثمرۃ الفواد کو کھایا ہے بھیڑیے نے کہا مینے نہین کھایا آپنے پوچھا تو کہان سے آیا ہے اور کہان کا ارادہ رکھتا ہے اوس نے کہا مین سرزمین مصر سے آیا ہون اور سرزمین جرجان کا ارادہ رکھتا ہون آپ نے اوس سے پوچھا تیری کیا مراد ہے اوس بھیڑیے نے کہا آپ سے پہلے جو انبیا تھے اون سے مینے سنا ہے وہ یہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی دوست یا کسی قرابتدار کی

ملاقات کریگا تو اللہ تعالی اوس کے واسطے ہر ایک قدم کے ساتھ ایک ہزار حسنات لکھے گا اور ایک ہزار سیئات اوس کے معاف کردیے جاوین گے اور اوس کے ایک ہزار درجے بلند کیے جاوین گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو بلایا اور اون سے فرمایا کہ تم اس حدیث کو لکھ لو بہیڑیے نے اس امر سے انکار کیا کہ اون سے حدیث بیان کرے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس سے فرمایا تجھکو کیا ہوا ہے کہ اون سے حدیث بیان نہین کرتا۔ بہیڑیے نے کہا کہ یہ لوگ عاصی ہین اس لئے مین ان سے حدیث بیان نہین کرتا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیڑیے کے کلام کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا جیسا کہ آگے آچکا ہے ابو نعیم نے کہا ہے جو چیزین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھین اون مین سے یہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے فراق مین مبتلا کیے گئے اور اونھون نے یہان تک صبر کیا تھا قریب تھا کہ حزن سے ہلاک ہو جاوین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرزند کا درد دیا گیا اور اوس فرزند کے سوا بیٹون مین سے کوئی بیٹا نہ تھا آپ نے رضا اور تسلیم اختیار کی آپکا صبر حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر سے فایق ہو گیا۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن دیا گیا تھا جس کے سبب سے کل انبیا اور مرسلین بلکہ تمام مخلوق سے فایق ہو گئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جمال دیا گیا تھا کہ کسی کو نہین دیا گیا اور یوسف علیہ السلام کو نہین دیا گیا مگر نصف حصہ حسن کا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حسن دیا گیا اسکا ذکر اول کتاب مین آگے آچکا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ماں باپ کے فراق اور غربت وطن سے مبتلا کیے گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل اور کنبا اور احباب اور وطن کو چھوڑا اور مہاجر الی اللہ تعالی ہوئے۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا پتھر سے پانی کا چشمہ جوش زن ہوا اور یہ معجزہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے واقع ہوا ہے جیساکہ اول بعثت کے ذکر مین آگے آچکا ہے اور ابونعیم نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آپکی انگشتان شریفہ سے پانی چشمہ کی مثل جاری ہوا تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ امر زیادہ عجیب ہے اس لیئے کہ پانی کا پتھر سے اوبلنا متعارف اور معہود ہے اور گوشت اور خون سے پانی کا نکلنا مقرر نہین ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ ابر سایہ کرتا تھا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ کہ ابر آپ پر سایہ کرتا تھا متعدد احادیث مین آگے آچکا ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا گیا تھا) ابونعیم نے کہا ہے کہ اوس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تنہ درخت خرما کی فریاد ہے اور عصا کی نظیر کہ بدل کے اژدہا ہوجاتا تھا اوس نراونٹ کا قصہ ہے جسکو ابوجہل نے دیکھا تھا (شیخ جلال الدینؒ فرماتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا دیا گیا تھا اور اوس کی نظیر وہ نور ہے جسکو طفیل نامی صحابی کیواسطے آپ نے علامت گروانا تھا وہ نور طفیل کے چہرہ مین نمودار ہوگیا تھا پھر طفیل نے یہ خوف کیا کہ وہ نور شعلہ ہے وہ نور طفیل کے چہرہ سے اون کے کوڑہ مین آگیا تھا اس کا ذکر طفیل کے اسلام کے بیان مین آگے آچکا ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا) رودنیل درمیان سے پہٹ گیا تھا اور اس کی نظیر شب معراج کے باب مین آگے آچکی ہے کہ وہ دریا جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے آپ کے واسطے شب معراج مین پہٹ گیا تھا یہان تک کہ آپنے اوس سے عبور فرمایا تھا اور ابونعیم نے اسکی نظیر اوس واقعہ کو گروانا ہے جو باب احیاء موتی مین علاء ابن الحضرمی کے قصہ مین آگے آچکا ہے اور اس کتاب کے آخر مین اوس کی مثل بہت سے وقایع آئینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من اور سلویٰ دیا گیا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے اسکی نظیر غنیمتون کا

حلال کرنا اور تھوڑے سے طعام سے ایک جم غفیر کا سیر کرنا ہے جو آپسے ظہور مین آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم پر طوفان اور جراد یعنی ٹڈی اور جون یا چچری اور مینڈکون اور خون کے واسطے دعا کی تھی ابو نعیم نے کہا ہے کہ اسکی نظیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعا ہے جو آنحضرت قوم پر قحط سالی کے واسطے فرمائی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی وعجلت الیک رب لترضیٰ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ فلنولینک قبلۃ ترضاہا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا والقیت علیک محبۃ منی اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو حضرت یوشع علیہ السلام کو دی گئی تھی

حضرت یوشع علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ جسوقت اونھون نے جبارین سے جنگ کی تھی تو آفتاب کو غروب ہونے سے روک دیا گیا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے شب معراج مین آفتاب روک دیا گیا تھا اور زیادہ عجیب اس سے آفتاب کا مغرب سے پلٹا دینا ہے جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تھی آپنے آفتاب کو پلٹا دیا تھا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو تسبیح جبال دی گئی تھی اور اوس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے سنگریزون اور کھانے کی تسبیح پڑہنا ہے جیسا کہ آگے آچکا ہے اور حضرت داؤد کو تسخیر طیور دی گئی تھی اور اس سے آگے آچکا ہے کہ جمیع حیوانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسخر تھے اور حضرت داؤد کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ لوہا نرم ہوجاتا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے چھوٹے پتھر اور بڑے بڑے سخت پتھر

نرم ہو گئے اور آپ جنگ احد مین مشرکین سے چھپ گئے تھے آپنے اپنا سر مبارک پہاڑ کی طرف جھکا دیا تھا تاکہ مشرکین سے آپ کا جسم مبارک مخفی ہو جاوے اللہ تعالی نے پہاڑ کو نرم کر دیا یہان تک کہ آپنے اپنا سر مبارک پہاڑ مین داخل کر دیا اور یہ معجزہ آپکا ظاہر ہے اور اب تک باقی ہے آدمی اوسکو دیکھتے ہین اور ایسے ہی مکہ معظمہ کی بعض گھاٹیون مین ٹھوس سخت پتھر مین آپنے نماز پڑھنے مین اون سے آرام لیا تھا آپ کے واسطے وہ پتھر نرم ہو گیا تھا یہان تک کہ آپ کے دونون ذراع اور دونون ساعدون نے اوس پتھر مین نشان پیدا کر دیا تھا اور یہ مشہور امر ہے اور یہ امر کہ پتھر مین نشان پڑ گئے تھے زیادہ تعجب ناک ہے اس لئے کہ لوہے کو آگ نرم کر دیتی ہے اور ایسی آگ نہین دیکھی گئی کہ پتھر کو نرم کر دے یہ کل کلام ابو نعیم رح کا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو عنکوت کے جالا کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا اور یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے واقع ہوا جیسا کہ ہجرت کے باب مین آگے آچکا ہے۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا گیا تہا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی جو اوس سے اعظم ہے وہ خزاین روئے زمین کی کنجیان ہین جو عطا کی گئی تھین اور حضرت سلیمان کو ریح دی گئی تھی وہ ریح آپکو لے جاتی تھی صبحکو ایک مہینہ کا راستہ اور شام کو ایک مہینہ کا راستہ طے کرتی تھی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی جو اوس سے اعظم تھی کہ وہ براق ہے وہ براق ثلث رات سے بھی کم مین آپکو پچاس ہزار برس کے سفر کو لے گیا تھا آپ کل آسمانون مین داخل ہوئے اور ایک ایک مین گئے اور آپنے آسمانون کو عجائب ملاحظہ فرمائے اور جنت اور دوزخ پر آپ مطلع ہوئے۔ اور حضرت سلیمان کے مسخر جن تھے اور اون سے بھاگتے تھے یہان تک کہ اون کو زنجیرون سے باندھتے تھے اور اون کو عذاب دیتے تھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنون کے سفیر رغبت اور ایمان کی

مین آسے اور شیاطین اور مارد جو جنون سے تھے آپکے مسخر ہوسے یہان تک کہ آپ نے یہہ قصد فرمایا تھا کہ اوس شیطان کو جسکو آپنے پکڑا تھا مسجد کے ستون سے باندہ دین یہ واقعہ گذر آچکا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو منطق الطیر تعلیم کی گئی تھی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حیوانات کے کلام کی فہم دی گئی تھی اور اوسپر یہ امور زیادہ تھے کہ درخت اور پتھر اور عصا کا کلام آپنے سمجہا یہ کل واقعات آگے آچکے ہین۔

یہ باب اوس شے کی بیان مین ہے جو حضرت یحیی بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کو بچپن مین حکمت دی گئی تھی اور حضرت یحیی علیہ السلام بغیر صادر ہونے گناہ کے رویا کرتے تھے اور بلا فاصلہ پیاپے روزے رکھا کرتے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے افضل دیا گیا تھا اس لئے کہ حضرت یحیی علیہ السلام اوثان اور اصنام اور جاہلیت کے زمانہ مین نہین تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوثان اور جاہلیت کے عصر مین تھے باوجود اس کے آپ کو فہم اور حکمت لڑکپن مین بت پرستون اور گروہ شیطان کے درمیان دی گئی آپنے اون کے کسی بت مین ہرگز رغبت نہین کی اور اون کے ساتھ اون کی عید مین آپ حاضر نہ ہوسے اور آپ سے ہرگز جھوٹ نہین سنا گیا اور جیسے بچون کا میل بیکار چیزون کی طرف ہوتا ہے آپ سے ہرگز نہین پہچانا گیا اور آپ روزہ سے ہفتہ کو ملا دیتے تھے اور روزہ پر روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین رات گذارتا ہون میرا رب مجھکو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور آپ یہان تک روتے تھے کہ آپ کے سینۂ مبارک سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہانڈی سے پکتے وقت آواز آتی ہے ابو نعیم نے کہا کہ اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت یحیی علیہ السلام حصور تھے اور حصور اوس شخص کو کہتے ہین جو عورتون کے پاس نجاوے یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہمارے نبی تمام مخلوق کی طرف

مبعوث کئے گئے تھے آپکو امر کیا گیا کہ نکاح کریں تاکہ جمیع خلق نکاح مین آپکی اقتدا کرے اسلئے کہ نکاح پر شہوت کے سبب جملہ نفوس مجبول کئے گئے ہین ۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کو دی گئی ہے ۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ۔ ورسولا الی بنی اسرائیل انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابری الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ۔ ان امور کے نظائر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے باب احیائی اموات اور صحت مریضون اور آفت رسیدون مین اور غزوہ بدر اور غزوہ احد مین کہ آپنے قتادہ کی آنکھ جو نکل آئی تھی پھیر دی تھی اور غزوہ خیبر مین آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا اوسی وقت وہ اچھی ہو گئین اور آپ نے مغیبات کی خبرین دی تھین اون بابون مین آگے آچکے ہین ۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نے مٹی سے پرند جانور جو بنائے تھے اوس کی نظیر ابو نعیم نے یہ گردانی ہے کہ آپ نے کھجور کا پٹھا ایک صحابی کو غزوہ بدر مین دیا تھا وہ لوہے کی تلوار ہو گئی تھی ۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ۔ اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم ہل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء ۔ اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے متعدد حدیثون مین آگے آچکی ہے کہ آپ کے لئے آسمان سے طعام لایا گیا تھا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ویکلم الناس فی المہد اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اس باب مین آگئی ہے جو آپکی ولادت کے باب کے بعد ہے ۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے روئے زمین پر کوئی بت باقی نہ رہا مگر اوندھا گر پڑا اور اوسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے باب ولادت مین آگے آچکی ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کو یہ رتبہ دیا گیا کہ آسمان کی طرف اوٹھا لئے گئے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی امت مین ایک جماعت کیواسطے واقع ہوا ہے اون مین سے عامر بن فہیرہ اور خبیب اور علا ابن الحضرمی ہین جو آسمان کی طرف اوٹھا لیئے گئے پیش آگے کے باب مین آچکا ہے۔

اون خصایص کا ذکر جن کے سبب جمیع انبیا پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی گئی ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ خصایص نہین دی گئے

ابوسعید النیشاپوری نے (کتاب شرف المصطفےٰ) مین کہا ہے وہ فضیلتین جن کے سبب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع انبیا پر فضیلت دی گئی ہے وہ ساٹھ خصلتین ہین انتہی شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ جن علما نے اون فضیلتون کو شمار کیا ہی اون سے مین واقف نہین ہوا اور مینے احادیث اور آثار کا تتبع کیا مینے مقدار مذکور احادیث اور آثار مین پائی اور تین فضایل اون فضایل کی مثل اوسی کے ساتھ پائی مینے اون فضایل کو چار قسم دیکھا ہے ایک قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات مین اوس کے ساتھ دنیا مین مختص تھے اور دوسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات مین اوس کے ساتھ آخرت مین مختص ہین۔ اور تیسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی امت مین اوس کے ساتھ دنیا مین مختص تھے اور چوتھی قسم وہ ہے کہ آپ اپنی امت مین اوس کے ساتھ آخرت مین مختص ہین اور تم آگاہ ہوجاؤ مین اون فضایل کو مفصل طور پر چار بابون مین لاتا ہون۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از روی خلقت اور اپنی نبوت کے تقدم مین کل انبیا سے اول ہین۔

آپ نبی تھے اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی طینت مین پڑے ہوئے تھے اور جو میثاق اللہ تعالی نے انبیا سے لیا تھا اوس مین آپ سب سے مقدم تھے آگے آچکا ہے جبکہ اللہ تعالی نے الست بربکم فرمایا آپ نے سب سے اول بلےٰ فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور جمیع مخلوق

آپکے واسطے پیدا ہوئی اور آپکا اسم شریف عرش اور آسمانون اور جنتون اور باقی اون چیزون پر لکھا گیا ہے جو ملکوت مین ہین۔ اور ملائکہ ہر ساعت آپکا ذکر کرتے ہین اور آدم علیہ السلام کے عہد مین آپکا اسم مبارک اذان مین ذکر کیا جاتا تھا اور ملکوت اعلیٰ مین آپکا ذکر کیا جاتا ہے اور کل انبیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جو لوگ اون کے بعد ہون وہ آپ پر ایمان لاوین اور آپکو نصرت دین اور سابق کی کتابونمین آپکی بشارت دی گئی ہے اور آپ کی صفت اون کتابون مین ہے اور آپ کے اصحاب اور آپ کے خلفا اور آپ کی امت کی صفت اون کتابون مین ہے اور آپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ابلیس علیہ اللعنتہ آسمانون سے روک دیا گیا ہے اور آپ کا سینۂ مبارک شق کیا گیا دو قولون مین سے ایک قول مین ہے اور آپکی پشت مبارک کی خاتم نبوت آپ کے قلب مبارک کے مقابلہ مین اوس جگہہ لگائی گئی جس جگہہ انسان کے دل مین شیطان داخل ہوتا ہے اور آپ کے ہزار نام ہین اور اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سے آپکا اسم شریف کا اشتقاق ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائی مبارک مین سے قریب ستر اسما کے آپکے نام رکھے گئے ہین اور سفر مین آپکو ملائکہ نے سایہ کیا تھا اور آپ عقل مین تمام آدمیون سے غالب تھے اور آپکو کل حسن دیا گیا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو نہین دیا گیا تھا مگر اوس حسن کا ایک حصہ یا نصف اور ابتدائے وحی مین آپ ڈہانپ لئے جاتے تھے اور اون حدیثون مین جن کو بیہقی نے ذکر کیا ہے یہ وارد ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت پر دیکھا تھا جس صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہین اور آپ کے مبعوث ہونے سے کہانت منقطع ہو گئی۔ اور استراق سمع سے آسمان کی حراست کی گئی اور آگ کے شعلہ شیاطین پر آسمان سے پھینکے گئے یہ اون حدیثون مین وارد ہے جن کو ابن سبع نے ذکر کیا ہے۔ اور آپ کے والدین آپکے واسطے زندہ کئے گئے یہان تک کہ آپ پر وہ ایمان لائے اور کفار کے حق مین تخفیف عذاب کے واسطے آپکی شفاعت قبول کی گئی جیسے کہ ابوطالب اور دو قبرون کے قصہ مین وارد ہے

کہ اون مردون کو عذاب دیاجاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے یہ وعدہ کہ آپکو آدمیون سے محفوظ رکھونگا اور آپکو معراج ہوئی رات مین آپکو سیر کرائی گئی اور ساتون آسمانون کا خرق واقع ہوا اور قاب قوسین تک آپکو علو ہوا اور آپ اوس جگہہ گئے کہ جس جگہہ کوئی نبی مرسل اور کوئی مقرب فرشتہ نہین گیا۔ اور آپکے واسطے کل انبیا زندہ کیئے گئے اور اون کے اور ملائکہ کے آپ امام ہوئے اور نماز پڑھائی۔ اور آپ کو جنت اور دوزخ پر اطلاع ہوئی یہ اون احادیث مین وارد ہے جنکو بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور آپ نے اپنے رب کے آیات کبری دیکھے اور آپ یہانتک محفوظ رہے کہ مازاغ البصر وماطغی آپکی شان رہی اور آپنے دوبار باری تعالیٰ جلشانہ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ ملکر ملائکہ نے جنگ کی۔ یہ وہ چالیس خصایص ہین جنکی احادیث ابواب سابقہ مین آگئے آچکے ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی کتاب یعنی قرآن شریف معجزہ ہے اور دور کے گزرنے پر وہ کتاب تبدیل اور تحریف سے محفوظ رہے گی اور ہر شے کیواسطے جامع ہے اور اپنے غیر سے مستغنی ہے اور جن مقاصد اور مطالب پر جمیع کتابین مشتمل ہین اون مطالب پر یہ کتاب شامل ہے اور مطالب مین اون سے زیادہ ہی اور حفظ کیواسطے آسان کی گئی ہے اور پارہ پارہ نازل ہوئی ہے اور سات حروف پر نازل ہوئی ہے اور سات ابواب سے ہے یعنی زاجر اور آمر اور حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال اور ہر ایک لغت کیساتھہ نازل ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لایاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان ہذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یختلفون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرانا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علی مکث اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک دو آیتوں تک۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس نبی کو وہ شئے دی گئی ہے یعنی ایک آیت دی گئی ہے جسکی مثل ہے اوپر بشر ایمان لائے ہین اور وہ شئے جو مجھکو دی گئی ہے وہ نہین ہے مگر وہ وحی جسکو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجا ہے مین یہ امید رکھتا ہون کہ جو لوگ میرے تابع ہون اون انبیا کے تابعین سے اکثر ہون۔

بیہقی نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے قول لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ مین روایت کی ہے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ اوس قرآن مین نہ باطل کو زیادہ کر سکتا ہے اور نہ حق کو کم کر سکتا ہے۔

بیہقی نے یحییٰ بن اکثم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی مامون کے پاس داخل ہوا اور اوس نے کلام کیا اور خوبی سے کلام کیا۔ مامون نے اوس کو اسلام کی طرف بلایا اوس نے اسلام سے انکار کیا ایک سال کے بعد وہ یہودی ہمارے پاس ایسے حال مین آیا کہ مسلمان تھا اور مسایل فقہ مین بیان کئے اور کلام کو حسن سے ادا کیا۔ مامون نے اوس سے پوچھا کہ تیرے اسلام کا کیا سبب تھا اوس نے کہا کہ آپ کے حضور سے مین پلٹ کے گیا مینے اس امر کو دوست رکھا کہ ان ادیان کا مین امتحان کرون مینے توراۃ کی طرف قصد کیا مینے تین نسخے توراۃ کے لکھے اسمین زیادتی کی اور کمی کی اور اون نسخون کو کنیسہ مین داخل کیا وہ نسخے مجھ سے خرید لئے گئے اور مینے انجیل کیطرف قصد کیا اور اوسکے تین نسخے لکھے اور مینے اون مین زیادتی اور کمی کی اور اونکو کنیسہ مین داخل کیا وہ نسخے مجھسے خرید لئے گئے مینے قرآن شریف کی طرف قصد کیا اور مینے تین نسخے لکھے

اور اونمین زیادتی اور کمی کی اور کتابون کے پاس اونکو داخل کیا او نمون نے اون نسخون مین تغیر اور غور کی جگہ او نہون نے اون نسخون مین زیادتی اور کمی پائی اون کو پھینک دیا اور اون کو خرید نہین کیا اس سے مینے یہ جانا کہ یہ کتاب محفوظ ہے یہ امر میرے اسلام کا سبب ہے یحیی بن اکثم نے کہا کہ مینے اس سنہ مین حج کیا مینے سفیان بن عیینہ سے ملاقات کی اور اون سے اس واقعہ کو ذکر کیا سفیانؒ نے کہا کہ اسکا مصداق اللہ تعالی کے قول مین ہے مینے اون سے پوچھا کس جگہہ مین واقع ہے سفیانؒ نے کہا کہ اللہ تعالی کے قول فی التوراۃ والانجیل بما استحفظو من کتاب اللہ مین واقع ہے اللہ تعالی نے اوس کے حفظ کو یہود اور نصاری کی طرف منسوب فرمایا پس وہ ضایع ہو گیا اور قرآن شریف کی نسبت یہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون قرآن کی حفاظت اللہ تعالی نے ہم لوگون پر کی اس سبب سے وہ ضایع نہین ہوا۔

بیہقی نے (شعب الایمان) مین حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے ایکسو چار کتابین نازل کین اون سب کتابون کے علوم چار کتابون مین ودیعت رکھے وہ کتابین توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان ہے۔ پھر توراۃ اور انجیل اور زبور کے علوم فرقان مین ودیعت رکھے

سعید بن منصور نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص علم کا ارادہ کرتا ہے اوس پر یہ واجب ہے کہ وہ قرآن شریف کو لازم پکڑے اس لئے کہ قرآن شریف مین اولین اور آخرین کا علم ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس قرآن شریف مین ہر ایک علم کو نازل کیا ہے اور ہمارے واسطے اسمین ہر ایک شے کو بیان کر دیا ہے۔ لیکن جو شے ہمارے واسطے قرآن شریف مین بیان کی ہے اوس سے ہمارا علم قاصر ہے۔

ابو الشیخ نے (کتاب العظمت) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اگر بھول جاتا تو ذرہ اور خردل اور مچھر کو ضرور

بھول جاتا۔ یعنی کسی شے کو اللہ تعالیٰ نہین بھولتا اوس کا علم کل شے پر محیط ہے)

حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے اونھون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتاب جو نازل ہوتی تھی وہ ایک باب سے نازل ہوتی تھی اور ایک حرف پر نازل ہوتی تھی اور قرآن شریف سات بابون سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہے قرآن شریف زاجر اور آمر ہے اور قرآن مین حلال ہے اور حرام ہے اور قرآن مین محکم آیات ہین اور متشابہ آیات ہین اور امثال ہین۔

شیخین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو ایک حرف پر پڑھایا مینے اوسکو دہرایا اور مین زیادتی چاہتا رہا اور وہ میرے لیئے زیادہ کرتے تھے یہان تک کہ سات حرفون تک انتہی کی۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کسی کو بھیجا کہ مین قرآن شریف ایک حرف پر پڑھون مینے اپنے رب کی طرف اوس کو اس لیئے پھیر دیا کہ میری امت پر آسانی کر میرے رب نے میری طرف پھر بھیجا کہ مین دو حرفون پر پڑھون مینے پھر اپنے رب کی طرف پھیر دیا کہ میری امت پر آسانی کر میرے رب نے میری طرف پھر بھیجا کہ مین قرآن شریف کو سات حرفون پر پڑھون۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین اور ابن جریر نے ابی میسرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قرآن شریف ہر ایک زبان مین نازل کیا گیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اسکی مثل ضحاک سے روایت کی ہے۔

ابن منذر نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لغت مین سے کوئی لغت نہین ہے مگر اوس لغت مین سے قرآن شریف مین کوئی لغت موجود ہے اون سے کسی نے پوچھا کہ قرآن شریف مین رومی زبان مین سے کیا لغت ہے اونھون نے کہا (فصرھن) لغت رومی ہے کہ (اقطعہن) اسکے معنی مین ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

کہ قرآن شریف کی فضیلت اون تمام کتابون پر جو نازل کی گئی ہین تیس خصلتون سے ہے۔
جو وہ خصلتین اوس کے غیر ہین نہین تھین۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ آپکا معجزہ قیامت تک مستمر ہے
وہ معجزہ قرآن شریف ہے اور باقی انبیاء علیہم السلام کے معجزے اپنے وقت پر گذر گئے
باقی نہین رہے شیخ عزالدین ابن عبد السلام نے ان کی گنتی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ کل انبیا سے آپ معجزون مین اکثر ہین کہا گیا ہے کہ
آپکے معجزے ایک ہزار کو پہونچتے ہین اور یہ کہا گیا ہے کہ تین ہزار کو پہونچتے ہین بیہقی نے اسکو
ذکر کیا ہے اور حلیمی نے کہا ہے کہ آپ کے معجزون مین باوجود اون کی کثرت کے دوسرا معنی
ہے وہ معنی یہ ہے کہ آپکے غیر کے معجزون مین سے کسی کے معجزہ مین وہ شے نہین ہے جو
اختراع اجسام کی طرف راہ ہوئے اور یہ امر نہین ہے مگر خاصۃً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معجزون مین۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ اون چیزون مین سے جو
آپکے خصایص مین شمار کیے جاتے ہین یہ امر ہے کہ اون انبیا کو جو معجزے اور فضیلتین دی گئی
ہین وہ کل آپکی ذاتِ مبارک مین جمع کی گئی ہین اور وہ معجزے اور فضیلتین آپکے سوا کسی نبی مین
جمع نہین ہوئین بلکہ ہر ایک نبی ایک نوع معجزے اور فضیلت کے ساتھ مختص ہوا ہے۔ اور ابن
عبد السلام نے آپکے خصایص مین سے پتھر کا سلام کرنا اور جذع یعنی تنہ درخت کا نالہ کرنا شمار
کیا ہے اور کہا ہے کہ انبیاء مین سے کسی نبی کے واسطے اس کی مثل ثابت نہین ہوا۔ اور آپکی
انگشتانِ مبارک سے پانی کے نکلنے کو آپکے خصایص مین شمار کیا ہے اور ابن عبد السلام کے
سوا اورون نے ان امور کو آپکے خصایص مین شمار کیا ہے اور انشقاق قمر کو ابن عبد السلام کے
سوا اورون نے آپکے خصایص مین شمار کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ

خاتم النبیین ہین اور مبعوث ہونے مین انبیا سے آخر ہین۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ آپکی شرع روز قیامت تک ہمیشہ رہے گی اور جو شریعتین آپ سی قبل تھین آپکی شرع ان جمیع کی ناسخ ہے۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ اگر کل انبیا آپکو پاتے تو آپکا اتباع اونپر واجب ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ ابن سبع ان روایتون کو اس امر کے استدلال پر لاتے ہین کہ آپ سے پہلے جو شریعتین تھین آپکی شرع اون کل کی ناسخ ہے۔

ابو نعیم نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ میرے ساتھ ایک کتاب تھی جو مجھکو بعض اہل الکتاب سے ملی تھی آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اون کو کچھ بن نہ پڑتی مگر یہ کہ میرا اتباع کرتے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپکی کتاب مین ناسخ اور منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ اور باقی کتابون مین اسکی مثل نہین ہے اسواسطے یہود نسخ کا انکار کرتے ہین نسخ مین یہ سر ہے کہ باقی کتابین دفعۃً واحدۃً نازل ہوئی ہین اس لیئے یہ متصور نہین ہو سکتا کہ اون کتابون مین ناسخ اور منسوخ جمع ہوا سلیئے کہ ناسخ کی شرط یہ ہے کہ منسوخ سے متاخر ہو۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ آپکو عرش کے کنز مین سے دیا گیا

اور اوس مین سے کسی کو نہین دیا گیا چند ابواب کے بعد اس کی حدیث آوے گی ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافۃ الناس کی دعوت کے ساتھ اختصاص ہے اور آپ انبیا سے تابعین مین اکثر ہین اور آپ بالاجماع اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ جنون کی طرف بہیجے گئے تھے اور ملائکہ کی طرف بہیجے گئے تھے یہ ایک قول مین وارد ہے اور آپ کتاب اللہ کو لقمان سے پڑہتے تھے اور آپ امی تھے پڑہتے تھے اور لکھتے نہین تھے ۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا کافۃ للناس ۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۔

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پانچ چیزین دی گئین مجھسے قبل جو انبیا تھے اون مین سے کسی کو وہ چیزین نہین دی گئین ایک مہینہ کے راستہ پر مجھکو رعب سے نصرت دی گئی ہے اور روئے زمین میرے واسطے مسجد اور طہور اگر دانی گئی جو کوئی مرد میری امت کا ہوا وسکو نماز کا وقت آجاوے تو وہ جس جگہہ ہو نماز پڑہ لے اور میرے واسطے غنیمتین حلال کی گئین اور مجھسے پہلے کسی کے لئے غنیمتین حلال نہین کی گئین ۔ اور مجھکو میری امت کی شفاعت دی گئی اور ہر ایک نبی اپنی قوم مین خاصۃ مبعوث کیا جاتا تھا اور مین عام آدمیون کی طرف بہیجا گیا ہون ۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو پانچ چیزین دی گئین مجھسے پہلے جو انبیا تھے اون مین سے کسی کو وہ چیزین نہین دی گئین کل روئے زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کی گئی اور انبیا مین سے کوئی نبی نہ تھا کہ نماز پڑہتا یہان تک کہ اپنی محراب مین

پہونچکر نماز پڑہتا۔ اور ایک مہینہ کی راستہ پر رعب کے سبب مجھکو نصرت دی گئی مشرکین میری سامنے ہوستے ہین اللہ تعالی اون کے دلون مین رعب ڈالدیتا ہے اور ہر ایک نبی خاصۃً اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین جن اور انس کی طرف بھیجا گیا ہون اور پہلے انبیا خمس کو ایک طرف رکہدیتے تھے آگ آتی اور اوسکو کہا جاتی تھی (یعنی جلادیتی تھی) اور مجھکو یہ امر کیا گیا ہے کہ خمس کو مین اپنی امت کے فقیرون مین تقسیم کرون اور کوئی نبی باقی نہین رہا مگر جس شے کا اوس نے سوال کیا اوس کو دی گئی اور مینے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے دعا آخر مین رکہی ہے۔

ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید الدارمی نے اپنی کتاب (کتاب الرد علی الجہمیہ) مین عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا آپ باہر نکلئے اور جو نعمت کہ اللہ تعالی نے آپکو دی ہے اوسکو بیان کیجئے اونہون نے مجھکو دس چیزون کی بشارت دی وہ دس چیزین ایسی ہین کہ مجھ سے پہلے جو انبیا تھے اون مین سے کسی نبی کو نہین دی گئین یہ سب ہے کہ اللہ تعالی نے مجھکو جمیع آدمیون کی طرف بھیجا ہے۔ اور مجھکو یہ امر کیا کہ مین جنون کو عذاب الہی سے ڈراؤن اور اپنا کلام مجھکو ایسے حال مین تلقین کیا کہ مین امی تھا اور داؤد علیہ السلام کو زبور اور موسی علیہ السلام کو الواح اور عیسی علیہ السلام کو انجیل دی گئی تھی۔ اور میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے ہین اور مجھکو حوض کوثر عطا کیا ہے اور مجھکو ملائکہ کے ساتھ مدد کی ہے اور مجھکو نصرت دی ہے اور میرے سامنے دشمن کے لئے رعب کیا گیا ہے اور میرا حوض کل حوضون سے اعظم کیا گیا ہے اور اذان مین میرا ذکر بلند کیا گیا ہے اور اللہ تعالی قیامت کے دن مجھکو مقام محمود مین ایسے حال مین مبعوث کرے گا کہ کل آدمی خواری سے ہون گے اور آنکہ نہ اوٹھائینگے اور سر نیچے کئے ہون گے اور اللہ تعالی مجھکو آدمیون کے اوس پہلے زمرہ مین اوٹھا دے گا جو زمین سے نکلے گا اور مین اپنی امت مین سے ستر ہزار آدمیون کو اپنی شفاعت سے داخل کرون گا اون سے حساب نہین لیا جاوے گا۔ اور جنات النعیم کے اعلی غرفہ مین مجھکو اللہ تعالی رفعت دیگا۔

مجھسے فوق کوئی نہ ہوگا مگر وہ ملائکہ جو حاملان عرش ہین اور مجھکو سلطنت اور غلبہ دیا گیا اور میرے اور میری امت کے لئے غنیمت طیب ہوئی ہے اور ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت طیب نہین تھی۔

ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل آسمان اور جمیع انبیاء پر فضیلت دی ہے لوگون نے پوچھا اے ابن عباس آپکی فضیلت اہل آسمان پر کیا ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالی نے اہل آسمان سے فرمایا ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ اللہ تعالی کے اس ارشاد سے آپکے واسطے برأت فرض ہوگئی۔ آدمیون نے پوچھا انبیاء پر آپکی کیا فضیلت ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور اللہ تعالی نے محمد صلعم سے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ آپکو انس اور جن کی طرف بھیجا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اون لوگونکا رسول ہون جن کو مینے زندہ پایا ہے اور جو لوگ میرے بعد پیدا ہونگے اونکا رسول ہون

ابن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہون اگر کافۃ الناس میری دعوت رسالت قبول نہ کریگے تو مین عرب کی طرف بھیجا گیا ہون اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کرین گے تو مین قریش کی طرف بھیجا گیا ہون اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کرین گے تو مین بنی ہاشم کی طرف بھیجا گیا ہون اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کرین گے تو میری دعوت تنہا میرے لئے ہے جو کچھ حکم خدای تعالی ہوگا مین اوسپر عمل کرونگا۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سے مین تابعین مین اکثر ہون۔

بزار نے ابوہریرہ سے ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ میری امت قیامت کے دن میرے ساتھ اوس سیلاب کی مثل آوے گی جو رات مین آتا ہے وہ سیل آدمیون کو ریلے کی طور پر ریلے گا یہ احوال دیکھکر ملائکہ کہین گے کہ باقی امتون اور انبیاء کے ساتھ جو لوگ آئے ہین اون سے وہ لوگ اکثر ہین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے ہین۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء مین سے کسی نبی کی اوتنی تصدیق نہین کی گئی جتنی تصدیق کہ میری کی گئی ہے اسلئے کہ انبیاء مین سے بعض وہ نبی ہے کہ اوس کی امت مین سے اوسکی تصدیق نہین کی مگر ایک مرد نے۔

فصل اس امر پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع انس اور جن کی طرف بھیجے گئے ہین لیکن اس امر مین کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہین اس مین اختلاف کیا گیا ہے وہ قول جسکو امام سبکی نے ترجیح دی ہے یہ ہے کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہین اور اس قول کے واسطے اوس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے جسکو عبدالرزاق نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ اہل زمین کی صفین اہل آسمان کی صفون پر ہین جسوقت آمین زمین پر کہی جاتی ہے اور وہ آمین آسمان کی آمین کے موافق ہوتی ہے تو بندہ کے لیئے مغفرت ہوتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین مبعوث کئے گئے ہین یہان تک کہ کفار کے واسطے تاخیر عذاب سے آپ رحمت ہین اور آپکے سبب سے کفار کے عذاب مین عجلت نہین کی گئی جیسے باقی پیغمبرون کی تکذیب کرنے والی امتون پر عذاب نازل ہو جاتا تھا۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ماکان اللہ لیعذبہم

وانت فیہم آخر آیت تک اور ابونعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مجھکو ایسے حال مین بھیجا ہے کہ عالمین کے واسطے رحمت اور متقین کے واسطے مین ہدایت ہون۔

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیون نے آپ سے کہا یارسول اللہ کیا آپ مشرکین پر بددعا نہین کرینگے آپ نے فرمایا کہ مین مبعوث نہین کیا گیا ہون۔ مگر رحمت اور مین عذاب کرکے نہین بھیجا گیا ہون۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مین روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا اوس کے لئے دنیا اور آخرت مین رحمت تمام ہوگئی اور جو شخص ایمان نہ لایا وہ اوس عذاب سے عافیت دیا گیا جو امتون کو عاجل دنیا مین مسخ اور خسف اور قذف سے پہونچتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ اللہ تعالی نے آپکی حیات کی قسم کھائی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون اور ابویعلی اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نفس کونہین پیدا کیا کہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکرم ہو اور اللہ تعالی نے کسی کی حیات کے ساتھ ہرگز قسم نہین کھائی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کے ساتھ قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون۔ یعنی اے محمد آپکی حیات کی قسم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکا ہمزاد مسلمان ہوگیا اور آپکے ازواج مطہرات آپکے مددگار تھے

بزار نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا پر مجھکو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالی نے مجھکو اوسپر مدد دی یہان تک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور ابوہریرہ نے کہا ہے کہ مین دوسری خصلت کو بھول گیا

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام پر مجھکو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالی نے مجھکو اوسپر مدد دی یہان تک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور میری ازواج میرے لئے مددگار ہین اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور آدم علیہ السلام کی زوجہ خطا پر اون کی مددگار تھی۔

مسلم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر اوس کا ایک قرین جنون مین سے ہے اور ایک قرین اوس کا فرشتون مین سے ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ خاص آپکا قرین کیا ہی آپنے فرمایا میرا قرین بھی جنون مین سے ہے ولیکن اللہ تعالی نے میری اعانت اوسپر کی وہ مسلمان ہوگیا مجھکو وہ امر نہین کرتا ہے مگر خیر کے ساتھ اور طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے عبدالرحمن بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا کہ میرا بیٹا صاحب بعیر (یعنی اونٹ پر سوار ہونے والا) جن صفات سے مجھپر فضیلت دیا گیا ہے اون صفات کی افضل صفت یہ ہے کہ اوس کی زوجہ اوسکی لئے اوس کے دین پر عون ہوگی اور میری زوجہ میرے لئے خطا پر عون تھی۔

باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ جو انبیا آپ سے قبل تھے اون کی مخاطبت سے آپکی مخاطبت کو از روئے تشریف اور جلال کے اللہ تعالی نے جدا کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی امتین اپنے انبیا سے اسطور سے خطاب کرتی تھین (راعنا سمعک) اللہ تعالی نے

اس امت کو اس امر سے منع فرمایا ہے کہ اس مخاطبت سے اپنے نبی کو وہ خطاب کرین اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم۔

باب

علما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے آپکو قرآن شریف مین آپکے نام سے نہین پکارا بلکہ یا ایہا النبی یا ایہا الرسول یا ایہا المدثر یا ایہا المزمل کہکر پکارا ہے بخلاف باقی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اون کو اون کے نامون سے مخاطب کیا ہے جیسے اللہ تعالی کا قول یا آدم اسکن انت وزوجک الجنتہ۔ یا نوح اہبط۔ یا ابراہیم اعرض عن ہذا۔ یا موسی انی اصطفیتک۔ یا عیسی اذکر نعمتی علیک۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض یا زکریا انا نبشرک۔ یا یحیی خذ الکتاب۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ ہے کہ آپکی امت پر آپکا نام لیکر پکارنا حرام ہوا ہے بخلاف باقی انبیا کے کہ اون کی امتین اون کا نام لیکر اون سے خطاب کرتی تھین اللہ تعالی نے اون امتون سے حکایت کے طور پر فرمایا ہے۔ قالوا یا موسی اجعل لنا الٰہ کما لہم آلہتہ۔ اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم۔ اور اللہ تعالی نے اس امت سے فرمایا ہے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا۔

ابو نعیم نے ضحاک کے طریق سے ابن عباس سے ایک آیت مین روایت کی ہے کہا ہے کہ لوگ آپکو یا محمد یا ابا القاسم کہتے تھے اللہ تعالی نے اپنے نبی کی عظمت کیواسطے ایسے پکارنے سے اون کو منع فرمایا وانھون نے یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہکر خطاب کیا۔

بیہقی نے علقمہ اور اسود سے ایک آیت مین روایت کی ہے کہا ہے کہ یا محمد نکہو ولیکن یا رسول اللہ کہو یا نبی اللہ کہو۔ اور ابو نعیم نے اسکی مثل حسن اور سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے قتادہ سے ایک آیت مین روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے یہ امر کیا ہے

کہ اوس کے نبی کا لوگ خوف کریں اور نبی کی تعظیم اور تفخیم کی جاوے اور نبی سردار بنائے جاویں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ میت اپنی قبر میں آپ سے سوال کی جاتی ہے

احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر کا فتنہ جو ہے میرے ساتھ لوگ فتنہ میں ڈالے جاتے ہیں اور مجھ سے سوال کئے جاتے ہیں جس وقت مرد صالح ہوتا ہے وہ بٹھلایا جاتا ہے اور اوس سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ مرد جو تم لوگوں میں تھا کون ہے وہ مرد محمد رسول اللہ کہتا ہے آخر حدیث تک حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ مقصود سے جو سوال ہوتا ہے وہ اس امت کے ساتھ خاص ہے اور ایسے ہی ابن عبد البر نے کہا ہے اور یہ مسئلہ (کتاب البرزخ) میں مبسوط ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکی شرمگاہ ہرگز نہیں دیکھی گئی اور اگر کوئی شخص اوس کو دیکھتا تو اوس کی آنکھیں اندھی ہوجاتیں

اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ ملک الموت آپکے پاس آپسے اذن لے کر آئے تھے

اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔ شیخ جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں (کتاب البرزخ) میں وہ حدیثیں لایا ہوں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس ملک الموت بغیر اذن چاہنے کے داخل ہوئے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکی ازواج کا نکاح

آپکے بعد حرام تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذالکم عند اللہ کان عظیما۔ اور انبیا مین سے کسی کیواسطے یہ امر ثابت نہین ہوا بلکہ حضرت سارہ کا قصہ جبار کی ساتھ جو واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے اور آپنے یہ قصد کیا کہ سارہ کو طلاق دے دین تاکہ جبار اون سے نکاح کرلے اس قصہ کے ساتھ اس امر پر استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ امر کہ انبیا کی بی بی کے ساتھ نکاح نکیا جاوے گا باقی انبیا کے واسطے نہ تھا۔ حاکم اور بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی ہے اونھون نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس امر سے خوش ہو کہ تم جنت مین میری زوجہ ہو تو میری بعد نکاح نکیجو اس لئے کہ عورت اوسی زوج کے واسطے جنت مین ہوگی جو کہ دنیا مین اوس کا آخر شوہر ہوگا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر یہ حرام کیا گیا کہ وہ آپکے بعد نکاح کرین اس لئے کہ وہ جنت مین آپکی ازواج ہون گی۔ اون اقوال مین سے جو اس کی تعلیل مین کہے گئے ہین یہ ہے کہ آپکی ازواج مطہرات امہات المومنین ہین اور اس امر مین کہ آپکی ازواج آپکے بعد دوسرے سے نکاح کرتین وہ خواری تھی کہ آپکا منصب شریف اوس سے منزہ ہے اور یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف مین زندہ ہین اسواسطے ماوردی نے ایک وجہ کو حکایت کیا ہے کہ آپکی ازواج مطہرات پر آپکی وفات سے عدت واجب نہین تھی اور اوس عورت کے باب مین جسکو آپنے اپنی حیات مین چھوڑ دیا جیسے مستعیذہ ہے اور وہ عورت جسکی کوکھ مین آپنے بیاض دیکھی تھی ان کے باب مین چند وجہین ہین اون وجہون مین سے ایک یہ ہے کہ یہ بھی حرام ہین۔ امام شافعی نے اسکی تصریح کی ہے اور اوس کی صحت (کتاب الروضہ) مین عموم آیت سے کی ہے جو عورت کہ آپکے بعد ہے اوس سے مراد موت کی بعدیت نہین ہے بلکہ نکاح کی بعدیت مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ نہین ہے۔ اور تیسری وجہ۔ اسکی صحت امام الحرمین اور امام رافعی نے (شرح صغیر) مین کی ہے کہ فقط مدخولہا کی تحریم ہے اسوجہ سے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اشعث بن قیس نے

حضرت عمر کے زمانہ مین مستعیذہ سے نکاح کیا حضرت عمر نے اشعث کے رجم کرنے کا قصد کیا حضرت عمر کو کسی نے خبر کردی کہ وہ عورت جس سے اشعث نے نکاح کیا ہے مدخول بہا نہین ہے۔ حضرت عمر اون کے رجم سے باز رہے اور علما کا خلاف اوس عورت کے باب مین بھی جاری ہے جس نے فراق کو اختیار کیا لیکن اصح قول اوس کے باب مین امام الحرمین اور امام غزالی کے نزدیک حلت ہے اور ایک جماعت نے اس کے ساتھ بوجہ حاصل ہونے فائدہ تخییر کے قطعی حکم کیا ہے تخییر دنیا کی زینت سے تمکن ہے۔ اور اوس لونڈی کے باب مین جسکو بعد وطی کے چھوڑدیا ہے چند وجوہ ہین اون مین سے تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر موت کے بعد اوسکو چھوڑا ہے جیسے ماریہ تو وہ حرام ہے اور اگر لونڈی کو اپنی زندگی مین بیع کردیا ہے تو وہ حلال ہے حرام نہین ہے

باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ انبیا مین سے جو نبی آپ سے آگے تھے وہ اپنے نفوس سے برائی کی مدافعت کرتے اور اپنے اعدا پر اون کے قول کو رد کرتے تھے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا قول ہے (یا قوم لیس بی ضلالۃ) اور حضرت ہود علیہ السلام کا قول (یا قوم لیس بی سفاہۃ) اور اس قول کے مشابہ جو اقوال وارد ہوئے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون نے جس امر کو آپکی طرف منسوب کیا تھا اللہ تعالی اوس سے آپکی برات کا والی ہوگیا اپنی ذات سے آپکے اعدا پر رد کیا اللہ تعالی نے فرمایا۔ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون۔ اور فرمایا۔ ماضل صاحبکم وماغوی وماینطق عن الہوی۔ اور فرمایا وما علمناہ الشعر اور ان آیات کے سوا اور آیتین ہین۔

باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے آپکی رسالت پر قسم کھائی ہے اور فرمایا یس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ امر ہے کہ آپنے دو قبلوں اور دو ہجرتوں
کے درمیان جمع کیا ہے اور آپکے واسطے شریعت اور طریقت جمع کی گئی ہے اور دوسرے
انبیاء کے واسطے یہ نہتا کہ شریعت اور حقیقت جمع کی جاتی مگر ان دونوں میں سے ایک کہ شریعت ہے
اس پر دلیل حضرت موسیٰ کا قصہ حضرت خضرؑ کے ساتھ ہے اور حضرت خضر علیہ السلام کا قول ہے
کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے میں ایک علم پر ہوں اسے موسیٰ تمکو سزاوار نہیں ہے کہ تم اوس علم کو
جانو اور اسے موسیٰ اللہ تعالیٰ کے علم سے تم ایک علم پر ہو مجھکو یہ سزاوار نہیں ہے کہ میں اوس علم کو
جانوں شیخ جلال الدینؒ فرماتے ہیں کہ مینے از روے استنباط کے اس حدیث سے پہلے یہ
کلام کیا تھا غیر اس کے کہ میں علما کے کلام سے کسی کے کلام پر اس مسئلہ پر واقف ہوا ہوں پھر مینے
دیکھا کہ بدر بن الصاحب نے اپنے تذکرہ میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کے
شواہد میں سے اوس سارق کی حدیث کو پایا جس کے قتل کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے امر فرمایا تھا اور اوس نماز پڑھنے والے کی حدیث کو پایا جس کے قتل کے واسطے
آپنے امر فرمایا تھا امور غیب کے اخبار جو آپنے دئے ہیں اوس باب میں آگئے ان کا ذکر ہوچکا ہے۔

اس باب میں جو مطالب بیان کئے گئے ہیں اوس کی وضاحت کی زیادتی کا بیان۔

اس امر کی فہم قوم پر مشکل ہو گئی ہے اگر قوم کے لوگ تامل کرینگے تو ضرور واضح ہو جاوے گا کہ شریعت
سے مراد وہ حکم ہے جو ظاہر میں ہے اور حقیقت سے مراد وہ حکم ہے جو باطن میں ہے علما نے
اس امر کی تصریح کی ہے کہ اکثر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے مبعوث کئے گئے ہیں کہ ظاہر
کے ساتھ حکم کریں نہ اوس شئے پر مقصر کریں جو امور باطنیہ سے ہے اور امور باطنیہ کے حقایق سے ہے
جسپر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مطلع ہوئے ہیں حضرت خضر علیہ السلام اس لئے مبعوث کئے گئے
ہیں جو امر امور باطنیہ اور اون کے حقایق سے ہے اور اوسپر وہ مطلع ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ حکم کریں اور اس سبب سے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام امور باطنیہ کے ساتھ حکم کرنیکے واسطے

مبعوث نہین کئے گئے ہین حضرت خضر علیہ السلام سے لڑکے کو جو قتل کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اوس کا انکار کیا اور اون سے کہا۔ لقد جئت شیئًا نکرا۔ اس لئے کہ قتل نفس خلاف شرع ہے حضرت
خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھکو اس کے ساتھ امر کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ مین بھیجا گیا ہون
اور کہا کہ مینے اوس کو اپنے حکم سے قتل نہین کیا ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے اوس قول کا
معنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اوس ایک علم پر ہین جو علم الٰہی سے ہے (خضر
علیہ السلام کے آخر قول تک) شیخ سراج الدین بلقینی نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ علم سے
مراد حکم کا نافذ کرنا ہے اور اوس کا معنی یہ ہے کہ اے موسیٰ تمکو سزاوار نہین ہے کہ اوس علم کو جانو
تاکہ اوس کے ساتھ عمل کرو اس لئے کہ اوس علم کے ساتھ عمل کرنا شرع کے مقتضی کے منافی ہے
اور یہ سزاوار نہین ہے کہ مین اوس علم کو معلوم کرون اور اوس کے مقتضی کے ساتھ عمل کرون اسلئے
کہ وہ عمل حقیقت کے مقتضا کے منافی ہے شیخ سراج الدین نے کہا ہے کہ اس صورت پر اوس
ولی کو جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہے جسوقت وہ کسی حقیقت پر مطلع ہو تو جائز نہین ہے کہ
بمقتضائے حقیقت حکم نافذ کرے اور اوس پر یہ واجب ہے کہ حکم ظاہر کو نافذ کرے۔ انتہی۔ اور
حافظ ابن حجر نے (اصابہ) مین کہا ہے کہ ابو حیان نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ جمہور علما اس امر پر
متفق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہین اور اون کا علم اون امور باطنیہ کی معرفت تھی جنکی وحی
اون کو بھیجی گئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہر کے ساتھ حکم تھا پس اسطرف اشارہ کیا ہے
کہ حدیث مین دو علمون سے مراد حکم بالباطن اور حکم بالظاہر ہے نہ دوسرا امر۔ اور شیخ تقی الدین
سبکی رح نے کہا ہے کہ وہ حکم جس کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام بھیجے گئے ہین وہ اونکی خاص شریعت ہے
پس کل شریعت نہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولاً یہ امر کیا گیا کہ ظاہر کے ساتھ
حکم کرین نہ اوس شے کے ساتھ حکم کرین جو باطن اور حقیقت سے ہے اور آپ اوس پر مطلع ہوئے
ہین جیسے اکثر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اور اسواسطے فرمایا کہ ہم ظاہر کے ساتھ حکم کرتے ہین اور
ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ مین ظاہر کے ساتھ حکم کرتا ہون اور سرایر کا متولی اللہ تعالیٰ جلشانہ ہے

اور آپنے فرمایا کہ جو حکم مین سنتا ہون اوس موافق حکم کرتا ہون جس شخص کے واسطے مین دوسرے حق کے ساتھ حکم کرون گا تو وہ نہ ہوگا مگر آتش دوزخ کا ایک قطعہ۔ اور آپنے عباس سے فرمایا تمہارا ظاہر ہمارے ذمہ ہے اور تمہارے دل کی چھپی بات وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جن لوگون نے غزوہ تبوک سے تخلف کیا تھا اور نہین گئے تھے آپ اون کے عذر کو قبول فرماتے تھے اور اون کے سرایر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سونپتے تھے۔ اور آپنے اوس عورت کے باب مین فرمایا جسکو رجم نہین کیا اگر مین کسی کو بغیر بینہ کے رجم کرنے والا ہوتا تو مین اوس کو ضرور رجم کرتا۔ اور بھی آپنے فرمایا اگر قرآن شریف نہ ہوتا تو میرا اور اوس عورت کا عجب معاملہ ہوتا یہہ کل امور اوس باب مین صریح ہین کہ آپ حکم نہین فرماتے تھے مگر بظاہر شرع گواہ یا اعتراف مجرم کے ساتھ نہ اوس حکم پر حکم فرماتے تھے جو امور باطنیہ اور اوس کے حقایق سے ہوتا اور اللہ تعالیٰ آپکو اوس پر مطلع کرتا تھا۔ پھر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ نے آپکا شرف زیادہ کیا اور آپکو یہ اذن دیا کہ آپ باطن امور اور اوس حکم پر حکم کرین جو حقایق امور سے ہے اور آپ اوس پر مطلع ہوئے ہین پس اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے اوس شریعت کے درمیان جو انبیا کے لئے تھی اور اوس شریعت کے درمیان جو حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تھی جمع کیا یہ وہ خصوصیت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپکو مخصوص کیا ہے اور دو امر آپکے سوا کسی کے لئے جمع نہین کئے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ کل علما نے اسپر اجماع کیا ہے کہ کسی کے واسطے یہ حکم نہین ہے کہ اپنے علم سے کسی کو قتل کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے اور اسکی شاہد اوس مصلی اور سارق کی حدیث ہے کہ اون دونون کے قتل کے واسطے آپنے امر فرمایا تھا اس لئے کہ آپ اون دونون کے باطن امور پر مطلع ہوئے تھے اور اون دونون سے اوس فعل کا آپکو علم ہوا تھا جو قتل کو واجب کرتا ہے۔ شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین کہ مینے ان دو حدیثون کے ساتھ آخر باب مین جو استشہاد کیا ہے اور علما نے اوس کو نہین سمجھا اگر وہ علما اوس کو سمجھ جاتے تو وہ ضرور اس امر کو پہچان لیتے کہ مراد فقط حکم ظاہر اور باطن کے ساتھ ہی

نہ دوسری شے دوسری شے نہ کوئی مسلم کہے گا نہ کوئی کافر اور نہ بیمارستان کے مجنون لوگ - اور بعض سلف نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اتبک حکم حقیقت کو نافذ کرتے ہین اور وہ لوگ جو یکایک مرجاتے ہین خضر علیہ السلام ہی اون کو قتل کر ڈالتے ہین اگر یہ امر صحیح ہو گا تو خضر علیہ السلام اس امت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بطریق نیابت ہون گے اور خضر علیہ السلام آپکے تابعین سے ہو گئے جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام جسوقت نازل ہون گے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپکی طرف سے حکم کرین گے اور آپکے تابعین اور آپکی امت سے ہو جاوین گے -

باب

عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے طور پر اور وادی مقدس مین کلام کیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سدرۃ المنتہی کے پاس کلام کیا اور آپ کے واسطے کلام اور رویت کو درمیان جمع کیا اور محبت اور خلت کے درمیان جمع کیا - ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ مینے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی خلت دی اور موسٰی علیہ السلام سے مینے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا اور اے محمد مینے تمکو اپنی خلت اور محبت دی اور مینے تم سے بالمواجہ کلام کیا -

ابن عساکر نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالی نے موسٰی علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا - اور عیسٰی علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا - اور آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا آپکو فضیلت سے کیا دیا گیا - تنبے مین حضرت جبریل علیہ السلام اوترے اور یہ کہا کہ آپکا رب فرماتا ہے اگر مینے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا تو آپکو مینے اپنا حبیب کیا اور اگر مین

موسیٰ علیہ السلام سے زمین پر کلام کرنے کے طور پر کلام کیا کرتا تھا تو آپ سے مینے آسمان پر کلام کیا اور اگر مینے عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا تو مینے آپکا نام مبارک قبل اس کے کہ مین مخلوق کو پیدا کرون دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور آپ آسمان پر اوس جگہہ گئے کہ کوئی شخص آپ سے پہلے اوس جگہہ نہین گیا اور آپکے بعد کوئی شخص اوس جگہہ نجاوے گا۔ اور اگر مینے حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا تو آپکے ساتھ مینے انبیا کو ختم کر دیا اور مینے کسی ایسی مخلوق کو نہین پیدا کیا کہ میرے نزدیک آپ سے اکرم ہو۔ اور آپکو مینے حوض کوثر اور شفاعت اور ناقہ اور تلوار اور تاج اور عصا اور حج اور عمرہ اور رمضان کا مہینہ اور شفاعت یہ کل عطا کیا یہان تک عطا کیا کہ میرے عرش کا سایہ قیامت مین آپ پر ممدود ہوگا۔ اور حمد کا تاج آپکے سر پر معقود ہوگا اور مینے اپنے نام کے ساتھ آپکا نام قرین کیا کسی جگہہ میرا ذکر نہین کیا جاتا ہے یہان تک کہ میرے ساتھ آپکا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور مینے دنیا و اہل دنیا کو اس لیئے پیدا کیا کہ آپکی بزرگی اور آپکی منزلت جو کچھ میرے نزدیک ہے اوس کی معرفت مین اون کو دون اور اگر آپکو مین پیدا نہ کرتا تو دنیا کو مین پیدا نہ کرتا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام عطا فرمایا ہے۔ اور مجھکو اپنی رویت عطا کی ہے اور مجھکو مقام محمود اور اوس حوض سے فضیلت دی جسپر لوگ وارد کیئے جاوین گے۔

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مجھکو رات مین لے گئے یعنی مجھکو معراج ہوئی میرے رب نے مجھکو یہان تک قریب کیا کہ میرے اور میرے رب کے درمیان مثل قاب قوسین کے یا اوس سے زیادہ قربت تھی اور مجہہ سے فرمایا اے محمد کیا تم کو اس امر کا غم ہے کہ مینے تمکو آخر النبیین کیا ہے مینے اپنے رب سے کہا کہ مجھکو اسکا غم نہین ہے میرے رب نے فرمایا کیا تمکو اپنی امت کا یہ غم ہے کہ مینے اوس کو امتون سے آخر پر پیدا کیا ہے مینے اپنے رب سے کہا مجھکو اسکا غم نہین ہے

میرے رب نے فرمایا کہ اپنی امت کو خبر کرو کہ مینے اون کو آخر امم اس لئے کیا ہے کہ اونکے سامنے اور امتون کو فضیحت کرون گا اور اون کو اور امتون کے سامنے فضیحت نکرونگا۔

باب

شیخ عزالدین نے کہا ہے کہ آپکے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے آپ سے انواع وحی کے ساتھ کلام کیا ہے وحی تین قسم ہے ایک رویای صادقہ ہے دوسرے بے واسطہ کلام ہے تیسرے جبریل علیہ السلام کے واسطہ سے کلام ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص مین ہے کہ آپکے آگے اور پیچھے ایک ایک مہینہ کے راستہ پر آپکو آپکے رعب سے نصرت دی گئی ہے اور آپکو جوامع الکلم دے گئے ہین اور روئے زمین کے خزانون کی کنجیان آپکو دی گئین اور ہر ایک شے کا علم آپکو دیا گیا ہے مگر پانچ چیزون کا علم نہین دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ پانچ چیزون کا علم بھی دیا گیا ہے اور روح کا علم آپکو دیا گیا ہے۔ اور دجال کے امر مین آپ سے وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی نبی سے آپ سے پہلے بیان نہین کی گئی اور آپکا اسم مبارک احمد ہوا ہے اور حضرت اسرافیل کا آپکے پاس اوترنا۔ اس آخر کو ابن سبع نے شمار کیا ہے۔ اور آپکے لئے نبوت اور سلطنت کے درمیان جمع کیا گیا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھکو وہ شے دی گئی جو انبیا مین سے کسی کو نہین دی گئی مجھکو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھکو روئے زمین کی کنجیان دی گئین۔ اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی میرے لئے طہور کی گئی۔ اور میری امت خیر الامم کی گئی۔

مسلم نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین انبیا پر چھہ چیزون سے فضیلت دیا گیا ہون۔ مجھکو جوامع الکلم عطا کیئے گئے۔ اور رعب کے ساتھ مجھکو نصرت دی گئی۔ اور میرے لیئے غنیمتین حلال کی گئین اور زمین میرے لیئے مسجد اور طہور کی گئی اور مین جمیع مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور میرے ساتھ نبی ختم ہو گئے۔

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو وہ پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے پہلے کسی نبی کو وہ چیزین نہین دی گئین۔ مجھکو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی۔ اور جوامع الکلم مجھکو عطا کیئے گئے۔ اور غنیمتین میرے لیئے حلال کی گئین حضرت علی نے کہا کہ دو خصلتون کو مین بھول گیا اور اسی حدیث کی روایت ابونعیم نے کی ہے اور دونون خصلتون کو ذکر کیا ہے ایک خصلت یہ ہے کہ مین اسیض اور اسود اور احمر کی طرف بھیجا گیا ہون۔ اور دوسری خصلت یہ ہے کہ کل زمین میرے لیئے مسجد اور طہور کی گئی ہے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمن پر ایک مہینے کے راستہ پر رعب کے ساتھ نصرت دیئے گئے تھے۔

طبرانی نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ خصلتون سے کل انبیا پر مجھکو فضیلت دی گئی ہے مین کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا اور میری شفاعت میری امت کے لیئے ذخیرہ کی گئی ہے۔ اور رعب کے ساتھ مجھکو اون دشمنون پر نصرت دی گئی ہے۔ جو میرے آگے اور پیچھے ایک ایک مہینہ کی مسافت پر ہین۔ اور کل زمین میرے لیئے مسجد اور طہور کی گئی ہے اور غنیمتین میرے لیئے حلال کی گئین ہین اور مجھسے پہلے کسی کے واسطے حلال نہین ہوئین۔

ابونعیم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو یہ بشارت دی کہ اللہ تعالی نے مجھکو ملائکہ سے مدد دی ہے اور نصرت

میرے پاس آئی ہے اور میرے سامنے رعب کیا گیا ہے اور میرے پاس غلبہ اور قدرت اور ملک آیا ہے اور میرے اور میری امت کے لیئے غنیمتین طیب ہوئی ہین اور ہم سے پہلے کسی کے لیئے غنیمتین طیب نہین ہوئین - امام غزالی رح نے احیار العلوم مین کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نبوت اور ملک اور غلبہ جمع ہونے کے سبب باقی انبیا سے آپ افضل تھے اس لیئے کہ اللہ تعالی نے آپکے سبب سے دنیا اور دین کی صلاح کو اکمل کیا۔ اور انبیا مین سے کسی نبی کے واسطے سیف اور ملک نہ تھا۔

بیہقی نے قتادہ سے اللہ تعالی کے قول وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا مین روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے مکہ سے مخرج صدق سے نکالا اور آپکو مدینہ مین مدخل صدق مین داخل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم ہوا کہ آپکو اس امر نبوت کی طاقت نہین ہے مگر سلطان یعنے غلبہ اور حجت اور قدرت اور ملک کے ساتھ پس کتاب اللہ اور حدود کتاب اللہ اور فرایض کتاب اللہ اور اقامت کتاب اللہ سے سلطان نصیر یعنی حجت اور قدرت کو آپنے اللہ تعالی سے چاہا اس لیئے کہ سلطان وہ عزت ہے جو منجانب اللہ ہے اللہ تعالی نے اوس عزت کو اپنے بندون کے درمیان اسطور سے کیا ہے کہ اگر وہ نہوتی تو بعض بعض کو لوٹ کہسوٹ لیتا اور آدمیون مین جو شخص قوت والا ہوتا وہ ضعیف کو کھا جاتا۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو رعب کیساتھ نصرت دی گئی۔ اور مجھکو جوامع الکلم عطا کیے گئے اور اوس درمیان کہ مین سو رہا تھا روئے زمین کے خزانون کی کنجیان میرے پاس لائی گئین اور میرے سامنے رکھدی گئین۔ ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور تم لوگ اون خزانون کو زمین سے نکالتے ہو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ جوامع الکلم یہ ہین کہ اللہ تعالی آپکے لیئے اون امور کثیرہ کو جمع کرتا ہے جو آپ سے پہلے وحی مین امر واحد یا

دو امرون مین یا اوس کی مثل مین لکھے جاتے تھے۔

طبرانی نے سند حسن کے ساتھ اور بیہقی نے (کتاب الزہد) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کوہ صفا پر تھے آپنے فرمایا اے جبریل آل محمد کے واسطے نہ ایک مٹھی گیہون کا آٹا ہے اور نہ ایک ہتیلی بھر ستو ہین آپکا یہ کلام اوس سے زیادہ سریع نہ تھا کہ آپنے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی جیسے دیوار گر پڑتی ہے آپ کے پاس اسرافیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپنے جو کچھ فرمایا اللہ تعالے نے اوس کو سنا آپکے پاس زمین کے جمیع خزانون کی کنجیون کے ساتھ مجھکو بہیجا ہے اور مجھکو یہ امر کیا ہے کہ تہامہ کے پہاڑ یاقوت اور زمرد اور سونا اور چاندی کر کے آپکے ساتھ چلاؤن جہان آپ جاوین وہ پہاڑ آپکے ساتھ رہین اگر آپ ایسا چاہتے ہین تو مین کرسکتا ہون اگر آپ چاہین تو نبی باوشاہ ہوکر رہین یا چاہین تو نبی عبد ہوکر رہین جبریل علیہ السلام نے آپکی طرف اشارا کیا کہ آپ تواضع اختیار کرین آپنے تین بار فرمایا کہ مین نبی عبد ہوکر رہنا چاہتا ہون۔

طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے پاس آسمان سے وہ فرشتہ اوترا جو مجھسے پہلے کسی نبی کے پاس وہ نہین اوترا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے پاس وہ فرشتہ اوترے گا وہ فرشتہ اسرافیل علیہ السلام ہین اوس فرشتہ نے مجھسے کہا کہ مین آپکے رب کا رسول ہون آپکے پاس آیا ہون مجھکو یہ امر کیا ہے کہ آپکو اس امر مین اختیار دون اگر آپ چاہین تو نبی عبد ہوکر رہین اور اگر آپ چاہین تو نبی باوشاہ ہوکر رہین مینے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا اونھون نے میری طرف یہ اشارا کیا کہ آپ تواضع کرین اگر مین یہ کہتا کہ مین نبی باوشاہ ہوکر رہون گا تو پہاڑ سونا ہوکر میرے ساتھ چلتے۔

احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی کنجیان میرے پاس ایک ابلق گھوڑے پر لائی گئین اوس گھوڑے کو جبریل علیہ السلام لائے اوسپر سندس کا قطیفہ تھا

(قطیفہ روئی دار کپڑا)

ابن سعد اور ابو نعیم نے ابراہیم سے او نھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے میرے سامنے پیش کیا کہ میرے واسطے بطحائی مکہ کو سونا کر دے مینے کہا اے میرے رب یہ نکر لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ ایک دن پیٹ بھرون اور ایک دن بھوکا رہون جسوقت مین بھوکا رہونگا تو تجھسے تضرع کرونگا اور تجھکو یاد کرونگا۔ اور جسوقت پیٹ بھرا ہوگا تیری حمد کرونگا اور تیرا شکر کرونگا۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار کی ایک عورت میرے پاس آئی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا دیکھا جو تہ کی ہوئی ایک عبا تھی وہ دیکھکر چلی گئی اور اوس نے میرے پاس ایک ایسا بچھونا بھیجا جسمین صوف بھرا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے آپنے مجھسے پوچھا ای عائشہ یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی انصاریہ میرے پاس آئی اوس نے آپکا بچھونا دیکھا وہ چلی گئی اور اوس نے میرے پاس یہ بھیجدیا آپنے تین بار فرمایا اسکو پھیر دو اور مجھکو یہ پسندیدہ معلوم ہوا کہ وہ بچھونا میرے گھر مین رہے پھر آپنے فرمایا اے عائشہ اس بچھونے کو پھیر دو قسم ہے اللہ تعالی کی اگر مین چاہتا تو میرے ساتھ اللہ تعالی سونے اور چاندی کے پہاڑونکو روان کرتا۔

ابن عساکر نے اسحاق بن بشر کے طریق سے جو یبر سے او نھون نے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاقہ کی عار دلائی اور مشرکین نے کہا کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازارون مین پھرتا ہے اس کہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزین ہوئے آپکے پاس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا کہ آپکا رب آپکو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق پھر آپکے پاس رضوان خازن الجنان آئے

اون کے ساتھ نور کا ایک جامہ وان تھا وہ چمک رہا تھا اور رضوان نے آکر عرض کیا کہ یہ خزاین دنیا کی کنجیان ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ چاہنے والے کی طور پر دیکھا جبریل علیہ السلام نے اپنے دونون ہاتھون سے زمین کی طرف اشارا کیا کہ آپ تواضع کرین آپنے فرمایا اے رضوان ان کنجیون کی مجھکو حاجت نہین ہے آپکو یہ ندا کی گئی کہ آپ اپنی نگاہ اوپر اوٹھا کر دیکھیئے آپنے اوپر نگاہ اوٹھائی یکایک آپنے دیکھا کہ آسمانون کے دروازے عرش تک کھول دیے گئے ہین۔ اور جنت عدن ظاہر ہوگئی ہے آپنے انبیا کے منازل اور اون کے غرفے دیکھے یکایک اپنے منازل کو دیکھا کہ کل انبیا کے منازل سے فوق ہین آپنے فرمایا کہ مین راضی ہوگیا علما یہ گمان کرتے ہین کہ اس آیت کو رضوان نے نازل کیا ہے۔ تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک آخر آیت تک۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اسحاق کذاب ہی اور جویبر ضعیف ہے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین اور ابو یعلی نے ابو موسی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فواتح الکلم اور جوامع الکلم اور خواتم الکلم مجھکو عطا کیے گئے ہین۔

احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ ہر شے کی کنجیان مجھکو دی گئی ہین مگر پانچ چیزون کی نہین دی گئین ان اللہ عندہ علم الساعۃ آخر آیت تک۔

احمد اور ابو یعلی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی کو ہر شی کی کنجیان دی گئی ہین بغیر پانچ چیزون کے جو اس آیت مین مذکور ہین۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ آخر آیت تک۔

احمد نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہین بہیجا گیا مگر اوس نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہی اور مین جو ہون مجہسے دجال کے امر مین وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی سے بیان نہین کی گئی دجال اعور ہے یعنی کانڑا ہے اور تمہارا رب اعور نہین ہے -

فصل بعض علما اس طرف گئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ چیزون کا بہی علم دیا گیا تھا اور قیامت کے وقت کا علم اور روح کا علم دیا گیا تھا اور آپکو ان چیزون کے علم کو چھپاتے کے واسطے امر کیا گیا تھا

باب

ابن سبع نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ آپ بھوکے سوتے تھے اور صبح کو کھانا کھائے ہوئے اوٹھتے تھے۔ اور کوئی شخص نہ تھا جو قوت کے ساتھ آپ پر غالب ہوتا۔ اور آپ جبوقت طہور کا ارادہ فرماتے اور پانی نہین پاتے تو آپ اپنی انگشتان مبارک کو پہیلا دیتے تہے آپکے انگشتان مبارک سے پانی جاری ہو جاتا تھا یہان تک کہ آپ طہارت کر لیتے تھے اور یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے آپکے واسطے محبت اور خلت اور کلام کے درمیان جمع کیا تھا۔ اور اللہ تعالی نے آپ سے اوس جگہہ کلام کیا ہے کہ جس جگہہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی مرسل نبی نہین گیا تھا۔ اور یہ امر تھا کہ چلتے وقت آپکے واسطے زمین لپٹتی تھی -

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکو شرح صدر ہوا اور آپکا گناہ ساقط کیا گیا اور آپکا ذکر بلند کیا گیا آپکے ذکر کو رفعت یون ہوئی کہ آپکا اسم مبارک اللہ تعالی کے اسم مبارک کے ساتھ اقتران ہوا اور آپسے ایسے حال مین مغفرت کا وعدہ اللہ تعالی نے کیا کہ آپ زندہ تھے اور چلتے پھرتے اور صحیح تھے اور آپ حبیب الرحمن ہین اور اولاد آدم علیہ السلام کے

سرور ہین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق ہین ان صفات سے آپ
باقی انبیا اور ملائکہ سے افضل ہین اور آپکے سامنے آپکی تمام امت پیش کی گئی یہانتک
کہ آپنے کل امتیون کو دیکھہ لیا اور جو شے آپکی امت مین ہونے والی تھی یہان تک
کہ قیامت قایم ہوگی آپکے سامنے پیش کی گئی اور آپ بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور آیۃ
الکرسی اور سورۃ البقرہ کی خواتیم اور مفصل اور سبع طوال کے ساتھ مختص ہوئے ہین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا
لک ذکرک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔

بزار نے جید سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مین انبیا پر چھہ چیزون سے فضیلت دیا گیا ہون کسی نبی کو جو مجھسے پہلے تھا وہ چیزین عطا نہین
کی گئین۔ میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے اور غنیمتین میرے واسطے حلال ہوئین۔ اور میری
امت خیر الامم کی گئی۔ اور کل روئے زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی۔ اور مجھکو کوثر عطا کی گئی
اور مجھکو میرے رعب سے نصرت دی گئی۔ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری
جان ہے۔ تمہارا صاحب قیامت کے دن صاحب لوا الحمد ہے اور اوس لوا کے نیچے حضرت آدم
ہون گے آدم سے کم درجہ جو لوگ ہین اونکی کیا حقیقت ہے۔ شیخ عزالدین ابن عبد السلام نے کہا ہے
کہ آپکے خصایص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مغفرت کی خبر دی اور یہ نقل نہین کیا گیا کہ
اس خبر کی مثل اللہ تعالیٰ نے انبیا مین سے کسی کو خبر دی ہو بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا کو
مغفرت کی خبر نہین دی اسپر دلیل انبیا کا یہ قول ہے کہ موقف مین نفسی نفسی کہین گے۔ اور ابن کثیر نے
اپنی تفسیر مین آیت فتح کے مقام پر کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون خصایص
مین سے ہے جن خصایص مین آپکے سوا کوئی شریک نہین ہے۔ اور طبرانی۔ اور بیہقی اور ابونعیم نے
ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے

رب سے ایک سوال کیا اور مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ خاص اوس سوال کو اللہ تعالی سے مین نہ کرتا مینے اپنے رب سے عرض کیا اے میرے رب مجھسے پہلے بہت رسول تھے اون مین سے وہ رسول تھا جو مردہ کو زندہ کرتا تھا۔ اور اون مین سے وہ رسول تھا جو ہوا اوس کی مسخر کی گئی تھی اللہ تعالی نے مجھ سے یہ فرمایا الم اجدک یتیما فاویتک الم اجدک ضالا فہدیتک۔ الم اجدک عائلا فاغنیتک الم اشرح لک صدرک ووضعت عنک وزرک الم ارفع لک ذکرک۔ مینے عرض کی اے میرے رب بیشک ایسہی ہے۔

ابن سعد نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم ضجنان مین تھے مینے آدمیونکو دیکھا کہ وہ اپنے سواریون کے جانورون کو دوڑا رہے ہین اور ہانکتے ہین یکایک مینے سنا وہ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اوترو مینے اپنی سواری کے جانور کو آدمیون کے ساتھ ہانکا یہانتک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچے یکایک مینے آپکو ایسی حال مین پایا آپ سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا پڑہ رہے ہین جبکہ سورہ فتح کو جبریل علیہ السلام نے نازل کیا جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مین آپکو مبارک باد دیتا ہون جبکہ جبریل علیہ السلام نے آپکو تہنیت دی تو کل مسلمانون نے آپکو تہنیت دی ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو یعلی اور ابن حبان اور ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی کے قول ورفعنا لک ذکرک مین روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھسے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے جسوقت میرا ذکر کیا جاتا ہے میرے ساتھ آپکا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے آپکے ذکر کو دنیا اور آخرت مین بلند کیا ہے پس کوئی خطیب اور کوئی کلمہ شہادت پڑہنے والا اور کوئی نمازی نہین ہے مگر اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ پکارتا ہے۔

ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امر آسمانی سے جس چیز کے ساتھ اللہ تعالی نے مجھکو حکم فرمایا جبکہ اوس سے مینے فراغت پائی تو

مینے عرض کیا اے میرے رب مجھ سے پہلے کوئی نبی نہتہا مگر تونے اوس کا اکرام کیا تونے ابراہیم
علیہ السلام کو خلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم کیا اور داؤد علیہ السلام کے واسطے پہاڑونکو
مسخر کیا اور سلیمان علیہ السلام کے واسطے ہوا اور شیاطین کو مسخر کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے
مردون کو زندہ کیا۔ تو نے میرے لئے کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تیتے ان کل چیزون سے
افضل جو شئے ہے وہ آپکو نہین دی وہ یہ ہے کہ مین ذکر نہین کیا جاتا مگر میرے ساتھ آپکا ذکر
کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہے کہ مینے آپکی امت کے سینون کو اناجیل کیا ہے آپکی امت کے
لوگ قرآن شریف کو ظاہر پڑہتے ہین اور مینے یہ اناجیل کسی امت کو نہین دین اور مینے اپنے عرش کے
خزانون مین سے ایک کلمہ آپکی طرف نازل کیا وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے اور معراج کی حدیث
مین جو سابق گزر چکی ہے یہ وارد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کی ثنا کی
اور کہا جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ جس نے مجھکو عالمین اور کافۃ الناس
کے واسطے رحمت کرکے بہیجا۔ اور مجھپر وہ فرقان نازل کیا جس مین ہر شئے کا بیان ہے۔ اور میری
امت کو ایسا خیر امت کیا جو آدمیون کی ہدایت کے واسطے نکالی گئی ہے اور میری امت کو امت
وسط کیا۔ اور میری امت کو ایسا کیا کہ وہ لوگ آخرین امم اور اولین امم ہین۔ اور میرے لئے شرح
صدر کیا۔ اور میرا گناہ معاف کیا۔ اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند کیا۔ اور مجھکو فاتح اور خاتم کیا۔
یہ حمد سنکر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حمد کے سبب سے تم سب انبیا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بڑہ گئے۔ اور اس حدیث مین یہ وارد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ آپ
سوال کیجیے آپنے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ تونے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا اور اونکو عظیم ملک
عطا کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر تونے کلام کیا اور تونے داؤد علیہ السلام کو
ملک عظیم عطا فرمایا اور اون کے لئے لوہے کو نرم کیا اور پہاڑ اون کے مسخر کیے اور سلیمان علیہ السلام کو
عظیم ملک عطا کیا۔ اور انس اور جن اور شیاطین اور ہوا اون کے مسخر کی۔ اور تونے اون کو ایسا
ملک عطا کیا کہ اون کے بعد کسی کے لئے سزاوار نہین ہے۔ اور تونے عیسیٰ علیہ السلام کو

توراۃ اور انجیل تعلیم کی اور اون کو وہ رتبہ دیا کہ اندھے مادرزاد اور مبروص کو صحت دیتے تھے
اور اون کو اور اون کی ماں کو شیطان رجیم سے پناہ مین رکھا شیطان کو اون دونون پر راستہ
نہ تھا یہ سن کر آپکے رب تبارک وتعالی نے فرمایا کہ مینے آپکو خلیل اختیار کیا ہے اور خلیل
توراۃ مین حبیب الرحمن مکتوب ہے۔ اور آپکو مینے کافۃ الناس کی طرف بھیجا۔ اور آپکی
امت کو ایسا کیا کہ وہی لوگ آخرین ہین اور وہی اولین ہین۔ اور مینے آپکی امت کو ایسا کیا ہے
کہ کوئی خطیہ اون کا معاف نہ ہوگا یہانتک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے عبد اور
میرے رسول ہین۔ اور آپکو مینے خلقت مین اول النبیین کیا ہے۔ اور بعثت مین اون سے
آخر کیا ہے۔ اور آپکو مینے سبع المثانی عطا کی ہے اور کسی نبی کو جو آپ سے پہلے تھا وہ عطا
نہین کی۔ اور وہ خزانے جو میرے عرش کے نیچے ہین آپکو مینے اون مین سے سورہ بقرہ کے
خواتیم عطا کئے ہین آپ سے پہلے کسی نبی کو مینے وہ خواتیم عطا نہین کئے۔ اور آپکو مینے فاتح
اور خاتم کیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے مجھکو
چھ چیزون کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ میرے دشمنون کے دلون مین ایک مہینہ کی مسافت
سے میرا رعب ڈالا ہے۔ اور میرے لئے غنایم حلال ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے
غنایم حلال نہین ہوئے۔ اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی۔ اور فواتح کلام اور
جوامع الکلام مجھکو عطا کئے گئے اور میری امت میرے سامنے پیش کی گئی اور مجھ سے امت کا
کوئی تابع اور متبوع مخفی نہ رہا۔

طبرانی نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ آجکی شب اس حجرہ کے پاس میری امت جو اول ہوگی اور جو آخر ہوگی میرے
سامنے پیش کی گئی سایل نے پوچھا یا رسول اللہ آپکے سامنے وہ لوگ پیش کئے گئے ہونگے
جو پیدا کئے گئے ہین وہ لوگ کیونکر پیش کئے گئے ہون گے جو پیدا نہین کئے گئے آپ نے
فرمایا کہ طین مین اون سب کی صورتین میرے لئے بنائی گئین تم لوگون مین سے جو کوئی اپنے

صاحب کو پہچانتا ہے مین اوس سے زیادہ ہر ایک انسان کو پہچانتا ہون۔

دار قطنی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھپر وہ آیت نازل کی گئی جو سلیمان علیہ السلام کے بعد کسی نبی پر میرے سوا وہ آیت نازل نہین کی گئی وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک آیت جو کتاب اللہ سے ہے آدمیون نے اوس کو بھلا دیا وہ آیت سوائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پر نازل نہین ہوئی تھی مگر یہ کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہین جن پر وہ نازل ہوئی ہے وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

ابو عبید اور ابن الضریس دونون نے قرآن شریف کے فضایل مین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تحت عرش جو خزانہ ہے آیت الکرسی اوس خزانہ مین سے تمہارے نبی کو دی گئی ہے اور تمہارے نبی سے پہلے کسی کو آیت الکرسی عطا نہین کی گئی۔

ابو عبید نے کعب سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار آیتین عطا کی گئی ہین جو موسی علیہ السلام کو وہ عطا نہین کی گئین وہ آیتین للہ ما فی السموات وما فی الارض سے ختم سورہ بقرہ تک یہ تین آیتین ہین اور آیت الکرسی ایک آیت ہے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (شعب) مین حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیتین سورہ بقرہ کے آخر سے اوس خزانہ سے جو تحت عرش ہے مجھکو عطا کی گئی ہین مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ آیتین عطا نہین کی گئین۔ اور احمد نے ابوذر سے اس حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کی ہے۔

طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دو آیتین سورۂ بقرہ کے آخر کی آمن الرسول سے اوس کے خاتمہ تک جو ہین ان آیتون مین مکرر نظر کرو اور اون کے معانی مستخرج کرو اس لیئے کہ اللہ تعالی نے ان آیتون کے سبب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ کیا ہے

حاکم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خواتیم تحت عرش سے مجھکو عطا کئے گئے اور مفصل نافلہ کے طور پر ہے۔

مسلم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوس نے کہا کہ آپکو دو نوروں کی بشارت ہو آپکو وہ دو نور دئے گئے کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہین دئے گئے وہ دو نور فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خواتیم ہین۔

بیہقی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توراۃ کی جگہہ سبع طوال مجھکو عطا کئے گئے اور زبور کی جگہہ کئی سورتین اور انجیل کی جگہہ مثانی اور مفصل کے ساتھ مجھکو فضیلت دی گئی ہے۔

ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول ولقد آتیناک سبعا من المثانی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ سبع طوال ہین اور وہ کسی کو عطا نہین کئے گئے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور موسیٰ علیہ السلام کو اون مین سے دو دئے گئے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبع مثانی اور طوال دے گئے ہین اور موسیٰ علیہ السلام کو چھہ دئے گئے۔

ابن مردویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول سبع من المثانی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ مراد سبع طوال ہین موسیٰ علیہ السلام کو چھہ دی گئے تھے جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح کو ڈالدیا تو دو چلے گئے اور چار باقی رہ گئے۔

ابن مردویہ نے اللہ تعالی کے قول سبع من المثانی مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی کے واسطے سبع مثانی ذخیرہ کئے گئے اور آپکے سوا کسی نبی کے واسطے ذخیرہ نہین کئے گئے۔

بیہقی نے (شعب) مین اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو

نجوی کرنے والا اختیار کیا۔ اور مجھکو حبیب اختیار کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھکو میری عزت اور میرے جلال کی قسم ہے کہ میں اپنے خلیل اور اپنے نجوی کرنے والے پر اپنے حبیب کو اختیار کرون گا۔

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں اور ابو نعیم نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں اپنے رب کا حبیب ہون۔

ابو نعیم نے (معرفت) میں عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے یکایک ایک ابر نظر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ نازل ہوا اور اوس نے کہا کہ آپکی ملاقات کے باب میں اللہ تعالیٰ سے میں ہمیشہ اذن چاہتا تھا جبکہ اذن کا وقت آگیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھکو اذن دیا کہ میں آپکو یہ بشارت دون کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے اکرم کوئی نہیں ہے۔

بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اکرم الخلق ہون گے۔ بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ آپکے اور انبیا کے درمیان خطاب میں فرق واقع ہوا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا فلا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے فرمایا وما ینطق عن الھوی ہوا سے اللہ تعالیٰ نے بعد قسم کھانے کے آپکی تنزیہ کی ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرمایا ہے ففررت منکم لما خفتکم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے فرمایا واذ یمکر بک الذین کفروا آخر آیت تک اللہ تعالیٰ نے مکہ سے آپکے خروج اور ہجرت کا احسن

عبارت سے کنایہ کیا ہے اور ایسا ہی اپنے قول مین اخرج کو آپکے دشمن کی طرف نسبت کیا ہے۔
اور فرمایا ہے اذ اخرجہ الذین کفروا من قریتک التی اخرجتک اور آپکو اوس فرار سے یاد نہین کیا
جس مین آپکی ایک نوع ذلت تھی انتہی کلامہ۔

باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اوس شخص پر
جس نے آپسے نجوی کیا یہ فرض کیا کہ اپنی سرگوشی کے روبرو صدقہ کو پیش کرے اور انبیا مین سے
کسی کے واسطے یہ معین نہین کیا اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا
بین یدی نجواکم صدقۃ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی مین روایت
کی ہے کہا ہے کہ مسلمانون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے مین کثرت کی
یہان تک سوال کئے کہ آپ پر دشواری ہوگئی اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے نبی سے اس
مشقت کی تخفیف کرے جبکہ وہ ارشاد فرمایا تو کثیر آدمیون نے بخل کیا اور سوال کرنے سے باز
رہے اللہ تعالی نے اس کے بعد (ءاشفقتم) آخر آیت تک نازل کیا اور آدمیون پر توسیع فرمائی اونپر
تنگی نہین کی۔

سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سرگوشی کی اوس نے ایک دینار تصدق کیا جس شخص نے پہلے یہ کیا وہ حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ تھے پھر رخصت نازل ہوئی فاذلم تفعلوا وتاب اللہ علیکم۔

باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے تمام عالم پر آپکی طاعت مطلقاً فرض کی ہے اس فرضیت مین نہ کوئی شرط ہے اور نہ کوئی استثنا ہے
فرمایا ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ اور فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
اور اللہ تعالی نے قول اور فعل مین مطلقاً آپکی پیروی آدمیون پر واجب کی ہے اس مین کوئی

استثنا نہیں کیا ہے فرمایا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور آپکے خلیل کی اقتدا مین استثنا کیا اور فرمایا لقد کان لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم یہانتک کہ فرمایا الا قول ابراہیم لابیہ۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ آپکے خصائص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپکے اسم مبارک کو اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنی کتاب مین اپنی طاعت اور اپنی معصیت اور اپنے فرائض اور اپنے احکام اور اپنے وعدہ اور اپنے وعید کے ذکر کے وقت از روئے بزرگی اور تعظیم کے قرین کیا ہے اور فرمایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین۔ ویطیعون اللہ ورسولہ انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ۔ برأۃ من اللہ ورسولہ۔ واذان من اللہ ورسولہ۔ استجیبوا للہ وللرسول۔ ومن یعص اللہ ورسولہ شاقوا اللہ ورسولہ۔ ومن یشاقق اللہ ورسولہ۔ ومن یحادد اللہ ورسولہ۔ ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ۔ یحاربون اللہ ورسولہ ماحرم اللہ ورسولہ۔ قل الانفال للہ وللرسول۔ فان للہ خمسہ وللرسول فردوہ الی اللہ والرسول ما اتاہم اللہ ورسولہ۔ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ اغناہم اللہ ورسولہ من فضلہ کذبوا اللہ ورسولہ۔ انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ۔

باب

ابن سبع نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب مین آپکا وصف آپکے ایک ایک عضو سے کیا ہے اللہ تعالی نے آپکے وجہ مبارک کے باب مین فرمایا ہے قد نری تقلب وجہک فی السماء اور اللہ تعالی نے آپکی آنکھون کے باب مین فرمایا ہے لاتمدن عینیک اور آپکی زبان مبارک کے باب مین فرمایا ہے۔ فانما یسرناہ بلسانک اور آپکے ہاتھ اور گردن مبارک کے باب مین فرمایا ہے ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک اور آپکے سینہ اور پشت مبارک کے باب مین فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک اور آپکے قلب شریف کے باب مین فرمایا ہے نزلہ علی قلبک اور آپکے خلق شریف کے باب مین فرمایا ہے وانک لعلی خلق عظیم۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے وہ شے ہے جنکی روایت بزار اور طبرانی نے
ابن عباس سے کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی
نے چار وزیرون سے مجھکو مدد دی ہے دو وزیر اہل آسمان سے ہین کہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام
ہین۔ اور دو وزیر اہل زمین سے ہین کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین وہ حدیث جسکی ابن ماجہ اور ابو نعیم نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی ہے یہ ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت راستہ چلتے تھے تو
آپکے اصحاب آپکے آگے چلتے تھے اور آپکی پشت مبارک ملائکہ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے کہ آپکے
پیچھے ملائکہ چلتے تھے وہ حدیث جسکی روایت حاکم اور ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو سات رفیق عطا کیے گئے
اور مجھکو چودہ رفیق عطا کیے گئے حضرت علی سے کسی نے پوچھا وہ چودہ رفیق کون لوگ ہین حضرت
علی نے کہا کہ مین اور حمزہؓ اور میرے دو بیٹے اور جعفرؓ اور عقیلؓ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور مقدادؓ
اور سلمانؓ اور عمارؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ہین۔

دار قطنی نے (موتلف) مین جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نبی نہین ہے مگر
اوس نے اپنے بعد ایک دعائے مستجاب اپنے اہل بیت مین چھوڑی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد ہم اہل بیت مین دو مستجاب دعائین چھوڑی ہین ایک دعا ہم اہل بیت کے
شدائد کے واسطے ہے۔ اور دوسری دعا ہماری حاجتون کے لیئے ہے وہ دعا کہ ہماری شدائد کے
لیئے سبب ہے یہ ہے یا دائم لم یزل یا الٰہی واٰلہ آبائی یا حی یا قیوم اور وہ دعا کہ ہماری حاجتون کے لیئے ہی
یہ ہے یا من یکفی من کل شیء ولا یکفی منہ شیء یا اللہ رب محمد اقض عنی الدین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی کنیت کے
ساتھ کنیت حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ آپکے اسم مبارک کے ساتھ نام رکھنا حرام ہی دوسرے
انبیا مین یہ امر ثابت نہین ہوا کہ اون کے نام اور کنیت رکھنے کی حرمت ہو۔

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور نام کو جمع نہ کرو اس لیئے کہ مین ابو القاسم ہون اللہ تعالی عطا کرتا ہے اور مین قسمت کرتا ہون۔

احمد نے عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری سے اونھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور میرا اسم جمع نہ کرو۔

احمد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع مین تشریف رکھتے تھے ایک مرد نے یا ابا القاسم کہکے پکارا آپنے اوس کی طرف مڑکے دیکھا اوس مرد نے کہا کہ مینے آپکو نہین پکارا ابو القاسم آپ سے میری مراد نہین ہے تب آپنے فرمایا میری نام پر نام رکھو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکھو۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار مین سے ایک مرد کے لڑکا پیدا ہوا اوس نے اوس کا نام محمد رکھا انصار نے سنکر غضب کیا اور انصار نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب مین حکم چاہینگے انصار نے آپ سے اوس کا ذکر کیا آپنے فرمایا انصار نے اچھا کیا پھر آپنے فرمایا کہ میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو سوا اس کے نہین ہے کہ مین قاسم ہون تم لوگون کے درمیان قسمت کرتا ہون۔ امام شافعی رح نے فرمایا ہی کہ کسی کے واسطے سزاوار نہین ہے کہ ابو القاسم کنیت رکھے اس مین یہ امر مساوی ہے کہ اوسکا نام محمد ہو یا محمد نہ ہو۔ امام رافعی رح نے فرمایا ہے کہ ایمہ دین مین سے وہ علما ہین جنھون نے اسم اور کنیت کے درمیان جمع کرنے کو کراہیت پر حمل کیا ہے اور تنہا اسم کو یا کنیت کو جایز رکھا ہے (یعنی یا کنیت آپکی رکھی جاوے یا نام رکھا جاوے) اور امام مالک رح اسطرف گئے ہین کہ آپکے بعد کنیت رکھنا جایز ہے اس وجہ سے کہ وہ معنی جس سے ایذا آپکی مفہوم ہوتی ہے آپکی بعد زایل ہو گیا ہے اور آپکی حیات مین وہ معنی موجود تھا کہ اگر کوئی شخص ابو القاسم کسی کی کنیت رکھکر پکارتا تو اس گمان سے کہ آپکو پکارا ہے آپ متوجہ ہوتے اور فی نفسہ دوسرے شخص کو اوس نے

پکارا ہوتا تو پہر آپکی ایذا کا باعث ہوتا [illegible] آپکی کنیت [illegible] ہی آپکی حیات کے ساتھ مختص تھی جو حدیث
مین وارد ہوئی ہے - اور شیخ سراج الدین [illegible] ملقن کی (خصایص) مین ہے کہ دوسرے علما اس
مذہب سے علیحدہ اور اکیلے ہو گئے ہین [illegible] نے منع کیا ہے کہ آپکے نام کے ساتھ نام نہ رکھا
جاوے ایسی حالت مین کیونکر جایز ہو سکتا ہے کہ آپکی کنیت کے ساتھ کسی کی کنیت رکھی جاوے
اسکو شیخ زکی الدین المنذری نے حکایت کیا ہے شیخ جلال الدین فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ
ابن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
ہر ایک لڑکے کو جسکا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ تھا جمع کیا اور اون کو ایک
مکان مین داخل کیا کہ اون کے نامون کو تغیر کر دین اون لڑکون کے باپ سنکر آئے اور انہون نے
یہ شہادت پیش کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام لڑکون کا نام اپنے نام پر رکھا ہے حضرت
عمر نے اون کو چھوڑ دیا ابوبکر نے کہا ہے کہ اون لڑکون مین میرا باپ بہی تھا -

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص مین ہے کہ آپکے نام کے ساتھ نام رکہنی مین فضیلت ہے اور اوس نام کی توقیر اور اوس کی تعظیم اور احترام واجب ہے

بزار اور ابن عدی اور ابو یعلی اور حاکم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولاد کا نام محمد رکہتے ہو اور پھر اون کو لعنت کرتے ہو -

بزار نے ابو رافع سے روایت کی ہے ابو رافع نے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ کسی کا نام محمد رکھو تو اوس کو نہ مارو اور
اوس کو محروم نہ کرو -

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جس شخص کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اوس نے اون تین مین سے ایک کا نام بھی
محمد نہین رکھا تحقیق وہ جاہل رہا اور طبرانی نے اسی کی مثل واثلہ کی حدیث سے روایت کی ہے -

ابن ابی عاصم نے ابن ابی فدیک کے طریق سے جہم بن عثمان سے اونھون نے ابن جشیب سے اونھون نے اپنے باپ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے گا وہ میری ایسی برکت کی امید رکھے جو اوس پر وہ برکت پھونچتی رہے گی اور وہ برکت روز قیامت تک چلی جائے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ یہ جایز ہے کہ آپکی قسم اللہ تعالیٰ کو دیجاوے

بخاری نے تاریخ [illegible] اور بیہقی نے (دلایل اور دعوات) مین روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور ابو نعیم نے (معرفۃ) مین عثمان بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک نابینا مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجے کہ مجھکو عافیت دے آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس امر کو آخرت پر رکھہ اور اگر تو چاہتا ہی تو مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون اوس نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی آپنے امر فرمایا کہ وضو کرے اور اچھے طور سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اور اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذہ فیقضیہا لی اللھم شفعہ فی جیسے ارشاد ہوا تھا اوس مرد نے کیا وہ ایسی حال مین کھڑا ہوا کہ بینا ہو گیا تھا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرفۃ) مین ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عثمان بن عفان کے پاس کسی حاجت سے آتا جاتا تھا اور حضرت عثمان اوسکی طرف التفات نہین کرتے تھے اور اوس کی حاجت پر نظر نہین کرتے تھے اوس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور اون سے اسکی شکایت کی عثمان بن حنیف نے اوس سے کہا کہ وضو کا لوٹا لاؤ اور وضو کرو پھر مسجد مین جاؤ اور دو رکعت نماز پڑہو پھر یہ دعا پڑھو اللھم انی اسالک واتوجہ

الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی لی حاجتی اور اوسوقت تم اپنی حاجت کو ذکر کرو پھر تم جاؤ یہان تک کہ مین جاؤن یہ سن کر وہ گیا اور جیسے عثمان بن حنیف نے کہا تھا اوس نے کیا پھر وہ حضرت عثمان بن عفان کے دروازہ پر آیا دربان آیا اور اوس نے اوس مرد کا ہاتھ پکڑا اور اوسکو حضرت عثمان کے پاس داخل کیا حضرت عثمان نے اپنے ساتھ اوس کو طنفسہ پر بٹھلایا اور اوس سے کہا تیری جو حاجت ہے بین اوس مین غور کرتا ہون پھر وہ مرد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلا اور اوس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور کہا جزاک اللہ خیرا حضرت عثمان میری حاجت پر نظر نہین کرتے تھے اور نہ میری طرف التفات کرتے تھے یہان تک نوبت آئی کہ مینے اون سے کلام کیا عثمان بن حنیف نے سن کر کہا تم نے حضرت عثمان سے کیا کلام کیا ہے ولیکن مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال مین دیکھا ہے کہ آپکے پاس ایک نابینا آیا اور اوس نے اپنی بصر کے جاتے رہنے کی شکایت کی آپنے اوس سے پوچھا کیا تو صبر کرسکتا ہے اوس نابینا نے عرض کی یا رسول اللہ میرا کوئی رہبر نہین ہے مجھپر یہ امر دشوار ہے آپنے اوس سے فرمایا کہ وضو کا لوٹا لاؤ اور وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا مانگو۔ اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیجلی لی عن بصری اللھم شفعہ فی وشفعنی فی نفسی۔ عثمان نے کہا واللہ ہم لوگ آپسمین سے ابھی جدا نہین ہوے تھے یہان تک کہ وہ نابینا مرد داخل ہوا وہ ایسا صحیح تھا گویا اوس کو کچھ ضرر نہ تھا۔

شیخ عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ یہ سزاوار ہے کہ یہ امر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقصور ہو اس لئے کہ آپ اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہین اور بغیر آپکے اور انبیا اور ملائکہ اور اولیا مین سے جو لوگ ہین اللہ تعالی کو اون کی قسم نہ دیجاوے اس لئے کہ وہ آپکے درجہ مین نہین ہین اور یہ سزاوار ہے کہ یہ خصوصیت اون خصایص مین سے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختص ہین آپکے علوی درجہ اور مرتبہ پر تنبیہ ہو۔

باب

ماوردی نے اپنی (تفسیر) مین کہا ہے کہ ابن ابی ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شان ہے کہ آپ پر خطا کا اطلاق جایز نہین ہے اور آپکے سوا جو انبیا سے ہین اون پر خطا کا اطلاق جایز ہے اس لئے کہ آپ خاتم النبیین ہین آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہین ہے جو آپکی خطا کو جانے بخلاف اور انبیا علیہم السلام کے کہ اون کی خطا دوسرے انبیا جان سکتے تھے اسواسطے اللہ تعالی جل شانہ نے آپکو خطا سے بچایا اور (امام شافعی) نے کہا ہے کہ حق یہ امر ہے کہ آپکے اجتہاد مین خطا نہ تھی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی صاحبزادین اور آپکی ازواج مطہرات کو تمام نساء عالمین پر فضیلت ہے اور آپکی ازواج کا ثواب اور عقاب المضاعف ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے یانساء النبی لستن کاحد من النساء اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یانساء النبی من یات منکن وواینیین۔

ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل عورتون کی خیر مریم علیہا السلام ہین اور (کل عورتون کی خیر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہین۔

حارث بن ابی اسامہ نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام اپنے نساء عالم کی خیر ہین اور فاطمہ اپنے نساء عالم کی خیر ہین۔

ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ سیدۃ النساء اہل جنت کی ہین۔

ابونعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالی تمہارے غضب کے سبب سے غضب کرتا ہے اور تمہاری خوشنودی کے سبب سے خوشنود ہوتا ہے۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ فاطمہ نے اپنی فرج کو پارسائی سے رکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو اور اون کی ذریت کو آتش دوزخ پر حرام کیا
ابن حجر نے کہا ہے کہ جس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ آپکی بنات کو آپکی ازواج مطہرات پر
تفضیل ہے وہ وہ حدیث ہے جسکی ابو یعلیٰ نے ابن عمر سے روایت کی ہے ابن عمر نے کہا کہ عمر رضی نے کہا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حفصہ رضی عثمان سے اچھے کے ساتھ بیاہ کیا اور عثمان نے
حفصہ سے اچھی کے ساتھ بیاہ کیا (یعنی عثمان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے ہین حفصہ
رسول اللہ صلعم کی بی بی ہوئین اور حفصہ سے رسول اللہ صاحب کی صاحبزادی اچھی ہین وہ عثمان کی
بی بی ہوئین۔)

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ چار گروہ ایسے ہین جن کو دو بار اجر دیا جائے گا ایک گروہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
آخر حدیث تک علما نے کہا ہے کہ دو بار اجر آخرت مین ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک اجر دنیا مین ہے
اور دوسرا اجر آخرت مین ہوگا۔ اور علما نے عذاب کے المضاعف ہونے مین اختلاف کیا ہے کہا گیا ہے
کہ ایک عذاب دنیا مین ہے اور ایک عذاب آخرت مین اور آپکی ازواج کے سوا جسوقت کوئی دنیا مین
عقوبت دیا جاوے گا تو آخرت مین عذاب ندیا جاوے گا اس لئے کہ حدود گناہ کے کفارات ہین
اور مقاتل نے کہا ہے کہ دنیا مین دو حدین ہین۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے ایسے ہی جو شخص ازواج نبی کو
قذف کریگا دنیا مین اوسکو عذاب المضاعف ہے قذف کی حد مین ایکسو ساٹھ درہ اوسکو ماری جاوینگے
اور شفا مین قاضی عیاض مین بعض ایمہ سے روایت ہے کہ یہ امر یعنی حد قذف سوا حضرت عایشہ کے
خاص ہے حضرت عایشہ کا قذف کرنے والا قتل کیا جاوے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ شخص جو آپکی باقی
ازواج مین سے ایک کو بھی قذف کرے گا وہ قتل کیا جاوے گا۔ صاحب تلخیص نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے لئن اشرکت لیحبطن عملک اور آپکے غیر کا عمل باطل ہوگا مگر کفر پر موت کے ساتھ اور
شفا مین کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے باب مین فرمایا ہے لقد کدت ترکن الیہم آخر آیت تک۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت مین ہے کہ آپکی اصحاب کو سوائے انبیاء کے عالمین پر تفضیل ہے

ابن جریر نے (کتاب السنتہ) مین جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے میرے اصحاب کو سوا مرسلین اور انبیاء کے جمیع عالمین سے برگزیدہ کیا ہے اور میرے اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ تعالی علیہم کو برگزیدہ کیا ہے اور اون کو میرے اصحاب مین خیر کیا ہے اور میرے اصحاب مین کل خیر ہین اور میری امت کو کل امتون سے برگزیدہ کیا ہے اور میری امت مین سے چار قرنون کو چنا ہے پہلا اور دوسرا اور تیسرا قرن پے درپے ہے یا متفرق ہے اور چوتھا فرد ہے (یعنی اکیلا ہے) جمہور نے کہا ہے کہ صحابہ مین سے ہر ایک اوس ہر ایک سے افضل ہے جو اوس کے بعد ہے اگرچہ اوس بعد والے نے علم اور عمل مین ترقی کی ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکے دو شہرون کو باقی شہرون پر فضیلت ہے اور اس امر کے ساتھ آپکو خصوصیت ہے کہ دجال اور طاعون اون دونون شہرون مین داخل نہ ہوگا۔ اور آپکو اس امر کے ساتھ خصوصیت ہے کہ آپکی مسجد کو باقی مسجدون پر فضیلت ہے اور اس امر کیساتھ آپکو خصوصیت ہے کہ جس جگہہ مین آپ دفن ہوئے ہین وہ جگہہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔

احمد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد مین ایک نماز اون ہزار نمازون سے جو اس کے غیر مسجد مین پڑہی جاوین افضل ہے مگر مسجد حرام کہ وہ مستثنی ہے اور مسجد حرام مین ایک نماز اوس نماز سے جو میری اس مسجد مین

پڑہی جاوے سو نمازون سے افضل ہے۔

ترمذی نے عبد اللہ بن عدی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مکہ واللہ تو اللہ تعالی کے شہرون مین اچھا شہر ہے اور جو زمین کہ اللہ تعالی کو دوست ہے تو اوس سے اللہ تعالی کو زیادہ دوست ہے۔

حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی تو نے مجھکو ایسی جگہہ سے نکالا جو مجھکو زیادہ دوست تھی جگہون مین جو جگہہ اچھی ہے وہان تو مجھکو مسکن دے۔

احمد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ملائکہ ڈھانپے ہوئے ہین اون کے ہر ایک نقب پر ایک فرشتہ ہے مدینہ اور مکہ مین طاعون اور دجال داخل نہ ہوگا۔ علما نے کہا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تفضیل مین سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے محل خلاف ہے آپکی قبر شریف بالاجماع خیر البقاع ہے بلکہ کعبہ سے وہ افضل ہے بلکہ ابن عقیل حنبلی نے ذکر کیا ہے کہ آپکی قبر شریف عرش سے افضل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی شریعت مین غنیمتین حلال ہوئین اور کل روی زمین مسجد کی گئی اور مٹی طاہر کی گئی اور وہ بعوض وضو کے تیمم ہے دو قولون مین سے یہ ایک قول ہے۔

یہ تین چیزین غنایم کا حلال ہونا اور زمین کا مسجد ہونا اور مٹی کا طاہر ہونا متعدد احادیث مین آئے ہین اور اون آثار مین جو آپکے ذکر کے باب مین آئے اور چلے ہین کہ توراة اور انجیل مین آپکا ذکر ہے ان چیزون کا ذکر کیا گیا ہے

طبرانی نے ابو الدرداء سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزون کے ساتھ مجھکو فضیلت دی گئی ہے من اور میری امت کے لوگ نمازمین صفین باندہتے ہین جیسے ملایکہ صفین

باندھتے ہین۔ اور مٹی میرے واسطے وضو کی گئی اور کل زمین میرے لئیے مسجد کی گئی۔ اور میرے واسطے غنیمتین حلال کی گئی ہین۔ حلیمی نے کہاہے کہ استدلال کیا جاتاہے کہ وضو اس امت کے خصایص سے ہے اوس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتاہے کہ جو صحیحین مین ہے کہ میری امت قیامت کے دن ایسے حال مین بلائی جاوے گی کہ وضو کے آثار سے اون کی پیشانیین اور ہاتھ پاون روشن ہون گے یہ قول حلیمی کا یون رد کیا گیاہے کہ وہ امر جس کے ساتھ غرہ اور تحجیل مختص ہے وہ اصل وضو نہین ہے اصل وضو کیونکر ہوگا حال یہ ہے کہ حدیث مین یہ وارد ہے کہ یہ میرا وضو ہے اور اون انبیا کا وضو ہے جو مجھسے پہلے تھے۔ ابن حجر نے کہاہے کہ اس رد کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بر تقدیر ثبوت اس حدیث کے یہ حدیث احتمال رکھتی ہے کہ وضو انبیا علیہم السلام کے خصایص مین سے ہو نہ انبیا کی امتون کے واسطے مگر اس امت کے خصایص مین سے وضو ہو۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ اس احتمال کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو آگے اوس باب مین آچکی ہے کہ آپکا ذکر توراۃ اور انجیل مین ہے اور آپکی امت کی صفت مین ہے کہ اپنے ہاتھون اور پیرون کا وضو کرین گے۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیاہے۔ اور دارمی نے کعب الاحبار سے اور بیہقی نے روایت وہب سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر یہ فرض کیا گیاہے کہ ہر ایک نماز مین طہارت کرین جیسے کہ انبیا پر فرض کیا گیا تھا پھر بیہقی نے کہا کہ طبرانی نے (اوسط) مین اوس سند سے کہ جسمین ابن لہیعہ ہے نے بریدہ سے روایت کی ہے کہاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا پانی مانگا پھر ایک ایک عضو کو دہویا اور آپنے فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ اللہ تعالی نماز کو قبول نہین کرتاہے مگر اس کے ساتھ پھر آپنے ہر ایک عضو کو دو دو بار دھویا اور فرمایا کہ جو امتین تم سے پہلے تھین یہ اون کا وضو ہے پھر آپنے ہر ایک عضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور اون انبیا کا وضو ہے جو مجھسے پہلے تھے اس حدیث مین اس امر کی تصریح ہے کہ وضو امم سابقہ کیواسطے تھا پھر اوس مین ہمارے لئیے اون سے خصوصیت ہے اور خصوصیت وضو مین ہر ایک عضو کا تین تین بار دھونا ہے جیسے کہ انبیا کیواسطے تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ پانچ وقتون کی نمازین آپکے واسطے جمع ہوئین اور کسی کے لئے جمع نہین ہوئین اور اس خصوصیت مین ہے کہ اول آپنے عشا کی نماز پڑہی ہے اور آپسے پہلے کسی نبی سنے عشا کی نماز نہین پڑہی۔

طحاوی سنے عبد اللہ بن محمد بن عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی فجر کا وقت تھا آدم سنے دو رکعتین پڑہین پس صبح کی نماز ہوگئی اور اسحاق علیہ السلام کا ظہر کے وقت فدیہ دیا گیا ابراہیم علیہ السلام سنے چار رکعتین پڑہین پس ظہر کی نماز ہوگئی اور عزیر علیہ السلام وفات کے بعد اوٹھائے گئے اون سے پوچھا گیا کم لبثت اونھون سنے جواب دیا یوما اوس وقت اونھون سنے آفتاب کو دیکھا کہا او بعض یوم اونھون سنے چار رکعتین پڑہین پس عصر کی نماز ہوگئی اور داؤد علیہ السلام کی مغفرت مغرب کے وقت کی گئی اونھون سنے چار رکعتین پڑہین مشقت سے تھک گئے تیسری رکعت مین بیٹھ گئے پس مغرب کی نماز تین رکعتین ہوگئین اور اول جس شخص نے آخر عشا کی نماز پڑہی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔

بخاری سنے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے ایک رات عشا مین دیر کی یہان تک کہ آدہی رات ہوگئی پھر آپ مکان سے باہر تشریف لائے جبکہ آپنے اپنی نماز ادا کر لی جو لوگ آپکے پاس حاضر ہوئے تھے اون سے آپنے فرمایا کہ تمکو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تمپر ہے وہ نعمت یہ ہے کہ تمہارے سوا کوئی شخص نہین ہے کہ اس گھڑی نماز پڑہے یا آپنے یہ فرمایا اس گھڑی مین تمہارے سوا کسی سنے نماز نہین پڑہی۔

احمد اور نسائی سنے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عشا مین تاخیر کی پھر آپ مکان سے مسجد کی طرف تشریف لائے یکایک آدمیون کو ایسے حال مین پایا کہ نماز کا انتظار کر رہے ہین آپنے اون سے فرمایا تم سنو تمہارے سوا ان اہل ادیان سے

کوئی شخص نہین ہے کہ اس گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہو۔

ابو داؤد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات صلوۃ عتمہ یعنی عشا مین تاخیر فرمائی یہان تک کہ گمان کرنے والے نے یہ گمان کیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہین پھر آپ مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ اس نماز مین تم لوگ تاخیر کرو اسلئے کہ اس نماز کی سبب تم لوگ تمام امتون پر فضیلت دئے گئے ہو اور یہ نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہین پڑھی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اور آمین کہنے اور روئے بقبلہ ہونے نماز مین اور صف باندہنے مین جیسے ملائکہ صف باندہتے ہین اور تحیہ سلام کے ساتھ مخصوص ہین۔

مسلم نے حذیفہ اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے اون کو جمعہ سے گمراہ کیا یہود کے واسطے روز شنبہ تھا اور نصاریٰ کیواسطے روز یکشنبہ اللہ تعالیٰ ہم لوگون کو لایا اور ہم کو اوس نے جمعہ کے واسطے ہدایت کی اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو پیدا کیا اور اسی طور سے وہ لوگ روز قیامت مین ہمارے تابع ہون گے۔ ہم لوگ اہل دنیا سے آخر مین ہین اور قیامت کے دن اہل دنیا سے اول ہین تمام خلایق سے پہلے ان کے واسطے حکم الٰہی جاری کر دیا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے جو باتین علمائے بنی اسرائیل سے سنین اون باتون کے باب مین ہم سے لوگون ذکر کیا گیا ہے کہ یحیی بن ذکریا علیہما الصلوۃ والسلام پانچ کلمات کے ساتھ بھیجے گئے تھے جو شخص مرنے کے وقت تک اون کلمات کے ساتھ عمل کرتا قیامت کے دن اوس سے حساب نہ ہوتا۔ ایک یہ کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرین اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نکرین

دوسرے نماز پڑہین تیسرے صدقہ دین چوتھے روزہ رکہین پانچوین اللہ تعالی کا ذکر کرین۔ اور اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ پانچون عطا کین اور اون کے ساتھ پانچ چیزین دوسری زیادہ عطا کین ایک جمعہ دوسرے سمع تیسرے طاعت چوتھے ہجرت پانچوین جہاد۔

احمد نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصارے کسی شے پر ہم سے حسد نکرین گے جیسے اونھون نے جمعہ کو ہم سے حسد کیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو جمعہ کی ہدایت کی اور وہ لوگ جمعہ سے گمراہ رہے اور اوس قبلہ پر ہم سے وہ لوگ حسد کرین گے کہ اللہ تعالی نے ہمکو اوس کی ہدایت کی اور وہ اوس سے گمراہ رہے اور وہ لوگ ہم سے اس قول پر رشک کرین گے کہ ہم امام کے پیچھے آمین کہین گے۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے کسی شے پر تم سے حسد نہین کیا جتنا حسد سلام اور آمین کہنے پر کیا ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین معاذ بن جبل سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے مسلمانون سے ان تین چیزون سے کسی افضل چیز پر حسد نہین کیا ایک سلام دوسرے اقامت صفوف اور تیسرے امام کے پیچھے فرض نماز مین الحمد کے بعد جو آمین کہتے ہین۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تین چیزین مجھکو عطا کی گئی ہین۔ صفون مین نماز مجھکو عطا کی گئی ہے اور سلام مجھکو عطا کیا گیا ہے سلام اہل جنت کا تحیہ ہے اور آمین مجھکو عطا کی گئی ہے اور جو لوگ تم سے پہلے تھے کسی کو آمین عطا نہین کی گئی مگر یہ ہے کہ ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالی نے آمین عطا کی ہو اس لئے کہ موسی علیہ السلام دعا مانگتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو تین چیزون سے آدمیون پر فضیلت دی گئی ہے کل زمین ہمارے واسطے مسجد کی گئی ہے اور کل زمین کی مٹی ہمارے واسطے پاک کی گئی ہے اور ہماری

صفین ملایکہ کی صفون کی مثل کی گئی ہین اور وہ آیتین جو آخر سورہ بقرہ کے ہین اوس خزانہ سے مجھکو دی گئی ہین جو تحت عرش سے ہے مجھسے پہلے کسی کو اوس خزانہ سے نہین عطا کی گئین اور نہ میرے بعد کسی کو عطا کی جاوین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان اور اقامت کیساتھ مختص ہین

سعید بن منصور نے ابو عمیر بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے چچے انصار مین سے تھے اونھون نے مجھکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کیواسطے اہتمام فرمایا کہ آپ آدمیون کو کیونکر نماز کے لیئے جمع کرین آپ سے کسی نے کہا کہ حضور نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا کیجے آپکو یہ بات پسند نہ آئی پھر آپ سے کسی نے بوق کو ذکر کیا یہ بھی آپکو پسندیدہ معلوم نہ ہوا۔ اور آپنے فرمایا کہ بوق یہود کے امر سے ہے پھر آپسے آدمیون نے ناقوس کو ذکر کیا یہ بھی آپکو پسندیدہ معلوم نہ ہوا آپنے فرمایا کہ یہ نصاریٰ کے امر سے ہے عبداللہ بن زید آپکے پاس سے ایسے حال مین پلٹے کہ وہ اس امر کا اہتمام کر رہے تھے اون کے خواب مین اذان دکھائی گئی۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نماز مین رکوع کی ساتھ اور نماز مین جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے قول وارکعوا مع الراکعین مین یہ ذکر کیا ہے کہ رکوع کی مشروعیت نماز مین اس ملت کے ساتھ خاص ہے۔ اور بنی اسرائیل کی نماز مین رکوع نہین تھا ہے اسواسطے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ساتھ رکوع کیواسطے امر فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ رکوع کے لئے اوس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے جس کو بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ وہ پہلی نماز جس مین ہم نے رکوع کیا ہے عصر کی نماز ہے مینے پوچھا یا رسول اللہ

یہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ اس کے ساتھ مجھکو امر کیا گیا ہے اور استدلال کی وجہ یہ ہے کہ آپنے اس کے قبل ظہر کی نماز پڑہی اور قبل فرض ہونے نماز پنجگانہ کے اپنے قیام اللیل مین نماز پڑہی اور اس کے سوا بھی پڑہی سابقہ نماز کا بلا رکوع کے ہونا اس امر کا قرینہ ہے کہ امم سابقہ کی نماز رکوع سے خالی تھی اور ابن فرشتہ نے (شرح مجمع مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول مین ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہماری نماز پڑہے گا اور ہمارے قبلہ کے طرف منہ کرے گا وہ ہم لوگون مین سے ہے آپنے اپنے قول (ہماری نماز سے) اوس نماز سے ارادہ فرمایا ہے جو جماعت کے ساتھ پڑہی جاوے اس لئے کہ وہ نماز جو تنہا پڑہی جاتی ہے وہ اون لوگون مین موجود تھی جو ہم سے پہلے تھے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ربنا لک الحمد کہنے کے ساتھ مختص ہین۔

بیہقی نے اپنی (سنن) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے ہم سے کسی شے پر وہ حسد نہین کیا جو حسد کہ تین چیزون پر کیا ہے ایک سلام کرنے پر دوسرے آمین کہنے پر تیسرے اللہم ربنا لک الحمد کہنے پر۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نعلین پہنکر نماز پڑہنے مین آپکو خصوصیت تھی۔

سعید بن منصور نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نعلینون مین نماز پڑہو اور یہود کے ساتھ تشبیہ نکرو اور اس حدیث کی روایت ابو داؤد نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) مین اس لفظ سے کی ہے کہ یہود کی مخالفت کرو اس لئے کہ یہود اپنے موزون اور نعلینون مین نماز نہین پڑہتے ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ محراب مین نماز پڑہنا آپکے لئے مکروہ تھا اور جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے وہ محراب مین نماز پڑہتے تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فنادتہ الملائکۃ وہو قایم یصلی فی المحراب۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین ابو موسیٰ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک کہ وہ اپنی مسجدون کو مذابح نہ بنائین گے جیسے کہ نصارے نے مسجدون مین مذابح بنائے ہین۔

ابن ابی شیبہ نے عبید بن ابی جعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب یہ کہتے تھے کہ قیامت کے علامتون مین سے یہ امر ہے کہ مسجدون مین مذابح اختیار کیے جاوینگے یعنی مسجدون مین طاق بناوین گے۔

ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ان محرابون سے ڈرو اور اپنے آپ کو بچاؤ۔

ابن ابی شیبہ نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قیامت کے نشانیون مین سے یہ امر ہے کہ مسجدون مین مذابح بنائے جاوین گے۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نماز کو طاق مسجد مین مکروہ سمجھا ہے اور اسی حدیث کی مثل حسن اور ابراہیم النخعی اور سالم بن ابی الجعد اور ابی خالد الوالبی سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) مین ابن عمرو سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ان مذابح یعنی محرابون سے بچو۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاحول ولا قوۃ اور بوقت مصیبت انا للہ وانا الیہ راجعون اور تکبیر یعنی اللہ اکبر افتتاح صلوۃ مین کہنے کے ساتھ مختص ہین

لاحول ولا قوۃ کہنے کی حدیث باب شرح صدر اور رفع ذکر مین آگے آچکی ہے اور طبرانی نے ابن عباس سے

روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ وہ شے کسی کو اور امتون مین سے نہین عطا کی گئی وہ شے یہ ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہین۔

عبد الرزاق نے اور ابن جریر نے اپنی تفسیرون مین سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت کے سوا کسی کو انا للہ وانا الیہ راجعون عطا نہین کیا گیا کیا تم لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے قول کو نہین سنتے ہو کہ یا اسفا علی یوسف فرمایا تھا۔

عبد الرزاق نے (مصنف) مین روایت کی ہے کہ ہمکو معمر نے ابان سے خبر دی ہے کہا ہے کہ کسی کو تکبیر عطا نہین کی گئی مگر اس امت کو۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین ابو العالیہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے سوال کیا کہ انبیا علیہم السلام کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے کہا کہ توحید اور تسبیح اور تہلیل کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت کے گناہ استغفار پڑہنے سے بخشے جاتے ہین اور گناہ کی ندامت اون کے واسطے توبہ ہے اور وہ لوگ صدقات اپنے پیٹون مین کہاوین گے اور اون صدقات پر اون کو ثواب دیا جاوے گا۔ اور دنیا مین اون کے ثواب کے لئے تعجیل ہوگی باوجودیکہ اون کے لئے آخرت مین ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔ اور جو دعا مانگین گے اون کے لئے قبولیت ہوگی۔

اکثر ان خصال کی حدیثین اوس باب مین کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل مین ہے آگے آچکی ہین اور فریابی نے کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت کو تین خصلتین دی گئی ہین وہ خصلتین عطا نہین کی گئین مگر انبیا علیہم السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جاتا تھا بلغ ولا حرج وانت شہید علی قومک

واوع اجابت اور اس امت سے فرمایا ماجعل علیکم فی الدین من حرج اور فرمایا لتکونوا شہدا علی الناس اور فرمایا ادعونی استجب لکم۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابوہریرہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وماکنت بجانب الطور اوناودینا مین روایت کی ہے کہا ہے کہ امت محمدیہ کے لوگ یہ ندا کئے گئے یا امتہ محمد استجبت لکم قبل ان تدعونی واعطیتکم قبل ان تسالونی۔

ابونعیم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وماکنت بجانب الطور اوناودینا کو پوچھا کیا ندا تھی اور رحمت کیا تھی آپنے فرمایا وہ کتاب تھی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے لکھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ندا کی یا امتہ محمد سبقت رحمتی غضبی اعطیتکم قبل ان تسالونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی فمن لقینی منکم لیشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدی ورسولی ادخلتہ الجنۃ۔

احمد اور حاکم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ندامت توبہ ہے۔ بعض علمانے کہا ہی کہ ندامت کا توبہ ہونا اس امت کے خصایص مین سے ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساعت اجابت اور لیلۃ القدر اور شہر رمضان کے ساتھ اور ان پانچ خصلتون کے ساتھ کہ جنہین کفارہ ہے اور عید اضحی اور نحر کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے ذبح تھا اور لحد کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے شق تھا اور سحور اور تعجیل افطار اور اکل اور شرب اور فجر تک اباحت جماع کے ساتھ اختصاص تھا اور یوم عرفہ کے ساتھ اختصاص تھا اسکو امام قونوی نے شرح التعرف مین ذکر کیا ہی۔ اور یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اسکے ساتھ آپکو اختصاص تھا۔ نووی نے (شرح المہذب) مین کہا ہے کہ لیلۃ القدر اس امت کے ساتھ مختص ہی لیلۃ القدر کا

اللہ تعالی نے شرف زیادہ کیا ہے لیلۃ القدر جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے اون کے لئے نہین تھی
امام مالک رح نے (موطا مین) کہا ہے مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آدمیون کی عمرین اون سے قبل دکھائی گئین یا جب اللہ تعالی نے چاہا دکھایا گویا آپنے یہ دیکھا کہ آپکی
امت کی عمرون مین او تنی کمی ہے کہ اون کو سوا جو امتین ہین وہ اپنے طول عمر مین اوس عمل کو پہونچے ہین
یہ لوگ اون کے اوس عمل کو نہ پہونچینگے سو اللہ تعالی نے آپکو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینون سے
اچھی ہے اور اس کے بہت سے شواہد ہین جنکو مینے تفسیر مسند مین بیان کیا ہے۔

دیلمی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ
اللہ تعالی نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے اون کو لیلۃ القدر
عطا نہین کی۔

ابن جریر نے عطا سے اللہ تعالی کے قول کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم
تتقون ایاما معدودات مین روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر مہینہ مین تین دن کا روزہ تمپر فرض کیا گیا
ہے اور اس سے پہلے آدمیون کا روزہ تھا پھر اللہ تعالی نے رمضان کا مہینہ فرض کیا۔

ابن جریر نے سدی سے اللہ تعالی کے قول کما کتب علی الذین من قبلکم مین روایت کی ہے کہا ہے
کہ وہ لوگ جو ہم سے پہلے تھے نصاری ہین کہ اون پر رمضان فرض کیا گیا تھا۔ اور اون پر یہ فرض
کیا گیا تھا کہ سونے کے بعد نہ پیوین اور نہ کہائین اور رمضان کے مہینہ مین وہ اپنی عورتون سے
مجامعت نہ کرین سو ان احکام سے نصاری پر رمضان کے روزے سخت ہوگئے نصاری آپسمین
جمع ہوئے اور انھون نے جاڑون اور گرمیون کے درمیان ایک فصل مین روزے ٹہیرائے
اور کہا کہ ہم بیس روزے اور زیادہ کرینگے اون بیس دنون سے اوس فعل کا ہم کفارہ دینگے
جو ہم نے کیا ہے جیسے نصاری کرتے تھے مسلمان ہمیشہ ویسیہی عمل کرتے تھے یہانتک کہ ابی قیس
بن صرمہ اور حضرت عمر کے امر سے جو کچھ واقع ہوا وہ ہوا پس اللہ تعالی نے مسلمانون کو رمضان مین
پینا اور کہانا اور جماع طلوع فجر تک حلال کیا۔

اصفہانی نے (ترغیب) مین ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ مین میری امت کو وہ پانچ خصلتین دی گئی ہین جو امت کہ ان سے پہلی تھی وہ خصلتین اوس کو عطا نہین کی گئین۔ صایم کے دہان کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ دارون کے واسطے فرشتہ افطار تک مغفرت چاہتے ہین اور شیاطین مارو زنجیرون سے باندہے جاتے ہین سو جس چیز کی طرف وہ پہونچتے تھے رمضان مین اوس چیز کی طرف نہین پہونچتے۔ اور رمضان مین ہر روز اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے صالح بندون سے رزق کی موونت ساقط کر دی جاوے اور اے جنت تیری طرف لوگ آوین اور رمضان کی آخر رات مین مسلمانون کی مغفرت کی جاتی ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ رات لیلۃ القدر ہے آپنے فرمایا نہین ولیکن عمل کرنے والے کا اجر وفا نہین کیا جاتا ہے مگر اوس کے عمل کے انقضا کے وقت۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرو سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو عید اضحی کے واسطے امر کیا گیا ہے اس عید کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کیواسطے پیدا کیا ہے۔

مسلم نے عمرو بن العاص سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ ہمارے روزون اور اہل کتاب کے روزون کے درمیان سحر کے کہانے نے فصل کر دیا ہے۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ دین غالب رہیگا جب تک کہ آدمی افطار مین عجلت کرینگے۔ اور یہود اور نصاریٰ افطار مین تاخیر کرتے ہین ابن ابی حاتم نے اور ابن المنذر نے اپنی اپنی تفسیرون مین مجاہد اور عکرمہؓ سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل کے واسطے ذبح تھا اور تم لوگون کے واسطے نحر ہے پھر یہ پڑھا۔ فذبحوہا۔ اور فصل لربک وانحر۔

چارون محدثین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے لئے ہے اور ہمارے غیر کے لئے شق ہے۔

احمد نے جریر بن عبداللہ البجلی سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق اہل کتاب کے واسطے ہے۔

مسلم نے ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوم عاشورا کے روزہ کو کسی نے پوچھا آپنے فرمایا کہ گذشتہ سال کے گناہون کا کفارہ کرتا ہے اور کسی نے یوم عرفہ کے روزہ کو پوچھا آپنے فرمایا کہ گذشتہ سال اور باقی سال کا کفارہ کرتا ہے۔ علمانے کہا ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ ایسا ہی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ اور یوم عاشورا کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر اجر مین مضاعف کی گئی اور اس قول کے قریب وہ حدیث ہے جسکی حاکم نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عرض کی یارسول اللہ مینے توراۃ مین پڑھا ہے کہ طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے ہو آپنے فرمایا کہ طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے اور طعام کے بعد ہو۔ اور حاکم نے نیشاپور کی تاریخ مین حضرت عائشہ رض سے مرفوعا روایت کی ہے کہ وضو طعام سے پہلے ایک حسنہ ہی اور بعد طعام کے وضو دو حسنات ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نماز مین کلام کرنے کی حرمت اور روزہ مین کلام کرنے کی اباحت آپکے اختصاص سے ہے یہ امر اوس کے برعکس ہے جو ہم سے پہلے تھا یعنی نماز مین کلام کرتے تھے اور روزہ مین کلام نہین کرتے تھے۔

سعید بن منصور نے اپنی (سنن) مین محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین ایسے حال مین تشریف لائے کہ آدمی نماز مین اپنی حوائج کی باب مین

کلام کرتے تھے جیسے اہل کتاب نماز مین اپنے حوایج کے باب مین کلام کرتے ہین یہان تک کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ قانتین۔

ابن جریر نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول وقوموا للہ قانتین مین روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل دین نماز مین کلام کرتے تھے اور تم مسلمان لوگ نماز مین اسطور سے قیام کرو کہ اللہ تعالی کے واسطے مطیع ہو۔ اور ابن العربے نے (شرح ترمذی) مین کہا ہے کہ ہم سے پہلے جو امتین تھین اون کا روزہ کلام اور کھانے اور پینے سے امساک تھا وہ لوگ حرج مین تھے اللہ تعالی نے اس امت کیواسطے نصف زمانہ روزہ کا حذف کرنے سے کہ وہ رات ہے اور رات کے نصف روزہ کے حذف کرنے سے کہ وہ کلام سے امساک ہے ارزانی کی اور اس امت کو کلام کرنے کے واسطے رات مین رخصت دی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت خیر الامم اور آخر الامم ہے اور امتین اس امت کے سامنے فضیحت ہوئین اور اس امت کے لوگ فضیحت نہین ہوئے اور اس امت کے لوگون کو اون کی کتاب سینون مین محفوظ رکھنے کی توفیق دی گئی اور اس امت کا نام اللہ تعالی کے دو اسمائے مبارک سے اشتقاق کیا گیا ایک المسلمون دوسرا المومنون ہے اور ان کے دین کا نام اسلام رکھا گیا اور اس وصف کے ساتھ کوئی موصوف نہین ہوا مگر انبیا علیہم السلام نہ اون کی امتین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القران للذکر اور اللہ تعالی عزوجل نے فرمایا ہے ہو سماکم المسلمین من قبل۔

احمد اور ترمذی نے اس معنی مین روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے

آپ اللہ تعالیٰ کے قول کنتم خیر امۃ اخرجت للناس مین فرماتے تھے کہ تم لوگ ستر امتون کو پورا کرنیوالے
ہو تم اون امتون کے خیر ہو اور اون امتون سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ہو ابن ابی حاتم نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ
کہا ہے کہ کوئی امت اسلام مین استجابت دعا مین اس امت سے اکثر نہین تھی اسی لئے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین مکحول سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر کا ایک یہودی مرد پر کوئی حق تھا اوس کے پاس حق طلب کرنے کے
واسطے گئے اور عمر نے یون قسم کھائی قسم ہے اوس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بشر سے برگزیدہ کیا ہے مین تجھکو نہ چھوڑونگا یہودی نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ نے محمد کو بشر سے
برگزیدہ نہین کیا حضرت عمر نے یہودی کے ایک طپانچہ مارا یہودی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آیا اور آپکو خبر کی آپنے فرمایا اسکو اے عمر تم نے جو یہودی کے طپانچہ مارا ہے اسکو اس کے عوض
مین راضی کرو اور یہودی سے خطاب فرمایا اے یہودی آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ ہین
اور موسیٰ نجی اللہ ہین اور عیسیٰ روح اللہ ہین اور مین حبیب اللہ ہون اے یہودی تو اللہ تعالیٰ
کے دو نام لیتا ہے اون دونون نامون کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میری امت کا نام رکھا ہے ۔
اللہ تعالیٰ کا وہ نام اسلام ہے اور اس نام کے ساتھ میری امت کا نام المسلمین اللہ تعالیٰ نے
رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام مومن ہے اور اس نام کے ساتھ میری امت کا نام اللہ تعالیٰ نے
مومنین رکھا ہے اے یہودی تم لوگون نے ایک دن کو طلب کیا اور وہ دن ہمارے لئے
ابھکو دن ذخیرہ کیا گیا اور تمہارے واسطے کل کا دن ہے اور نصاریٰ کے لئے کل کے بعد کا دن ہی
اے یہودی تم اولین لوگ ہو اور ہم آخرین السابقین روز قیامت مین ہین جنت انبیا پر حرام ہے جبتک
کہ مین جنت مین داخل نہون اور جنت کل امتون پر حرام ہے جب تک کہ جنت مین میری امت داخل ہو
اور وہ حدیث آگے آچکی ہے کہ اونکی انجیلین اون کے سینون مین ہین اوس باب مین وہ حدیث
آئی ہے کہ آپکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہ حدیث جسمین یہ ذکر ہے کہ امت محمد آخر الامم ہے

قریب آتی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ عمامہ مین شملہ چھوڑنے اور کمر پر تہبند باندہنے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے اور یہ دونون طریقے ملایکہ کی علامت ہے۔

تہبند باندہنے کا ذکر اون حدیثون مین آگے آچکا ہے کہ آپکی امت کا وصف اوس باب مین آیا ہے جس مین یہ ہے کہ آپکا ذکر توارات اور انجیل مین ہے اوس حدیث کا لفظ یہ ہے یاتزرون علی اوساطہم وہ اپنی کمر پر تہبند باندہینگے۔

دیلمی نے عمرو بن شعیب کے طریق سے روایت کی ہے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ تہبند باندہو جیسے مینے ملایکہ کو دیکھا ہے کہ اپنے رب کے پاس نصف پنڈلی تک تہبند باندہتے ہین۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ عمامون کو اپنے ذمہ لازم پکڑو اور اپنی پیٹہون کے پیچھے اوسکا شملہ چھوڑو اس لیئے کہ عمامہ ملایکہ کی علامت ہے

ابن عساکر نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کے عمامہ باندہا اور اون کے عمامہ مین سے عنبر کے پتے کی مثل چھوڑا پھر آپنے فرمایا کہ مینے ملایکہ کو عمامہ باندہے ہوئے دیکھا ہے۔ اور ابن تیمیہ نے ذکر کیا ہے کہ شملہ کی اصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اپنے رب کو دیکھا کہ آپکے دونون شانون کے درمیان اپنا ہاتھ رکھے ہوے ہے تو آپنے اوس جگہہ کا اکرام شملہ سے کیا لیکن عراقی نے ذکر کیا ہے کہ مینے اس قول کی اصل نہین پائی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ وہ بار گناہ جو پہلی امتون پر تھا آپکی امت سے معاف کیا گیا اور وہ چیزین جنسے پہلی امتون پر تشدد کیا گیا تھا آپکی امت کو وہ بہت چیزین حلال کی گئین اور دین مین اون پر کوئی تنگی

نہین کی گئی۔ اور خطا اور نسیان اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو اوس کا مواخذہ اوٹھالیا گیا اور اپنے نفس سے جو باتین کرتے ہین اون کا مواخذہ اوٹھالیا گیا اور یہ امر ہے کہ جو کوئی ایک سیئہ کا قصد کرے وہ سیئہ نہین لکھا جاوے گا بلکہ حسنہ لکھا جاوے گا اور جو کوئی حسنہ کا قصد کرے گا حسنہ لکھا جاوے گا اور اگر حسنہ کرے گا تو دس حسنات لکھے جاوین گے اور توبہ کے قبول ہونے مین قتل نفس معاف کیا گیا۔ اور نجاست کی جگہہ کا قطع کرنا اور چوتھائی مال زکوۃ مین دینا معاف کیا گیا۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ دعا کرین اون کی دعا قبول کیجاویگی۔ اور قصاص اور دیت کے درمیان انکو اختیار مشروع کیا گیا۔ اور چار نکاح مشروع کئے گئے۔ اور غیر ملت مین اون کو نکاح کے لئے رخصت دی گئی۔ اور لونڈی کے نکاح اور حایض کی مخالطت کیواسطے سوا وطی کے اون کو رخصت دی گئی۔ اور عورت کے ساتھ جس پہلو سے چاہین مباشرت کرنے کی رخصت دی گئی۔ اور کشف عورت اور تصویر اور خمر کا پینا اون پر حرام کیا گیا۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ویضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت علیہم اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان آخر آیت تک۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین ابن سیرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوہریرہ نے ابن عباس سے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج کیا ہمارے اوپر حرج نہین ہے کہ ہم زنا کرتے ہین ہم سرقہ کرتے ہین ابن عباس نے کہا بیشک حرج ہے ولیکن وہ اصر یعنی بار گناہ جو بنی اسرائیل پر تھا تم سے رکھدیا گیا ہے۔

فریابی نے اپنی تفسیر مین محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا اور کسی رسول کو نہین بھیجا اون لوگون پر کتاب نازل فرمائی مگر اوس نبی پر جسپر کتاب نازل کی ہے اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی ہے ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ آخر آیت تک امتین اپنے انبیا اور رسولون کے پاس آتین اور اون سے یہ کہتی تھین جن باتون سے ہمارے نفوس باتین کرتے ہین ہم سے اون کا مواخذہ کیا جاوے گا اور ہمارے جوارح نے وہ عمل نہین کیا ہے پس وہ لوگ کافر ہو جاتے اور گمراہ ہو جاتے تھے جبکہ یہ آیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی جو امر کہ پہلی امتون پر سخت ہوا تھا مسلمانون پر سخت ہوا مسلمانون نے پوچھا یا رسول اللہ جو باتین ہمارے نفوس کرتے ہین کیا ہم سے اون کا مواخذہ ہوگا حال یہ ہے کہ ہمارے جوارح نے وہ عمل نہین کیا ہے آپنے فرمایا بیشک مواخذہ ہوگا تم لوگ ایسے حال مین سنو اور اطاعت کرو کہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہونے والے ہو پس وہ اللہ تعالی کا قول آمن الرسول آخر آیت تک ہے اللہ تعالی نے نفس کی باتون کی اون کو معافی دی مگر وہ فعل جو اون کے جوارح نے کیا ہے اوس کا مواخذہ ہوگا النفس کے لئے جو کام خیر کا کرے گا نفع ہوگا اور جو کام شر کا کرے گا اوس کے لئے مضر ہوگا۔

مسلم اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ نازل ہوئی مسلمانون کے دلون مین اس سے وہ شے داخل ہوئی کہ کسی شے سے وہ داخل نہین ہوئی مسلمانون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا تم لوگ سمعنا واطعنا وسلمنا کہو اللہ تعالی نے مسلمانون کے دلون مین ایمان القا کیا اللہ تعالی نے آمن الرسول آخر آیت تک نازل فرمائی۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے واسطے میری امت کی طرف سے وہ بات جو اون کے نفسون نے کی جبتک کہ اونھون نے اوس بات کو کسی سے نہین کہا یا وہ فعل نہین کیا جو اون کے نفوس مین تھا معاف کیا ہے۔

احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے میری امت کی خطا اور نسیان اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو معاف کیا ہے۔

ابن ماجہ نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے میری امت کی خطا اور نسیان کو اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو مجھسے معاف کیا ہے۔

احمد نے اور ابوبکر شافعی نے (غیلانیات) مین اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن سجدہ کیا آپنے سجدہ سے سر نہ اوٹھایا یہان تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپکا نفس سجدہ مین قبض کر لیا گیا جبکہ آپنے سر اوٹھایا یہ فرمایا کہ میرے رب نے میری امت کے باب مین مجھسے مشورہ چاہا کہ اون کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے مینے کہا اے رب تو جو چاہے وہ کر یہ بھی خلق ہے اور تیرے بندے ہین پھر اللہ تعالی نے دوسری بار مجھسے مشورت چاہی مینے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر میرے رب نے مجھسے تیسری بار مشورت چاہی مینے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا میرے رب نے مجھسے کہا کہ آپکی امت کے باب مین آپکو ہرگز ہرگز مین رسوا نہ کرونگا اور مجھکو یہ بشارت دی کہ میری امت سے اول جو لوگ کہ میرے ساتھ جنت مین داخل ہونگے ستر ہزار ہونگے اور ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اون کے ذمہ کوئی حساب نہ ہوگا۔ پھر میرے پاس فرشتہ کو بھیجا اور فرمایا کہ آپ دعا کیجئے آپکی دعا قبول کیجاوے گی اور آپ سوال کرین آپکو عطا کیجاویگی۔ مجھکو یہ عطا کی کہ میرا اگلا اور پچھلا گناہ بخشدیا اور مین زندہ ہون اور صحیح ہون چلتا پھرتا ہون اور میرا شرح صدر کیا۔ اور مجھکو یہ عطا کی کہ میری امت ذلیل اور رسوا نہ کی جاوے گی اور نہ مغلوب کی جاوے گی۔ اور مجھکو کوثر عطا کی جو کہ جنت مین ایک نہر ہے میری حوض مین بہ کر آتی ہے اور مجھکو قوت اور نصرت اور وہ رعب عطا کیا جو میرے سامنے ایک مہینہ کے راستہ پر دوڑتا ہے۔ اور مجھکو یہ عطا کی کہ جنت کے داخل ہونے مین مین اول الانبیا ہونگا اور غنیمت میری امت کے لئے پاک ہوئی۔ اور بہت سے چیزین اون چیزون مین سے جنکی وجہ سے

اون لوگون پر سختی کی گئی جو ہم سے پہلے تھے ہمارے لیئے حلال کی گئین اور وین مین ہم لوگون پر کچھ تنگی نہین کی گئی مینے شکر کے لیئے کوئی چیز نہین پائی مگر یہ سجدہ۔

ابن المنذر نے اپنی تفسیر مین اور بیہقی نے (شعب) مین ابن مسعود سے روایت کی ہے اونکے پاس بنی اسرائیل اور اون چیزونکا ذکر کیا گیا جن کے ساتھ بنی اسرائیل کو فضیلت دی گئی تھی ابن مسعود نے کہا کہ جسوقت بنی اسرائیل مین سے کوئی شخص گناہ کرتا صبح کو وہ اوٹھتا تو اوس کے گناہ کا کفارہ اوس کے دروازہ کی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہوتا تھا۔ اور تمہارے گناہون کا کفارہ ایک قول ہے جو تم لوگ کہتے ہو اللہ تعالی سے مغفرت چاہتے ہو اللہ تعالی تمہاری مغفرت کر دیتا ہے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اللہ تعالی نے ہمکو ایک ایسی آیت عطا کی ہے جو میرے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ دوست ہے وہ آیت یہ ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ۔

ابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کاش ہمارے کفارے بنی اسرائیل کے کفارون کی مثل ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمکو اللہ تعالی نے عطا کی ہے وہ خیر ہے بنی اسرائیل کی یہ شان تھی کہ جسوقت کوئی اون مین کا خطا کرتا تو اوسکو اور اوس کے کفارہ کو اپنے دروازہ پر لکھا ہوا پاتا تھا اگر اوس خطا کا وہ کفارہ دیتا تو دنیا مین اوس کے لیئے رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اور اگر اوس کا کفارہ نہ دیتا تو اوس کے لیئے آخرت مین رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اللہ تعالی نے تم لوگون کو اوس سے اچھی عطا کی ہے فرمایا وہ عطا یہ ہے ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ آخر آیت تک اور پانچ نمازین اور جمعہ سے جمعہ تک اون گناہون کے کفارے ہین جو ان نمازون اور ان دونونکے درمیان صادر ہوتے ہین۔

ابن ابی حاتم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اون لوگون کے قصہ مین روایت کی ہے جنھون نے گوسالہ پرستی کی تھی کہا ہے کہ اونھون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارے گناہ کی کیا توبہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرے یہی توبہ ہے اونھون نے سکینین لین اور ہر ایک مرد اپنے بھائی اور اپنے باپ اور اپنی ماں کو قتل کرنے لگا۔ اور وہ پرواہ نہین کرتا تھا کہ کون

نقل کیا گیا۔ ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اگر پیشاب لگ جاتا تو اوس جگہہ کو قینچیون سے قطع کر ڈالتے تھے ایک مرد اسرائیلی نے اونکو منع کیا اوس کو قبر مین عذاب دیا گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو موسیٰ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل مین سے کسیکو جسوقت پیشاب لگ جاتا تو اوس جگہہ کو مقراض سے کاٹ ڈالتا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور اوس نے یہ کہا کہ قبر کا عذاب پیشاب سے ہے مینے اوس سے کہا تو جھوٹ کہتی ہے اوس نے کہا بیشک عذاب ہوتا ہے پیشاب سے جلد بدن اور کپڑا قطع کیا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوس نے سچ کہا ہے۔

احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انس سے روایت کی ہے کہ یہودی لوگون کی کسی عورت کو جسوقت حیض آتا تو مکانون مین نہ اوس کو کھانا کھلاتے اور نہ اوس سے جماع کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے ویسالونک عن المحیض آخر آیت تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیض مین عورتون سے جو کچھ چاہو وہ کرو مگر مجامعت نکرو یہود نے سنکر کہا کہ یہ مرد کیا ارادہ کرتا ہے کہ ہمارے امر سے کسی شے کو نہین چھوڑتا ہے مگر اوس مین ہمارا خلاف کرتا ہے اور کتب تفسیر مین ہے کہ نصاریٰ حیض مین حائضہ عورتون سے جماع کرتے تھے اور حیض سے پرواہ نہین کرتے تھے اور یہود ہر ایک شے مین حائضہ عورتون سے دور رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان دونون امرون کے درمیان میانہ روی کے واسطے امر فرمایا۔

ابو داؤد اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب عورتون کے پاس نہین آتے تھے مگر ایک طرف سے اور یہ طریقہ اون کا اوس شے کے لئے زیادہ تر تھا جیسے کہ عورت ہوتی ہے اور انصار کا یہ قبیلہ جو تھا اس نے اہل کتاب کا یہ فعل اختیار کیا تھا اور یہ گمان کرتے تھے کہ

اہل کتاب کو علم مین اون کے غیر پر فضیلت ہے اللہ تعالیٰ نے اس قول کو نازل کیا نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنی اپنی عورتون سے اون کے سامنے سے یا پیچہے سے یا چت لٹاکر جسطور پر چاہو جماع کرو۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین مرۃ الہمدانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہودی عورت کو بٹھاکر اوس سے جماع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے پس یہ آیت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو رخصت دی کہ عورت کے پاس اون کے فروج مین جماع کرین جسطرح چاہین اون کے سامنے سے یا اون کے پیچہے سے جماع کرین۔

ابو نعیم نے (معرفہ) مین انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون سے کہا کہ ہم پر رہبانیت فرض نہین کی گئی ہے اور میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدون مین نماز کے انتظار مین بیٹھین اور حج کرین اور عمرہ لاوین۔

احمد اور ابو یعلی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک نبی کے واسطے رہبانیت تھی اور اس امت کی رہبانیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ مین جہاد کرے۔

ابو داؤد نے ابی امامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ سیاحت کے باب مین آپ مجھکو اذن دیجے آپنے فرمایا کہ میری امت کی سیاحت یہ ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین جہاد کرے۔

ابن المبارک نے عمارہ بن غزیہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سیاحت کا ذکر کیا گیا آپنے فرمایا کہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ نے سیاحت کو جہاد فی سبیل اللہ اور اوس تکبیر کے ساتھ تبدیل کیا ہی جو ہر ایک بلندی پر کہین۔

ابن جریر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت کی سیاحت روزے ہین۔

بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی اسرائیل مین قصاص مقتولین کے باب مین تھا اور اون مین دیت نہین تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کتب علیکم القصاص فی القتلی فمن عفی لہ من اخیہ شی عفو یہ ہے کہ قتل عمد مین دیت قبول کی جاوے ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ رحمت

اوس قصاص سے ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اون پر فرض کیا گیا تھا۔

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی اسرائیل پر قصاص چاہنا اور قصاص دینا فرض تھا اور کسی نفس کے قتل یا جرح مین بنی اسرائیل کے درمیان دیت نہ تھی وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے تخفیف کی قتل نفس اور زخم مین اون سے دیت قبول کی گئی وہ تخفیف اللہ تعالیٰ کا یہ قول وذلک تخفیف من ربکم ورحمہ ہے۔

ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل توراۃ پر قتل مین قصاص تھا یا عفو اور اونکے آپسمین زخمون کا تاوان ودیت نہ تھی اہل انجیل پر قتل نفس مین عفو تھا اس کے ساتھ اون کو امر کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کیواسطے قتل اور عفو اور دیت ٹہیرائی ہے اگر وہ چاہین تو دیت وغیرہ اللہ تعالیٰ اون کے لئے حلال کرتا ہے اور اون سے پہلے کسی امت کے لئے دیت نہ تھی۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین کہا ہے کہ ہم سے وکیع نے سفیان سے اونھون نے لیث سے لیث نے مجاہد سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزون سے اس امت پر وسعت کی ہے اون مین سے یہ ہے کہ وہ نصرانیہ اور لونڈی کے ساتھ نکاح کرین۔

بیہقی نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے واسطے اپنے قریب کیا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب مین توراۃ مین ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہون خیر امۃ اخرجت للناس یعنی وہ امت خیر امت ہے اور اوس کا ظہور آدمیون کی ہدایت کے واسطے ہوا ہے معروف کے ساتھ وہ لوگ امر کرین گے اور منکر سے نہی کرین گے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاینگے اون لوگون کو تو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب توراۃ مین ایسی امت کو مین پاتا ہون کہ اون کی انجیلین اون کے سینون مین ہونگی اون انجیلون کو وہ یاد سے پڑہین گے اور اون سے پہلے جو لوگ تھے اپنی کتابون کو دیکھکر پڑہتے تھے اور غلط نہین کرتے تھے

لہ اسی سے متعلق بہت سی ... [illegible]

اون لوگون کو تو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے
عرض کی اے میرے رب مین تورات مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ لوگ اول کتاب اور آخر کتاب پر
ایمان لاوین گے اور وہ لوگ ضلالت کے سردارون سے جنگ کرین گے یہان تک کہ اعور کذاب (یعنی
دجال سے جنگ کرین گے) اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ احمد کی امت ہے
موسی علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب مین تورات مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ لوگ اپنے
پیٹون مین اپنے صدقات کہاوین گے اور اون لوگون سے پہلے وہ لوگ تہے کہ جسوقت وہ اپنا
صدقہ نکالتے تو اللہ تعالی اوس صدقہ پر آگ کو بہیجتا وہ اوس کو کہا لیتی (یعنی جلا دیتی تہی) اور اگر وہ صدقہ
قبول نہ ہوتا تو آگ اوسکو نہ جلاتی اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے
موسی علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب مین تورات مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ جسوقت اونمین کا
کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا وہ سیئہ اوس کے ذمہ نہین لکہا جائے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کریگا
تو اوس کے ذمہ ایک سیئہ لکہا جاوے گا اور اگر اون مین کا کوئی شخص ایک حسنہ کا قصد کرے گا اور
اگر اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے ایک حسنہ لکہا جاوے گا اور اگر اوس کو کرے گا تو اوس کے لئے
دس حسنات اوس کی مثل لکہے جاوین گے یہان تک کہ سات سو تک اور پہر زیادتی حسنات کی ہوگی۔
اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے۔ موسی علیہ السلام نے عرض
کی اے میرے رب مین تورات مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ لوگ مستجیب ہین اون کے لئے دعا
مستجاب ہے اون لوگون کو میری امت کر دے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہے۔

بیہقی نے کہا ہے کہ وہب بن منبہ نے داؤد علیہ السلام کے قصہ مین جو کہ اللہ تعالی نے داؤد نبی
علیہ السلام کو زبور مین وحی کی تہی اوس کے باب مین ذکر کیا ہے اے داؤد تمہارے بعد وہ نبی آوے گا
جس کا نام احمد ہوگا اور محمد ہوگا اور وہ صادق اور نبی ہوگا۔ اور مین اوس پر کبہی غضب نہ کرون گا۔ اور
وہ میری نافرمانی کبہی نہ کرے گا۔ اور اوس کے اگلے اور پچہلے گناہ قبل اس کے کہ وہ میری نافرمانی کرے
مینے بخشدئے ہین اوس کی امت مرحومہ ہے مینے اون کو نوافل دئے ہین اوس اجر کی مثل سے جو اجر مینے انبیا کو

دیا ہے۔ اور اون پر مینے وہ فرایض فرض کئے ہین جو مینے انبیا اور رسولون پر فرض کئے تھے، یہان
تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس ایسے حال مین آوین گے کہ اون کا نور انبیا کے نور کی مثل ہوگا۔
اون کا وہ نور اس لئے ہوگا کہ مینے اون پر فرض کیا ہے کہ میرے واسطے ہر ایک نماز مین طہارت کرین جیسے
مینے انبیا پر اون سے پہلے طہارت فرض کی تھی اور مینے اون کو غسل جنابت کے واسطے امر کیا ہے جیسے
اون سے پہلے انبیا کو غسل جنابت کے لئے امر کیا تھا۔ اور مینے اون کو حج کے واسطے امر کیا ہے جیسے اونسے
پہلے مینے انبیا کو حج کے لئے امر کیا تھا۔ اور مینے اون کو جہاد کے واسطے امر کیا ہے جیسے مینے اون سے پہلے
رسولون کو جہاد کے لئے امر کیا تھا۔ اسے داؤد مینے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے۔ اور
آپکی امت کو کل امتون پر فضیلت دی ہے۔ مینے امت محمدیہ کو چھہ خصلتین دی ہین اون کے سوا جو
امتین ہین اون کو مینے وہ خصلتین عطا نہین کین۔ خطا اور نسیان کا اون سے مواخذہ نکرونگا۔ اور
ہر ایک وہ گناہ جس کو اونھون نے بغیر قصد کے کیا ہوگا اوسکا مواخذہ نہ کرون گا۔ جسوقت وہ اوس گناہ کی مجھسے
مغفرت چاہین گے اون کو مین بخشدون گا۔ اور جس شئے کو وہ اپنی آخرت کے واسطے نفس کی خوشی سے
آگے بہیجدین گے مین اضعاف مضاعف اوس کے اجر کی اون کے واسطے عجلت کرون گا اور اون کے
لئے میرے پاس اضعاف مضاعف موجود ہوگا۔ اوس سے افضل ہوگا۔ اور جسوقت وہ بلاؤن کی
مصایب پر صبر کرکے انا للہ وانا الیہ راجعون کہین گے تو اون کو مین وہ صلوۃ اور رحمت اور ہدایت
عطا کرون گا جو جنات النعیم کی طرف رہبر ہوں گے۔ اور اگر مجھہ سے وہ دعا مانگین گے تو اون کی دعا قبول
کرون گا یا وہ اوس کے قبول کے اثر کو دنیا مین دیکھہ لینگے یا اوس دعا کے باعث وہ برائی جو اونکو
پہونچنے والی ہوگی مین اون سے اوس کو پہیر دون گا۔ یا اون کے لئے آخرت مین اوس دعا کو ذخیرہ کرونگا
اور وہ حدیثین کہ آپکی امت کے لوگ سیئہ یا حسنہ کا قصد کرین گے اوس باب مین آگے آچکی ہین جس
باب مین یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر توراۃ اور انجیل مین ہے۔
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت بھوک
سے ہلاک نہ کی جاوے گی اور نہ غرق سے اور جس عذاب سے اون سے پہلے لوگون کو

عذاب دیا گیا تھا اون کو عذاب نہ دیا جاوے گا اور اون پر کوئی دشمن ایسا اون کا مسلط نہ کیا جاوے گا کہ اون کا ملک مباح کرلے اور آپکی امت ضلالت پر مجتمع نہ ہوگی اس سے یہ امر پیدا ہوا ہے کہ آپکی امت کا اجماع حجت ہے اور اون کا اختلاف رحمت ہے۔ اور اون سے پہلے لوگون کا اختلاف عذاب تھا۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میرے لئے زمین کو جمع کیا مینے زمین کے مشرقون اور مغربون کو دیکھا۔ اور مینے یہ دیکھا کہ میری امت کا ملک زمین کی اوس مقدار کو پہونچیگا جس مقدار مین زمین میرے لئے جمع کی گئی ہے۔ اور مجھکو سونے اور چاندی کے دو خزانے عطا کئے گئے اور مینے اپنی امت کے لئے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ اون کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کسی دشمن کو اون کے نفوس کے سوا مسلط نہ کرے کہ وہ اون کے ملک کو مباح کرے میرے رب نے مجھکو یہ کل عطا فرمایا۔

ابن ابی شیبہ نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو غرق سے ہلاک نہ کرے میرے رب نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے یہ سوال کیا کہ اون کے آپسمین جنگ نہ ہو یہ دعا میری روکی گئی۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن عمرو بن قیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو وہ وقت دیا جو رحمت کیا گیا ہے اور منتخب کرنے کے طور پر مجھکو منتخب کیا پس ہم لوگ ایسے آخرین ہین کہ قیامت کے دن کل سے سابق ہون گے۔ اور مین بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہون ابراہیم خلیل اللہ ہین اور موسیٰ صفی اللہ ہین اور مین حبیب اللہ ہون اور میرے ساتھہ قیامت کے دن لواء حمد ہوگا۔ اور یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے باب مین مجھہ سے وعدہ کیا ہے۔ اور تین چیزون سے اللہ تعالیٰ نے اون کو نجات دی ہے اون کو عام قحط مین مبتلا نہ کرے گا اور اون کا دشمن اونکا استیصال نہ کرے گا اور اللہ تعالےٰ اون کو ضلالت پر جمع نہ کرے گا۔

احمد اور طبرانی نے ابو بصرۃ الغفاری سے روایت کی ہے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ مینے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو ضلالت پر جمع نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے یہ سوال کیا کہ اون کو قحط سالیون سے ہلاک نہ کرے جیسے کہ اون سے پہلے امتون کو قحط سالیون سے ہلاک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میری امت پر اون کے دشمن کو غالب نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے یہ سوال کیا کہ عدو کو اونپر غلبہ نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ عطا کیا۔ اور مینے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میرے امت کو مختلف گروہون کے ساتھ مخلوط نہ کرے۔ اور بعض کو بعض کا خوف اور سختی نہ چکھاوے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو اس سوال سے منع کیا۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

شیخ نصر المقدسی نے (کتاب الحجۃ) مین روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

خطیب نے (رواۃ مالک) مین اسمعیل بن مجالد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہارون الرشید نے مالک بن انس سے کہا کہ ہم ان کتابون کو لکھتے ہین اور آفاق اسلام مین اون کو پراگندہ کرتے ہین تاکہ ہم امت کو ان پر برانگیختہ کرین مالک بن انس نے فرمایا ہے امیر المومنین علماء کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر رحمت ہے ہر ایک عالم اوس شے کا اتباع کرتا ہے جو شے اوس کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور ہر ایک عالم ہدایت پر ہے۔ اور ہر ایک عالم اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرتا ہے۔

باب

ابو یعلی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ گزر چکی ہوئی امتین سوا امتیت تہین کہ جسوقت وہ کسی بندہ خدا کیواسطے خیر کی ساتھ شہادت دیتی تہین اوس بندہ کے لئے جنت واجب ہوجاتی تہی اور میری امت سے پچاس آدمی وہ امت ہین کہ جسوقت کسی بندۂ خدا کے لئے خیر کے ساتھ گواہی دینگے اوس کے لئے جنت واجب ہوگی

بخاری اور ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی مسلمان کیواسطے چار آدمی خیر کے ساتھہ گواہی دینگے اللہ تعالے اوس کو جنت مین داخل کرے گا۔ ہم اصحاب نے پوچھا اگر تین آدمی گواہی دین آپنے فرمایا چنین تین آدمی گواہی دین وہ بھی جنتی ہے ہم نے پوچھا اگر دو آدمی گواہی دین آپنے فرمایا کہ جو دو آدمی گواہی دین وہ بھی جنتی ہے پھر ہم نے ایک سے سوال نہین کیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ طاعون آپکی امت کیواسطے رحمت اور شہادت ہے اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے طاعون اون پر عذاب تھا۔

شیخین نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عقوبت ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ اور اون لوگون پر بہیجی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کو پوچھا آپنے مجھکو خبر دی کہ طاعون ایک عذاب ہے کہ اللہ تعالی جسپر چاہتا ہے اوس کو بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالی نے طاعون کو مومنین کیواسطے رحمت کیا ہے کوئی شخص نہین ہے کہ طاعون واقع ہوا اور وہ اپنے شہر مین صبر اور احتساب کی حالت مین ٹھیرے اور یہ علم اوسکو ہو کہ اوسکو کوئی صدمہ یا آفت نہ پہونچے گی مگر وہ کہ اللہ تعالی نے اوس کو لکھدیا ہوگا مگر اوسکو ایک شہید کا اجر ملیگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت کا ایک طایفہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ اور آپکی امت کے لوگون مین اقطاب اور اوتاد اور نجبا اور ابدال رہین گے اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہین کہ آپکی امت مین سے وہ شخص ہو گا جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو نماز پڑہاویگا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہین کہ آپکی امت مین وہ لوگ ہون گے کہ ملائکہ کے قایم مقام تسبیح مین ہون گے اور طعام سے مستغنی رہینگے ، اور دجال سے جنگ کرینگے ۔

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غلبہ پانے والا ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آویگا یعنی اوس گروہ کو موت آویگی ۔

ابو نعیم نے (حلیہ) مین ابن عمر سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر ایک قرن کیواسطے میری امت مین سے سابقین ہونگے ۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مخلوق مین اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ہین جن کے قلوب آدم صفی اللہ کے قلب پر پیدا ہوئے ہین ۔ اور مخلوق مین اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ہین جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہین ۔ اور مخلوق مین اللہ تعالیٰ کے سات آدمی ہین کہ جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہین ۔ اور مخلوق مین اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ہین جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہین ۔ اور مخلوق مین اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ہین جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہین ، اور خلق مین اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل کے قلب پر پیدا ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اون کے سبب سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور پانی برساتا ہے اور نباتات وغیرہ اوگاتا ہے اور بلا کو دفع کرتا ہے ۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ کل روئے زمین چالیس مردون سے ہرگز ہرگز خالی نہ رہے گی مثل خلیل الرحمن کے ہونگے اون کے سبب تم کو بارش ہوگی۔ اور اون کے سبب تم لوگ نصرت پاؤگے۔ ون مین سے کوئی شخص نہین مرے گا مگر اوس کی جگہہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو بدل دیگا۔

احمد نے اپنی (مسند) مین عبادہ بن الصامت سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ ابدال اس امت مین تیس مرد خلیل الرحمن کے مثل ہون گے جبوقت کوئی مرد اون مین کا مرے گا اللہ تعالیٰ اوس کی جگہہ ایک مرد کو بدل دیگا۔ ابوالزناد نے کہا ہے جبکہ نبوت چلی گئی ایسی حالت مین کہ انبیا علیہم السلام کل زمین کے اوتاد تھے اللہ تعالیٰ نے اون کی جگہہ امت محمدیہ مین سے چالیس مردون کو خلیفہ کیا جن کو ابدال کہتے ہین ایک مرد اون مین کا نہین مریگا مگر اللہ تعالیٰ اوس کی جگہہ دوسرے کو پیدا کردے گا کہ وہ اوس کا خلیفہ ہوگا اور وہ مرد اوتاد الارض ہین شیخ جلال الدین فرماتے ہین کہ مینے ایک تالیف مستقل مین اسپر کلام کو بسط دیا ہے۔

ابو یعلی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہان تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہون گے اس امت کا امام عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آگے بڑہئے یعنی امامت کیجے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماوینگے کہ آپ امامت کے لئے احق ہین آپکے بعض لوگ بعض لیسے امر پر امرا ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے سبب سے اس امت کو مکرم کیا ہے۔ اور اس حدیث کو مسلم نے اس کے طریق کے ساتھ روایت کیا ہے مسلم کی روایت مین یہ ہے کہ اس امت کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آئیے اور ہمکو نماز پڑہائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہین گے مین نماز نہین پڑہاتا بعض تمہارے بعض پر امرا ہین یہ امامت اللہ تعالیٰ کے اکرام کرنے کی وجہ سے اس امت کے لئے ہے۔

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیا کروگے جبوقت ابن مریم علیہما السلام تم لوگون مین نازل ہونگے اور تمہارا امام تم لوگون مین سے ہوگا۔

احمد نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس رنج ومشقت کو ذکر فرمایا جو دجال کے سامنے ہوگی اصحاب سنے پوچھا اوسدن کونسا مال خیر ہوگا۔
آپنے فرمایا کہ وہ لڑکا جو سخت قوت وار ہوگا اور اپنے اہل کو پانی پلاوے گا لیکن طعام اوسدن نہوگا۔
اصحاب سنے پوچھا کہ مومنین کا طعام اوسدن کیا ہوگا آپنے فرمایا تسبیح اور تکبیر اور تہلیل۔ اور احمد نے
اسمار بنت یزید کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اوس مین یون وارد ہے کہ مومنین کو
وہ شے کفایت کرے گی جو شے اہل آسمان کو قسم تسبیح اور تقدیس سے کفایت کرتی ہے اور طبرانی نے
اسمار بنت عمیس کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اوسمین یون وارد ہے کہ اللہ تعالے
اوسدن مومنین کو تسبیح کے ساتھ نگاہ رکھے گا جیسے ملائکہ کو تسبیح کے ساتھ
نگاہ رکھتا ہے۔ اور حاکم سنے ابن عمر کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے
اور مومنین کے اس وصف کی حدیث کہ وہ دجال سے جنگ کرین گے اوس باب مین آگے آچکی ہے
جس مین یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر توراۃ اور انجیل مین ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت کو قرآن
شریف مین یا ایہا الذین آمنوا خطاب کرکے ندا کی گئی ہے اور باقی امتون کو یا ایہا المساکین
خطاب کرکے ندا کی گئی اور یہ ہے کہ ملائکہ آسمان پر اون کی اذان اور لبیک کو سنتے ہین اور
وہ لوگ ہر حال مین اللہ تعالی کی بہت حمد کرنے والے ہین اور ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالی کی
تکبیر کہتے ہین اور ہر ایک اوترنے کی جگہہ پر اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہین اور ہر ایک امر کے
ارادہ کے وقت یہ کہتے ہین افعل ان شاء اللہ تعالی۔ اور جسوقت وہ غضب کرتے ہین تو
لا الہ الا اللہ کہتے ہین۔ اور جسوقت آپسمین تنازع کرتے ہین تو سبحان اللہ کہتے ہین۔ اور
اون کے مصاحف اون کے سینون مین ہین اور اون مین کے سابق لوگ ہر ایک
امر مین سابق ہین اور اون مین کے وہ لوگ جو میانہ روی رکھتے ہین نجات پانے والے
ہین اور اون مین کے ظالم مغفور ہین اور اون مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر وہ مرحوم
ہے اور وہ لوگ اہل جنت کے زنگار رنگ کے لباس پہنین گے اور وہ نماز کیواسطے آفتاب کی

مراعات کرین گے اور وہ لوگ ایسی امت ہین جو وسط ہے اور اللہ تعالیٰ کے تزکیہ کرنے کے سبب سے وہ عدول ہین اور جسوقت وہ کافرون سے جنگ کرتے ہین تو ملائکہ اون کے پاس حاضر رہتے ہین۔ اور اون پر وہ شے فرض ہوئی ہے جو انبیا اور رسولون پر فرض ہوئی تھی وہ وضو ہے اور غسل جنابت ہے اور حج ہے اور جہاد ہے اور نوافل سے اونکو وہ ثواب دیا گیا ہے جو انبیا کو دیا گیا اکثر ان امور کا ذکر اوس باب مین آگے آچکا ہے جس باب مین یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل مین ہے وہ اون آثار کے ضمن مین ہے جن مین آپکا اور آپکی امت کا وصف ہے۔

ابن ابی حاتم نے خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگ قرآن شریف مین یا ایہا الذین امنوا کیا پڑھتے ہو اس لئے تورات مین یا ایہا المساکین آیا ہے (یعنی اپنی مخلوق کو تورات مین مسکین فرمایا ہے اور امت محمد صلعم کو اہل ایمان سے مخاطب کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا مین روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کتاب جو نازل فرمائی ہے اوس کا اون کو وارث کیا ہے اون مین کا جو شخص ظالم ہے اوسکی مغفرت کی گئی ہے اور جو شخص میانہ رو ہے اوس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا۔ اور اون مین کا جو شخص سابق ہے وہ بغیر حساب جنت مین داخل ہوگا۔

سعید بن منصور نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت حضرت عمر اس آیت کے ساتھ استدلال کرتے تھے فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ ہم لوگون مین جو شخص سابق ہے وہ سابق ہے اور جو شخص میانہ رو ہے وہ ناجی ہے اور ہم لوگون مین کے ظالم کی مغفرت کی گئی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن لال نے حضرت عمر سے مرفوعاً کی ہے۔

باب

شیخ عز الدین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ ہے کہ آپکی امت

سابقہ امتون سے عمل مین اقل اور اجر مین اکثر ہے۔

شیخین نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امتین پہلے تم سے گزر گئی ہین اون بیچ تمہاری بقا نہین ہے مگر ایسی جیسے کہ عصر کی نماز سے غروب کے وقت تک اہل توراۃ کو توراۃ دی گئی اونھون نے اوس کے ساتھ عمل کیا یہان تک کہ جسوقت نصف دن ہو گیا وہ اوس کے عمل سے عاجز ہو گئے اون کو اون عملون کا اجر قیراط قیراط کر کے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اونھون نے عصر کی نماز تک عمل کیا پھر وہ عمل سے عاجز ہو گئے اون کو قیراط قیراط کر کے اجر دیا گیا۔ پھر ہم لوگون کو قرآن شریف دیا گیا ہم نے غروب شمس تک عمل کیا ہمکو اوس عمل کے اجر مین دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل کتاب نے کہا اے ہمارے رب ان لوگون کو تو نے دو دو قیراطین عطا کین اور ہم کو ایک ایک قیراط عطا کی اور ہم لوگ عمل مین اکثر تھے۔ اللہ تعالی نے اون سے پوچھا کیا مینے تمہارے اجر کو کچھ کم کر کے تم پر ظلم کیا؟ اہل کتاب نے کہا نہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ میرا فضل ہے کہ مینے امت محمدیہ کو دو قیراط عطا کئے ہین جسکو مین چاہتا ہون دیتا ہون۔

باب

امام فخر الدین رازی رح نے کہا ہے کہ انبیا علیہم السلام مین سے جس نبی کا معجزہ اظہر تھا اوس نبی کی امت کا ثواب اقل ہوگا امام ممدوح کے اس قول کے باب مین ابن السکن نے کہا ہے کہ امام صاحب کی مراد یہ ہے کہ اوس معجزہ کے واضح ہونے اور اوس کے ظہور اسباب اور قلت تعب اور قلت فکر کے سبب سے اوس نبی کی قوم کی تصدیق کی بہ نسبت قلت ثواب ہوگی مگر اس امت کے ثواب کی قلت نہوگی اس لئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اظہر ہین اور باقی امتون سے ہمارے ثواب اکثر ہین۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے حق مین فرمایا ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور اپکی امت کے حق مین فرمایا

ومن خلقنا امة یہدون بالحق وبہ یعدلون۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت کو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اور آپکی امت پر علم کے خزانے کہول دیے گئے ہین اور آپکی امت کو اسناد وحدیث اور انساب اور اعراب الفاظ دیے گئے ہین اور تصنیف کتب دی گئی ہے اور آپکی امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین۔

یہ حدیث کہ مین الواح مین ایک ایسی امت کو پاتا ہون کہ جسکو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اوس باب مین آگے آچکی ہے جس باب مین یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل مین ہے۔

ابو زرعہ نے اپنی تاریخ مین شفی بن ماتع الاصبحی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت پر ہر ایک شے فتوح کی جائے گی یہان تک کہ روئے زمین کے خزانے اون پر فتح کئے جاوینگے آخر حدیث تک اور ابن حزم نے کہا ہے کہ وہ نقل جو ثقہ نے ثقہ سے کی ہے اور وہ نقل اتصال کے ساتھ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتی ہے اس کے ساتھ اللہ تعالی نے مسلمانون کو مختص کیا ہے نہ باقی اہل ملل کو۔ اور امام نووی رح نے تقریب مین کہا ہے کہ اسناد وحدیث اس امت کا خصیصہ ہے۔ اور ابو علی جبائی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کو اون تین چیزون کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ اون چیزونکو اس امت سے پہلے جو امتین ہین اون مین سے کسی کو عطا نہین کیا۔ ایک اسناد وحدیث دوسرے انساب تیسرے اعراب الفاظ ابن العربی نے (شرح ترمذی) مین کہا ہے کہ اس امت کی جو حد تصنیف تصرف کرنے اور تحقیق کی ہے اور امتون مین سے ہرگز وہ شخص نہین ہوا کہ اوس حد کی انتہی کی ہو۔ اور نہ اس امت کی برابری اسکی مدت مین کسی نے تفریع مسایل اور تدقیق مطالب مین کی ہے۔

باب

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) مین مالک بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اس امت کا ایمان تین دن سے زیادہ تکلیف کسی امر مین نہ اوٹھائیگا یہان تک کہ اوسکو کشایش آویگی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ سے پہلی بار

زمین شق ہوگی اور بیہوشی سے آپ سب سے پہلے افاقہ پاوین گے۔ اور آپ ستر ہزار فرشتون مین حشر کئے جاوین گے اور آپ براق پر حشر کئے جاوین گے اور موقف مین آپکے نام مبارک کے ساتھ اذان دیجاویگی اور جنت کے اعظم حلون مین سے آپکو دو حلے پہنائے جاوین گے۔ اور آپکا مقام عرش کی دہنی طرف سے ہوگا۔

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کل اولاد آدم کا مین سردار ہونگا اور پہلے جس سے زمین شق ہوگی وہ مین ہون اور مین اول شافع ہون اور اول مقبول الشفاعۃ ہون۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل آدمی بیہوش ہوجاوین گے اور سب سے پہلے مجھکو ہوش آوے گا۔

ابن المبارک اور ابن ابی الدنیا نے کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی فجر نہین ہے جو طلوع ہوتی ہے مگر ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور اپنے بازو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر مارتے ہین اور اوسکو ڈھانپ لیتے ہین اور آپکے لئے مغفرت چاہتے ہین اور آپ پر درود بھیجتے ہین یہان تک اون کو رات ہوجاتی ہے جسوقت اون کو رات ہوجاتی ہے تو وہ آسمان پر عروج کرتے ہین اور ستر ہزار فرشتے اسیطور سے آسمان سے اوترتے ہین یہان تک کہ اونکو صبح ہوجاتی ہے اور اون فرشتون کا آسمان سے اوترنا اور آسمان پر چلا جانا اوسوقت تک رہے گا کہ قیامت قایم ہوگی جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتون مین نکلینگے۔

طبرانی نے اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیا چارپایون پر حشر کئے جاوین گے اور مین براق پر حشر کیا جاوُن گا۔ اور بلال جنت کے ناقون مین سے ایک ناقہ پر اوٹھائے جاوینگے محض اذان اور شہادت حقہ کے ساتھ ندا کرین گے یہانتک کہ جسوقت بلال اشہد ان محمد رسول اللہ کہین گے تو اولین اور آخرین مومنین اون کی شہادت دین گے۔ مومنون مین سے جن کی شہادت قبول کیجاویگی اون کی شہادت قبول کی جاوے گی اور جن کی شہادت رد کی جاوے گی

اون کی شہادت ادا کی جاوے گی۔

ابن زنجویہ نے (فضایل اعمال) مین کثیر بن مرۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ثمود کا ناقہ صالح علیہ السلام کے واسطے مبعوث کیا جاوے گا وہ اوسپر اپنی قبر کے پاس سے سوار ہون گے یہان تک کہ وہ ناقہ انکو محشر مین پہونچاوے گا معاذ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ ناقہ عضبا پر سوار ہون گے آپنے فرمایا مین اوس پر سوار نہ ہون گا میری بیٹی اوس پر سوار ہوگی اور مین براق پر سوار ہونگا مجھکو اور انبیا کے سوا اوس براق کے ساتھ اوسدن خصوصیت دی جاوے گی اور بلال جنت کے ناقون مین سے ایک ناقہ پر اوٹھائے جاوینگے اوس کی پیٹھ پر اذان دینگے جبوقت کل انبیا اور اون کی امتین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ سنین گے تو یہ کہین گے کہ ہم بھی اسپر شاہد ہین۔

سلہ ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبوقت قیامت کا دن ہوگا جنت کے حلون مین سے ایک حلہ مجھکو عطا کیا جاوے گا پھر مین عرش کی دہنی طرف کہڑا ہونگا میرے سوا کسی کو خلایق مین سے یہ مجال نہ ہوگی کہ اوس مقام مین کہڑا ہو۔

ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اول جس شخص کو لباس پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام عرش کی طرف منہ کر کے بیٹھین گے پھر میرا لباس لایا جاوے گا مین اوس کو پہنون گا مین عرش کی دہنی طرف اوس مقام پر کہڑا ہونگا کہ میرے سوا کوئی شخص اوس مقام پر کہڑا ہوگا اور اولین اور آخرین میرے اوس مقام پر غبطہ کرین گے۔

بیہقی نے (کتاب الاسماء والصفات) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول جسکو جنت کے حلون مین سے حلہ پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پھر مجھکو حلہ جنت دیا جاوے گا مین اوس حلہ کو پہنون گا کوئی بشر اوسکی قیمت نہ کر سکیگا۔

ابونعیم نے ام کرز سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے تھے کہ مین سید المومنین ہونگا جسوقت وہ مبعوث کئے جاوین گے۔ اور جسوقت وہ حوض پر وارد ہون گے
مین اون سے پہلے وارد ہون گا اور مین اون کو بشارت دون گا جسوقت وہ مایوس ہونگے۔ اور جسوقت
وہ سجدہ کرین گے مین اون کا امام ہونگا۔ اور جسوقت وہ مجتمع ہون گے تو رب تعالیٰ سے بیٹھنے کی جگہہ مین
اون سے اقرب ہونگا مین کھڑا ہون گا اور کلام کرون گا۔ میرا رب میری تصدیق کرے گا مین شفاعت کرونگا
میرا رب میری شفاعت قبول کرے گا اور مین سوال کرون گا میرا رب مجھکو عطا کرے گا۔

دارمی اور ترمذی اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت آدمی اوٹھائے جاوینگے مین خروج مین اول الناس ہونگا
اور جسوقت وہ آوین گے مین اون کا قاید ہون گا (یعنی آگے اون کے رہونگا) اور وہ میرے پیچھے آوین گے
اور جسوقت وہ خاموش ہون گے مین اون کا خطیب ہون گا۔ اور جسوقت اون سے حساب لیا جاویگا
مین اون کا شافع ہون گا۔ اور جسوقت وہ مایوس ہو جاوین گے مین اون کو بشارت دون گا لوای کرم
میرے ہاتھہ مین ہوگا جنت کی کنجیان میرے ہاتھہ مین ہون گی لوای حمد میرے ہاتھہ مین ہوگا اور مین اپنے
رب کے پاس اکرم اولاد آدم علیہ السلام ہون گا اور یہ فخر کی بات نہین ہے۔ اور ہزار غلمان میری خدمت
کرین گے وہ ایسے ہون گے گویا لولو مکنون ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیتون کے بیان مین ہے آپ مقام محمود کے
ساتھ مختص ہین۔ اور آپکے دست مبارک مین لوائے حمد ہوگا اور آدم اور اون کے سوا کل مخلوق
آپکے لوا کے نیچے ہو گی۔ اور آپ اوس روز امام النبیین ہون گے اور انبیا کے خطیب اور
اون کے قاید ہونگے اور آپ اول شافع اور اول مشفع ہون گے۔ اور آپ پہلے سب سے
اللہ تعالیٰ کو دیکھین گے۔ اور سب سے پہلے آپکو سجدہ کے لئے امر کیا جاوے گا۔ اور سب سے
پہلے آپ اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھائین گے اور تبلیغ رسالت پر آپسے کوئی گواہ طلب
نہ کیا جاوے گا۔ اور تبلیغ رسالت پر کل انبیا سے گواہ طلب ہون گے اور فصل قضا مین
آپ شفاعت عظمی کے ساتھ مختص ہون گے اور ایک قوم کو شفاعت کرکے جنت مین بغیر

حساب آپ داخل کرائین گے اور موحدین مین سے جو لوگ کہ دوزخ کے مستحق ہو گئے ہونگے آپ اون کی شفاعت فرماوین گے کہ وہ دوزخ مین داخل نہ ہون اور آدمیون کے درجات جنت مین بلند ہونے کے لئے آپ شفاعت فرماوین گے اور جو کفار کہ ہمیشہ دوزخ مین ہون گے۔ اون کے عذاب کی تخفیف کے لئے آپ شفاعت فرماوین گے اور اس کے ساتھ آپ مختص ہین کہ مشرکین کا اطفال کی آپ شفاعت کرین گے کہ اونکو عذاب ندیا جاوے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا احمد نے ابو ہریرہ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ مین روز قیامت مین اولاد آدم علیہ السلام کا سید ہون اصحاب سے خطاب کر کے آپنے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ میرا سید اولاد آدم ہونا کس سبب سے ہے اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور بلانے والا اون کو اپنی آواز سناویگا۔ اور اون کو چیر کے اون مین سے نگاہ گزر جاوے گی اور آفتاب قریب ہو جاوے گا اور آدمیون کو کہین اور سختی اوس درجہ پہونچے گی کہ اون کو طاقت نہ ہوگی اور اوس کا تحمل نکر سکین گے بعض آدمی بعض سے کہین گے جو مصیبت اور سختی تمکو پہونچی ہے اور تم اوس مین مبتلا ہو کیا تم اوسکو نہین دیکھتے ہو تمکو کیا مصیبت پہونچی ہے۔ کیا تم اوس شخص کو ندیکھو گے جو تمہاری شفاعت تمہارے رب سے کرے بعض آدمی بعض کے پاس جاوین گے اور کہین گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہین وہ شفاعت کرینگے پس آدم علیہ السلام کے پاس وہ آوین گے اور اون سے کہین گے اے آدم آپ ابو البشر ہین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنی روح آپ مین پھونکی ہے اور ملائکہ کو امر کیا اونھون نے آپ کو سجدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجے جس مصیبت مین ہم لوگ مبتلا ہین کیا آپ اوس کو نہین دیکھتے ہین جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ اوسکو نہین دیکھتے ہین آدم علیہ السلام اون سے کہین گے کہ آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے اوسکی مثل غضب نہین کیا اور اوسکی مثل اس کے بعد ہرگز ہرگز ایسا غضب نکرے گا۔ اور میرے رب نے مجھکو ایک درخت سے منع فرمایا تھا مینے نافرمانی کی اور نفسی نفسی کہین گے اور کہین گے میرے سوا دوسرے شخص کے پاس

جاؤ۔ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے
کہین گے اے نوح اہل زمین کی طرف جو رسول بھیجے گئے تھے اون مین آپ اول ہین اور آپکا نام
اللہ تعالی نے عبد شکور رکھا ہے آپ اپنے رب کے پاس جاکے ہماری شفاعت کیجے جس مصیبت
مین ہم لوگ ہین کیا آپ نہین دیکھتے ہین جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ نہین دیکھتے ہین۔ نوح
علیہ السلام کہین گے کہ میرے رب نے آجکے دن غضب کرنے کے طور پر ایسا غضب کیا ہو جسکی
مثل اس سے پہلے غضب نہین کیا اور اس کے بعد اوسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا۔ حال
یہ ہے کہ میری ایک دعا تھی جو مستجاب ہوتی مینے اپنی قوم پر وہ دعا کی میری قوم ہلاک ہوگئی نفسی نفسی
نفسی کہین گے اور کہین گے کہ تم لوگ میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے اے ابراہیم
اہل زمین مین سے آپ اللہ تعالی کے نبی اور اوس کے خلیل ہین جس حالت مین ہم لوگ ہین کیا آپ
نہین دیکھتے ہین جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ اوسکو نہین دیکھتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام کہین گے
کہ میرے رب نے آجکے دن ایک نوع غضب سے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے جسکی
مثل غضب نہین کیا اور اس کے بعد اوسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا اور وہ اپنے چند جھوٹ
یاد کرین گے اور نفسی نفسی نفسی کہین گے اور کہین گے میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ موسی
علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی موسی علیہ السلام کے پاس آوین گے اور کہین گے اے موسی آپ
رسول اللہ ہین اللہ تعالی نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے سے آپکو آدمیون سے برگزیدہ
کیا ہے اپنے رب کے پاس جاکے ہماری شفاعت آپ کیجئے جس حالت مین ہم لوگ ہین کیا آپ
نہین دیکھتے ہین اور جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ اوس کو نہین دیکھتے ہین موسی علیہ السلام
کہین گے کہ میرے رب نے آجکے دن ایک نوع غضب کرنے کی شان سے ایسا غضب کیا ہے
کہ اس کے قبل جسکی مثل غضب نہین کیا اور اس کے بعد اوس کی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا
مینے ایک ایسے نفس کو قتل کیا ہے جس کے قتل کے واسطے مجھکو امر نہین کیا گیا تھا نفسی نفسی

کہین گے اور کہین گے میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے اے عیسیٰ آپ رسول اللہ ہین اور آپ اللہ تعالیٰ کا وہ کلمہ ہین جسکو مریم علیہا السلام کیطرف القا کیا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی روح ہین اور آپ نے گہوارہ مین آدمیون سے کلام کیا تھا آپ اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت کیجئے جس حالت مین ہم لوگ ہین کیا آپ نہین دیکھتے ہین اور جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ اوس کو نہین دیکھتے ہین عیسیٰ علیہ السلام اون سے کہین گے کہ میرے رب نے آج کے دن ایک نوع غضب سے ایسا غضب کیا ہے کہ اسکے قبل اوسکی مثل غضب نہین کیا اور اسکے بعد اوسکی مثل ہرگز غضب نہ کریگا عیسیٰ علیہ السلام کسی گناہ کو ذکر نہین کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ آدمی آپکے پاس آوین گے اور کہین گے اے محمد آپ رسول اللہ ہین اور خاتم النبیین ہین اور اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے ہین آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے جو مصیبت کہ ہمکو پہونچی ہے کیا آپ نہین دیکھتے ہین جس حالت مین ہم ہین کیا آپ اوس کو نہین دیکھتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین مخلوق کی مصیبت دیکھکر کہڑا ہو جاؤنگا اور مین عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے واسطے سجدہ مین گرونگا اللہ تعالیٰ اپنے محامد اور اوس حسن ثنا کو مجہپر کھولدیگا اور مجھکو الہام کریگا کہ مجہہ سے پہلے کسی پر اون محامد اور حسن ثنا کی کشایش نہین کی ہوگی مجہسے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اوٹھائے آپ سوال کیجئے آپکو عطا کیجاویگی آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت یارب امتی امتی یارب امتی امتی یارب امتی امتی کہین گے آپ سے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنی امت مین سے اون لوگون کو جنپر کچہہ حساب نہین ہے جنت کے دروازون مین سے دہنے دروازے سے داخل کیجئے حال یہ ہوگا کہ آپکے امتی اوس دروازہ کے سوا جنت کے اور دروازون مین سے جو دروازے ہین دوسرے آدمیون کے شریک ہونگے۔ پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکی قبضۂ قدرت مین میری جان ہے جنت کے دروازون کے دو کواڑون کے درمیان اوسقدر فاصلہ ہے جسقدر فاصلہ

مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصرے کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اوتنا فاصلہ اون کواڑون میں ہے
شیخین نے انس سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے
کہ قیامت کے دن مومنین جمع کئے جاوینگے اور اوس دن کے واسطے اون کو اہتمام کیا جاوے گا۔
یا اوس دن کے لئے اہتمام کرینگے اور کہینگے کاش ہماری شفاعت ہمارے رب سے کی جاتی تاکہ
ہمارا رب ہماری اس جگہہ سے ہم کو نجات دیتا مومنین آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور اون سے
کہینگے اے آدم آپ ابوالبشر ہین اللہ تعالی نے آپکو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ملائکہ
سے آپ کو سجدہ کرایا ہے اور ہر ایک شے کا نام آپکو سکھایا گیا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے
تاکہ ہمارا رب اس جگہہ سے ہمکو نجات دے کر راحت دے آدم علیہ السلام مومنین سے کہینگے کہ مین
تمہاری شفاعت نہین کرسکتا اور اپنی اوس خطا کو یاد کرینگے جو اون سے صادر ہوئی تھی اور اوس
خطا سے اپنے رب سے حیا کرینگے اور فرماوینگے لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اسلئے
کہ وہ اول وہ رسول ہین جنکو اللہ تعالی نے اہل زمین کی طرف مبعوث کیا ہے مومنین نوح علیہ السلام
کے پاس آوینگے نوح علیہ السلام اون سے کہینگے مین تمہاری شفاعت نہین کرسکتا اور اپنی
اوس خطا کو یاد کرینگے کہ اپنے رب سے اونھون نے اوس شے کا سوال کیا تھا جس شے کا اونکو
علم نتھا اور اوس خطا کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کرینگے اور کہینگے کہ تم لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل الرحمن ہین مومنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے
وہ کہینگے کہ مین اس مرتبہ مین نہین ہون جو تمہاری شفاعت کرون ولیکن تم موسی علیہ السلام کے
پاس جاؤ وہ وہ عبد ہین جن کے ساتھ اللہ تعالی نے کلام کیا ہے اور اون کو توریت عطا فرمائی ہے مومنین
حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاوینگے موسی علیہ السلام کہینگے مین اس درجہ مین نہین ہون جو
تمہاری شفاعت کرون اور اوس نفس کو یاد کرینگے جسکو بغیر حق اونھون نے قتل کیا تھا اور اوسکی
وجہ سے اپنے رب سے حیا کرینگے اور کہینگے و لیکن تم لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس
جاؤ وہ عبد اللہ اور اللہ کے رسول اور اللہ تعالی کا کلمہ اور اوس کی روح ہین مومنین حضرت عیسی

علیہ السلام کے پاس جاوین گے وہ کہین گے مین اس درجہ مین نہین ہون جو تمہاری شفاعت کرون
و لیکن تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے عبد ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
اون کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے ہین لوگ میرے پاس آوین گے مین کھڑا ہو جاؤن گا اور مومنین
کی دو قطارون کے درمیان جاؤن گا یہان تک کہ مین اپنے رب کے پاس اون جا ہون گا جس وقت
مین اپنے رب کو دیکھون گا اوس کے لئے مین سجدہ مین گرون گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر چھوڑنا چاہے گا مجھکو
سجدہ مین چھوڑے گا پھر کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اوٹھائیے اور کہیئے آپکی بات سنی
جاوے گی شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپکو عطا کی جاوے گی
مین اپنا سر سجدہ سے اوٹھاؤن گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اوس حمد کے ساتھ کرونگا جو حمد اللہ تعالے نے مجھکو
تعلیم کرے گا پھر مین شفاعت کرون گا اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے ایک حد مقرر کرے گا مین مومنین کو
جنت مین داخل کرون گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف دوسرے بار مین پلٹ کے آؤن گا جس وقت مین اپنے
رب کو دیکھون گا مین سجدہ مین گرون گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر مجھکو سجدہ مین چھوڑنا چاہے گا مجھکو سجدہ مین
چھوڑے گا پھر میرا رب مجھسے فرماوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اوٹھائیے آپ کہیئے آپکی بات
سنی جاوے گی آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی آپ سوال کیجئے آپکو عطا کی جاویگی
مین اپنا سر سجدہ سے اوٹھاؤن گا اور اوس حمد کے ساتھ اپنے رب کی حمد کرون گا جو حمد کہ مجھکو میرا رب سکھلائیگا
پھر مین شفاعت کرون گا میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاوے گی مومنین کو مین جنت مین داخل کرون گا
پھر تیسری بار مین پلٹ کے آؤن گا جس وقت مین اپنے رب کو دیکھون گا سجدہ مین گرون گا جتنی دیر تک
مجھکو سجدہ مین میرا رب چھوڑنا چاہے گا سجدہ مین چھوڑے گا پھر مجھسے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر
سجدہ سے اوٹھائیے اور آپ کہیئے آپکی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپکو عطا کی جاوے گی اور آپ
شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی مین اپنا سر سجدہ سے اوٹھاؤن گا اور اوس حمد کے ساتھ
اپنے رب کی حمد کرونگا جو حمد کہ میرا رب مجھکو سکھلائے گا پھر مین شفاعت کرون گا میرے واسطے ایک حد
مقرر کی جاوے گی مین مومنین کو جنت مین داخل کرون گا پھر چوتھی بار مین پلٹ کے آؤن گا اور اپنے

رب سے کہون گا اے میرے رب کوئی باقی نہ رہا مگر وہ شخص جسکو قرآن نے روکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اوس کے قلب مین ایک جو کے وزن کی برابر خیر ہوگی وہ دوزخ سے نکلے گا پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اوس کے قلب مین ایک گیہون کے وزن کی برابر خیر ہوگی پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اوس کے دل مین ایک ذرہ کی وزن کی برابر خیر ہوگی -

احمد نے صحیح سند سے انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی صراط سے کسب. کرتے ہین مین کھڑا ہوکر انتظار کرتا رہون گا یکایک میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آوین گے اور کہین گے کہ یہ انبیا ہین اے محمدؐ آپکے پاس آئے ہین وہ سوال کرتے ہین اور اللہ تعالی سے دعا کرتی ہین کہ جمیع امتون کے درمیان اوس غم کی وجہ سے جسین وہ ہین تفریق کر دے جس جگہہ چاہے اون کو بھیجدے امتون کی یہ حالت ہوگی کہ عرق اون کے دہانون تک پہونچ گیا ہوگا مومن پر وہ عرق ایسا ہوگا جیسے زکام کی حالت ہوتی ہے اور کافر اوس عرق سے ایسی حالت مین ہوگا کہ اوس کو موت ڈھانپ ہوگی آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرماوین گے کہ آپ منتظر رہیئے یہان تک کہ مین پلٹ کر آجاؤن یہ فرماکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے جاوین گے اور عرش کے نیچے کھڑے ہوجاوین گے آپ وہ تقرب پاوین گے کہ نہ کوئی فرشتہ برگزیدہ پاوے گا اور نہ کوئی نبی مرسل اللہ تعالی جبریل علیہ السلام کو وحی کرے گا اور یہ فرماوے گا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہو کہ اپنا سر سجدے سے اوٹھائیے اور آپ سوال کیجیئے آپکو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی مین اپنی امت کے حق مین شفاعت کرون گا ننانوے آدمیون مین سے ایک انسان کو نکالون گا اور مین اپنے رب کے پاس شفاعت کے لئے آتا جاتا رہون گا اور مین کسی مقام مین کھڑا نہوںگا مگر شفاعت کرون گا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھکو یہ عطا فرماوے گا کہ مجھسے فرماوے گا اے محمدؐ اپنی امت سے خلق اللہ مین سے اوسکو جنت مین داخل کیجیئے جس نے ایک ہی دن اخلاص کی حالت مین لا الہ الا اللہ کے ساتھ شہادت دی ہے اور اوس حالت پر مر گیا ہے -

احمد اور ابو یعلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہ تھا مگر اوس کے لئے ایک دعا تھی کہ دنیا مین اوس دعا کی روائی چاہی یا اوس کو
پورا کر لیا اور مین نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا کو دنیا مین چھپا رکھا اور مین قیامت کے دن
سید اولاد آدم ہون گا اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور مین پہلا وہ شخص ہونگا جس سے زمین شق ہوگی اور
مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور میرے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور اس کا فخر مجھکو نہین ہے آدم علیہ السلام
اور اون کے سوا جو لوگ ہون گے وہ میرے لوا کے نیچے ہون گے اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور
قیامت کا دن آدمیون پر دراز ہوگا بعض آدمی بعض سے کہین گے کہ ہمکو آدم علیہ السلام ابو البشر کے
پاس لے چلو تاکہ وہ ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرین ہمارا رب ہمارے درمیان حکم فرماوے
آدم علیہ السلام اون سے کہین گے کہ مین تمہاری شفاعت نہین کر سکتا مین اپنی خطا کے سبب سے
جنت سے نکالا گیا ہون اور آج کے دن مجھکو کوئی شے غم مین نہین ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم
لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اول انبیا مین لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اونسے
کہین گے کہ آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے نوح علیہ السلام کہینگے
کہ مین تمہاری شفاعت نہین کر سکتا مین نے اپنے فرزند کے واسطے سوال کیا تھا مجھکو آج کے دن کوئی شے غم مین
نہین ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے اے ابراہیم آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے
تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے ابراہیم علیہ السلام کہین گے مین تمہاری شفاعت نہین کر سکتا مین نے
اسلام مین تین جھوٹ بولے ہین واللہ مین نے اون جھوٹون کے ساتھ مجادلہ نہین کیا مگر اللہ تعالی کے
دین کی طرف سے ایک قول ابراہیم کا انی سقیم ہے دوسرا قول آپکا بل فعلہ کبیرہم ہذا ہے تیسرا قول آپکا
یہ ہے کہ جس وقت وہ پادشاہ کے پاس آئے تھے اور اوس پادشاہ نے آپکی عورت کو پوچھا تھا کہ یہ کون ہے
تو آپ نے کہا تھا اختی یعنی میری بہن ہے اور ابراہیم علیہ السلام کہین گے کہ آج کے دن مجھکو کوئی شے غم مین
نہین ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالی نے

اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوین گے
اور اون سے کہین گے اے موسیٰ آپ وہ شخص ہین جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے
ساتھ برگزیدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجے موسیٰ علیہ السلام کہین گے مین تمہاری
شفاعت نہین کرسکتا مین نے ایک نفس کو بغیر نفس کے قتل کیا ہے اور آج کے دن مجھکو کوئی شے غم مین
نہین ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہین اور
اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہین آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے کہ آپ ہماری
شفاعت اپنے رب سے کیجے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے عیسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ مین تمہاری شفاعت
نہین کرسکتا مین اللہ تعالیٰ کے سوا الٰہ مانا گیا تھا (یعنی آپکی قوم نے آپکو اپنا معبود اختیار کیا تھا) وہ فرماوین گے
آج کے دن مجھکو کوئی شے غم مین نہین ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ یہ بتاؤ کہ جو متاع ایک ظرف مین
ہو اور اوس پر مہر لگی ہو جب تک مہر نہ توڑی جاوے کیا اوس پر کسی کو قدرت ہوسکتی ہے آدمی کہین گے
کہ قدرت نہین ہوسکتی عیسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اور آج کے
دن وہ حاضر ہین اور اون کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے گئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ آدمی میرے پاس آوین گے اور کہین گے اے محمدؐ آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجے تاکہ ہمارے
درمیان حکم کرے مین اون سے کہون گا کہ مین ہی شفاعت کے لئے ہون یہان تک کہ اللہ تعالیٰ شفاعت
کے لئے اذن دیوے گا جس شخص کو چاہے گا اور اوس کی شفاعت سے راضی ہوگا جس وقت اللہ تعالیٰ یہہ
ارادہ کرے گا کہ اپنی خلق کے درمیان حکم دے منادی کرنے والا پکارے گا کہ احمد کہان ہین اور اون کی امت
کہان ہے ہم آخرین اولین ہین ہم کل امتون کے آخر ہین اور جن لوگون سے حساب لیا جاوے گا ہم اون کے
اول ہون گے امتین جو راستہ مین ہون گی ہمارے لئے راستہ چھوڑدین گی اور وہ آپس مین سے ہٹ جاوینگی
ہم ایسی شان سے گزر جاوین گے کہ وضو کے اثر سے غر محجلین ہون گے کل امتین ہمکو دیکھکر کہین گی کہ قریب ہے
یہ کل امت انبیا ہون ہم لوگ جنت کے دروازہ کے پاس آوین گے مین دروازہ جنت کا حلقہ پکڑون گا
اور دروازہ کھٹکھٹاونگا پوچھا جاوے گا آپ کون ہین مین کہون گا مین محمد ہون مین اپنے رب عزوجل کے

پاس آؤن گا۔ میرا رب اپنی کرسی پر ہوگا مین سجدہ مین گرون گا اور اپنے رب کی اون محامد سے حمد کرون گا
کہ کسی نے جو مجھسے پہلے تھا اون محامد سے حمد نہ کی ہوگی اور نہ اون محامد سے کوئی میرے بعد حمد کرے گا
کہا جاوے گا اے محمدؐ اپنا سر سجدہ سے اوٹھائے اور سوال کیجیے آپکو عطا کی جاوے گی اور آپ کہیے آپکی بات
سنی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجیے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی مین کہون گا رب امتی امتی کہا جاویگا
کہ جن لوگون کے دلون مین اتنا اتنا مثقال ایمان ہے اون کو نکال لیجیے پھر مین اپنے رب کے پاس پلٹ
کے آؤن گا اور سجدہ کرون گا اور جو مین نے پہلے کہا تھا وہ کہون گا کہا جاوے گا کہ آپ اپنا سر سجدہ سے
اوٹھائیے اور آپ کہیے آپکی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجیے آپکو عطا کی جاوے گی اور آپ
شفاعت کیجیے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی مین کہون گا رب امتی امتی میرا رب کہے گا کہ جن لوگون کے
دلون مین اتنا اتنا ایمان مثقال کی برابر ہوا اور اول لوگون کے ایمان سے کم ہے اون کو نکال لیجیے پھر مین
پلٹ کے آؤن گا اور سجدہ کرون گا اور پہلے مین نے جو کچھ کہا تھا اوس کی مثل کہون گا کہا جاوے گا کہ
آپ اپنا سر اوٹھائیے اور آپ کہیے آپکی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجیے آپکو عطا کی جاویگی اور
آپ شفاعت کیجیے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی مین کہون گا رب امتی امتی مجھسے کہا جاوے گا کہ
جن لوگون کے دلون مین اتنا اتنا ایمان برابر مثقال کی ہو اور اون لوگون سے جو اول اور دوم تھے کم ہو
اون کو دوزخ سے نکال لیجیے۔

طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہی
اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
انبیا کے واسطے سونے کے منبر ہون گے وہ اون منبرون پر بیٹھین گے اور میرا منبر باقی رہے گا مین اوسپر
نہین بیٹھون گا اور اپنے رب کے سامنے اس خوف سے کھڑا رہون گا کہ میرا رب مجھکو جنت مین بھیجدے اور
میری امت باقی رہجاوے مین رب امتی امتی کہون گا اللہ تعالی فرماوے گا اے محمدؐ آپ کیا
ارادہ کرتے ہین مین آپکی امت کے ساتھ کیا معاملہ کرون مین کہون گا اے رب اون کا حساب جلدی سے
فرماوے مین شفاعت کرتا رہون گا یہان تک کہ مجھکو اون مردون کے اعمال کے دستاویز دیجاوینگے

جو دوزخ کی طرف بھیجے گئے ہون گے یہان تک کہ مالک خازن دوزخ کہے گا اے محمدؐ آپنے رب کے غضب کے واسطے مین نے دوزخ مین آپکی امت مین سے کچھ باقی نہین چھوڑا۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کل آدمی قیامت کے دن اپنے پاؤن کی اونگلیون پر کہڑے ہوکر یا گھٹنیون سے اپنے نبی کے پیچھے پیچھے پھرین گے اور کہین گے اے فلان ہماری شفاعت کر اے فلان ہماری شفاعت کر یہان تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوگی شفاعت کا دن وہ دن ہے جسمین اللہ تعالی آپکو مقام محمود مین مبعوث کرے گا۔

اور بھی بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب یہان تک قریب آجاوے گا یہان تک کہ پسینا نصف کان تک پہونچیگا اوس درمیان کہ آدمی اس حالت مین ہون گے وہ آدم علیہ السلام سے استغاثہ کرین گے آدم علیہ السلام کہین گے کہ مین صاحب شفاعت نہین ہون پھر آدمی موسٰی علیہ السلام کے پاس جاوین گے وہ بھی السیا ہی جواب دین گے پھر آدمی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاکر کہین گے آپ شفاعت کرین گے یہان تک کہ اللہ تعالی خلق کے درمیان حکم کرے گا آپ جاوین گے یہان تک کہ جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑین گے اوسدن اللہ تعالی آپکو مقام محمود مین مبعوث کرے گا کل اہل جمع آپکی تعریف کرین گے۔

بزار نے اور بیہقی نے (بعث) مین حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی کل آدمیون کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور کوئی نفس کلام نکرے گا اول جو شخص بلایا جاوے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون گے آپ کہین گے لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمھدی من ہدیت وعبدک بین یدیک وبک والیک لا منجا منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت اسوقت آپ شفاعت کرین گے پس وہ مقام اللہ تعالی کا یہ قول ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ابن ابی شیبہ نے اور ابن عاصم نے (سنن) مین سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے آفتاب کو قیامت کے دن دس برس کی حرارت دیجاوے گی پھر آفتاب آدمیون کی کھوپریون کے قریب ہوجاویگا یہان تک کہ قاب قوسین ہوجاوے گا یعنی دو کمانون کے گوشہ کی مقدار مین قریب ہوجاوے گا اور

آدمی عرق کرین گے یہان تک کہ پسینا زمین پر آدمی کے قد کی برابر ٹپک کی آجاوے گا پھر وہ
پسینا اوپر کو اونچا ہوگا یہان تک کہ مرد غرغر کرے گا سلمان نے کہا یہان تک پسینا پہونچے گا
کہ مرد غق غق کرے گا جسوقت آدمی اوس حالت کو دیکھین گے جس حالت مین وہ ہون گے
بعض بعض سے کہے گا جس مصیبت مین تم لوگ ہو گیا تم نہین دیکھتے ہو اپنے باپ آدم علیہ السلام
کے پاس آؤ تا کہ تمہارے رب سے تمہاری شفاعت کرین آدمی آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے
اور اون سے کہین گے اے ہمارے باپ آپ وہ شخص ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے دست
قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ مین اپنی روح پھونکی ہے اور اپنی جنت مین آپکو ٹھیرایا ہے آپ
اوٹھیئے اور ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے جس حالت مین ہم لوگ ہین آپ اوس کو دیکھتے
ہین آدم علیہ السلام اون سے کہین گے مین تمہاری شفاعت نہین کر سکتا آدمی اون سے پوچھینگے
کس کے پاس جانے کے لیئے آپ ہمکو امر فرماتے ہین آدم علیہ السلام کہین گے کہ عبد شاکر کے
پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے اے اللہ تعالیٰ کے
نبی آپ وہ شخص کہ ہین اللہ تعالیٰ نے آپکو عبد شاکر پیدا کیا ہے اور جس حالت مین ہم لوگ ہین آپ
اوس کو دیکھتے ہین آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے نوح علیہ السلام کہین گے کہ مین
تمہاری شفاعت نہین کر سکتا آدمی اون سے پوچھینگے کہ کس کے پاس جانے کے لیئے آپ ہمکو
حکم دیتے ہین نوح علیہ السلام کہین گے کہ تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی ابراہیم
علیہ السلام کے پاس آوینگے اور اون سے کہین گے اے خلیل الرحمن جس حالت مین ہم لوگ
ہین آپ ہمکو دیکھتے ہین آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ابراہیم علیہ السلام کہین گے
مین تمہاری شفاعت نہین کر سکتا آدمی اون سے پوچھین گے کس کے پاس جانے کے لیئے آپ
ہمکو امر کرتے ہین ابراہیم علیہ السلام کہین گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہ عبد
ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ
علیہ السلام کے پاس جاوین گے اور اوس سے کہین گے کہ جس حالت مین ہم لوگ ہین آپ اوسکو

له غرغر جس آواز کو کہتے ہین جو جان نکلتے وقت حلق مین آتی ہے ۱۲ سراج

دیکھتے ہین آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجے موسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ مین تمہاری شفاعت
نہین کرسکتا آدمی اون سے پوچھین گے کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہمکو امر کرتے ہین
موسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ تم لوگ کلمۃ اللہ اور روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے کہین گے اے کلمۃ اللہ اور اے روح اللہ
جس حالت مین ہم لوگ ہین آپ اوسکو دیکھتے ہین آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجے
عیسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ مین تمہاری شفاعت نہین کرسکتا آدمی پوچھین گے کہ کس کے پاس
جانے کے لئے آپ ہمکو امر کرتے ہین عیسیٰ علیہ السلام کہین گے کہ تم لوگ اوس عبد کے پاس
جاؤ جس کے ہاتھون پر اللہ تعالیٰ نے فتح کی ہے اور اگلے پچھلے گناہ بخشدی ہین اور آج کے دن
وہ ایسی حالت مین آوین گے کہ بے خوف ہون گے اور تندرست ہون گے آدمی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوین گے اور آپ سے کہین گے اے نبی اللہ آپ وہ شخص ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
آپکے سبب فتح کی ہے اور آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدی ہین اور آپ اس مقام مین ایسی حالت
مین آئے ہین کہ آپکو امن ہے جس حالت مین ہم لوگ ہین آپ اوسکو دیکھتے ہین آپ اپنے رب سے
ہماری شفاعت کیجے آپ فرماوین گے کہ مین تمہارے ساتھ ہون آپ آدمیون کو روندتے ہوئے
نکلینگے یہان تک کہ جنت کے دروازہ تک پہونچین گے اور جنت کے دروازہ کا حلقہ جو سونے کا
ہوگا اوس کو پکڑین گے اور آپ دروازہ کھٹ کھٹائین گے کوئی پوچھیگا یہ کون شخص دروازہ جنت
کھٹ کھٹا رہا ہے آپ جواب دین گے مین محمد ہون آپکے واسطے جنت کا دروازہ کھولدیا جاویگا
آپ آوین گے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاوین گے اور سجدہ کے باب مین
آپ اذن چاہین گے آپکو اذن دیا جاوے گا آپ سجدہ کرین گے آپ کو ندا کی جاوے گی اے
محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اوٹھائی آپ سوال کیجے آپکو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجے
آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجے آپکی دعا کی اجابت ہوگی اللہ تعالیٰ اوس وقت
اوس ثنا اور تحمید اور تمجید کی آپ پر کشایش کرے گا کہ خلایق مین سے کسی کے واسطے اوسکی کشایش

نہین کی ہوگی اور ندا کی جاوے گی اے محمدؐ آپ اپنا سر اوٹھائی آپ سوال کیجے آپکو عطا کی جاویگی
آپ شفاعت کیجے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجے آپکی دعا قبول کی جاویگی
آپ اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھائین گے اور آپ دو بار یا تین بار امتی امتی فرماوین گے۔ آپ
اوس شخص کے حق مین جس کے دل مین مثقال دانہ یا مثقال جو یا مثقال داندرائی ایمان ہوگا شفاعت
کرین گے یہ مقام محمود ہے۔

طبرانی نے (کبیر) مین اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہی
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اللہ تعالی اولین اور آخرین کو
جمع کرے گا اور اون کے درمیان حکم فرماوے گا اور حکم سے فارغ ہوجاوے گا مومنین کہین گے کہ
ہمارے رب نے ہمارے درمیان حکم فرمادیا اور حکم سے فارغ ہوگیا ہماری شفاعت ہمارے رب سے
کون شخص کرے گا آدمی کہین گے کہ آدم علیہ السلام شفاعت کرین گے کہ اللہ تعالی نے اون کو اپنے
ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور اون سے کلام کیا ہے آدمی آدم علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے
کہین گے کہ ہمارے رب نے حکم دیدیا ہے اور حکم سے فارغ ہوگیا ہے اور آپ اوٹھیے اور ہمارے
رب سے ہماری شفاعت کیجیے آدم علیہ السلام کہین گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی
نوح علیہ السلام کے پاس آوین گے نوح علیہ السلام آدمیون کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف رہبری
کرین گے آدمی ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوین گے وہ موسی علیہ السلام کی طرف رہبری کرینگے
آدمی موسی علیہ السلام کے پاس آوین گے وہ عیسی علیہ السلام کی طرف رہبری کرین گے آدمی
عیسی علیہ السلام کے پاس آوین گے وہ کہین گے کہ مین تمہاری رہبری عربی امی کی طرف کرتا
ہون آدمی میرے پاس آوین گے اللہ تعالی مجکو اذن دے گا کہ مین اوس کے پاس کہڑا ہون گا
میری جگہہ سے ایسی پاکیزہ تر خوشبو مہکے گی کہ جس کو کسی نے ہرگز نہ سونگھا ہوگا یہان تک کہ مین
اپنے رب کے پاس آؤن گا اللہ تعالی میری شفاعت قبول کرے گا اور میرے سر کے بالون سی
میرے لئے ایسا نور پیدا کرے گا کہ پاؤن کے ناخنون تک وہ نور ہوگا۔

ابن ابی عاصم نے (سنتہ) مین انس سے روایت کی ہے انس نے مرفوعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین اپنے رب کے پاس شفاعت کرتا رہونگا اور میرا رب میری شفاعت قبول کرتا رہے گا یہان تک کہ مین کہونگا ای میرے رب اون لوگون کے حق مین میری شفاعت قبول فرما جنھون نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اللہ تعالی فرماوے گا کہ یہ امر نہ آپ کے واسطے سزاوار ہے اور نہ کسی کے واسطے مجھکو اپنی عزت اور اپنے جلال اور اپنی رحمت کی قسم ہے مین دوزخ مین کسیکو نچھوڑونگا جس نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

احمد اور طبرانی نے عبادہ ابن الصامت سے عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد مین نے کسی نبی اور کسی رسول کو پیدا نہین کیا مگر اوس نبی اور رسول نے مجھسے ایک خواہش چاہی مین نے اوس نبی اور رسول کی خواہش عطا کی ای محمد آپ سوال کیجیے آپکو عطا کی جاوے گی مین نے عرض کی میرا سوال میری امت کی شفاعت روز قیامت ہے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ شفاعت کیا شے ہے آپ نے فرمایا مین کہونگا اے میرے رب میری شفاعت وہ ہے جس کو تیرے پاس میتنے چھپایا ہے اللہ تعالی فرماوے گا بیشک اللہ تعالی میری بقیہ امت کو دوزخ سے نکالے گا اور اون کو جنت مین داخل کرے گا۔

احمد اور طبرانی اور بزار نے معاذ بن جبل اور ابی موسی الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے اس امر کے درمیان مجھکو اختیار دیا کہ میری نصف امت کو جنت مین داخل کرے یا مین شفاعت کرون مین نے اون کے لئے شفاعت کو اختیار کیا اور مجھکو یہ معلوم ہوا کہ شفاعت اون کے لئے زیادہ وسیع ہے اور شفاعت اون لوگون کے لئے ہے جو کہ مر گئے ہین اور اللہ تعالی کے ساتھ کچھ شرک نہین کرتے تھے۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ مین جہنم کے پاس آؤن گا اور اوس کا دروازہ کھٹکھٹاؤن گا میرے واسطے اوس کا دروازہ کھولا جاوے گا مین اوس مین داخل ہون گا اور اللہ تعالی کی حمد اور محامد سے کرون گا کہ کسی نے اوس کی حمد مجھ سے پہلے اوس کی مثل نہ کی ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی شخص اوسکی حمد کرے گا پھر دوزخ سے اون لوگون کو نکالون گا جنھون نے اخلاص کی حالت مین لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

ابو یعلی نے عوف بن مالک سے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ ہمکو چار چیزین عطا کی گئی ہین کہ وہ چار چیزین کسی کو جو ہم سے پہلے تھے عطا نہین کی گئین اور مین نے اپنے رب سے پانچوین چیز کا سوال کیا میرے رب نے مجھکو وہ عطا کی وہ پانچوین چیز کیا اچھی چیز ہے ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور اپنی قوم سے تجاوز نہین کرتا تھا اور مین جمیع آدمیون کی طرف مبعوث کیا گیا ہون اور ایک مہینہ کی مسافت پر ہمارا دشمن ہم سے ڈرتا ہے اور کل زمین ہمارے واسطے پاک اور مسجد پیدا کی گئی ہے اور ہمارے واسطے خمس حلال کیا گیا ہے اور مین نے اپنے رب سے یہ سوال کیا ہے کہ میرے رب سے کوئی بندہ میری امت کا جو اوس کی توحید کرتا ہے نہ ملے گا مگر اوس کو مین جنت مین داخل کرون گا۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو موسی اشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پانچ چیزین عطا کی گئی ہین کسی نبی کو مجھ سے پہلے وہ پانچ چیزین عطا نہین کی گئین مین احمر اور اسود یعنی گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہون اور ایک مہینہ کی مسافت پر مجھکو نصرت دی گئی ہے اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور طہور پیدا کی گئی ہے اور میرے واسطے غنیمتین حلال کی گئی ہین اور جو لوگ کہ مجھ سے پہلے تھے اون کے لئے غنیمتین حلال نہین ہوئین اور مجھکو شفاعت عطا کی گئی اور کوئی نبی نہین ہے مگر اوس نے شفاعت کو مقدم کیا ہے اور مینے اپنی شفاعت کو موخر کیا ہے مین نے اوس شفاعت کو اوس شخص کیواسطے گردانا ہے جو شخص میری امت مین سے ایسے حال مین مرے گا کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ کچھ

شرک نہ کرے گا۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو پانچ چیزین عطا کی گئی ہین کسی نبی کو جو مجھسے پہلے تھا وہ چیزین عطا نہین کی گئین۔ راوی نے اس حدیث کو ابو موسیٰ کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے مگر ابو ذر کی حدیث مین یہ ہے ابو ذر نے پانچوین شے کے بیان مین یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھ سے کہا گیا کہ آپ سوال کیجے آپکو عطا کی جاوے گی مین نے اپنی دعا کو امت کی شفاعت کیواسطے قیامت کے دن تک چھپا یا جس شخص نے اللہ تعالے کے ساتھ کچھ شرک نہین کیا ہے انشاء اللہ تعالے وہ شفاعت اوس کو پانے والی ہے۔

احمد نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ام حبیبہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت جس چیز سے ملے گی اور بعض بعض کا خون بہنگا مجھکو دکھلایا گیا اور یہ امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی واقع ہو چکے ہین مینے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ اون کے باب مین قیامت کے دن مجھکو شفاعت کا والی کرے اللہ تعالیٰ نے مجھکو والی کر دیا۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کا قول فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم پڑھا اور آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور امتی امتی فرمایا پھر آپ روئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہدو کہ مین آپکو آپکی امت کے معاملہ مین خوشنود کرون گا اور آپکے ساتھ برائی نکرون گا۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین حضرت علیؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین اپنی امت کی ضرور شفاعت کرون گا یہان تک کہ میرا رب مجھکو ندا کریگا

اے محمدؐ کیا آپ راضی ہوگئے مین کہون گا اے میرے رب مین راضی ہوگیا۔

طبرانی نے (اوسط) مین حسن سند سے ابی سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پانچ چیزین عطا کی گئی ہین کہ وہ پانچ چیزین کسی نبی کو جو مجھ سے پہلے تھا عطا نہین کی گئین مین احمر اور اسود کی طرف بھیجا گیا ہون اور ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھکو ایک مہینہ کی مسافت پر رعب سے نصرت دی گئی اور مجھکو غنیمتین کھلائی گئین اور غنیمت کو کسی نے جو مجھ سے پہلے تھا نہین کھایا اور کل زمین میرے لئے پاک اور مسجد کی گئی اور نبیون مین سے کوئی نبی نہین ہے مگر اوس کو ایک دعا دی گئی ہے اور اوس نبی نے اوس دعا کی تعجیل کی ہے اور مین نے اپنی دعا کو جو امت کی شفاعت ہے آخر پر رکھا ہے جو شخص ایسے حال مین مر گیا کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ کچھ شرک نہین کرتا ہے انشاء اللہ تعالی وہ دعا اوس کو پہونچنے والی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے صحیح سند سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اون لہو ولعب کرنیوالون کے واسطے جو بشر کی ذریت سے ہین سوال کیا کہ اون کو عذاب نہ دے اللہ تعالی نے مجھکو عطا کیا۔ ابن عبد البر کہا ہے کہ وہ لہو ولعب کرنے والے لڑکے ہین اس لئے کہ اون کے اعمال لہو ولعب کی مانند بغیر شرط کے ہین اور غیر قصد اور عزم کے اون سے صادر ہوتے ہین۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا مین انبیا کا امام اور اون کا خطیب اور اون کا صاحب شفاعت ہون گا یہ مین بغیر فخر کے کہتا ہون۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرے رب نے فرشتہ کو بھیجا کہ مین قرآن شریف کو ایک حرف پر پڑہون مین نے اس پیام کو اپنے رب کی طرف پھیر دیا اور مین نے کہا اے میرے رب میری امت پر اس امر کو

آسان کر پھر دوسری بار میری طرف وہ حکم پھیرا گیا کہ مین قرآن شریف کو دو حرفون پر پڑھون مین نے کہا اسے میرے رب میری امت پر اس امر کو آسان کر پھر تیسری بار میری طرف وہ حکم پھیرا گیا کہ مین قرآن شریف کو سات حرفون پر پڑھون اور یہ فرمایا کہ اُسکے ہر ایک پھیرنے کے عوض مین جو مین نے پھیرا ہے ایک سوال کی اجازت ہے آپ سوال کیجیے مین نے کہا اللہم اغفر لامتی اور دوسرے سوال کو مین نے روز قیامت تک آخر مین رکھا آروز قیامت وہ دن ہے جسمین مخلوق میری طرف راغب ہو گی یہان تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی راغب ہونگے۔

حاکم نے اور بیہقی نے (کتاب الرویہ) مین عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین روز قیامت مین سید الناس ہون گا اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے ہو گا اور کشایش کا انتظار کرتا ہو گا اور میرے ساتھ لوائے حمد ہو گا مین جاؤن گا اور میرے ساتھ کل آدمی جاوینگے یہان تک کہ مین جنت کے دروازہ پر آؤن گا اور مین اوس کا کھولنا چاہون گا کہا جاوے گا کہ یہ کون ہے مین کہون گا مین محمد ہون کہا جاوے گا کہ محمد کو مرحبا ہے جسوقت مین اپنے رب کو دیکھون گا اوس کے واسطے سجدہ مین گرون گا اور اوس کی طرف دیکھون گا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ابراہیم خلیل اللہ ہین اور عیسی اللہ تعالی کا کلمہ ہین اور اللہ تعالی کی روح ہین اور موسی علیہ السلام سے اللہ تعالی نے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے خاص کر آپکو کیا عطا کیا گیا ہے آپنے فرمایا کہ کل اولاد آدم علیہ السلام قیامت کے روز میرے جھنڈے کے نیچے ہون گے اور اون لوگون مین کا پہلا مین ہون گا جن کے واسطے جنت کے دروازے کھولے جاوینگے۔

بخاری نے اپنی (تاریخ) مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی اور ابو نعیم نے

جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین مرسلین کے آگے آگے چلون گا اور وہ میرے پیچھا پیچھے ہون گے مجھکو اس بات کا فخر نہین ہے اور مین خاتم النبیین ہون اور مجھکو اس بات کا فخر نہین ہے اور مین اول شافع اور اول مشفع ہون اور مجھکو اسبات کا فخر نہین ہے

دارمی اور ترمذی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کچھ آدمی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے بیٹھے آپکا انتظار کر رہے تھے اونھون نے اپنی آپسمین مذاکرہ کیا اون مین سے بعض نے کہا کہ تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق مین سے خلیل اختیار کیا ہے ابراہیم اوس کے خلیل ہین اور دوسرے نے کہا کونسی چیز اس سے زیادہ تعجب کی ہے کہ اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے اور دوسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہین اور دوسرے نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہے اتنے مین آپ اصحاب کے پاس باہر آگئے اور آپنے فرمایا کہ مینے تمہارا کلام سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہین اور وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰ نجی اللہ ہین اور وہ ایسے ہی ہین اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہین اور وہ ایسے ہی ہین اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہے اور وہ ایسے ہی ہین تم لوگ سنو کہ مین حبیب اللہ ہون اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور مین قیامت کے دن لوائے حمد کو اوٹھائے ہون گا اوس کے نیچے آدم علیہ السلام ہون گے اون کے سوا کون ہے اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور مین روز قیامت مین اول شافع اور اول مشفع ہون گا اور مجھکو اسکا فخر نہین ہے اور مین پہلا وہ ہون گا جو کہ جنت کے قفل کو حرکت دے گا اور اس کا مجھکو فخر نہین ہے اللہ تعالی میرے واسطے جنت کے دروازے کھول دے گا اور مجھکو جنت مین داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہون گے اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور اللہ تعالی کے پاس مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے۔

ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین جن اور انس اور ہر ایک احمر اور اسود کے طرف بھیجا گیا ہون اور میرے واسطے سوا

انبیا کے غنیمتین حلال کی گئی ہین اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی ہے اور میرے آگے جو ملک اور دشمن ایک مہینہ کے فاصلہ پر ہین رعب سے اون پر مجھکو نصرت دی گئی ہے۔ اور سورۂ بقر کی خواتیم مجھکو عطا کئے گئے ہین اور وہ خواتیم عرش کے خزانون مین سے تھے اون کے ساتھ اور انبیا کے سوا مجھکو خصوصیت دی گئی ہے اور مجھکو توراۃ کی جگہہ مثانی اور انجیل کی جگہہ مئین اور زبور کی جگہہ حوامیم دئے گئے اور مجھکو مفصل کے ساتھ فضیلت دی گئی اور مین دنیا اور آخرت مین اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہون اور مجھکو فخر نہین ہے اور مین پہلا وہ شخص ہون کہ مجھسے اور میری امت سے زمین شق ہوگی اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور قیامت کے دن میرے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا اور کل انبیا اوس کے نیچے ہون گے اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور قیامت کے روز مجھکو جنت کی کنجیان دی جاوین گی اور میرے ساتھ شفاعت آغاز کی جاوے گی اور مجھکو اسکا فخر نہین ہے اور جو مخلوق جنت کی طرف جاوے گی اوس سے مین آگے جاؤن گا اور مجھکو اس کا فخر نہین ہے اور مین کل کا امام ہون گا اور میری امت میرے نشان قدم پر رہے گی یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر آپکا سبب اور نسب باقی رہے گا۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر میرا سبب اور میرا نسب باقی رہے گا کہا گیا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ آپکی امت کے آدمی قیامت کے دن آپکے ساتھ نسبت کئے جاوین گے اور باقی انبیا کی امتین اون کے ساتھ نسبت نہین کی جاوین گی اور کہا گیا ہے کہ آپکے ساتھ جو نسبت کی جاوے گی اوس سے مخلوق منتفع ہوگی اور کل انساب سے انتفاع نہ ہوگا اور اس قول کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جسکی روایت کی ہے۔ سلہ

سلہ اس مقام پر راوی حدیث کا نام نہین ہے اصل مین یہی جگہہ چھوٹی ہوئی ہے ۱۲

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ سب سے پہلے آپ صراط سے گزرینگے اور سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹ کھٹائینگے اور سب سے پہلے آپ جنت مین داخل ہون گے اور آپکے بعد آپکی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت مین داخل ہون گی اور آپکے سر اور چہرۂ مبارک کی ہر ایک بال مین نور ہوگا اور اہل محشر کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی آنکھین بند کرلین تاکہ آپ کی صاحبزادی صراط سے گزر جاوین۔

آپکے نور کی حدیث اوس باب مین کہ آپکا ذکر توراۃ اور انجیل مین ہے آگے آچکی ہے۔ اور اس باب مین عتبہ کی حدیث بھی سابق باب مین آگے آچکی ہے اور شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کا پل کھڑا کیا جاوے گا اور مین سب سے پہلے اوس پر سے گزرون گا۔

ابونعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت قیامت کا دن ہوگا کہا جاوے گا اے اہل محشر تم اپنی آنکھین چھپالو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جاوین وہ ایسی شان سے صراط سے گزرین گی کہ دو سبز چادرین اوڑھے ہون گی۔

ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت قیامت کا دن ہوگا حجابون کے اوس طرف سے ندا کرنے والا منادی کرے گا اے لوگو اپنی آنکھین چھپالو اور اپنے سر نیچے کرلو اسلیئے کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صراط سے گزر کے جنت مین تشریف لیجاتی ہین۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے مین جنت کا دروازہ کھٹ کھٹاؤن گا۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

قیامت کے دن مین جنت کے دروازہ پر آؤنگا اور اوس کو کھلواؤن گا خازن جنت پوچھیگا آپ کون ہین مین کہون گا مین محمد ہون خازن جنت کہیگا کہ آپکے واسطے مجھکو امر کیا گیا ہے اور آپ سے پہلے مین کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولون گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کل آدمیون سے پہلے میری کھوپری سے زمین شق ہوگی اور مجھکو اسکا فخر نہین ہے اور مجھکو لواے حمد عطا کیا جاوے گا اسکا فخر نہین ہے اور روز قیامت مین کل آدمیونکا مین سردار ہون گا اسکا فخر نہین ہے اور اول مین جنت مین داخل ہون گا اور اسکا فخر نہین ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین حسن سند کے ساتھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا پر جنت حرام کی گئی ہے یہانتک کہ مین داخل ہون اور جنت کل امتون پر حرام کی گئی ہے یہان تک کہ جنت مین میری امت داخل ہو اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل ابن عباس کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین سب سے اول جنت مین داخل ہون گا اس کا فخر نہین ہے اور جنت مین میرے پاس اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا داخل ہون گی۔ اور فاطمہ کی مثل اس امت مین ایسی ہے جیسے مریم علیہما السلام کی مثل بنی اسرائیل مین ہے۔

یہ باب اوس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوثر اور وسیلہ کے ساتھ مختص ہین اور اس امر کے ساتھ آپکو اختصاص ہے کہ جنت مین آپکے منبر کے قوایم قایم ہون گے اور جنت کی بلند جگہون مین ایک بلند جگہہ آپکا منبر ہوگا اور آپکے منبر اور قبر شریف کے درمیان جنت کے باغون مین سے ایک باغ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا اعطیناک الکوثر۔ ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو بہت سی خصلتین عطا کی گئی ہین مین اون کا

ذکر فخر سے نہین کرتا ہون میرے اگلے پچھلے گناہ بخشدی گئے اور میری امت خیر الامم پیدا کی گئی اور مجھکو جوامع الکلم دئے گئے۔ اور میرے رعب سے مجھکو نصرت دی گئی اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور طہور کی گئی۔ اور مجھکو کوثر دی گئی جس کے کوزے ستارون کی تعداد کے موافق ہین۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت تم موذن کو سنو کہ اذان دیتا ہے موذن جو کہے اوس کی مثل تم کہو پھر تم مجھپر درود بھیجو پھر تم میرے واسطے وسیلہ کا سوال کرو وسیلہ جنت مین ایک ایسی منزلت ہے کہ وہ منزلت سزاوار نہین ہے مگر اللہ تعالی کے بندون مین سے ایک ہی بندہ کے لئے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کو چاہے گا اوس پر میری شفاعت حلال ہوگی۔

عثمان بن سعید الدارمی نے (کتاب الرد علی الجہمیہ) مین عبادہ بن الصامت سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت النعیم کے غرفات مین سے اللہ تعالی مجھکو علی غرفہ مین قیامت کے دن رفعت دے گا مجھسے فوق کوئی نہ ہوگا مگر حاملان عرش۔

بیہقی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے منبر کے قوایم جنت مین ثابت اور قایم ہین۔ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابی واقد اللیثی کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا یہ منبر جنت کی بلند جگہون مین سے ایک جگہہ پر ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مابین میرے مکان اور میرے منبر کے جنت کے باغون مین سے ایک باغ ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت دنیا مین آخر ہے اور قیامت کے دن یہ لوگ اول ہین تمام خلایق سے پہلے اللہ تعالی اون کے واسطے حکم کرے گا اور موقف مین وہ ایک بلند پشتہ پر ہون گے اور وضو کی

آثار سے وہ ایسی شان سے آوین گے کہ عز معجلین ہون گے اور دنیا اور برزخ مین عذاب کی عجلت کی جاوے گی تاکہ قیامت مین گناہ سے پاک اور خالص ہو کے آوین اور اپنے گناہون کے ساتھ اپنی قبرون مین داخل ہون گے اور قبرون سے بلا گناہ کے نکلین گے اور مومنین کی استغفار کے سبب گناہون سے پاک ہوجاوین گے اور اون کے اعمال نامے وہنے ہاتھون مین دئے جاوین گے اور اون کی ذریت دوڑتی ہوگی اور اون کا نور اون کے سامنے رہے گا۔ اور سجود کے اثر سے اون کے چہرون مین علامت ہوگی اور اون کے واسطے انبیا کی مثل دو نور ہون گے اور میزان مین وہ کل آدمیون سے زیادہ بھاری ہون گے اور بخلاف تمام امتون کے کہ اون کے لئے اوس شئے کا نفع ہوگا جس کے لئے اونھون کوشش کی ہوگی اور اونکی کوشش عمل مین نہ ہوگی بخلاف تمام امتون کے کہ عمل مین بڑی کوشش اونھون نے کی ہوگی۔

نور کی حدیث اوس باب مین آگے آچکی ہے جسمین یہ بیان ہے کہ آپکا ذکر توراۃ اور انجیل مین ہے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ اور حذیفہ سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دنیا سے ہم لوگ آخر ہین اور قیامت کے دن ہم اول ہین اس امت کے لوگون کے واسطے تمام خلایق سے پہلے حکم کیا گیا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن سلام سے کی ہے کہا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالی مخلوق کو گروہ گروہ کرکے اوٹھاوے گا اور ایک ایک نبی کو مبعوث کرے گا یہان تک کہ احمد اور اون کی امت ٹھہرنے کی جگہہ مین کل امتون سے آخر امت ہوگی پھر جہنم پر پل رکھا جاوے گا پھر منادی کرنے والا پکارے گا احمد اور اون کی امت کہان ہے آپ یہ سن کر کھڑے ہوجاوین گے اور آپکی امت کے لوگ نیک اور بد آپکے پیچھے پیچھے جاوین گے وہ پل کو لے لین گے اللہ تعالی اون کے دشمنون کی آنکھین اندہی کر دے گا اور اون کے دشمن بائین اور دہنی جانب سے جہنم مین گرین گے احمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صالحین نجات پاوین گے

اور آپکے ساتھ ملائکہ ہون گے جنت مین صالحین کو اون کے منازل مین ٹھکانا دین گے اور ملائکہ کہینگے کہ یہ آپکی وہنی طرف اور یہ بائین طرف رہے گا اور آپ اپنے رب تک پہونچین گے اور آپکے واسطے ایک کرسی اللہ تعالیٰ کی وہنی طرف ڈالی جاوے گی پھر منادی کرنے والا پکارے گا کہان ہین عیسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی امت کہان ہے آخر حدیث تک۔

ابن جریر اور ابن مرودیہ نے جابر بن عبد اللہ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مین اور میری امت ایک ایسے پشتہ پر ہونگی کہ جمیع خلایق کو اوپر سے دیکھتے ہون گے اور آدمیون مین سے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ اس امر کو دوست رکھتا ہوگا کہ وہ ہم مین سے ہوتا اور نبیون مین سے کوئی نبی نہ ہوگا جسکی تکذیب قوم نے کی ہوگی مگر مین اور میری امت یہ شہادت دین گے کہ اوس نبی نے اپنے رب کی رسالت اپنی امت کی طرف پہونچادی ہے۔

کعب بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی قیامت کے دن حشر کئے جاوین گے مین اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہون گے میرا رب مجھکو سبز حلہ پہنا دے گا پھر مجھکو اذن دے گا پھر جو بات کہ اللہ چاہے گا کہ مین کہون مین کہون گا وہ مقام محمود ہے۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار سے غر المحجلین کے نام سے پکارے جاوینگے

مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا حوض اس سے زیادہ دور دراز ہے جیسے ایلہ عدن سے دور ہے اس سے زیادہ دور ہے مین اوس حوض سے مردون کو ہانکون گا یعنی حوض پر اون کو نہ آنے دون گا جیسے کہ مرد غریبہ اونٹ کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمکو پہچانین گے آپنے فرمایا ہان تم لوگ میرے پاس ایسی حالت مین آؤگے کہ وضو کے اثر سے غر و محجلین ہوگے تمہارے سوا کسی کے لئے

کوئی علامت نہین ہے۔

احمد اور بزار نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جس شخص کو سجدہ کے واسطے اذن دیا جاوے گا مین اول ہونگا اور اول جو شخص سجدہ سے سر اوٹھاوے گا وہ مین ہون گا مین اپنے سامنے دیکھون گا اور امتون کے درمیان اپنی امت کو پہچانون گا اور اپنے پیچھے سے اوس کی مثل اپنی امت کو پہچانون گا اور اپنی دہنی جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانون گا اور اپنے بائین جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانون گا ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو اور امتون مین جو نوح علیہ السلام کے وقت سے آپکی امت کے زمانہ تک ہو گی کیونکر پہچانین گے آپنے فرمایا کہ میری امت کے لوگ وضو کی نشانی سے غرّ محجلین ہون گے اون کے سوا کوئی شخص غیر محجل نہ ہوگا اور مین یون پہچانونگا کہ اون کے نامۂ اعمال اون کے دہنے ہاتھون مین دئے جاوین گے اور اون کو مین یون پہچانون گا کہ اون کی ذریت اون کے سامنے دوڑتی ہوگی۔

احمد نے صحیح سند کے ساتھ ابی ذر سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنی امت کو قیامت کے دن اور امتون کے درمیان ضرور پہچانون گا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانین گے آپنے فرمایا کہ مین اون کو یون پہچانون گا کہ اون کے اعمال نامے دہنے ہاتھون مین ہون گے اور سجود کے اثر سے اون کے چہرون مین علامت ہوگی اوس سے اون کو پہچانون گا۔ اور اون کو اوس نور سے پہچانون گا جو اون کے سامنے دوڑتا ہوگا۔

طبرانی نے اوسط مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت امتِ مرحومہ ہے اپنی قبرون مین اپنے گناہون کے ساتھ داخل ہوگی اور قبرون سے ایسے حال مین نکلے گی کہ کوئی گناہ اوس پر نہ ہوگا مومنین جو اوس امت کے واسطے استغفار پڑہین گے اوس کے سبب سے گناہون سے پاک ہو جاوے گی۔

احمد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کوئی شخص حساب نہین کیا جاوے گا سوا اوسکی مغفرت کی جاوے
گی۔ مسلمان شخص اپنا عمل اپنی قبر مین دیکھے گا۔ حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ مومن اپنی قبر مین
حساب کیا جاوے گا۔ تاکہ کل کے روز اوس پر موقف مین آسان ہو اور وہ برزخ مین گناہ
سے پاک ہوجاویگا یہانتک کہ قبر سے نکلیگا اور اوس سے اعمال کا بدلہ لے لیا گیا ہوگا۔
طبرانی نے (اوسط) مین روایت کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح حدیث کہا ہے عبداللہ
بن یزید الانصاری سے روایت ہے اونھون نے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت کا عذاب اس کی دنیا مین گردانا ہے
ابویعلی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے یہ امت
مرحومہ ہے اس پر کوئی عذاب نہین ہے مگر وہ جس کے ساتھ اپنے نفسون کو عذاب دیا ہے
یعنی جو کچھ عذاب ہوگا اون کے ہاتھون سے اون پر ہوگا نہ اللہ تعالی کی طرف سے۔
ابویعلی اور طبرانی نے ایک مرد سے روایت کی جو صحابہ مین سے ہے کہا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کی عقوبت تلوار سے ہے۔
ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (بعث) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے ہاتھون سے
ہے جسوقت قیامت کا دن ہوگا ہر ایک مسلمان مرد کو ایک مرد مشرکین سے دیا جاوے گا
اور اوس سے کہا جاوے گا کہ دوزخ سے بچنے کے لئے یہ مشرک تیرا فدیہ ہے۔
اصفہانی نے (ترغیب) مین لیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عیسی بن
مریم علیہا السلام نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میزان مین اثقل الناس
ہوگی اوس امت کی زبان مین اوس کلمہ کی مطیع ہوئی ہین کہ جو لوگ اون سے پہلے تھے وہ
کلمہ اون کی زبانون پر ثقیل تھا وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول۔ لیس للانسان الا ما سعی مین روایت کی ہے

کہا ہے کہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفون مین اون کی امتون کے واسطے یہ امر تھا لیکن یہ امت جو ہے تو اوس کے لئے وہ شے ہے جس کے لئے اسنے کوشش کی ہے مگر اس امت کی کوشش ہی کیا ہے جو کہا جاوے کہ اس امت نے یہ کوشش کی ہے جیسے کہ اور امتون نے کوشش کی ہے ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی امت ہر ایک سے پہلے جنت مین داخل ہوگی اور جس کام مین وہ انشاء اللہ داخل ہوئے ہون گے اون کی مغفرت کی جاوے گی اور دوسری امت کے جن لوگون سے زمین شق ہوگی اون سے پہلے یہ لوگ ہونگے کہ زمین سے نکلین گے ۔

پہلی اور تیسری امت کی حدیث قریب مین آگے آچکی ہے اور دوسری امت کی حدیث جو ابن مسعود سے روایت کی گئی ہے وہ شب معراج مین آچکی ہے ۔

باب

شیخ عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپکی امت مین سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے اور انبیا مین سے کسی نبی کے واسطے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ امر ثابت نہیں ہوا

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکل کے ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ جملہ امتین میرے سامنے پیش کی گئین ایک نبی میرے پاس سے ایسے حال مین گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک مرد ہوتا تھا اور ایک نبی ایسے حال مین گزرتا تھا جس کے ساتھ دو مرد ہوتے تھے اور ایک نبی ایسے حال مین گزرتا تھا جس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور ایک نبی ایسی حالت مین گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک گروہ ہوتا تھا مین نے کثیر عام مخلوق کو دیکھا مین نے یہ امید کی کہ یہ میری

امت ہوتی مجھسے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اون کی قوم ہے پھر مجھسے کہا گیا کہ آپ دیکھیے مین نے کثیر مخلوق کو دیکھا جس نے افق کو گھیر لیا تھا مجھسے کہا گیا کہ آپ ایسیہی دیکھتے جائے مین نے کثیر عام مخلوق کو دیکھا مجھسے کہا گیا کہ یہ لوگ آپکی امت ہین اوران کے ساتھ وہ ستر ہزار لوگ ہین جو بغیر حساب کے جنت مین داخل ہون گے ۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حسن حدیث کہا ہے ابی امامہ نے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے رب نے مجھسے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت مین سے ایسے ستر ہزار آدمی جنت مین داخل ہون گے ۔ جن کے ذمہ کچھ حساب نہ ہوگا اور مین نے اپنے رب سے زیادتی طلب کی میرے رب نے مجھکو عطا کی کہ ستر ہزار آدمیون مین سے ہر ایک آدمی کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہون گے مین نے پوچھا اے میرے رب کیا میری امت اس مقدار کو پہونچے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپکے واسطے اس تعداد کو اعراب مین سے کامل کر دون گا اور اس سے آگے آچکا ہے کہ یہ امر آپکی اوس صفت سے ہے جو تورات مین ہے اور اسکا بیان غلتان بن عاصم کی حدیث مین اوس باب مین آیا ہے جس مین یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل مین ہے

باب

شیخ عزالدین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی امت کو عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے اور آپکی امت کے لوگ اور آدمیون پر اسطور سے گواہی دین گے کہ اون کے رسولون نے اون کو تبلیغ رسالت کی ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے کہ انبیا مین سے کسی نبی کے واسطے ثابت نہین ہوئی یہان تک شیخ عزالدین کا قول ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وکذلک جعلناکم امتہ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا ۔

بخاری اور ترمذی اور نسائی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام پکارے جاوینگے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا آپنے تبلیغ رسالت کی تھی وہ فرماوینگے بیشک پس اونکی امت پکاری جاوے گی اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تمکو رسالت کی تبلیغ نوح علیہ السلام نے کی تھی وہ یہ کہینگے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا اور ہمارے پاس کوئی نہین آیا نوح علیہ السلام سے پوچھا جاوے گا کہ آپکی شہادت کون لوگ دینگے نوح علیہ السلام کہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی امت کے لوگ شہادت دینگے پس اللہ تعالی کا وہ قول یہی ہے جو فرمایا ہے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وسط بمعنی عادل ہے میری امت بلائے جاویگی اور نوح علیہ السلام کی تبلیغ رسالت کی شہادت دیگی۔ اور مین یہ گواہی دونگا کہ تم لوگون نے سچی گواہی دی ہے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ ایک مرد ہوگا اور ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ دو مرد ہونگے اور دوسرے اکثر ہونگے اون انبیا سے پوچھا جاوے گا کیا تم نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ یہ کہینگے بیشک پس اونکی قومین بلائی جاوینگے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تم لوگون کو ان انبیا نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ کہینگے تبلیغ رسالت نہین کی انبیا سے پوچھا جاوے گا کہ کون لوگ تمہاری شہادت دینگے کہ تم نے تبلیغ رسالت کر دی ہے انبیا علیہم السلام کہینگے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت دیوے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بلائی جاوے گی وہ یہ گواہی دینگے کہ انبیا علیہم السلام نے تبلیغ رسالت کر دی ہے امت محمد سے پوچھا جاوے گا تم کو کیونکر علم ہوا کہ انبیا نے اپنی امتون کو تبلیغ رسالت کر دی ہے وہ کہینگے کہ ہمارے پاس ہمارے نبی ایک ایسی کتاب لائے تھے جس نے ہمکو خبر دی ہے کہ انبیا نے رسالت کی تبلیغ

کروی ہے ہم نے اوس کتاب کی تصدیق کی ہے اون سے کہا جاوے گا کہ تم نے سچ کہا وہ قول اللہ تعالیٰ کا جو اس واقعہ کی خبر دیتا ہے یہ ہے۔ وکذلک جعلنا کم امتہ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔

باب

طبرانی نے (اوسط) مین ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی حرارت میری امت پر نہین ہے مگر حمام کی حرارت کی مثل۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون خصائص مین ہے کہ آپ امت کی عوض اون خصائص کے ساتھہ مخصوص ہین اور وہ خصائص واجبات اور محرمات اور مباحات اور کرامات کی قسم سے ہین اور اون کا ذکر آگے نہین آیا ہے اس نوع کو فقہا کی ایک جماعت نے اپنی تصنیف مین تنہا ذکر کیا ہے اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے اس کا تعرض کتب فقہیہ مین باب نکاح مین کیا ہے اور تمام وکمال اوس کو جمع نہین کیا ہے اور مین اسجگہہ اوس کو پورے طور سے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرون گا جس پر زیادتی ممکن نہ ہوگی۔ تم یہ جان لو کہ مین ہر ایک اوس شئے کو ذکر کرون گا کہ جس کے باب مین کسی عالم نے کہا ہے کہ یہ امر آپکے خصائص مین سے ہے برابر ہے کہ اوس پر ہمارے اصحاب شافعیہ ہون یا نہ ہون اور اون خصائص کی صحت اون علمانے کی ہے یا صحت نہین کی ہے اس لئے کہ ایسے اقوال کو پورے طور سے جمع کرنا اون لوگون کا داب ہے جو علما کے کلام کا تتبع کرنیوالے

ہوتے ہین اور کلام کا استیعاب کرتے ہین اگرچہ وہ جاہل لوگ جن کی بہت قاصر ہوتی ہے جبوقت اسکی مثل کلام کو دیکھتے ہین اوس کے ہونے پر انکار سے مبادرت کرتے ہین۔

یہ قسم واجبات کی ہے۔ اور آپ کا اختصاص اون کے ساتھ جو ہے اس مین یہ حکمت ہے کہ ان واجبات کے سبب درجات کی زیادتی اور قربت ہے حدیث صحیح مین اللہ تعالی سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تقرب ڈھونڈہنے والون پر جو شے مین نے فرض کی ہے اوس فرض کی ادا کی مثل کسی چیز کے ساتھ ہرگز ہرگز مجھسے تقرب نہ ڈھونڈینگے (یعنی جو چیز کہ مین نے اون پر فرض کی ہے ویسی کوئی چیز اون کے تقرب کا وزریعہ نہین ہے میرا فرض اون کے تقرب کا بڑا وزریعہ ہے) اور ایک حدیث مین یہ ہے کہ ایک فرض کا ثواب ستر مندوبون کے ثواب کی برابر ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ رات کی نماز اور وتر اور فجر اور چاشت کی نماز اور مسواک کرنا اور اضحیہ آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک۔ طبرانی نے ابی امامہ سے اس آیت شریفہ کے باب مین روایت کی ہے کہ تہجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نافلہ تھا اور تم لوگون کے واسطے تہجد فضیلت ہے۔

طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) مین حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزین ہین کہ وہ مجھپر فرایض ہین اور تم لوگون کے واسطے سنتین ہین ایک وتر دوسرے مسواک کرنا تیسرے قیام لیل

احمد اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) مین ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزین ہین کہ مجھپر وہ فرایض ہین اور تمہارے واسطے تطوع ہین ایک قربانی دوسری وترا اور تیسری چیز چاشت کی دو رکعتین ہین۔

دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزین ہین کہ وہ مجھپر فرایض ہین اور تم لوگون کے واسطے نفل ہین سحر اور وترا اور فجر کی دو رکعتین۔

احمد اور بزار نے دوسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ فجر کی دو رکعتون اور وتر کے واسطے مجھکو امر کیا گیا ہے اور تمہارے ذمہ چاشت کی نماز نہین ہے۔

احمد اور عبید نے اپنی (مسند) مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ چاشت کی دو رکعتون کے واسطے مجھکو امر کیا گیا ہے اور تمکو اون کے واسطے امر نہین کیا گیا۔ اور مجھکو قربانی کے واسطے امر کیا گیا ہے اور قربانی تمپر فرض نہین کی گئی اور احمد کے لفظ مین یون وارد ہے کہ مجھپر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم لوگون پر فرض نہین کی گئی۔

احمد اور طبرانی نے تیسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ تین چیزین ہین کہ مجھپر فریضہ ہین اور وہ تم لوگون کے واسطے نفل ہین وتر اور فجر کی دو رکعتین اور چاشت کی دو رکعتین۔

ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین عبداللہ بن حنظلہ الغسیل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک نماز کے واسطے وضو کے ساتھ امر کیا جاتا تھا آپ طاہر ہوتے یا غیر طاہر ہوتے جبکہ یہ امر آپ پر دشوار ہوا تو آپکو ہر ایک نماز کے وقت مسواک کرنے کے واسطے امر کیا گیا

اور وضو آپکو معاف کیا گیا مگر حدث سے وضو کے لئے امر کیا گیا۔

فایدہ یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر وتر پڑھے ہین۔ بعض علما نے کہا ہے کہ اگر وتر آپ پر واجب ہوتے تو آپکا فعل اونٹ پر جائز نہ ہوتا اور امام نووی نے (شرح المہذب) مین کہا ہے کہ یہ واجب جو آپکے ساتھ خاص تھا اسکی کرنے کا جواز اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص سے تھا۔

فایدہ بیہقی نے اپنی کتاب سنن مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے ہین اور وتر تمپر واجب نہین ہین اور آپنے قربانی کی ہے اور قربانی تمپر واجب نہین ہے اور آپنے چاشت کی نماز پڑھی ہے وہ نماز تمپر واجب نہین ہے اور آپنے ظہر کے قبل نماز پڑھی ہے وہ تمپر واجب نہین ہے یہ امر اس بات کی آگاہی دیتا ہے کہ جس نماز کو آپ زوال کے وقت پڑھتے تھے آپکے خصایص مین سے ہے اور آپ پر وہ نماز واجب تھی۔

دیلمی نے (مسند الفردوس) مین اوس سند سے روایت کی ہے جسمین نوح بن ابی مریم ہے اور وضاع احادیث ہے ابن عباس سے مرفوعًا روایت ہے کہ وتر مجھپر فریضہ ہے اور وتر تم لوگون کے واسطے تطوع ہے اور قربانی مجھپر فریضہ ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے اور جمعہ کے دن غسل مجھپر فرض ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ مشورہ آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وشاورہم فی الامر ابن عدی نے اور بیہقی نے (شعب) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت آیۃ شریفہ وشاورہم فی الامر نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنو اللہ تعالیٰ اور اوس کا رسول دونون مشورہ سے غنی ہین ولیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ کو میری امت کے واسطے رحمت کیا ہے۔

حکیم ترمذی نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو آدمیون کی مدارات کے واسطے امر فرمایا ہے جیسے کہ مجھکو اقامت فرایض کے واسطے اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اس کثرت سے مشورہ فرماتے تھے کہ مینے آدمیون مین سے کسی کو مشورہ مین آپ سے زیادہ مشورہ کرنے نہین دیکھا۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بغیر مشورہ کے مین کسی کو اپنا خلیفہ ٹھہراتا تو ضرور مین ابن ام عبد کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا۔

احمد نے عبدالرحمٰن بن غنم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم دونون کسی مشورہ مین جمع ہوگئے تو مین تم دونون سے خلاف نہ کرونگا۔

حاکم نے حباب بن المنذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو خصلتون کے واسطے شمار کیا آپنے اون دونون خصلتون کو مجھ سے قبول فرمایا مین آپکے ساتھ یوم بدر مین گیا آپنے پانی کے پیچھے لشکر جمع کیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وحی سے آپنے یہ لشکر پانی کے پیچھے جمع کیا ہے یا رائے سے آپنے فرمایا اے حباب رائے سے مین نے جمع کیا ہے مین نے عرض کی رائے یہ ہے کہ پانی کو آپ اپنے پیچھے کیجے اگر آپ مضطر ہونگے تو پانی کی طرف مضطر ہون گے آپ نے اس بات کو مجھ سے قبول کیا اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اونھون نے کہا دو امرون مین سے کونسا امر آپکے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے

آپ دنیا مین اپنے اصحاب کے ساتھ رہین گے یا اپنے رب کے پاس اوس مقام مین کہ جنات النعیم سے ہے اور آپکے رب نے آپ سے اوس کا وعدہ فرمایا ہے آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ آپ ہمارے ساتھ رہین یہ امر ہمکو زیادہ دوست ہے اور آپ ہمکو ہمارے دشمن کے عیوب سے خبر دیتے رہین اور آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماوین تاکہ ہمکو اللہ تعالیٰ اون پر نصرت دے اور ہمکو آسمان کی خبر کی آپ خبر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے حباب تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم کچھ نہین کہتے ہو مین نے عرض کی یارسول اللہ آپکے رب نے آپکے واسطے جو جگہہ اختیار کیا ہے آپ اوس کو اختیار فرمائی آپنے اس بات کو مجھ سے قبول فرمایا۔

ابن سعد نے یحیی بن سعید سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم بدر مین آدمیون سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہوگئے اور اونھون نے عرض کی کہ ہم لوگ اہل حرب ہین مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ آپ پانیون سے پار اوتر جاوین مگر ایک پانی سے پار نہ اوترین ہم دشمنون سے اوس پر مقابلہ کرین گے۔ راوی نے کہا کہ آپ نے یوم قریظہ اور یوم نضیر مین اصحاب سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہوگئے اور یہ کہا کہ مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ آپ قصور کے درمیان اوترین اور ان لوگون کی خبر اون لوگون سے اور اون لوگون کی خبر اُن لوگون سے قطع کر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حباب بن المنذر کے قول کو اختیار کیا۔

حاکم نے عبدالحمید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس سے اونھون نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے حدیث کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن الاشرف کے واسطے کون شخص میری مدد کرے گا اوس نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی رسول کو ایذا دی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کی کیا آپ اس بات کو دوست رکھتے ہین کہ مین اوسکو قتل کر ڈالون آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے پھر آپنے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے پاس جاؤ اور اون سے

مشورہ کرو مین اون کے پاس گیا اور اون سے اس واقعہ کو مین نے ذکر کیا اونھون نے مجھسے کہا کہ اللہ تعالی کی برکت پر چلے جاؤ۔ ماوردی نے کہا ہے کہ آپ جن امور مین اصحاب سے مشورہ فرماتے تھے علما نے اون مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ آپ خاص کر حروب اور اوس رنج اور سختی مین جو دشمن سے پہونچتی تھی اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے علما نے کہا ہے کہ امور دنیا اور دین مین آپ اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور دوسرے علما نے کہا ہے امور دین مین مشورہ کیا کرتے تھے اور یہ اس لئے تھا کہ احکام دینی کی علتون اور اجتہاد کے طریق سے اون کو متنبہ کرین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ دشمنون سے صبر کرنا آپ پر واجب تھا اگرچہ اون کی تعداد کثیر ہوتی اور امر منکر کی تغییر واجب تھی اور یہ وجوب خوف کی وجہ سے آپ سے ساقط نہین ہوتا تھا بخلاف آپکے غیر کے جو آپکی امت سے ہو خوف کے سبب یہ وجوب اوس سے ساقط ہو جاتا ہے۔

ان دونون امور کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ سے آپکے محفوظ رکھنے اور نگاہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا واللہ یعصمک من الناس دشمن آپ تک شر سے نہین پہونچ سکتے تھے اگرچہ قلیل ہوتے یا کثیر اس لئے دشمن کے مقابلہ مین صبر اور امر منکر کی تغیر آپ پر واجب تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ مسلمانون مین سے جو شخص عسرت کی حالت مین مرتا اوس کا دین ادا کرنا آپ پر واجب تھا۔

ابن ماجہ نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مال چھوڑا وہ مال اوس کے اہل کے لئے ہے اور جس شخص نے

دین یا کوئی زمین چھوڑی اوس کا دین میرے ذمہ واجب ہے اور اوس کی زمین میری طرف منتقل کی جاوے گی۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جو مرد مرجاتا اور اوس پر دین ہوتا آپکے پاس وہ لایا جاتا آپ پوچھتے کیا اس نے اپنے دین ادا کرنے کے لئے کچھ چھوڑا ہے اگر کہا جاتا کہ اسنے اپنے قرض کی ادا کے واسطے چھوڑا ہے تو آپ اوس پر نماز پڑھتے ورنہ مسلمانون سے فرماتے کہ تم لوگ اپنے دوست کی نماز پڑھ لو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوح کئے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مین مومنین کے ساتھ اون کے نفوس سے اولیٰ ہون جو شخص مومنین سے مرگیا اور اپنے ذمہ دین چھوڑے گا اوس کی قضا مجھپر واجب ہوگی اور جو شخص مال چھوڑے گا وہ اوس کے وارثون کے لئے ہوگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ پر اپنی بی بیون کی تخییر واجب تھی اور اپنی اختیار کی ہوئی بی بی کا روک رکھنا اور اوس کی طلاق کی تحریم واجب تھی۔

احمد اور مسلم اور نسائی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوبکر اور عمر رضہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین داخل ہوئے کہ آپ کے اطراف مین آپکی بی بیان تھین اور آپ اوسوقت ساکت تھے عمر نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضرور کلام کرون گا یقین ہے آپ ہنسین گے عمر رضہ نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ زید کی بیٹی عمر کی عورت کو دیکھتے اوس نے مجھسے ابھی نفقہ طلب کیا مینے اوس کی گردن پر مارا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ یہ عورتین جو میرے اطراف مین ہین نفقہ چاہتی ہین یہ سن کر حضرت ابوبکر عائشہ کی طرف کھڑے ہوئے تاکہ اون کو مارین اور حضرت عمر حفصہ کی طرف مارنے کے واسطے کھڑے ہوئے یہ دونون حضرات ان بی بیون سے کہتے تھے کہ تم دونون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اوس چیز کا سوال کرتی ہو جو آپکے پاس نہین ہے۔ ور اللہ تعالیٰ نے اختیار کو نازل کر دیا پھر آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا کہ مین تم سے ایک امر کا ذکر کرنے والا ہون مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ تم اوس مین عجلت نہ کرو یہان تک کہ اپنے مان باپ سے مشورہ کرو حضرت عائشہ نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے اون کے سامنے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیاۃ الدنیا وزینتہا کو پڑھا حضرت عائشہ نے سنکر عرض کی کیا آپکے معاملہ مین مین اپنے مان باپ سے مشورہ کرون گی بلکہ مین اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو اختیار کرون گی۔

ابن سعد نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عورتین ہم سے گران مہرون والی نہ ہونگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے واسطے اون کے اس قول سے غیرت کی اور آپکو یہ امر کیا کہ اون سے کنارہ کرین آپ انتیس ۲۹ دن اون سے جدائی اختیار کی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امر کیا کہ آپ اون کو اختیار کرین آپ نے اون کو اختیار کر لیا۔

ابن سعد نے عمرو بن شعیب سے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیون کو اختیار دیا تو حضرت عائشہ سے آپ نے ابتدا کی آپکو جمیع ازواج نے اختیار کیا مگر عامریہ نے آپکو اختیار نہین کیا اور اپنی قوم کو اختیار کیا عامریہ اس کے بعد کہتی تھی کہ مین شقیہ ہون اور وہ اونٹون کی مینگنیان چنتی تھی اون کو بیچتی تھی اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کے واسطے اوزن چاہتی تھی اور اون سے سوال کرتی تھی اور کہتی تھی کہ مین شقیہ ہون۔

ابن سعد نے ابن مناح سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوا عامریہ کے جمیع عورتون نے اختیار کیا اوس نے اپنی قوم کو اختیار کیا اوس کی عقل جاتی رہی تھی یہانتک کہ وہ مر گئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنی بی بیون کو اختیار دیا اون بی بیون سنے اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ انے
یہ آیت نازل کی لا تحل لک النساء من بعد اللہ تعالیٰ سنے فرمایا ہے کہ اون نو بی بیون کے بعد
جنھون سنے آپکو اختیار کیا ہے غیر اون بی بیون کے جو عورتین ہین آپ پر اون کا تزوج حرام کیا گیا۔
ابن سعد سنے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن الہشام اور حسن اور مجاہد اور ابو امامہ بن
سہل سے روایت کی ہے ان علما نے اللہ تعالیٰ کے قول لا تحل لک النساء من بعد کے معنی
مین کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج پر روکدئے گئے اور ان بی بیون کے
بعد آپ سنے کوئی بی بی نہین کی ۔

ابن سعد سنے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سنے وفات نہین پائی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ سنے آپکے واسطے یہ امر حلال کر دیا کہ عورتون
مین سے جتنی عورتون کو چاہین اون سے تزوج کرین مگر ذات محرم کو حلال نہین کیا تحلیل نسا
اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے ترجی من تشاء منہن آخر آیت تک اور ابن سعد سنے اس حدیث
کی مثل ام سلمہ اور ابن عباس اور عطا ابن یسار اور محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔
ابن سعد سنے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آیت ترجی من تشاء منہن
نازل ہوئی مین سنے کہا کہ اللہ تعالیٰ جس امر مین آپ ارادہ فرماتے ہین سبرعت کرتا ہے ۔ اور علما سنے
تخییر کے نکتہ مین اختلاف کیا ہے امام غزالی رح سنے فرمایا ہے کہ غیرت سینون مین عداوت
پیدا کرتی ہے اور قلب کو نفرت دلاتی ہے اور اعتقاد کو سست کرتی ہے۔ امام رافعی رح سنے
کہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سنے آپ کو غنا اور فقر کے درمیان مختار کیا آپ سنے فقر کو اختیار کیا اور اپنے
نفس مبارک کے واسطے صبر کو اختیار فرمایا اوس صبر اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ سنے آپکو
اون بی بیون کے تخییر پر امر کیا تاکہ آپ فقر اور ضرر پر اون پر جبر نہ کرین بعض علما سنے کہا ہے
کہ اللہ تعالیٰ سنے اون بی بیون کا امتحان تخییر پر کیا تاکہ اوس کے رسول کے واسطے وہ بی بین خیر النسا
ہون۔ روضہ وغیرہ مین کہا ہے جبکہ آپکی بی بیون کو اختیار دیا گیا اونھون سنے آپکو اختیار کیا

اللہ تعالی نے اون کے اس حسن صنیعت پر اون کے ساتھ جنت سے بدلا کیا اور فرمایا فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما اور اس کے ساتھ بدلہ دیا کہ اون کی موجودگی مین آنحضرت رسول پر تزوج کو حرام کیا اور اون کے عوض مین دوسری بی بیون کے ساتھ استبدال حرام کیا اور فرمایا لایحل لک النساء من بعد۔ اور یہ نہین ہے کہ اون کے عوض بیبیان دوسری ازواج تبدیل کی ہون پھر اللہ تعالی نے اس حکم کو اپنے قول یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک کے ساتھ منسوخ کر دیا تاکہ ترک تزوج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اون بی بیون پر منت ہو (آپکی منت اون بی بیون پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اور بی بیان حلال کر دین اور آپنے دوسری بی بیون کے ساتھ پھر نکاح نہین کیا۔)

احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین پائی یہان تک کہ آپ کے واسطے اور عورتین حلال ہوگئین اس حدیث کی اسناد صحیح ہے علما نے اختلاف کیا ہے کیا آپکے واسطے جمیع نسا حلال ہوگئی تہین یا فقط مہاجرات حلال ہوئی تھین اور یہ اختلاف ظاہر آیت سے دو وجہون پر ہے اون دونون وجہون کو ماوردی نے بیان کیا ہے ثانی وجہ پر یہ امر بھی آپکی خصوصیت سے ہے کہ آپ پر اون عورتون کا نکاح حرام تھا جنھون نے ہجرت نہین کی تھی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جس کی روایت ترمذی نے ام ہانی سے کی ہے ام ہانی نے کہا کہ مین آپکے واسطے حلال نہین کی گئی تھی اس لئے کہ مین نے ہجرت نہین کی تھی۔ اور اول وجہ کہ جملہ عورتین آپ پر حلال کی گئی تھین اسکو ترجیح اسطور پر دی گئی ہے کہ نکاح کے باب مین آپ امت سے زیادہ وسعت رکھتے ہین۔ پس یہ جائز نہین ہے کہ نکاح مین آپ اون سے ناقص رہین (نقصان جب ہی ہوگا کہ جمیع عورتین حلال نہون اور مہاجرات حلال ہون) اور اول وجہ کو اسطور پر ترجیح دیگئی ہے کہ بعد کو آپنے صفیہ سے تزوج کیا حالانکہ یہ تہا کہ صفیہ مہاجرات مین سے نہین تھین اور اول وجہ کا جواب یون دیا جاتا ہے کہ یہ امر آپکو

مہاجرات ہی حلال نہین نہ کل عورتین آپ جو بزرگی مین اوسع ہین اور آپکا جو منصب ہے یہ اوس کا منافی نہ ہوگا اس دلیل سے کہ آپ کتابیہ سے نکاح نہین کرتے تھے حال یہ ہے کہ کتابیہ آپکی امت کو مباح ہے۔

اور ثانی وجہ سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مرجح یہ دلیل ہے کہ صفیہ کی تزویج آیت مذکورہ کے نزول سے قبل تھی آپنے صفیہ کے ساتھ ۷ھ مین خیبر مین تزوج کیا تھا اور آیت مذکورہ ۸ھ مین نازل ہوئی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ ہمارے علما نے کہا ہے کہ غرض اون بی بیون کے تبدل آپ کو مباح کیا گیا تھا و لیکن آپنے تبدل نہین کیا۔ اور ابو حنیفہ رح نے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ تحریم دوامی ہے منسوخ نہین ہوئی اور ہمارے نزدیک دونون وجہون مین کی ایک وجہ وہ ہے جسکی تصریح امام شافعی رح نے کتاب الام مین کی ہے اور اوس کے ساتھ ماوردی نے قطعی حکم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اون بی بیون کی طلاق جنھون نے آپکو اختیار کیا تھا حرام تھی جیسے کہ اوس عورت کا روک کر رکھنا حرام تھا جو آپ سے اعراض کرتی۔ اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے دو وجہین اوس بی بی کے باب مین حکایت کی ہین جس نے آپ سے فراق کو اختیار کیا اون وجہون مین کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ بی بی آپ پر ہمیشہ کو حرام ہوگی اس لئے کہ اوس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا پس وہ عورت آپکی ازواج مین سے آخرت مین نہوگی اس تقدیر پر یہ امر آپ کے خصائص مین سے ہے اس لئے کہ ایک شخص آپکی امت کا جسوقت اپنی زوجہ کو مختار کرے گا اور وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرلے گی۔ اس اختیار کو طلاق گردانین گے وہ عورت ہمیشہ کے لئے اوس شخص پر حرام نہوگی دکہ بعد عدت کے دوسری سے نکاح کرلے گی اگر بعد کا شوہر طلاق دیدے گا تو پہلے شوہر کے ساتھ اوس کا نکاح حلال ہوجاوے گا۔)

باب

کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ جسوقت آپ

ایسی شے کو دیکھین جو آپکو پسندیدہ معلوم ہو تو آپ پر یہ واجب ہے کہ لبیک فرماوین اس لیئے کہ عیش جو ہے وہ آخرت کا عیش ہے اس کو امام رافعی نے حکایت کیا ہے۔

اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپ پر فرض صلوۃ کاملہ کی ادا واجب ہے جس مین خلل نہ ہو۔ اس کو ماوردی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپ وحی کی حالت مین دنیا سے لے جاتے تھے اور آپ سے صلوۃ اور صوم اور تمام احکام شرعیہ ساقط نہین ہوتے تھے اس کو ابن القاص نے (تلخیص) مین ذکر کیا ہے اور قفال نے ذکر کیا ہے اس کی حکایت نووی نے (زوایدالروضہ) مین کی ہے اور ابن سبع نے اس کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔ اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپ پر اتمام ہر ایک اوس نفل کا لازم ہے جسمین آپ نے شروع کیا ہے اسکو (روضہ) مین حکایت کیا ہے اور اسکی اصل روضہ مین ہے اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپکو آدمیون کے ساتھ نفس شریف اور کلام کے ساتھ معاشرت تھی باوجود اس حالت کے مشاہدہ حق کی رویت کے مطالب تھے۔ اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپکو تنہا علم کی اوتنی تکلیف دی گئی تھی جتنی تکلیف کہ تمام آدمیون کو دی گئی تھی۔ اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپ مخالف کو اون دلایل سے دفع کرین جو احسن ہون اور اون خصایص مین سے یہ ہے کہ آپکے قلب مبارک پر ابر کی مثل حجاب آجاتا تھا۔ آپ اللہ تعالی سے ہر روز ستر بار مغفرت چاہتے تھے ان تمام خصایص کو ابن القاص نے جو ہمارے اصحاب شافعیہ سے ہین اپنی تلخیص مین ذکر کیا ہے اور ابن سبع نے ذکر کیا ہے۔ اور جرجانی نے (شافی) مین ایک یہ وجہ حکایت کی ہے کہ امامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین اذان سے افضل ہے بخلاف آپکے غیر کے اسلئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہو اور غلط پر قرار نہین پکڑتے ہین بخلاف آپ کے غیر کے کہ سہو اور غلط پر اوس کو قرار رہتا ہے۔ مین یہ کہتا ہون کہ یہ وجہ اس کی سزاوار ہے کہ اس کے ساتھ قطعی حکم کیا جاوے اور یہ وجہ تفضیل مین اقامت اور اذان کے درمیان آپ کے غیر کے حق مین محل خلاف گردانی جاوے۔

محرمات کی قسم

محرمات کا فائدہ تکریم ہے اس سلئے کہ سفساف امور سے تنزیہ ہے اور مکارم اخلاق پر برانگیختہ کرنا ہی اور یہ بزرگی اس سلئے ہے کہ ترک محرم کا اجر مکروہ کے ترک سے اکثر ہے ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ پر اور آپکی آل پر اور آپکے موالی اور آپکی آل کے موالی پر صدقہ اور زکوۃ حرام ہے ۔

مسلم نے عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ صدقات نہیں ہین مگر آدمیون کے میل اور یہ صدقے محمد اور آل محمد کے واسطے حلال نہین ہین ۔

ابن سعد نے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور صدقہ کو قبول نہین کرتے تھے ۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھپر اور میرے اہل بیت پر صدقہ کو حرام کیا ہے ۔

احمد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاس کھانا آپ کے غیر اہل کے پاس سے لایا جاتا تو آپ اوس کو پوچھتے تھے اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کہا لیتے اور اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو آپ نہ کہاتے ۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارقم زہری کو محصول یعنی صدقات پر عامل بنایا اونھون نے ابورافع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولی کو چاہا کہ میری پیروی کریں ابورافع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے ابورافع صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور اس حدیث کی روایت احمد اور ابوداؤد نے ابورافع کی حدیث سے کی ہی اور اوس حدیث مین یہ ہے کہ صدقہ ہمارے واسطے حلال نہین ہے ۔ اور قوم کا مولی قوم کی نفوس سے ہے ۔

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی کرم اللہ وجہ سے کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے حضرت علی نے کہا کہ مین نے حضرت عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیجئے کہ آپکو صدقات پر عامل مقرر فرماوین حضرت عباس نے آپ سے سوال کیا آپنے فرمایا کہ مین نہین ہون کہ تمکو ہاتھون کے وہون پر عامل کرون۔

ابن سعد نے عبد الملک بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب صدقہ آدمیون کا میل ہے صدقہ کو تم لوگ نہ کہاؤ اور صدقہ کا کام نہ اختیار کرو۔

مسلم اور ابن سعد نے عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور فضل بن عباس آئے اور ہم نے عرض کی یارسول اللہ ہم اس لئے آئے ہین کہ آپ ہمکو ان صدقات پر امیر بناوین آپ سُن کر ساکت ہوگئے اور آپ نے اپنا سر مبارک مکان کی چہت کی طرف اوٹھایا اور دیکھتے رہے یہان تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے کلام کرین زینب نے اپنے پردہ کے اوس طرف سے ہمکو اشارا کیا گویا زینب ہمکو آپ سے کلام کرنے کو منع کرتی تھین آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صدقہ محمدؐ کے واسطے حلال نہین ہے اور نہ آل محمد کیواسطے صدقہ حلال ہے۔ صدقہ نہین ہے مگر آدمیون کے میل۔ علما نے کہا ہے جبکہ صدقہ آدمیون کا میل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب شریف صدقہ سے منزہ کیا گیا اور آپکی سبب سے آپ کے منصب کی تنزیہ آپکی آل کی طرف منجر ہوئی ہے۔ اور بھی یہ امر ہے کہ صدقہ اوس ترحم کی سبیل پر عطا کیا جاتا ہے جو صدقہ لینے والے کی ذلت پر مبنی ہے۔ اسوجہ سے صدقہ کو اوس غنیمت کے ساتھ بدل کیا ہے جو بطریق عزت اور اوس شرف کے لی گئی ہے غنیمت لینے والے کی عزت اور جس سے غنیمت لی گئی ہے اوس کی ذلت پر مبنی ہے۔ علماے سلف نے اسمین اختلاف کیا ہے کہا ہے کیا انبیا علیہم السلام اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہین یا انبیا علیہم السلام کے سوا آپ اس کے ساتھ مختص ہین اور

انبیا اسمین شریک نہین ہین اول قول یعنی انبیا صدقہ نہ لیتے ہین آپکے ساتھ شریک ہین یہ قول
حسن بصری رح کا ہے۔ اور ثانی قول کہ یہ امر آپ کے ساتھ مختص ہے۔ یہ سفیان بن عیینہ رح کا قول
پھر زکوۃ اور صدقہ تطوع بہ نسبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے کہ آپکو اوس کا کھانا حلال
نہین ہے لیکن آپکی آل جو ہی اوس کی نسبت ہمارا مذہب یہ ہے کہ اون پر حرام نہین ہے سوی زکوۃ
کے ولیکن صدقہ تطوع جو ہے وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال ہے یہ اصح روش
مین ہے۔ اور ایک وجہ مین ہمارے نزدیک صدقہ تطوع بھی اون پر حرام ہے اور یہ مالکیہ کا
مذہب ہے اور وجہ ثالث مین یہ ہے کہ وہ صدقہ تطوع بھی اون پر خاصۃ حرام ہے نہ عامہ لوگونکو
کہ اون پر حرام نہین ہے۔ جیسے مساجد اور کنون کے پانی ہین۔ کہ عام لوگون کو نماز اور استعمال کے
لئے مباح ہین۔ اور ابن الصلاح نے ابو الفرج السرخسی کے امالی سے یہ حکایت کی ہے کہ کفارہ اور
نذر ہاشمی کو دیا جاوے اوس مین دو قول ہین اور اس امر مین کہ ہاشمین زکوۃ پر عامل بنائے جاوین
اوس مین دو وجہین ہین اصح وجہ یہ ہے کہ ہاشمین کے لئے وہ ممنوع ہے یعنی ہاشمی زکوۃ پر عامل
نہ بنایا جاوے۔ اس باب مین وہ احادیث جو سابقہ آچکی ہین صریح ہین۔

باب

احمد نے عمران بن حصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ اون سے ایک مرد نے یہ حدیث
کی کہ ایک قبیلہ کے دو بوڈھے مرد تھے اون کا ایک بیٹا تھا کہ چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ساتھ جا ملا اون دونون بوڈھون نے مجھسے کہا کہ آپکے پاس تم جاؤ اور اوس لڑکے کو آپ سے
طلب کرو اگر آپ اوس کے دینے سے انکار فرماوین اور آپ اوس کا فدیہ چاہین تو اوس کا فدیہ
آپکو دیدو مین آپ کے پاس آیا اور مین نے اوس لڑکے کو آپ سے طلب کیا آپنے فرمایا وہ وہ ہے
اوس کو اوس کے باپ کے پاس لے جاؤ مین نے عرض کی یا نبی اللہ اس کا فدیہ لیجے آپ نے
فرمایا کہ یہ امر صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ ہم ال محمد اولاد اسمعیل مین سے ہین کسی کی قیمت کا روپیہ
کھاوین یہ حکم جو اوس حدیث مین مذکور ہے مین نے فقہا مین سے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ کسی نے

اس حکم پر تنبیہ کی ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس چیز مین کریہ بو ہوتی تھی اوس کا کھانا حرام تھا دو حدیثون مین سے ایک حدیث یہ ہے

احمد اور حاکم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب کے پاس اترے ابو ایوب کے پاس جس وقت آپ کھانا کھاتے تھے بچا ہوا کھانا ابو ایوب کے پاس بہیجدیتے تھے وہ کھانے مین آپکے دست مبارک کی جگہہ کو دیکھتے تھے کہ آپنے یہان سے کہانا کھایا ہے ابو ایوب ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ مینے کہانے مین آپکی انگشتان مبارک کا نشان نہین دیکھا آپنے فرمایا کہ اوس کہانے مین لہسن تھا ابو ایوب نے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا حرام نہین ہے تم میری مثل نہین ہو میرے پاس فرشتہ آتا ہے لہسن کی بو کی وجہ سے آپنے وہ کھانا نوش نہین فرمایا تھا

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس مین سبز ترکاریان پکی ہوئی تھین اون ترکاریون مین آپنے بو پائی آپ نے دریافت فرمایا بقول کی قسم مین سے ہانڈی مین جو شے تھی اوس کی آپکو خبر دی گئی آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے بعض اصحاب کے پاس لے جاؤ جبکہ آپنے دیکھا کہ اون صحابی نے ترکاری کے کھانے سے کراہت کی آپ نے اون سے فرمایا کہ تم کہالو مین اس لئے نہین کہاتا ہون کہ مین اوس شخص سے مناجات کرتا ہون کہ جس سے تم مناجات نہین کرتے ہو یعنی اللہ تعالی سے مین مناجات کرتا ہون اس لئے مین یہ بو دار ترکاری نہین کھاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ

آپکو تکیہ لگا کے کھانا کھانا حرام تھا وہ وجہون مین سے ایک وجہ مین یہ ہے ۔

بخاری نے ابوجحیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو مین تکیہ لگا کر کھانا نہین کھاتا ہون ۔

ابن سعد نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز ایسی حالت مین نہین دیکھے گئے کہ تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوتے ۔

ابن سعد اور ابویعلی نے حسن سند سے حضرت عایشہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عایشہ اگر مین چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے میرے پاس فرشتہ آیا اگر مین اوس سونے کو روک لیتا تو کعبہ کی مساوی ہوتا اس فرشتہ نے یہ کہا کہ آپکا رب آپکو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین نبی بادشاہ رہین یا اگر آپ چاہین نبی عبد رہین میری طرف جبریل علیہ السلام نے اشارا کیا کہ آپ اپنے نفس کو منکسر کیجئے مین نے فرشتہ سے کہا کہ مین نبی عبد ہوکر رہنا چاہتا ہون حضرت عایشہ نے کہا کہ اس کے بعد آپ تکیہ لگا کے کھانا نہین کھاتے تھے اور فرماتے تھے مین اسطور پر کھاتا ہون جیسے عبد کھاتا ہے اور مین اسطور پر بیٹھتا ہون جیسے عبد بیٹھتا ہے ۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا جو اس کے قبل وہ فرشتہ آپ کے پاس نہین آیا تھا اور اوس فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اوس فرشتہ نے کہا اور جبریل علیہ السلام اوسوقت خاموش تھے آپ کے رب نے آپکو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ نبی بادشاہ ہوکر رہین اور اس کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ نبی عبد ہوکر رہین آپنے حضرت جبریل کی طرف مشورہ چاہنے والے کی مثل دیکھا جبریل علیہ السلام نے یہ اشارا کیا آپ تواضع کرین آپنے فرمایا بلکہ مین نبی عبد ہونا چاہتا ہون اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جیسے آپ نے وہ کلام فرمایا

تب سے تکیہ لگا نے آپ نے کہانا نہیں کھایا یہان تک کہ دنیا کو چھوڑا (یعنی آپ نے وفات پائی)

طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کے پاس فرشتون مین سے ایک فرشتہ کو بھیجا اوس فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اوس فرشتہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی نے آپکو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ عبد نبی ہون اور اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ بادشاہ نبی ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ چاہنے والے کی طور پر متوجہ ہوئے جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارا کیا کہ آپ تواضع کیجیے آپنے اوس فرشتہ سے فرمایا کہ مین عبد نبی رہون گا اس کلمہ کے بعد آپ نے تکیہ لگا کے کہانا نہین کھایا یہان تک کہ آپ اپنے رب سے ملے (یعنی وفات پائی)

ابن سعد نے عطا بن یسار سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپ اعلای مکہ مین تکیہ لگائے ہوئے کہانا کھا رہے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد یہ ملوک کا کہانا کہانے کی وضع ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپ تکیہ لگا کے کہا رہے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا کیا آپ نعمت سے تکیہ لگاتے ہین آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس کے بعد آپ ایسی حالت مین نہین دیکھے گئے کہ تکیہ لگائے ہوتے آپنے فرمایا کہ مین ایک عبد ہون جیسے عبد کہانا کھاتا ہے مین کہانا کہاتا ہون اور جیسے عبد پانی پیتا ہے مین پانی پیتا ہون۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس جگہہ تکیہ لگانے سے مراد یہ ہے کہ جو بچھونا آپکے نیچے بچھایا جاتا تھا اوس پر تکیہ لگائے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور اس کو بیہقی اور ابن وحیہ اور قاضی عیاض نے ثابت کیا ہے اور محققین سے اس کو منسوب کیا ہے۔ اور بعض علمانے کہا ہے کہ تکیہ لگا کے کہانے سے مراد یہ ہے کہ پہلو کی طرف جھکی ہوئی کہانا

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کتابت اور شعر آپکو حرام تھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یتبعون الرسول النبی الامی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کنت تتلو
من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما علمناہ
الشعر وما ینبغی لہ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں
یہ امر پاتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے نہیں لکھینگے اور کسی کتاب کو نہیں
پڑہیں گے یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک۔ امام
رافعی نے کہا ہے کہ پڑہنے اور لکھنے کی تحریم کی طرف قول متوجہ نہیں ہوتا ہے مگر جبوقت کہم کہیں
کہ آپ اچھے طور پر لکھتے اور پڑہتے تھے امام رافعی کے اس قول کا نووی نے روضہ میں تعقب
کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں کی تحریم ممتنع نہ ہوگی اگرچہ آپ اچھے طور پر نہ لکھ سکیں اور نہ
پڑھ سکیں اور لکھنے پڑہنے کی طرف جو توصل ہے اوس کی تحریم مراد ہوگی۔ اور صواب یہ امر ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھنا جانتے تھے اور نہ پڑہنا جانتے تھے اور بعض علما اسکے
خلاف کی طرف گئے ہیں اور اونھون نے اوس قضیہ کی حدیث سے تمسک کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تحریر فرمایا تھا ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اس کا جواب یہ ہے
کہ آپ کے لکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپنے کتابت کے واسطے امر فرمایا تھا۔

طبرانی نے عوف بن عبد اللہ بن عتبہ سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہان تک کہ آپنے پڑہا اور لکھا۔ اس
حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اور طبرانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ حافظ ابو الحسن الہیثمی نے
کہا ہے کہ میں یہ گمان کرتا ہون کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات
نہیں پائی یہان تک کہ عبد اللہ بن عتبہ نے پڑہا اور لکھا یعنی آپکے زمانہ میں وہ عاقل تھے لکھ پڑھ
لئے تھے۔ اور (اطراف) ابو مسعود الدمشقی میں قضیہ کی حدیث میں واقع ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے کتاب کو یعنی لکھے ہوئے کاغذ کو لے لیا اور آپ لکھ نہین سکتے تھے۔ آپ نے
رسول اللہ کی جگہہ لفظ محمد لکھا۔ اور عمر بن شبہ نے اپنی (کتاب الکتاب) مین ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یوم حدیبیہ مین لکھا اور اس سے پہلے آپ کتابت نہین جانتے
تھے اور یہ امر آپکے معجزات مین سے ہے کہ کتابت کا علم اوسی وقت آپکو ہوگیا اور اس قول کے ساتھ
محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے اون محدثین مین سے ابو ذر ہروی اور ابو الفتح نیشاپوری اور قاضی
ابو الولید اللخمی اور قاضی ابو جعفر السمنانی الاصولی ہین۔ ابو الولید نے کہا ہے کہ آپکے زیادہ تر موکد معجزات
مین سے یہ امر ہے کہ بغیر سیکھنے کے آپ لکھین۔ اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ اوس دن کتابت کے
ساتھ بغیر عالم ہونے کے لکھا تھا۔ اور لکھتے وقت آپکو کتابت کے حروف کا تمیز نہ تھا لیکن آپنے اپنے
دست مبارک مین قلم لیا اور آپنے قلم کے ساتھ اون حروف اور الفاظ کو لکھا جن کا تمیز نہین کیا تھا کایک
دیکھا گیا کہ وہ کتابت آپکی ظاہر اور تبین بحسب مراد تھی۔ اور اوس حدیث کی قسم سے کہ اس امر پر دلالت کرتی
ہے کہ آپ پر شعر کہنا حرام تھا وہ حدیث ہے جسکی ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مین اوس امر کی پرواہ نہین کرتا ہون
کہ جو مین نے کیا ہے اگر مین نے تریاق پیا ہے یا تعویذ لٹکایا ہے یا اپنے دل سے شعر کہا ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے حال مین کہ
اصحاب مسجد بنا رہے تھے یہ شعر فرمایا۔

ہذا الحمال لا حمال خیبر   ہذا ابر ربنا و اطہر

زہری کہتے تھے کہ آپنے شعر کی قسم سے کچھ نہین کہا ہے مگر آپ سے پہلے جو شعر کہا گیا تھا یعنی دوسرے
شاعرون نے کہا تھا اوس شعر کو آپنے پڑھا ہے اور یہ شعر آپنے کہا ہے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس
بن مرداس سے فرمایا کہ اپنے اس قول سے خبر دو۔ اصبح نہبی ونہب العبید۔ بین الاقرع وعیینہ
ابو بکر صدیق نے کہا میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ آپ نہ شاعر ہین اور نہ شعر کے

راوی اور انکو شعر سزاوار نہین ہے عباس نے نہین کہا ہے مگر دہین عیینہ والاقرع) علما نے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رجز کی قسم سے جو شعر روایت کئے گئے ہین جیسے کہ آپکا
یہ قول ہے (ما انت الا اصبع دمیت) اور اس کے سوا جو شعر ہے اس امر پر محمول کیا گیا ہے کہ
آپنے اوس کا قصد نہین کیا ہے اور شعر کا نام شعر نہین رکھا جاتا ہے مگر وہ شعر کہ مقصود ہو یعنی ویسا قصد
کیا گیا ہو۔ اور ایسے ہی قرآن شریف مین آیات موزونہ واقع ہوئی ہین اون کی موزونیت مقصود نہین ہے
ماوردی نے کہا ہے جیسے کہ کتابت آپ پر حرام ہے ویسے ہی کتاب مین قراءت آپ پر حرام ہے بوجہ
اللہ تعالی کے اس قول کے ماکنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اور ماوردی نے کہا ہے
جیسے شعر کا کہنا آپ پر حرام ہے ویسے ہی شعر کی روایت بھی آپ پر حرام ہے (حربی) نے کہا ہے مجھکو
یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بیت جیسے شاعر نے اپنی فکر سے
کہی ہو پوری پڑہی ہو بلکہ آپنے یا صدر بیت کو جیسے لبید کا قول ہے (الا کل شئ ما خلا اللہ باطل)
پڑہا ہے یا عجز بیت کو پڑہا ہے جیسے طرفہ کا قول ہے (ویاتیک بالاخبار من لم تزود) اگر آپنے کوئی
بیت کامل پڑہی ہے تو اسکو آپنے تغیر دیدیا ہے جیسے عباس بن مرداس کی بیت اوپر مذکور ہوئی
کہ آپنے تغیر دے کر پڑہی تھی۔

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہرگز کوئی بیت جمع نہین کی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جسوقت آپ زرہ پہنین قبل اس کے کہ قتال کرین اوس کا اوتارنا آپ پر حرام ہے۔

احمد اور ابن سعد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یوم احد مین فرمایا مین نے خواب دیکھا گویا مین ایک محکم زرہ مین ہون اور مین نے ایک گائے ذبح کی
ہوئی دیکھی مین نے اس خواب کی یون تاویل کی ہے کہ زرہ مدینہ ہے اور گائے جنگ ہے اگر تم لوگ

چاہتے ہو تو مدینہ مین ٹہیرے رہو اگر مشرکین ہم پر چڑہ آوین گے ہم اون سے مدینہ مین جنگ کرین گے۔
اصحاب نے کہا واللہ عہد جاہلیت مین ہمپر وہ نہین چڑہے کیا اسلام مین وہ ہمپر چڑہ آوین گے
آپ نے فرمایا اسوقت تمکو اختیار ہے اصحاب چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
زرہ مبارک پہنی اصحاب نے کہا کہ ہم نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے رد کی
اصحاب آپکے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ جو چاہیے وہ کیجئے اختیار ہے آپنے فرمایا
کیا اب مین اپنی رائے کے موافق کرون کسی نبی کے واسطے سزاوار نہین ہے کہ وہ اپنی زرہ پہنکر
بے جنگ کے اوتارے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ اپنے احسان کے بدلہ مین کسی سے زیادتی چاہین یہ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لاتمنن تستکثر ابن جریر نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی مین روایت
کی ہے کہا ہے کہ ایسی عطا نہ کرو جس کے ساتھ اوس سے افضل ڈہونڈو علما نے اس امر پر اجماع کیا ہے
کہ یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔
ابن ابی حاتم نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول وما آتیتم من ربا مین روایت کی ہے کہا ہے کہ
یہ حلال ربا ہے کہ ایک شے ہدیہ کی جاوے تاکہ اوس شے سے افضل بدلہ دیا جاوے نہ اوس کو
اس سے نفع ہے اور نہ اس سے اوس کو ضرر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے نہی کی گئی ہے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس شے سے آدمی تمتع پاتے ہین اوس شے کی طرف نگاہ دراز کرنا آپکو حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منہم الآیۃ یہ حکم ہے جسکو امام رافعی نے
(صاحب الافصاح) سے نقل کیا ہے اور امام نووی نے اصل (روضہ) مین اور ابن القاضی نے

(تلخیص) مین اس کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس شخص پر دین ہو اوس پر نماز پڑھنا آپکو حرام ہے۔

یہ حکم اول اسلام مین تھا پھر اس لیئے منسوخ کر دیا گیا کہ فراخی حاصل ہوگئی اور اس کی حدیث قسم واجبات مین آگے آگئی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جو عورت آپ سے کارہ ہوتی آپکو اوس کا روک کے رکھنا حرام تھا۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ جون کی بیٹی جسوقت آپکے پاس داخل ہوئی اور آپ اوس کے پاس گئے اوس نے اعوذ باللہ منک کہا آپنے فرمایا تو نے عظیم کے ساتھ پناہ مانگی ہے تو اپنے اہل کے پاس چلی جا ابن ملقن نے آپکے خصایص مین کہا ہے کہ اس واقعہ سے سمجھا جاتا ہے کہ جس عورت نے آپکی صحبت سے کراہت کی آپ پر اوس کا نکاح حرام ہے اور اس کی شہادت ایجاب تخییر ہے جس کا بیان آگے آچکا ہے۔

ابن سعد نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عورت سے منگنی کرنی چاہتے اور آپکا پیام رد کر دیا جاتا آپ دوسری بار پیام نہین بھیجتے آپنے ایک عورت سے منگنی چاہی اوس نے کہا مین اپنے باپ سے مشورہ کر لیتی ہون وہ اپنے باپ سے ملی اوس نے اوس کو اذن دیدیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی اور اوس نے آپ سے کہا میرے باپ نے اذن دیدیا آپنے اوس سے فرمایا کہ ہم نے تیرے سوا اور کو اپنا لحاف بنا لیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اختصاص مین ہے کہ کتابیہ کا نکاح آپکو حرام ہے

ابو داؤد نے اپنی کتاب ناسخ مین مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی مین لا تحل لک النساء من بعد مین روایت کی ہے کہا ہے کہ (نساء) سے اہل کتاب کی عورتین مراد ہین۔

سعید بن منصور نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول لا تحل لک النساء من بعد کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ نہ یہودی عورتین اور نہ نصرانی عورتین۔ یہ سزاوار نہین ہے کہ یہ عورتین امہات المومنین ہون اصحاب احادیث نے کہا ہے کہ آپکی ازواج امہات المومنین ہین اور آخرت مین آپکی ازواج ہین آپکے ساتھ آپ کے درجہ مین جنت مین ہون گی اور اس لئے کتابیہ سے نکاح حرام ہے کہ آپ اُس سے اشرف ہین کہ اپنا پانی کافرہ کے رحم مین رکھین اور کافرہ سے نکاح حرام ہے کہ آپکی صحبت سے کراہت کرتی ہے اور اس لئے کافرہ سے نکاح حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ عورتون کی اباحت مین آپکے لئے ہجرت شرط کی ہے اور فرمایا ہے اللاتی ہاجرن معک وہ عورتین جنھون نے آپکے ساتھ ہجرت کی ہے جس وقت آپ پر وہ مسلمہ عورت حرام کی گئی ہے جس نے ہجرت نہین کی تو غیر مسلمہ اولیٰ حرام ہے۔ اور ابو اسحاق نے جو ہمارے اصحاب شافعیہ سے ہین کہا ہے کہ اگر آپ کتابیہ سے نکاح کرتے تو ضرور اوسکو آپکی کرامت کی وجہ سے اسلام کی ہدایت ہوتی اور بعض ہمارے اصحاب شافعیہ اس طرف گئے ہین کہ کتابیہ لونڈی کے ساتھ بھی خلوت حرام ہے لیکن کتابیہ لونڈی کے باب مین قول حلت ہے۔ ماوردی نے حاوی مین کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی ریحانہ سے قبل اوس کے مسلمان ہونے کے تمتع حاصل کیا ہے اس صورت پر کیا آپ پر یہ واجب ہے کہ آپ اوس کو اس امر کے درمیان اختیار دین کہ وہ مسلمان ہوجاوے اور آپ اوس کو روک کے رکھین یا وہ اپنے دین پر قایم رہے اور آپ اوس سے مفارقت کرین۔ اس مین دو وجہین ہین اون وجہون مین کی ایک وجہ یہ ہے بیشک وہ آخرت مین آپکی ازواج سے ہوگی۔ اور ثانی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر قایم رہی وہ آپکی زوجہ آخرت مین نہ ہوگی اس لئے کہ جسوقت آپنے ریحانہ پر اسلام عرض کیا اور اوس نے انکار کیا آپنے اوس کو اپنی ملک سے زایل نہین کیا اور آپ نے استمتاع پر قیام فرمایا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس مسلمان عورت نے ہجرت نہین کی ہے اوس کا نکاح آپ پر حرام ہے

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث حسن کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصناف عورات سے ممانعت فرمائی ہے وہ عورتین جو مومنہ اور مہاجرہ ہون اون سے نہی نہین کی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا تحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبک حسنهن الا ما ملکت یمینک پس آپکے واسطے جوان مومنہ عورتین اللہ تعالی نے حلال فرمائین اور وہ مومنہ عورت حلال کی جس نے اپنے نفس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا اور ایک عورت دین والی جو اسلام کے غیر امتی ہے وہ آپ پر حرام کی گئی۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا یا ایها النبی انا احللنا لک ازواجک اللہ تعالی کے قول خالصة لک من دون المومنین تک اور اصناف عورات ان عورات کے سوا حرام کی گئین۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ مسلمہ لونڈی کے ساتھ آپکو نکاح کرنا حرام ہے یہ اصح روایت مین ہے اس لئے کہ مسلمان لونڈی سے نکاح کا جواز گناہ کے خوف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ سے معصوم ہین اور لونڈی کے نکاح کا جایز ہونا مہر کی قدرت مفقود ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ آپکا نکاح مہر کا محتاج نہین ہے اور اس لئے لونڈی سے آپکو نکاح کرنا حرام ہے کہ جو شخص لونڈی کے ساتھ نکاح کرے گا تو اوسکا ولد جو لونڈی سے پیدا ہوگا وہ رقیق ہوگا اور آپ کا منصب اس سے منزہ ہے کہ آپکا ولد لونڈی سے پیدا ہو اور وہ رقیق ہو۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ جس شخص نے یہ تجویز کیا ہے اوس نے کہا ہے کہ گناہ کا خوف شرط نہین کیا جائے گا مگر امت کے حق مین اور ایسے ہی قدرت مہر کا مفقود ہونا امت کے

حق مین شرط کیا جاوے گا اس صورت پر آپکو بخلاف امت کے ایک لونڈی پر زیادتی جائز ہی
اور اگر آپکا نکاح لونڈی کے ساتھ فرض کیا جاوے اور وہ ولد کو جنے تو وہ ولد رقیق نہ ہوگا۔
اور ولد کی قیمت لونڈی کے سید کے واسطے آپ پر لازم نہ ہوگی یہ صحیح روایت پر ہے اس لیئے کہ
رق متعذر ہے۔ امام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین اگر نکاح غرور
تقدیر کیا جاوے تو آپ پر ولد کی قیمت لازم نہ ہوگی۔ ابن الرفعہ نے (مطلب) مین کہا ہے
کہ نکاح غرور کے تصور کا امکان اور آپکا وطی کرنا اس مین نظر ہے جسوقت ہم نے کہا کہ وطی
شبہہ کی حرام ہے باوجودیکہ وطی شبہہ مین گناہ نہین ہے پس یہ جائز ہوگا کہ آپکی جانب ہر اس سے
محفوظ رکہی جائے اور یہ جائز ہے کہ نکاح غرور کے جواز کے واسطے کہا جاوے اس لیئے کہ بالاجماع
اثم معفو ہے جیسے نسیان سے اثم نہین ہوتا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آنکھون سے اشارا کرنا آپکو حرام ہے۔

ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہی
اور بیہقی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح مین
آدمیون کو امن دیا مگر چار آدمیون کو امن نہین دیا ان مین سے عبداللہ بن ابی سرح ہے وہ
حضرت عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیون کو
بیعت کے واسطے بلایا حضرت عثمان عبداللہ کو اپنے ہمراہ لائے اور عرض کی یارسول اللہ عبداللہ سے
بیعت لیجئے آپنے اپنا سر مبارک اوٹھایا تین بار اوس کی طرف دیکھا ہر بار کے دیکھنے مین آپ
عبداللہ کی بیعت سے انکار کرتے تھے تیسری بار کے بعد آپنے اوس سے بیعت لی پھر آپ اپنے
اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگون مین کوئی مرد رشید نہ تھا کہ اوس کی طرف کہڑا
ہوتا جس نے مجھکو دیکھا تھا کہ مین نے اوسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روک لیا تھا وہ مرد اوس کو قتل

کرڈالتے اصحاب سے نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے نفس مبارک مین جو بات تھی ہمکو اوسکا علم نہین
ہوا (یعنی آپ اس کا قتل چاہتے تھے ہم نے اس بات کو نہین جانا) آپنے آنکھ سے اشارہ کیون نہین
فرمایا کہ ہم اوس کو قتل کر ڈالتے آپنے فرمایا کہ نبی کے واسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ آنکھ چرا کے اشارہ
کرے اور ابن سعد نے ابن المسیب سے اس حدیث کے طریق پر مرسل طور سے روایت کی ہے
اوس کے آخر مین یہ ہے۔ آپنے فرمایا آنکھ سے ایسا کرنا خیانت ہے نبی کے واسطے یہ جائز نہین ہے
کہ وہ ایسا کرے۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ خائنۃ الاعین آنکھ کا اشارہ مباح امر کی طرف کہ قتل اور
ضرب کی قسم سے ہو برخلاف اوس حالت کے جو ظاہر ہوتی ہے اور اوس کے ساتھ حال خبر دیتا ہے
اسطور پر اشارہ کرنا آپ کے غیر پر حرام نہین ہے مگر امر ممنوع مین غیر پر بھی حرام ہے اور اس کے
ساتھ صاحب (تلخیص) نے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے جائز نہ تھا کہ جنگ مین خدع کرتے اور معظم نے اس قول کا خلاف کیا ہے۔ امام رافعی نے
کہا ہے کہ یہ امر مشتہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت سفر کا ارادہ کرتے تھے تو بغیر
اوس سفر کے توریہ یعنی کنایہ کرتے تھے اور یہ صحیحین مین کعب بن مالک کی حدیث سے وارد ہے
ان دونون مین فرق یہ ہے کہ رمز کرنے والے پر عیب لگاتا ہے بخلاف ابہام کے جو عظیم امور مین
کیا جاوے وہ عیب نہین ہے۔ (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین) مین کہتا ہون کہ بیہقی نے
(دلایل) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ سے مدینہ
مین اپنے داخل ہونے مین فرمایا آدمیون کو مجھ سے ٹالدو اس لئے کہ نبی کے واسطے یہ سزاوار نہین ہے
کہ وہ جھوٹ کہے جسوقت ابوبکر سے کوئی شخص پوچھتا آپ کون ہین تو وہ کہدیتے مین باغی ہون
یعنی راہ ڈھونڈنے والا ہون یا طالب ہون جسوقت کوئی پوچھتا وہ کون شخص ہے جو آپ کے
ساتھ ہے ابوبکر کہدیتے کہ راہبر ہے مجھکو راستہ بتلاتا ہے اور یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ امور
خاصہ مین سے انبیا کو توریہ سزاوار نہین ہے وہ بات جو ابوبکر نے کہی وہ جھوٹ نہین ہے اور وہ
توریہ ہے اور اون کی اس سے مراد کہ مجھکو راہ بتلانے والا ہے یعنی خیر کا راستہ ہے و لیکن اسکا نام

کذب اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ کذب کی صورت پر ہے اس کے ساتھ حدیث قول ابراہیم علیہ السلام کی جو شفاعت کے باب مین ہے واضح ہوگی کہ مین نے تین جھوٹ کہے ہین اور یہ تین جھوٹ نہین ہین مگر توریات ظاہر یہ ہے کہ توریت سے اونکو ممانعت ہے انبیا علیہم السلام کے خصایص مین سے ہو اسواسطے حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اون تین توریون کو اپنے نفس پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ مین نے تین جھوٹ کہے ہین۔

باب

ابن سبع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے اسکو شمار کیا ہے کہ جسوقت آپ تکبیر سنین اغارت آپ پر حرام ہے اور اس امر پر استدلال اوس حدیث سے کرتے ہین جسکی روایت شیخین نے انس سے کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کسی قوم سے غزا کرتے ہم کو ساتھ لیکر غزا نہین کرتے تھے یہانتک کہ صبح ہوجاتی اور آپ دیکھ لیتے اگر اذان سنتے تو اون کے غزا سے رک جاتے اور اگر اذان نہین سنتے تو اون پر چڑہائی کرکے لوٹ کرتے تھے۔

باب

جس شے مین قضاعی نے ذکر کیا ہے آپ کے خصایص مین سے یہ ہے کہ مشرکین کے ساتھ اعانت قبول کرنا آپکو حرام ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین حبیب بن یساف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف کو تشریف لے گئے مین اور میری قوم کا ایک مرد آپ کے پاس آیا ہم نے عرض کیا کہ ہم اس امر کو مکروہ سمجھتے ہین کہ ہماری قوم حاضر ہونے کی جگہہ حاضر ہوا ور ہم اون کے ساتھ اوسجگہہ حاضر نہ ہون آپنے پوچھا کیا تم دونون مسلمان ہوگئے ہو ہمنے عرض کیا ہم مسلمان نہین ہوئے ہین آپنے فرمایا تمہاری اعانت ہمکو منظور نہین ہم مشرکین کے ساتھ مشرکین پر مدد نہین چاہتے ہین۔

باب

اور قاضی نے آپکے خصائص مین سے اسکو شمار کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جور پر گواہی نہین دیتے تھے۔

شیخین نے نعمان بن بشیر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کا مبیضہ[له] مولف ذکر کیا ہے

مباحات کی قسم

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اختصاص مین ہے کہ عصر کے بعد آپ کو نماز مباح ہے۔

روضہ مین کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو رکعتین ظہر کے بعد فوت ہوگئین آپنے اون دونون رکعتون کو عصر کے بعد قضا کیا پھر آپنے اون رکعات پر مواظبت کی یعنی اونکو اپنے نفس مبارک پر لازم کر لیا) آپکے اختصاص مین اس مداومت کے ساتھ دو وجہین ہین اون دونون وجہون مین سے اصح وجہ یہ ہے کہ آپ کو اون کے ساتھ اختصاص ہے۔

مسلم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین ابو سلمہ سے روایت کی ہے اونھون نے اون دو سجدون کو جو عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے حضرت عائشہ سے پوچھا اونھون نے فرمایا کہ اون دو رکعتون کو آپ عصر کے قبل پڑہتے تھے پھر آپ اون دو رکعتون سے غافل ہوگئے پس اون کو عصر کے بعد پڑہا پھر اون کو عصر کے بعد قایم رکھا اور آپ جسوقت کوئی نماز پڑہتے تو اوس کو ثابت رکہتے تھے (یعنی کبھی ترک نہین فرماتے تھے)

احمد اور ابو یعلی اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی پھر آپ میرے مکان مین داخل ہوئے اور آپنے دو رکعتین پڑہین مینے پوچھا یا رسول اللہ آپنے وہ نماز پڑہی جسکو آپ نہین پڑہتے تھے آپنے فرمایا کہ خالد میرے پاس آئے ظہر کے بعد جو دو رکعتین مین پڑہا کرتا تھا اون سے

له یعنی شیخ جلال الدین سیوطی که جو اس کتاب کے مولف ہین ۱۲

اون کے پڑہنے سے انھون نے مجکو غافل رکھا مین نے اب اون کو پڑھا مین نے پوچھا یا رسول اللہ جسوقت یہ دو رکعتین ہم سے فوت ہو جاوین کیا ہم ان کو قضا کرین آپنے فرمایا تم قضا نہ کرو۔

بیہقی نے اپنی سنن مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑہتے تھے اور اوس کے پڑہنے سے ممانعت کرتے تھے اور آپ روزہ پر روزہ رکہتے تھے اور اوس کے رکہنے سے اورون کو منع فرماتے تھے (یعنی صوم وصال رکہنے سے دوسرون کو ممانعت کرتے تھے)

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے دو رکعتین ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو سراً ور علانیۃً نہین ترک کرتے تھے۔ وہ دو رکعتین صبح کے قبل اور دو رکعتین عصر کے بعد ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ نماز مین آپ صغیرہ لڑکی کو اپنے آغوش مین لئے رہتے تھے یہ اون احادیث مین وارد ہے جن کو بعض علمانے ذکر کیا ہے۔

شیخین نے ابو قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی اور آپ امامہ بنت زینب جو آپکی صاحبزادی کی صاحبزادی تھین اون کو لیئے ہوئے تھے جسوقت آپ سجدہ کرتے تو امامہ کو رکھہ دیتے اور جسوقت آپ قیام فرماتے تو اون کو اٹھا لیتے تھے۔ بعض علمانے کہا ہے کہ یہ امر آپکے خصائص مین سے ہے اسکو ابن حجر نے صحیح بخاری کی شرح مین نقل کیا ہے

باب

امام ابوحنیفہؒ اسطرف گئے ہین کہ غائب شخص پر نماز پڑہنا آپکے خصائص مین سے ہے اور اس پر نجاشی کی نماز کو حمل کیا ہے اور کہا ہے کہ آپکے سوا کسی کو ایسی نماز پڑہنی جائز نہین ہے۔

باب

علماء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے
ہے کہ آپ نے بیٹھکر آدمیون کو نماز پڑھائی ہے جیسے صحیحین کی حدیث مین ہے اور بیٹھکر نماز پڑہانے
سے آدمیون کو نہی کی ہے اور دارقطنی نے اور بیہقی نے اپنی سنن مین جابر الجعفی کے طریق سے
شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص
میرے بعد بیٹھکر امامت نہ کرے ۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سوا جابر الجعفی کے اور
علما نے روایت نہین کیا ہے جابر الجعفی متروک ہے اور حدیث مرسل ہے اس حدیث کے
ساتھ حجت قایم نہ ہوگی ۔ اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس حدیث کے ساتھ
احتجاج کیا ہے اوس نے جان لیا ہے کہ اس حدیث مین حجت نہین ہے اس لئے کہ یہ حدیث
مرسل ہے اور اس لئے اس حدیث کے ساتھ حجت نہین ہے کہ یہ حدیث اوس مرد سے روایت
کی گئی ہے کہ جس کے روایت کرنے سے آدمی اعتراض کرتے ہین ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ صوم وصال آپکو مباح ہے

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
صوم وصال سے تم لوگ بچو اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ وصال فرماتے ہین (یعنی روزہ پر
روزہ رکھتے ہین) اور ہمکو منع فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین تمہاری مثل نہین ہون مین شب
باشی کرتا ہون میرا رب مجھکو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے ۔ اس حدیث کے معنی مین اختلاف
کیا گیا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ کھانا کھلانے اور پانی سے مراد حقیقت ہے آپ کے واسطے کھانا اور
پانی جنت سے آتا تھا جنت کا کھانا کھانے والا افطار نہین کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ کھانا اور
پانی مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ آپ مین کھانا کھانے والے اور پانی پینے والے کی قوت پیدا کی جاتی
تھی یا کھانے اور پینے کی قوت آپ مین پیدا کی جاتی تھی پھر یہ امر ہے کہ جمہور علما اس پر متفق
ہین کہ متواتر روزہ بلا کھانے اور پینے کے آپ کے حق مین مباحات سے ہے ۔ اور امام الحرمین نے

کہا ہے کہ صوم وصال آپکے حق مین قربت ہے۔ اس جگہہ ایک لطیفہ ہے جس پر صاحب المطلب نے تنبیہ کی ہے وہ لطیفہ یہ ہے کہ آپکی خصوصیت صوم وصال کے مباح ہونے کے ساتھ آپکی کل امت پر اوس کی اباحت ہے نہ آپکی کل امت کی افراد مین ہے ایک فرد پر اباحت ہے اس لئے کہ صلحامین سے کثیر لوگ ہین جن سے صوم وصال مشہور ہے کہا ہے کہ صوم وصال کے واسطے نہی بحسب جمیع امت متوجہ ہے۔

فائدہ ابن حبان نے اپنی صحیح مین کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ اوس حدیث کے بطلان پر استدلال کیا جائے گا جو یہ وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک سے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندہتے تھے اس لئے کہ آپکو آپکے رب کی طرف سے کھانا کھلایا جاتا تھا اور پانی پلایا جاتا تھا جسوقت آپ صوم وصال رکھتے تھے یہ کیونکر ہوسکتا کہ عدم صوم وصال کے ساتھ آپ بھوکے چھوڑ دئے جاتے تاکہ آپ اپنے شکم مبارک پر پتھر باندہتے ابن حبان نے کہا ہے کہ حدیث کا لفظ نہین ہے مگر لفظ حجز زائے منقوطہ کے ساتھ اور حجز کنارۂ تہمد کو کہتے ہین اس لفظ مین رار حجار کے ساتھ تصحیف ہوجاتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ کلام منفصل مین ایک زمانہ کے بعد آپ استثنا کرین۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء اللہ واذکر ربک اذا نسیت طبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت مین روایت کی ہے کہا ہے جسوقت آپ استثنا کو بھول جاوین جسوقت آپ کو یاد آوے آپ استثنا کرلین اور کہا ہے کہ یہ استثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاصۃً ہے اور ہم لوگون مین سے کسی کے واسطے یہ جایز نہین ہے کہ استثنا کرے مگر اپنی قسم کے ساتھ استثنا کو ملاوے۔ قسم کے بعد استثنا کسی کو جایز نہین ہے۔

باب

اور آپکے خصایص مین ہے جیسے شیخ عزالدین ابن السلام وغیرہ نے کہا ہے کہ آپکے لئے یہ امر جایز ہے کہ اپنے اور اپنے رب سبحانہ کے درمیان ضمیر مین جمع کرین جیسے آپکا یہ قول ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ہے اور آپکا قول ومن یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ہے کہ لفظ یعصہما مین ضمیر تثنیہ ہے کہ اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی طرف راجع ہے اللہ تعالی اور رسول کے درمیان جمع ہے اور یہ جمع آپکے غیر کو ممتنع ہے بوجہ آپکے قول کے کہ خطیب نے خطبہ مین یون کہا تھا من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی آپنے فرمایا تو برا خطیب ہے تو یہ کہو من یعص اللہ ورسولہ اور یعصہما نہ کہو کہ تجھکو اللہ تعالی اور اوس کے رسول کے درمیان ضمیر سے جمع کرنا سزاوار نہین ہے علما نے کہا ہے کہ آپکے غیر سے ضمیرون کا جمع کرنا منع کیا گیا ہے نہ آپکے واسطے اسلئے کہ آپکا غیر جبوقت ضمیرون کو جمع کرے گا تو جمع کا اطلاق اللہ تعالی اور اوس کے رسول کو مساوی ہونے کا وہم پیدا کرے گا بخلاف آپکے کہ آپ جبوقت ضمیرون مین اللہ تعالی اور اپنے آپ کو جمع کرین گے تو آپکا وہ منصب ہے جس کی طرف اسکا ابہام راستہ نہین پاتا ہے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپ پر زکوۃ واجب نہین ہے شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ شیخ صوفیہ طریقہ شاذلیہ نے اپنی کتاب التنویر مین کہا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر زکوۃ واجب نہین ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ ہین اون کی کوئی ملک نہین ہے سوا اس کے نہین ہے کہ اون کے نفوس مقدسہ مین اللہ تعالی کی ودیعتون مین سے جو شے تھی اوس کی وہ شہادت دیتے تھے اور اوس کے خرچ کرنے کے وقت مین اوسکو خرچ کرتے تھے اور اوس کے غیر محل مین اوس کو منع کرتے تھے زکوۃ نہین ہے مگر طہارت اوس شخص کے لئے کہ قریب ہے کہ وہ اون لوگون مین سے ہو جن پر طہارت واجب ہوئی ہے اور انبیا علیہم السلام بسبب اپنی عصمت کے پلیدی سے مبرا ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیٔ کے چار خمسون اور خمس خمس اور غنیمت کے ساتھ مختص ہین اور اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ قبل قسمت غنیمت کے جاریہ وغیرہ جس شے کو غنیمت مین سے آپ اختیار کرین اوس کو چن لین۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول احمد اور شیخین نے عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اس فی مین اوس شے کے ساتھ خاص کیا تھا جس شے کو آپکے سوا کسی کو عطا نہین کیا تھا فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیٔ قدیر۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خالص تھا آپ اپنے اہل پر ایک سال کا نفقہ صرف کرتے تھے اور جو باقی رہجاتا آپ اوس کو لے کر اللہ تعالی کے مال کی جگہہ مین رکہدیتے تھے اس کے ساتھ آپنے اپنی زندگی مین عمل کیا پھر آپ نے وفات پائی۔ ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مین ولی ہون جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مین کیا تھا حضرت ابو بکر الصدیق نے اوس مین عمل کیا۔

ابو داؤد اور حاکم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون کی غنیمتون مین سے مثل اوس کی جو تم لیتے ہو میرے واسطے حلال نہین ہے۔ مگر خمس اور خمس لینا تم لوگون کے حق مین مردود ہے یعنی جائز نہین ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عمر بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ بنو قریظہ بروے بنائے گئے وہ بردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پیش کئے گئے اون مین ریحانہ بنت زید بن عمرو تھی آپنے ریحانہ کے واسطے امر فرمایا وہ علحدہ کی گئی۔ حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک غنیمت مین سہم صفی تھا۔

بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نکاح جایز نہین ہے
مگر ولی اور شہود اور مہر کے ساتھ مگر وہ نکاح کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے وہ
بغیر ان امور کے جایز ہے۔ اور بھی بیہقی وہ حدیث لائے ہین جس کی روایت مسلم نے انس سے
کی ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے بیاہ کیا آدمیون نے کہا ہم نہین جانتے
ہین کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے یا اون کو ام ولد اختیار کیا ہے اصحاب نے کہا اگر آپ
اون کا پردہ کرائین گے تو وہ آپکی بی بی ہون گی اور اگر آپ صفیہ کو نچھپایئن گے تو وہ ام ولد
ہون گی جبکہ آپ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو صفیہ کو چھپایا اصحاب نے یہ پہچان لیا کہ آپ نے
صفیہ سے تزوج کیا ہے۔ اور دلالت کی وجہ اس حدیث سے ظاہر ہے جیسے کہ تم دیکھتے ہو
علما نے کہا ہے کہ ولی است کے نکاح مین اختیار نہین کیا گیا ہے مگر اس لئے کہ ہمتا لی کی
محافظت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمتاؤن سے فوق ہین (یعنی آپکی مانند کوئی
نہین ہے) اور نکاح مین گواہ معتبر نہین ہین مگر اس لئے کہ طرفین کے انکار سے امن ہو۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ نکاح کرنے کے بعد آپ نکاح سے
انکار نہین کرین گے اور اگر عورت نکاح کے بعد انکار کرے گی تو آپ کے قول کے برخلاف
اوس کے قول کیطرف رجوع نہین کیا جاوے گا بلکہ عراقی نے (شرح مہذب) مین کہا ہے
کہ نکاح کے بعد عورت آپکی تکذیب سے کافرہ ہو جاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے واسطے ہر ایک عورت کی تزویج کا اختیار اپنی ذات سے تھا اور تزوج اور زوجہ
طرفین کی ولایت بغیر اذن عورت کے اور بغیر اذن اوس کے ولی کے بوجہ اللہ تعالی کے
اس قول النبی اولی بالمومنین من انفسہم کے آپکو ہے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کے حلال
کرنے کے سبب عورت آپکو حلال ہو جاتی تھی آپ اوس کے پاس بغیر عقد کے داخل ہوتے

جاگیر دیا تھا اور وہ جاگیر آجکے دن تک اون کی ذریت کے قبضہ مین ہے اور بعض والیون نے اونکے مشوش کرنے کا ارادہ کیا امام غزالی رحمہ نے اوس والی کے کفر کے ساتھ فتویٰ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کی زمین جاگیر دیتے تھے تو دنیا کی زمین اولی ہے کو کسی کی جاگیر مین دین

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ مکہ مین جنگ کرنا اور مکہ مین قتل کرنا آپکو مباح ہے اور مکہ مین بغیر احرام کے آپکو داخل ہونا مباح ہے اور امن دینے کے بعد مکہ مین قتل کرنا آپکے واسطے مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد۔ شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال فتح مین مکہ مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ آپکے سر مبارک پر مغفر تھا جبکہ آپنے مغفر اوتارا ایک مرد آیا اوس نے کہا کہ ابن خطل استار کعبہ کو پکڑے ہوئے ہے آپنے فرمایا اوس کو قتل کر ڈالو۔

شیخین نے ابو شریح العدوی سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یوم فتح مکہ مین آپ فرماتے تھے کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے آدمیون نے اوس کو حرم نہین بنایا کسی مرد کے واسطے جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے حلال نہین ہے کہ مکہ مین وہ خونریزی کرے اور اوس کو یہ حلال نہین ہے کہ مکہ معظمہ مین کا کوئی درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال کے موافق قتال کے واسطے رخصت دے تو اوس سے یہ کہدو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اذن دیا ہے تمکو اذن نہین دیا ہے۔

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ یوم فتح مین مکہ مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ آپکے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا اور بغیر احرام کے تھے ابن القاص نے کہا ہے کہ امان کے بعد آپکو یہ جائز تھا کہ آپ قتل کرین۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ ابن القاص کے اس قول مین خطا ہے کہ آپ امان کے بعد قتل کرین اور علما نے کہا ہے کہ جس نبی پر آنکھ کے اشارے سے

کسی امر کا کہنا حرام ہو تو اوس کے واسطے یہ کیون کر جایز ہوگا کہ جسکو اوس نے امن دیا ہے اوسکو قتل کرے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ اپنے علم سے حکم دین اور اپنے نفس شریف کیواسطے اور اپنے فرزند کے واسطے حکم دین اور اوس شخص کی شہادت قبول کرین جو شخص آپکے واسطے اور آپکے فرزند کے واسطے شہادت دے اور آپ اپنے نفس کے واسطے اور اپنے فرزند کے واسطے شہادت دین اور آپ ہدیہ قبول کرین بخلاف تمام حکام کے کہ اون کو یہ امور جایز نہین ہین۔

بیہقی قضاے بالعلم کے باب مین ہند زوجہ ابی سفیان کی حدیث اور آپکے اوس قول کو لاتے ہین کہ آپنے ہند سے فرمایا تھا کہ تم اپنے شوہر کے مال سے اوسقدر مال اپنے نفس اور اپنی اولاد کیواسطے لے لو جو امر معروف کے ساتھ تمکو اور تمہاری اولاد کو کفایت کرے۔ اور بیہقی اوس حکم کے باب مین جو آپنے اپنے نفس شریف کے واسطے فرمایا اور اوس شخص کی شہادت کے قبول کے باب مین جو آپکے واسطے شہادت دے خزیمہ کی شہادت کی اوس حدیث کو لاتے ہین جو آگے آنے والی اور بیہقی نے کہا ہے کہ جبوقت یہ جایز ہوگا تو یہی جایز ہوگا کہ اپنے فرزند کے واسطے آپ حکم دین اور قبول ہدیہ کی حدیث آگے آچکی ہے۔

باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ غضب کی حالت مین آپکو حکم اور فتوی دینا مکروہ نہ ہوتا تھا اس لئے کہ بسبب غضب کے آپ پر اوس شے کا خوف نہین کیا جاتا تھا جس شے کا خوف ہم لوگون پر کیا جاتا ہے (یعنی غضب کی حالت مین آپکی عقل شریف غالب رہتی تھی اس وجہ سے خطا کا اندیشہ راے شریف مین نہ تھا) اس کو نووی نے (شرح مسلم) مین لقطہ کی حدیث کے قریب ذکر کیا ہے آپنے اوس مین ایسے غضب کی حالت مین فتوی دیا تھا کہ آپ کے

دونون رخسار سرخ ہو گئے تھے ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ قوت شہوت کے ساتھ روزہ مین آپکو بوسہ لینا جایز تھا اور روزہ مین بوسہ لینا آپکے غیر کو حرام ہے ۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ روزہ دار ہوتے اور بوسہ لیتے تھے تم لوگون مین کون شخص اپنی حاجت کا مالک ہو سکتا ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت کے مالک تھے ۔ (یعنی بوسہ لینے کی حالت مین آپ اپنے نفس شریف کو جماع کی خواہش سے روک سکتے تھے اور لوگون کو ایسی حالت مین اپنے نفس پر قدرت نہین ہوتی ہے)

مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباشرت[1] کرتے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا آپ اپنی حاجت کے واسطے تم لوگون سے زیادہ مالک تھے ۔

بیہقی نے اپنی (سنن) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے آپ حضرت عائشہ کا بوسہ لیتے اور اون کی زبان چوستے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ خوشبو کا استمرار احرام کی حالت مین آپکو جایز تھا اسکو مالکیہ نے ذکر کیا ہے ۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفارق مین خوشبو کی چمک کو مین ایسی حالت مین دیکھ رہی ہون کہ آپ احرام کی حالت مین ہین مالکیہ نے کہا ہے کہ خوشبو کی مداومت احرام کے بعد آپکے خصایص مین سے ہے اسلئے کہ خوشبو نکاح کے دواعی مین سے ہے آپنے آدمیون کو خوشبو کے استعمال سے احرام کیے بعد ممانعت فرمائی ہے ۔ اور آپ اپنی حاجت کے واسطے آدمیون سے زیادہ مالک تھے اس لئے آپنے خوشبو کا استعمال احرام کے بعد فرمایا

اور اس لئے آپنے خوشبو استعمال فرمائی کہ آپکو خوشبو دوست تھی آپکو رخصت دی گئی تھی کہ احرام مین خوشبو لگاوین اور اس لئے خوشبو کے لئے رخصت دی گئی تھی کہ ملائکہ آپکے قرب مین وحی کی وجہ سے رہتے تھے ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جنابت کی حالت مین آپکو مسجد مین ٹھہرنا جایز تھا اور چت لیٹ کے سونے کی حالت مین آپکا وضو نہین ٹوٹتا تھا اور عورتون کے چھونے سے آپکا وضو نہین ٹوٹتا تھا دو وجہون مین سے ایک وجہ مین (شیخ جلال الدین فرماتے ہین) میرے نزدیک یہ اصح مذہب ہے ۔

ترمذی اور بیہقی نے ابی سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہین ہے کہ اس مسجد مین وہ جنب ہو

بزار نے سعد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے سوا اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہین ہے کہ اس مسجد مین جنب ہو ۔

ابو یعلی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو تین ایسی خصلتین عطا کی گئی ہین اگر اون مین سے ایک خصلت میرے واسطے ہوتی وہ مجھکو اس سے زیادہ دوست ہوتی کہ مجھکو سرخ اونٹ عطا کئے جاتے (عرب کو سرخ اونٹ بڑی دولت تھی) ایک یہ کہ حضرت علی کی تزویج حضرت فاطمہ سے ہوئی دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اون کی سکونت مسجد مین ہوئی جو شے مسجد مین اون کے واسطے حلال ہوئی ہے وہ مجھکو مسجد مین حلال نہ ہوگی تیسرے یوم خیبر مین حضرت علی کو جھنڈا عطا کیا گیا ۔

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد جنب اور حایض کے واسطے حلال نہ ہوگی مگر رسول اللہ اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ

اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے ۔

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) مین ابی حازم الاشجعی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امر فرمایا کہ ایک پاک مسجد بناوین اوس مین کوئی شخص سکونت نہ کرے مگر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور اللہ تعالیٰ نے مجھکو یہ امر کیا کہ مین ایک طاہر مسجد بناؤن اوس مین کوئی سکونت نہ کرے مگر مین اور علی اور علی کے دونون فرزند۔

ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جو کام مسجد مین مجھکو حلال ہے وہ تمکو حلال ہے ۔

ابن عساکر نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اس مسجد کو جنب کے واسطے حلال نہین کرتا ہون اور نہ حایض کے واسطے مگر محمد اور محمد کی ازواج اور علی اور فاطمہ کیواسطے ۔

بیہقی نے اپنے (سنن) مین حضرت عایشہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اس مسجد کو نہ حایض کیواسطے حلال کرتا ہون اور نہ جنب کے واسطے مگر محمد اور آل محمد کیواسطے

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات مین وضو کیا اور نماز پڑہی پھر آپ سوگئے یہان تک کہ آپ کے خراٹون کی آواز مین نے سنی پھر آپ کے پاس موذن آیا اوس نے اذان دی آپ نماز پڑہنے کے لئے کہڑے ہوگئے اور وضو نہین کیا ۔

بزار نے ابن مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ آپ ایسے حال مین سوجاتے تھے کہ سجدہ کرتے ہوتے تھے پھر آپ کہڑے ہوجاتے اور آپ نماز پڑہنے لگتے ۔

ابن ماجہ اور ابو یعلی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چت لیٹ کے سوجاتے یہان تک کہ آپ سونے کے طور پر سانس لیتے پھر آپ کہڑے ہوجاتے اور نماز پڑہتے تھے ۔ اور وضو نہین کرتے تھے اسکی علت یہ ہے کہ آپکی چشمان مبارک سوتی تھین اور

آپکا قلب مبارک نہین سوتا تھا۔

ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بی بیون کا بوسہ لیا پھر آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا اور ابن ماجہ کا ایک لفظ ہین جس کی روایت حضرت عائشہ سے کی ہے یہ ہے کہ آپ وضو کرتے تھے اور بوسہ لیتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے۔ عبد الحق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے واسطے مین کوئی ایسی علت نہین جانتا کہ جو ترک بوسہ کو واجب کرے۔

نسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال مین نماز پڑہتے کہ آپ کے سامنے مین عرضاً رہتی تھی جیسے جنازہ سامنے ہوتا ہے یہان تک کہ جسوقت آپ وتر پڑہنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پائے مبارک سے مجھکو متنبہ کر دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکو جایز ہے کہ جس شخص کو چاہین بغیر سبب لعنت کرین اسکو ابن القاص اور امام الحرمین نے کہا ہے اور اس مین جو فوایدہین اون کا بیان۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی اسے میرے اللہ مین تجھ سے ایک عہد لیتا ہون تو اوس عہد کے خلاف مجھ سے معاملہ نکیجو مین نہین ہون مگر ایک بشر جس کسی مومن کو مین ایذا دون یا اوس کو برا کہون یا اوسپر لعنت کرون یا اوس کو درے مارون ان اُمورکو تو اوس کے واسطے وہ زکوۃ اور صلوۃ اور قربت کر دیجو کہ جس سبب تو قیامت کے دن اوہس کو اپنی قربت دے۔

احمد نے صحیح سند کے ساتھ انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک امر کو حضرت حفصہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ تم اسکی حفاظت کیجو وہ غافل ہوگئین وہ چلا گیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا با تھ اللہ تعالیٰ قطع کر دے وہ سن کر بے چین ہو گئین آپنے اون کی بے قرار ی دیکھکر فرمایا کہ مین نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے سوال کیا ہے میری امت مین سے جو کوئی انسان ہو اور مین اوس پر دعا کرون اللہ تعالیٰ اوس دعا کو اوس کے لئے مغفرت کر دے

طبرانی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ جس شخص پر مینے جاہلیت مین لعنت کی ہے پھر وہ اسلام مین داخل ہو گیا ہے تو اوس لعنت کو اوس کے لئے اپنی قربت کر دے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس کے کہانے اور پانی کو چاہین زور کے ساتھ لے لین اور کھانے اور پانی کے مالک پر بذل واجب ہے اگرچہ محتاج ہو اور اوس کو چاہیے کہ اپنی جان آپکی جان پر فدا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم علما کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم آپکا قصد کرے تو جو شخص آپ کے پاس حاضر ہو اوس پر یہ واجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورے اپنے نفس کو آپکے واسطے خرچ کرے جیسے کہ یوم خیبر مین حضرت طلحہ نے اپنے نفس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی تھی کہ مشرکین اور آپکے درمیان آگئے تھے اور مشرکین کی تلوار اپنے ہاتھ پر روکی اور اپنا ہاتھ ضایع کر دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون کے حملہ سے بچایا تھا اور اگر آپ کسی عورت کے نکاح کرنے مین رغبت کرین اور اگر وہ مجرد بے شوہر ہے تو اوس پر واجب ہے کہ وہ آپکے امر کو قبول کرے اور اوس کے ساتھ منگنی کرنی آپ کے غیر پر حرام ہے اور اگر کوئی عورت شوہر والی ہے تو اوس کے شوہر پر اوسکی طلاق واجب ہے تا کہ آپ اوس سے نکاح کرین سابقہ آیت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے یا ایھا الذین امنو استجیبو اللہ وللرسول ایسا ہی اوس آیت کے ساتھ ماوردی نے استدلال کیا ہے۔ اور امام غزالیؒ نے بوجہ واجب ہونے طلاق کے زید کے قصہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام غزالی رح نے کہا ہے

شاید اس مین یہ سر ہے کہ عورت سے چھوڑ دینے کی تکلیف اوس کے شوہر کو دی جاوے عورت کے شوہر کی جانب سے شوہر کے ایمان کا امتحان ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون مین کا کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ مین اوس کو اوس کے اہل اور اوس کی اولاد اور جمیع آدمیون سے زیادہ دوست تر ہون گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے آزمایش بشریت کی بلا اور منع اشارہ چشم اور دل کی اوس چھپی بات کیساتھ ہوگی جو ظاہر کے خلاف ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار عورتون سے نکاح سے اکثر کے ساتھ مختص ہین یہ اجماع ہے۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے اللہ تعالیٰ کے قول ماکان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل مین روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ آپ عورتون مین سے جتنی عورتین چاہین اون سے نکاح کرین یہ فریضہ ہے۔ اور انبیا مین سے جو لوگ تھے اون کی سنت ہے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کی ایک ہزار بی بیان تھین۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بی بیان تھین۔

بیہقی نے (اپنی (سنن) مین اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک اللہ تعالیٰ کے قول خالصۃ لک من دون المومنین تک مین کہا ہے کہ باوجود آپکی ازواج کے کہ وہ متعدد تھین۔ اللہ تعالیٰ نے اون عورتون کو جو کسی کی بی بی نہین تھین حلال کیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا وہ عورتین آپ کے چچا کی بیٹیون اور پھوپی کی بیٹیون اور ماموں کی بیٹیون اور خالہ کی بیٹیون سے تھین۔ علما نے کہا ہے جبکہ حر کو عبد پر فضیلت ہے اور اوسی فضیلت کی وجہ سے اوتنی عورتون سے اکثر کو مباح ہونا چاہتا ہے جتنی عورتون کو عبد مباح ہونا چاہتا ہے تو یہ واجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس فضیلت کی وجہ سے جو کہ جمیع امت پر ہے امت جتنی عورتین اپنے لئے مباح ہونا چاہتی ہے آپ اپنے لئے امت سے اکثر عورتین مباح ہونا چاہین۔

اور قرطبی نے اپنی تفسیر مین حکایت کی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ننانوسے عورتین حلال کی گئی تھین اور اسباب مین بہت سے فائدے ذکر کئے ہین۔ اون فوائد مین سے یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپکے محاسن باطنہ کی نقل ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمل الظاہر اور کمل الباطن ہین۔ اور اون فوائد مین سے یہ ہے کہ کثرت ازواج سے اوس شریعت کی نقل ہے جس پر مرد مطلع نہین ہوئے ہین اور اون فوائد مین سے یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپکی مصاہرت کے سبب قبیلون کی بزرگی ہے۔ اور اون فوائد مین سے یہ ہے کہ آپکو جو محنت وغم آپکے دشمنون سے پہونچتی ہے ازواج کی کثرت کے سبب اوس محنت اور غم سے آپکو شرح صدر ہوگا یعنی دل کی فراخی اور انشراح ہوگا۔ اور اون فوائد مین سے یہ ہے کہ آپ پر رسالت کا بوجھ ہے اس بوجھ کے ساتھ عورتون کے ساتھ قیام کرنے مین تکلیف کی زیادتی ہوگی پس کثرت ازواج آپکی مشقت کے واسطے اعظم ہوگی اور آپکے اجر کے واسطے اکثر ہوگی۔ اور اون فوائد مین سے یہ ہے کہ نکاح آپکے حق مین عبادت ہے۔

علما نے کہا ہے کہ آپنے ایسے حال مین ام حبیبہ سے نکاح کیا کہ اون کا باپ آپ کا دشمن تھا اور صفیہ سے آپنے ایسے حال مین نکاح کیا کہ اون کا باپ اور چچا اور زوج قتل کیا گیا تھا اگر یہ بی بین آپکے باطنی احوال سے اس امر پر مطلع نہوتین کہ آپ اکمل الخلق ہین تو طبایع بشری اس امر کی مقتضی ہوتین کہ اون بی بیون کا میل اون کے باپون اور اونکی قرابت کی طرف ہوتا اور آپکے پاس عورتون کی کثرت مین آپکے معجزات اور آپکے کمال باطن کا بیان ہے۔ جیسے کہ مردون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزات اور کمال ظاہر کو پہچان لیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکو نکاح بلا ولی اور بلا شہود کے جائز ہے۔

بیہقی سنے اپنی (سنن) مین ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نکاح جایز نہین ہے
مگر ولی اور شہود اور مہر کے ساتھ مگر وہ نکاح کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے وہ
بغیر ان امور کے جایز ہے ۔ اور بھی بیہقی وہ حدیث لائے ہین جس کی روایت مسلم نے انس سے
کی ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے بیاہ کیا آدمیون نے کہا ہم نہین جانتے
ہین کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے یا اون کو ام ولد اختیار کیا ہے اصحاب نے کہا اگر آپ
اون کا پردہ کرائین گے تو وہ آپکی بی بی ہون گی اور اگر آپ صفیہ کو نچھپائین گے تو وہ ام ولد
ہون گی جبکہ آپنے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو صفیہ کو چھپایا اصحاب نے یہ پہچان لیا کہ آپ نے
صفیہ سے تزوج کیا ہے ۔ اور دلالت کی وجہ اس حدیث سے ظاہر ہے جیسے کہ تم دیکھتے ہو
علما نے کہا ہے کہ ولی امت کے نکاح مین اختیار نہین کیا گیا ہے مگر اس لئے کہ ہتالی کی
محافظت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتاؤن سے فوق ہین (یعنی آپکی مانند کوئی
نہین ہے) اور نکاح مین گواہ معتبر نہین ہین مگر اس لئے کہ طرفین کے انکار سے امن ہو۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ نکاح کرنے کے بعد آپ نکاح سے
انکار نہین کرین گے اور اگر عورت نکاح کے بعد انکار کرے گی تو آپ کے قول کے برخلاف
اوس کے قول کیطرف رجوع نہین کیا جاوے گا بلکہ عراقی نے (شرح مہذب) مین کہا ہے
کہ نکاح کے بعد عورت آپکی تکذیب سے کافرہ ہوجاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے واسطے ہر ایک عورت کی تزویج کا اختیار اپنی ذات سے تھا اور زوج اور زوجہ
طرفین کی ولایت بغیر اذن عورت کے اور بغیر اذن اوس کے ولی کے بوجہ اللہ تعالی کے
اس قول النبی اولی بالمومنین من انفسھم کے آپکو ہے ۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کے حلال
کرنے کے سبب عورت آپکو حلال ہوجاتی تھی آپ اوس کے پاس بغیر عقد کے داخل ہوتے تھے

بیہقی نے کہاہے جبکہ اس کے ساتھ جواز ہوگیا تو آپکو یہ جایز ہوگیا کہ عورت کے بغیر مشورہ کے آپ اوس پر عقد کرین۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا جبکہ زید نے اپنی خواہش اپنی عورت سے روا کی ہمنے آپکی تزویج اوس سے کردی۔

بخاری نے انس سے روایت کی ہے کہاہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر فخر کیا کرتی تھین اور یہ کہتی تھین کہ تمہاری تزویج تمہارے اہل نے کی ہے اور میری تزویج اللہ تعالی نے سات آسمانون پر سے کی ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہاہے جبکہ حضرت زینب کی عدت منقضی ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے کہاکہ تم جاؤ اور زینب کو میرے پاس داخل ہونے کو یاد ولاؤ زید زینب کے پاس گئے اور اون کو خبر کی زینب نے کہاکہ مین کچھ نہین کرنے والی ہون یہانتک کہ مین اپنے رب سے مشورہ کرون یہ کہکے وہ اپنے نماز پڑہنے کی جگہہ مین چلی گئین اور قرآن نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہانتک کہ زینب کے پاس بغیر اون سے اون کے داخل ہوگئے۔

بیہقی نے علی بن الحسین سے اللہ تعالی کے قول وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ کے معنی مین روایت کی ہے کہاہے کہ اللہ تعالی نے آپکو اس بات کا علم دیدیا تھاکہ زینب آپکی ازواج مین سے ہونگی قبل اس کے کہ آپ زینب کے ساتھ تزوج کرین جبکہ زید آپکے پاس آئے اور آپ سے اونھون نے زینب کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرو اور اپنی بی بی کو اپنے پاس روک کر رکھو زید نے آپ سے عرض کی کہ مینے آپ کو خبر کردی ہے کہ مین زینب کی تزویج آپ سے کردینے والا ہون اور آپ اپنے نفس مین اوس شئے کو چھپاتے ہین جس کو اللہ تعالی ظاہر کرنے والا ہے (یعنی زید نے کہاکہ تزوج زینب کو آپ اپنے دل مین چھپاتے ہین اور اللہ تعالی اوس کو ظاہر کرنے والا ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ام سلمہ سے اونھون نے حضرت زینب سے روایت

کی ہے اونھون سنے کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون مین سے مین
کسی بی بی کی مثل نہین ہون وہ بی بیان مہر کے ساتھ بیاہی گئین اور اون کا بیاہ اون کے
اولیا نے کیا اور میری تزویج اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ساتھ کی اور میرے باب مین
کتاب نازل کی جس کو مسلمان پڑھتے ہین وہ کتاب نہ متبدل ہوگی اور نہ متغیر ہوگی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا
اللہ تعالی زینب بنت جحش پر رحم کرے اونھون نے اس دنیا مین وہ شرف پایا جس کو کوئی
شرف نہین پہونچتا وہ شرف یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اونکی تزویج اپنے نبی کے ساتھ دنیا مین
کی اور اس کے ساتھ قرآن شریف ناطق ہوا اور یہ شرف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنی بی بیون سے ایسے حال مین فرمایا کہ ہم بی بیین آپکے اطراف مین تھین تم سے
زیادہ جلد میرے پاس پہونچنے والی وہ بی بی ہے جو ہاتھون مین تم سے اطول ہے۔
(یعنی سخی ہے کہ اون کا ہاتھ خیر مین سب کے ہاتھون سے دراز ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے زینب کو اپنے پاس سرعت سے پہونچنے کی بشارت دی زینب جنت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہین۔

ابن جریر نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتی ہین مین تین امور کے سبب آپ پر ناز کرتی ہون آپکی بی بیون مین سے
کوئی عورت نہین ہے جو وہ تین چیزون سے آپ پر ناز کرے ایک امر یہ ہے کہ میرا اور آپکا
جد ایک ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے میرا نکاح آپکے ساتھ آسمان پر کیا ہے
اور تیسرا امر یہ ہے کہ میرے نکاح کے باب مین سفیر حضرت جبریل علیہ السلام ہین۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ ہے کہ آپکا نکاح لفظ ہبہ سے اور
بلا مہر کے ابتداءً اور انتہاءً ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے وامرأۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا

للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ بنت الحارث نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم التیمی سے یہ روایت کی ہے کہ ام شریک نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا۔ آپنے اون کو قبول نہین فرمایا ام شریک نے کسی کے ساتھ تزوج نہین کیا یہانتک کہ وہ مرگئین۔

ابن سعد نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین شعبی سے اللہ تعالی کے قول ترجی من تشاء منہن مین روایت کی ہے کہا ہے بہت سی عورتین تھین جنھون نے اپنے نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کئے تھے آپ اون مین سے بعض کے پاس داخل ہوئے اور بعضون کو امیدوار رکھا آپکے بعد اون مین سے ام شریک نے نکاح نہین کیا۔

سعید بن منصور نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو ہبہ نفس حلال نہوگا۔ کیا آپکی طرف سے یہ کہنا بھی کافی ہوگا کہ دینے ہبہ کو قبول کیا م جیسے عورت کے طرف سے یہ کہنا کافی ہے کہ مینے اپنے نفس کو ہبہ کیا یا آپکی جانب لفظ نکاح شرط کیا جاوے گا۔ اس مین دو وجہین ہین اون وجہون مین سے اصح وجہ ثانی ہے کہ لفظ نکاح آپکی طرف سے شرط کیا جاوے گا اور یہ اسوجہ سے ہی کہ ظاہر قول اللہ تعالی کا ان یستنکحہا ہے اس لئے آپکی جانب مین نکاح اعتبار کیا گیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ اپنی ازواج کے واسطے تقسیم اوقات نہ کرنا آپکو مباح ہے یہ دو وجہون مین سے ایک وجہ مین وارد ہے اور مذہب مختار بھی ہے اور امام غزالی نے اسکی صحت کی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ترجی الیک من تشاء منہن وتووی الیک من تشاء ومن ابتغیت

ممن عزلت فلاجناح علیک ۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کی قسمت مین فراخی کرنے والے تھے جسطور سے چاہتے ازواج کے درمیان تقسیم اوقات کرتے تھے آپکا یہ عمل اللہ تعالی کا یہ قول ہے وذلک ادنی ان تقر اعینهن ولا یحزن ویرضین بما آتیتهن کلهن ... اذا علمن ان ذالک من اللہ۔ بعض علما نے کہا ہے کہ آپ پر قسمت اوقات واجب ہونے مین لوازم رسالت سے غفلت ہے۔ اور یہ امر صحیح طور سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ساعت واحد مین اپنی بی بیون کے پاس طواف کرتے تھے (یعنی اون سے مقاربت کرتے تھے) اور یہ امر وجوب قسمت کا منافی ہے۔ اور ابن القشیری نے اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہے کہ قسمت اوقات آپ پر واجب تھی پھر آیت مذکورہ کے ساتھ منسوخ کی گئی۔ اور اس امر مین کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے دو وجہین ہین امام نووی نے وجوب نفقہ کو صحیح کہا ہے اس صورت پر کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے اوس کا اندازہ نہ کیا جاوے گا اس لئے کہ آپ اعدل الناس ہین۔ بخلاف آپکے غیر کے کہ نفقہ واجب ہونے کی حالت مین اوس کا اندازہ کیا جانا ضرور ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ احرام کی حالت مین آپکو نکاح جائز ہے۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہ سے ایسے حال مین نکاح کیا کہ آپ احرام مین تھے۔ اس مین ایک وجہ ہے کہ امام رافعی نے اوس کی حکایت کی ہے کہ غیر کی معتدہ اور عورت اور اوس کی بہن اور اوس کی پھوپی اور اوس کی خالہ اور اوس کی بیٹی کے درمیان جمع آپکو جایز ہے اور اصح قول جمیع صورتون مین منع ہے۔ (یعنی انکا جمع کرنا جایز نہین ہے) اور اسکی شاہد صحیحین کی وہ حدیث ہے جو بنت ام سلمہ کے باب مین ہے اور آپکا وہ قول جو ام حبیبہ سے ایسے حال مین فرمایا تھا کہ اونھون نے اپنی بہن کو

پیش کیا تھا کہ یہ مجھکو حلال نہین ہے تم لوگ اپنی بیٹیون کو میرے سامنے پیش نہ کرو اور نہ اپنی بہنونکو پیش کرو۔ اور یہ صحیح ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے ایسی حال مین تزوج کیا تھا کہ چھہ یا سات برس کی تھین جیسے کہ صحیح مین ابن حزم نے حکایت کی ہے یہ کہ ابن شبرمہ اس طرف گئے ہین کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہی اور باپ کیواسطے یہ جایز نہین ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح قبل بلوغ کے کرے اس مطلب کو ابن الملقن اپنے (خصایص) مین لائے ہین اور کہا ہے کہ یہ غریب امر ہے ابن شبرمہ کے غیر سے ہمکو اس کا علم نہین ہے کہ اوس نے ایسا کہا ہو اور جمہور علما نے کہا ہے کہ یہ امر ہر ایک کے واسطے جایز ہے کہ بولایت پدر صغیرہ کے ساتھ نکاح کرے آپکے خصایص مین سے نہین ہے بلکہ ابن المنذر نے نقل کیا ہے کہ اس پر اجماع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ اپنی لونڈی کو آزاد کرین اور اوس کی آزادی کو اوس کا مہر ٹھہراوین۔

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اون کے عتق کو اون کا مہر گروانا۔

بیہقی نے اپنی (سنن) مین انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اون سے تزوج کیا آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپنے کیا مہر ٹھہرایا آپنے فرمایا صفیہ کا نفس صفیہ کا مہر ہے۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ امر کیا اور اس پر کوئی دلیل قایم نہین ہوئی ہے کہ امت کے سوا آپکے ساتھ یہ امر خاص ہے یہ امر امت کے واسطے اسوجہ سے مباح ہے کہ اس مین آپکی تخصیص نہین ہے۔ مین یہ کہتا ہون کہ ابن حبان کا یہ قول جو ہے میرے نزدیک وہی مختار ہے اور یہ امام احمد اور اسحاق کا مذہب رہا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ

اجنبی عورات کی طرف دیکھنا اور اون کے ساتھ خلوت کرنا آپکو مباح ہے۔

بخاری نے خالد بن ذکوان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفرا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس ایسے حال مین داخل ہوئے کہ میرا بیاہ کیا گیا تھا اور میرے بستر پر یون بیٹھے جیسے تم اوس بیٹھتے ہوئے ہین کرمانی نے اس حدیث مین کہا ہے کہ یہ محمول اس بات پر ہے کہ اس طور سے جانا اور اجنبیہ کے بستر پر آپکا بیٹھنا آیت حجاب کے نازل ہونے سے پہلے تھا یا اجنبیہ کو دیکھنا حاجت کی وجہ سے جایز ہو یا فتنہ سے امن کی حالت مین اجنبیہ کو دیکھنا جایز ہو ابن حجر نے کہا ہے کہ وہ امر کہ دلایل قویہ سے ہم کو واضح ہوا ہے یہ ہے کہ آپکے خصایص مین سے یہی کہ اجنبیہ کے ساتھ خلوت اور اوس کو دیکھنا آپکو جایز ہے اور یہ ام حرام بنت ملحان کے قصہ ہے صحیح جواب ہے کہ آپ ام حرام کے پاس داخل ہوتے اور اون کے پاس آرام فرماتے تھے اور وہ آپکے سر مبارک مین جوین دیکھتی تھین اور آپکے اور ام حرام کے درمیان نہ محرمیت تھی اور نہ زوجیت اور ابن الملقن کی خصایص مین ہے اونھون نے ام حرام کی حدیث کو ذکر کیا ہے کہ جن لوگون نے علم انساب کا حافظہ کیا ہے اون کو یہ معلوم ہوا ہو کہ ام حرام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی محرمیت نہین ہے اس کو حافظ شرف الدین دمیاطی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ امر ام حرام اور اون کی بہن ام سلیم کے ساتھ خاص ہی ابن الملقن نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہین پس یہ کہا جاوے گا کہ اجنبیہ کی ساتھ خلوت کرنا آپکے خصایص مین سے ہے۔ اور ہمارے بعض شیوخ شافعیہ نے اس کا دعا کیا ہے ابن الملقن کا قول ختم ہو گیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ عورتون مین سے جس عورت کو چاہین مردون مین سے کسی مرد کی ساتھ بغیر رضامندی عورت کے اور بغیر رضامندی اوسکے باپ دادا کی جبراً بیاہ دین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسوله امرا ان تکون لهم الخیرة من

امر ہم ۔کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو سزاوار نہیں ہے کہ جسوقت اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول کسی امر کو جاری کرے انکو اپنے امر کا اختیار ہو ۔ ان کو خدا اور اوس کے رسول کے حکم کا تابع ہونا چاہئے ۔ اور بیہقی اپنی (سنن) مین اس باب مین اللہ تعالی کے اس قول کو لائے ہین ۔ النبی اولی بالمومنین من انفسہم اور وہ حدیث جس کی روایت بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مومن نہین ہے مگر دنیا اور آخرت مین اوس کے ساتھ مین اولی ہون ۔ اور وہ حدیث جس کی شیخین نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے یہ ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اوس نے اپنا نفس آپکے حضور مین پیش کیا آپنے فرمایا کہ مجھکو عورتون سے کوئی حاجت نہین ہے ۔ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اس کے ساتھ بیاہ دیجے آپنے فرمایا کہ قرآن شریف سے جو شئے تیرے ساتھ ہے اوس کے ساتھ مینے تیرا بیاہ اس عورت سے کر دیا (یعنی تجھکو جو کچھ قرآن شریف یاد ہے اسکا مہر مین مینے مقرر کیا)

ابن جریر نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش کی منگنی اپنے جوان زید بن حارثہ کے ساتھ چاہی زینب نے کہا کہ مین زید سے نکاح کرنے والی نہین ہون اس درمیان کہ آپ اور زینب باتین کر رہے تھے اللہ تعالی نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی وماکان لمومن ولا مومنۃ آخر آیت تک زینب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ میرے ساتھ زید کی تزوج سے راضی ہین آپنے فرمایا بیشک زینب نے کہا کہ اسوقت مین رسول اللہ کی نافرمانی نکرون گی

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ذو البجادین نے ایک عورت سے منگنی چاہی اوس عورت نے عبد اللہ سے تزوج نہین کیا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اس باب مین اوس عورت سے سوال کیا اوس نے انکار کیا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے عبد اللہ سے فرمایا کیا مجھکو یہ خبر نہین پہونچی ہے کہ تم فلانی کا ذکر کرتے ہو ۔

اومفون سنے عرض کی بیشک مین اوس کا تذکرہ کرتا ہون آپنے فرمایا مین سنے تمہاری تزویج اوسکو
ساتھ کر دی وہ عورت عبداللہ کے پاس داخل کی گئی۔

باب

صورت مذکورہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سزاوار ہے کہ اپنی صاحبزادیون کے سوا
کسی کی صغیرہ لڑکی کی تزویج کر دین۔ بیہقی سنے اپنی (سنن) مین ابن عباس سے یہ روایت کی ہی
کہ عمارہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب مکہ مین تھین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضیہ مین تشریف
لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عمرہ کو باہر لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ان کے
ساتھ بیاہ کر لیجیے آپنے فرمایا کہ یہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سنے عمرہ کی تزویج سلمہ بن ابی سلمہ کے ساتھ کر دی۔ بیہقی سنے کہا ہے کہ نکاح کے باب مین
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صغیرہ یا غیر صغیرہ کے نکاح کر دینے مین وہ اختیار ہے جو آپکے غیر کو نہین ہے
اس لئے آپ عمرہ کے نکاح کر دینے مین ولی ہوئے۔ نہ عباس عمرہ کے چچا۔

باب

بیہقی سنے اپنی (سنن) مین سلمہ بن ابی سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ام سلمہ سے شادی کرنا چاہا ام سلمہ سنے کہا کہ میرے اولیا مین سے کوئی شاہد نہین ہے
آپنے فرمایا کہ اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ تمہاری تزویج کر دے ام سلمہ کی تزویج اون کے بیٹے نے
کر دی اور وہ اوس دن صغیر تھے بالغ نہین ہوئے تھے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کے باب مین وہ اختیار تھا کہ آپکے غیر کو نہ تھا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپکا طلاق دینا تین طلاقون
مین منحصر نہین ہے دو وجہون مین سے ایک وجہ مین یہ ہے جیسے کہ آپکی ازواج کی تعداد کا انحصار
نہین ہے اور حصر کی صورت پر اگر ایک زوجہ کو آپنے تین طلاقین دین غیر اس بات کے کہ وہ

آپکے غیر کے ساتھ نکاح کرے کیا آپ کو وہ بی بی حلال ہوگی۔ اسمین دو وجہین ہین اون مین کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کے طلاق کے بعد آپکو وہ مطلقہ بی بی حلال ہوگی اوس سبب سے کہ آپکے ساتھ یہ امر مخصوص ہے کہ آپکی بی بیین غیر شخص پر حرام ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ مطلقہ بی بی کبھی آپکو حلال نہ ہوگی۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپنے اپنی لونڈی ماریہ کو حرام کردیا وہ آپ پر حرام نہین ہوئین اوس قول مین کہ مقابل سکے کہا ہے ماریہ کی تحریم کے بعد آپ پر کفارہ لازم نہین ہوا اس لئے کہ آپکی مغفرت کی گئی ہے اور آپکے سوا امت مین سے اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو حرام کردے گا تو اوسکو کفارہ لازم ہوگا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپنے اپنی امت کی طرف سے قربانی کی ہے اور کسی کے واسطے یہ جایز نہین ہے کہ غیر کی طرف سے بغیر اوس کے اذن کے قربانی کرے حاکم نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کبش اقرن مصلی مین ذبح کی پھر فرمایا اللهم هذا عني وعن من لم يضح من امتي۔ اے میرے اللہ تعالی یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے اون لوگون کی طرف سے ہے جنھون نے قربانی نہین کی ہے۔

حاکم نے حضرت عایشہ اور ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کبشون کی قربانی کی دونون مین سے ایک کبش کو ذبح کیا اور فرمایا اللهم عن محمد وامته من شهد لک بالتوحيد ولي بالبلاغ۔ اے میرے اللہ تعالی یہ قربانی محمدؐ کی جانب سے اور محمدؐ کی امت کے اون آدمیون کی جانب سے ہے جنھون نے تیری توحید کی اور میری تبلیغ رسالت کی گواہی دی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت علی بن الحسین سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے
علی بن الحسین نے کہا ہے لکل امة جعلنا منسکا ہم ناسکوہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک امت کیواسطے
ہم نے قربانی گردانی ہے کہ وہ اوس کو ذبح کرتے ہین۔ جیسے ابورافع نے یہ حدیث کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت قربانی کرتے تھے تو دو کبشین یعنی مینڈھے سپید سیاہ
رنگ سینگون والے مول لیتے تھے جبوقت نماز پڑھ چکتے تو اون مین سے ایک کبش کو ذبح کرتے
پھر یہ فرماتے تھے اللھم ہذا عن امتی جمیعا من شہد لک بالتوحید ولی بالبلاغ پھر دوسرا کبش
لایا جاتا اوس کو آپ ذبح کرتے اور فرماتے اللھم ہذا عن محمد وآل محمد پھر اوس کو مساکین کو
کہلاتے اور آپ اور آپکے اہل اوس مین سے کھاتے تھے ہم لوگ برسون ٹہیرے رہے اللہ تعالی نے
ہمارے قرض کی اور اسباب معیشت کی کفایت کی آپکی وجہ سے بنی ہاشم مین کا کوئی شخص
قربانی نہین کرتا تھا۔

باب

ابن القاص نے کہا ہے کہ آپکے خصایص مین سے یہ ہے کہ آپنے طعام الفجارۃ کہایا ہے
باوجودے کہ اوس کے کہانے سے آپنے نہی کی ہے۔ بیہقی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ
امت کیواسطے وہ مباح ہے اور اوس سے نہی ثابت نہین ہوئی۔

باب

ابن سبع نے کہا ہے کہ آپکے خصایص مین سے یہ ہے کہ جو شخص آپکو گالی دے یا برا کہے
یا آپکی ہجو کرے اوس کا قتل آپکو جایز ہے یہ امر قضاء لنفسہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

آپکی کرامات کی قسمین یعنی وہ بزرگیین جو آپکی ذات مقدس کے ساتھ
مخصوص تہین۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس
اختصاص مین ہے کہ آپکی میراث کسی کو نہین دی جاوے اگی اور آپکا
مال آپکی وفات کے بعد آپکے نفقہ پر قایم ہے۔

شیخین نے ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (ہماری میراث کوئی نہ پاوے گا جو شے ہمنے چھوڑی ہے وہ صدقہ ہے) اس مال سے آل محمد صلعم کھاوینگے۔ اور مین واللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے جس حالت پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین تھا کچھ متغیر نکرونگا۔ اور مین ضرور اوس صدقہ مین وہ عمل کرونگا جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔

شیخین نے ابوہریرہ سے اور سوا اون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے میرے وارثین کسی دینار اور کسی درہم کو آپسمین تقسیم نکرینگے جو چیز کہ مین نے اپنے بعد چھوڑی ہے وہ میری بی بیون اور میرے عاملون کی مونت ہے اسلئے کہ میرا متروکہ صدقہ ہے (صدقہ میراث نہین ہوسکتا)

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہین ہوگے کہ تم مجھسے بمنزل ہارون کے موسیٰ علیہ السلام سے ہو مگر یہ ہے کہ نہ نبوت ہے اور نہ میراث۔

فایدہ قاضی عیاض نے حسن بصری سے حکایت کی ہے کہا ہے کہ یہ خصوصیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے بخلاف باقی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اور انبیا کی میراث اون کے وارث پاتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وورث سلیمان داؤد اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قول رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب اس صورت پر یہ خصوصیت آپکی اون خصایص مین شریک کی جاوے گی جن کے سبب سے آپ اور انبیا سے ممتاز ہین۔ لیکن صواب وہ امر ہے کہ جس پر جمیع علما متفق ہین وہ یہ ہے کہ انبیا کے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا ہے یہ جمیع انبیا کے واسطے اوس وجہ سے ہے کہ نسائی نے زبیر کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے انا معاشر الانبیاء لا نورث ہم انبیا کے معاشر ہین ہماری میراث کوئی نہین پاتا۔ اور اوپر کی دونون آیتون کا جواب یہ ہے کہ اون دونون

آیتون مین میراث سے مراد نبوت اور علم کی میراث ہی۔ اور ابن ماجہ نے ابو الدرداء سے روایت کی
ہے اونھون نے کہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے
تھے ان العلماء ہم ورثۃ الانبیا علما انبیا کے وارثین ہین اس سلئے کہ انبیا علیہم السلام نے میراث
مین نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ کوئی درہم۔ انبیا نے میراث مین علم چھوڑا ہے جس شخص نے علم
اخذ کیا اوس نے وافر حظ لیا اور اس حکمت مین کہ انبیا میراث نہین چھوڑتے ہین بہت سی
وجوہ ذکر کئے گئے ہین اون وجہون مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ انبیا کا قرابت وار انبیاء کی
موت کی تمنا نہ کرے اگر وہ یہ تمنا کرے گا تو ہلاک ہوجاوے گا اور اون وجہون مین سی ایک
وجہ یہ ہے کہ انبیا کی نسبت یہ گمان نہ کیا جاوے کہ دنیا کی اون کو رغبت ہے اور دنیا کو اپنے وارثون
کے واسطے جمع کیا ہے اور اون وجہون مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام زندہ
ہین اور زندہ کی میراث نہین دیجاتی اس لئے امام الحرمین اس طرف گئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال آپکی ملک پر باقی ہے اوس مین سے آپکے اہل پر نفقہ کیا جاوے گا
جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کو اپنی حیات مین نفقہ کرتے تھے اس لئے کہ
آپ زندہ ہین اور اس سبب سے حضرت ابو بکر الصدیق آپکے مال مین سے آپکے اہل اور آپکے
خادمون پر خرچ کرتے اور اون ضرورتون مین صرف کرتے تھے جن ضرورتون مین آپ اپنی
زندگی مین صرف کیا کرتے تھے۔ اور نووی وغیرہ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ اوس مال کی
ملک آپسے زایل ہوگئی اور وہ مال جمیع مسلمانون کے واسطے صدقہ ہے اوس کے ساتھ وارثین
مختص نہ ہونگے اور اس سے بعض علما نے آپکی دوسری خصوصیت اخذ کی ہے وہ یہ ہے
کہ آپکے واسطے آپکے وفات کے بعد آپکے جمیع مال کے ساتھ تصدق مباح کیا گیا ہے بخلاف
آپکی امت کے کہ اون کو مرنے کے بعد ثلث مال تصدق کرنا مباح ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے
کہ آپکی ازواج امہات المومنین ہین۔

آپکی ازواج مطہرات امہات المومنین ہین یہ اس امر مین ہے کہ اون کے ساتھ نکاح حرام ہے
اور اون کا احترام اور اون کی اطاعت مومنین پر واجب ہے اون کی طرف نظر کرنا اور نظر
کی مثل حرام نہین ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم آپکی ازواج
مومنون کی مائین ہین اور یہ قراءت کیا گیا ہے کہ آپ مومنون کے باپ ہین۔ امام بغوی رحمہ نے
کہا ہے کہ آپکی ازواج مومن مردون کی مائین ہین نہ عورتون کی اس لئے کہ مان ہونے کا
فایدہ مردون کے حق مین ہے کہ وہ نکاح ہے اور عورتون کے حق مین وہ فائدہ مفقود ہے
کہ عورت کا عورت کے ساتھ نکاح نہین ہوتا ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے اون کو امان
کہا اونھون نے فرمایا کہ مین تمہارے مردون کی مان ہون تمہاری عورتون کی مان نہین ہون
ابن سعد نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگون مین سے مرد اور عورتین
جو ہین مین اون کی مان ہون اور اس کے ساتھ علماء کے ایک گروہ نے حکم کیا ہے کہ ازواج
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن مردون اور عورتون کی مائین ہین اس لئے کہ احترام اور تعظیم کا
فایدہ عورتون مین بھی موجود ہے امام بغوی رح نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حرمت اور تعظیم مین جمیع مردون اور عورتون کے باپ ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی ازواج مطہرات کے جسمون کو چادرون وغیرہ مین دیکھنا اور اون سے منھ در منھ سوال کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا سالتموہن متاعا فاسئلوہن من وراء حجاب (روضہ) مین
امام رافعی اور بغوی کا اتباع کیا ہے کہا ہے کسی کے واسطے یہ حلال نہ ہوگا کہ آپکی ازواج سے
سوالی کرے مگر پردہ کے اس طرف سے لیکن آپکی ازواج کے سوا جو عورتین ہین پوچھا جایز ہے
کہ اون سے منھ در منھ سوال کیا جاوے۔ قاضی عیاض نے اور نووی رح نے (شرح مسلم) مین

کہا ہے کہ چہرہ اور دونون ہاتھون کے چھپانے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مخصوص کی گئی ہین اون پر حجاب فرض ہے اس مین کسی عالم کو خلاف نہین ہے اون کو چہرہ اور ہاتھون کا شہادت اور غیر شہادت کے لئے کھولنا جائز نہین ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ اپنے جسمونکو ظاہر کرین اور اون پر یہ فرض ہے کہ وہ چھپی رہین مگر نماز کی ضرورت سے اون کو پردہ سے نکلنا جائز ہے نووی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج جسوقت آدمیون کیواسطے بیٹھتی تو حجاب کی اوسطرف بیٹھتی تھین اور جسوقت حاجت کو نکلتی تھین تو اپنے جسمونکو چھپاتی تھین جبکہ حضرت زینب نے وفات پائی تو اون کے جسم کے چھپانے کے واسطے اون کی نعش پر ایک قبہ بنا دیا گیا تھا۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سودہ اوس کے بعد کہ پردہ کیا گیا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلین اور حضرت سودہ ایک ایسی جسیم عورت تھین کہ جو شخص اون کو پہچانتا تھا اوس پر وہ مخفی نہین رہ سکتی تھین اون کو حضرت عمر نے دیکھا اور کہا اے سودہ سنو واللہ تم ہم سے نہین چھپ سکتی ہو تم غور کرو تم کیونکر باہر نکلتی ہو حضرت سودہ نے کہا یہ سنتی ہی مین سمٹ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پلٹ آئی آپ عشا کا کھانا کھا رہے تھے اور آپکے دست مبارک مین ایک ہڈی تھی مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنی بعض حاجت کیواسطے باہر نکلی تھی عمر نے مجھ سے ایسا ایسا کہا پس اللہ تعالیٰ نے آپکی طرف وحی بھیجی کہ وہ ہڈی آپکے ہاتھ مین تھی اور آپنے اوس کو اپنے دست مبارک سے نہین رکھا تھا آپنے مجھ سے فرمایا کہ تم عورتون کے لئے اذن دیا گیا کہ تم اپنی حاجت کیواسطے باہر نکلو۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر نے مجھکو اور حضرت عثمان کو ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اوس سنہ مین بھیجا جس سنہ مین حضرت عمر نے وفات پائی وہ اون کو چھپاتے تھے حضرت عثمان اون کے آگے چلتے تھے وہ کسی کو نہین چھوڑتے تھے کہ اون کے قریب جا سکے اور نہ کوئی اون کو دیکھ

سکتا تھا مگر حد بصر سے یعنی دور سے اون پر نگاہ پڑتی تھی اون کے پاس کوئی نہین جا سکتا تھا اور حضرت عبدالرحمن اون کے پیچھے چلتے تھے جیسے حضرت عثمان عمل کرتے تھے اونکی مثل حضرت عبدالرحمن کرتے تھے اور آپکی ازواج ہودجون مین سوار تھین اور یہ دونون حضرات اون کو گھاٹیون مین اوتارتے تھے اور یہ دونون کسی کو نہین چھوڑتے تھے کہ اون کے قریب سے گزر سکے۔

ابن سعد نے ام معبد بنت خالد بن خلیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے حضرت عمر کی خلافت مین حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کو اون دونون نے حج کرایا مین نے اون کے ہودجون پر سبز چادرین پڑی دیکھین اور آپکی ازواج عورتون کے گھیرے مین تھین (یعنی اون کے آس پاس عورتین تھین اور وہ پیچھے تھین) اون کے آگے آگے حضرت عثمان اپنے اونٹ پر چار سے تھے جس وقت اون کے قریب کوئی جاتا تو وہ پکار کے یہ کہتے تھے پرے ہٹ پرے ہٹ اور عبدالرحمن ابن عوف اون کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور جیسے حضرت عثمان کرتے تھے ویسے ہی وہ بھی کرتے تھے۔

ابن سعد نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے حضرت عثمان کو ایسے حال مین دیکھا کہ وہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے تھے جو آدمی کہ اون کے سامنے سے آتے تھے وہ اون کو دور ہٹا دیتے تھے یہان تک کہ وہ آدمی جہان تک نگاہ پہونچتی ہے وہان تک ہٹ جاتے تھے اور آپکی ازواج گزر جاتی تھین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی ازواج پر آپکے بعد یہ واجب ہے کہ اپنے مکانون مین بیٹھی رہین اور باہر نکلنا اون پر حرام ہے اگرچہ حج یا عمرہ کیواسطے نکلنا ہو۔ دو قولون مین سے یہ ایک قول مین ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وقرن فی بیوتکن - ابن سعد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیون سے حجۃ الوداع مین فرمایا ہذہ الحجۃ ثم ظہور الحصر یہ حج ہے پھر سفر سے روکدئے جانے کا ظہور ہوگا - کہا ہے کہ کل بی بیین حج کرتی تھین مگر حضرت سودہ اور حضرت زینب حج نہین کرتی تھین یہ دونون بی بیان کہتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمکو کوئی سواری حرکت نہین دے گی۔

ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سودہ نے ذکر کیا کہ مین نے حج کیا اور عمرہ لیا پس مین اپنے گھر مین بیٹھی رہونگی جیسے کہ مجھکو اللہ تعالی نے امر فرمایا ہو اور حضرت سودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس قول کے ساتھ عمل کرتی تھین جس سال آپنے یہ فرمایا تھا ہذہ الحجۃ ثم ظہور الحصر حضرت سودہ نے حج نہین کیا یہان تک کہ اونھون نے وفات پائی۔

ابن سعد نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا کہ تم عورتون مین جو کوئی بی بی اللہ تعالی سے ڈرے گی اور کوئی فعل ایسا کہ ظاہر مین فاحش ہو نکرے گی اور اپنے بوریہ پر ہمیشہ بیٹھی رہے گی وہ آخرت مین میری زوجہ ہوگی۔

ابن سعد نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کے طریق سے ابوجعفر سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج اور عمرہ سے منع کیا۔

ابن سعد نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو عمر نے حج اور عمرہ سے منع کیا یہان تک کہ جب وقت آخر سال تھا تو ہمکو اذن دیا ہم نے اون کے ساتھ حج کیا۔ جبکہ عثمان والی امر خلافت ہوئے ہم نے اون سے اذن چاہا عثمان نے کہا جو امر تم مناسب دیکھتی ہو وہ کرو اونھون نے ہمکو اپنے ساتھ حج کرایا مگر دو عورتین ہم مین سے حج کو نہین گئین ایک زینب دوسری سودہ کہ بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مکان سے باہر نہین نکلین اور ہم سب عورتین پردہ کرتی تھین۔

سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیین معتدات کے معنی مین ہین اور معتدہ کیواسطے رہنے کی جگہہ یعنی گھر ضرور ہے پس آپکی ازواج کے واسطے جب تک کہ وہ زندہ رہین مکانون کی سکونت ٹھرائی گئی اور اپنے رقاب کی وہ مالک نہین ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکا بول وبراز اور خون طاہر ہے۔

غطریف نے اپنے جزء مین اور طبرانی اور ابونعیم نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوئے یکایک اونھون نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ اون کے ساتھ ایک طشت ہے طشت مین جو شے ہے وہ اوسکو پی رہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے کہ تمنے خون پی لیا ہے عبداللہ بن زبیر نے عرض کی کہ مینے اس امر کو دوست رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون مین سے میرے پیٹ مین رہے آپنے فرمایا ویل لک من الناس وویل للناس منک تمکو آدمیون سے خرابی ہوگی اور آدمیون کو تم سے خرابی ہوگی۔ اے عبداللہ تمکو آتش دوزخ مس نہ کرے گی مگر اوس قدر کہ اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے قسم یہ ہے وان منکم الا واردہا۔

ابن حبان نے (ضعفا) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بعض قریش کے ایک لڑکے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچھنے لگائے جبکہ وہ پچھنے لگانے سے فارغ ہوگیا اوس نے خون کو لیا اور اوس کو لے گیا اور پی لیا پھر وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے چہرہ کو دیکھا اور اوس سے دریافت فرمایا تیرا بھلا ہو تو نے خون کیا کیا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مینے قصد کیا کہ آپکا خون زمین پر ڈھونڈون سو وہ خون میرے پیٹ مین ہے آپنے سن کر فرمایا تو چلا جا تو نے اپنے نفس کو آتش دوزخ سے بچالیا۔

و دار قطنی سنے اپنی (سنن) مین اسما بنت ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور اپنا خون میرے بیٹے کو دیا اوس نے اوس کو پی لیا آپکے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپکو خبر کی آپنے پوچھا تم نے کیا کیا اوس نے کہا آپکا خون زمین پر بہنے دون اس امر کو مین نے مکروہ جانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ تمکو آتش دوزخ مس نکرے گی اور اوس کے سر پر آپنے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ویل للناس منک و ویل لک من الناس۔

بزار اور ابو یعلی اور ابن ابی خیثمہ نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین اور طبرانی نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مجھ سے فرمایا کہ خون کو زمین مین چھپا دو مین گیا اور مین نے اوس کو پی لیا پھر مین آیا آپنے پوچھا تم نے کیا کیا مین نے عرض کیا اوس کو مین نے غایب کر دیا آپنے فرمایا کیا تم نے اوس کو پی لیا مین نے عرض کی بیشک مین نے پی لیا آپنے سن کر تبسم فرمایا۔

بزار اور طبرانی اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین حسن سند سے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مجھکو خون دیا اور مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کو چھپا دو مین گیا اور مین نے اوسکو پی لیا پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپنے مجھ سے پوچھا تم نے کیا کیا مین نے عرض کی کہ اوس کو مین نے چھپا دیا آپنے پوچھا شاید تم نے اوس کو پی لیا مین نے عرض کی مینے اوس کو پی لیا۔

حاکم نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کو زخم پہونچا میرا باپ آپکے پاس آیا اور اوس نے آپکے چہرۂ مبارک سے جو خون بہتا تھا اوس کو اپنے منہ سے چوسا اور نگل گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ امر مسرور کرے کہ وہ اوس شخص کو دیکھے کہ میرا خون اوس کے خون مین مخلوط ہوا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے اور طبرانی نے

(اوسط) مین اس لفظ سے کی ہے آپنے فرمایا کہ اوس کا خون میرے خون کے ساتھ مخلوط ہوا ہے اور یہ ہے کہ اوسکو آتش دوزخ مس نہ کرے گی۔

ابو یعلی اور حاکم اور دار قطنی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات مین مٹی کے ایک ظرف کی طرف کہڑے ہوئے آپنے اوسمین پیشاب کیا مین رات مین ایسے حال مین اوٹھی کہ مین پیاسی تھی اور ظرف مین جو کچھ تھا مین نے پی لیا جب آپ صبحکو اوٹھے مینے آپکو خبر کی آپ ہنسے اور فرمایا سنو تمہارا پیٹ کبھی درد نہ کرے گا۔ اور ابو یعلی کا لفظ یہ ہے کہ آج کے بعد تم کبھی اپنے پیٹ کے درد کی شکایت نہ کرو گی۔

طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حکیمہ بنت امیمہ سے اونھون نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک پیالہ لکڑی کا تھا آپ اوس مین پیشاب کیا کرتے تھے اور اوس کو اپنے تخت کے نیچے رکھدیا کرتے تھے آپ اوٹھے اور اپنے اوسکو ڈھونڈا اوس کو نہین پایا آپنے اوس قدح کو پوچھا کہان ہے آدمیون نے کہا کہ اوس کو برہ حضرت ام سلمہ کی اوس خادمہ نے جو سرزمین حبشہ سے اون کے ساتھ آئی ہے پی لیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار دیوار کے ساتھ وہ آتش دوزخ سے منع کی گئی ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین سلمی ابو رافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا مینے آپ کے غسل کا پانی پی لیا اور مینے آپکو خبر کی آپنے فرمایا تم چلی جاؤ اللہ تعالی نے تمہارا بدن آتش دوزخ پر حرام کر دیا۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ آپکے موئے مبارک طاہر ہین اس پر اجماع ہے اس مین وہ خلاف جاری نہ ہوگا جو تمام آدمیون کے بالون کے باب مین ہے کہ طاہر ہین یا طاہر نہین ہین۔

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ یوم النحر مین اپنے موئے مبارک منڈائے امر فرمایا کہ آدمیون کے درمیان وہ موئے مبارک تقسیم کئے جاوین۔ ابو طلحہ نے اون موئے مبارک مین سے ایک حصہ لے لیا۔

ابن سیرین سے کہا ہے کہ آپکے موئے مبارک میں سے اگر ایک بال میرے پاس ہوتا تو وہ میرے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ دوست ہوتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکا بیٹھکر نماز نفل پڑہنا ویسا ہے جیسا کہ کھڑا رہکر نماز نفل پڑہنا ہے۔

مسلم اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حدیث کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز ایسی حالت میں کہ وہ بیٹھکر پڑہے نصف نماز ہے میں آپکے پاس آیا اور میں نے آپکو بیٹھکر نماز پڑہتے ہوئے پایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے ایسا کہا گیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ مرد ایسی حالت میں کہ بیٹھکر نماز پڑہے آدہی نماز ہے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑہ رہے ہیں آپنے فرمایا بیشک ایسی ہی ہے۔ لیکن میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکا عمل آپکے واسطے نافلہ ہے۔

احمد نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ کو پوچھا اونھوں نے فرمایا کیا تم لوگ آپکے عمل کی مثل عمل کروگے آپکی شان یہ ہے کہ آپکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے ہیں آپکا عمل آپکے لئے نفل تھا (مزید ثواب)

احمد نے اور طبرانی نے ابو امامہ سے اللہ تعالی کے قول نافلۃ لک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص تھا۔

بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالی کے قول نافلۃ لک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ نافلہ کسی کے واسطے نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہے اس وجہ سے کہ آپکی شان یہ ہی کہ آپکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدئے گئے ہیں پس جو عمل کہ فرض کے سوا آپنے کیا وہ اسوجہ سے نافلہ ہے کہ آپ کفارہ ذنوب میں نافلہ نہیں ادا کرتے ہیں اور کل آدمی سوا صلوۃ مکتوبہ کے اپنے نفل کو کفارہ ذنوب میں ادا کرتے ہیں۔ پس آدمیوں کے واسطے نوافل نہیں ہیں۔ اور

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نوافل خاص ہین۔ اور مفسرون نے اللہ تعالیٰ کے قول نافلۃ لک مین کہا ہے کہ نفل ثواب فرایض پر زیادتی سے مراد ہے بخلاف آپکے غیر کے تہجد کہ اوس کا تہجد اوس نقصان کا جبر کرنے والا ہے جو فرایض کی طرف راستہ پاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفروضات کیطرف خلل راستہ نہین پاتا ہے کہ آپ اس سے معصوم ہین

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ مصلی اپنے اس قول السلام علیک ایہا النبی کے ساتھ آپ سے خطاب کرسکتا ہے اور تمام آدمیون کے ساتھ نماز پڑہنے مین خطاب نہین کرسکتا اور مصلی پر یہ واجب ہے کہ جبوقت آپ اسکو بلاوین وہ آپکے قول کو قبول کرے اور حاضر ہوجاوے اس فعل سے اوس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

بخاری نے سعید بن المعلی الانصاری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو پکارا وہ اوس وقت نماز پڑہ رہے تھے اونھون نے نماز پڑہ لی پھر آپکے پاس آئے آپنے اون سے پوچھا کہ جبوقت مین نے تمکو بلایا کس چیز نے میرا امر قبول کرنے سے تمکو منع کیا۔ اونھون نے عرض کی مین نماز پڑہ رہا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ نہین فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم آخر آیت تک پھر آپنے فرمایا مین تمکو مین قرآن شریف کا اعظم سورۃ سکہلاتا ہون راوی نے کہا گویا وہ اوس سورۃ کو بھول گیا تھا یا نبی اللہ وہ سورۃ اوس کو بھلا دی گئی تھی راوی نے کہا مین نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سورۃ ہے جو آپنے مجھکو بتلائی تھی آپنے فرمایا الحمد رب العالمین اور یہ سورۃ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکے عہد مین جس شخص نے ایسے حال مین کلام کیا کہ آپ خطبہ پڑہتے ہون تو اوس کا جمعہ باطل ہوگیا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہین کہ کسی شخص کو آپکی مجلس سے آپکے بلا اذن جانا جایز نہین ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انما المومنون الذین امنوا باللہ و رسولہ و اذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا
حتی یستاذنوہ آخر آیت تک ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
جمعہ کے دن اس کے بعد کہ آپ خطبہ شروع کرین مرد کے واسطے صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ مسجد سے
باہر جاوے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون کے ساتھ اور جبوقت کوئی شخص اصحاب مین سے
مسجد سے جانے کا ارادہ کرتا تو اپنی انگلی سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارا کرتا تھا بغیر
اس کے کہ آپ اوس مرد سے تکلم کرین اوس کو اذن دے دیتے تھے اس لئے کہ اصحاب مین سے
اگر کوئی مرد ایسے حال مین تکلم کرتا کہ آپ خطبہ پڑہتے ہوتے تو اوس کا جمعہ باطل ہو جاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے
کہ آپ پر کذب کہنا ایسا نہین ہے جیسا کہ آپ کے غیر پر کوئی کذب کہے
اور آپکا اختصاص اس امر کے ساتھ ہے کہ جو شخص آپ پر کذب کہے گا کذب
کہنے کے بعد اگرچہ وہ توبہ کرے اوسکی روایت قبول نہ کی جاوے گی اور
اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ آپ پر جو شخص کذب کہے گا وہ
کافر ہو جاوے گا یہ اوس قول مین وارد ہے جو شیخ ابو محمد جوینی نے کہا ہے۔

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مجھ پر جھوٹ کہنا ایسا نہین ہے جیسا کہ کسی پر جھوٹ کہا جاوے جو شخص عمداً مجھپر جھوٹ کہے
اوس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بناوے۔ نووی وغیرہ نے کہا ہے کہ آپ پر کذب کہنا
گناہ کبیرہ سے ہے یہ صحیح قول ہے کہ آپ پر کذب کہنے والا کافر ہوگا اور یہی قول جمہور کا ہے
اور جوینی نے کہا ہے کہ وہ کفر ہے اگرچہ اوس کذب سے کاذب توبہ کرے ایک جماعت اسطرف
گئی ہے اوسی جماعت سے امام احمد اور صیرفی اور کثیر خلایق ہے کہ کاذب کی روایت کبھی
قبول نہین کی جاوے گی اگرچہ کاذب کا حال نیک ہو جاوے بخلاف اوس تائب کے کہ آپکے

غیر پر جھوٹ کہے اور انواع فسق سے توبہ کرے یہ کذب اوس قسم سے ہے کہ مخالف اوس کذب کے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر پر ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ فن حدیث مین یہ وہ قول ہے جس پر اعتماد کیا گیا ہے جیسا کہ مین نے اس کو (شرح التقریب اور شرح الفیتہ الحدیث) مین بیان کیا ہے اگرچہ امام نووی نے اس کے خلاف کو ترجیح دی ہی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص بیان مین ہے کہ آپکے سامنے تقدیم کرنی اور آپکی آواز سے فوق آواز کرنی اور پکار کے آپ سے باتین کرنا اور حجرون کے اوس طرف سے آپ کو پکارنا اور دور سے آپکو آواز دینا حرام ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم۔ یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون۔ ولو انھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم واللہ غفور رحیم۔ ابو نعیم نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین روایت کی ہے دور سے پکار کے یون آواز دینا یا ابا القاسم یہ منع ہے و لیکن جیسا کہ اللہ تعالی نے حجرات مین فرمایا ہے ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ آخر آیت تک علما کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بھی آواز بلند کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ آپکی حرمت وفات کی حالت مین ویسی ہے جیسی کہ آپکی زندگی کی حالت مین تھی۔

ابن حمید نے روایت کی ہے کہ ابو جعفر المنصور نے امام مالک سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مناظرہ کیا اور ابو جعفر خلیفہ کے سامنے ادھر ان پانسو تلوارین تھین ابو جعفر سے

امام مالک نے کہا یا امیر المومنین اس مسجد مین آپ اپنی آواز بلند نہ کیجئے اس لئے کہ اللہ تعالی نے ایک قوم کو ادب سکھایا ہے اور فرمایا ہے لا ترفعوا اصواتکم آخر آیت تک اور اللہ تعالی نے ایک قوم کی مدح کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین یغضون اصواتہم آخر آیت تک اور ایک قوم کی مذمت کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین ینادونک من ورار الحجرات آخر آیت تک اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت ایسے حال مین کہ آپنے وفات پائی ویسیہی ہے جیسے کہ آپکی زندگی کی حالت مین تھی امام مالک سے یہ سن کر خلیفہ نے فروتنی کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہی کہ جس شخص نے آپکی اہانت کی وہ کافر ہو گیا اور جو شخص آپکو گالی دیگا ہے وہ قتل کیا جاوے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنی سنن مین ابو برزہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے حضرت ابو بکر الصدیق کو گالی دی مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کیا مین اسکی گردن ماروں آپنے فرمایا کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے جائز نہین ہے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی کو گالی وغیرہ سے قتل نہ کیا جاوے گا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے سے قتل کیا جاوے گا۔

بیہقی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اندھے کی ام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین غیبت کی کثرت کرتی اور آپکو برا کہتی تھی اندھے نے اوس ام ولد کو قتل کر ڈالا یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا گیا آپنے فرمایا کہ مین یہ شہادت دیتا ہون کہ اوس ام ولد کا خون معاف ہے۔

ابو داؤد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپکی برائی کرنے مین مبالغہ کرتی تھی ایک مرد نے

اوس کا گلا گھونٹ ڈالا یہان تک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت کا خون باطل کر دیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی محبت اور آپکے اہل بیت اور آپکے اصحاب کی محبت واجب ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ان کان آباؤکم وابناؤکم اللہ تعالی کے قول احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا تک شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون مین کا کوئی شخص مومن نہین ہو سکتا جب تک کہ مین اوسکو اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے اور جمیع آدمیون سے زیادہ دوست نہ ہوجاؤن۔ اور ابن الملقن کی عبارت (خصائص) مین یہ ہے کہ آپکی امت پر یہ واجب ہے کہ آپکو اعلی درجات محبت سے دوست رکہین۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش کے ایک گروہ سے ہم ملا کرتے تھے اور وہ باتین کرتے ہوتے مجھکو دیکھکر وہ اپنی باتین موقوف کر دیتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا یہ سن کر آپ کھڑے ہوگئے اور آپنے اللہ تعالی کی ثنا کی جس کا وہ اہل ہے پھر آپنے فرمایا کہ قومون کا کیا حال ہے کہ وہ باتین کرتے ہوتے ہین جسوقت وہ میرے اہلبیت مین سے کسی مرد کو دیکھتے ہین تو اپنی بات کو قطع کر دیتے ہین واللہ کسی مرد کے دل مین ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ میرے اہلبیت کو اللہ تعالی کے واسطے اور مجھ سے جو اونکی قرابت ہے اوسکے سبب دوست نرکہیگا

شیخین نے انس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور نفاق کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

ابن ماجہ نے براء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے جو شخص انصار کو دوست رکھے گا اوس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے گا۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اوس سے بغض رکھے گا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی بیٹیون کی اولاد آپکی طرف نسبت کی جاتی ہے کہ آپکی اولاد ہے اور غیر کی بیٹیون کی اولاد اوس کی طرف نسبت نہین کی جاتی ہے نہ ہمسری مین اور نہ غیر ہمسری مین۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر کہ ہر ایک ماں کے بیٹون کا عصبہ ہوتا ہے مگر فاطمہ کے دونون بیٹون کا کوئی عصبہ نہین ہے مین اون دونون کا ولی اور عصبہ ہون۔

ابو یعلی نے اوپر کی حدیث کی مثل فاطمہ کی حدیث سے روایت کی ہے اور امام بیہقی اس باب مین آپکے اوس قول کی حدیث کو لائے ہین جو حضرت حسن کے حق مین ہے وہ یہ ہے کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ قول جو حضرت علی سے آپنے فرمایا تھا جس وقت کہ حضرت حسن پیدا ہوئے تھے۔ اے علی تمنے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے اور ایسے ہی جبوقت حضرت حسین پیدا ہوئے تھے آپنے حضرت علی سے پوچھا تھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی بیٹیون پر شادی نہین کی جاوے گی۔

شیخین نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے حال مین سنا ہے کہ آپ منبر پر تھے یہ فرماتے تھے کہ بنی ہشام

بن مغیرہ نے اس باب مین اذن چاہا کہ اپنی لڑکی کا نکاح علی بن ابی طالب کے ساتھ کرین مین اون کو اذن نہ دونگا پھر اون کو اذن نہ دون گا پھر اون کو اذن نہ دونگا مگر جب کہ اگر ابن ابی طالب یہ ارادہ کرین کہ میری بیٹی کو طلاق دے دین اور بنی ہشام کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرین میری بیٹی میرا گوشت پارہ ہے جو شے اوس کو ناپسند ہے وہ مجھکو ناپسند ہے اور جو چیز اوس کو ایذا دیتی ہے وہ مجھکو ایذا دیتی ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ بعید نہین ہے کہ یہ امر آپکے خصایص مین سے ہو کہ آپکی بیٹیون پر تزویج منع ہو۔

حارث بن اسامہ نے علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی نے یہ ارادہ کیا کہ ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کرین یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو یہ جایز نہین ہے کہ رسول اللہ کی بیٹی پر عدو اللہ کی بیٹی سے شادی کرے۔

حاکم نے ابو حنظلہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کو مانگا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جو شخص فاطمہؓ کو ایذا دے گا وہ تحقیق مجھکو ایذا دے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور قوی ہے

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اور مخون نے مسور سے روایت کی ہے کہ حسن بن حسن نے مسور کے پاس کسی کو بھیجا اون کی بیٹی کے ساتھ شادی چاہی مسور نے کہا واللہ مجھکو کوئی نسب اور کوئی سبب اور کوئی داماد تم سے زیادہ دوست نہین ہے ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جو شے فاطمہ کو منقبض کرتی ہے وہ شے مجھکو منقبض کرتی ہے اور جو شے فاطمہ کو منبسط کرتی ہے وہ مجھکو منبسط کرتی ہے حال یہ ہی آپکے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہین اگر مین اپنی بیٹی آپکے ساتھ بیاہ دون گا تو یہ امر اون کو منقبض کرے گا وہ بھیجا ہوا مسور کا عذر قبول کرکے چلا گیا۔

باب

ابن عساکر نے حارث کے طریق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص دوزخ مین داخل نہ ہوگا جس نے میرے خاندان مین تزوج کیا یا مین نے اوس کے خاندان مین تزوج کیا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ مین اپنی امت مین سے کسی کا اپنے خاندان مین تزوج نکرون اور مین اپنی امت مین سے کسی کے خاندان مین تزوج نکرون مگر وہ میرے ساتھ جنت مین ہو اللہ تعالی نے مجھکو یہ عطا کیا اور حارث نے اس حدیث کی مثل ابن عمرو کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن راہویہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ام کلثوم کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کی حضرت علی نے ام کلثوم کا بیاہ حضرت عمر کے ساتھ کر دیا حضرت عمر مہاجرین کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کیا تم لوگ ام کلثوم بنت فاطمہ کی تہنیت مجھکو نہ دوگے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نسب اور ہر ایک سبب قیامت کے دن منقطع ہو جاوے گا مگر میرا نسب اور سبب منقطع نہ ہوگا مین نے اس امر کو دوست رکھا کہ قیامت کے دن میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نسب اور سبب رہے۔

ابو یعلی نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسباب اور انساب اور داماد مین منقطع ہو جاوینگی مگر میری دامادی منقطع نہو گی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی انگشتری مبارک کا نقش اور اون کی انگشتری پر نقش کرنا حرام ہے۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اوس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور آپنے فرمایا کہ ہمنے ایک انگوٹھی بنوائی اور اوس پر ہم نے ایک نقش کھووا ہے کوئی شخص وہ نقش انگوٹھی پر نکھووے۔

ابن سعد نے طاؤس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی لی اور اوس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کی نقش نکھووے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین انس سے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ طلب کرو اور اپنی انگوٹھیون مین عربی نقش نہ کرو بخاری رح نے اپنی تاریخ مین کہا ہے (عربی) سے مراد محمد رسول اللہ ہین)

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ خوف کی ساتھ مختص ہین۔

ایک طایفہ کے مذہب مین ہے اون لوگون مین سے امام ابو یوسف صاحب امام ابو حنیفہ رح ہین اللہ تعالی کے اس قول واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ آخر آیت تک مین مسلمانو نمین آپکے ہونے کی قید لگائی گئی ہے اس مین من حیث المعنی یہ حکمت ہے کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسی فضیلت ہے کہ کوئی شے اوس فضیلت کی برابر نہیں ہے اوس فضیلت کی وجہ سے نظم صلوۃ کی تغیر یہان تک احتمال رکھتی ہے کہ انفراد حاصل نہین ہوسکتا اور آپکے سوا جو امام ہین کوئی امام آپکے مقام مین نہین ہے پس جو شخص کہ آپکے سوا ہے جماعت مین اوس کا دوسرے کے ساتھ تبدیل کردینا سہل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہی کہ آپ ہر ایک ایسے گناہ سے جو کبیرہ ہے یا صغیرہ ہے عمداً ہے یا سہواً ہے معصوم ہین۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر سبکی رحمہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ امت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ جو شے تبلیغ رسالت سے تعلق رکہتی ہے انبیا علیہم السلام اوس میں معصوم ہیں کہ خطا نہیں ہوتی اور تبلیغ کے سوا کبایر گناہ اور صغایر گناہ جو ایسے رذیلہ ہیں کہ انبیا کے مرتبہ کو گرا دیں اور انبیا اون صغایر گناہ پر ہمیشہ قایم رہیں اون سے وہ معصوم ہیں ان چارون اقسام پر جمیع علما کا اتفاق ہے (یعنی کبیرہ اور صغیرہ عمداً ہون یا سہواً ہون) اور اون صغایر گناہ میں اختلاف کیا گیا ہے جو انبیا علیہم السلام کا مرتبہ پست نہیں کرتی ہیں معتزلہ اور غیر معتزلہ کے کثیر علما اون صغایر کے جواز کی طرف گئے ہیں اور مذہب مختار مین اسکی مخالفت ہے اس لیئے کہ ہم لوگ انبیا علیہم السلام کی اقتدا کے ساتھ اوس ہر ایک شے میں مامور ہیں جو کہ قول اور فعل کی قسم سے ہے اور اون سے صادر ہوتی ہے انبیا سے وہ فعل کیونکر واقع ہوگا جو سزاوار نہ ہو اور اوس میں اقتدا کے واسطے امر کیا جاوے۔ سبکی رحمہ نے کہا ہے کہ جس نے ایسے صغیرہ کا انبیا علیہم السلام سے صادر ہونا جایز رکہا ہے اوس نے کسی نص سے اور کسی دلیل سے تجویز نہیں کیا ہے یہ اوس آیت سے اخذ کیا ہے جو آگے آچکی ہے وہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ہے۔ سبکی رحمہ نے کہا ہے کہ اس آیت کے ماقبل اور مابعد کے ساتھ میں نے تامل کیا یعنی اوسکو اسطور سے پایا کہ کوئی احتمال نہیں رکھتے ہے مگر ایک وجہ کا وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بغیر اس کے ہے کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہو و لیکن یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی اخروی جو نعمتیں اوس کے بندون پر ہیں وہ جمیع نعمتیں اس آیت میں گہیر لی جاوین جمیع اخروی نعمتیں وہ شے ہیں ایک سلبیہ ہے جو گناہون کی مغفرت ہے اور دوسری ثبوتیہ ہے جسکی انتہی نہیں ہے اللہ تعالی نے اپنے اس قول کے ساتھ اوسکی طرف اشارا کیا ہے ویتم نعمتہ علیک اور دنیا کی جمیع نعمتیں دو شے ہیں ایک نعمت دینیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالی نے اپنے اس قول کے ساتھ اشارا کیا ہے ویہدیک صراطاً مستقیماً ہے اور دوسری نعمت دنیوی ہے

وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وینصرک اللہ نصرا عزیزا اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
قدر عالی کی تعظیم اون نعمتوں کے انواع کے پورا کرنے سے جو آپکو دی گئی ہین اور آپکے غیر کو متفرق
طور پر دی گئی ہین منتظم ہو گئی ہے اسواسطے اس امر کو اوس فتح مبین کی غایت گروانا ہے جس
فتح کو معظم اور مفخم کیا ہے اور اوس کی اسناد اپنی طرف نون عظمت سے (فتحنا) کے ساتھ کی ہے
اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اپنے قول (لک) کے ساتھ خاص کیا ہے یعنی (انا
فتحنا لک فتحا مبینا) سبکی رح نے کہا ہے کہ ان مطالب کے مثل کی طرف ابن عطیہ نے سبقت کی ہے
(یعنی مجھ سے پہلے بیان کئے ہین) فرمایا ہے ابن عطیہ نے کہا ہے کہ اس قول کا معنی سوا اس کے
نہیں ہے کہ اس حکم کے ساتھ آپکی بزرگی ہے اور البتہ ذنوب نہیں ہین پھر ابن عطیہ نے کہا ہے
کہ بر تقدیر جواز گناہ کے کوئی شک اور کوئی ارتیاب نہین ہے آپ سے کوئی گناہ صادر نہین
ہوا اور اس کے خلاف کیونکر خیال کیا جاوے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی ہے۔ لیکن آپکا فعل جو ہے تو صحابہ کرام کا اجماع ہے اسپر
کہ آپکا اتباع اور آپکی پیروی ہر ایک آپکے اوس فعل مین کی جاوے جو فعل آپ کرتے تھے قلیل
ہو یا کثیر ہو۔ صغیر ہو یا کبیر ہو صحابہ کے نزدیک اوس مین کوئی توقف اور کوئی بحث نہین تھی یہانتک
کہ آپ سر اور خلوت مین جو فعل کرتے اصحاب اوس کے معلوم کرنے اور اوسکی اتباع کرنے پر
حرص کرتے تھے آپ سے اصحاب کو اوس کا علم ہوتا یا علم نہ ہوتا اور اصحاب کرام کا جو احوال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا جو شخص اوس مین تامل کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے
وہ اس امر کی حیا کرے گا کہ اوس کے دل مین خلاف اس کے کوئی شے خطرہ کرے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عمرو بن شعیب کے طریق کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے
عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
مین نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ مجھکو اذن دیتے ہین کہ جو بات مین آپ سے سنون اوسکو
لکھ لون آپنے فرمایا بے شک لکھو مین نے پوچھا کیا آپکی خوشنودی اور غضب کی حالت مین

بھی لکھوں آپنے فرمایا بیشک دونوں حالتوں مین لکھو اس لئے کہ یہ سزاوار نہین ہے کہ مین رضا اور غضب کے وقت اور کچھ کہوں مین دونوں حالتون مین حق بات کہتا ہون۔

ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون مگر حق بعض اصحاب نے آپ سے عرض کی کہ آپ ہم سے ظرافت بھی فرماتے ہین آپنے فرمایا ظرافت مین بھی مین کوئی بات نہین کہتا ہون مگر حق بات۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص مین سے یہ ہے کہ فعل مکروہ سے آپ منزہ ہین۔ ابن السبکی نے (جمع الجوامع) مین کہا ہے کہ عصمت کی وجہ سے آپکا فعل غیر محرم ہے اور تنزیہ کی وجہ سے غیر مکروہ ہے اور وہ فعل جو ہمارے حق مین مکروہ ہے اور اوس کو آپ نے کیا ہے وہ بیان جواز کے لئے کیا ہے پس وہ فعل آپکے حق مین تبلیغ رسالت کی وجہ سے واجب ہے یا وہ فعل آپکے واسطے فضیلت ہے کہ اوس فعل پر آپ کو واجب کا یا فاضل کا ثواب دیا جاوے گا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ انبیا کے خصایص مین سے یہ ہے کہ اون پر جنون کا عارض ہونا تجویز نہین کیا جاتا ہے بخلاف اغما کے (یعنی بے ہوش ہوجانے کے) اس لئے کہ جنون عقل کا نقصان ہے اور بے ہوشی ایک مرض ہے۔ اور شیخ ابوحامد رح نے کہا ہے کہ وہ اغما جس کا زمانہ طویل ہو انبیا پر وہ بھی تجویز نہین کیا جاوے گا اور بلقینی نے (حواشی الروضہ) مین اس قول کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔ اور سبکی رح نے اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ وہ اغما جو انبیا علیہم السلام کو حاصل ہو وہ اوس اغما کی مثل نہین ہے جو آدمیون مین سے کسی کو حاصل ہوتا ہے انبیا علیہم السلام کا اغما نہین ہے مگر فقط حواس ظاہر یہ پر بیماریون کا غلبہ اون کے قلب پر نہین ہی سبکی نے کہا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ انبیا علیہم السلام کی آنکھین سوتی ہین انبیا ءکے دل نہین

سوتے ہین جس وقت اون کے قلوب اوس خواب سے محفوظ رکھے گئے اور اون کی عصمت کی گئی جو اغماسے زیادہ خفیف ہے تو اغما سے بطریق اولے محفوظ اور معصوم رہین گے سبکی کا قول ختم ہوگیا یہ قول بالتحقیق نفیس ہے۔ اور زیادہ مشہور یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کا احتلام ممنوع ہے جیسا کہ نووی نے روضہ مین اس کو کہا ہے اسکی دلیل اول کتاب مین آگئی آچکی ہے سبکی نے کہا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر نابینائی بھی جایز نہیں ہے اسلئے کہ نابینائی ایک نقصان ہے اور ہرگز کوئی نبی نابینا نہین ہوا اور وہ قول جو حضرت شعیب علیہ السلام سے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ضریر تھے وہ قول ثابت نہین ہوا ہے لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کے باب مین جو ذکر کیا گیا ہے کہ نابینا تھے اون کی آنکھون پر ایک پردہ آگیا تھا وہ زایل ہوگیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ کہ آپکا رویا وحی ہے اور جو چیز کہ آپنے دیکھی وہ حق ہے۔

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خواب مین یا اپنی بیداری مین دیکھی ہے وہ حق ہے۔

حاکم نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے اس قول کے معنی مین تخریج کی ہے انی رایت احد عشر کو کیا کہا ہے کہ انبیا علیہم السلام کا رویا وحی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ خواب مین آپکی رویت حق ہے۔

شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مجھکو خواب مین دیکھا تحقیق اوس نے مجھکو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت مین متمثل نہین ہو سکتا ہے۔ قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے

کہ خواب مین آپکو دیکھنا صحیح ہے وہ خواب اضغاث احلام نہین ہین اور دوسرے علما نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے حقیقۃً آپکو خواب مین دیکھا اور بعض علما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہین کہ خواب مین آپکی رویت صحیح ہے اور شیطان اس امر سے منع کیا گیا ہے کہ آپکی خلقت کے ساتھ صورت پکڑے تاکہ آپکی زبان سے خواب مین جھوٹ نہ کہے جیسے کہ اوس کو منع ہے کہ بیداری مین آپکی صورت پکڑے یہ امر آپکے اکرام کی وجہ سے ہے اور امام نووی کی شرح مسلم مین یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اوس فعل کے واسطے اوس کو امر فرماتے ہین جو آپکے نزدیک مندوب ہے یا اوس کو منہی عنہ سے ممانعت فرماتے ہین یا اوسکی ہدایت فعل مصلحت کی طرف فرماتے ہین علما مین اس امر مین خلاف نہین ہے کہ اوس شخص کو اوس فعل کے ساتھ جس کے واسطے آپنے امر فرمایا ہے عمل کرنا مستحب ہے۔ اور فتاوے (حناطی) مین یہ ہے کہ اگر کسی انسان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اوس صفت پر دیکھا جو آپ سے نقل کی گئی ہے اور اوس نے آپ سے حکم کا سوال کیا آپنے اوسکو خلاف اوس کے مذہب کے فتویٰ دیا اور وہ فتویٰ نہ مخالف نص ہے اور نہ مخالف اجماع ہے اوس مین دو وجہین ہین اون مین کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ عمل کرے اس لئے کہ وہ قیاس پر مقدم ہے اور ثانی وجہ یہ ہے کہ عمل نہ کرے اس لئے کہ قیاس دلیل ہے اور خواب پر بھروسہ نہین ہے خواب کی وجہ سے دلیل ترک نہین کی جاوے گی اور استاد ابو اسحاق اسفرایینی کی کتاب الجدل مین یہ ہے کہ اگر کسی مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور کسی امر کے واسطے آپنے اوس کو امر فرمایا جس وقت وہ مرد خواب سے بیدار ہو تو کیا آپکے امر کا امتثال اوس پر واجب ہوگا اسمین دو وجہین ہین۔ ایک وجہ مین امتثال منع ہے واوس لئے کہ خواب مین عدم ضبط رائے ہے رویت مین شک نہین ہے اس لئے کہ خبر قبول نہین کی جاتی ہے مگر اوس شخص سے جو ضابط اور مکلف ہے سونے والا شخص اس کے خلاف ہے۔ اور

فتاوی قاضی حسین مین اس کی مثل اوس صورت مین ہے کہ اگر تیسوین رات شعبان کو کسی نے آپکو دیکھا اور آپنے اوس کو خبر دی کہ کل کا دن رمضان سے ہے کیا یہ دیکھنے سے کل کے دن صوم واجب ہوگا اور قاضی شریح کی کتاب (روضة الاحکام) مین ہے کہ اگر کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے اوس سے فرمایا کہ فلان کا فلان کے ذمہ اتنا اتنا مال ہے یا قرض ہے کیا سامع کو یہ واجب ہوگا کہ اس کے ساتھ وہ شہادت دے اس مین دو وجہین ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ درود کی فضیلت آپکے ساتھ مختص ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالی اوس پر دس بار درود بھیجے گا۔

احمد نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک درود بھیجے گا اللہ تعالی اور اوس کے ملائکہ اوس درود کے عوض ستر بار درود بھیجنگے بندہ چاہے اس سے کم کرے یا کثرت کرے۔

حاکم نے ابو طلحہ سے روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوس نے مجھ سے کہا کہ آپکا رب فرماتا ہے کیا یہ امر آپکو راضی نہ کرے گا کہ آپکی امت مین سے کوئی شخص آپ پر درود نہ بھیجے گا مگر مین اوس پر دس بار درود بھیجون گا اور کوئی شخص آپ پر سلام نہ بھیجیگا مگر اوس پر مین دس بار سلام بھیجون گا

طبرانی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجے گا

اللہ تعالیٰ دس بار اوس پر درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔

بزار اور ابو یعلی نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے عوض دس حسنات لکھے گا۔

قاضی اسمعیل نے عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے لئے دس حسنات لکھے گا اور اوسکے دس سیئات مٹا دیگا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔

اصفہانی نے ترغیب میں سعد بن عمیر سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص ایک بار درود صدق دل سے مجھ پر بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا اور اوس درود کے عوض اوس کے لئے دس حسنات لکھے گا۔

احمد اور ابن ماجہ نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھپر درود بھیجے گا جب تک وہ درود پڑھتا رہے گا ملائکہ اوس پر درود بھیجتے رہین گے بندہ اوس کی قلت کرے یا کثرت کرے۔

ترمذی اور ابن حبان نے ابن مسعود سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہون گے جو مجھپر درود بھیجنے مین اکثر ہون گے۔

احمد اور ترمذی نے حسین بن علی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کوئی کرے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اوس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

ترمذی سنے ابوہریرہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ کسی مجلس مین کوئی قوم نہین بیٹھی اور اوس قوم سنے اللہ تعالی کا ذکر اوس مجلس مین نہین کیا اور اپنے نبی پر درود نہین بھیجا مگر اوس قوم کے لوگون پر ظلم ہوگا اللہ تعالی اگر چاہیگا اون کو عذاب دیگا اور اگر چاہیگا اون کی مغفرت کریگا۔

ترمذی اور حاکم سنے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے مین سنے عرض کی یارسول اللہ مین آپ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہون مین اپنا درود آپکے لئے تعداد مین کتنا کرون آپنے فرمایا جتنا تم چاہو آپ سے مین سنے عرض کی ربع حصہ آپنے فرمایا جتنا چاہو اگر تم زیادہ کروگے تمہارے لئے وہ خیر ہے مین سنے عرض کی نصف حصہ آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادتی کروگے وہ تمہارے لئے خیر ہے مین سنے عرض کی دو ثلث حصہ آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادتی کروگے تمہارے لئے وہ خیر ہے مین سنے عرض کی کہ مین کل درود اپنا آپکے واسطے کرون گا آپنے فرمایا اوسوقت تمہارے غم کو کفایت ہوگی اور تمہارے گناہ بخشے جاوینگے۔

قاضی اسمعیل سنے درود شریف کی فضیلت مین یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اوس سنے کہا کہ بندگان خدا مین سے کوئی بندہ نہین ہے جو وہ آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے مگر اللہ تعالی اوس کے عوض اوس پر دس بار درود بھیجتا ہے ایک مرد آپکے پاس آکر کھڑا ہوا اور اوس سنے عرض کی یارسول اللہ مین اپنی نصف دعا آپکے لئے کرتا ہون آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو نصف کر اوس سنے پوچھا کیا دو ثلث اپنی دعا سے آپکے واسطے نذر کرون آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو دو ثلث کر اوس سنے پوچھا کیا اپنی کل دعا آپکے واسطے نذر کرون آپنے فرمایا اوسوقت اللہ تعالی تیرے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کریگا۔

بیہقی سنے شعب الایمان مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اوس شخص کی ناک رگڑی جاوے

جس کے پاس آپکا ذکر کیا گیا اور اوس نے آپ پر درود نہین بھیجا۔

قاضی اسمعیل نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانون کو یہ بخل کافی ہے کہ کوئی قوم میرا ذکر کرے اور وہ لوگ مجھپر درود نہ بھیجین۔

اور بھی قاضی اسمعیل نے جعفر بن محمد سے جعفر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کسی نے کیا اور اوس نے مجھپر درود نہین بھیجا اوس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

قاضی اسمعیل نے اور اصفہانی نے (ترغیب) مین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھپر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود تمہارے واسطے زکوۃ ہے (یعنی گناہون سے تم کو درود پاک کرے گا)

اصفہانی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھپر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا مجھپر درود بھیجنا تمہارے واسطے کفارہ ذنوب ہے۔

اصفہانی نے خالد بن طہمان سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجے گا اوس کی ایکسو حاجتین روا کی جاوینگی۔

قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے (شعب الایمان) مین ابوسعید سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کسی قوم کے لوگ نہین ہین جو وہ بیٹھتے ہین اور پھر وہ اوٹھتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجتے ہین مگر قیامت کے دن اون پر حسرت ہوگی اور اگر وہ لوگ جنت مین داخل ہون گے البتہ ثواب نہ دیکھین گے۔

اصفہانی نے (ترغیب) انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن قیامت کے ہولون اور قیامت کے جگہون سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو کہ دار دنیا مین تم لوگون سے زیادہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا اللہ تعالی اوس کے اور ملائکہ میں درود کی کفایت تھی اللہ تعالی اور ملائکہ مجھپر

درود بھیجتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنون کو درود کے ساتھ اس لئے مخصوص کیا ہے کہ درود بھیجنے سے اون کو ثواب عطا فرماوے۔

اصفہانی نے حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جانون کی جانون سے افضل ہے یا آپنے یہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کے راستہ مین تلوار مارنے سے افضل ہے۔

بزار اور اصفہانی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو شتر سوار کے قدح کی مثل نہ کرو اس لئے کہ شتر سوار اپنے قدح کو بھر لیتا ہے اور اوس کو رکھہ دیتا ہے اگر پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پی لیتا ہے یا وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے ورنہ اوس کو بہا دیتا ہے۔ ولیکن تم لوگ مجھکو اول دعا اور اوسط دعا اور آخر دعا مین یاد کرو۔

اصفہانی نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دعا نہین ہے مگر اوس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے یہان تک کہ دعا مانگنے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی آل پر درود بھیجتا ہے جسوقت وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا آسمانمین داخل ہو جاتی ہے اور اگر اوس نے آپ پر اور آپکی آل پر درود نہین بھیجا تو وہ دعا پلٹ آتی ہے۔

ترمذی نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھیری رہتی ہے اوس دعا مین سے کچھ بھی اوپر کو نہین چڑہتی یہان تک کہ تم اپنے نبی پر درود بھیجو تب وہ دعا اوپر کو چڑہتی ہے۔

قاضی اسمعیل نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی دعا نہین ہے جس کے قبل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجا جاتا ہے مگر وہ دعا آسمان اور زمین کے

درمیان معلق رہتی ہے ۔

طبرانی نے جید سند سے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت اوٹھتا ہے اور مجھپر دس بار درود بھیجتا ہی اور جس وقت اوس کو شام ہوتی ہے وہ دس بار درود بھیجتا ہے قیامت کے دن میری شفاعت اوس کو پا دے گی ۔

بیہقی نے (شعب) مین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین تم لوگ مجھپر درود کثرت سے بھیجو جو شخص ایسا کرے گا اوس کے لئے مین قیامت کے دن گواہ ہون گا یا یہ فرمایا کہ قیامت کے دن مین اوسکی شفاعت کرون گا ۔

طبرانی نے سلہ عبد الرحمن بن سمرہ سے حدیث رویا مین روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنی امت کے ایک مرد کو صراط پر دیکھا کہ وہ اسطور سے لرز رہا تھا جیسے درخت خرما کی شاخ لرزتی ہے اوس کے پاس وہ درود آیا جس کو اوس نے مجھپر بھیجا تھا اوس کا لرزہ ٹھہر گیا ۔

دیلمی نے انس سے مرفوعاً روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص کثرت سے مجھپر درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ مین ہوگا ۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک جمعہ کے دن تم لوگ مجھپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ ہر ایک جمعہ کے دن میری امت کا درود جو مجھپر بھیجتے ہین میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو شخص میری امت کا صلوۃ مین اکثر ہوگا یعنی اوس نے مجھپر درود کثرت سے بھیجی ہوگی وہ مرتبہ مین مجھسے زیادہ قریب رہے گا ۔

ابو عبد اللہ نمیری نے درود کی فضیلت مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہا کہ

سلہ اس مین پیچ ہے ۱۲

عرش کی جگہون مین سے ایک فراخ جگہہ مین اللہ تعالی کی طرف سے آدم علیہ السلام کیواسطے
ایک موقف ہوگا اون کے جسم پر دو سبز کپڑے ہون گے گویا وہ کھجور کے ایک لمبے درخت
معلوم ہوتے ہون گے وہ اوس شخص کو دیکھتے ہون گے جو اون کی اولاد مین سے ہوگا اوسکو
جنت کو کوئی لیجاتا ہوگا اور اوس شخص کو دیکھتے ہون گے جو اون کی اولاد مین سے ہوگا اوس کو
دوزخ کی طرف کوئی لیجاتا ہوگا اوس درمیان کہ آدم علیہ السلام اس حالت پر ہون گے یکایک
ایک مرد کو دیکھین گے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے ہوگا اور اوس کو دوزخ کی
طرف کوئی لے جاتا ہوگا آدم علیہ السلام پکارین گے اے احمد اے احمد آپ جواب دین گے
لبیک یا ابو البشر آدم علیہ السلام کہین گے کہ یہ مرد آپکی امت مین کا ہے اس کو دوزخ کی طرف
لئے جاتا ہے مین اپنی کمر باندہون گا اور ملائکہ کے پیچھے سرعت سے جاؤن گا اور کہون گا ای
میرے رب کے بھیجے ہو تم ٹھہر جاؤ وہ جواب دین گے کہ ہم سخت بات کہنے والے اور
سختی کرنے والے ہین ہم وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالی نے ہمکو جو کہا ہے ہم اوس کی نافرمانی نہین
کرتے ہین اور جس کام کے واسطے ہم کو امر کیا جاتا ہے ہم وہ کام کرتے ہین جسوقت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مایوس ہو جاوین گے آپ اپنی ریش مبارک بائین ہاتھ سے پکڑین گے اور آپ
اپنا منہ عرش کی طرف لاوین گے اور عرض کرین گے اے میرے رب تونے تحقیق مجھ سے
یہ وعدہ کیا ہے کہ تو میری امت کے معاملہ مین مجھکو رسوا اور خوار نہ کرے گا عرش کے پاس سے
ندا آوے گی کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندہ کو مقام کی طرف
پھیر دو مین اپنی کمر سے کاغذ کا ایک ایسا ٹکڑا نکالون گا کہ وہ روشن چمکتا ہوا انگلی کے سرے
کی برابر ہوگا مین اوس کو میزان کے دہنے پلہ مین ڈالدون گا اور مین بسم اللہ کہون گا پس حسنات
سیئات سے بھاری ہو جاوین گے یہ ندا کی جاویگی سعد وسعد جدہ و ثقلت موازینہ ہکو جنت کی طرف
لے جاؤ وہ بندہ اون فرشتون سے کہے گا کہ اے میرے خدا کے بھیجے ہوؤ اتنا ٹھہر جاؤ کہ مین
اس بندہ سے اپنے رب کے نزدیک کریم ہے پوچھ لون وہ بندہ کہے گا کہ میرے ماں باپ

آپ پر قربان ہون آپکا چہرۂ مبارک کسقدر اچھا ہے اور آپکا خلق کسقدر اچھا ہے آپ کون ہین آپنے میری لغزش کو عفو کیا اور آپنے میرے عبرت پر یا میرے آنسوؤن پر رحم کیا آپ فرماوینگے کہ مین تیرا نبی محمد ہون اور یہ تیرا وہ درود ہے کہ تو مجھپر بھیجا کرتا تھا تو جتنا حاجتمند درود کی طرف تھا درود نے تجھکو پالیا۔

اصفہانی نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جسوقت تم لوگون مین کا کوئی شخص اپنے وضو سے فارغ ہو اوس کو چاہیے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ کہے پھر وہ مجھپر درود بھیجے جسوقت وہ یہ کہے گا تو اوس کے لئے رحمت کے دروازے کھولدئے جاوینگے۔

اصفہانی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر درود کتاب مین پڑھیگا جب تک میرا نام اوس کتاب مین رہیگا ملایک ہمیشہ اوس کے لئے استغفار پڑھتے رہینگے اور اصفہانی نے یہی حدیث کی روایت ابن عباس سے بھی اس لفظ سے کی ہے کہ اوس کے لئے وہ درود ہمیشہ جاری رہیگا اور بھی اصفہانی نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسی کیا تم اس بات کو دوست رکھتے ہو کہ قیامت کے دن تم کو تشنگی نہ ہو حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی بیشک اللہ تعالی نے اون سے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

۵۷ ابن ابی الحسن المیمونی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ابو علی الحسن بن علیمہ کو اون کے مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اون کے ہاتھون کی انگلیون پر کچھ شے سنہرے رنگ سے لکھی ہوئی تھی مین نے اون سے اوسکو پوچھا انھون نے مجھ سے کہا اے میرے پیارے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مین مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا تھا اوس لکھنے کے سبب میری ہاتھون کی اونگلیون پر سونے سے لکھا گیا ہے۔

لہ اصل کتاب مین ہے ... صحیح ہے ۱۲

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپکے واسطے رحمت کی دعا مانگی جاوے اس سے آپکا منصب شریف جلیل ہے ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ کسی کو یہ جایز نہین ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جاوے وہ رحمت اللہ کہی اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (من صلی علی) فرمایا ہے (من ترحم علی اور من دعالی) نہین فرمایا ہے اگرچہ صلوۃ کا معنی رحمت ہے ولیکن تعظیم کی وجہ سے آپ اس لفظ کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہین جو لفظ کہ آپنے فرمایا ہے اوس سے غیر لفظ کی طرف عدول نکیا جاوے (یعنی صلی اللہ علیہ کی جگہہ رحمتہ اللہ علیہ نہ کہی) اور اس کی تائید اللہ تعالی کا یہ قول کرتا ہے لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً قول ابن عبدالبر کا یہان تک تھا۔

ابن حجر نے بخاری کی شرح مین کہا ہے اور وہ اچھی بحث ہے۔ اور اوسکی مثل قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکیہ سے ہین اور صیدلانی نے جو شافعیہ سے ہین ذکر کیا ہے۔

پس ابوالقاسم الانصاری شارح ارشاد نے کہا ہے کہ لفظ رحمت صلوۃ کی طرف مضاف کرکے کہنا جایز ہے اور مفرد لفظ رحمت کہنا جایز نہین ہے اور حنفیہ کی کتب مین سے ذخیرہ مین امام محمد رح سے روایت ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک ایہام نقص کی وجہ سے یہ لفظ کراہت رکھتا ہے اس لئے کہ رحمت اکثر نہین ہوتی ہے مگر اوس فعل کے واسطے جسپر ملامت کیجاتی ہے (پس آپکے غیر کے واسطے رحمتہ اللہ کہنا چاہیئے اور آپکے واسطے صلی اللہ علیہ کہنا چاہیئے)

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس شخص پر آپ چاہین لفظ صلوۃ کے ساتھ صلوۃ بھیجین اور آپکے سوا کسی کو یہ جایز نہین ہے کہ کسی پر درود بھیجے مگر نبی پر یا فرشتہ پر۔

شیخین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت آپکے پاس

کوئی قوم اپنے صدقے لاتی تھی آپ فرماتے تھے اللھم صل علیھم آپکے پاس میرا باپ اپنا صدقہ لایا آپنے فرمایا اللھم صل علی آل ابی اوفی۔

ابن سعد اور قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میری عورت نے آپ سے پکار کے کہا یا رسول اللہ آپ مجھپر اور میرے زوج پر درود بھیجئے آپنے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک۔

قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی پر درود بھیجنا صلاحیت نہین رکھتا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر و لیکن مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے واسطے استغفار کے ساتھ دعا کی جاوے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین ہمارے اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ غیر انبیاء پر صلوۃ ابتداً[1] مکروہ ہے اور کہا گیا ہے کہ حرام ہے اور جوینی نے کہا ہے کہ سلام صلوۃ کے معنی مین ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے اون دونون لفظون کو ایک دوسرے کا قرین کیا ہے (جیسے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہے) غیر انبیا کے غایب شخص پر سلام نہ بھیجا جاوے (یعنی غیر کو علیہ السلام نہ کہا جاوے) اور برسبیل خطاب لفظ سلام کے ساتھ کوئی باک نہین ہے کہ جو مومنین زندہ ہین اور جو مرگئے ہین خطاب کرکے اون پر سلام بھیجا جاوے (جیسے السلام علیک) ہے

[1] یعنی پہلے غیر نبی پر صلوۃ بھیجنا مکروہ ہے ... بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... [illegible]

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ احکام مین سے جس حکم کے ساتھ جس شخص کو چاہین آپ خاص کرین۔

ابو داؤد اور نسائی نے عمارہ بن خزیمۃ الانصاری کے طریق سے عمارہ کے چچا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد اعرابی سے ایک گھوڑا خرید کیا اور آپنے اوس کو اپنے پیچھے کر لیا تاکہ اوس کے گھوڑے کی قیمت اوس کو ادا کردین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے چلنے مین سرعت کی اور اعرابی نے دیر کی آہستہ چلا مردون نے اعرابی کے آگے سے آنا شروع کیا اور وہ اوس گھوڑے کا مول کرنے لگے اور وہ نہین جانتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا مول لے لیا ہے یہان تک کہ بعض نے اوس مول پر جس کے عوض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا خرید کیا تھا اعرابی کو گھوڑے کا مول زیادہ کر دیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا اور کہا کہ اگر آپ اس گھوڑے کو مول لیتے ہین آپ مول لے لین یا مین اس کو بیچ ڈالون جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی کے پکارنے کو سنا آپ کہڑے ہو گئے یہان تک کہ اعرابی آپکے پاس آپہونچا آپنے اوس سے فرمایا کیا مینے تجہہ سے اس گھوڑے کو مول نہین لے لیا اعرابی نے کہا واللہ مینے ہرگز آپ کو گھوڑا بیع نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک مینے تجہہ سے گھوڑا خرید کر لیا ہے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اعرابی کو گہیرتے تھے اور آپ اور اعرابی دونون انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ گواہ لائیے وہ یہ گواہی دے کہ مین نے یہ گھوڑا آپکو بیچ ڈالا مسلمانون مین سے جو شخص آیا اوس نے اعرابی سے کہا تجہکو ہلاکت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فرماتے ہین مگر حق۔ یہان تک کہ خزیمہ آئے اور اونھون نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا للہ فرماتے ہین اور اعرابی انا للہ کہہ رہا ہے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کوئی ایسا گواہ لائیے وہ یہ گواہی دے کہ مین نے آپکو یہ گھوڑا بیچ ڈالا ہے خزیمہ نے سن کر کہا کہ مین یہ شہادت دیتا ہون کہ تو نے اس گھوڑے کو بیچ ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے پوچھا کہ تم کس دلیل کے ساتھ گواہی دیتے ہو کہا یا رسول اللہ آپکی تصدیق کی دلیل سے گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی تنہا شہادت دو مردون کی شہادت ٹہیرائی۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین نعمان بن بشیر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا اعرابی نے بیچ کی نفی کی خزیمہ بن ثابت آئے اور کہا اے اعرابی مین تجھپر یہ گواہی دیتا ہون کہ تو نے اس کو بیچ ڈالا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے خزیمہ ہمنے معاملے کے وقت تمکو گواہ نہین بنایا تم کیونکر شہادت دیتے ہو خزیمہ نے عرض کی کہ آسمان کی خبر جو آپ دیتے ہین اوس پر مین آپکی تصدیق کرتا ہون کیا اس اعرابی پر مین آپکی تصدیق نہ کرون گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی تنہا شہادت کو دو مردون کی شہادت کے مقابلہ مین قرار دیا اسلام مین کوئی مرد نہ تھا جسکی شہادت دو مردونکی شہادت کی برابر جائز ہوتی غیر خزیمہ بن ثابت کی شہادت کے ۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین خزیمہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے واسطے یا جس شخص پر خزیمہ نے شہادت دی خزیمہ اوس کے لئے کافی ہین ۔

شیخین نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگون مین خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ جو شخص ہماری نماز پڑہے گا اور ہماری قربانی کریگا اوس نے قربانی کی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ قربانی نہ ہو گی گوشت کی بکری ہو گی یہ سنکر ابوبردہ بن دینار کہڑے ہو گئے اور عرض کی یارسول اللہ قبل اس کے کہ نماز کو نکلون سے مین نکلون مین نے قربانی کی ہے مین نے یہ پہچانا کہ آجکا دن کھانے پینے کا دن ہے مینے عجلت کی اور مین نے کھانا کھایا اور اپنے اہل اور اپنے پڑوسیون کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کی بکری ہے ابوبردہ نے عرض کی کہ میرے پاس بہیڑ کا دو سالہ ایک بچہ ماوہ ہے جو گوشت کی دو بکریون سے اچھا ہے کیا وہ بہیڑ کا بچہ میری طرف سے قربانی کے لیے کافی ہو گا آپنے فرمایا بیشک اور تمہارے بعد کسی کے طرف سے قربانی کے لیے ایسی بہیڑ ہرگز ہرگز کافی نہ ہو گی ۔

مسلم نے ام عطیہ سے روایت کی ہے کہا ہے جب کہ یہ آیت یبایعنک ان لا یشرکن باللہ

شیئاً ولا یعصینک فی المعروف تک نازل ہوئی کہا کہ اس سے عام لوگ توجہ کرنے لگے مین نے عرض کی یا رسول اللہ مگر آل فلان اس حکم سے مستثنے کر دیے جاوین اس لیئے کہ اون لوگون نے جاہلیت کے زمانہ مین میری مدد کی تھی اس سبب سے مجھکو یہ لابد ہے کہ مین اون کی مدد کرون آپ نے فرمایا (الا آل فلان) امام نووی نے کہا ہے کہ ام عطیہ کو آل فلان کے باب مین خاصتہً رخصت دیگئی یہ قول محمول ہے شارع علیہ السلام کے واسطے یہ جائز ہے کہ عموم مین سے جس شئے کو چاہے خاص کر دے

ابن سعد اور حاکم نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے عمرہ نے سہلہ حذیفہ کی بی بی سے روایت کی ہے سہلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کا ذکر کیا کہ ابی حذیفہ کا وہ غلام ہے اور میرے پاس وہ داخل ہوا کرتا ہے آپ نے اون کو امر فرمایا کہ تم اپنا دودھ اوس کو پلا دو اس کے بعد کہ وہ جنگ بدر مین حاضر ہوا تھا اور بڑی عمر والا ہو گیا تھا سہلہ نے اپنا دودھ اوس کو پلا دیا۔

شیخین نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج نے اس بات سے انکار کیا کہ اس طور سے دودھ پلانے سے اون کے پاس کوئی شخص داخل ہو اور تمام ازواج مطہرات نے کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سالم کیواسطے خاصتہً رخصت تھا۔ اور حدیث کے ایک لفظ مین یہ ہے کہ یہ امر سہلہ بنت سہیل کے واسطے خاصتہً تھا۔ اور حاکم نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سالم کیواسطے رخصت تھی۔

ابن سعد نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم تین دن سوگ کے کپڑے پہنو پھر تم جو چاہو وہ کرو

ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے قبل اس کے کہ اون پر صدقہ نکالنا حلال ہو اوس کی تعجیل کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس باب مین اون کو رخصت دے دی۔

ابن سعد نے حکم بن عیینہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

عباس سے دو سال کے صدقے کے واسطے مجلت فرمائی۔

سعید بن منصور نے ابو النعمان الازدی سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کا ایک سورۂ قرآن پر بیاہ کر دیا اور فرمایا کہ کسی کے واسطے تیرے بعد سورۂ قرآن مہر نہ ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اس میں وہ شخص راوی ہے جس کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ اور ابو داؤد نے مکحول سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے اور ابن عوانہ نے لیث بن سعد سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے جعفر بن محمد سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام ایمن جبوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھیں وہ (سلام لاعلیکم) کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ایمن کو یہ رخصت دی کہ وہ (السلام) کہیں۔ اور ابن سعد نے دوسری وجہ سے یہ روایت کی ہے کہ ام ایمن دشواری سے تلفظ کرتی تھیں۔

ابن سعد نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ کے درمیان گفتگو واقع ہوئی حضرت طلحہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا جیسی جرأت آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کی ہے مجھ میں وہ جرأت نہیں ہے کہ آپ کے نام پر آپ نے نام رکھا ہے اور آپکی کنیت پر آپنے کنیت رکھی ہے حال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے کہ آپکی امت میں سے آپکے بعد کوئی شخص آپکا نام اور آپکی کنیت دونوں جمع کرے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قریش کے ایک گروہ کو بلایا اونھوں نے کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت خاص طور سے عطا کی ہے اور میری امت میں سے اوس کے بعد کسی کو حلال نہ ہوگا کہ میرا نام اور میری کنیت کو وہ جمع کرے۔

ابن سعد نے منذر الثوری کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رخصت تھی۔ حضرت علی نے عرض کی تھی یا رسول اللہ

اگر آپکے بعد میرا کوئی لڑکا پیدا ہوگا تو مین آپکے نام پر اوس کا نام رکھون گا اور آپکی کنیت کے ساتھ اوسکی کنیت کرون گا۔ آپنے فرمایا بہتر۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جس شخص کے درمیان آپ چاہتے مواخات کرتے تھے۔ اور اون کے درمیان توارث ثابت کرتے تھے یہ امر آپکے سوا کسی کو جایز نہین ہے۔

ابن جریر نے علی بن زید سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (والذین عقدت ایمانکم) مین روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کو مواخات کی گرہ لگائی تھی جسوقت کوئی ایسا رحم نہین آتا جو اون کے درمیان حایل ہوتا اون کا حصہ لوگ دیتے تھے۔ کہا ہے کہ وہ آج کے دن نہ ہوگا سوا اس کے نہین ہے کہ ایک گروہ تھا جن کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواخات کراوی تھی اور یہ مواخات منقطع ہوگئی اور یہ امر کسی کے لیئے جایز نہ ہوگا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے کہ آپنے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرائی تھی اور آجکے دن کسی کے درمیان مواخات نہین کیجاوے گی۔

باب

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جو شخص مسجد نبوی مین نماز پڑھے تو آپکی محراب اوس کے حق مین کعبہ کی مثل ہے کسی حال مین اوس سے عدول اجتہاد کے ساتھ جایز نہین ہے۔ اور ایسیہی اور تمام وہ جگہین ہین جہان کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ اس باب مین راست اور چپ مین اجتہاد جایز نہ ہوگا بخلاف تمام شہرون کے کہ اون مین راست اور چپ مین اجتہاد جایز ہوگا یہ قول اصح وجوہ پر ہے۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جس کے ساتھ آپکی اولاد اور آپکی ازواج اور آپکے اہلبیت اور آپکے اصحاب اور آپکے قبیلہ کو آپکی وجہ سے شرف دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین۔

حاکم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے گہر مین آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت نازل ہوئی ہے آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور اون کے دونون بیٹون کے پاس کسی کو بہیجکر بلایا اور یہ فرمایا کہ یہ لوگ میرے اہلبیت ہین۔

حاکم نے حذیفہ سے مرفوعًا روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے یہ اذن چاہا کہ مجہکو سلام کرے اور اوس نے مجہکو یہ بشارت دی کہ فاطمہ اہل جنت کی بی بیون کی سیدہ ہین۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب وقت قیامت کا ہوگا منادی کرنے والا حجابون کے اوس طرف سے ندا کرے گا اے اہل جمع تم لوگ اپنی آنکہون کو چہپا لو تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گذر جاوین آپ ایسے حال مین گزرینگے کہ دو سبز چادرین اوڑہے ہونگی۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے غضب کرنے سے غضب کرتا ہے۔ اور تمہاری رضا سے اللہ تعالیٰ رضامند ہوتا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید الخدری سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ اہل جنت کی بی بیون کی سردار ہین مگر مریم بنت عمران اون سے مستثنیٰ ہین۔

حاکم نے حضرت عایشہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اونہون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض مین حضرت فاطمہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہ ہو گی کہ تم نساء عالمین کی اور نساء مومنین اور اس امت کی نسار کی سیدہ ہو۔

ابن سعد نے سلہ براء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم پر نماز پڑہی اور فرمایا کہ ان کی دودہ پلانے والی ہے انکی رضاعت کو جنت مین پورا کریگی اور ابراہیم صدیق ہین۔

ابن سعد نے سلہ براء سے براء نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ ابراہیم کی جنت مین دودہ پلانے والی ہے اون کی جتنی رضاعت باقی رہگئی ہے اوس کو جنت مین پورا کرین گے اور آپنے فرمایا کہ ابراہیم صدیق اور شہید ہین۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم ابن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی آپنے اون پر نماز پڑہی اور فرمایا کہ جنت مین انکی دودہ پلانے والی ہے اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے اور اون کے ماموں قبطی لوگ ضرور عتیق ہوجاتے اور کوئی قبطی غلام نہ ہوتا۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو ضرور صدیق اور نبی ہوتے۔

حاکم نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے جوانون کے سردار ہین مگر دو خالہ زاد بہائیون کے سردار نہیں ہین۔ اور حاکم نے اس کی مثل ابن مسعود سے روایت کی ہے۔

حاکم نے حذیفہ سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین۔

حارث بن ابی اسامہ نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کشتی لڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے اے حسن جلدی کرو حضرت فاطمہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حسن کی اعانت کرتے ہین گویا حسن آپکو حسین سے

زیادہ دوست ہین آپنے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حسین کی اعانت کرتے ہین اور مین اس امرکو دوست رکھتا ہون کہ مین حسن کی اعانت کرون یہ حدیث مرسل ہے۔

ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس دو تعویذ تھے اون تعویذون مین حضرت جبریل علیہ السلام کے بازون کے چھوٹے پرون مین کر رکھے۔

احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل النسا اہل جنت حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم ہین۔

حاکم نے انس سے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے انس نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نسا عالمین سے چار عورتین بزرگی مین تجھکو کافی ہین حضرت مریم اور حضرت آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب مین نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا ہے کہ تم لوگون مین جو قایل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو اوس کے قول پر ثابت رکھے اور جو گمراہ ہے اوس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے جو جاہل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو عالم کرے اور یہ دعا کی ہے کہ تم کو سخی اور شجیع اور رحم والا کرے اگر کسی مرد نے رکن اور مقام کے درمیان دونون قدم برابر رکھے اور اوس نے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور وہ ایسے حال مین اللہ تعالیٰ سے ملا کہ اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھتا ہوگا وہ دوزخ مین داخل ہوگا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہلبیت سے کوئی شخص بغض نہ رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اوس کو دوزخ مین داخل کرے گا۔

ابو یعلی اور بزار اور حاکم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ میرے اہل بیت کی مثل تم لوگون مین سفینہ نوح علیہ السلام کی مثل ہے جو شخص سفینہ مین سوار ہوا اوس نے نجات پائی اور جو اوس سے رہگیا وہ غرق ہوگیا۔ (یعنی مسلمانون کو نجات کے لیئے اہلبیت کا توسل چاہیے)

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو حسن حدیث کہا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ارقم سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم لوگون مین ثقلین کو چھوڑنے والا ہون وہ ثقلین کتاب اللہ اور میری اہلبیت ہین۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے اہل زمین کے واسطے غرق ہونے سے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کیواسطے اختلاف سے امان ہین جسوقت میرے اہلبیت سے کوئی قبیلہ خلاف کرے گا وہ مختلف ہوجاے گا وہ لوگ شیطان کا گروہ ہوجاوین گے۔ اور اس حدیث کی روایت ابویعلی اور ابن ابی شیبہ نے سلمہ بن الاکوع کی حدیث سے کی ہے۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے باب مین مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اون مین سے جو لوگ توحید کے ساتھ اور میری رسالت کے پہونچانے کا اقرار کرینگے اللہ تعالی اون کو عذاب نہ دیگا۔

حاکم نے جابر سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ سید الشہدا حضرت حمزہ ہین۔

حاکم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے جوانون کے سردار ابوسفیان بن الحارث ہین حارث عبد المطلب کے فرزند ہین اور ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین۔

طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہرایک مرد اپنی جگہہ سے اپنے بھائی کے واسطے کھڑا ہوتا ہے مگر بنی ہاشم کسی کے واسطے

نہین کہڑے ہوتے ہین۔

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی شخص اپنی جگہہ سے ہرگز ہرگز نہ کہڑا ہو مگر حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما یا اون کی ذریت کے واسطے کہڑا ہو۔

ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو گالی نہ دو قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر تم مین سے کوئی مثل احد کے سونا خرچ کرے گا اون مین سے کسی کی فضیلت کو نہ پاوے گا۔ اور نہ اوس کی نصف فضیلت کو پاوے گا۔

طیالسی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مرد کے پاس احد کی مثل سونا ہو اور وہ اوس سونے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ مین خرچ کرے اور محتاجون اور مساکین اور یتیمون مین خرچ کرے تاکہ میرے اصحاب مین سے کسی کی فضیلت اوتنی پاوے کہ ون کی ایک ساعت کی مقدار مین ہو وہ کبہی اوس کو نپاویگا۔

ابن ابوعمر نے اپنی (مسند) مین انس سے نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میرے اصحاب کی مثل میری امت مین ستارون کی مثل ہے کہ ستارون سے آدمیون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے اور جسوقت ستارے غایب ہوجاتے ہین تو آدمی متحیر ہوجاتے ہین (یعنی راستہ بہول جاتے ہین)

عبد بن حمید نے اپنی (مسند) مین ابن عمر سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کی مثل ستارون کی مثل ہے جن سے آدمیون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے جس کسی صحابی کے قول کے ساتھ تم لوگ عمل کروگے تم ہدایت پاؤگے۔

ابویعلی اور بزار نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کی مثل نمک کی مثل ہے کہانا درست نہین ہوتا مگر نمک کے ساتھ۔

ابن منیع نے اور طبرانی نے (اوسط) مین حذیفہ سے حذیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میرے بعد میرے اصحاب سے لغزش ہوگی اوس لغزش کو اللہ تعالےٰ اون کے سابقہ اعمال کے سبب جو میرے ساتھ اونھون نے کئے ہون گے بخش دیگا۔ اوس لغزش کے ساتھ ایک قوم میرے بعد عمل کرے گی اللہ تعالیٰ اوس قوم کے لوگون کو ناک کے بل اوندھا دوزخ مین ڈالے گا۔

ابن منیع نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصہار اور انصار کو تم لوگ چھوڑ دو پر انکھو جو شخص میرے اصہار اور اصحاب مین مجھکو محفوظ رکھیگا اوس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حافظ ہوگا اور جو شخص میرے اصہار اور اصحاب مین مجھکو محفوظ نہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اوس کو چھوڑ دے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا قریب ہے کہ اوس کو پکڑے (یعنی گرفتار عذاب دوزخ کرے)

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہین ہے مگر اوس کی نظیر میری امت مین ہے ابوبکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظیر ہین اور عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر ہین اور عثمان حضرت ہارون علیہ السلام کی نظیر ہین اور علی میری نظیر ہین۔ اور جس کو یہ امر مسرور کرے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے وہ ابوذر کو دیکھے۔

ابن عساکر نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مین سے جو کوئی کسی شہر مین مرے گا وہ اوس شہر کے لوگون کا قاید اور اونکا امام ہدا اون کا نور قیامت کے دن ہوگا۔

ابن عساکر نے اور بھی حضرت علی سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مین سے کوئی شخص کسی شہر مین نہ مرے گا مگر اوس شہر والون کے واسطے نور ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوس کو اوس شہر والون کا سردار کرکے اوٹھا دے گا۔

دارقطنی نے اپنی (سنن) مین حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابلی بدر پر چھے

تکبیرین کہتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحاب پانچ تکبیرین کہتے تھے اور باقی آدمی چار تکبیرین کہتے تھے (نماز جنازہ میں)

حسن بن سفیان نے ابو الزاہریہ کے طریق سے حلیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کو وہ شے عطا کی گئی تھی اور آدمیوں کو عطا نہیں کی گئی۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خصائص) مین سے یہ ہے کہ آپکے کل صحابہ عادل ہین اس پر اون علما کا اجماع ہے جن پر اعتبار کیا جاتا ہے اون مین سے کسی ایک کی عدالت سے بحث نہین کی جاوے گی جیسے کہ راویان احادیث کی عدالت سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے (خیر الناس قرنی)

اور آپکے خصائص مین سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو شخص ایک لحظہ مجتمع ہوا اوس کے لئے صحبت ثابت کی جاتی ہے بخلاف تابعی کے صحابی کے ساتھ تابعی کو واسطے تابعی ہونے کا اسم ثابت ہوگا۔ مگر طول اجتماع سے صحابی کے ساتھ یہ اصح قول پر اہل اصول کے نزدیک ہے آپکی صحبت اور صحابی کی صحبت مین فرق عظمت منصب نبوت اور نور نبوت کا ہے آپکی یہ شان تھی کہ وہ اعرابی جو احمق ہوتا بمجرد آپکی نگاہ مبارک پڑہنے کے حکمت کے ساتھ ناطق ہو جاتا تھا۔

اور آپکے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپکی حدیث شریف کے جو لوگ حامل ہین اون کے چہرے ہمیشہ تروتازہ رہتے ہین۔ بعض علما نے کہا ہے اہل حدیث مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر اوس کے چہرہ مین تازگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول شریف کی وجہ سے ہے۔

(نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاہا فاداہا الی من لم یسمعہا) یعنی اللہ تعالی اوس مرد کے چہرہ کو تروتازہ رکہے جس نے میری قول کو سنا اور اوس کو محفوظ رکہا پھر وہ قول اوس شخص کی طرف اوس نے ادا کر دیا جس نے اوس کو نہین سنا تھا۔ اور علمائے حدیث حفاظ اور امراء المومنین کے لقب کے ساتھ مختص ہوئے ہین۔ خطیب نے کہا ہے کہ حافظ وہ لقب ہے جس کے ساتھ اہل حدیث تمام علما کے درمیان مختص ہوئے ہین۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا مانگی (اللهم ارحم خلفائی) اے میرے اللہ تعالیٰ تو میرے خلیفون پر رحم کر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپکے خلیفے کون لوگ ہین آپنے فرمایا میرے خلیفے وہ لوگ ہون گے جو میرے بعد آوینگے اور میری حدیث اور میری سنت کو روایت کرینگے اور میری حدیث اور میری سنت آدمیون کو سکھائینگے۔

اون معجزات اور خصائص کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت واقع ہوئے ہین۔ یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وفات کی خبر دی ہے۔

احمد اور ابو یعلی اور طبرانی نے صحیح سند سے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ یہ زعم کرتے ہو کہ تم لوگون کے بیچ مین آخر وفات پاؤنگا۔ تم لوگ سن لو مین تم لوگون سے وفات مین اول ہون اور تم میرے پیچھے وفات پاؤگے پھر آپنے ندا کی کہ بعض تمہارا بعض کو ہلاک کرے گا۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے ہر مہینہ مین دس دن اعتکاف فرماتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس مین آپنے وفات پائی آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان شریف کے ہر مہینہ مین آپ کے سامنے قرآن شریف پڑھتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس مین وفات پائی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے روبرو دو بار قرآن شریف پڑھا۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے اونھون نے حضرت فاطمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے راز مین باتین کین اور یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال ایک بار قرآن شریف مجھکو سناتے تھے اور اس سال مین دو بار مجھکو سنایا ہے اور مین اپنی اجل کا گمان نہین کرتا ہون مگر تحقیق حاضر ہوگئی ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو اپنی اوس بیماری مین بلایا جس بیماری مین آپنے وفات پائی اور اون سے کسی شئے کے ساتھ مخفی باتین کی وہ رونے لگین پھر اون کو بلایا اور اون سے آپنے راز مین باتین کین وہ ہنس پڑین مین نے حضرت فاطمہ سے اس واقعہ کو پوچھا اونھون نے کہا مجھکو آپنے یہ خبر دی کہ آپ اپنی اس بیماری مین قبض کئے جاوینگے یہ سن کر مین رودی پھر آپنے مجھکو یہ خبر کی کہ آپکے اہل مین اول مین ہون جو آپکے بعد وفات پاؤن گی مین اس بات سے ہنس دی۔

طبرانی اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض مین حضرت فاطمہ کو بلایا اور اونسے ایک ساعت سرگوشی کی وہ رونے لگین پھر آپنے اونسے سرگوشی کی وہ ہنسنے لگین مین نے حضرت فاطمہ سے پوچھا اونھون نے کہا کہ آپنے اول بار مجھکو یہ خبر کی کہ جبرئیل علیہ السلام آپکو ہر ایک سال مین ایک بار قرآن شریف سناتے تھے اور اس سال دو بار قرآن شریف سنایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہ تھا اوس کے بعد کوئی نبی ہوا مگر اوس کے بعد اوس کی آدھی عمر زندہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے میری پیاری بیٹی مسلمانون کی عورتون مین سے کوئی عورت تم سے مصیبت مین اعظم نہین ہے صبر مین تمکو ادنی عورت نہ ہونا چاہئے۔ اور آخر بار مین مجھ سے سرگوشی کی اور مجھکو یہ خبر دی کہ مین آپ سے ملنے مین آپکے اہل مین سے اول ہون اور آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت کی بی بیون کی سیدہ ہو مگر حضرت مریم بنت عمران مستثنیٰ ہین اسواسطے مین ہنس پڑی۔

احمد اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور فرمایا کہ میرے نفس کو میرے وفات کی خبر دی گئی ہے حضرت فاطمہ سن کر رونے لگین آپنے فرمایا تم صبر کرو اسلئے کہ تم میرے پاس پہونچنے مین میرے اول اہل ہو وہ ہنس پڑین۔

بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اون سے اللہ تعالیٰ کے قول اذا جاء نصر اللہ والفتح کو پوچھا ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجل ہے

حضرت عمر نے کہا واللہ اس آیت سے مین نہین جانتا مگر وہ امر جو تم کہتے ہو یعنی جو تمکو معلوم ہے وہی مجھکو معلوم ہے۔

شیخین نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن آدمیون کو خطبہ سنایا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے درمیان اور اوس شئے کے درمیان اختیار دیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بندہ نے اوس شئے کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے ہم نے اون کے رونے سے یون تعجب کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک مرد کے مختار ہونے کی خبر دیتے ہین اور یہ روتے ہین پھر معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق ہم سے زیادہ عالم تھے آپنے فرمایا اے ابوبکر تم نزد آدمیونسے زیادہ امن دینے والے مجھکو اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ ابوبکر ہین اور اگر مین کوئی خلیل اختیار کرتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا ولیکن میرے لئے اون کے درمیان اسلامی اخوت ہے۔ مسجد مین کوئی دروازہ باقی نہ چھوڑا جاوے مگر بند کر دیا جاوے مگر باب ابوبکر اپنی حالت پر رہے۔

بیہقی نے ابو یعلی سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک مرد کو اوس کے رب نے اس امر کے درمیان مختار کیا کہ وہ دنیا مین زندہ رہے جبتک کہ وہ زندہ رہنا چاہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے درمیان مختار کیا اوس مرد نے اپنے رب کی لقا کو اختیار کیا یہ سنکر حضرت ابوبکر الصدیق رونے لگے اور کہا بلکہ ہم اپنے اموال اور اپنے بیٹے آپ پر فدا کرینگے۔

واقدی اور بیہقی نے عائشہ بنت سعد کے طریق سے ام درہ سے ام درہ نے حضرت ام سلمہ کی روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر ایسی حالت مین نکلے کہ اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے تھے اور آپ منبر پر چڑھے اور آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے مین اس گھڑی حوض پر البتہ کھڑا ہون۔ پھر آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندون مین سے ایک بندہ دنیا کے درمیان اور اوس شئے کے درمیان مختار کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے

پاس ہے اوس بندہ نے اوس شئے کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر الصدیق
رونے لگے اور کہا بلکہ ہم اپنے باپ اور اپنی مائین اور اپنی جانین اور اپنے مال آپ پر فدا کر بیٹھے۔
اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابو سعید الخدری سے اس حدیث کے مانند اس لفظ تک
روایت کیا ہے کہ مین اس گھڑی حوض پر البتہ کھڑا ہون۔

احمد اور ابن سعد اور دارمی اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے ابو مویہبہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو رات سے بیدار
کیا اور مجھسے فرمایا اے ابو مویہبہ مجھکو یہ امر کیا گیا ہے کہ اہل بقیع کے واسطے دعائے مغفرت
کرون مین آپکے ساتھ گیا یہان تک کہ مین بقیع مین آیا آپنے اپنے دست مبارک اوٹھائے اور
اہل بقیع کے واسطے آپنے دعائے مغفرت کی پھر آپنے فرمایا تم لوگون کو مبارک باد ہو کہ جس امن کی
حالت مین تم نے صبح کی ہے آدمیون نے اوس امن مین صبح کی ہے اب وہ وقت آگیا ہے کہ فتنے
تاریک رات کے ٹکڑون کی مثل آگئے اون فتنون کے آخر اول فتنون کے پیچھے آرہے ہین۔ آخر
فتنے اول فتنون سے بڑے ہین پھر آپنے خطاب فرماکے فرمایا اے ابو مویہبہ مجھکو دنیا کے خزانون کی
کنجیاں اور دنیا مین ہمیشہ رہنا پھر جنت عطا کی گئی اور مجھکو اون چیزون کے درمیان اور میرے رب کی
ملاقات کے درمیان اختیار دیا گیا مین نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کیا پھر اس کے بعد بقیع سے
آپ پلٹ آئے۔ جبکہ آپ صبح کو اوٹھے تو آپکی وہ بیماری آغاز ہوئی جس بیماری مین اللہ تعالیٰ نے آپکو قبض کیا
اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولی ابو رافع کی حدیث سے روایت کی ہے۔
بیہقی نے طاؤس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رعب کے
ساتھ مجھکو نصرت دی گئی۔ اور مجھکو خزانے عطا کئے گئے اور مجھکو اس کے درمیان اختیار دیا گیا کہ
مین یہان تک زندہ رہون کہ جو میری امت پر فتح ہو مین اوس کو دیکھون اور تعجیل کے درمیان مجھکو
اختیار دیا گیا مین نے تعجیل کو اختیار کیا۔

ابن سعد نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اون ساعت مین کہ سوتے والا تو وہی دیکھتا ہے مجھکو دنیا کے خزانون کی کنجیان دی گئین پھر تمہارے نبی کو گزر جانے کے پیچھے راستہ پر لے گئے اور تم لوگ دنیا مین چھوڑ دے گئے۔ تم لوگ احمر اور الصفر اور ابیض غلیظ کھاؤگے۔

بخاری نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ایک دن باہر تشریف لے گئے آپنے اہل احد پر بھی وہ نماز پڑھی جو میت پر پڑھتے تھے پھر آپ منبر کے پاس پلٹ کے آئے اور فرمایا کہ مین تمہارا فرط ہون اور تم لوگون پر گواہ ہون اور مین واللہ اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہون اور تحقیق مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیین عطا کی گئین اور مین واللہ تم لوگون پر خوف نہین کرتا ہون کہ میرے بعد تم شرک کروگے ولیکن مجھکو تم پر یہ خوف ہے کہ تم لوگ دنیا کی رغبت اسطرح سے کروگے کہ ایک دوسرے سے غالب رہے۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے یحیی بن جعدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ کوئی نبی مبعوث نہین کیا گیا مگر وہ شخص جو اس کے بعد نبی ہوا پہلے کی نصف عمر اوس آخر نبی نے پائی حضرت عیسی علیہ السلام نے چالیس سال کی عمر پائی ہے ابن حجر نے مطالب عالیہ مین کہا ہے اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی چالیس سال کی عمر نبوت مین تھی۔

ابن سعد نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہتا ہے جو اوس سے قبل تھا۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام اپنی قوم مین چالیس سال ٹھیرے تھے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی نبی کو اللہ تعالی نے نہین بھیجا مگر وہ اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہا جو اوس سے قبل تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو یعلی اور بیہقی نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ کے پاس آتے مجھ کو ایک ایسا کلمہ فرماتے تھے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں ایک دن آپ میرے حجرہ کے پاس سے گزرے آپنے کوئی بات نہیں کی مینے اپنے سر پر پٹی باندھ لی اور مین اپنے بستر پر سورہی آپ گزرے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے عایشہ تمکو کیا ہو گیا ہے کہ سر پر پٹی باندہی ہے مین نے عرض کی کہ میرے سر پر درد ہے آپنے وارا ساہ فرما کے فرمایا کہ میرے سر پر بھی درد ہے اور یہ اوسوقت ہوا کہ جبریل علیہ السلام نے انکو یہ خبر دی تھی کہ آپ وفات پانے والے ہین۔

بزار نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا گویا زمین نہایت مضبوط اور لمبی رسیون کے ساتھ آسمان کی طرف کہنچی جاتی ہے مین نے اس خواب کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بیان کیا آپنے فرمایا کہ وہ واقعہ تمہارے بھتیجے کی وفات ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے دن اور اپنی وفات کی جگہہ کی خبر دی تھی۔

ابن عساکر نے مکحول سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے فرمایا سنو دوشنبہ کے دن کے روزہ نہ چھوڑیو اس لئے کہ مین دوشنبہ کے دن پیدا ہوا ہون اور دوشنبہ کے دن مجھکو وحی بھیجی گئی ہے اور دوشنبہ کے دن مین نے ہجرت کی ہے اور دوشنبہ کے دن میری وفات ہو گی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبہ کے دن پیدا ہوئے اور دوشنبہ کے دن نبی کئے گئے اور مکہ سے ہجرت کی حالت مین دوشنبہ کے دن نکلے اور مدینہ مین دوشنبہ کے دن داخل ہوئے اور مکہ دوشنبہ کے دن فتح کیا اور دوشنبہ کے دن آپنے وفات پائی

اور ابونعیم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام روی زمین سے مدینہ میری ہجرت کی جگہہ اور میرے خواب کی جگہہ ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) میں حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میری ہجرت کی جگہہ ہے اور مدینہ میں میری وفات ہوگی اور مدینہ سے میرا حشر ہوگا۔ اور بھی زبیر بن بکار نے عطاء بن یسار کی مرسل حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ شہادت کی فضیلت عطا کی گئی۔

بخاری اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اوس میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی بیماری پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا یہ وہ وقت ہے کہ میرے دل کی رگ اوس زہر سے کٹ گئی ہے۔

حاکم نے ام بشر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ام بشر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں آپ اپنے نفس شریف کو کس چیز کا تہمت لگاتے ہیں میں اپنے بیٹے کو کسی چیز کا تہمت نہیں کرتی ہوں مگر اوس طعام کا جسکو آپکے ساتھ اوس نے خیبر میں کھایا تھا آپنے فرمایا اوس بکری کے سوا میں کسی چیز کا تہمت نہیں کرتا ہوں میرے دل کی رگ کے انقطاع کا یہ وقت ہے۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام بشر بن برار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اوس مرض میں آپ جس مرض میں تھے جو وفات پائی آپ اوسوقت بخار میں تھے ام بشر نے آپکے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ آپکی تپ کی مثل جو آپ پر ہے میں نے کسی پر نہیں دیکھی آپنے فرمایا جیسی ہمارے واسطے اجر مضاعف ہوتا ہے ویسی ہی ہم پر بلا مضاعف ہوتی ہے آپنے پوچھا آدمی اس بیماری کو کیا کہتے ہیں میں نے کہا آدمی یہ زعم کرتے ہیں کہ آپکو ذات الجنب ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی ذات الجنب کو مجھپر مسلط کرنے والا نہیں ہے ذات الجنب نہیں ہے بلکہ مگر

شیطان کا چہوتا یا وبا ولیکن میرا مرض اوس نوالہ کے کہانے سے ہے جسکو مین نے اور تمہارے
بیٹے نے یوم خیبر مین کہایا تہا ہمیشہ مجہکو اوس سے تکلیف پہونچتی رہی ہے یہان تک کہ میری دل کی رگ
کے انقطاع کا یہ وقت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی حالت مین وفات پائی کہ
آپ شہید تہے۔

احمد اور ابن سعد اور ابو یعلی اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ اگر مین نو بار یون حلف کہاؤن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتیل قتل کئے گئے تو مجہکو
یہ نو حلف اس سے زیادہ دوست ہین کہ مین ایک حلف یون کہاؤن کہ آپ قتل نہین کئے
گئے اور یہ مین اس لئے کہتا ہون کہ اللہ تعالی نے آپکو نبی اختیار کیا تہا اور شہید اختیار کیا تہا۔

ابن سعد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
کہ ہم آپ پر ذات الجنب کا خوف کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ تعالی ذات الجنب کو مجہپر مسلط نہ کرے گا
اور ابن سعد نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے آپ سے کہا
کہ ہم یہ خوف کرتے ہین کہ آپکو ذات الجنب ہو آپنے فرمایا کہ وعلت الجنب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے
اللہ تعالی ذات الجنب کو مجہپر مسلط نہ کرے گا۔

یہ باب اون واقعات کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض مین واقع ہوئے ہین۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سر کو باندہ دو شاید مین مسجد کو جا سکون مین نے
آپکے سر مبارک پر ایک پٹی باندہ دی پہر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے دونون پاؤن
گہسیٹ کے چلتے تہے۔ یہان تک کہ آپ آکر منبر پر بیٹہے پہر آپنے اما بعد کے بعد آدمیون کو مخاطب
کر کے فرمایا کہ تمہارے درمیان سے میرے غایب ہونے کا وقت آگیا ہے تم لوگ سن لو جس شخص کی

پیٹھ پر مین سنے مارا ہے وہ اپنا بدلا مجھ سے لے لے اور جس شخص کو مین سنے مال لیا ہے یہ میرا مال موجود ہے اوس کو چاہیئے کہ اس مین سے لے لے اور جس شخص کو مین سنے آبروئی گالی دی تھی میری یہ آبرو موجود ہے اوس کو چاہیئے کہ وہ گالی کا بدلہ لے لے اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ مجھکو انتقام لینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کینہ کا خوف ہے بیشک کینہ اور دشمنی میری شان سے نہین ہے اور نہ میرے خلق سے ہے پھر آپنے فرمایا سنو جس شخص سنے اپنے نفس سے کوئی شے معلوم کی ہو اوس کو چاہیئے کہ وہ اٹھا ہو جاوے مین اوسکے واسطے اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون یہ سن کر ایک مرد کھڑا ہو گیا اور وہ سنے عرض کی یا رسول اللہ مین البتہ منافق ہون اور مین البتہ بخیل ہون اور مین البتہ نامرد ہون اور مین البتہ بہت سونے والا ہون اور مین البتہ بہت جھوٹ کہنے والا ہون آپنے اوس کے لیئے یون دعا فرمائی اے میرے اللہ تعالی اس کو تو ایمان اور صدق نصیب کر اور اس سے اس کی نیند اور اسکے نفس کے بخل کو دور کر دے اور اسکی نامردی کو شجاعت کر دے فضل سنے کہا ہے کہ اسکی اس دعا کے بعد مین سنے اوس کو غزوہ مین دیکھا ہمارے ساتھ کوئی مرد اوس سے زیادہ سخی نفس مین اور لڑائی مین زیادہ سخت اور خواب مین کمتر نہین تھا اور ایک عورت کھڑی ہوئی اور اوسنے اپنی انگلی سے اپنی زبان کی طرف اشارا کیا آپنے اوس سے فرمایا کہ تو حضرت عائشہ کے مکان کو جا کہ مین تیرے پاس آتا ہون پھر آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سنے ایک شاخ اوس کے سر پر رکھی پھر اوس کے لیئے آپنے دعا کی حضرت عائشہ سنے فرمایا ہے کہ اوس عورت کے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو تحقیق مین پہچانتی تھی وہ عورت بہت کہتی تھی اے عائشہ تم اپنی نماز کو اچھی طرح سے ادا کرو۔

ابن سعد سنے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین سنے کسی کو نہین دیکھا کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ شدید مرض ہو۔

شیخین سنے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

داخل ہوا آپکو شدید بخار تھا مین نے آپکے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرا مین نے عرض کی یارسول اللہ آپکو شدید بخار ہے آپنے فرمایا بیشک مین بخار کی اوتنی سختی اوٹھاتا ہون جیسے تم لوگون مین کے دو مردون کو بخار ہو مین نے عرض کی آپکے لیئے ضرور دو اجر ہون گے آپنے فرمایا بے شک

ابن سعد نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے یکایک ہم نے آپ پر تپ کی ایسی حرارت دیکھی جس کی شدت سے قریب تھا کہ ہم لوگون مین سے کسی کا ہاتھ آپکے جسم مبارک پر قرار پکڑتا ہم لوگ یہ حالت دیکھکر سبحان اللہ کہنے لگے آپنے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام سے بلا مین اشد کوئی شخص نہین ہے جیسے کہ ہم لوگون پر بلا کی شدت ہوتی ہے ویسہی ہمارا اجر مضاعف ہوتا ہے اللہ تعالی کے انبیا مین سے ایک نبی ایسا ہوتا تھا جسپر چچڑی مسلط ہوتی تھی یہان تک کہ اوس نبی کو وہ مار ڈالتی تھی اور اللہ تعالی کے انبیا مین سے ایک نبی وہ ہوتا تھا جو کہ بالکل برہنہ ہوتا تھا وہ کوئی اوتنی شئے نہین پاتا تھا جس سے اپنا ستر عورت کرسکتا مگر اوتنا کمبل پاتا جس کو وہ کرتا بنا لیتا تھا۔

چچڑی یعنی جوں ۱۲

احمد نے (زہد) مین حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال مین داخل ہوا کہ آپ تپ زدہ تھے مین نے اپنا ہاتھ آپکے کپڑے پر رکھا مین نے تپ کی حرارت کپڑے کے اوپر سے پائی مین نے عرض کی یا نبی اللہ جیسی شدید تپ خاص آپکو آئی ہے مین نے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ اس سے زیادہ شدید تپ اوسکو آئی ہو آپنے فرمایا جیسی تپ کی شدت ہے ویسہی ہمارے لئے اجر مضاعف ہے تمام آدمیون سے بلا مین اشد انبیا علیہم السلام ہین پھر صالحین ہین۔

شیخین نے مسلم ابوموسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض ہوگئے اور آپ پر آپکا مرض شدید ہوگیا آپنے فرمایا کہ ابوبکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیون کو نماز پڑھاوین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل مرد ہین جسوقت وہ آپکے مقام مین کھڑے ہون گے اونکو یہ طاقت نہ ہوگی کہ آدمیون کو نماز پڑھا سکین آپنے فرمایا کہ ابوبکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیون کو نماز پڑھاوین

حضرت عائشہ نے اپنے اوسی قول کا اعادہ کیا آپنے حضرت عائشہ سے فرمایا ابوبکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیون کو نماز پڑہاوین اور یہ فرمایا فانکن صواحب یوسف حضرت ابوبکر کے پاس آپکا بہیجا ہوا آدمی آیا حضرت ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین آدمیون کو نماز پڑہائی۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس باب مین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو پلٹایا آپکے قول کے پلٹانے کی کثرت پر مجھکو برانگیختہ نہین کیا مگر اس امر نے کہ میرے دل مین یہ امر واقع نہین ہوا کہ جو مرد آپکی جگہہ کہڑا ہوگا آدمی آپکے بعد کبھی اوسکو دوست رکہین گے اور نہ مین یہ گمان کرتی تھی کہ کوئی شخص آپکی جگہہ کہڑا ہوگا اگر کہڑا ہوگا تو اوسکو آدمی منحوس جانینگے پس مین نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے کسی اور کی طرف عدول کرین یعنی اون کی جگہہ کسی اور کو مقرر کرین۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض مین حضرت ابوبکر الصدیق سے فرمایا کہ آپ آدمیون کو نماز پڑہاو واس کے بعد آپنے اپنی بیماری مین خفت پائی اور ابوبکر نکل کے آدمیون کو نماز پڑہا رہے تھے اون کو یہ معلوم نہین ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین یہان تک کہ آپنے اپنا دست مبارک اونکے دونون شانون کے درمیان رکہا حضرت ابوبکر الصدیق آپکے تشریف لانے سے اپنی جگہہ سے ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے دہنی طرف بیٹھ گئے حضرت ابوبکر نے نماز پڑہی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی نماز کے ساتھ نماز پڑہی یعنی اون کی اقتدا کی جسوقت آپ مکان کو پلٹے یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہین کیا گیا ہے یہان تک کہ ایک مرد نے جو اوس نبی کی امت سے ہے اوس نبی کی امامت کی ہے۔

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوس مرض مین جس مین وفات پائی حضرت ابوبکر الصدیق کے پیچہے بیٹھکر نماز پڑہی۔

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آخر وہ نماز جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم کے

ساتھ ایک کپڑے مین جس کو اوڑہے اور ٹسٹ ہوئے تھے حضرت ابوبکر کے پیچھے پڑہی تھی بیہقی نے
کہا ہے کہ یہ نماز دوشنبہ کی صبح کی نماز ہے اور وہ وہ دن ہے جس مین آپنے وفات پائی ہے۔
طبرانی نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے
اور آپ اوسوقت نزع مین تھے آپنے پوچھا اے شداد تمہارا کیا حال ہے شداد نے عرض کی
مجھپر دنیا تنگ ہوگئی آپنے فرمایا کہ تمکو کچھ ضرر نہین ہے تم سنو ملک شام قریب فتح ہوگا اور
بیت المقدس قریب فتح ہوگا اور تم اور تمہارے بیٹے تمہارے بعد انشاء اللہ اہل شام مین
امام ہونگے۔
ابن سعد نے عمر بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اول جس دن مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری کو ظاہر فرمایا چہارشنبہ کا دن تھا آپ کی بیماری یہانتک کہ آپ
قبض کئے گئے تیرہ دن تھی۔

یہ باب اون آیتون اور خصوصیتون کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتضار کے وقت واقع ہوئی ہین۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے
حال مین فرماتے تھے کہ تندرست تھے وہ یہ ہے کہ کوئی نبی قبض نہین کیا گیا یہانتک کہ وہ اپنی
جگہہ جو جنت مین ہے دیکھہ لیتا ہے پھر اوس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرض موت نازل ہوا حال یہ تھا کہ آپکا سر مبارک میری ران پر تھا
آپ بیہوش ہوگئے پھر آپنے افاقہ پایا اور آپنے اپنی نگاہ مبارک مکان کی چھت پر لگادی اور فرمایا
اللہم الرفیق الاعلیٰ اسوقت مین نے پہچانا کہ یہ وہی بات ہے جو آپنے ہم سے کہی تھی اور وہ بات صحیح ہے۔
شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ یہ باتین کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وفات نہ پاوینگے یہانتک کہ آپکو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاوے گا
جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مرض تھا جس مین آپنے وفات پائی آپکو وہ بیماری عارض

ہوئی جس سے گلا بیٹھ گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے (مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہدا والصالحین وحسن اولئک رفیقا) ہم نے یہ گمان کیا کہ آپکو اختیار دیا گیا۔

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی حال مین بیہوش ہوگئے کہ آپ میرے آغوش مین تھے مین آپکے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ اور آپکے واسطے شفا کی دعا مانگتی تھی آپنے فرمایا مین شفا نہین چاہتا بلکہ اللہ تعالی سے الرفیق الاعلی الاسعد مع جبریل و میکائیل و اسرافیل کا سوال کرتا ہون۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہین ہے مگر اوس کا نفس قبض کر لیا جاتا ہے پھر اوس کو ثواب دکھایا جاتا ہے پھر اوس نبی کا نفس اوس کی طرف پھیر دیا جاتا ہے پھر اوس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے مین نے اس بات کو آپ سے سن کر یاد رکھا تھا مین اپنے سینہ سے آپکو تکیہ لگائے ہوئے تھی مین نے آپکی طرف نگاہ کی یہان تک کہ آپکی گردن مبارک ایک طرف کو جھک گئی مین نے اپنے دل مین کہا کہ آپنے قضا کی اور وہ بات جو آپ نے فرمائی تھی مین نے اوس کو پہچانا مینے آپکی طرف دیکھا یہان تک کہ آپ اونچے ہوئے اور آپنے دیکھا مین نے اپنے دل مین اوسوقت کہا واللہ آپ ہم لوگون کو اختیار نہ فرماوینگے آپنے مع الرفیق الاعلی فی الجنۃ فرمایا اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے (اوسط) مین اس لفظ سے کی ہے کہ آپ میری پھٹیر سے اور میرے سینہ کے درمیان قبض کئے گئے اور مین نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالی قریب بین آپکی روح مبارک آپ کو پھیر دیگا حضرت عائشہ نے کہا کہ ایسا ہی انبیا علیہم السلام کے ساتھ کیا جاتا ہے آپنے حرکت کی مینے کہا کہ اگر اوس دن اگر آپ کو اختیار دیا جاوے گا آپ ہم لوگون کو ہرگز ہرگز اختیار نہ کرینگے۔

ابن سعد اور بیہقی نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے حکم بن القاسم نے ابو الحویرث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بیماری کی شکایت نہین ہوئی مگر آپ نے اللہ تعالی سے عافیت چاہی یہان تک کہ آپکا وہ مرض تھا جس مین آپنے وفات پائی

آپ شفا کے واسطے دعا نہین مانگتے تھے اور اپنے نفس شریف سے خطاب کر کے فرماتے تھے ای
نفس تجھکو کیا ہو گیا ہے کہ تو ہر ایک جائے پناہ کے ساتھ پناہ ڈھونڈتا ہے راوی نے کہا کہ آپکے
مرض مین آپکے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپکا رب آپکو سلام کہتا ہے اور اپنی
رحمت پہنچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین تو آپکو مین شفا دیتا ہون اور آپکو کفایت کرتا ہون اور
اگر آپ چاہین تو مین آپکو وفات دیتا ہون اور آپکی مین مغفرت کرتا ہون آپنے فرمایا اسکا میرے رب کو
اختیار ہے وہ جو چاہے میرے ساتھ کرے۔

ابن سعد اور بیہقی نے جعفر بن محمد بن علی سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے تین دن رہے تھے اس کے قبل جبریل
علیہ السلام آپکے پاس نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی نے مجھکو آپکے
پاس اکرام اور آپکی تفضیل کی وجہ سے اور خاص طور پر آپکے لئے مجھکو بھیجا ہے اور آپ سے اوس
بات کو پوچھتا ہے جس کے ساتھ اوسکو آپ سے زیادہ علم ہے اللہ تعالی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے
آپکو کیونکر پاتے ہین آپنے فرمایا اے جبریل مین اپنے آپکو مغموم پاتا ہون اور اے جبریل مین اپنے
آپ کو مکروب پاتا ہون جبکہ دوسرا دن تھا جبریل علیہ السلام آپکے پاس نازل ہوئے اور پہلے آپسے
جو کچھ کہا تھا اوسکی مثل کہا آپنے فرمایا اے جبریل مین اپنے آپ کو مغموم پاتا ہون اور اے جبریل مین اپنے
آپ کو مکروب پاتا ہون جبکہ تیسرا دن تھا جبریل علیہ السلام آپکے پاس نازل ہوئے اور اون کیساتھ
ملک الموت تھے اور اون دونون کے ساتھ وہ فرشتہ تھا جو ہوا مین سکونت رکھتا ہے وہ آسمان
پر ہرگز نہین چڑھا اور زمین کی طرف ہرگز نہین اوترا اوس فرشتہ کا نام اسمٰعیل ہے وہ ستر ہزار فرشتون
پر حکمران ہے اور ہر ایک فرشتہ اون ستر ہزار فرشتون مین سے ستر ہزار فرشتون پر حکمران ہے پھر اون فرشتون
سے جبریل علیہ السلام نے آپکے پاس سبقت کی اور کہا یا محمد اللہ تعالی نے مجھکو آپکے پاس آپکی اکرام
اور آپکی تفضیل کی وجہ سے اور خاص طور پر بھیجا ہے آپ سے اوس شئے کو پوچھتا ہے جس شئے کیساتھ
آپسے زیادہ عالم ہے اللہ تعالی پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپکو کیونکر پاتے ہین آپنے فرمایا اے جبریل مین اپنے آپکو

مغموم پاتا ہون اور اسے جبریل یا مین اپنے آپ کو مکروب پاتا ہون پھر ملک الموت نے دروازہ پر
اذن چاہا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ملک الموت ہین آپکے پاس آنیکے واسطے اذن چاہتے
ہین آپ سے پہلے اور کسی آدمی کے پاس آنے کے واسطے اونھون نے اذن نہین چاہا ہے اور آپکے
بعد کسی آدمی کے پاس آنے کے لیے اذن نچاہینگے آپ نے جبریل سے فرمایا اونکو اذن دیدو
ملک الموت مکان مین داخل ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے
اور یہ کہا کہ اللہ تعالی نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ سے فرمایا ہے کہ جس باب مین
آپ مجھکو امر فرماوین مین آپکی اطاعت اوس باب مین کرون اگر آپ مجھکو یہ امر فرماتے کہ مین آپکی جان
قبض کرون مین اوسکو قبض کرونگا اور اگر آپ مجھکو یہ امر فرماتے ہین کہ آپکی جانکو مین چھوڑ دون
مین اوسکو چھوڑ دونگا آپ نے پوچھا اے ملک الموت کیا تم یہ کر سکوگے اونھون نے کہا بیشک
اس کے ساتھ مجھکو امر کیا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالی آپکی لقاے شریف کا مشتاق
ہے آپنے فرمایا اے ملک الموت جس چیز کے ساتھ تمکو امر کیا گیا ہے اوسکو جاری کرو جبریل علیہ السلام
السلام علیک یا رسول اللہ کہکر یہ کہا کہ زمین پر چلنے کا میرا یہ آخر وقت تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل بیت کے پاس کوئی آنے والا آیا اوسکا حس سنتے تھے اور
اوس کے جسم کو نہین دیکھتے تھے اوس نے السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر کہا
اللہ تعالی کے معاملہ مین ہر ایک ہلاک ہونے والے کی طرف سے ایک خلف ہے اور ہر ایک
مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے کی طرف سے ایک چیز کا پانا ہے آپ لوگ
اللہ تعالی ہی کے ساتھ بھروسہ رکھو اور خاص اللہ تعالی ہی سے امید رکھو اسلئے کہ مصیبت زدہ وہ
شخص ہے جسکو ثواب حرام کیا گیا ہو آپ لوگون کے واسطے ثواب ہے آپ مصیبت زدہ نہین ہین
بیہقی نے کہا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ قول کہ اللہ تعالی آپکی لقاے شریف کا مشتاق ہے
اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تحقیق آپکی لقاے شریف کا ارادہ اسطور پر کیا ہے کہ آپکی قربت
اور آپکی کرامت کی زیادتی کے لئے آپ کو آپکی دنیا سے آپکی معاد کی طرف پھیر دے بیہقی کی روایت کی

یہ اسناد معضل ہے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے اور امام شافعی رح نے اپنی (سنن) مین اور طبرانی نے جعفر بن محمد کے طریق سے کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا علی بن الحسین سے روایت کی ہے یہ اسناد بھی مرسل ہے اور اس حدیث کی روایت عدنی نے اپنی (مسند) مین یون کی ہے ہم سے محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے اور اون کے دادا نے اپنے باپ علی بن الحسین سے اور اونھون نے اپنے باپ سے اور اونھون نے حضرت علی ابن ابی طالب سے اس اسناد سے موصول طور پر حدیث کی ہے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملک الموت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپکے مرض مین ایسے حال مین آئے کہ آپکا سر مبارک حضرت علیؓ کے آغوش مین تھا۔ ملک الموت نے اذن چاہا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت علی نے اون سے کہا کہ تم پلٹ جاؤ ہم لوگ تمہارے ساتھ اسوقت متوجہ نہین ہو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو الحسن تم جانتے ہو یہہ کون شخص ہے یہ ملک الموت ہے آپنے فرمایا رشد کی حالت مین داخل ہو جبکہ ملک الموت داخل ہوئے اونھون نے کہا کہ آپ کا رب آپکو سلام کہتا ہے حضرت علی نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ آپکے قبل ملک الموت نے کسی اہل بیت کو سلام نہین کیا اور نہ آپ کے بعد کسی اہل بیت کو سلام کرینگے۔

طبرانی نے اوسط مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حاضر ہوئی آپ اپنا دست مبارک دراز کرتے تھے اور فرماتے تھے اے جبریل تم کہان ہو اور آپ اپنے دست مبارک کو کھینچ لیتے اور دراز کر دیتے تھے مینے ضرور وہ بات سنی جو کسی کان نے جبریل علیہ السلام سے نہین سنی جبریل علیہ السلام لبیک لبیک کہتے تھے۔

ابن سعد نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ کعب الاحبار حضرت عمر کے زمانہ مین آئے اور اونھون نے پوچھا اے امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بات کے ساتھ کلام کیا اوس کی آخر بات کیا تھی حضرت عمر نے فرمایا کہ حضرت علی سے پوچھو کعب الاحبار نے اون سے پوچھا

اوسکون سنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخربات الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی کعب الاحبار نے
سن کر کہا انبیا علیہم السلام کا آخر عہد ایسا ہی ہوتا ہے۔
شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
موت حاضر ہوئی آپکی آخر وصیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی اور یہ وصیت تھی کہ باندی غلامون کے ساتھ حسن
سلوک کروان کلمات سے آپ کے سینۂ مبارک مین غرغر ہوتا تھا اور آپکی زبان مبارک ان کلمات کو جاری
نہین کرسکتی تھی۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو آپکی روح شریف کے نکلنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔

بزار اور بیہقی نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میرے دل اور میرے سینہ کے درمیان قبض کئے گئے جس وقت آپکی روح شریف
نکلی مین نے کوئی خوشبو اوس سے اطیب ہرگز نہین پائی۔
بیہقی نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آپکی موت کے بعد بوسہ دیا اور کہا آپ کیسے پاکیزہ زندگی مین تھے اور کتنے پاکیزہ موت کی حالت
مین ہین ابن سعد اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے اسکی مثل روایت کی ہے۔
بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے وفات پائی مین نے اپنا ہاتھ آپ کے سینۂ مبارک پر رکھا مجھکو کئی جمعے گزر گئے مین کھانا کھاتی
ہون اور وضو کرتی ہون میرے ہاتھ سے مشک کی بو نہین جاتی ہے۔
بیہقی نے اور ابونعیم نے واقدی کے طریق سے اون کے شیوخ سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا ہے کہ آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت مین شک کیا بعض نے کہا کہ آپنے وفات
پائی اور بعض نے کہا آپنے وفات نہین پائی اسماء بنت عمیس نے اپنا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دونون شانون کے درمیان رکھا اور کہا کہ تحقیق آپنے وفات پائی وہ خاتم نبوت جو آپکے دونون شانون کے

درمیان تھی وہ اوٹھالی گئی خاتم نبوت کا اوٹھا لیا جانا وہ امر تھا جس سے آپکی وفات پہچانی گئی اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے واقدی سے یون کی ہے کہ مجھ سے قاسم ابن اسحاق نے اپنی مان سے اور اون کی مان نے اون کے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اونھون نے ام معاویہ سے حدیث کی ہے یہ ہے جبکہ آپکی وفات مین شک کیا گیا، ور باقی حدیث کو اوپر کی حدیث کے موافق ذکر کیا ہی

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے ملک الموت آسمان پر ایسے حال مین گئے کہ رو رہے تھے۔ حضرت علی فرماتے ہین قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے مین نے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی کہ کوئی وا محمدا ندا کر رہا تھا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے کہ اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبرین دی ہین۔

بخاری نے جریر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین یمن مین تھا اہل یمن کے دو مردون سے مین نے ملاقات کی وہ دونون بڑے سمجھ اور عمر والے تھے مین اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین کر رہا تھا اون دونون نے مجھ سے کہا کہ تم جو بات کہتے ہو اگر وہ حق ہے تحقیق تمہارے صاحب نے تین دن ہوئے وفات پائی مین آیا اور وہ دونون میرے ساتھ آئے یہان تک کہ جسوقت ہم بعض راستہ مین تھے مدینہ منورہ کی طرف سے ایک جماعت ہمکو دکھائی دی ہم نے اون سے پوچھا اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے۔

بیہقی نے دوسری وجہہ سے جریر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہود کا ایک عالم مجھسے یمن مین ملا اور اوس نے کہا کہ اگر تمہارا صاحب نبی تھا تو اوس نے دوشنبہ کے دن وفات پائی۔

بیہقی نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مین اہل حیرہ کے سفیرون مین آیا آپ نے ہم لوگون کے روبرو اسلام پیش کیا ہم لوگ مسلمان ہوگئے پھر ہم حیرہ کی طرف پلٹ گئے ہم نہین ٹھیرے تھے کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی

خبر آئی میرے اصحاب مرتد ہو گئے اور اونھون نے کہا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو وفات نہین پاتے تینی
اون سے کہا کہ آپ سے پہلے جو انبیا علیہم السلام تھے اونھون نے وفات پائی ہے اور مین
اپنے اسلام پر ثابت قدم رہا پھر مین اپنے مقام سے نکلا مدینہ کا ارادہ کرتا تھا مین ایک راہب کے
پاس سے گزرا اور مین نے اوس کو خبر کی اوس نے ایک کتاب نکالی اور اوس مین تلاش کیا یکایک
اوس مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صفت پائی جیسے کہ مین نے آپکو جس صفت سے دیکھا تھا
اور یکایک اوس کتاب مین آپکی وفات کی خبر اوس وقت مین موجود پائی جسوقت مین کہ آپنے
وفات پائی تھی اس کے سبب میری بصیرت میرے ایمان مین شدید ہو گئی اور مین حضرت ابوبکر کے
پاس آیا اور اون کو اس واقعہ سے مین نے آگاہ کیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ
کہ عمرو بن العاص عمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عامل تھے اون کے پاس ایک یہودی
آیا اور اوس نے کہا آپ مجھکو خبر دیجے کہ اگر مین آپ سے کچھ پوچھون تو کیا آپ سے مجھپر ضرر کا خوف
کیا جاوے گا عمرو بن العاص نے کہا تجھکو کچھ خوف نہ ہوگا یہودی نے کہا کہ مین آپکو اللہ تعالی کا واسطہ
دیتا ہون آپ یہ کہیئے کہ آپ کو کس نے ہماری طرف بھیجا ہے اونھون نے کہا کہ اے میرے اللہ تعالی
تجھکو علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھیجا ہے یہودی نے کہا آپکو اللہ تعالی کی قسم ہے کیا آپ ضرور
جانتے ہین کہ وہ رسول اللہ ہین عمرو نے کہا اے میرے اللہ تعالی تجھکو علم ہے بیشک آپ رسول اللہ
ہین یہودی نے کہا جو بات آپ کہتے ہین اگر وہ حق ہے تحقیق اوس رسول نے آج کے دن وفات
پائی پھر عمرو کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر پہونچی۔

ابن سعد نے حارث بن عبد اللہ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا اگر مجھکو یہ گمان ہوتا کہ آپ وفات پاوینگے تو مین آپ کو چھوڑ کے نہین
جاتا ایک یہودی عالم میرے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
مین نے اوس سے پوچھا کب وفات پائی اوس نے کہا آج کے دن حارث نے کہا اگر میرے پاس

ہتیار ہوتا تو مین اوس سے جنگ کرتا مین نہین ٹہیرا اگر تھوڑے دنون یہان تک کہ حضرت ابوبکر الصدیق کی جانب سے ایک خط میرے پاس آنحضرت صلعم کی وفات کے باب مین آیا مین نے اوس یہودی عالم کو بلایا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ تو اس بات کو کہان سے جانتا ہے اوس نے کہا کہ وہ نبی تھے ہم آپکا احوال کتاب مین پاتے تھے کہ وہ ایسے ایسے دن وفات پاوینگے مین نے اوس سے پوچھا کہ آپ کے بعد ہم لوگ کیونکر ہون گے اوس نے کہا کہ تمہارے غلبہ کی چکی پینتیس سال تک پہرے گی اوس نے اسپر ایک دن بھی زیادہ نہین کیا۔

ابن عساکر نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین مکان سے نکلا اسلام کا ارادہ رکہتا تھا مین نے صاحب قربات الحمیری سے ملاقات کی اوس نے مجھسے پوچھا تم کہان کا قصد رکہتے ہو مین نے اوسکو خبر کی اوس نے مجھسے کہا اگر وہ نبی تھے تو اسوقت وہ ضرور مٹی کے نیچے ہین (یعنی آپنے وفات پائی ہے) کعب نے کہا مین نکلا یکایک ایک شتر سوار مجھکو ملا اوس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔

ابن عساکر نے ابو ذویب الہذلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم کو یہ خبر پہونچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیل ہین اہل حی کے دل مین اس سے خوف اور اندیشے پیدا ہوگئے اور مین طویل شب مین بیدار رہا یہان تک جبکہ قرب سحر تھا مین سو گیا ایک ہاتف نے آواز دی وہ یہ اشعار پڑہتا تھا۔

خطب اجل اناخ فی الاسلام	بین النخیل ومقعد الآطام
قبض النبی محمد فعیوننا	تذری الدموع علیہ بالتسجام

مین ایسے حال مین نیند سے چونک پڑا کہ خایف تھا مین نے آسمان کی طرف دیکھا مین نے کسی ستارہ کو نہین دیکھا مگر سعد الذابح کو مین نے یہ جان لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے یا آپ وفات پانے والے ہین مین مدینہ کو آیا اور اہل مدینہ کے رونے کا شور اس طرح تھا جیسے حاجی لوگ احرام مین لا الہ الا اللہ کہتے ہین اوسکا شور ہوتا ہے مین نے کہا ساکت ہو جاو کسی نے مجھسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے۔

[illegible]

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل مین واقع ہوئی ہین۔

ابن سعد اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو دونون نے صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کا ارادہ کیا تو آپسمین اونھون نے کہا واللہ ہم یہ نہین جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم کپڑے اوتارین جیسے کہ ہم اپنے مردون کے کپڑے اتارتے ہین یا ہم آپ کو ایسے حال مین غسل دین کہ آپکے کپڑے آپکے جسم مبارک پر رہین جبکہ اصحاب نے باہم اس معاملہ مین اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اون سب کو اس طور سے سلادیا کہ اون مین سے کوئی مرد باقی نہ تھا مگر اوس کی ٹھوڑی اوس کے سینہ پر تھی اور وہ سو رہا تھا پھر اون سے ایک کلام کرنے والے نے مکان کے ایک طرف سے کلام کیا لوگ وہ نہین جانتے تھے کہ کلام کرنے والا کون شخص ہے اوس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال مین غسل دو کہ کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہین۔

ابن ماجہ اور ابونعیم اور بیہقی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے لگے منادی کرنے والے نے مکان کے اندر سے آدمیون کو یہ ندا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قمیص نہ اوتارو۔

۔ابن سعد اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی جو لوگ کہ آپ کو غسل دیتے تھے اونھون نے آپسمین اختلاف کیا اونھون نے کسی کہنے والے سے سنا وہ کہتا تھا وہ یہ نہین جانتے تھے کہ کون کہہ رہا ہے تم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال مین غسل دو کہ آپکا قمیص آپکے جسم مبارک پر رہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل شعبی اور غیلان ابن جریر اور حکم بن عتیبہ اور منصور وغیرہم کی مرسل حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا حضرت علی آپ کو غسل دے رہے تھے اور یہ کہتے تھے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ رہے۔

ابو داؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابن سعد نے سعید بن المسیب کے طریق سے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا میں اوس شے کے دیکھنے کے لئے گیا جو میت سے ہوتی ہے میں نے کچھ نہ دیکھا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں طیب تھے۔

احمد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا جو شے کہ میت سے دیکھی جاتی ہے اوس کی قسم سے کوئی شے آپ سے نہیں دیکھی حضرت علی نے کہا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں آپ زندگی اور موت کی حالت میں کتنے پاکیزہ ہیں۔

ابن سعد اور بزار اور بیہقی نے یزید بن بلال کے طریق سے حضرت علی سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میرے سوا آپ کو کوئی شخص غسل نہ دے اس لئے کہ کوئی شخص میری عورت کو نہ دیکھے گا مگر اوس کی آنکھیں اندھی ہوجاوینگے حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے آپکا کوئی عضو نہیں لیا مگر اوس کو تیس مرد میرے ساتھ پھیر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے آپکے غسل سے فراغت پائی۔

بیہقی نے ابو معشر کے طریق سے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ ہم یہ ارادہ نہیں کرتے تھے کہ آپکے کسی عضو کو اوٹھاوین تاکہ اوس کو غسل دین مگر وہ عضو خود ہمارے واسطے اوٹھا دیا گیا یہاں تک کہ ہم آپکی عورت تک دہوتے ہوئے پہونچے میں نے مکان کی ایک جانب سے ایک آواز سنی کہ تم اپنے نبی کی عورت کو نہ کہولو۔

بیہقی نے علباء بن احمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی اور فضل دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے حضرت علی کو ندا کی گئی کہ تم اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اوٹھالو۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الحارث سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا وہ یہ کہنے لگے میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں آپ زندگی کی حالت مین پاک تھے اور موت کی حالت مین پاک ہین راوی نے کہا کہ ایسی طیب خوشبو مہکی جس کی مثل آدمیوں نے ہرگز نہین پائی اور طبرانی نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے عبدالواحد بن ابی عون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جس وقت مین وفات پاؤن تو تم مجھکو غسل دیجو حضرت علی نے عرض کی یارسول اللہ مین نے کسی میت کو ہرگز غسل نہین دیا ہے آپنے فرمایا کہ تم غسل کے واسطے مہیا ہوجاؤگے یا یہ فرمایا کہ تم کو غسل دینے مین آسانی ہوجاوے گی حضرت علی نے کہا مین نے آپکو غسل دیا مین کسی عضو شریف کو نہین لیتا تھا مگر وہ عضو میرا تابع ہوجاتا تھا اور فضل آپکی بغل پکڑے ہوئے تھے یہ کہتے تھے اے علی عجلت کرو میری پیٹھ منقطع ہوگئی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ تنہا بغیر امام کے آپ پر نماز پڑہائی گئی اور بغیر دعائے معروف جنازہ کے آپ پر نماز پڑہائی گئی اور اون آیات کے بیان مین جو اس نماز مین واقع ہوئے ہین۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی آپکے پاس مرد داخل کئے گئے اونھون نے جماعت کے طور پر بغیر امام کے آپ پر نماز پڑہی یہانتک کہ وہ فارغ ہوگئے پھر عورتین داخل کی گئین اونھون نے آپ پر نماز پڑہی پھر لڑکے داخل کئے گئے اونھون نے آپ پر نماز پڑہی پھر غلام لوگ داخل کئے گئے اونھون نے آپ پر جماعت کے طور پر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز پڑہنے مین اون کی کسی نے امامت نہین کی۔

ابن سعد اور بیہقی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اپنے کفنوں مین لپیٹے گئے آپ اپنے تخت پر رکھدی گئے پھر آپ اپنی قبر شریف کے کنارہ پر رکھدی گئے پھر آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے اونکی کوئی شخص امامت نہین کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابن منیع اور حاکم اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بھاری ہوگئی ہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپکو کون شخص غسل دیگا آپنے فرمایا کہ میرے اہل بیت کے قریب تر جو مرد ہین وہ پھر اون سے جو قریب تر مرد ہین وہ کثیر ملائکہ کے ساتھ غسل دینگے کہ وہ تمکو دیکھتے ہونگے اور تم اونکو ندیکھوگے ہم نے پوچھا کون شخص آپ پر نماز پڑھاویگا آپنے فرمایا کہ جسوقت تم مجھکو غسل دے چکو اور حنوط لگا دو اور کفن پہنا دو تو مجھکو میرے اوس تخت پر رکھدیجو اور اوس تخت کو میری قبر کے کنارہ پر رکھدیجو پھر تم لوگ میرے پاس سے ایک ساعت کے لئے نکل کے چلے جائیو اس لئے کہ اول حضرت جبریلؑ نماز پڑھینگے پھر میکائیل پھر اسرافیل علیہما السلام پھر ملک الموت ملائکہ کے لشکر کے ساتھ نماز پڑھینگے پھر چاہیئے کہ میرے اہل بیت مجھ پر نماز پڑھین پھر تم آدمیون کو فوج فوج اور فرادا فرادا میرے پاس داخل کیجو ہم نے پوچھا آپ کو آپکی قبر شریف مین کون داخل کریگا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور کثیر وہ ملائکہ مجھکو قبر مین داخل کرینگے جن کو تم نہ دیکھوگے اور وہ تمکو دیکھینگے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ سلام الطویل متفرد ہے کہ اوس نے عبدالملک بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے بیہقی کا تعقب ابن حجر نے (مطالب عالیہ) مین اسطور پر کیا ہے کہ ابن منیع نے اس سند کے ساتھ حدیث کی روایت مسلمہ بن صالح کے طریق سے عبدالملک سے کی ہے پس یہ طریق سلام طویل کی متابعت ہے اور اس حدیث کی روایت بزار نے دوسری وجہ سے ابن مسعود سے کی ہے۔

ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت اپنے تخت پر رکھے گئے حضرت علی نے فرمایا کہ کوئی شخص آپکی امامت نہ کریگا اس لئے کہ آپ

زندگی اور موت کی حالت مین تمہارے امام ہین پس آدمی آپکے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے
اور صف بصف آپ پر نماز پڑہتے تھے اون کا کوئی امام نہین تھا وہ کل آدمی تکبیر کہتے تھے اور
یہ کہتے تھے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہم انا نشہد ان قد بلغ ما انزل الیہ ونصح
لامتہ وجاہد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ ونصح لامتہ وجاہد فی سبیل اللہ وتمت کلمتہ اللہم
فاجعلنا ممن یتبع ما انزل الیہ وثبتنا بعدہ واجمع بیننا وبینہ۔ اسے ہمارے اللہ تعالیٰ ہم لوگ گواہی دیتے
ہین کہ جوچیز آپ پر نازل کی گئی تھی آپ نے اوس کو مخلوق کو پہونچا دیا اور امت کو نصیحت کی اور
اپنے اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایسی کوشش اور جہاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور
آپنے امت کو نصیحت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ مین کوشش اور جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ پورا ہوگیا
اسے ہمارے اللہ تعالیٰ ہمکو اون لوگون مین سے کردے کہ جوچیز آپ پر نازل ہوئی ہے اوسکا
وہ اتباع کرتے ہین اور آپ کے بعد دین پر ہمکو ثابت اور قایم رکہہ اور ہمارے اور آپکے درمیان
جمع کر اس دعا کو سنکر آدمی آمین آمین کہتے تھے یہان تک کہ کل مردون نے آپ پر نماز پڑہی پھر عورتون
نے پھر لڑکون نے نماز پڑہی۔ اور ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن ابراہیم التیمی سے اس کی مثل روایت
کی ہے۔

ابن سعد نے ابو حازم المدنی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسوقت اللہ تعالیٰ
نے قبض کیا مہاجرین فوج فوج داخل ہوئے آپ پر نماز پڑہتے اور باہر نکل آتے تھے پھر مہاجرین
کی مثل انصار داخل ہوئے اور نماز پڑہ کے نکل آئے پھر اہل مدینہ داخل ہوئے اور نماز پڑہ کے نکل
آئے یہان تک کہ جسوقت مرد نماز سے فارغ ہوگئے تو عورتین داخل ہوئین وہ چلاتی تھین اور
بے صبری کرتی تھین جیسے کہ بعض موقع پر عورتون سے فریاد وجزع ہوتی ہے۔ عورتین ایسی
حالت مین تھین کہ اونھون نے وہم سے ایک آواز سنی وہ سب متفرق ہوگئین اور ساکت
ہوگئین یکایک اونھون نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین ہر ایک ہلاک
ہونے والے کی طرف سے صبر وشکیبائی ہے اور ہر ایک مصیبت کا عوض ہے اور ہر ایک چیز

جو فوت ہوئی ہے اوس کا خلف ہے اور مجبور وہ شخص ہے جس کا جبر نقصان ثواب سے نہ کیا ہو اور
مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کا جبر نقصان ثواب سے نہ کیا ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکے دفن مین ایام کی تاخیر ہوئی اور آپ اپنے مکان مین جس جگہہ قبض کئے گئے تھے دفن کئے گئے اور آپکی قبر شریف مین فرش کیا گیا اور آپکے دفن مین جو آیات واقع ہوئی ہین اون کا بیان۔

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی اور شب جمعہ کو دفن کئے گئے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی آپ باقی اوس روز اور شب کو اور دوسرے دن رکھے رہے یہان تک کہ شب مین دفن کئے گئے۔

بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تخت پر اوس وقت سے کہ آفتاب دوشنبہ کے دن مایل بزوال تھا سہ شنبہ کے دن اوس وقت تک کہ آفتاب غروب ہوا رکھے ہوئے تھے آدمی ایسے حال مین آپ پر نماز پڑہتے تھے کہ آپکا تخت قبر شریف کے کنارہ پر رکھا ہوا تھا۔

ابن سعد نے سہل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی اور آپ دوشنبہ اور سہ شنبہ کے روز ٹہیرے رہے یہان تک کہ چہارشنبہ کے دن دفن کئے گئے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عثمان بن محمد الاخنس سے روایت کی ہے اور بیہقی نے اس کی مثل معتمر بن سلیمان سے معتمر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے اون سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے دن زمین پر چھوڑ دئے گئے تھے کہا تین دن -

بیہقی نے مکحول سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تین دن آپ ٹھیرے رہے - آپ دفن نہیں کئے جاتے تھے آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے آپ پر نماز پڑہتے تھے صف نہیں باندہتے تھے اور نہ کوئی نماز پڑہنے والا اونکے سامنے نماز پڑہتا تھا (یعنی کوئی امام نہ تھا)

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے باب میں اختلاف کیا کسی کہنے والے نے کہا کہ آپکو آپکی مسجد میں دفن کرو اور کسی کہنے والے نے کہا کہ آپکو بقیع میں دفن کرو حضرت ابوبکر نے کہا کہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں مرا مگر اوس جگہہ دفن کیا گیا جس جگہہ کہ وہ قبض کیا گیا تھا جس بستر پر آپ نے وفات پائی تھی وہ اوٹھا لیا گیا اور اوس کے نیچے آپکے لئے قبر کھودی گئی اس حدیث کے متعدد طریق ہیں موصول و مرسل دونون ہیں -

ابن سعد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہرگز کسی نبی کی وفات نہیں کی مگر وہ نبی اوس جگہہ دفن کیا گیا جس جگہہ اوس کی روح قبض کی گئی -

بیہقی نے سالم بن عبید سے روایت کی ہے سالم اصحاب صفہ سے تھے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت ابوبکر الصدیق آپ کے پاس داخل ہوئے پھر وہ باہر نکل آئے اون سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اونھون نے کہا بیشک آدمیون کو یہ علم ہوا کہ جیسا کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا ہے ویسیہی واقع ہوا ہے کسی نے اونسے پوچھا کہ ہم لوگ آپ پر کسطور سے نماز پڑہیں حضرت ابوبکر نے کہا تم لوگ جماعت جماعت آؤ اور آپ پر نماز پڑہو آدمیون کو علم ہوا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے ویسیہی نماز پڑہی جاوے گی آدمیون نے پوچھا کیا آپ

دفن کئے جاوینگے حضرت ابوبکر نے فرمایا بیشک آدمیون نے پوچھا آپ کہان دفن کئے جاوین گے
حضرت ابوبکر نے فرمایا اوس جگہہ دفن کئے جاوین گے جس جگہہ اللہ تعالی نے آپکی روح قبض
کی ہے اس لئے کہ آپکی روح مبارک قبض نہین کی گئی مگر طیب جگہہ مین آدمیون کو یہ علم ہواکہ حضرت
ابوبکر نے جو فرمایا ہے آپ وہین دفن کئے جاوین گے ۔

ابو یعلی نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ کے دفن کرنے مین اصحاب نے
اختلاف کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ دوست وہ جگہہ ہے
جس مین اللہ تعالی کا نبی قبض کیا گیا ہے ۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیون نے یہ
ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے قبر کھودین مدینہ طیبہ مین دو مرد تھے ایک
ابو عبیدہ جو ضریح[1] بناتا تھا دوسرا ابو طلحہ جو لحد بناتا تھا حضرت عباس نے دو مردون کو بلایا ایک کو
ابو عبیدہ کی طرف اور دوسرے کو ابو طلحہ کی طرف بھیجا اور یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی تو اپنے
رسول کے واسطے بہتری کر ابو طلحہ ملگیا وہ آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے لحد تیار کی ۔

ابن سعد نے عبید اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اصحاب نے شق اور لحد کے تیار کرنے مین اختلاف کیا اور یہ
دعا کی اے ہمارے اللہ تعالی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بہتر امر اختیار کر ابو عبیدہ
اور ابو طلحہ کے پاس اصحاب نے آدمی بھیجے کہ ان دونون مین سے جو کوئی دوسرے سے پہلے آجاوے
اوس کو چاہیئے کہ وہ اپنا عمل کرے ابو طلحہ آگیا اور اوس نے کہا واللہ مین اللہ تعالی سے یہ امید
کرتا ہون کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے لحد خیر کی ہے اس لئے کہ آپ
لحد کو دیکھا کرتے تھے آپکو لحد پسندیدہ معلوم ہوتی تھی ۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب مین

[1] ضریح یعنی شق ایک ... [illegible]

دیکھا گویا تین چاند میرے حجرے مین اوترے ہین مین نے اس خواب کو حضرت ابو بکر سے پوچھا اوسکون نے فرمایا کہ تمہارے گہر مین تین شخص ایسے دفن کئے جاوینگے جو اہل زمین کے خیر ہونگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے اور دفن کئے گئے تو حضرت ابو بکر نے کہا اے عائشہ تمہارے چاندون مین کے یہ اچھے چاند ہین۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک مین سرخ قطیفہ بچھایا گیا۔ وکیع رح نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ خاصتہ ہے اس حدیث کی روایت مسلم نے بدون قول وکیع کے کی ہے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا قطیفہ میری لحد مین میرے لئے فرش بچھا دیجو اس لئے کہ زمین انبیا علیہم السلام کے جسمون پر مسلط نہین ہوئی ہے۔

بزار نے صحیح سند سے ابن سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کچھ وقت نہین گزرا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے مٹی مین چھپا دیا تھا ہم نے اپنے دلون کو اوپرا پایا یعنی ہمارے دلون کی حالت بدل گئی۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مدینۂ منورہ کی ہر ایک شے تاریک ہو گئی اور آپ کے دفن سے ہم نے اپنے ہاتھون کی مٹی نہین جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلون کو اوپرا پایا۔

حاکم اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اوسدن حاضر ہوا تھا مین نے کوئی دن نہین دیکھا کہ اوس دن سے زیادہ قبیح ہو۔

یہ باب اوس آیت مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت مین واقع ہوئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے جابر سے بروایت

کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ملائکہ نے اہل بیت کو تعزیت
وی ملائکہ کا حس وہ سنتے تھے اور اون کے جسم کو نہین دیکھتے تھے ملائکہ نے کہا السلام علیکم اہل
البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ کہا کہ اللہ تعالی کے معاملہ مین ہر ایک مصیبت سے صبر و شکیبائی ہے
اور ہر ایک فوت ہونے والے سے ایک خلف ہے تم لوگ اللہ تعالی ہی پر اعتماد رکھو اور خاص اللہ تعالے
ہی سے تم لوگ امید رکھو محروم وہ شخص ہے کہ جس کو ثواب حرام کیا گیا ہوا اس کے بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

حاکم اور بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے آپ کے اصحاب نے آپکو چار طرف سے گھیر لیا اور آپکے اطراف روتے
اور جمع ہو گئے ایک ایسا مرد داخل ہوا جس کی داڑہی مین سپید اور سرخ بال تھے اور جسیم اور گورا تھا
اصحاب کی گردنون پر سے گزرکے آیا اور رویا پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوا اور اون سے کہا کہ اللہ
تعالی کے معاملہ مین ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے سے عوض
ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے خلف ہے پس اللہ تعالی ہی سے تم انابت کرو اور اللہ تعالی
ہی کی طرف تم لوگ راغب ہو مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کے نقصان کا جبر ثواب سے نہ ہوا ہو
یہ کہکے پلٹ گیا بعض نے بعض سے پوچھا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو حضرت ابوبکر اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیشک ہم پہچانتے ہین یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت
خضر علیہ السلام ہین اور اس حدیث مین ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ شاید یہ
حضرت خضر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہین ہمارے پاس آپکی تعزیت کو آئے ہین۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے وہ وقت ماتم پرسی کا تھا کوئی آنے والا آیا جس کا حس آدمی سنتے تھے
اور اوس کا جسم نہین دیکھتے تھے اوس نے آکر السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور
یہ کہا کہ اللہ تعالی کے معاملہ مین ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے

ایک خلف ہے اور ہر ایک وہ شے جو فوت ہوئی ہے۔ وس کے عوض کا پانا ہے۔ پس اللہ تعالے ہی کے ساتھ تم لوگ اعتماد رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اس لئے کہ محروم وہ شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو حضرت علی نے پوچھا تم لوگ جانتے ہو یہ کہنے والا کون شخص ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

سیف بن عمر نے (کتاب الردۃ) مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل بیت نے مضطرب ہو کر فریاد اور شور کیا جس کو اہل مصلی نے سنا جبکہ اون کی فریاد کو سکون ہوا اور مشغول سنے دروازہ پر ایک ایسے مرد کے سلام کرنکو سنا جس کی بڑی آواز تھی وہ یہ کہتا تھا السلام علیکم یا اہل البیت کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین ہر ایک کی طرف سے ایک خلف ہے اور ہر ایک مخافت سے نجات ہے اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ تم لوگ اعتماد رکھو مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو اہلبیت نے اوس کے اس کہنے کو سنا اور رونے کو موقوف کر دیا پھر لوگ آواز دینے والے کی طرف متوجہ ہوئے کسی کو نہین دیکھا اہلبیت پھر رونے لگے اور اہل بیت کو دوسرے منادی کرنے والے نے ندا کی اور اوس نے کہا اے اہلبیت تم لوگ اللہ کی یاد کرو اور ہر حال مین اللہ تعالیٰ کی حمد کرو تم مخلصین سے ہو گے اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاکت کا عوض ہے اللہ تعالیٰ ہی سے بھروسا رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ اکتفا کرو اس لئے کہ مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مین حاضر ہوئے ہین۔

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی اور طبرانی نے حسن سند سے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بعض آدمی بعض کو تعزیت دینگے آدمی یہ کہتے تھے کہ یہ کیا بات ہے جو آپ نے فرمائی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبض کئے گئے بعض آدمیون سنے بعض سے ملاقات کی بعض بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت دیتے تھے ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکی قبر شریف پر نماز پڑہنی حرام ہے ۔

شیخین سنے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین سنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنے اوس مرض مین فرماتے تھے جس مرض سے نہین اوٹھے لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد اللہ تعالی یہود اور نصاری پر لعنت بھیجتا ہے کہ ان لوگون سنے اپنے انبیا کی قبرون کو مساجد ٹہیرایا ہے حضرت عائشہ سنے فرمایا ہے کہ اگر یہ امر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر شریف کو ظاہر فرماتے (یعنی بلند بنانے کے لیئے امر فرماتے) سوا اس کے نہین ہے کہ آپکو یہ خوف ہوا کہ میری قبر مسجد ٹہیرائی جاوے گی اس سلئے قبر شریف کے ظاہر کرنے کے لئے حکم نہین دیا ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپ کے جسد مبارک کو گلنا نہین ہے ۔

ابن ماجہ اور ابونعیم سنے اوس بن اوس الثقفی سے اونھون سنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ سنے فرمایا کہ تمہارے افضل دنون مین سے جمعہ کا دن ہے جمعہ کے دن تم لوگ مجھپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس سلئے کہ تمہاری صلوۃ یعنی درود میرے سامنے پیش کی جاویگی اصحاب سنے پوچھا یا رسول اللہ کیونکر آپ کے سامنے ہماری درود پیش کی جاوے گی حال یہ ہوگا کہ آپ اوس وقت گل گئی ہون گے آپ سنے فرمایا اللہ تعالی سنے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیا علیہم السلام کے اجساد کھاوے ۔

زبیر بن بکار سنے (اخبار المدینہ) مین حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص سے روح القدس نے کلام کیا ہے زمین کو یہ اذن نہین دیا گیا کہ اوس کا گوشت کھاوے۔

زبیر اور بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انبیا علیہم السلام کے گوشتون کو زمین نہین گلاتی۔ اور اون کو درندہ جانور نہین کھاتے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف مین زندہ ہین اور آپ قبر مین نماز پڑہتے ہین اور آپکی قبر شریف پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ آپ کو سلام پہونچاتا ہے اور آپ اوس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہین۔

اصفہانی نے (ترغیب) مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص میری قبر کے پاس مجہپر درود بھیجے گا مین اوس کو خود سنونگا اور جو شخص مجہپر ایسے حال مین درود بھیجے گا کہ وہ مجھ سے دور ہوگا وہ درود میرے پاس پہونچا دیا جاویگا۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور اصفہانی نے عمار سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام خلایق کی سماعتین اللہ تعالی نے دی ہین وہ میری قبر پر قایم رہے گا کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جو مجہپر درود بھیجے گا مگر وہ فرشتہ میرے پاس اوس درود کو پہونچاوے گا۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے (شعب) مین اور بزار نے ابن مسعود سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے بہت سے فرشتے ہین جو دورے زمین پر سیاحت کرتے ہین میری امت کی طرف سے مجھکو سلام پہونچاتے ہین۔ اور ابن عدی نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

قاضی اسمعیل سنے (فضل صلوۃ) مین حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے فرمایا کہ جس جگہہ تم لوگ ہو مجہپر درود اور سلام بہیجتے رہو تمہارا درود اور تمہارا سلام مجھکو پہونچ جاوے گا۔

اور بھی قاضی اسمعیل سنے ایوب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ ہر ایک اوس شخص پر جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا ہے ایک فرشتہ موکل ہے یہان تک کہ وہ فرشتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ درود پہونچا دیتا ہے۔

اصفہانی سنے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین مجہپر سوبار درود بہیجے گا اللہ تعالی اوس کی سو حاجتون کو روا کرے گا اوسکی ستر حاجتین آخرت کی حاجتون مین سے ہون گی اور تیس حاجتین دنیا کی حاجتون مین سے ہونگی اوس کے پہونچانے کے لئے اللہ تعالی سنے ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ وہ اوس درود کو میری قبر پر اسطور پر داخل کرے گا جیسے تم لوگون کے پاس ہدیے داخل ہوتے ہین میرا علم میری موت کے بعد ویسا ہی ہے جیسا میرا علم میری حیات مین ہے۔

ابو یعلی سنے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم ہے اوس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے عیسی بن مریم علیہما السلام ضرور نازل ہون گے پھر وہ آکر میری قبر پر کہڑے ہوکے یا محمدؐ کہینگے تو مین ضرور اون کو جواب دون گا۔

اسحق راہویہ سنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے کوئی شخص نہین ہے کہ وہ آپ پر درود بہیجتا ہے یا آپ پر سلام بہیجتا ہے مگر آپ کو یہ خبر پہونچائی جاتی ہے کہ فلان آپ پر درود بہیجتا ہے اور فلان آپ پر سلام بہیجتا ہے۔

ابو داؤد سنے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص نہین ہے کہ وہ مجہپر سلام بہیجتا ہے مگر اللہ تعالی میری روح مجہپر پہیر دیتا ہے یہان تک کہ

کرین اوس کے سلام کا جواب دیتا ہون۔

ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے لیالی حرہ مین اپنے آپ کو دیکھا حال یہتھا کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین میرے سوا کوئی نہ تھا کسی نماز کا وقت نہین آتا مگر مین قبر شریف سے اذان کی آواز سنتا تھا۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایام الحرہ مین ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف مین اذان اور اقامت کی آواز مین سنتا تھا۔ یہان تک کہ آدمی پلٹ کے آئے۔

ابو یعلی اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام اپنی قبرون مین زندہ ہین وہ نماز پڑھتے ہین۔

باب

حارث نے اپنی (مسند) مین اور ابن سعد اور قاضی اسمعیل نے بکر بن عبداللہ المزنی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری حیات تمہارے لئے خیر ہے اور میری موت تمہارے لئے خیر ہے تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائینگے جو عمل کہ نیک ہوگا مین اوس پر اللہ تعالی کی حمد کرون گا اور جو عمل کہ برا ہوگا مین اللہ تعالی سے تمہارے لئے مغفرت چاہون گا اور بزار نے صحیح سند سے ابن مسعود کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

باب

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے سمعیل بن العلا سے اونھون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ جس وقت مین وفات پاؤن تم انا للہ وانا الیہ راجعون کہیو اس لئے کہ ہر ایک انسان کے واسطے اس کلمہ کے سبب ہر ایک مصیبت کا معاوضہ ہے حضرت فاطمہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی طرف سے جو مصیبت ہوگی اوسکا معاوضہ بھی

آپنے فرمایا کہ میری مصیبت کا بھی معاوضہ ہے۔

ابن سعد نے عطا ابن ابی رباح سے روایت کی ہے کہا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم لوگون مین کا کوئی شخص مصیبت مین مبتلا ہو اوس کو چاہیئے کہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے اس لئے کہ میری مصیبت اعظم المصائب ہے۔

طبرانی نے (اوسط) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکان کا پردہ اوٹھایا اور آدمیون کو دیکھا کہ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑہ رہے ہین اس سے آپ مسرور ہوئے اور آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ کوئی نبی نہین مرتا ہے یہان تک کہ ایک مرد اوس کی امت کا اوس کی امامت کرتا ہے پھر آپ آدمیون کے پاس آئے اور یہ فرمایا اے لوگو میرے بعد تم مین سے جو شخص کسی مصیبت مین مبتلا ہو اوس کو چاہیئے کہ اپنی اوس مصیبت کے عوض جو اوس کو پہونچے میری مصیبت کے ساتھ صبر کرے اس لئے کہ میرے بعد میری امت مین سے کسی شخص کو میری مصیبت کی مثل ہرگز ہرگز مصیبت نہین دی جاویگی۔

(یعنی میری مصیبت میری امت کے لئے بڑی مصیبت ہے)

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو یاد کیا اور فرمایا عجب مصیبت ہے اوس مصیبت کے بعد ہم کو کوئی مصیبت نہین پہونچی مگر جس وقت ہم نے اپنی اوس مصیبت کو یاد کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے ہم کو پہونچی تھی۔ وہ مصیبت حقیر ہو گئی۔

باب

خطیب نے (رواۃ مالک) مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ میرے باپ بیمار ہوئے اونھون نے یہ وصیت کی کہ اون کو وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس لیجاوین اون سے کے لئے اذن چاہین اور یہ عرض کرین کہ یہ ابوبکر ہین یا رسول اللہ کیا آپ کے پاس دفن کئے جاوین اگر تم کو اذن دیا جاوے تم لوگ مجھکو دفن کر دیجو اور اگر تم کو اذن

نہ دیا جاوے تو تم لوگ مجھکو بقیع کی طرف لیجائیو اون کی وفات کے بعد اون کو دروازہ بشریف کے
پاس لے گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ ابوبکر ہین انھون نے یہ خواہش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس دفن کئے جاوین اور ہم لوگون کو انھون نے وصیت کی ہے اگر ہم کو اذن دیا جاویگا
ہم لوگ داخل ہون گے اور اگر ہم کو اذن نہ دیا جاوے گا ہم پلٹ جاوین گے ہم لوگون کو یہ ندا کیگئی
(ادخلوا وکرامۃ) اور ہم نے کلام سنا اور ہم نے کسی کو نہین دیکھا خطیب نے کہا ہے کہ یہ حدیث
تحقیق غریب ہے۔

ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابوبکر کی وفات حاضر
ہوئی اونھون نے مجھکو اپنے سر کے پاس بٹھایا اور مجھ سے کہا اے علی جسوقت مین مرجاؤن تم مجھکو
اوس ہاتھ سے غسل دیجو جس ہاتھ سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا ہے اور
آپ لوگ میرے حنوط لگا دیجو اور مجھکو اوس مکان کے پاس لیجائیو جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہین اور اذن چاہیو اگر تم لوگ دروازہ کو دیکھو کہ کھل گیا ہے تو تم مجھکو داخل کیجو ورنہ مجھکو
مسلمانون کے قبرستان کی طرف پھیر دیجو یہان تک کہ اللہ تعالی اپنے بندون کے درمیان حکم کرے
حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا جس شخص نے دروازہ کی طرف
سبقت کی اول مین تھا مین نے عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوبکر ہین اذن چاہتے ہین مین نے دروازہ کو
دیکھا کہ کھول دیا گیا مین نے کسی کہنے والے کو سنا یہ کہتا ہے ادخلوا الحبیب الی حبیبہ فان الحبیب
الی الحبیب مشتاق۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد مین ابوالطاہر موسی
بن محمد بن عطاء المقدسی کذاب ہے۔ اوس نے عبدالجلیل مری سے روایت کی ہے وہ مجہول ہے۔

اون آیات کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپکے اصحاب کے غزوات اور غزوات کی مثل مواقع مین واقع ہوئی ہین۔

ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین علاء بن الحضرمی کے ساتھ گیا مینے

اون کی بہت سے خصلتین دیکھین مین نہین جانتا ہون کہ کونسی خصلت زیادہ تعجب ناک ہے ہم
دریا کے کنارہ تک پہونچے اونھون نے کہا اللہ تعالی کا نام لو اور دریا مین گھس پڑو ہم نے اللہ
تعالی کا نام لیا اور دریا مین گھس گئے ہم دریا سے پار اتر گئے پانی نے تر نہین کیا مگر ہمارے اونٹو کے
تلوون کو جبکہ ہم لوگ پلٹے اور اون کے ساتھ ریگستان کی زمین مین ایسے حال مین گئے کہ
ہمارے ساتھ پانی نہ تھا ہم نے اون سے پانی کی شکایت کی اونھون نے دو رکعت نماز پڑہی پھر
دعا مانگی یکایک ہمنے دیکھا کہ ابر ایک سپر کی مثل موجود ہے پھر اوس ابر نے اپنی مشک کے بڑے
بڑے دہانے کھول دئے ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پانی پیا اور اپنے ساتھ پانی نے لیا اور علاء
بن خضرمی مرگئے ہم نے اون کو ریت مین دفن کر دیا جبکہ ہم تھوڑی دور گئے ہم نے کہا کہ کوئی درندہ
آجاوے گا اور اون کو کھا جاوے گا ہم لوگ پلٹ کے آئے ہم نے اون کو نہین دیکھا۔ اور
اس حدیث کی روایت ابن سعد نے اس لفظ سے کی ہے ابوہریرہ نے کہا کہ مین نے علا کو
دیکھا کہ اونھون نے اپنے گھوڑے پر دریا کو قطع کیا اور اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ
علا نے اللہ تعالی سے دعا کی آدمیون کے واسطے ریت کے نیچے سے پانی اوبل پڑا آدمی
سیراب ہوگئے اور کوچ کر دیا اور اون مین سے بعض مرد اپنا کچھ سامان بھول گیا وہ پلٹ کے
گیا اور اوس کو اوس نے لے لیا اور پانی نہین پایا اور اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ
علا ایسے حال مین مرگئے کہ ہم مقام غیر آب مین تھے اللہ تعالی نے ہمارے واسطے ایک ابر کو
ظاہر کیا ہم کو پانی برسایا گیا ہم نے اون کو غسل دیا اور دفن کر دیا ہم پلٹ کے آئے تو ہمنے اونکی
قبر کی جگہہ نہین پائی۔

ابو نعیم نے ابن الدقیل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سعد نہر شیر پر اترے اونھون نے
کشتیان طلب کین تاکہ آدمیون کو پار اوتارین اونھون نے کسی شئے پر قدرت نہین پائی وہان کے
آدمیون کو ایسے حال مین پایا کہ اونھون نے کشتیون کو اکٹھا کر لیا تھا صفر کے مہینہ کے چند
روز تک یہ لوگ ٹھیرے رہے یکایک نہر شیر مین پانی بڑہ گیا سعد نے خواب دیکھا کہ مسلمانون کے

گھوڑے اوس نہر مین گھس پڑے اور پار اتر گئے حال یہ تھا کہ دجلہ پانی کے بڑہاؤ سے عظیم امر کو لا رہا تھا (یعنی دجلہ مین عظیم طوفان تھا) سعد نے اپنے خواب کی تاویل کے واسطے عبور پر عزم کیا اور آدمیون کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ مین نے یہ عزم کیا ہے کہ اس دریا کو قطع کر کے اون لوگون کی طرف پہونچ جاؤن سب نے آپ کے کہنے کو قبول کر لیا سعد نے آدمیون کو دریا مین گھس نے کے واسطے اذن دیا اور کہا یہ کہو نستعین باللہ ونتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر سب لوگ دجلہ مین گھس پڑے اور لجہ پر سوار ہو گئے اور لجہ کف سے جوش مار رہا تھا اور دجلہ پانی کی کثرت کی وجہ سے سیاہ تھا اور آدمی اپنے تیرنے کی حالت مین آپس مین باتین کرتے جاتے تھے اور آپس مین ایک دوسرے سے اس طور پر نزدیک ہو گئے تھے جیسے کہ زمین پر راہ چلنے مین وہ نزدیک سے باتین کرتے تھے اہل فارس نے اس امر سے جو اون کے حساب مین نہ تھا تعجب کیا اور اہل فارس سے جلدی کر کے اور بڑے بڑے مال جو اون کے تھے اوس کے لینے کے واسطے اون کو مہلت نہین دی یعنی اتنے جلد پہونچ گئے کہ وہ مال نہ لے سکے اور فارس میں سلمان ماہ صفر ۱۶ھ سنہ سترہ مین داخل ہو گئے جو مال اور سامان کہ کسری کے مکانون مین باقی رہ گیا تھا اور وہ مال جو شیرین نے جمع کیا تھا اور شیرین کے بعد جن لوگون نے مال جمع کیا تھا اوس کل مال پر مسلمانون نے قبضہ کر لیا۔

ابو نعیم نے ابو عثمان النہدی سے سعد نے جو آدمیون مین قیام کیا اور اون کو دجلہ سے عبور کی طرف بلایا اس باب مین روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون نے دجلہ کو گھوڑون اور چوپایون سے دبا لیا یہان تک کہ کوئی شخص دونون کنارون سے پانی کو نہین دیکھتا تھا ہمارے گھوڑون نے ہمکو اہل فارس کی طرف نکالا اور گھوڑون کی ایالون سے پانی ٹپک رہا تھا اور گھوڑے ہنہنا رہے تھے جبکہ قوم کے لوگون نے یہ واقعہ دیکھا وہ چلے گئے کسی چیز کی طرف وہ نہین مڑتے تھے راوی نے کہا ہے کہ اہل فارس کی طرف پانی مین کوئی چیز نہین گئی مگر ایک پیالہ جو پرانی رسی وغیرہ سے بندہا تھا وہ رسی قطع ہو گئی اوس پیالہ کو پانی بہا لے گیا یکایک آدمیون نے دیکھا کہ ہوا اور موجین اوس کو مار رہی تہین یہان تک کہ وہ نہر کے کنارہ پر آپڑا پیالے کے مالک نے اوس کو لے لیا۔

ابونعیم نے ابوبکر بن حفص بن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ شخص جو سعد کو پانی مین لیجا رہا تھا سلمان الفارسی تھے ان لوگون کو گھوڑون نے تیرایا او سوقت سعد کہہ رہے تھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ لینصرن اللہ ولیہ ولیظہرن دینہ ولیہزمن عدوہ اگر لشکر مین نافرمانی یا گناہ نہین ہین تو حسنات غالب آوینگے سلمان نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ اسلام اس امر کا سزاوار ہے واللہ دریا مسلمانون کا ایسا مطیع ہوگیا ہے جیسے خشک زمین اون کی مطیع ہوگئی ہے مسلمانون نے پانی کو ڈوہانپ لیا تھا یہان تک کہ کنارہ سے پانی نہین دکہتا تھا اور مسلمان خشکی مین جو باتین آپس مین کرتے تھے اوس سے زیادہ باتین دریا مین کر رہے تھے اور دریا سے نکل آئے کوئی چیز نہین کھوئی اور اون مین سے کوئی نہین ڈوبا۔

ابونعیم نے عمیر الصایدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی دجلہ مین گھس پڑے اور نیہین قرین ہوگئے سلمان سعد کے ایک جانب اون کے قرین تھے اون کو پانی مین لیجا رہے تھے اور تھوڑا سعد نے کہا ذالک تقدیر العزیز العلیم اور پانی اون کو آہستہ آہستہ لیجا رہا تھا اور وہ سلنے کہا ہے کہ گھوڑا ہیتہ سیدھا قایم تھا جسوقت وہ تھک جاتا تو اوس کے لئے ایک ٹیلہ پیدا ہو جاتا تھا وہ اوس ٹیلہ پر آرام سے لیتا تھا گویا وہ گھوڑا زمین پر تھا اس واقعہ سے زیادہ تعجب ناک مداین مین کوئی واقعہ نہ تھا۔ اس لئے اس دن کو یوم جراثیم کہتے ہین کوئی شخص نہین تھکتا تھا مگر اوس کے واسطے کسی شے کی ایک جڑ پیدا ہو جاتی تھی وہ اوس پر آرام لے لیتا تھا۔

ابونعیم نے قیس بن حازم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دجلہ مین ہم ایسے حال مین گھسے کہ وہ اونچا ہو رہا تھا جبکہ ہم دجلہ کے کثیر پانی مین تھے گھوڑے کا سوار دیر تک ٹہیر جاتا تھا دجلہ کا پانی اوس کے گھوڑے کے تنگ کو نہین پہونچتا تھا۔

ابونعیم نے حبیب بن صہبان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ مسلمانون نے یوم المداین مین دجلہ سے عبور کیا اہل فارس نے کہا کہ یہ لوگ جن ہین اور انسان نہین ہین۔

احمد نے (زہد مین) اور بیہقی نے سلیمان بن المغیرہ سے اونہون نے حمید سے روایت کی ہے

بیہقی نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے یہ ہے کہ ابو مسلم الخولانی دجلہ کے طرف ایسے حال مین آئے کہ دجلہ پانی کے بڑاؤ سے لکڑیون کو پھینکتا تھا ابو مسلم پانی پر چلنے لگے اور احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابو مسلم اوس پر کہڑے ہوگئے پھر اونھون نے اللہ تعالی کی حمد کی اور ثنا کی اور یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالی بنی اسرائیل کو دریا مین لے گیا پھر آپ نے گھوڑے کو ڈانٹا وہ اون کو لے کر پانی مین گھس رہا تھا آدمی اونکو پیچھے ہو لئے یہانتک کہ دجلہ کو اونھون نے قطع کیا اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور اونکو پوچھا کیا تم لوگون نے اپنے سامان مین سے کوئی چیز کھودی ہے تاکہ اللہ تعالی سے ہم دعا مانگین اللہ تعالی اوسکو تمہاری طرف پھیر دے۔

ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو السفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید حیرہ مین اوترے اون سے آدمیون نے کہا کہ زہر سے ڈرتے رہو کہ تمکو عجمی لوگ نہ پلادین خالد نے فرمایا کہ زہر میرے پاس لے آؤ آدمی لائے اونھون نے اوس کو اپنے ہاتھ مین لے لیا اور اوس کو پی گئے اور بسم اللہ کہا اونکو زہر نے کچھ ضرر نہین دیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری بہت وجہون سے کی ہے اور کہا ہے سم ساعۃ یعنی وہ زہر قاتل لایا گیا جو فوراً ہلاک کردے اور بھی ابو نعیم نے کلبی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خالد حضرت ابو بکر کی خلافت مین آئے حیرہ کا ارادہ کرتے تھے اون کے پاس اہل حیرہ نے عبد المسیح کو ایسے حال مین بھیجا کہ اوس کے ساتھ سم ساعۃ تھا خالد نے اوس سے کہا وہ زہر مجھکو دو اونھون نے اوس کو اپنی ہتیلی پر لے لیا پھر یہ پڑھا بسم اللہ وباللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ داء پھر اوس زہر مین سے کھا لیا عبد المسیح اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور کہا اے قوم وہ زہر قاتل کھا لیا جو فوراً مار ڈالتا ہے خالد کو اوس نے کچھ ضرر نہین دیا ان لوگون سے صلح کرلو یہ وہ امر ہے کہ ان لوگون کے واسطے کیا گیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے صحیح سند سے خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کے پاس ایک مرد آیا اوس کے ساتھ خمر کی ایک مشک تھی خالد نے یہ دعا کی اللہم اجعلہ عسلا خمر شہد ہوگیا اور ابن ابی الدنیا کی ایک روایت مین اس طریق سے یہ وارد ہے کہ ایک مرد خالد کے پاس سے ایسے حال مین

گذرا کہ اوس کے ساتھ خمر کی مشک تھی خالد نے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سرکہ ہے خالد نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو سرکہ کر دے آدمیون نے دیکھا یکایک وہ سرکہ موجود ہے اور حال یہ تھا کہ وہ شراب تھی۔

ابن سعد نے محارب بن دثار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نے خالد بن الولید سے یہ کہا کہ آپ کے لشکر مین وہ لوگ ہین جو شراب پیتے ہین خالد نے اپنے لشکر مین گردش کی ایک مرد کے ساتھ خمر کی مشک دیکھی اوس سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سرکہ ہے خالد نے دعا کی اللھم اجعلہ خلا مشک اوس مرد نے کھولی یکایک اوس کو سرکہ موجود پایا اوس مرد نے کہا کہ یہ خالد کی دعا ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے ضعیف سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے سعد بن وقاص کو عراق پر بھیجا وہ عراق مین چلے گئے یہان تک کہ جسوقت وہ حلوان مین تھے عصر کی نماز کا وقت آ گیا سعد نے اپنے موذن نضلہ کو حکم دیا کہ اذان دین اوسنے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا کسی جواب دینے والے نے نضلہ کو پہاڑ سے جواب دیا کبرت کبیرا یا نضلہ پھر نضلہ نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کہ کلمۃ الاخلاص ہے نضلہ نے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا بعث النبی نضلہ نے حی علی الصلوٰۃ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمہ مقبولۃ نضلہ نے حی علی الفلاح کہا اوس جواب دینے والے نے کہا البقا لامۃ احمد نضلہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کبرت کبیرا نضلہ نے لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمۃ حق حرمت علی النار نضلہ نے اوس سے خطاب کر کے کہا اے شخص مین نے تیرا کلام سنا تو ہمکو اپنا چہرہ دکھلا پس پہاڑ پھٹ گیا اور ایک مرد سفید سر اور سفید ریش نکلا اوس کی کھوپری چکی کی مثل تھی نضلہ نے اوس سے پوچھا اے شخص تو کون ہے اوس نے کہا مین ذوئیب وصی عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے طول بقا کی دعا کی تھی اور آسمان سے اپنے نازل ہونے کے زمانہ تک مجھکو اس پہاڑ مین

سکونت پذیر کرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان ہین ہم نے کہا کہ آپ قبض کیے گئے وہ سن کر دیر تک روتا رہا پھر اوس نے پوچھا تم لوگون مین کون شخص آپ کے بعد قایم ہوا ہم نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ اوس نے پوچھا وہ کہان ہین ہم نے کہا وہ قبض کیے گئے اوس نے پوچھا اون کے بعد تم لوگون مین کون شخص قایم ہوا ہم نے کہا حضرت عمر اوس نے کہا حضرت عمر سے تم لوگ کہو کہ قول و فعل مین آپ استقامت رکہین اس لیئے کہ امر قریب آپہونچا ہے سعد نے اس واقعہ کو حضرت عمر کے پاس لکہا حضرت عمر نے سعد کو لکہا کہ تم نے سچ کہا ہے تحقیق مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اوس پہاڑ مین عیسی بن مریم علیہم السلام کا ایک وصی ہے اس حدیث کے دوسرے بہت طریق ہین مین نے اون طریقون کو ذالنکت علی الموضوعات مین بیان کیا ہے

ابونعیم نے حارث بن عبداللہ الازدی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابوعبیدہ بن الجراح یرموک مین اوترے اون کے پاس صاحب جیش روم نے اپنے بڑے لوگون مین سے ایک مرد بہیجا جس کا نام جرجیر تھا وہ ابوعبیدہ کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مین ماہان کا رسول ہون آپکی طرف بہیجا گیا ہون ماہان ملک روم کا عامل شام پر ہے ماہان آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ میرے پاس ایک عاقل مرد کو بہیجیے جس چیز کا آپ لوگ ارادہ کرتے ہو ہم اوس مرد سے پوچہین ابوعبیدہ نے خالد سے کہا کہ تم ماہان کے پاس جاؤ یہ امر غروب آفتاب کے وقت تھا خالد نے کہا کہ جسوقت صبح کو اٹھون گا اوس کے پاس کل جاؤن گا نماز کا وقت آگیا مسلمان کہڑے ہو گئے نماز پڑہ رہے تھے وہ رومی مرد مسلمانون کو دیکہنے لگا مسلمان نماز پڑہ رہے تھے اور وہ عاجز کہڑا تک رہا تھا وہ رومی اپنے صاحب کے پاس پلٹ کے نہین گیا پھر اوس نے ابوعبیدہ سے پوچھا تم لوگ اس دین مین کب داخل ہوئے ہو اور تم لوگ کب اس دین کی طرف بلائے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا کہ کچھ اوپر بیس سال سے ہم داخل ہوئے ہین ہم لوگون مین سے وہ لوگ ہین کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس آئے تھے وہ لوگ مسلمان ہوئے تھے اور ہم لوگون مین سے

وہ لوگ ہین کہ اوس کے بعد مسلمان ہوجائینگے ہین اور بعد ابو عبیدہ سے پوچھا کیا تمہارے رسول
نے تمکو یہ خبر دی ہے کہ اون کے بعد کوئی رسول آوسے گا ابو عبیدہ نے کہا یہ خبر نہین دی کہ کوئی
رسول آوسے گا ولیکن یہ خبر دی ہے کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے آپکی بشارت اپنی قوم کو دی ہے رومی نے یہ سن کر کہا وانا علیٰ ذلک من الشاہدین
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم کو اوس نبی کی خبر دی ہے جو اونٹ پر سوار ہوگا اور مین اوس نبی کا گمان
نہین کرتا ہون مگر تمہارے صاحب کو اوس نے کہا مجھکو یہ خبر دیجے کیا تمہارے صاحب نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین کچھ کہا ہے اور جس امر مین تم لوگ ہو اوس مین تمہارا کیا قول ہے ابو عبیدہ
نے کہا اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب آخر آیت تک اور
اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم آخر آیت تک اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر
ترجمان نے رومی زبان مین اوس مرد سے کی اوس رومی نے کہا کہ مین یہ شہادت دیتا ہون کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی یہی صفت ہے اور مین یہ شہادت دیتا ہون کہ آپکے نبی صادق ہین
اور آپ کے نبی وہی ہین جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمکو دی ہے پھر وہ رومی مرد
مسلمان ہوگیا۔

ابو یعلیٰ نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمانون کا لشکر گیا مین اون کا
امیر تھا یہان تک کہ ہم لوگ اسکندریہ مین اوترے عظمائے اسکندریہ مین سے ایک عظیم الشان شخص نے
کہا کہ میرے پاس ایک مرد کو بھیجو کہ مین اوس سے گفتگو کرون مین اوس کی طرف گیا مین نے کہا
ہم لوگ عرب ہین اور ہم لوگ اہل بیت اللہ ہین اور آدمیون کے مقابلہ مین ہماری زمین زیادہ تنگ
تھی اور عیش مین ہم زیادہ سختی مین تھے ہم لوگ مردار اور خون کھاتے تھے اور بعض ہمارا بعض کو
لوٹ لیتا تھا یہان تک کہ ہم لوگون مین ایک ایسا مرد نکلا جو مال مین رہ ہم سے زیادہ نہ تھا اوس نے
کہا کہ مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہون تمہاری طرف بھیجا گیا ہون وہ ہم کو اون اشیا کیواسطے حکم دیتا
تھا جن اشیا کو ہم نہین پہچانتے تھے اور جس دین پر ہم لوگ اور ہمارے باپ دادا تھے ہمکو اوس سے

منع کرتا تھا ہم نے اوس کو نیکا سمجھا اور اوس کو برا کہا اور ہم نے اوس مرد کی تکذیب کی اور اوس کی بات ہم نے اوس پر رد کر دی یہان تک کہ ایک قوم ہماری قوم کے سوا اوس کی طرف گئی اور اون لوگون نے کہا کہ ہم لوگ آپکی تصدیق کرتے ہین اور آپ پر ہم ایمان لاتے ہین اور آپکی پیروی ہم کرتے ہین اور جو لوگ آپ سے جنگ کرینگے ہم لوگ اون سے جنگ کرین گے اوس مرد نے ہم لوگون کی طرف خروج کیا اور ہم لوگون نے اوس کی طرف خروج کیا ہم نے اوس سے جنگ کی وہ ہم پر غالب آگیا اور ہم مغلوب ہو گئے اوس مرد نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق سچ فرمایا ہمارے پاس ہمارے انبیا اوس شے کی مثل لائے تھے جو تمہارے رسول تمہارے پاس لائے تھے ہم لوگ اوس طریق پر تھے یہان تک کہ ہم لوگون مین جو ان لوگ ظاہر ہوئے وہ اپنے نفس کی خواہشون پر عمل کرنے لگے اور انبیا علیہم السلام کے امر کو چھوڑ دینے لگے اگر تم لوگ اپنے نبی کے امر پر عمل کرو گے تم سے کوئی شخص جنگ نکرے گا اگر تم اوس پر غالب ہو گے اور تم پر کوئی شخص حملہ نہ کرے گا اگر تم اوس پر غالب ہو جاؤ گے پس جسوقت تم لوگ اوس عمل کی مثل کرو گے جو اون لوگون نے اپنے نفس کی خواہشون سے کیا تھا ہم لوگون سے تم لوگ تعداد مین زیادہ ہو گے اور نہ قوت مین ہم سے زیادہ سخت ہو گے۔

بخاری اور بیہقی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب جسوقت آدمی قحط مین مبتلا ہوتے تو حضرت عباس کے طفیل مین اللہ تعالی سے پانی کے لئے دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک الیوم بعم نبینا فاسقنا پانی سے سیراب کئے جاتے تھے۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کے توسل سے عام الرمادہ مین بارش چاہی اور یہ دعا مانگی اللہم ہذا عم نبیک نتوجہ الیک بہ فاسقنا اون کو کچھ زمانہ نہین گزرا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اون کو سیراب کیا حضرت عمر نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس کو اوس مرتبہ مین دیکھتے تھے جس مرتبہ مین بیٹا باپ کو دیکھتا ہے آپ

حضرت عباس کی تعظیم اور تفخیم کرتے تھے۔

تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اقتدا آپ کے چچا عباس کے باب مین کرواور جو حادثہ کہ تم لوگون مین نازل ہو عباس کو اللہ تعالیٰ کے طرف اوس مین وسیلہ ٹھیراؤ۔

ابن سعد اور بیہقی نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انس بن مالک کی زمین مین جو اون کا قیم تھا وہ انس بن مالک کے پاس آیا اور انس سے کہا کہ تمہاری زمین پیاسی ہوگئی ہے انس نے نماز پڑہی پھر دعا کی ایک ابر اٹھا اور آیا اور قیم کی زمین کو اوس نے ڈھانپ لیا اور برسا یہانتک کہ اون کا حوض اور گڑہے بھر گئے یہ واقعہ گرمی کے موسم مین واقع ہوا پھر انس نے اپنے بعض اہل کو بھیجا اور اون سے کہا کہ تم لوگ دیکھو کہ ابر کہان پہونچا ہے کیا ایک اوبھون نے دیکھا کہ اونکی زمین سے متجاوز نہین ہوا ہے اور بھی اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ثمامہ بن عبد اللہ کے طریق سے کی ہے۔

ابن سعد نے نافع مولی ابن عمر اور زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے منبر پر کہا یا ساریہ بن زنیم الجبل ظلم من استرعی الذیب الغنم۔ اے ساریہ بن زنیم پہاڑ کی پناہ لو اوس پر چڑہ جاؤ جس نے بہیڑیے سے بکریون کو چروایا اوس نے ظلم کیا پھر حضرت عمر نے خطبہ پڑہا یہانتک کہ وہ فارغ ہوگئے آدمیون کو یہ علم نہین ہوا کہ حضرت عمر خطبہ مین کیا بات کہتے تھے یہان تک کہ ساریہ مدینہ کو حضرت عمر کے پاس آئے اور اوبھون نے کہا اے امیر المومنین ہم لوگ دشمن کا محاصرہ ایسے حال مین کئے ہوئے تھے کہ ہم لوگ پست زمین مین تھے اور وہ لوگ بلند قلعہ مین تھے مین نے جمعہ کے ایسی ساعت مین ایک پکار تو لبے کو سنا وہ ساعت وہی تھی جسمین حضرت عمر نے خطبہ پڑہتے وقت کلام کیا تھا حضرت عمر پکار رہے تھے یا ساریہ بن زنیم الجبل یہ سنکر مین نے اپنے اصحاب کو پہاڑ پر چڑہا دیا کچھ وقت نہین گزرا مگر ایک ساعت یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو فتح دی۔ حضرت عمر سے کسی نے پوچھا یہ کیا کلام تھا حضرت عمر نے کہا واللہ مین نے ساریہ کے واسطے کوئی بات نہین کی مگر وہ کلام میری زبان پر آگیا۔

باوردی اور ابن السکن نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جہجاہ الغفاری حضرت عثمان کے پاس کھڑا ہوا

حضرت عثمان اوسوقت منبر پر تھے جہجاہ نے حضرت عثمان کا عصا چھین لیا اور اوسکو توڑ ڈالا جہجاہ پر سال نہین گزرا یہان تک کہ اللہ تعالے نے اوس کے ہاتھ مین مرض آکلہ کو بھیجدیا آکلہ کے مرض سے وہ مرگیا۔

ابن السکن نے فلیح بن سلیم کے طریق سے فلیح نے اپنی پھوپی سے جو ان کی پھوپی نے اپنے باپ اور اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ دونون حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوئے حضرت عثمان کی طرف جہجاہ الغفاری کھڑا ہوا یہان تک کہ اون کے ہاتھ سے لکڑی لے لی اور اوس کو اپنے گھٹنے پر رکھا اور توڑ ڈالا آدمی اوسپر چلائے اللہ تعالی نے اوس غفاری کے گھٹنے مین مرض پیدا کردیا اوس پر ایک سال نہین گزرا یہان تک کہ وہ مرگیا۔

ابن سعد نے نافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ حضرت عثمان خطبہ پڑہ رہے تھے یکایک اونکی طرف جہجاہ الغفاری کھڑا ہوا اور حضرت عثمان کے ہاتھ سے عصا لے لیا اور اوس کو اپنے گھٹنے پر رکھکر توڑ ڈالا اوس گھٹنے مین مرض آکلہ واقع ہوگیا۔

بیہقی نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک لشکر پر امیر کئے گئے تھے جبکہ وہ دشمن کے پاس آئے اونھون نے یہ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کوئی قوم جمع نہین ہوتی ہے اور بعض دعا مانگتے ہین اور بعض آمین کہتے ہین مگر اللہ تعالی اون کی دعا قبول کرتا ہے۔ پھر اونھون نے اللہ تعالی کی حمد کی اور ثنا کی اور یہ دعا مانگی اللهم احقن دمائنا واجعل اجورنا اجور الشہداء اوس درمیان کہ وہ اس حالت پر تھے یکایک دشمن کا امیر اوترا اور حبیب کے پاس اون کے خیمہ مین داخل ہوگیا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حبیب سے روایت کی ہے کہ ایک دن حبیب نے ایک قلعہ کا مقابلہ کیا اور اونھون نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا اور اسی کلمہ کو مسلمانون نے کہا وہ قلعہ پھٹ گیا۔

سلہ اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہ ابوطلحہ ایک غزوہ مین گئے اور دریا مین سوار ہوئے وہ دریا مین مرگئے آدمیون نے اون کے لئے کوئی جزیرہ نہین پایا جسمین اون کو دفن کر دیتے مگر سات دن کے بعد جزیرہ پایا وہ سات دن تک متغیر نہین ہوئے اون کو جزیرہ مین دفن کردیا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے لیث کے طریق سے ابن عجلان سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے بنی عذرہ مین کی ایک عورت سے بیاہ کیا سعد اوس کے پاس ایک دن آئے یکایک سعد نے ایک سانپ کو بستر پر موجود پایا اوس

عورت نے سعد سے پوچھا کیا اس کو آپ دیکھتے ہین یہ سانپ جسوقت کہ ہین اپنے اہل مین تھی میرے پیچھے پیچھے رہتا تھا
سعد نے اوس سے کہا خبردار ہو جا سن لے یہ میری عورت ہے مین نے اس سے بعوض اپنے مال کے شادی کی ہے
اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کو حلال کیا ہے اور اس عورت سے تجھکو کوئی شے حلال نہین کی ہے تو چلا جا اگر تو پھر آویگا تو
مین تجھکو قتل کر ڈالونگا وہ سانپ رینگنے لگا یہان تک کہ مکان کے دروازہ سے نکل گیا۔ اس کے بعد اوس عورت
کی طرف پھر نہ آیا۔

بیہقی نے عایشہ بنت انس بن مالک کے طریق سے روایت کی ہے عایشہ نے اپنی ماں ربیع بنت معوذ بن عفراء سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ مین قیلولہ کر رہی تھی مین نے اپنا لحاف اپنے اوپر ڈال لیا تھا یکایک ایک اسود
میرے پاس آگیا اور مجھکو دبوچنے لگا۔ ربیع نے کہا اوس درمیان کہ وہ مجھکو دبوچ رہا تھا آسمان سے ایک صحیفہ زرد رنگ
کے ورق کا آیا کہ وہ نیچے اوتر رہا تھا یہان تک وہ آیا کہ اوس اسود کے پاس گرا اوس نے اوس صحیفہ کو پڑھا یکایک
اوس نے یہ لکھا پایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من رب لکین الی لکین اما بعد فدع امتی بنت عبدی الصالح فانی لم اجعل
لک علیہا سبیلا اوس نے میرے چٹکی لی اور کہا کہ تو اب مرنے کے لایق ہے اوس چٹکی کا نشان ہمیشہ اون مین رہا یہانتک
کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملین۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری وجہ سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عفراء کی بیٹی اپنے
بستر پر چت لیٹی ہوئی تھی اوس کو علم نہ ہوا مگر یہ کہ ایک زنگی اوس کے سینہ پر جست کر کے آبیٹھا اور اوس نے اپنا ہاتھ
اوس کے حلق پر رکھدیا یکایک بنت عفراء نے ایک زرد رنگ صحیفہ دیکھا جو آسمان اور زمین کے درمیان گر رہا ہے
بنت عفراء نے کہا یہان تک وہ صحیفہ اوترا کہ میرے سینہ پر آکر گرا اوس کو اوس زنگی نے لے لیا اور اوس کو پڑھا
یکایک اوس نے اوس صحیفہ مین یہ لکھا ہوا موجود پایا۔ من رب لکین الی لکین اجتنب ابنة العبد الصالح فانہ لا سبیل
لک علیہا۔ بنت عفراء نے کہا کہ وہ زنگی کھڑا ہو گیا اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹا لیا اور اوس نے اپنا
ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا وہ سیاہ ہو گیا یہان تک کہ میرا گھٹنا بکری کے سر کی مثل ہو گیا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ عمرہ بنت عبد الرحمن کی وفات کا وقت
آگیا اون کے پاس تابعین سے بہت سے آدمی مثل عروہ اور قاسم کے جمع ہوئے یکایک اونھون نے چھت سے

ایک آواز سنی یکایک ایک کالا اژدہا دیکھا کہ وہ چہت سے گر گویا وہ کہجور کا ایک عظیم تنہ تھا وہ عمرو کی طرف اوترتا ہوا آیا یکایک ایک سفید جلی کرسی جس مین یہ لکھا ہوا موجود پایا بسم اللہ الرحمن الرحیم من رب کعب الی کعب لیس لک علی نبات الصالحین سبیل جبکہ اوس نے اوس لکھے ہوئے کو دیکھا وہ یہان تک بلند ہوا کہ جس جگہہ سے وہ اوترا تھا اوسی جگہہ وہ چڑہ گیا۔

ابو نعیم نے طلق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت ابن عباس کے پاس ایسے حال مین تھا کہ وہ زمزم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک سانپ آیا اوس نے کعبہ کے اطراف ایک ہفتہ تک طواف کیا پھر وہ مقام مین آیا اور اوس نے دو رکعتین پڑہین ابن عباس نے اوس سانپ کے پاس یہ فرما کے کسی کو بھیجا کہ اللہ تعالی نے تیری عبادت کو ادا کر دیا اور تجھکو یہ معلوم ہو کہ ہمارے بہت سے غلام ہین جن سے ہمکو تجہپر خوف ہوتا ہے (یعنی وہ تجھکو ایذا پہونچا دین یا ہلاک کرنے کی کوشش کرین اس لئے اون سے اندیشہ ہے) یہ سن کر وہ کوہان کی مثل اوٹھا اور وہ آسمان مین چلا گیا۔

ابو نعیم نے عطا بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ عبد اللہ بن عمرو مسجد حرام مین تھے یکایک ایک کوڑیالا سانپ اونھون نے دیکھا وہ آیا یہان تک کہ اوس نے سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر وہ مقام مین آیا گویا وہ نماز پڑہتا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو آئے یہان تک کہ اوس کے پاس کھڑے ہوئے اوس سے فرمایا اے شخص خدا لیئے تو نے اپنی عبادت کو ادا کر لیا ہے مجھکو اپنے شہر کے کم عقل لوگون سے تجہپر خوف ہوتا ہے (یعنی تجھکو سانپ سمجھکر مار ڈالینگے) وہ سانپ عبد اللہ بن عمرو کی گفتگو سن کر ایک حلقہ بن گیا پھر آسمان مین چلا گیا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے عہد سے اب تک ہمیشہ آ رہی ہے

ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد کا حج قبول نہین کیا گیا مگر اوس کی کنکرین اوٹھالی گئین۔

ابو نعیم نے اور بیہقی نے اپنی دو سندون مین ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] سے ان کنکریوں کو جو [illegible]

وہ اٹھالی جاتی ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو تم ضرور ان کنکروں کو پہاڑ کی مثل [illegible]

اور ابن خزیمہ نے اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابن عباس سے روایت کی ہے [illegible]

پھینکی جاتی ہیں اور وہ ویسی ہیں جیسی تم دیکھتے ہو ابن عباس نے کہا کہ جو کنکریاں قبول [illegible]

جاتی ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو بیشک پہاڑ کی مثل کنکریوں کا پہاڑ ہو جاتا۔ اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابن [illegible]

[illegible] سے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے واسطے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو کنکریں قبول کی جاتی ہیں وہ اٹھالی [illegible]

اور جو کنکریں قبول نہیں کی گئیں وہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔ ابن نعیم نے کہا ہے کہ یہ روایت [illegible]

علیہ السلام کی نبوت کی صحت میں یہ شہادت دیتی ہے کہ آپ کی شریعت نے حج کو واجب کیا ہے

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ خیر سید الانبیاء

والاصفیاء خاتم المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد [illegible]

کہ یہ ترجمہ مبارک جلد ثانی کتاب جلیل الشان خصائص کبریٰ مولفہ امام جامع علوم

عقلیہ و نقلیہ شیخ جلال الدین سیوطی انار اللہ برہانہ موسوم بہ [illegible]

لبیب مستند العلماء مولانا مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی [illegible]

قدر قدرت اعلیٰحضرت حضور پُرنور نواب میر عثمان علی خان بہادر نظام الملک [illegible]

اللہ ملکہ وسلطانہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۳۳ ہجری [illegible]

[illegible] گنج حیدرآباد دکن میں طبع ہو کر شائع ہوا

اشتہار

معجزات نبی الوریٰ

اردو ترجمہ ہر دو جلد

خصایص کبریٰ

مولفہٗ

خاتم المحدثین حجۃ اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطیؒ

جسکو

عالیجناب مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی منتظم محکمہ معتمدی صرفخاص و پیشی اعلیحضرت ممدوح نے صاف الفاظ میں اصحاب قلوب صافیہ کے لئے مرتب کیا۔ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کا نظیر مولفات اسلامیہ میں نہین ہے یہ وہ عزیز الوجود کتاب ہے جس کی آرزو ہمیشہ علمائے محدثین کو رہی یہ وہ جامع خصایص و معجزات رسالت مآب علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ہے کہ مسلمانون کے قلوب اس کے مطالعہ سے تازہ اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین۔ یہ وہ مظہر اسرار کتاب ہے کہ قدرت خداوند جل وعلیٰ کا ایک عالم ہے۔ یہ وہ مکرم کتاب ہے کہ اس کے پڑھنے والون اور سننے والون کے واسطے سعادت دنیوی پیش نظر ہے۔ اس خزانہ اسرار سے امام سیوطیؒ کا عام احسان امت محمدیہ پر ہے۔ مترجم نے اس کے ترجمہ مین جو کچھ [illegible] خداوند تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم کے طفیل مین عالم دنیوی مین مترجم کو بادشاہ اسلام پناہ خدیو یگانہ حاتم زمان نوشیروان دوران قدردان اہل علم وفضل نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ کے دست فیض رسان سے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ عطا کرایا مترجم کو تو عزت کا صلہ کی کیا کچھ امید نہ ہوگی سائلین [illegible] اس مبارک کتاب کو حرز جان اور ذریعہ ترقی ایمان اگر خیال کریں تو [illegible] کی کوشش نصیبی ہین کوئی کلام نہین [illegible]

[illegible]

[illegible] احباب کے فایدہ کی غرض سے [illegible] (۰۰۰) صفحو مین [illegible]

[illegible]